انتخاب الاخبار

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مجیٹھہ ضلع امرتسر میں آریوں کے مباحثہ کے لئے گئے تھے کہ ۳۰ دسمبر کی پہلی شب کو گیارہ بجے مجیٹھہ سے تار آیا کہ آریہ سماج کا جلسہ ۳ جنوری تک جاری رہیگا۔ مولوی صاحب نے یہ تار ۳۱ کو آکر دیکھا اور اندازہ لگایا کہ ایام تعطیل ختم ہونے پر جلسہ بھی ختم ہو جائیگا اسلئے نہ گئے۔ فرستندہ تار کا نام صرف عبدالغنی لکھا تھا۔ محلہ وغیرہ کچھ نہ تھا۔ نہ کوئی عہدہ لکھا تھا۔ جواب بھی نہ لکھ سکے پس عبدالغنی صاحب فرستندہ تار جواب سے مطلع ہوں۔

قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں آریوں نے اپنے جلسہ پر مسلمانوں کو بھی دعوت مباحثہ دی اہلیان وہاں کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کو طلب کیا۔ گو مولوی صاحب سفر سے ابھی آئے تھے مگر جانا پڑا۔ الحمد للہ کہ مباحثہ تسکین مومنوں کا باعث ہوا۔ اس فتح کا ثبوت ہم ایک اجنبی شہادت دیتے ہیں جو سکھ قوم سے ہے انکی تحریر کے چند فقرات یہ ہیں:۔

"۳۱ دسمبر کو شاستر ہوئی۔ ہم موٹی عقل سے سمجھتے ہیں کہ آریہ ناحق آریہ ہوئے شتر مرغ کی طرح سر چھپاتے رہے۔ نخروں میں تیل جلایا"

چندا سنگھ حوالدار پنشنر مجیٹھہ

آریہ مناظر صاحب [illegible] ایسا بے لگام ہو رہا تھا کہ اپنے پریذیڈنٹ کی بھی تو نہیں کرتا تھا اور حکم نہ مانتا کیونکہ پریذیڈنٹ اسکو بدزبانی اور بے تعلق بات کرنے سے روکتا تھا۔

(حکیم شمس الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر)

ملک شام میں یہودیوں کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ فلسطین خاص میں اسوقت [illegible] آبادی یہودیوں کی ہے۔

جاپان کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال دس کروڑ سے زیادہ روپیہ بحری فوج اور [illegible] کے بڑھانے میں صرف کرے۔

خبر ہے کہ گورنمنٹ ہند تجویز سوچ رہی ہے کہ ابتدائی مدرسوں میں فیس بالکل موقوف کر دیجائے۔

جالندھر شہر سٹیشن کی پولیس کی چوکی پر ڈاکہ پڑا۔ تمام سپاہی اسوقت اپنے اپنے منصب پر گئے ہوئے تھے۔ صرف ایک ہی سپاہی حاضر تھا جس نے ڈاکو والوں کا مقابلہ کیا۔ مگر لاٹھیوں کی بوچھاڑ سے بیہوش ہو گیا۔ ڈاکہ زن کپڑوں کی ایک گٹھڑی اور ایک دو تلواریں لیکر چلتے بنے۔ کیا یکہ شریف بدوؤں کی لوٹ اس سے زیادہ

ہے کہ سلطانی انتظام پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ ملک بھی مسلم ہے)

امیر صاحب کابل نے بڑی خوشی سے منظور کیا ہے کہ آپ لاہور میں اسلامیہ کالج کی عمارت کا بنیادی پتھر رکھیں گے۔

رنگون میں دریا کے کنارے پر ایک انشقاق واقع ہوا جس سے کنارہ سو فٹ تک مع سڑک کے دریا برد ہو گیا۔ اسکی اصلاح کیلئے ایک کمیٹی منتخب ہوئی ہے۔

رنگون میں طاعون کی کمی کے ساتھ ہیضہ نے زور پکڑا ہے چنانچہ یکم دسمبر ہیضہ کی ۱۴ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ خدا خیر کرے۔

بمبئی سے رانچی تک ریلوے آمد و رفت کے لئے یکم اپریل سے کھل جائیگی۔

ہز میجسٹی امیر کی سیاحت کے متعلق فوجی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں پشاور اور آگرہ میں ہز میجسٹی کا گارڈ آف آنر برٹش سے لیا جائیگا۔

ہفتہ مختتمہ ۸ دسمبر کے اندر پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں رہتک ۱۸ کرنال ۳۳ - انبالہ ۱۰ - جالندھر ۵۷ - لدھیانہ ۳۲۱ - فیروزپور ۱۳ - منٹگمری ۷ - لاہور ۹ امرتسر ۸۷ - گورداسپور ۲۱۳ - سیالکوٹ ۱۴۳ - گوجرانوالہ ۶۳ - گجرات ۱۵ - راولپنڈی ۹ لائلپور ۱ - ریاست پٹیالہ ۳۳ - کپورتھلہ ۳۳ - ریاست جیند ۱۶۔

افغانستان کے کرنل شاہ محمد خاں نے قزاقوں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا قزاق گولی سے مارے گئے۔ مگر انکے سردار محمد دین کا سر کاٹ کر مختلف مواضع میں عبرت کے لئے پھرایا گیا۔

فرانس میں مذہب و ملک کا جھگڑا زوروں پر ہے۔ حال ہی میں ایک سو پانچ گرجے سلطنت نے بزور فوج خالی کرائے ہیں۔

جہلم و سیالکوٹ کے میدان میں مصنوعی جنگ ہوئی۔ جنگ کا نقشہ اور طرز جنگ بالکل واقعی جنگ کے مانند۔

روس میں اگرچہ بہت کچھ امن ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی انقلاب پسند کوئی نہ کوئی شرارت کر ہی دیتے ہیں چنانچہ ۱۵ دسمبر کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جب ماسکو کا سابق گورنر جنرل امیر البحر ڈباسوف سینٹ پیٹرزبرگ کے ایک بازار میں سے گذر رہا تھا۔ اور اس پر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ گورنر کو خفیف سا زخم آیا۔ اور گولہ پھینکنے والے جو دو آدمی تھے گرفتار کئے گئے۔

روس اور جاپان میں ماہی گیری کے متعلق جو نامہ و پیام ہو رہے تھے۔ اب بند ہو گئے ہیں۔ روس میں یہ خوف دامنگیر ہو رہا ہے۔ کہ جاپانی جنگ کو از سر نو شروع کرنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈھ رہے ہیں۔

لاہور میں ابر کھل گیا ہے۔ لیکن سردی خوب بڑھ رہی ہے۔ پنجاب میں خوب بارش ہوئی۔

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں بے طبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراک کی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ...

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جو فولاد - چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جوانی جیسی منحوس مرض میں مبتلا ہوکر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کی بادہ کی شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ...

مومیائی ابتدائی سل و دق - دمہ - ہر قسم کی کمزوری - درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگی ہو تو دو چار رتی کھالیجئے سو درد کافور ہوجاتا ہے اور سابشت کرانے سے اسی کو لیتے سبھی طاقت بحال ہوجاتی ہے اعلیٰ درجہ کی ہے وہ مولد خون ہے بچے بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت ... فی چھٹانک ... محصولڈاک وغیرہ

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو ... ضعف بصر کی شکایت ہو اس معجون کو استعمال کریں انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہوجائینگی قیمت فی ڈبیہ ... محصولڈاک

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند ہو ... اور ... شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ...

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑھانے میں عجیب الاثر ہیں قیمت فی شیشی ... محصول

نوٹ - علاوہ ان کے ہر قسم کی ادویات ہم سے مل سکتی ہیں - دوائی طلب کرتے وقت اپنی پوری کیفیت لکھنی چاہیے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جائے

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے ۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ... تک فی عدد	کلاہ سادہ ... تک فی عدد
زریں اونی ...	... زریں ...
اوڑھنی کی ...	رومال ریشمی ...
ازاربند سوتی ...	کمبل دیسی ...
... ریشمی ...	... فوجی ...
تھان گبرون ...	لوئی سفید ...
جوتا ساخت لدھیانہ ...	... رنگین طول ... گز عرض ... گز ...
جوتا زریں ہوشیارپوری ...	پٹی دیسی اونی ... فی جوڑہ
جراب دستانہ اونی ...	پٹی پشمینہ ... گز ...
... سوتی ... فی جوڑ	... گز ...
فوجی زین خاکی رنگ ... گز ...	پارچہ پشمینہ ...
... اودہ ...	بنیان و پاجامہ اونی ...
... خاکی ...	... سوتی ...
رنگین لوئی طول ... گز عرض ... گز ...	...
دری برائے پلنگ ...	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے

باقی مال مفصل فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال - فوجی لنگیاں - کمربند - سیڈل - زین - بٹن - جھالر سوتی و زریں - پیچ اونی سنہری روپہلی - وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا - ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگواکر ملاحظہ فرمائیں آپ خود ہمارے کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی ۔

نوٹ - سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے - عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا ۔

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لاہور

فتاویٰ

س نمبر ۶۵ - چنانکہ حق تعالیٰ را عالم الغیب گفتہ ہمچنین حضرت رسول اکرم علیہ السلام را عالم الغیب گفتہ شود یا نہ وبر تقدیر ثانی قائل او را چہ حکم دادہ شود بینوا وکدام کس بر سجادہ جناب مرحوم مغفور حضرت مولانا رشید احمد صاحب علیہ الرحمۃ گنگوہی جلوس نمود۔ اطلاع بخشید۔ (ابو الفضل مفتی سید عباس شاہ حسینی خریدار ۲۹۲)

ج نمبر ۶۵ - علم غیب خاصہ خداوند تعالیٰ است۔ ہر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را عالم غیب داند کفر ش لازم آید۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ در شرح فقہ اکبر گفتہ ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب یعنی ہر کہ اعتقاد دارد کہ پیغمبر علیہ السلام غیب میداند علماء حنفیہ بحق آں فتویٰ تکفیر کردہ است۔

بسجادہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مولوی مسعود احمد صاحب خلف ایشاں است۔ لیکن نہ بطریق صوفیا بلکہ محض نیابت ابنیت۔

س نمبر ۶۶ - قرآن شریف میں جیسے ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ مرقوم ہے۔ تو نماز میں ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ یا کہیں بیچ میں سے کوئی رکوع پڑھے تو وہاں بسم اللہ پڑھنا قرآن و حدیث میں سنت یا جائز کے طور پر ثابت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۶۷ - حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت جو دنبہ بہشت سے خدا کی قدرت سے پہنچا تو وہ آپ کو حضرت ابراہیم نے ذبح کر کے اسکا گوشت کھایا یا مسکینوں کو تقسیم کیا۔ قرآن و حدیث میں یا کتب تاریخ میں ثبوت ہے یا نہیں۔

س نمبر ۶۸ - امام کے سامنے سے گذرنا منع ہے یا مقتدی کے سامنے سے بھی

س نمبر ۶۹ - یہ بات جو سنی جاتی ہے کہ آسمان سے جو پانی زمین پر برستا ہے تو اس کو ہر ایک فرشتے ایک ایک قطرہ لے کر زمین میں رکھتے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ تا قیامت پانی لے کر زمین نہیں آتے ثبوت اس کا حدیث و قرآن سے ہے یا نہیں۔

س نمبر ۷۰ - جو کپڑا کہ اس سے ہاتھ پاؤں وغیرہ پونچھے جاتے ہیں۔ اس کپڑے سے بحالت موجود رہنے دوسرے کپڑے کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں جواب اس کا حدیث سے ہونا چاہیئے۔

س نمبر ۷۱ - جب بستی آباد تھی لوگ ایک کوئی کی زمین میں مسجد بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور اسوقت وہ بستی ویران ہو گئی۔ اب وہ زمین والا مسجد کی جگہ کو کھود کر آباد کر سکتا ہے یا نہیں۔ حدیث میں کچھ ثبوت ہے۔

س نمبر ۷۲ - ایک حدیث کا حکم کہ زکوٰۃ سردار کے حوالہ کرو اور ایک حدیث میں کہ زکوٰۃ اپنے قرابت والے کو دو۔ اب دونو حدیث کی رفع تعارض کی کیا صورت ہے۔ حدیث صحیح سے جواب ہونی چاہیئے اور کیونکر مسکین فی الحال زکوٰۃ سے بری ہوسکوں (محمد عبد الرحمن مدرسہ فلاح المسلمین دواری پوسٹ نوپٹہ ضلع راجشاہی)

ج نمبر ۶۶ - بیشک ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے گا ہے بالجہر گا ہے بالسر۔ درمیان سے اگر شروع کرے۔

ج نمبر ۶۷ - بہشت سے دنبہ آنے کا ثبوت قرآن و حدیث نہیں۔ بعض مفسرین کے بے سند اقوال ہیں۔ جن لوگوں کو قربانی کا گوشت کھلانے کا حکم ہے انہی کو کھلایا ہوگا۔ اطعموا القانع والمعتر۔

ج نمبر ۶۸ - اگر سترہ نہیں ہے تو ہر ایک کے سامنے سے گذرنا منع ہے۔ اور اگر سترہ ہے تو منع نہیں۔

ج نمبر ۶۹ - یہ مضمون میں نے کسی آیت یا حدیث صحیح میں نہیں دیکھا۔

ج نمبر ۷۰ - اگر کپڑا ناپاک نہیں تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر ناپاک ہے تو جائز نہیں۔ ہاتھ منہ پونچھنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۷۱ - اگر مسجد کی زمین اصل مالک نے وقف کر دی ہے تو اس کا کھودنا جائز نہیں۔ اور اگر معمولی طور سے نماز کے لئے چبوترہ بنا رکھا ہے جیسا کہ عام طور پر زمیندار باغات وغیرہ میں بنا رکھتے ہیں تو ابعد ویرانی کے اس کا کھودنا اور زراعت کرنا جائز ہے۔

ج نمبر ۷۲ - دونو حدیثوں میں تعارض نہیں۔ غریبوں کو دو مگر سردار کی معرفت اگر سردار نہ ہو تو خود ہی دیدو۔ لیکن دینی کاموں کے لئے سردار کا ہونا ضروری ہے

س نمبر ۷۳ - نماز تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں اور جو شخص نماز تہجد پڑھے اسکو وتر بعد نماز عشا پڑھ لینا چاہیئے۔ یا بعد نماز تہجد۔ اور نماز تہجد دو دو رکعتیں پڑھے یا چار چار اور نماز تہجد کا وقت کسوقت سے شروع ہوتا ہے اور کسوقت تک رہتا ہے

س نمبر ۷۴ - مسجد میں جماعت اول ہو چکی۔ اس کے بعد چند آدمی اور جمع ہو گئے وہ دوسری جماعت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اور دوسری جماعت میں تکبیر کہنا چاہیئے یا نہیں۔

س نمبر ۷۵ - آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۶ - جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ پڑھنے کو منبر پر بیٹھتا ہے۔ اور دوسری اذان دیجاتی ہے۔ اس اذان کو سنکر دعا اللہم رب ہذا الخ پڑھنا چاہیئے

یا نہیں اور جب کہ امام ایک خطبہ پڑھکر بیٹھتا ہے۔ اسوقت دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۷۔ خاوند اپنی بیوی کو امام بنکر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر پڑھا سکتا ہے تو دونوں یعنی خاوند بیوی برابر کھڑے ہوں یا آگے پیچھے۔

س نمبر ۷۸۔ آٹھ تراویح کا پڑھنا سوائے مذہب اہلحدیث کے اور کسی کے مذہب میں بھی ہے (یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی) جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۷۹۔ وتر میں دعا قنوت پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ اگر پڑھنا چاہیئے تو رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد رکوع۔

س نمبر ۸۰۔ اگر وتر میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھے تو اللہ اکبر کہکر رفع یدین کر کے ہاتھ باندھ کر قنوت پڑھے یا بغیر اللہ اکبر کہے اور بغیر رفع یدین کرے قنوت پڑھکر رکوع میں چلا جاوے اور اگر بعد رکوع پڑھے تو ہاتھ اٹھا کر پڑھے یا ہاتھ چھوڑ کر۔

س نمبر ۸۱۔ ۲-۳ روز یا ۸-۱۰ روز کے واسطے کہیں سفر کو جاوے تو نماز قصر پڑھے یا نہیں اور سفر میں سنت پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ (ایک سائل)

ج نمبر ۷۱۔ نماز تہجد کی رکعتیں سات سے گیارہ تک آئی ہیں۔ انہیں میں وتر بھی ہیں۔ وتروں میں اختیار ہے۔ عشا کے وقت پڑھ لے یا تہجد کے وقت۔ کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آنحضرت نے تمام رات میں وتر پڑھے ہیں۔ اول۔ اوسط۔ آخر۔

ج نمبر ۷۳۔ جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں۔ حدیث ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کر چکے تھے۔ ایک شخص آیا۔ آپ نے حاضرین کو ترغیب دی کہ اس کے ساتھ ملکر نماز پڑھو۔ صدیق اکبر نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور یہ جماعت ثانیہ ہوئی۔ تکبیر کہنا جائز ہے۔

ج نمبر ۷۵۔ اگر کوئی عارضہ ہے تو جائز ہے بغیر عارضہ کے بند کرے۔

ج نمبر ۷۶۔ بیشک دعا مذکور پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کرے کیونکہ جمعہ میں جو ایک گھڑی دعا کے قبول ہونے کی ہے وہ اسوقت بھی ہے۔

ج نمبر ۷۷۔ پڑھا سکتا ہے مگر بیوی ایک صف کے فاصلہ پر پیچھے کھڑی ہو۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۷۸۔ آٹھ تراویح کی سنیت کے قائل حنفی بھی ہیں۔ دیکھو فتح القدیر شرح ہدایہ۔

ج نمبر ۷۹۔ وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کے متعلق کوئی منصوص حکم تو کسی صحیح حدیث میں میں نے نہیں دیکھا۔ البتہ امام حسن فرماتے ہیں کہ مجھکو چند کلمات آنحضرت نے سکھائے تھے میں ان کو وتروں میں پڑھا کرتا ہوں پس پڑھ لینا جائز ہے۔ بہتر رکوع سے بعد ہے کیونکہ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد قبولیت کا موقعہ ہے۔ ہاتھ اٹھا کر اور چھوڑ کر دونوں طرح جائز ہے۔

ج نمبر ۸۱۔ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کسی جگہ پر تین روز کی اقامت کا ارادہ کیا ہے تو قصر جائز ہے۔ اگر چار روز کا ارادہ ہے تو اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے حضرت عباس کو مکہ شریف میں تین روز ٹھیرنے کی اجازت بخشی تھی زیادہ نہیں۔ کیونکہ مہاجر کو بعد از ہجرت اپنے وطن میں اقامت کرنا منع ہے۔ تین روز کی اجازت سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنی مدت میں مقیم نہیں ہوتا۔ بہتر تو یہی ہے کہ بہر حال میں اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے بھی اتمام کیا تھا۔ سنتیں سوائے صبح کی سنتوں کے موکد نہیں ہیں۔

س نمبر ۸۲۔ ایک شخص اچانک بغیر وصیت کے فوت ہوگیا۔ وہ کوئی جائداد کا مالک نہ تھا۔ بلکہ اس نے پانچہزار روپیہ قرض دینا تھا۔ اس کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے باپ کے قرض اتارنے میں کس قدر حصہ ادا کرنا چاہیئے۔ (ایک اہلحدیث از امرتسر)

ج نمبر ۸۲۔ اولاد اگر وسعت رکھتی ہے تو ان سب کو ملکر قرض ادا کرنا چاہیئے اور اگر خود ہی غریب اور نادار ہیں تو لاچار ہیں۔ اور اگر بعض ان میں سے آسودہ حال ہیں کہ قرض ادا کر سکتے ہیں تو وہی ادا کریں۔ اس میں حصہ رسدی کی بات نہیں جو دے سکتا ہے دیدے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔

س نمبر ۸۳۔ ایک شخص عرصہ دو سال سے اپنی عورت کو گھر نہیں لایا اور اپنی شادی دوسری جگہ کر لی مگر طلاق تحریری نہیں دی اور زبانی کہہ چھوڑا۔ احکام کر خوف ہے کوئی شخص اسکو نکاح میں نہیں لایا۔ اب تحریری طلاق دی ہے اور بعد طلاق تحریری کے سیوم کو اندر نکاح اسکا کیا گیا ہے آپ تحریر فرماویں کہ تحریری طلاق کی عدت میں نکاح ہوا درست ہوا یا نہیں۔

س نمبر ۸۴۔ عشر جو غلہ سے نکالا جاتا ہے سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۸۵۔ صدقۂ فطر بھی سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں (سید امیر از مخدوم رشید)

ج نمبر ۸۳۔ اگر زبانی طلاق کا ثبوت کامل ہو تو اسی روز سے عدت شمار ہوگی اور اگر ثبوت نہیں تو تحریر سے ہوگی۔

ج نمبر ۸۴۔ عشر بھی زکوٰۃ ہے اسلئے سیدوں کو جائز نہیں۔ ج نمبر ۸۵۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو جائز نہیں۔ صدقہ اور زکوٰۃ کی کوئی قسم بھی سادات کو جائز نہیں واللہ اعلم عبداللہ

انتخاب الاخبار

ہزمیجسٹی امیر صاحب سرہند میں ۱۰۸ جنوری بوقت ۱۲ بجے دن امیر صاحب سرہند تشریف لائے چار بجے دن کے بعد روضہ مجدد صاحب بہ سواری گھوڑا گاڑی تشریف لے گئے اور معہ جوتی روضہ میں گئے اور کہا کہ جب ہم خانہ خدا میں معہ نعلین جا کر نماز پڑھتے ہیں تو یہاں کیا ڈر ہے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا وہاں سے دیگر روضہ پر بھی فاتحہ خوانی کے لئے گئے (حنفی علماء جو سنت جان کر معہ نعلین نماز پڑھنے والوں کو طرح طرح کے الفاظ اور القاب عطا فرمایا کرتے ہیں۔ اس فعل کے باعث امیر صاحب کو بھی کچھ ضرور پیشکش کرینگے) اور القول مشہور یکہزار روپیہ مجاورین کو دیا اور کچھ زمین خرید کر روضہ کے متعلق وقف کرنیکا ارادہ ظاہر فرمایا اور بقول بعض ڈھائی ہزار روپیہ مجاورین کو دینے کی بابت لکھینگے اور مبلغ دو صد روپیہ بھائی بوجا سیان گوردوارہ سکھاں دینے کو لکھینگے (ہماری قبر پرست بھائی امیر صاحب کے عطیہ پر فخر نہ کریں تو سکھوں کو بھی فخر ہوگا) غروب آفتاب کے بعد کیمپ میں تشریف فرما ہو کر اور ہندو اہلکاران ریاست سے فرمایا کہ میں بلا تمیز ہندو مسلم اپنی قلمرو میں یکسان مراعات سب پر رکھتا ہوں اور جب دولت خداداد کو رعایا سے امداد کی ضرورت ہوتی ہے تو ہندو مسلمان سب امداد دیتے ہیں اور فرمایا کہ جیسے گاؤ کی عزت تم کرتے ہو۔ ہم بھی نظر وقعت سے دیکھتے ہیں اسواسطے عید قربان پر جو ہمکو دہلی میں ہوگا۔ حکم دیدیا گیا ہے کہ کوئی ہمارا آدمی گائے کی قربانی نہ کرے (کیا کفار کی خوشی کیلئے ایسے امور جائز ہیں کیا آئندہ گورنمنٹ کو ممانعت قربانی و ذبیح گاؤ میں ایک حجت نہیں ہاتھ آئی اور مسلمانوں کو حد سے زیادہ ضعف نہیں پہنچیگا) نامہ نگار

امیر صاحب نماز کے ایسے پابند ہیں کہ پشاور میں لائن دیکھتے دیکھتے نماز عصر کا وقت تنگ ہوتا معلوم ہوا۔ تو فوراً آواز بلند خود پکارا کہ جسنے بادشاہ افغانستان کے ساتھ ملکر نماز پڑھنی ہے وہ آجاوے۔ چنانچہ مسلمان حاضرین نے ملکر نماز پڑھی (کیا ہندوستان کے نوابوں اور رئیسوں کے لئے مقام عبرت نہیں ؟)

برٹش آرمی کونسل ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی مرمت سے ۵۰ ہزار فوج کی مصنوعی لڑائی کا سامان کر رہی ہے اس سے قبل ایسے بینظیر پیمانہ پر کبھی ایسی جنگ نہ ہوئی تھی۔ بحری فوج بھی اس میں شریک ہوگی۔

۱۶ جنوری کو ہزمیجسٹی امیر صاحب کابل کیلئے علیگڈھ کالج میں جو جلسہ تھا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بھی اسمیں مدعو ہو کر علیگڈھ تشریف لیگئے ہیں +

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۰۔۲۹۔۳۰ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے۔ ہزمیجسٹی امیر صاحب کے لئے پشاور میں جو سرکاری جلسہ کیا گیا تھا اسمیں لیڈیوں کو پس پردہ بٹھایا گیا تھا (کیوں ؟)

شراب کا طوفان ۔ چند روز ہوئے گلاسگو میں ایک مکی شراب کے کارخانہ میں عجیب حادثہ واقعہ ہوا۔ کارخانہ کی چوتھی منزل پر ایک دھات کی ستون کے سہارے پر کئی بڑے بڑے آہنی تالاب شراب سے بھرے ہوئے تھے غالباً بوجہ کی زیادتی سے یہ ستون ٹوٹ گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کل شراب کہ جو دو لاکھ گیلن کے قریب تھی۔ خوش قسمتی کے کچھ مصالح کے کارخانہ سے بہ نکلی کارخانہ میں اس وقت صرف ایک دو آدمی تھے۔ شراب کی نہ دار رو میں بہ گئے بعض گاڑیاں کارخانہ سے اسباب لانے کے لئے باہر کھڑی تھیں وہ بھی بہ گئیں اور گاڑیبانوں کے اس رو میں بہ گئیں گاڑیبانوں میں ایک کے اس قدر پاؤں اکھڑے کہ وہ زور سے مقابل کی ایک دیوار میں جا کر لگا کہ جس سے اس کے اس قدر چوٹیں آئیں کہ وہ جلدی سے مرگیا۔ آٹھ آدمی اور بھی اس قدر زخمی ہوئے کہ انہیں ہسپتال میں اٹھا کر لیجانا پڑا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس حادثہ سے لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا ہوگا +

انگلینڈ میں شراب نوشی ۔ مسٹر جے۔ سی۔ نولن سپیشل کمشنر نے اندازہ لگایا ہے کہ اور شرابوں کو چھوڑ کر صرف جبیکا رم کے نام سے انگلینڈ میں جو ایک قسم کی شراب استعمال کی جاتی ہے صرف اسی کی میزان سالانہ قریباً چالیس لاکھ گیلن ہے +

کلکتہ میں پانچ سو دیسی اور پارسی خواتین نے بھی اپنا ایک علیحدہ جلسہ کیا اس میں کئی رانیاں بھی شامل تھیں۔ مہارانی بڑودہ نے مفصل تقریر کی۔ کل پچاس لیکچر موصول ہوئے تھے۔ جنمیں سے پندرہ پڑھے گئے وہ زیادہ تر اصلاح نسوان اور ضروریات خانہ داری پر لکھے گئے تھے (لڑکی سکھاتا ہیں) لیڈی منٹو نے مہارانی بڑودہ سے ان کے قیام گاہ پر جا کر ملاقات کی +

ہزمیجسٹی ملک معظم قیصر ہند نے مفصلہ ذیل امپیریل کیڈٹوں کو جنہوں نے تین سال تک امپیریل کیڈٹ کور میں تعلیم پا کر ہزمیجسٹی قیصر ہند کی فوج میں نوکری کی کمیشن پانے کا مستحق ثابت کیا تھا۔ لفٹنٹ کا رینک عطا کیا۔ خان محمد اکبر خان ٹمبر ہوتی ضلع پشاور۔ لالہ صاحب ڈنلی رئیس جابتہ ۔ چھبیلی۔ ملک ممتاز محمد خان رئیس شاہپور پنجاب۔ کنور پرتھی سنگھ جاگیردار ریاست کوٹہ راجپوتانہ +

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراک دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ...

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و قوت افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جوانی میں مرض میں مبتلا ہو کر بالکل ہی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی بار کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ...

مومیائی ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے واسطے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگ گئی ہو دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کرنے سے پہلے کھا لینے سے اصلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اصلی مومیائی ہے ... جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت ... فی چھٹانک ... محصولڈاک وغیرہ

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دل کمزور ہو ... ضعف بصر کی شکایت ہو وہ اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جاینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ... علاوہ محصولڈاک

ممسک حبیان اس کے استعمال سے جریان بند ہوتی ہے ... اور ... شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ...

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑھانے میں ... ہیں قیمت فی شیشی ... علاوہ محصول

نوٹ۔ علاوہ ان کے ہر قسم کی ادویات ہم سے مل سکتی ہیں۔ دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جائے

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

مفصلہ ذیل مال ۴۸/۵۲

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ... فی عدد	کلاہ سادہ ... فی عدد
زریں اونی ...	زریں ...
اونی ...	رومال ریشمی ...
ازار بند سوتی ...	کمبل دیسی ...
ریشمی ...	فوجی ...
تہان گیروا ...	لوئی سفید ...
جوتا ساخت لدھیانہ ...	رنگین طول ... گز عرض ... گز ...
جوتا زریں ہوشیارپوری ...	پٹی دیسی اونی ...
جراب دستانہ اونی ...	پٹی پشمینہ ...
سوتی ...	سبز ... گز ...
فوجی زین خاکی رنگ ...	بار پشمینہ ...
ساز لشکری اوده ...	بنیان وپاجامہ اونی ...
خاکی ...	سوتی ...
نگین لوئی طول ... گز عرض ... گز ...	جاجم و دری ...
دری برائے پلنگ ...	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی مال مفصل فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زریں۔ پیچ اونی سنہری روپہلی۔ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہماری ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگواکر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لاہور

یا نہیں اور جب کہ امام ایک خطبہ پڑھکر بیٹھتا ہے۔ اسوقت دونو ہاتھ اٹھاکر دعا
انگنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۷۔ خاوند اپنی بیوی کو امام بنکر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر
پڑھا سکتا ہے تو دونو یعنی خاوند بیوی برابر کھڑے ہوں یا آگے پیچھے۔

س نمبر ۷۸۔ آٹھ تراویح کا پڑھنا سوائے مذہب اہلحدیث کے اور
کسی کے مذہب میں بھی (یعنی حنفی۔ شافعی مالکی حنبلی) جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۷۹۔ وتر میں دعا قنوت پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ اگر پڑھنا چاہئے
تو رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد رکوع۔

س نمبر ۸۰۔ اگر وتر میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھے تو اللہ اکبر کہکر
رفع یدین کر کے ہاتھ باندھ کر قنوت پڑھے یا بغیر اللہ اکبر کہے اور بغیر رفع یدین
کرے قنوت پڑھکر رکوع میں چلا جاوے اور اگر بعد رکوع پڑھے تو ہاتھ اٹھا کر
پڑھے یا ہاتھ چھوڑ کر۔

س نمبر ۸۱۔ ۲-۳ روز یا ۸-۱۰ روز کے واسطے کہیں سفر کو جاوے تو
نماز قصر پڑھے یا نہیں اور سفر میں سنت پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ (ایک سائل)

ج نمبر ۷۱۔ نماز تہجد کی رکعتیں سات سے گیارہ تک آئی ہیں۔ انہیں
میں وتر بھی ہیں۔ وتروں میں اختیار ہے۔ عشا کے وقت پڑھ لے یا تہجد کے
وقت۔ کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آنحضرت نے
تمام رات میں وتر پڑھے ہیں۔ اول۔ اوسط۔ آخر۔

ج نمبر ۷۳۔ جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں۔ حدیث ترمذی میں ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کر چکے تھے۔ ایک شخص آیا۔ آپ نے حاضرین کو
ترغیب دی کہ اس کے ساتھ ملکر نماز پڑھو۔ صدیق اکبر نے اس کے ساتھ نماز
پڑھی۔ اور یہ جماعت ثانیہ ہوئی۔ تکبیر کہنا جائز ہے۔

ج نمبر ۷۵۔ اگر کوئی عارضہ ہے تو جائز ہے بغیر عارضہ کے بند کرے۔

ج نمبر ۷۶۔ بیشک دعا کو پڑھے اور دونو خطبوں کے درمیان بھی
ہاتھ اٹھاکر دعا کرے کیونکہ جمعہ میں جو ایک گھڑی دعا کے قبول ہونے کی ہے
وہ اسوقت بھی ہے۔

ج نمبر ۷۷۔ پڑھا سکتا ہے مگر بیوی ایک صف کے فاصلہ پر پیچھے کھڑی
ہو۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۷۸۔ آٹھ تراویح کی سنیت کے قائل حنفی بھی ہیں۔ دیکھو
فتح القدیر شرح ہدایہ۔

ج نمبر ۷۹۔ وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کے متعلق کوئی منصوص
حکم تو کسی صحیح حدیث میں میں نے نہیں دیکھا۔ البتہ امام حسن فرماتے ہیں کہ
مجھکو چند کلمات آنحضرت نے سکھائے ہیں ان کو وتروں میں پڑھا کرتا ہوں
پس پڑھ لینا جائز ہے۔ بہتر رکوع سے بعد ہے کیونکہ سمع اللہ لمن حمدہ کے
بعد قبولیت کا موقعہ ہے۔ ہاتھ اٹھاکر اور چھوڑکر دونوں طرح جائز ہے۔

ج نمبر ۸۱۔ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کسی جگہ پر تین روز کی اقامت کا
ارادہ کیا ہے تو قصر جائز ہے۔ اگر چار روز کا ارادہ ہے تو اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت
نے حضرت عباس کو مکہ شریف میں تین روز ٹھیرنے کی اجازت بخشی تھی۔ زیادہ
نہیں۔ کیونکہ مہاجر کو بعد از ہجرت اپنے وطن میں اقامت کرنا منع ہے۔ تین
روز کی اجازت سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنی مدت میں مقیم نہیں ہوتا۔ بہتر تو یہی
ہے کہ بہر حال میں اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے بھی اتمام کیا تھا۔ سنتیں
سوائے صبح کی سنتوں کے موکد نہیں ہیں۔

س نمبر ۸۲۔ ایک شخص اچانک بغیر وصیت کے فوت ہو گیا۔ وہ کوئی جائداد
کا مالک نہ تھا۔ بلکہ اس نے پانچہزار روپیہ قرض دینا تھا۔ اس کے چار لڑکے اور
تین لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے باپ کے قرض آتا رنے میں کس
قدر حصہ ادا کرنا چاہئے۔ (ایک اہلحدیث از امرتسر)

ج نمبر ۸۲۔ اولاد اگر وسعت رکھتی ہے تو ان سب کو ملکر قرض ادا کرنا چاہئے
اور اگر خود ہی غریب اور نادار ہیں تو لاچار ہیں۔ اور اگر بعض ان میں سے آسودہ
حال ہیں کہ قرض ادا کر سکتے ہیں تو وہی ادا کریں۔ اس میں حصہ رسدی کی بات
نہیں جو دے سکتا ہے دیدے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔

س نمبر ۸۳۔ ایک شخص عرصہ دو سال سے اپنی عورت کو گھر نہیں لایا اور اپنی شادی دوسری
جگہ کر لی مگر طلاق تحریری نہیں دی اور زبانی کہہ چھوڑا ہے کہ ام کو خوف ہے کوئی شخص اسکو نکاح میں
نہیں لایا۔ اب تحریری طلاق دی ہے اور بعد طلاق تحریری کے سیوم کو اندر نکاح انکا کیا گیا ہے آپ
تحریر فرماویں کہ تحریری طلاق کی عدت کے اندر وہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔

س نمبر ۸۴۔ عشر جو غلہ سے نکالا جاتا ہے سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۸۵۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں (سید امیر حسن از مخدوم رشید)

ج نمبر ۸۳۔ اگر زبانی طلاق کا ثبوت کامل ہے تو اس سے عدت شمار ہوگی اور اگر ثبوت نہیں
تو تحریر سے ہوگی۔

ج نمبر ۸۴۔ عشر بھی زکوٰۃ ہے اسلئے سیدوں کو جائز نہیں۔ ج نمبر ۸۵۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو جائز نہیں۔ صدقہ اور زکوٰۃ کی کوئی قسم بھی سادات کو جائز نہیں واللہ اعلم عنداللہ

تیر بہدف دوائین

بتی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی بتی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے - اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے - قیمت ۵ روپیہ

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلی درجہ کی مقوی و ممسک ہیں جو فولاد - چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں - جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر بالکل بے رونق ہو گئے ہوں یا کمزور ہو گئے ہوں - ان کیلئے ضرور استعمال کرین قیمت عکس

موسیائی ابتدائی سل و دق و تب - جسم کی کمزوری - درد کمر وغیرہ کو دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگتے ہی دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے - اعلی درجہ کی بہی و سوار خون ہے بچے بوڑھے جوان سب کیلئے یکسان مفید ہے قیمت فی چہٹانک ۲ محصول ۲ آنہ

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو - اور دماغ کمزور ہو - نزلہ اور درد سر ہو اور آنکھوں میں ضعف بصر کی شکایت ہو - اس معجون کو استعمال کرین انشاء اللہ تمام شکایتیں رفع ہو جائینگی قیمت ۱ عہ محصول

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند - منی گاڑہی اور لذت بھی دونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی عہ

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں قوت باہ کو بڑہا نہیں عجیب الاثر ہیں - قیمت فی شیشی ۴ محصول

نوٹ علاوہ ازین ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے - دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جاوے +

خداوند کی ماں امہات المومنین کا الزامی جواب ایک نامنل گرجا اسکی تعریف ہے مورخین عیسائی اور مفسرین انا جیل کے اقوال سے

المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزان ملسکتا ہے فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے +

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] تک فی عدد
زرین لونگی [illegible]	" زرین [illegible]
اوڑہنی کی [illegible]	رومال ریشمی [illegible]
آزار بند سوتی [illegible]	کمبل ولایتی [illegible]
" ریشمی ۱۲ [illegible]	" فوجی [illegible]
تہان گبرون [illegible]	لوئی سفید [illegible]
جوتا ساخت لدہیانہ [illegible]	رنگین پٹو طول ۱ گز عرض ۱ گز [illegible]
جوتا زرین پشاوری [illegible]	پٹی ولایتی اونی ۲ [illegible] فی جوڑہ
جراب وستانہ اونی [illegible]	پٹی پشمینہ [illegible] روپیہ گز سے [illegible] گز تک
" " سوتی [illegible]	سرج [illegible] گز سے [illegible] گز تک
فوجی زرین خاکی رنگ چپنہ ہر گز سے [illegible] گز	چادر پشمینہ [illegible] تک
صافہ لٹھری اودہ [illegible]	بنیان و پاجامہ اونی [illegible] تک
" قاقلی [illegible]	" " سوتی [illegible]
رنگین لوئی طول ۱۰ گز عرض ۱ گز [illegible]	چوہتی دوہری [illegible]
دری پلنگ [illegible]	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال - فوجی لنگیاں - کمربند - سیٹول - زین - بٹن - جالر سوتی و زرین پیچ اونی - سنہری - روپہلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہان سے ارزان ملیگا - ایک بار بطور آزمائش کے تہوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماوین پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی -

نوٹ - سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاویگا -

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لدہیانہ

کرنے کا موقع ملسکے ؎

ادہر آپیارے ہنر آزمائیں ✣ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

باقی یا باقی

قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک رسالہ اعجاز احمدی لکہا تھا جسمیں ایک قصیدہ عربی بھی تھا۔ اسکا نام مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ رکہا تھا۔ بایں زعم کہ اس کے مقابلہ کا کسی سے بن نہیں سکیگا۔ خاکسار نے اس قصیدہ کی کسی قدر اغلاط رسالہ الہامات مرزا میں لکہی ہیں جنکا جواب آجتک نہ مرزا صاحب سے اور نہ انکے کسی حواری سے ہوسکا جن احباب نے رسالہ مذکورہ نہ دیکہا ہو انکی اطلاع کے لئے قصیدہ مذکورہ کے دو تین شعر لکہے جاتے ہیں مطلع قصیدہ کا یہ ہے :۔

ایا ارض مد قد دفاك مدمر ✣ وارداك ضليل واغراك موغر

باوجودیکہ مجرور اسکا رفع ہے۔ تاہم بہت سے اشعار ایسے بھی ہیں جنہیں نہ نحو کا لحاظ ہے نہ عروض کا پاس۔ چنانچہ ؎

اآنخيت ذنبا هائتا اوابا الوفاء ✣ اذا نخيت مدا اودعيتا امرآتسرى

اس شعر میں امرتسر۔ دعیت کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب چاہئے تہا۔ مگر قادیانی مسیح نے اپنے اعجاز سے اُسے مرفوع کردیا۔ اور سنئے!

ولما اعتدى لا من تهري بمكائده ✣ واغرى على صحبى لياما وكفروا

اس شعر کا ترجمہ بہی اس کی خوبی کا مظہر ہے جو حضرت نے خود ہی کیا ہے۔ فرماتے ہیں "اورجب ثناء اللہ اپنے فریبوں سے حد سے گذر گیا اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا"

اس ترجمہ میں یہ چالاکی ہے کہ "تو" کا اظہار ہوتا ہے نہ کفروا کا ترجمہ نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شعر میں "ما" حرف شرط ہے آگی جزا دوسرے شعر میں نکلتی ہے جو یہ ہے :۔

فقالوا ليوسف ما نرى الخير ههنا ✣ ولكنه من قومه كان يهجر

لما کی جزا پر ف کا آنا جائز نہیں۔ قرآن شریف میں ہے لما زاغوا ازاغ الله قلوبهم غرض اسی قسم کی سینکڑوں لفظی اور معنوی غلطیوں سے یہ قصیدہ پر تہا اس لئے کسی اہل علم نے اس کے مقابلہ میں قصیدہ لکہنے کی ضرورت نہ سمجہی تا ہم اللہ تعالی نے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بیجا غرور کو توڑنا تہا۔ اسلئے خدا نے قاضی ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورنٹل کالج لاہور کو توجہ دلائی تو مرحوم نے ایک قصیدہ لکہا لیکن طبع ہونے تک نوبت نہ آئی تہی کہ مرحوم نے پیغام الہی کو لبیک کہا اور قصیدہ کہیں ردی ہی میں پڑا رہا۔

آخر کار مرحوم کے اور میرے ایک شاگرد رشید مولوی محمد داؤد مولوی فاضل نے مجھ سے کہا کہ اس قصیدہ کو چہپوا دیا جائے تاکہ مصنف کی محنت ضائع نہو۔ میں نے خیال کیا کہ رسالہ کیصورت میں چہاپنے سے خرچ ہوگا اور اشاعت بہی کم ہوگی اسلئے اخبار میں ایک ایک کالم میں پورا کردیا جاویگا چنانچہ آج سے شروع کیا جاتا ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ قصیدہ کے مصنف اور ساعی کے لئے دعاء خیر فرماوینگے۔ بہرحال قصیدہ مذکورہ یہ ہے (اڈیٹر)

قفا نبك من ذكرى علوم تبعثر ✣ فلو با امانت الهوى تذكر

باقی آئندہ

اخبار کی شکایت

آرہ کے جلسہ پر مجھ سے کئی ایک احباب نے اخبار نہ پہونچنے کی شکایت کی جسے میں باور کرتا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے احباب نہ تو ہماری سنتے ہیں نہ سبق حاصل کرتے ہیں۔ ہم بارہا لکہ چکے ہیں بلکہ ہمیشہ لکہتے ہیں کہ اخبار دفتر سے ہر ایک خریدار کے نام برابر جاتا ہے جس ہفتہ نہ پہونچے۔ فوراً اپنے ہاں کے ہیڈ آفس ڈاک خانہ کو ایک شکایتی کارڈ لکہیں اور ایک کارڈ دفتر ہذا میں بہیجیں۔ ایک آدہ دفعہ ایسا کرنے سے انتظام ہوجائیگا لیکن جو صاحب ایک آدہ دفعہ خاموش رہتے ہیں۔ تو یاروں کا کام بنجاتا ہے وہ خفیہ چور جانتے ہیں کہ انکو اخبار کی حاجت نہیں پس وہ بے دہڑک لئے ہی ہضم کرجاتے ہیں۔ پس یہ ایک ہی گُر ہے جو ہمیشہ کے لئے کار آمد ہے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے خریداروں کو یقین دلاویں کہ اخبار ہر جمعہ کو ۸ - ۹ بجے کے درمیان صبح کیوقت سب خریداروں کے لئے ڈاکخانہ میں بہیجا جاتا ہے۔ جو لوگ ہماری تجویز پر عمل کرینگے انکو شکایت کا موقع نہ رہیگا۔

عمر کریم کے نام کا اشتہار نمبر ۳ اور مشتہر کو نیک صلاح

از نامہ نگار مبارکپوری

عمر کریم کے نام سے ایک اشتہار نمبر ۳ چھپ نکلا۔ اس مشتہر کے خلل دماغ ہونیکا اب پورا یقین ہوگیا جو اشتہار نکلتا ہے اسمیں کچھ ایسی پریشان باتیں ہوتی ہیں جو صحیح دماغ والا آدمی کبھی نہیں لکہ سکتا یا

اطلاع :۔ ناظرین دو کالمیں اس پرچہ کی چہپ گئی تہیں مگر کاپی ملکے پتہر پر چہپنے سے پہلے پریس کی کمانی ٹوٹ گئی جسکے باعث پرچہ لیٹ ہوگیا۔ (مینیجر)

تھا۔ یہ بقول مولوی عبدالہادی افیونی کو لیلیٰ کی محبت میں ایسی محویت ہے کہ ہوش و حواس درست نہیں۔ یہ شخص حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ بالخصوص اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کے حسد میں اس طرح منہمک ہے کہ نہ دماغ درست ہے نہ عقل برجا۔ جناب عمی مولوی احمد مبارکپوری نے ایک کتاب مسمیٰ بہ فہمائش[1] اسی شخص کے اشتہار کلانی نمبر ۲ کے جواب میں لکھ کر بہت کچھ سمجھایا تھا کہ حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ کی کسر شان عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرنیوالے کا حکم جو شفائے قاضی عیاض وغیرہ میں لکھا ہے مخفی نہیں۔ دیکھو جسطرح کروڑ ابوحنیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح کروڑ باتیں امام ابوحنیفہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے برابر وزن میں نہیں ہو سکتیں جناب عمی مولوی احمد مبارکپوری کا یہ لکھنا بہت صحیح ہے کہ اس مشتہر عمر کریم کو نہ احقاق حق منظور ہے نہ اظہار حقانیت بلکہ محض شہرت کیونکہ جو فہرست جواب طلب پیش کی گئی تھی ایک بات کا بھی جواب اس شخص نے نہیں دیا۔ مثلاً لکھا گیا تھا کہ جو جرحیں صحیح بخاری کے کسی راوی پر کسی نے کی ہیں۔ تو اس سے بڑھکر امام ابوحنیفہ اور انکے استاد حماد بن ابی سلیمان اور امام محمد اور ابو یوسف پر کی ہیں تخریج زیلعی میزان وغیرہ سے عبارات مع حوالہ صفحہ وغیرہ لکھا گیا تھا۔ دیکھو فہمائش کوئی راوی صحیح بخاری کا عدالت و ثقاہت میں ان ائمہ سے کم نہیں ہے۔ اور اگر کسی راوی کو کسی نے مرجیہ لکھا ہے تو امام دار قطنی امام ابن عدی حضرت پیران پیر وغیرہ نے امام ابوحنیفہ اور حماد بن ابی سلیمان اور کل ائمہ حنفیہ کو مرجیہ کہا ہے دیکھو فہمائش صفحہ ۱۱ مشتہر نمبر ۳ عمر کریم اسکا کیا جواب دے سکتے ہیں کیونکہ اس سے تو مدت کی بنی ہوئی حنفیت کی بنا منہدم ہو جائیگی اور حنفیت کا صیغہ ہی جمع غائب ہو جائیگا۔ اہلحدیث کے لئے تو بیسیوں کتابیں حدیث نبوی کی موجود ہیں اور فضل خدا سے جن راویوں کو مجروح لکھا تھا ہر ایک کی توثیق نقل کی گئی تھی جس کو دیانت داری سے جناب عمر کریم صاحب نے چھپا دیا (دیکھو فہمائش صفحہ ۲۲-۲۳) عمر کریم کے سامنے فقہ حنفیہ کی ایک فہرست پیش کی گئی تھی کہ اگر مذہب حنفی اور تقلید حق ہے تو ان مسائل کو قرآن و حدیث سے ثابت کرو۔ عمر کریم کو اسطرح سانپ سونگھ گیا کہ پوری فہرست سے ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ جن حدیثوں میں تناقض کہلایا

تھا۔ ہر ایک کا جواب باصواب دیا گیا تھا یہ مقتدائے حنفیہ علامہ طحطاوی علامہ عینی ملا علی قاری شیخ عبدالحق وغیرہ کا صحیح بخاری کے اصح الکتب ہونے پر اتفاق بتانا مع قید صفحہ و عبارت لکھا گیا تھا۔ اب اس گمنام مشتہر کو یہ سوجھی کہ نہایہ عنایہ جیسی فقہ کی کتابوں سے جنکے بارہ میں ملا علی قاری حنفی شیخ عبدالحق حنفی وغیرہ لکھتے ہیں فلا عبرة بنقل صاحب النهاية ولا بقية شراح الهداية فانهم ليسوا من المحدثين (یعنی نہایہ کے مصنف کے نقل کا اعتبار نہیں نہ دیگر ہدایہ کے شارحین کے نقل کا اعتبار کیونکہ یہ لوگ محدث نہیں) ایسی غیر معتبر کتابوں سے امام الفقہاء والمحدثین امام بخاری کی نسبت ایک لغو اور بے بنیاد قصہ[*] بے سند لکھکر عوام ضعیف القلب مسلمانوں کو بدعقیدہ بنانا چاہتے ہیں مگر یہ ابلہ فریبی اور ملمع سازی کیونکر چل سکتی ہے۔ ابلہ فریبی کا زمانہ گیا۔ اسی مشتہر نمبر ۳ کو یہ **نیک صلاح** دیجاتی ہے کہ اسی قصہ کو محقق طور پر ثابت کرکے دکھائے کہ بقول احناف نہایہ کے مصنف و دیگر شارحین ہدایہ قابل اعتبار نہیں اور وہ لوگ باوجود بے اعتبار رہنے کے اس قصہ کو بے سند لکھتے ہیں اسپر بھی قیل کے لفظ کے ساتھ نہ کسی کا حوالہ ہے نہ سند) آپ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث سے ضرور پانسو کا انعام حاصل کریں اور اپنے خلل دماغی کا علاج کریں اور خدائی عذاب کو اپنے اوپر سے ٹالیں خسر الدنیا والاخرة اسی کا نام ہے۔ کیا توہین حدیث نبوی اور حاملین علم نبوی کے درپے ہونا فلاح دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں اس مشتہر عمر کریم نے اشتہار نمبر ۳ میں جہاں امام بخاری کی نسبت اسی قصہ کو لکھا ہے۔ یہ بھی ہے کہ امام بخاری تو بخارا میں پیدا ہوئے امام المحدثین کیونکر ہو سکتے ہیں اور چھ لاکھ حدیثیں کیونکر یاد کر سکتے ہیں کیا انکو سچ مچ خلل دماغی ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہوا کہ کسی نے کہا حضرت بلال تو حبشی غلام تھے حبش میں پیدا ہوئے صحابی و جلیل القدر صحابی کیونکر ہو سکتے ہیں ؎

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے * دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

کیا افیونی کی لیلیٰ سے اتنی بھی فرصت نہ ملی جو امام بخاری کے سفر اور طلب علم نبوی کے شوق کو دیکھتے لو کان الدین عند الثریا لناله من هؤلاء الرجال کی بشارت کا خیال نہ رہا جناب امام ابوحنیفہ کی بزرگی میں کس کو کلام ہے۔ مقصود تو یہ ہے کہ علم حدیث کے طلب میں جانفشانی کا سفر امام بخاری نے انتہا کیا یا امام ابوحنیفہ نے اور اس دہن میں دنیا کی کس کی خاک امام بخاری نے چھانی یا امام ابوحنیفہ نے امام المحدثین دنیا میں کون کہلایا اور امام اہل الرائے والقیاس کون مشہور ہوا اتفق جمہور المحدثین ان صحیح البخاری مقدم علی سائر الکتب المصنفة (دیکھو مقدمہ مشکوٰة شیخ عبدالحق صفحہ) کس کی کتاب کی شان ہے۔ ولیس کتاب یساوی صحیح البخاری (مقدمہ مشکوٰة صفحہ) کس کی شان ہے اصح الکتب

---

[1] یہ کتاب ناظرین اخبار اہلحدیث کو بالخصوص اور شائقین کو بالعموم مفت بھیجی جاتی ہے۔ بیرنگ یا ٹکٹ آدھ آنہ آنے پر اس پتہ سے طلب کیجئے۔
پٹنہ۔ محلہ دربار باغ صادقپور۔ بمکان مولوی یعقوب صاحب۔

[*] کیا بات ہے تو پھر یہ کیوں اپنا نشان ظاہر کریں (اڈیٹر) ۔ وہ قصہ یہ ہے کہ بقول مولوی عمر کریم صاحب امام بخاری سے کسی نے پوچھا کہ ایک لڑکے کا اور لڑکی بکری کا دودھ پئیں تو ہمشیر ہو جائینگے یا نہیں امام بخاری نے کہا ہو جائینگے۔ (تحفہ۔ اڈیٹر)

بعد کتاب اللہ (یعنی جلد اول صفحہ) جس کو اصح الکتب تمام علمائے حنفیہ بالاتفاق بتاتے ہیں وہ کون کتاب ہے؟ درمیان حجرہ نبوی اور منبر نبوی کے جو روضة من ریاض الجنة ہے سولہ برس میں اور ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز استخارہ کر کے کونسی کتاب لکھی گئی۔ آنکھ بند کر کے علمائے مشرق و مغرب بعد کتاب اللہ جس سے دلیل پکڑتے ہیں وہ کون کتاب ہے۔ خود علمائے حنفیہ بعد کتاب اللہ جسکی خوشہ چینی کرتے ہیں وہ کون کتاب ہے کیا امام ابوحنیفہ کی کوئی ایسی کتاب ہے؟ اور سنو! یہ شخص اشتہار نمبر ۳ میں یہ بھی لکھتا ہے شیخ سدو کا بکرا جو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جاوے اسکو یہ لوگ (فقہاء اہلحدیث) حرام کہتے ہیں اسوجہ سے یہ لوگ آیت وما اہل لغیر اللہ ومالکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ کے مخالف ہیں۔ سبحان اللہ جو بات ہے خلل دماغی کی ایسی پریشان باتیں کون بولیگا۔ بھلا اس مشتہر صاحب کے نزدیک باوجود نص قطعی حرمت ما اہل لغیر اللہ بہ کے شیخ سدو کا بکرا خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہوگیا تو خنزیر بھی باوجود نص قطعی حرمت کے خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہوجائیگی ؎ پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے!

تمام اہلحدیث بالخصوص جناب مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی عبدالعظیم صاحب وغیرہ کی خدمات میں بادب عرض ہے کہ اس شخص یعنی جناب عمر کریم صاحب کیطرف ہرگز توجہ نہ فرماویں یہ شخص ہرگز قابل خطاب نہیں فی الحقیقت اس شخص کی باتیں ایسی پریشان ہیں کہ صحیح دماغ والا آدمی کبھی ایسی باتیں نہیں بول سکتا۔ اپنے عزیز اور قیمتی وقت کو ایسے بے علم آدمی کے پیچھے ضائع کرنا بالکل نامناسب ہے مشتہر نمبر ۳ عمر کریم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اہلحدیث صوفیائے کرام کو نہیں مانتے۔ ناظرین یہ بھی ابلہ فریبی ہے۔ ہم ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ عمر کریم اور انکے ہمخیال مقلدین صوفیائے کرام کو مانتے ہیں یا ہم اہلحدیث پیروان سنت نبویہ۔ ناظرین خیال فرمائیں کہ مشتہر عمر کریم صاحب اشتہار نمبر ۲ اور اشتہار نمبر ۳ میں تقلید کو واجب اور مدار ایمان بتاتے ہیں اور انکے ہمخیال کل مقلدین کا یہی بیان ہے۔ اور اجتہاد کو انہیں ائمہ اربعہ و ائمہ حنفیہ میں منحصر یقین کرتے ہیں۔ اب سنئے صوفیوں کے سردار سب سے بڑے صوفی اور صوفیوں کے سرتاج محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ جلد ۳ میں فرماتے ہیں۔ الباب السادس والستون وثلث مائة فی معرفة وزراء المهدی الآتی آخر الزمان الذی بشر به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاذا خرج هذا الامام المهدی فلیس له عدو مبین الا الفقهاء خاصة ویتقسم الخلق من العامة الاحکام بوجه هذا الامام ولولا ان السیف بیده لافتی الفقهاء بقتله ولکن اللہ یظهره بالسیف والکرم فیطیعون ویخافون فیقبلون حکمه من غیر ایمان بل یضمرون خلافه کما یفعل الحنفیون والشافعیون فیما اختلفوا فیه فلقد اخبرنا ان هؤلاء لولا قهر الامام المهدی بالسیف ما سمعوا له ولا اطاعوا بظواهرهم کما انهم لا یطیعونه بقلوبهم بل یعتقدون فیه اذا حکم بغیر مذهبهم انه علی ضلالة فی ذلک الحکم لانهم یعتقدون ان زمان الاجتهاد قد انقطع وان اللہ لا یوجد بعد ائمتهم احدا له درجة الاجتهاد (یعنی تین سو چھیاسٹھویں باب میں امام مہدی آخر الزمان جسکی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ان کے وزیروں کا بیان ترجمہ اور جب یہ امام مہدی آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکے کھلے دشمن فقہا ہونگے یعنی سب دشمنوں سے بڑھکر یہ دشمن ہونگے۔ امام مہدی کے موجود ہونے کے سبب سے مذہبی اختلاف اٹھ جائیگا۔ اگر انکے ہاتھ میں تلوار نہ ہوتی تو یہ فقہا انکے قتل کا حکم دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ انکو تلوار (یعنی زور و لشکر) و بخشش و کرم دونوں دیگا۔ اسوجہ سے یہ فقہا (حنفیہ وغیرہ) ڈرینگے اور طمع بھی رکھیں گے۔ تو انکے حکم کو ظاہر میں مانیں گے اور دل میں (کتب فقہ کے خلاف ہونے کیوجہ سے) نہیں مانیں گے جسطرح سے حنفیہ اور شافعیہ آپس میں اختلافی مسائل میں کیا کرتے ہیں تو اس طرح کے فقہا (حنفیہ وغیرہ مقلدین) اگر امام مہدی کا دباؤ اور زور تلوار نہ ہوتا تو کبھی نہ سنتے اور ظاہری اطاعت بھی نہ کرتے جسطرح دل سے انکے حکم کو نہ مانتے۔ بلکہ جب وہ امام آخر الزمان کوئی حکم شریعت کا (مطابق قرآن و حدیث) اور خلاف انکے اماموں کے دینگے تو یہ فقہا انکو گمراہ کہیں گے۔ کیونکہ ان کو یقین ہے کہ زمانہ اجتہاد کا ختم ہوگیا اور اب بعد ان کے اماموں کے کوئی درجہ اجتہاد کا نہیں پاویگا۔ ناظرین یہ کتاب قلمی خدا بخش خان بہادر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اسمیں قریب چھ سو کے ابواب ہیں اور شیخ محی الدین ابن عربی صوفیائے کرام کے سرتاج مانے جاتے ہیں۔ اب جناب صاحب یا تو تقلید پر ... جسمیں جس سے مقلدین پر امام مہدی آخر الزمان کا دکھ چلیگی اور جو باعث ذلت اور نفاق مقلدین ہے یا صوفیوں کے سرتاج شیخ محی الدین پر جو ایسی حق بات بولے اور تقلید کو موجب نفاق و ذلت بتایا اور فقہا اور مقلدین کو امام مہدی سے مار کھلوایا امام مہدی آخر الزمان کا کھلا دشمن بتایا انکے لئے کوئی سزا تجویز کریں کسی طرح عمر کریم اور انکے ہمخیال یہی مقلدی کو اس بلا سے مفر نہیں بقول عمر کریم این المفر کلا لا وزر۔ اب بھی خلاف قرآن و حدیث فقہ کا پاس کرنے والے گریبان میں منہ نہ ڈالیں قرآن سے ... جناب مشتہر صاحب کی حیا کا حال تو معلوم ہے کہ اشتہار نمبر ا و ۲ و ۳ ...

لہ پھر اس طرح کی باتوں کا جواب کون دے۔ انکی بھی کوئی صورت ہے؟ (اڈیٹر)

الفیض
... قیمت سالانہ اہل دول
... ہے محصول ڈاک
... مندرجہ ذیل مضامین
... شائع ہوتے رہینگے
... حدیث و فقہ تصوف
... صفحہ فضائل
... صفحہ علوم اسلام
... خبریں اور مراسلات
... اندازہ کر سکتی ہیں کہ یہ رسالہ
... مفید ہوگا۔ کوئی
... کا اور کوئی رسالہ
... سنا گیا ہے۔ ہرگز نہیں
... سکتے ہیں کہ مبلغ
... کی قیمت کچھ زیادہ ہے
... ہم دیکھتے ہیں کہ
... رسالہ عون فی الخیرات
... رسالہ کی خریداری
... ب کال کرتے ہیں
... ہیں جو دوسرے
... خریدار بنانے کی کوشش
... جو بہائی غریب ہیں
... خرید سکتے انکو مفت
... فضل ۱۰۰ پرچے مفت
... ہیں۔ باقی کیلئے اہل دول
... طلبا سے بتصدیق
... جو صاحب خرید
... گے انکو ... روپے کی
... دیجائیگی۔ المشتہر
... مکارم الفیض آباد

ایسے دندان شکن دیئے گئے اور ایسی ایسی باتیں پیش کیگئیں جس سے موجودہ مذہب حنفی کی حالت واضح ہو جاتی ہے۔ مگر بقول شخصے ؎ ننگی کیا نہائیگی اور کیا نچوڑیگی جناب عمر کریم صاحب کو کچھ بھی اثر نہوا۔ بہلا کب جاتی جواب ہوگی جب جیسے تب جیسے۔ بہلا جب مہدی آخر الزمان سے کبھو دشمن ہونگے تو ہم اہلحدیث کو کیا پوچھنا ہے؟ ہا تستغا صت امام مہدی سے ہی وہی ہے اہم سے بھی وہی یعنی قرآن و حدیث کی مطابعت اور ترک تقلید مقابلہ قرآن و حدیث انصاف سے کہو صوفیوں کو بیدین کہنے کہا ہم سنے یا تم نے؟

اور سنئے! عمر کریم صاحب آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور حدیث لا تخیروا بین الانبیاء میں تعارض فرماتے ہیں۔ پس یہاں پر کچھ اپنی جانب سے کہنا نہیں چاہتا۔ علامہ عینی شرح بخاری جلد ششم کے صفحہ ۷۰ میں فرماتے ہیں: قال ابن التین ومعنی لا تخیروا بین الانبیاء یعنی من غیر علم والا فقد قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اپنی خود رائی سے بلا بتائے اللہ و رسول کے نبیوں کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو۔ حدیث میں نفس الامری اور واقعی فضیلت کی جو ایک نبی کو دوسرے پر ہے اسکی نفی نہیں کی گئی بلکہ ہم کو منع کیا گیا ہے کہ تم اپنی رائے سے بلا علم فضیلت مت دو۔ علامہ عینی نے اسکا اور جواب بھی لکھا ہے۔ یہ عام فہم جواب عمر کریم کے دماغ کے لائق نقل کیا گیا۔

اور ذیل کی دو حدیثوں میں بھی آپ تعارض فرماتے ہیں عن میمونۃ زوج النبی قالت توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوءہ للصلاۃ غیر رجلیہ وغسل فرجہ وما اصابہ من الاذی ثم افاض علیہ الماء ثم نحی رجلیہ فغسلہما ھذہ غسلہ فی الجنابۃ (دوسری حدیث) عن میمونۃ قالت سترت النبی وھو یغتسل من الجنابۃ فغسل یدیہ ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ وما اصابہ ثم مسح بیدہ علی الحائط او الارض ثم توضأ وضوءہ للصلاۃ غیر رجلیہ ثم افاض علی جسدہ الماء ثم تنحی فغسل قدمیہ۔ اسکے بعد عمر کریم صاحب فرماتے ہیں "دیکھو غسل کی ترکیب دونوں حدیثوں میں بالکل مختلف ہے پہلی حدیث میں ہے کہ پہلے آپنے وضو کیا اور بعد اسکے شرمگاہ کو دہویا اور دوسری حدیث میں ہے کہ پہلے شرمگاہ کو دہویا اور بعد اسکے وضو کیا"

ناظرین! جس طالب علم نے ہدایۃ النحو بھی پڑھا ہوگا۔ عمر کریم کے اس اعتراض سے تھوڑا نہیں ہنسیگا۔ عمر کریم کو اس کی بھی خبر نہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے آتی ہے اور ترتیب کے لئے۔ اسلئے سابق الذکر حدیث میں وضو کی تقدیم شرمگاہ کے دہونے پر نہیں ہوگی۔ دوسری حدیث میں ثم کا لفظ ہے اسلئے غسل فرج اور اذیٰ کا مقدم ہونا وضو سے ثابت ہے۔ اسکے بعد آپ فرماتے ہیں پہلی حدیث میں دیوار پر مسح کرنیکا مطلق ذکر نہیں۔ مگر دوسری حدیث میں ہے کہ دیوار پر مسح کیا اور لطف یہ کہ دونوں حدیثوں کی راوی میمونہ صاحبہ ہیں انتہی بلفظہ۔

کوئی عمر کریم سے پوچھے کہ سورہ اعراف میں بھی حضرت موسیٰ کا واقعہ مذکور ہے اور سورہ طٰہٰ میں بھی۔ سورہ طٰہٰ میں یہ مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ نے ان کو صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈالدیا تہا۔ لیکن سورہ اعراف میں اسکا مطلق ذکر نہیں اس طرح کی مثالیں آپ کو کلام اللہ میں کثرت سے ملیں گی حضرت نوح حضرت ابراہیم و دیگر انبیاء کے واقعات میں، لطف یہ کہ دونوں سورتوں کے لانے والے حضرت جبرئیل ہی ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں عمر کریم کے اعتراضات صحیح بخاری پر۔ اب تو آپ کو عمر کریم کے مبلغ علم و دیانت و راستی و عقیدہ سب کا پتہ چلا ہوگا۔ اللہم احفظنا

اس کے بعد آپکے وہ فقرات ہیں جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ آپ فرماتے ہیں "پس اب بخاری پرستوں کو چاہیئے کہ ان حدیثوں کے تنازع کو اپنے اللہ و رسول کے سامنے پیش کریں اور جو جواب نازل ہو اس کے مطابق کتاب بخاری کی اصلاح کریں"

ناظرین ان الفاظ آپ خود ہی اندازہ کرلیں۔

الراقم عبد العزیز ابن عبد السلام مبارکپوری

لنگر خانہ قادیان میں مہمان نوازی اور حکیم نور الدین کا نیک خلق

بندہ چند روز ہوئے کہ بیمار ہو گیا تہا۔ امرتسر میں علاج سے چنداں فائدہ محسوس نہوا تو خیال آیا کہ قادیان جاکر حکیم نور الدین سے علاج کراؤں۔ چنانچہ میں قادیان جا پہنچا اور حکیم نور الدین کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی کیفیت سنائی۔ آپنے میری سادگی لباس اور غریبانہ وضع کو دیکھکر میری طرف توجہ نہ کی اور بے التفاتی کے لہجے میں بولے۔ کہ میں ظہر کے بعد تمہاری نبض دیکھونگا مگر میرے ذرا سے اصرار پر یہی کہدیا کہ جاؤ امرتسر چلے جاؤ۔ جس سے میرا دل مایوس ہو گیا اسلئے میں نے امرتسر واپس بے نیل مرام چلے آنے کا ارادہ کرلیا۔

اب ایسا ہی مرزا جی کی لنگر خانہ کی کیفیت ہے۔ کہ باوجودیکہ میں ایک بیمار آدمی تہا۔ مگر دو وقت ماش کی دال اور روٹی ملتی رہی۔ جب اہتمم لنگر خانہ سے عرض کیا۔ کہ میں بیمار آدمی ہوں

؎ ہامانگان قرح جو کتاب تعلیم میں سب رہ گئی ہو ورنہ کوئی ایماندار کیا بے ایمان شریر بھی دانستہ ایسا نہیں کریگا۔ (ایڈیٹر)

فتاوے

س نمبر ۸۶ - فرقہ اہلحدیث نے جو اپنا نام اہلحدیث مقرر کیا ہوا ہے۔ اسکا کوئی نقلی ثبوت بھی ہے یا حنفی مالکی وغیرہ کی طرح ہے۔ (رحیم بخش از امرتسر)

ج نمبر ۸۶ - اس میں شک نہیں کہ اصل مذہبی نام تو ہمارا مسلمان ہی ہے جو خدا نے رکھا ہے۔ لیکن بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں میں استخراج مسائل میں اختلاف پیدا ہوا بعض لوگ تو فقہا کے اقوال ہی کو کافی جاننے لگے بعض صرف قرآن وحدیث پر عمل کرتے اور رہے۔ قرآن کو حدیث کے اور کسی کی طرف نہ تاکتے تھے۔ بعد علمائے اُمت یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کو کسی امام یا مجتہد سے موافقت یا عدم موافقت کا بالکل خیال نہ ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ پہلی قسم کے لوگوں کا نام اصحاب الرائے ہو گیا اور ان لوگوں کا نام اصحاب الحدیث مشہور ہوا چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں ایک باب اس مضمون کا لکھا ہے جسکا نام ہے باب الفرق بین اهل الحدیث واصحاب الرای بعد میں جوں جوں زمانہ بعید ہوتا گیا یہ تفریق بڑھتی گئی۔ آخر کار تیسری صدی میں حنفی۔ شافعی وغیرہ نام مذہبی لباس میں ظاہر ہو گئے مگر وہ گروہ جو اصحاب الحدیث یا اہلحدیث کے نام سے مشہور تھا بدستور اسی طرح رہا اصحاب الحدیث کے معنی اُس زمانے میں بھی یہی سمجھے جاتے تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں کہ بلا واسطہ و بلحاظ کسی امام یا مجتہد کے قرآن وحدیث پر عمل کرنیوالے۔ اس ترجمہ ہی سے ظاہر ہے کہ اہل حدیث مثل دیگر فرقوں کے جدید نہیں ہیں بلکہ وہی ہیں جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اول طبقہ کے مسلمان تھے۔ فرق اتنا ہے کہ طبقہ اول کے مسلمان اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کے لقب سے مشہور نہیں تھے۔ نہ ان کو اس لقب کی ضرورت تھی۔ کیونکہ اس زمانہ میں اس روش کے برخلاف کوئی بھی نہ تھا۔ مگر جب ایسے لوگ پیدا ہوئے جو بقول شاہ صاحب مرحوم اپنے اپنے اماموں کی رائوں کو کافی جاننے لگے۔ تو مقابلۃً ان کا نام اہلحدیث مشہور ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہلحدیث کا لقب مذہبی نہیں بلکہ طریق عمل کی وجہ سے ہے اور یہ کہ یہ فرقہ بلحاظ اپنے طریق عمل کے سب سے قدیم بلکہ اصل ٹھیٹھ اسلام پر ہے حنفی۔ شافعی وغیرہ نام تیسری صدی کے جدید نام ہیں نیز ان میں وہ لطف نہیں۔ جو اہلحدیث میں ہے کیونکہ یہ نام ایسے لوگوں کی طرف نسبت ہیں جو اس نسبت کا حق نہیں رکھتے (مفصل کے لئے رسالہ انصاف مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم ملاحظہ ہو) رہا یہ شبہ جو بعض لوگوں کو ہوتا ہے کہ جس طرح اہل قرآن کے معنے ہیں صرف قرآن پر عمل کرنیوالے۔ اسی طرح اہل الحدیث کے معنی ہونگے صرف حدیث پر عمل کرنیوالے تو کیا قرآن شریف پر یہ لوگ عمل نہیں کرتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث قرآن شریف کی تفسیر ہے جو احکام قرآن مجید میں مجمل آئے ہیں حدیث شریف نے اُن کو مفصل اور مشرح بیان کیا ہے۔ پس جسطرح تفسیر کے لینے سے قرآن مجید اُس کے اندر آجاتا ہے اسی طرح حدیث پر عمل کرنے والے قرآن مجید پر پہلے عمل کرتے ہیں۔ لیکن صرف قرآن لینے سے تفسیر نہیں آتی۔ پس اہل قرآن حدیث سے منکر ہیں۔ مگر اہلحدیث قرآن سے منکر نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی شخص شرح کو مان کر اصل متن سے انکاری نہیں ہو سکتا والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۸۷ - پنجگانہ نمازوں میں سنت موکدہ کی کتنی رکعتیں ہیں۔ خواہ وہ اہلحدیث کی رائے ہو یا حنفی مذہب کا ہو۔ نماز ظہر میں اول جو چار رکعت سنت ہیں۔ اُسکی نسبت دو رکعت کا بھی شروع پڑھنا کہیں سے ثابت ہے یا نہیں۔ اور زیادہ تر افضل دو رکعت ہے یا چار رکعت۔

س نمبر ۸۸ - غسل احتلام خواہ جنب۔ یا مباشرت اپنی عورت سے ہو یا غیر کی۔ جو وضو غسل کی حالت میں کیا جاویگا اُس سے نماز ادا ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کچھ کراہیت یا ثواب کم وبیش نماز کا ہوتا ہے۔ یا نہیں بہ تفصیل کے بتلانا چاہیئے۔

س نمبر ۸۹ - نماز اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی فوت ہو جائے تو اس کو قضا کر کے دوسری وقت کی نماز پڑھنا چاہیئے یا نماز وقت کی ادا کر کے قضا کی ادا کرے۔ مثلاً نماز عشا قصداً نہیں بلکہ کسی خاص وجہ سے قضا ہو گئی۔ نماز فجر کا وقت اخیر ہے اب اگر عشا قضا ادا کی جاتی ہے تو فجر کی نماز قضا ہوتی ہے علی ہذا القیاس دیگر وقتوں میں بھی ایسا ہی ہو۔ جب اول کون سی نماز ادا کرنی چاہیئے۔

(امیر الدین گرداور جنگل ریاست کوٹہ خریدار ۴۲۸)

ج نمبر ۸۷ - سنت موکدہ پنجگانہ نمازوں میں دس رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعتیں بھی آئی ہیں اور دو بھی۔ شاہ عبد الحق صاحب حنفی مرحوم نے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر ظہر کی دو رکعتوں کو تسلیم کیا ہے تاہم بحکم مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ چار افضل ہیں۔

ج نمبر ۸۸ - وضو جب ایکدفعہ کیا جائے جب تک وہ کسی ناقض سے نہ ٹوٹے وہ ادا

ٹوٹتے نہیں نماز وغیرہ سب افعال اس کے ساتھ جائز ہیں پس غسل سے پہلے جو وضو کیا جائے اس کے ساتھ بھی نماز جائز ہے۔ وضو کے بعد غسل کرنا وضو کو توڑتا نہیں۔

ج نمبر ۸۹۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خندق کی جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مع صحابہ کرام کے کئی ایک نمازیں فوت ہو گئیں تو آپ نے ترتیب سے پہلی پہلے پڑھی لیکن اگر وقتی کا وقت بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو وقتی پہلے پڑھ لے کیونکہ فوت شدہ کا وقت تو جا چکا ہے اب اسکا بھی کیوں کھوئے۔

س نمبر ۹۰۔ زید نے بعد تولد کے ایک وزلپورا اور ایام رضاعت کے اندر گاہے بگاہے ہندہ کا دودھ پیا ہے۔ تو اس صورت میں از روئے شریعت کے ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوئی یا نہ اور اگر ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوئی تو ہندہ کی لڑکی مسماۃ عفیفہ زید سے بطور حقیقی ہمشیرہ کے بیحجابانہ ملاقات باوجہ رضاعی ہمشیرہ ہونے کے از روئے شریعت کر سکتی ہے یا نہ اور یہ بھی واضح رہے کہ زید رشتہ میں عفیفہ کا پھوپھیرا بھائی بھی ہوتا ہے؟

س نمبر ۹۱۔ سعید رشتہ میں یزید کا بہنوئی ہوتا ہے آج عرصہ آٹھ نو ماہ کا ہوتا ہے کہ سعید نے اپنا کچھ روپیہ یزید کے پاس ودیعت رکھا تھا پھر بعد چند یوم کے سعید نے کچھ روپیہ یزید کو بطور مضاربت کے دیا تھا۔ پھر بعد چند ایام کے سعید نے کچھ روپیہ یزید کو قرضاً دیا تھا۔ اتفاق سے سعید اپنے مکان پر نہیں تھا مشیت ایزدی سے یزید کی ہمشیرہ سعید کی زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ بعد تجہیز تکفین کے یزید نے سعید کا کچھ روپیہ اور سعید کی زوجہ کا زیور چاندی اور سونے کا سعید کے صندوقچے سے نکال لیکر اپنے مکان لے گیا۔ اسوقت سعید کا حقیقی بھائی خالد نے مزاحم ہو کر یزید کو گرفت کیا کہ میرا بھائی سعید کا روپیہ اور زیور تم نے بغیر اطلاع میرے کیوں لایا۔ اسپر یزید نے جواب دیا کہ زیور وغیرہ جو میں نے لایا ہے سب سعید ہی کا ہے۔ اسوقت حفاظت سے اپنے مکان پر رکھا ہے سعید مکان آنے پر اس کا حوالہ کر دونگا۔ بہر تقدیر سعید باہر سے اپنا مکان آ کر اپنا بھائی خالد کا زبانی وقوعہ مذکورہ سے واقف ہو کر یزید سے اس زیور و روپیہ کو بھی طلب کیا۔ اور اس کے پہلے جو روپیہ اس کے پاس ودیعت رکھا تھا اور جو روپیہ اس کو مضاربت پر دیا تھا اور جو روپیہ اس کو قرضاً دیا تھا ان سب کو بھی طلب کیا تو کہا کہ روپیہ تو اسوقت نہیں ہے اور زیور تمہارا ہی ہے جب تم دوسرا عقد کرو گے تب دونگا۔ مگر جب سعید نے یزید سے اپنے روپیہ وغیرہ کا کما حقہ مطالبہ کیا تب یزید صاف منکر ہو گیا۔ اور کہا کہ میرے پاس تمہاری کوئی چیز نہیں ہے۔ اب سعید کے پاس ان سب روپے کی کوئی دستاویز نہیں کہ جس کی قوت سے عدالت میں نالش کرے۔ مجبور صبر کیا۔ اتفاق سے یزید کی بھی کوئی چیز سعید کے قبضہ میں آ گئی۔ جب یزید نے اپنی چیز کو سعید سے طلب کیا تب سعید نے یزید کو خوب سمجھایا اور از حد ملق سے کہا کہ میرے وہ سب روپے وغیرہ دو تو تمہاری چیز تمکو دیتا ہوں۔ مگر جب بھی یزید راضی نہیں ہوا تب سعید نے بھی یزید کی چیز کا انکار کیا اور کہا یہ چیز میری ہے تمہاری نہیں۔ اب از روئے شریعت کے سعید کا یہ فعل غصب میں شمار ہوگا اور عند اللہ اس کا مواخذہ ہوگا یا نہ۔ بعضے علماء کہتے ہیں کہ غصب ہوگا۔ بعضے علماء کہتے ہیں کہ غصب نہ ہوگا سعید نے اپنے روپیہ و زیور تلف شدہ کا عوض لیا ہے جَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا

(ثاقب مرشد آبادی۔ شیخ علی پوری خریدار عنہ)

ج نمبر ۹۰۔ حدیث میں ہے پانچ دفعہ دودھ پینے سے رضاعی ماں ہوتی ہے۔ پورا دن پینے سے تو کئی دفعے ہوتے ہیں۔ دفعہ اس کو کہتے ہیں جو بچہ ایک دودھ پیتا ہوا چھوڑ دیا کرتا ہے پس ہندہ زید کی رضاعی ماں ہے۔ و عفیفہ اس کی ہمشیرہ ہے بے حجابانہ اس کے سامنے آنا اس کو جائز ہے۔ لیکن اگر کسی نوع کے فساد کا خطرہ ہے تو نہ آنا چاہئے۔

ج نمبر ۹۱۔ ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ جس قدر کوئی کسی کی حق تلفی کرے اتنا اس سے کسی طرح لے لینا جائز ہے۔ مگر ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے لا تخن من خانک یعنی جو تمہاری خیانت کرے تم اس کی خیانت نہ کرو۔ ان دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افضل یہی ہے کہ سعید یزید کی چیز واپس کر دے۔ لیکن اگر اپنے حق کے عوض میں رکھ لے تو جائز ہے۔ زید واپس کر دے۔

س نمبر ۹۲۔ کرزن گزٹ دہلی مطبوعہ ۱۰۔ اپریل سنہ نمبر ۲ جلد ۲ کے پرچہ میں اڈیٹر مرزا حیرت نے اسلامی بنک کی تحریک کی ہے جس میں بسلسلہ اور عبارات کے صفحہ ۲ کے تیسرے کالم کے اخیر میں یہ عبارت تحریر کی ہے کہ "خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو رکھی تھی جب کہ حضرت عثمان ذوالنورین کی خبر لایا تھا اسکا ٹھیک پتہ لگانا مشکل ہے کہ کیا یہ زرہ اسوقت گروی رکھی گئی جب شریعت نے سود بیاج اور لینی دینی کا کوئی ایسا بھی حکم نافذ نہیں فرمایا تھا اسکے بعد بہرحال زرہ گرو ضرور رکھی گئی اور اسکا سود ضرور دیا گیا"۔ مرزا حیرت کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔

(ثاقب شیخ علی پوری۔ مرشد آبادی۔ خریدار ۱۸۰۸) (باقی آئندہ)

ج نمبر ۹۲۔ گرو رکھنے کا حکم تو خود قرآن مجید میں ہے فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ یعنی قرض لیتے وقت کوئی چیز گرو دیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے وقت حضور کی زرہ گرو ۲۰ تھی مگر سود نہیں ہوتا تھا بلکہ گرو صرف اعتبار کے لئے ہوتا ہے اسی طرح حضرت علی کا قصہ سمجھ لو۔

کرنے کا موقع ملیگے ؎

ادہر آپیارے ہنر آزمائیں ✦ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

باقی یا باقی

قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی

نے ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھا تھا جسمیں ایک قصیدہ عربی بھی تھا - اسکا نام مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ رکہا تھا - بایں زعم کہ اُس کے مقابلہ کا کسی سے بن نہیں سکیگا - خاکسار نے اُس قصیدہ کی کسی قدر اغلاط رسالہ الہامات مرزا میں لکھی ہیں جنکا جواب آجتک نہ مرزا صاحب سے اور نہ اُنکے کسی حواری سے ہو سکا جن احباب نے رسالہ مذکورہ نہ دیکھا ہو - اُنکی اطلاع کے لئے قصیدہ مذکورہ کے دو تین شعر لکھے جاتے ہیں مطلع قصیدہ کا یہ ہے :-

ایا ارض مد قد دفاک مدمر ✦ وارداک ضلیل واغراک موغر

باوجودیکہ مجرور اسکا رفع ہے - تاہم بہت سے اشعار ایسے بھی ہیں جنمیں نہ نحو کا لحاظ ہے نہ عروض کا پاس - چنانچہ ؎

انخیت ذبہا عاثنا او ابا الی فاء ✦ ادا نخیت ملہا اودعیتا امر آسری

اس شعر میں امر آسری - دعیت کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب چاہئے تھا - مگر قادیانی مسیح نے اپنے اعجاز سے اُسے مرفوع کر دیا - اور سنئے !

ولما اعتدی لامر تہری بمکائدہ ✦ واغری علی صحبی لیاما وکفروا

اس شعر کا ترجمہ ہی اس کی خوبی کا مظہر ہے جو حضرت نے خود ہی کیا ہے - فرماتے ہیں " اور جب ثناء اللہ اپنے فریبوں سے حد سے گذر گیا اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا "

اس ترجمہ میں یہ چالاکی ہے کہ :تو وا آ کا اظہار ہوتا ہے نہ کفروا کا ترجمہ نکلتا ہے - اس کے علاوہ اس شعر میں بہ ما حرف شرط ہے اُسکی جزا دوسرے شعر میں نکلتی ہے جو یہ ہے :-

فقال الیوسف ما نری الخیر ههنا ✦ ولکنہ من قومہ کان یحذر

لما کی جزا پر ف کا آنا جائز نہیں - قرآن شریف میں ہے لما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم غرض اسی قسم کی سینکڑوں لفظی اور معنوی غلطیوں سے یہ قصیدہ پر تہا اس لئے کسی اہل علم نے اس کے مقابلہ میں قصیدہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی تاہم اللہ تعالیٰ نے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بیجا غرور کو توڑنا تہا - اسلئے خدا نے قاضی صاحب

ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورنٹل کالج لاہور کو توجہ دلائی تو مرحوم نے ایک قصیدہ لکھا لیکن طبع ہونے تک نوبت نہ آئی تھی کہ مرحوم نے پیغام الٰہی کو لبیک کہا اور قصیدہ کہیں ردی ہی میں پڑا رہا -

آخر کار مرحوم کے اور میرے ایک شاگرد رشید مولوی محمد داؤد مولوی فاضل نے مجھ سے کہا کہ اس قصیدہ کو چھپوا دیا جائے تاکہ مصنف کی محنت ضائع نہو - میں نے خیال کیا کہ رسالہ کیصورت میں چھاپنے سے خرچ ہوگا اور اشاعت بھی کم ہوگی اسلئے اخبار میں ایک ایک کالم میں پورا کر دیا جاویگا چنانچہ آج سے شروع کیا جاتا ہے - ناظرین سے امید ہے کہ قصیدہ کے مصنف اور ساعی کے لئے دعاء خیر فرماوینگے - بہرحال قصیدہ مذکورہ یہ ہے (اڈیٹر)

قفا نبک من ذکری علوم تبعثر ✦ فلو با امانة الہوی تذکر

باقی آئندہ

اخبار کی شکایت

آرہ کے جلسہ پر مجھ سے کئی ایک احباب نے اخبار نہ پہونچنے کی شکایت کی جسے میں باور کرتا ہوں - مگر افسوس ہے کہ ہمارے احباب نہ تو ہماری سنتے ہیں نہ زمانہ سے سبق حاصل کرتے ہیں - ہم بارہا لکھ چکے ہیں بلکہ ہمیشہ لکھتے ہیں کہ اخبار دفتر سے ہر ایک خریدار کے نام برابر جاتا ہے جس ہفتہ نہ پہونچے - فوراً اپنے ہاں کے ہیڈ آفس ڈاکخانہ کو ایک شکایتی کارڈ لکھیں اور ایک کارڈ دفتر ہذا میں بھیجیں - ایک آدہ دفعہ ایسا کرنے سے انتظام ہو جائیگا - لیکن جو صاحب ایک آدہ دفعہ خاموش رہتے ہیں - تو یاروں کا کام بنجاتا ہے وہ خفیہ چور جانتے ہیں کہ انکو اخبار کی حاجت نہیں پس وہ بے ڈکار لئے ہی ہضم کر جاتے ہیں - بس یہ ایک ہی گُر ہے جو ہمیشہ کے لئے کار آمد ہے - ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے خریداروں کو یقین دلاکر کہ اخبار ہر جمعہ کو ۸ - ۹ بجے کے درمیان صبح کیوقت سب خریداروں کے نام ڈاکخانہ میں بھیجا جاتا ہے - جو لوگ ہماری تجویز پر عمل کرینگے انکو شکایت کا موقع نہ رہیگا -

عمر کریم کی نام کا اشتہار نمبر ۳ اور مشتہر کو نیک صلاح

از نامہ نگار مبارکپوری

عمر کریم کے نام سے ایک اشتہار نمبر ۳ پھر نکلا - اس مشتہر کے خلل دماغ ہونیکا اب پورا یقین ہو چلا جو اشتہار نکلتا ہے - اسمیں کچھ ایسی پریشان باتیں ہوتی ہیں جو صحیح دماغ والا آدمی کبھی نہیں لکھ سکتا - یا

اطلاع :- ناظرین! دو کالمنیں اس پرچہ کی چھپ گئی تہیں مگر کاپی ملنے کے پتھر پر جمنے سے پہلے پریس کی کمانی ٹوٹ گئی جسکے باعث پرچہ لیٹ ہو گیا - (مینجر)

تیر بہدف دوائیں

برقی ست اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی رنگ کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹہ کے اندر نامردی کی سُست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوجاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ ست ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ... محصولڈاک ہے۔

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مہی ہیں جو خالص چاندی اور وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں ابتلا ہوکر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ... معہ محصولڈاک

مومیائی ابتدائی سل و دق۔ ... ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کو الٹی اکسیر اعظم ہے چوٹ لگنے پر دو چار رتی کہانیسے درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کے بعد ... کہانیسے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مہی و مولد خون ہے بچے۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت ... معہ محصول

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور زکام و درد سر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ خوش مزہ اور خوشرنگ ہے۔ اسکی استعمال سے انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہوجائیںگی قیمت ... معہ محصول

ممسک جریان اس کے استعمال سے انشاءاللہ جریان پہلے ہی روز ہوجائیگی قیمت فیشیشی ... معہ محصول

خوشبودار منجن اس منجن کے استعمال سے دانت موتیوں کی طرح صاف ہوجاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ بدبو وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اور بہت دیر تک منہ سے خوشبو آتی رہتی ہے قیمت فی ڈبیہ ... معہ محصول

ان کے علاوہ ہر قسم کے مرض کی دوا مفصل کیفیت لکھنے سے ہماری ہاں سے مناسب قیمت پر مل سکتی ہے۔

المشتہر

پروپرائٹر وکٹوری میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفصلۂ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال متفرق

لونگی سادہ ... سے ... تک فی عدد
لونگی زرین ... سے ... تک " "
" اوڈھنی کی ... سے ... " "
ازاربند سوتی ... " ... " "
" ریشمی ۱۲ ... " ... " "
تہبان گبرون ... " ... " "
بجتا ساخت لدھانہ ... " ... " "
" زرین ہوشیارپوری ... " ... "
جراب و دستانہ اونی ... سے ... تک
پٹی ... طول ... گز عرض ۲ گرہ ... سے ... تک
چادر پشمینہ ... سے ... تک
صافہ لُنگی خاکی ... سے ... تک
بنیان و پاجامہ سوتی ... سے ... تک
دری برائے پلنگ ... سے ... تک

کلاہ سادہ ... سے ... تک فی عدد
" زرین ... " ... " "
رومال ریشمی ... " ... " "
کمبل دیسی ... " ... " "
" فوجی ... " ... " "
لوئی سفید ... " ... " "
" ... طول ... گز عرض ... گرہ ... سے ... تک
پٹی دیسی اونی ۱۲ ... سے ۱۴ ... تک فی جوڑہ
جراب و دستانہ سوتی ... سے ... تک فی درجن
فوجی زرین خاکی رنگ ساختہ ... سے ... تک
صافہ لُنگی اودہ ... سے ... تک
بنیان و پاجامہ اونی ... سے ... تک
جوتی دوہی ... سے ... تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے۔

باقی مال مفصل فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیں

علاوہ انکی ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل رین۔ بٹن جہالر۔ سوتی و زرین۔ بیج اونی۔ سنہری سوبہلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگواکر ملاحظہ فرمائیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ خاص خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹراکٹرز لودہانہ

خداوندی مال ... نہایت دلچسپ اور قابل دید ہے قیمت ... معہ محصولڈاک۔

فتاوے

سوال چونکہ کثرت سے آتے ہیں اس لئے بارہا لکھا گیا کہ دیر لگنے سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ سوال ردی میں ڈالا گیا۔ نہیں بلکہ نوبت بنوبت درج ہوتے ہیں یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ خریداروں ہی کے سوال درج ہوتے ہیں غیر خریداروں کے نہیں۔ بلکہ جواب دینے میں اس بات کی کوئی تمیز نہیں۔ (ابو الوفا)

س نمبر ۹۳ - بنگال میں یہ دستور ہے (ہندوستان و عرب کا علم مجھکو نہیں) کہ گو علی العموم بچے کی کمر میں ڈورا (دھاگہ سیاہ یا سرخ) باندھتے ہیں اور عند الدریافت بعضے تو یہ جواب دیتے ہیں کہ بچہ کی کمر خالی رکھنا نہیں چاہئے اور بعضے یہ جواب دیتے ہیں کہ ڈورا بچہ کی کمر میں باندھنے سے ایک قسم کی زینت ہوتی ہے۔ مگر متشرع لوگ اس فعل کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں حتی کہ بچے کی کمر میں دیکھنے سے اگر قدرت ہوتی ہو تو کھلوا دیتے ہیں۔ اور جیسے عاملین میں دو طرح کے لوگ ہیں ویسے مانعین میں بھی دو طرح کے لوگ ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ ڈورا کمر میں باندھنے سے زینت ہے تو ایک قسم کا زیور ہوا۔ و زیور مردوں کو پہننا حرام ہے لہذا لڑکے کی کمر میں نہ باندھو اور لڑکیوں کی کمر میں باندھنے سے کوئی حرج نہیں۔ اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ ڈورا باندھنا مطلق جائز نہیں۔ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی۔ ہاں زینت کا خیال ہے تو لڑکیوں کی کمر میں ڈورا کے عوض میں اور کوئی قسم کا زیور مثل زنجیر و کمر دانی کے باندھو۔ لہذا کوئی تو چاندی کی زنجیر بنا کے باندھتے ہیں۔ کوئی جرمن سلور کی زنجیر باندھتے ہیں غرض ڈورا کے بارے میں اتنا تشدد تو کرتے ہیں مگر دلیل ناجائز و بدعت ہونے کی کوئی پیش نہیں کرتے بہر کیف ڈورا بچے کی کمر میں باندھنے سے زینت تو ہوتی ہے مگر شریعت میں کیا حکم ہے قرون خیر میں اسکا رواج تھا یا نہیں؟

س نمبر ۹۴ - کوئی شخص اگر بوجہ عدم استطاعت یا بوجہ غفلت کے اپنے لڑکے کا عقیقہ ساتویں روز یا چودھویں روز یا اکیسویں روز نہیں کیا۔ تو وہ اگر بعد ایام مذکورہ بوقت استطاعت عقیقہ کیا تو وہ عقیقہ میں محسوب ہوگا۔ یا نہ بعضے علما کہتے ہیں کہ ایام ثلاثہ کے بعد کرنے سے وہ عقیقہ نہوگا اور اسکو عقیقہ کا ثواب نہیں ملیگا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بعد نبوت عقیقہ کرنے کی حدیث مروی ہے اس حدیث میں کلام ہے وہ قابل استدلال نہیں تو اس بارے میں ہمارے علماء اہل حدیث کی کیا تحقیق ہے۔ تحریر فرماویں۔ عند اللہ ماجور ہونگے۔

السائل کمترین ثاقب مرشد آبادی خریدار اہلحدیث ...

ج نمبر ۹۳ - ڈورا باندھنے کی رسم کی ابتدا یوں معلوم ہوتی ہے کہ غیر اللہ کی حمایت میں نظر بد سے حمایت ہو۔ اب اگر کوئی ایسا خیال نہ کرے تو اور بات ہے مگر اصل بنا اسکی یہی معلوم ہوتی ہے اسلئے ڈورے کی رسم کو بالکل بند کر دینا چاہئے۔ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا الا ان امر الجاھلیہ کلہ موضوع تحت قدمی یاد رکھو کفر و شرک کی تمام باتیں میں نے دبا دی ہیں پس اس رسم کو کسی طرح زندہ نہیں رکھنا چاہئے۔ زینت کے لئے اور بہت سے ذرائع ہیں

ج نمبر ۹۴ - عقیقہ کے لئے حدیث میں تو ساتواں روز ہی آیا ہے مگر بعض سلف نے وسعت کو ملحوظ رکھکر کہا ہے کہ اگر ساتویں روز کوئی مانع پیش آجاوے۔ تو چودھویں روز یا اکیسویں روز کر دے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن حضرات نے ساتویں روز سے اکیسویں تک نوبت پہونچائی ہے انکی مراد کیا ہے آیا یہ ہے کہ اس سے آگے جائز نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ انکی مراد آسانی کرنے سے ہے۔ نہ کہ اکیس تک حصر کرنے سے۔ اگر حصر کرنا ہوتا تو ساتویں روز سے آگے قدم کیوں رکھتے۔ پس اگر وہ ان دنوں کوئی شخص نادار اور مجبور ہے کہ ان تاریخوں میں نہیں کر سکتا۔ تو جب اس کو وسعت ہو کر لے۔ عام مومنوں کو شریعت جب حکم دیتی ہے کہ مقروضوں کو وسعت تک ڈھیل دو فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ تو اپنے مقروضوں کو ڈھیل نہ دیگی جو بیشک دیگی۔

س نمبر ۹۵ - سماع موتی ثابت ہے یا نہیں اور اسکا قائل کیسا ہے۔

س نمبر ۹۶ - توسل و استمداد بہ انبیا و اولیا جائز و مباح ہے یا حرام و شرک یا کفر اور اسکے قائل و فاعل کا کیا حکم ہے۔ اور یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔

س نمبر ۹۷ - قرآن مجید تلاوت کر کے اموات کے ارواح کو ایصال ثواب کرنا یا منا بیجا کر فاتحہ پڑھنا ثابت و درست ہے اور اسکا نفع اموات کو ہوگا یا نہیں۔

س نمبر ۹۸ - بوسہ قبر جائز و مباح ہے یا مکروہ یا حرام یا شرک و کفر۔

س نمبر ۹۹ - زیارت مزارات و زیارت روضہ منورہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنا مباح و مندوب ہے یا ناجائز و حرام و شرک؟

س نمبر ۱۰۰ - مجلس مولود شریف جسمیں روایات معتبرہ بیان کئے جائیں اور کوئی ناجائز مجمع نہو اسکا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۱۰۱ - علما صوفیا کے ہاتھ چومنا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۰۲ - سلام میں ہاتھ اٹھانا یا صرف اشارہ سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۳ - السلام علیک ایھا النبی جو تشہد میں قعدہ میں پڑھا جاتا ہے ...

جاتا ہے یہ ندا وخطاب کیا ہے۔

س نمبر ۱۰۱۔ جو امور بھی دینی امر کہ رسول اللہ (فداہ روحی) صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ و تابعین کے وقت میں ہوا وہ بدعت ہے یا نہیں اور جو امر کہ قرون ثلاثہ کے بعد میں ہوا گو کہ وہ ادلہ اربعہ سے ہی مستنبط ہو گیا وہ سب بدعت ہے۔

خاکسار محمد عبد اللہ دیہلواری۔ سنت بیگہ ضلع پٹنہ

ج نمبر ۹۵۔ قرآن شریف میں سماع موتیٰ کی صاف نفی ہے انک لا تسمع الموتیٰ علماء حنفیہ نے لکھا ہے اگر کوئی قسم کھائے کہ میں فلاں شخص سے کلام کرونگا۔ مگر مردہ کی حالت میں کلام کرے تو قسم پوری نہ ہوگی کیونکہ مردے سنتے نہیں (فتح القدیر وغیرہ ملاحظہ ہو) سماع موتیٰ کا قائل غلطی پر ہے۔

ج نمبر ۹۶۔ توسل کے معنے اگر یہ ہیں کہ بحق فلاں کہکر دعا مانگے اور استمداد سے مراد یہ ہے کہ ان سے مدد چاہی جائے تو یہ ثابت نہیں بلکہ منع ہے۔ قائل اسکا بدعتی ہے۔ اور اگر توسل کے معنے یہ ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کیجائے یعنی جو انہوں نے سکھایا ہے اسپر عمل کیا جائے۔ اور استمداد سے یہ مراد ہے کہ انکی زندگی میں ان امور میں جو بشری طاقت میں ہیں امداد مانگی جاوے تو جائز ہے ندا؛ وناعلی البر والتقوی۔ یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ کو اسطرح کہنے کی تعلیم نہیں فرمائی اور جو التحیات میں ایہا النبی آتا ہے اول تو ابن مسعود کی روایت میں علی النبی ہے۔ دوم اصول میں یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ خلاف قیاس پر قیاس کرنا جائز نہیں ج نمبر ۹۷ تلاوت قرآن کا ایصال ثواب میں اختلاف ہے امید ہے کہ ثواب سے خالی نہیں ہوگا۔ ...... مزارات پر

ج نمبر ۹۹ مزارات اور روضہ منورہ کی زیارت کے قصد پر سفر کرنے کی اجازت کسی صحیح حدیث میں پائی نہیں جاتی۔ مسجد نبوی کے ارادہ پر جانا مستحب ہے ایک روایت (جو بیان کیجاتی ہے کہ من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی اسکا کوئی ثبوت نہیں۔

ج نمبر ۱۰۰۔ خاص بیان مولود کیلئے انعقاد مجلس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا۔ نہ زمانہ صحابہ میں اسکا رواج ہوا۔ اسلئے گو روایات غیر صحیحہ سے خالی ہو تو بھی محض انعقاد مجلس ہی اس طرز سے بدعت ہے۔ ہاں اثناء وعظ میں کوئی واعظ صحیح واقعات ولادت بیان کردے تو جائز ہے تعجب ہے جو لوگ مولود کی مجالس پر سرگرمی کرتے ہیں وہ اپنی ان مجالس کے اہتمام سے آنحضرت کی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر یعنی اللہ کا رسول تمہارے لئے عمدہ نقشہ ہے۔ بس اسی نقشہ کے مطابق کام کرو۔ پس جب اسوۃ حسنۃ نے ہمکو اس طرح کی مجالس کا حکم نہیں دیا نہ کرکے دکھایا تو ہم کیوں کریں۔

ج نمبر ۱۰۱۔ علماء اور صلحاء کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں ج نمبر ۱۰۲ سلام مع اشارہ

ج نمبر ۱۰۳۔ اسکا جواب نمبر ۹۶ میں آیا ہے۔ یہ ندا حکائی ہے خطابی نہیں تاہم علی النبی کہنا افضل ہے۔ (دیکھو صحیح بخاری اخیر پارہ ۲۶)

ج نمبر ۱۰۴۔ بدعت تو بس وہی ہے جسکی بابت حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنی جو کام ایسا ہو کہ اسپر حضور نبوی کا حکم نہ صراحۃً ہو نہ استنباطاً اور اسکو کار ثواب جانکر کیا جاوے تو وہ بدعت ہے خواہ کسی زمانہ میں ہو خواہ اسکو کرنے والے کوئی لوگ ہوں۔ صحابہ کرام نے جو کام کئے ہیں وہ یا تو صراحۃً زمانہ نبوی میں وجود پذیر ہو چکے تھے۔ مگر پھر کسی وجہ سے معرض التوا میں آگئے جیسے جماعت تراویح جسکا ثبوت خود زمانہ نبوی میں ملتا ہے ایسے ہی اعمال کی بابت ارشاد ہے علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی یا استنباطاً ان احکام سے نکل سکتے ہیں جو زمانہ نبوی میں مروج تھے۔ مثلاً جمعہ کی اذان اول کیونکہ حضرت عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ لوگ دور دراز سے آتے ہیں اسلئے خطبہ کے متصل اذان دینے سے اذان کی غرض حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ الٹا یہ ہوتا ہے کہ خطبہ بھی انکو پورا نہیں ملتا نیز مقیس علیہ ملتا ہے۔ اسلئے اذان اول کا حکم فرمادیا۔ اس قسم کے احکام کو عرف فقہا میں قیاس کہتے ہیں۔ ایسے احکام ہر ایک زمانہ میں مقبول ہیں بدعت نہیں خواہ زمانہ صحابہ میں ہوں یا تابعین میں خواہ اب بھی اس قسم کے استنباط کوئی کرے بدعت نہونگے۔ بدعت وہی کام ہوگا۔ جو ارشادات شریعت سے نہ صراحۃً نہ استنباطاً ثابت ہوں لیکن ساتھ ہی اسکے یہ امر بھی علماء نے صراحۃً لکھا ہے کہ جس امر کی سنیت اور بدعت میں اختلاف ہو یعنی ایک کام ہے کہ بعض علماء تو اسکو کسی وجہ سے سنت یا مستحب کہتے ہیں اور بعض اسکو بدعت جانتے ہیں تو ایسے فعل کو چھوڑ ہی دینا چاہئے جیسے فی زماننا رسم میلاد۔

قطع نظر دلائل منع کے صرف اختلاف علماء بھی اس کے کرنے سے مانع ہے رد المحتار میں لکھا ہے۔ اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ۔ (جلد اول صفحہ ۴۵۰)

ہدایت الزوجین۔ خاوند بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱۔ منیجر

فتاوے

سوال چونکہ کثرت سے آتے ہیں اس لئے بارہا لکھا گیا کہ دیر پہنچنے سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ سوال ردی میں ڈالا گیا۔ نہیں بلکہ نوبت بنوبت درج ہوتے ہیں یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ خریداروں ہی کے سوال درج ہوتے ہیں غیر خریداروں کے نہیں بلکہ جواب دینے میں اس بات کی کوئی تمیز نہیں۔ (ابوالوفا)

س نمبر ۹۳۔ بنگال میں یہ دستور ہے (ہندوستان و عرب کا علم مجھکو نہیں) کہ علی العموم بچے کی کمر میں ڈورا (دھاگہ سیاہ یا سرخ) باندھتے ہیں اور چند علماء فقہ بعضے تو یہ جواب دیتے ہیں کہ بچے کی کمر خالی رکھنا نہیں چاہئے اور بعضے یہ جواب دیتے ہیں کہ ڈورا بچے کی کمر میں باندھنے سے ایک قسم کی زینت ہوتی ہے۔ مگر متشرع لوگ اس فعل کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں حتیٰ کہ بچے کی کمر میں دیکھنے سے اگر قدرت ہوتی ہو تو کھلوا دیتے ہیں۔ اور جیسے عاملین میں دو طرح کے لوگ ہیں ویسے مانعین میں بھی دو طرح کے لوگ ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ ڈورا کمر میں باندھنے سے زینت ہے تو ایک قسم کا زیور ہوا اور زیور مردوں کو پہننا حرام ہے لہذا لڑکے کی کمر میں نہ باندھو اور لڑکیوں کی کمر میں باندھنے سے کوئی حرج نہیں۔ اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ ڈورا باندھنا مطلق جائز نہیں۔ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی۔ ہاں زینت کا خیال ہے تو لڑکیوں کی کمر میں ڈورا کے عوض میں اور کوئی قسم کا زیور مثل زنجیر و کمر دانی کے باندھو۔ لہذا کوئی تو چاندی کی زنجیر بنا کے باندھتے ہیں۔ کوئی جرمن سلور کی زنجیر باندھتے ہیں غرض ڈورا کے بارے میں اتنا تشدد تو کرتے ہیں مگر دلیل ناجائز و بدعت ہونے کی کوئی پیش نہیں کرتے بہرکیف ڈورا بچے کی کمر میں باندھنے سے زینت تو ہوتی ہے مگر شریعت میں کیا حکم ہے قرون خیر میں اسکا رواج تھا یا نہیں؟

س نمبر ۹۴۔ کوئی شخص اگر بوجہ عدم استطاعت یا بوجہ غفلت کے اپنے لڑکے کا عقیقہ ساتویں روز یا چودھویں روز یا اکیسویں روز نہیں کیا۔ تو وہ اگر بعد ایام مذکورہ یا بوقت استطاعت عقیقہ کیا تو وہ عقیقہ میں محسوب ہوگا۔ یا نہ بعضے علما کہتے ہیں کہ ایام ثلاثہ کے بعد کرنے سے وہ عقیقہ نہ ہوگا اور اسکو عقیقہ کا ثواب نہیں ملیگا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بعد نبوت عقیقہ کرنے کی حدیث مروی ہے اس حدیث میں کلام ہے وہ قابل استدلال نہیں تو اس بارہ میں ہمارے علماء اہل حدیث کی کیا تحقیق ہے۔ بحوالہ تحریر فرماویں۔ عند اللہ ماجور ہونگے۔

السائل کمترین ثاقب مرشد آبادی خریدار اہلحدیث ۱۱۵۹

ج نمبر ۹۳۔ ڈورا باندھنے کی رسم کی ابتداء یوں معلوم ہوتی ہے کہ غیر اللہ کی حمایت میں نظر بد سے حمایت ہو۔ اب اگر کوئی ایسا خیال نہ کرے تو اور بات ہے مگر اصل بنا اسکی یہی معلوم ہوتی ہے اسلئے ڈورے کی رسم کو بالکل بند کر دینا چاہئے۔ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا الا ان امر الجاہلیۃ کلہ موضوع تحت قدمی یاد رکھو کفر و شرک کی تمام باتیں میں نے دبا دی ہیں پس اس رسم کو کسی طرح زندہ نہیں رکھنا چاہئے۔ زینت کے لئے اور بہت سے ذرائع ہیں

ج نمبر ۹۴۔ عقیقہ کے لئے حدیث میں تو ساتواں روز ہی آیا ہے مگر بعض سلف نے وسعت کو ملحوظ رکھکر کہا ہے کہ اگر ساتویں روز کوئی مانع پیش آجائے۔ تو چودھویں روز یا اکیسویں روز کر دے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جن حضرات نے ساتویں روز سے اکیسویں تک نوبت پہنچائی ہے انکی مراد کیا ہے۔ آیا یہ کہ اس سے آگے جائز نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ انکی مراد آسانی کرنے سے ہے۔ نہ کہ اکیس تک حصر کرنے سے۔ اگر حصر کرنا ہوتا تو ساتویں روز سے آگے قدم کیوں رکھتے۔ پس اگر واقعی کوئی شخص نادار اور مجبور ہے کہ ان تاریخوں میں نہیں کر سکتا۔ تو جب اسکو وسعت ہو کر لے۔ عام مومنوں کو شریعت جب حکم دیتی ہے کہ مقروضوں کو وسعت تک ڈھیل دو فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ تو اپنے مقروضوں کو ڈھیل نہ دیگی؟ بیشک دیگی۔

س نمبر ۹۵۔ سماع موتی ثابت ہے یا نہیں۔ اور اسکا قائل کیسا ہے۔

س نمبر ۹۶۔ توسل و استمداد بہ انبیاء و اولیاء جائز و مباح ہے یا حرام و شرک و کفر اور انکے قائل و فاعل کا کیا حکم ہے۔ اور یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔

س نمبر ۹۷۔ قرآن مجید تلاوت کر کے اموات کے ارواح کو ایصال ثواب کرنا یا مزار پر جا کر فاتحہ پڑھنا ثابت و درست ہے اور اسکا نفع اموات کو ہوگا یا نہیں۔

س نمبر ۹۸۔ بوسہ قبر جائز و مباح ہے یا مکروہ یا حرام یا شرک و کفر۔

س نمبر ۹۹۔ زیارت مزارات و زیارت روضہ منورہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنا مباح و مندوب ہے یا ناجائز و حرام و شرک؟

س نمبر ۱۰۰۔ مجلس مولود شریف جس میں روایات مشہورہ بیان کئے جائیں اور کوئی ناجائز مجمع نہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۱۰۱۔ علماء صوفیاء کے ہاتھ چومنا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۰۲۔ سلام میں ہاتھ اٹھانا یا صرف اشارہ سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۳۔ السلام علیک ایہا النبی جو تشہد میں قعدہ میں پڑھا جاتا ہے

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. No. 352

اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ... پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۱۳

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ ہجری المقدس مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۰۷ء

اغراض و مقاصد

(ا) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(ب) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(ج) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ... عہ
رؤسا و دیگر ... للعہ
عام خریداروں سے ...
... سے ... ششماہی ...
انڈیا والوں سے عہ

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

ہز میجسٹی امیر صاحب علیگڈھ کالج مین

وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

امیر صاحب کے علیگڈھ تشریف لیجانے کی کیفیت اگرچہ اخبارون مین مشتہر ہو چکی ہے۔ اور اہلحدیث مین بوجہ اسکے کہ ۲۵ جنوری کا پرچہ (لیجہ عید کے) [illegible] کیساتھ ہی نکلا تہا۔ اسلیئے علیگڈھ کی کیفیت درج نہ ہوسکی۔ لیکن اہلحدیث جس پہلو سے اپنے مضامین لکہتا ہے وہ پہلو خاص اوسیکا حصہ ہے علاوہ اسکے اس [illegible] چونکہ اکثر خود معہ [illegible] ہو کر شریک جلسہ تہا اسلیئے چشم دید حالات زیادہ قابل اشاعت ہین ۹ بجکر [illegible] گیارہ بجے ہز میجسٹی وارد کالج ہوئے تو استقبال کے لیئے طلباء کالج اور مہمانان علماء [illegible] علماء سب سوا دس بجے سے ایستادہ کہڑے تہے۔ کالج کے اندر مصنوعی سڑک [illegible] بنائی گئی تھی امیر صاحب نہایت سادگی اور متانت اسلامی سے السلام علیکم و علیکم السلام کرتے ہوئے سیدہے فرودگاہ تک تشریف لے گئے ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک [illegible] کی عمارات [illegible] ملاحظہ فرمایا ۲ بجے سے بعد مسجد مین نماز ظہر کے لیئے تشریف لائے [illegible] جماعت کرائی

بعد نماز ظہر از خود طلباء کا امتحان لیا۔ جس مین معمولی مسائل نماز روزہ کے اُن سے پوچھے ۳ بجے آپ کمرہ مین تشریف لائے جہان ہز میجسٹی کو ایڈریس دیا جانا تہا جہان سینکڑون مہمان چشم براہ تھے۔ امیر صاحب نے کالج کا ملاحظہ اس طرح فرمایا جیسا کوئی اپنی چیز کو بغور دیکھا کرتا ہے۔ اس ملاحظہ مین پروگرام کی کوئی پرواہ نہین کی۔ [illegible] دیکھا اور پہر ایڈریس مین معمولی حالات کے سلطنت انگلشیہ کے امن و امان کا اور حامیان کالج کی امداد کا ذکر۔ بعد ایڈریس ہز میجسٹی نے جواب مین فرمایا۔ تقریر فارسی مین تہی (ترجمان اردو ترجمہ کرتا تہا) کہ مجکو جب سے لوگون نے اس کالج کی بابت [illegible] سنائی تہین اسلیئے ہم واقفی حاصل کرنے کی غرض سے یہان آئے ہین [illegible] انڈیا کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ اس نے ہمکو دعوت دی۔ بدگوئون کی زبان [illegible] ہین۔ ہم نہین کہتے کہ انگریزی نہ پڑہو۔ بیشک پڑہو بیشک پڑہو۔ جبتک [illegible] احکام اسلامی کی تکمیل کے بعد۔ طالبعلمون کو اسلامی تعلیم سکہاؤ جب وہ ارکان اسلام سے واقف ہوگئے ہون۔ تو پہر انکو انگریزی پڑہاؤ۔ ہم نے بہی افغانستان مین ایسا ہی مدرسہ جاری کیا ہے۔ یہ کہکر بیس ہزار روپیہ نقد اور پانسو روپیہ ماہوار مقرر فرمایا معتبر راوی کا بیان ہے کہ کالج مین داخل ہوتے امیر صاحب نے [illegible]

SOHDRA
2 FE
07

پسر نوح با بدان بنشست ✿ خاندان نبوتش گم شد

نتیجہ۔ اس کالج کو یہ کامیابی مبارک ہو۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ کامیابی کیونکر ہوئی اور کس علم کی وجہ سے ہوئی واقعات یہانتک شہادت دیتے ہین یہ کامیابی صرف اسی وجہ سے ہوئی کہ چند لڑکون نے مذہبی مسائل نماز روزہ کے متعلق جوابات اچھے دئے۔ تو کیا اسکا نتیجہ یہ نہین کہ آج بھی باوجود اسکے کہ مذہبی تعلیم کو حقارت سے دیکھا جاتا ہے اسی حقیر تعلیم ہی سے نیک نتیجہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ عرصہ ہوا نواب محسن الملک بہادر نے ایک ملاقات کے موقع پر بموجودگی ڈاکٹر اشرف خان صاحب علیگڈہی اور مولوی یوسف علی صاحب سفیر انجمن حمایت اسلام لاہور میری بات کے جواب مین فرمایا تہا۔ کہ ہم کیا کرین۔ اگر ہم ذرا سی توجہ دینی تعلیم کیطرف کرتے ہین تو ہمارے ممبر خوامخواہ خفا ہو کر کہتے ہین کیا تم مذہبی تعلیم سے کالج کو برباد کرنا چاہتے ہو۔ غالباً نواب صاحب ممدوح کو ایسے ٹرسٹیون (ممبرون) کے جواب دینے کے لئے امیر صاحب کی تقریر اور تحریک کافی ہوگی۔ اور نواب صاحب انکو قائل کر سکینگے کہ ہز مجسٹی کے آنے پر جو کچھ کامیابی ہوئی ہے۔ وہ مذہبی تعلیم ہی کے صدقے سے ہوئی ہے ہز مجسٹی کے ورود سے غالباً یہ مسئلہ بھی ممبران کالج کی سمجھ مین آگیا ہوگا۔ کہ جماعت علماء اور دینی تعلیم ایسی بیکار شی نہین۔ جیسی کہ بقول نواب صاحب ممبران کالج سمجھتے تھے بلکہ اسکے بہت بڑے نتائج اسی دنیا مین بھی نکلا کرتے ہین ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر ✿ پردہ مین گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

ہم نے اس جلسہ مین جس بات کا تجربہ کیا ہے۔ وہ بھی ظاہر کئے دیتے ہین وہ یہ ہے کہ نواب محسن الملک کی قابلیت اور لیاقت دیانت مین تو کلام نہین مگر سخت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کے ماتحت آپکی قابلیت کو نہین پہنچ سکتے ہین یعنی آپکا اسٹاف اور عملہ آپکے منشاء کو پورا کرنے کی قابلیت نہین رکھتا۔ مثال اسکی یہ ہے کہ علماء کرام اور مشائخ کو جس غرض سے جلسہ مین مدعو کیا گیا وہ تو نواب صاحب کی ایک خالص ہی دور اندیشی اور ملک کی بہتری پر مبنی تہی۔ مگر ناظرین جب یہ سنینگے کہ انہی علماء کو بلا کر کیسی خاص خاطر تواضع کیا گیا۔ یہانتک کہ کئی ایک علماء کو ٹکٹ داخلہ بھی نہین ملے تو انہین سخت افسوس ہوگا اس طرفہ پر طرہ یہ کہ مولوی عبد اللہ صاحب مدرس اول دینیات (جنکے سپرد علماء کرام کا انتظام تہا انہون) نے کہا کہ مین کیا کر سکتا ہون۔ رات ۲۴۳ ٹکٹون کے لئے فہرست بنا کر دفتر اعلیٰ مین بھیجی گئی وہان سے فلان صاحب نے بجائے ٹکٹ بھیجنے کے حکم دیدیا کہ جاؤ ان کے کھانے کا انتظام کرو۔ جب ٹکٹون سے مایوسی ہوئی تو علماء کرام نے اتفاق کیا کہ جائینگے تو سب جائینگے نہ جائینگے تو سب نہ جائینگے۔ چنانچہ سب علمائے کرام بیٹھے رہے یہانتک کہ شیخ جان محمد صاحب رئیس ہوشیارپور کا آدمی مجھکو بلانے آیا تو مینے آپسے کہا کہ یہان اتفاق ہو گیا ہے۔ جبتک سب کو داخل نہ کیا جائیگا ہم نہین جائینگے شیخ صاحب موصوف نے مسٹر آفتاب احمد جائنٹ سکرٹری کالج سے کہا تو انہون نے کہا جاؤ۔ ان کو لے آؤ۔ لیکن مینے داخل ہونے سے پہلے پہر بھی انکار کیا جبتک کہ جائنٹ سکرٹری سے پختہ وعدہ نہ لے لیا کہ ہم آدمی بھیجکر سب کو بلاتے ہین۔

ہم جانتے ہین کہ ایسے بڑے کامون مین غلطیان ہو جایا کرتی ہین مگر ایسی غلطی کہ مساکین علماء کی جماعت کو دور دراز ملکون سے بلایا گیا ہے اور وہ بیچارے اپنی غربت مین بھی محبت قومی مین حسب حیثیت اپنا کرایہ خرچ کر کے کالج کی دعوت کو قبول کرین۔ مگر کالج کے منتظمین کی طرف سے یہ سلوک ہو کہ اب ٹکٹ نہین ملے کیا ان کا فرض نہین تہا۔ کہ پہلے سے سوچکر بلاتے اور جن لوگون کیطرف سے قبولیت پہنچ چکی تہی ان کے لئے ٹکٹ محفوظ رکھے جاتے۔ ہان رکھے ہونگے مگر ان لوگون کے لئے جو اپنے مذاق کے ہون کیا خوب کہ مہمانون کی یہی خاطر ہوتی ہے آہ ؎

ہوا تہا کبھی سر قلم قاصدون کا ✿ یہ تیرے زمانے مین دستور نکلا

علاوہ اسکے مہمانون کو صرف رقعے تو ۱۲ جنوری کی دوپہر تک کے دئے گئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۲ کی دوپہر تک مہمان نوازی کالج کے ذمہ ہو مگر افسوس ہے کہ ۱۲ کی دوپہر تو کیا صبح ہی یہ کیفیت تہی کہ مہمانون کو سٹیشن تک پہنچانے کے لئے کوئی سواری ملتی تہی۔ نہ کوئی والنٹیر۔ نہ کرایہ پر نہ مفت اپنی اپنی گٹھڑی اٹہا کر اور چلتے جاتے فرض میزبانی سے تو کیا معمولی اخلاق سے بھی بعید ہے اگر شہر کا موقعہ ہوتا تو اتنی شکایت نہ ہوتی کیونکہ شہر مین سواری مل سکتی ہے کالج مین کہان سے ملے ؟

اور سنیئے ہز مجسٹی امیر صاحب ٹہیک ساڑھے گیارہ بجے تشریف لائے مگر مہمانون اور طالبعلمون کو دس بجے سے کہڑا کیا گیا کامل سوا گھنٹہ پاپیادہ کہڑے رہے جنہین لوگ بھی تھے اور کمزور ستم کرتے تھے۔ کیا اس تکلیف کا دفعیہ اور انتظام یہ نہ ہو سکتا تہا کہ سٹول کرسی دو طرفہ لگائے جاتے جنپر سب لوگ بیٹھ جاتے جب امیر صاحب تشریف لاتے تو ان کے استقبال کو کہڑے ہو جاتے۔ ہماری اس لکھنے سے غرض صرف نکتہ چینی نہین بلکہ اپنا ادائے فرض ہے اور شکایت واقعی ہونے کی صورت مین آئندہ کیلئے اصلاح کا سبق ہے ؎

من آنچہ شرط بلاغست با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

قابل توجہ تعلیم یافتگان

آج کل تعلیم یافتگان عربی خوان علماء کو ناکارہ اور بہشت کی فضول قوم سمجھا کرتے ہین جسے ہم بھی ایک حد تک صحیح مانتے ہین اور ہم زاغ فضول ہے اسبات پر تسلیم کرتے ہین کہ ہماری جماعت کے بہت سے افراد اسی قسم کے

ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس زمانہ میں جو کچھ بھی ترقی پرانی اور نئی تعلیم کی ہوئی ہے وہ اسی علماء کی جماعت کے ہاتھوں سے ہے کیسی بی اے یا ایم اے نے علیگڈھ کالج کی بنیاد ڈالی اور سی سیالنے طریق کے عربی خوان لئے کیں گریجوانٹ نے حمایت اسلام لاہور کو بنایا۔ اسی طرح اپنے طریق کے عربی خوان مولوی حمید الدین صاحب مرحوم نے۔ اب آئندہ کو اگر تعلیمیافتگان نے کچھ کیا تو دہیر یہ کہنا بجا ہوگا ع

یہ اُسی طرز فغان بلبل نالان ہے ✻ گل نے سیکھی روش پاک گریبان ہے

کرشن قادیانی

کی بابت جو نیال اہلحدیث ۱۱ جنوری میں منشی سعد اللہ مرحوم کے انتقال پر ظاہر کیا گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی پہلو نکالینگے وہ صحیح ثابت ہوا۔ الحکم میں ایک لمبا چوڑا مضمون نکلا جسکا جواب اہلحدیث میں آئندہ ہفتہ نکلیگا۔ انشاء اللہ ⁂

آریہ سماج کی موت

گر بیر بود سالہ بمیرد عجبے نیست
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

مہاشہ دہرپال نے اپنے رسالہ اندر میں قوموں کی زندگی اور موت پر ایک مستقل آرٹیکل لکھا ہے جس میں اصولاً ہم بھی متفق ہیں قوموں کی زندگی کے اصول دار مدار بتلائے ہیں۔ ایک بیرونی دشمن کی موافقت دوئم اندرونی طاقت لینے مطابق بدرجہ اُس مذہب کے عمل کرنا۔ یہ بتلا کر پھر بتلایا ہے کہ آریہ سماج کی مدافعت کا پہلو تو ایسا زبردست ہے کہ تمام مذاہب میں ہلچل ڈال رکھا ہے رجیسے چنے کے ٹاپنے سے پہاڑ میں زلزلہ آیا کرتا ہے) مگر اندرونی طاقت بالکل کمزور ہے۔ اسلئے آریہ سماج کی موت بہت قریب ہے۔ پھر اُن وجوہات کی تفصیل کی ہے۔ جن پر نظر کرنے سے ہمیں بھی صدمہ ہوتا ہے۔ سب تفصیل کے نقل کرنے کی تو گنجائش نہیں۔ البتہ ایک دو وجوہ جو مہاشہ دہرپال نے آریہ سماج کی موت کی زبردست لکھی ہیں ہم بھی نقل کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں :-

خوفناک خطرہ: آریہ سماج کو موت کے منہ میں لیجانے والا ایک اور خوفناک خطرہ وہ یہ ہے کہ آریہ سماج مورتی پوجا شرادھ ترپن۔ تیرتھ یاترا۔ گنگا اشنان سے پاپوں کا دور ہونا۔ جادو ٹونہ قبر پرستی۔ مردم پرستی وغیرہ کا بڑے زور شور سے کھنڈن کر رہا ہے مگر خود آریہ سماج کے اندر آریہ سماج کی آبادی کا اگر نصف حصہ نہیں تو کم از کم ایک تہائی حصہ تو ابھی بدستور مورتی پوجک۔ جادو ٹونہ کرنے والا۔ مردم پرستی وغیرہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور گنگا اشنان آدمی سو پاپوں کی نورتی ماننے والا موجود ہے۔ شراہ مان اشراہ مان!! یہ تو بڑا سخت جھوٹ ہے۔ نہیں نہیں یہ جھوٹ نہیں ہے بلکہ سچ ہے آریہ سماج کی آبادی کے اس حصہ سے ہماری مراد استریوں کی آبادی ہے کون نہیں جانتا کہ آریہ پرشوں کی استریوں کی عموماً کیسی خوفناک حالت ہے۔ چند ایک گنتی کی شاید مستثنے اگر کئے باقی سب کی سب انہی پرانک زنجیروں میں جکڑی پڑی ہیں جنہیں کہ کبھی اُن کے پتی جکڑی ہوئے تھے۔ پتی آریہ سماج میں آگئے۔ مگر استریاں ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہاں! ہاں!! بیشک اُن کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ آگے سے جوں وہ آریہ۔ رشی دیانند اشتری جاتی کی اوستھا سے واقف تھے اسلئے بمبئی سماج کے نیم بناتے وقت چھٹے نیم میں انہوں نے جیسا پرشوں کو سماج کا سبھاسد بننے کی ہدایت کی ویسے ہی اُنکی استریوں کو بھی سبھاسد بنانے کی تاکید کی۔ بتاؤ کونسا آریہ سماج ہے۔ جہاں مردوں کیساتھ ممبروں کے رجسٹر میں اُن کی استریوں کے نام بھی موجود پائے جاتے ہوں کونسا سماج باپرتی نہیں ہے جہاں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی سبھاسد بنانا مکھا جاتا ہو۔ جن پرشوں کے پرانک سنسکار دور نہیں ہوئے۔ وہ کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ جن استریوں کو وہ پاؤں کی جوتی سمجھتے چلے آئے ہیں اور جن کو وہ خیالی قیدی کیطرح گھر کی چار دیواری میں مقید رکھتے چلے آئے ہیں۔ وہ آج ویدک دھرم کو گرہن کر کے اُن کے ساتھ برابر کرسی پر بیٹھ سکیں۔ یا سماج کے کاموں میں اپنی آزاد رائے کا اظہار کر سکیں۔ آریہ سماج نے اگر اُن کیلئے کچھ کیا تو یہ کہ جیسے سکھوں نے ستیوں کی پنکتی علیحدہ کر دی تھی ویسے ہی آریہ سماج نے استریوں کے لئے استری سماج علیحدہ کر دیا۔ سماجوں کے سالانہ جلسوں کے نوٹس پڑھو۔ کیا دیکھو گے؟ فلاں فلاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوگا اور فلاں تاریخ کو استری سماج کا جلسہ ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ استریوں کی موجودہ پوزیشن آریہ سماج سے بالکل علیحدہ ہے۔ اگر کہیں مردوں کے جلسہ میں ان غریبوں کو آنے کی اجازت ملجاتی ہے تو ان کو تمیز مردوں کے پیچھے چھپا کر بٹھایا جاتا ہے کہ کہیں اُن کو باہر کی ہوا نہ لگ جائے یہ شرم کا مقام ہے کہ ایک ہندو عورت کے آج عیسائی ہوجاتا ہے ⁂

سکل کو اوسکی صورت پر دہ کے جیلخانہ سے نجات پاکر آنکے ساتھ تازہ ہوا کھانیکی مستحق بنجاتی ہے مگر یہاں سینکڑوں کیا ہزاروں لاکھوں آدمی آریہ سماج میں آگئے لیکن اُن کی استریون کو جیلخانہ سے رہائی نہ ملی ؟!

آپدیشک ۔ دیکھو! کسی سماج یا سوسائیٹی کی کشتی کو چلانے کا فرض زیادہ تر اس سوسائیٹی کے اوپدیشکون یا واعظون پر ہی ہوتا ہے۔ گو منتظمان نے آپدیش یا پرچار کا کام پرچارکون اور خاص کر سنیاسیون کا فرض ٹھیرایا ہے کیونکہ سنیاسی تمام علائق سے بری ہو چکنے کا باعث سچے ہوکر ست کا پرچار کر سکا کرتے ہیں گرہستی اوپدیشکون کو کئی قسم کے خیالات بعض اوقات ستیہ کے کہنے سے مانع ہو جاتے ہیں مگر موجودہ زمانہ میں جبکہ سچے سنیاسیون کا ابھاؤ ہو۔ کیا کیا جا سکتا ہے مجبوراً یہ کام گرہستیون کے سر پر ٹھہر رہا ہے آریہ سماج کے وہ تمام اوپدیشک جو سرگرمی اور تندہی سے پرچار کا کام کر رہے ہیں درحقیقت قابل تعریف ہیں مگر وہ اوپدیشک جو سرگرمی سے آریہ سماج کا بیڑا غرق کر رہے ہیں ایسے خوفناک وجود ہیں کہ جن سے سماج کو اتنا ڈرتے رہنا چاہئے جتنا کہ وہ ایک زہریلے سانپ سے ڈرتا ہو۔ سانپ کا رنگ بہت خوشنما اسکی آواز بھی میٹھی مگر اوس کے اندر جو کچلیان ہیں وہ سم قاتل جسم میں پہنچانے کے بغیر نہیں رہ سکتیں لوگ شاید بول اٹھیں کہ تم بیجا آریہ سماج پر نکتہ چینی کر رہے ہو۔ حتّٰی کہ اوسکے اوپدیشکون کو بھی لتاڑ رہے ہو۔ مگر وہ ڈبل حیران ہو نگے جبکہ اُن کو بتایا جائیگا کہ آریہ سماج میں ایسے ایسے اوپدیشک بھی گھس رہے ہیں جو آریہ سماج کا دیا کھا رہے ہیں اچھے اچھے مزیدار سرمن بھی دے سکتے ہیں آریہ سماج کی تعریف بھی کر دیتے ہیں مگر پرائیویٹ طور پر بات چیت کرو تو پتہ لگیگا کہ وہ آریہ سماج کو چوہڑوں اور بھنگیوں کی منڈلی سمجھکر دل میں وہ اس سے نفرت کر رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ رشی دیانند کو مکار بتا رہے ہیں آہ! ایسے خوفناک زہریلے سانپوں کو دودھ پلایا جاتا ہے۔

داخلہ : آریہ سماج کیوں ترقی نہیں کرتا۔ یا کیوں دن بدن پیچھے کو جا رہا ہے اسکی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو اس میں داخل ہوتے وقت عموماً کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی آریہ سماج اس بھرتی کی ترنگ میں کچھ اتنا مست ہو گیا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو دیکھنے کی بجائے اُن کے پیٹ یا جیب کو دیکھنے لگ گیا ہے۔ دلوں کو بہ ہمہ داری نہیں دیکھا جاتا بلکہ پردھانی یا منتری یا دیگر عہدون پر چونکہ پیٹ یا جیب کو جگہ دی جاتی ہے۔ سیکڑوں مہاراج ایسے مہاراج بڑے ساہوکار ہیں۔ واہ یہ تو ہماری سماج کے میدان بننے کے لائق ہیں یہ وکیل یا بیرسٹر صاحب اگر منتری بن جائیں۔ تو سماج کا رعب داب بڑا جم جائیگا کچھ مضائقہ نہیں۔ اس پیٹ کے اندر کتنی سیر ماس بھرا جاتا ہے۔ کچھ مضائقہ نہیں وکیل صاحب روز کتنے جھوٹے مقدمات لڑاتے ہیں ذرا پاپ کا کاٹھا ہلکا تو ہے۔ اس بھرتی اور اس انتخاب کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جب کبھی ترقی یا اس قسم کے پیٹ والے لوگ ذرا انکار کرتے ہیں تو دوسرے لوگ اُن کی دہشت کہو یا رعب کہو یا آریہ سماج کو ضعف کہو۔ یا کسی دوسری وجہ سے آگے سے اُف تک نہیں کرتے ہی نہیں بلکہ آریہ سماج کو اس بھرتی سسٹم نے ایک اور سخت نقصان پہنچایا ہے۔ وہ یہ کہ بھرتی کو مدنظر رکھتے ہوئے سکھوں یا دیگر پورانکوں کو بلا تغیر اسباب کے کہ وہ اپنے پرانے مت کے نشانات ترک کر دیں یا نہیں اپنے اندر گھسنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ سنگھ صاحب وہی ہیں وہی کیس اور وہی کڑا اور کچھہ۔ یہ فلان پورانک ہیں۔ وہی کنٹھی اور رودراکش کی مالا۔ اور وہی آتم پران کا پاٹھ۔ مگر ہیں پکے آریہ سماجی۔ مہاراج بڑے دھرماتما اور پکے مہاشے ہیں۔ ان دھرماتماؤں اور مہاشیون کے دھرم بہاؤ اور پریم کا نتیجہ یہ ہوا کرتا ہے اور یہ ہو چکا ہے کہ جب آریہ سماج میں ذرا دال گلتی نہ دیکھی جھٹ سکھوں یا پورانکوں میں جا گھسے اور لگے دیانند کو پیٹ بھر کر گالیاں اور ویدک دھرم کو بدنام کرنے۔ اگر ان لوگوں کے مکاندوں اور سنسکاروں کی آریہ سماج میں داخل ہونے کے ساتھ ہی صفائی ہو گئی ہوتی۔ تو وہ واپس جانے کی اتنی جرأت نہ کر سکتے گروہ اندر سے پرانے مت اور باہر سے ویدک دھرم کے نام لیوا رہے آخر انہوں نے وہ کیا جو کہ کیا۔ آریہ سماج کو آج دن ہاتھ مل رہے ہیں مگر وہ پھر بھی کروٹ نہیں بدلتا۔ مبادا بھرتی کم ہو جاوے۔ اس قسم کی بھرتی نے ہی عیسائیت کا بیڑا غرق کیا اسی قسم کی بھرتی نے ہی اسلام کو دریائے گنگا کے دہانے میں ڈبویا ٭ اگر اس بھرتی کو کسی حد تک بند کرنے یا قابو میں رکھنے کی کوشش نہیں کی جاویگی۔ تو یہی بھرتی آریہ سماج کا بیڑا غرق بوڑیگی بلکہ ڈبو رہی ہے اشد ضرورت ہے کہ داخلہ کے لئے پیٹ اور جیب کی بجائے دل کو مقدم سمجھا جاوے۔

(اندر باجب اگست ۱۹۰۵ء)

ہم تو آریہ سماج کو دیکھ دیکھکر خوش ہوتے تھے۔ کیونکہ اسکی طفیل سے ہمیں بارہا موقع ملا۔ کہ ہزارہا بندگان خدا کو قرآن شریف کا سننا تو کیا دیکھنا بھی

٭ نہایت [illegible] (اڈیٹر)

ہر جمعہ کو اخبار اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ
Sohdra

اہلحدیث

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۔ سے
روسا و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۱۲
غیر ممالک سے ۔ ۹ شلنگ
۔ ششماہی ۔ ۸ شلنگ
امدادی دوں سے ۔ عہ

اجرت اشتہارات

فی سطر فی ہفتہ کے ۔ ۔ ۔
جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

امرتسر۔ یوم جمعہ مورخہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۴ ہجری المقدس مطابق ۸ فروری ۱۹۰۶ء

اجتہاد اور تقلید

(سلسلہ کیلئے دیکھو ۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء)

ابھی ہم نے اس مضمون کو اس حد تک نہیں پہنچایا جس تک ہم اسکو پہنچانا چاہتے ہیں درمیان میں ہمارے دوست پہ حذر ہو کر ہماری کام میں خلل اندازی کئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کے طعن و تشنیع کر کے ہماری خیالات کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ

دست از طلب ندارم تا کام من برآید ۔ یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

اڈیٹر اہل فقہ اور اسکی کمپنی نے اپنی بساط سے بڑھکر ہم پر ایک طعنہ کیا ہو جسکا ہمیں ہرگز وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب"۔ مگر اڈیٹر اہل فقہ اینڈ کو نے اس اصول کو غلط ثابت کر دیا۔ اہل فقہ کمپنی نے ۱۰ جنوری کے پرچہ میں بصفحہ ۔ میری نسبت لکھا ہے۔

"مناسب تھا کہ ایسے دنا پہلے دن کسی حنفی مدرسہ میں جاکر فقہ پڑھتا تو ان کو الٹی عقل کا ہیضہ کھانا تو نہ ملتا۔ مگر امید نہیں کہ کسی مدرسہ میں جائیں۔ اس لئے ہم سبق پڑھا دیتے ہیں۔ "پڑھو میاں مٹھو"۔

کمپنی مذکور کی شائستگی کی تو ہم بھی داد دیتے ہیں اور کوئی رنج ظاہر نہیں کرتے کیونکہ جن لوگوں کی زبان اور قلم سے امام المحدثین امام بخاری کی نسبت جرح پر جرح ہوتی ہو وہ اگر مجھ جیسے بیچارہ کو میاں مٹھو کہیں تو کیا تعجب ہے بلکہ ایسا نہ کہنا تعجب ہے۔ ہاں آپ اس خاکسار کو بار بار حنفی مدرسہ میں فقہ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں البتہ یہ محل تعجب ہے کیونکہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اہل فقہ کمپنی کو خوب معلوم ہے مگر پھر بھی اس کہنے سے چونکہ باز نہیں آتی۔ اسلئے آج میں فیصلہ کی یہ صورت سمجھتا ہوں کہ حنفی مدارس کی سندات نقل کر دوں اور اسکے مقابلے پر اہل فقہ کے ظاہری اور باطنی اڈیٹر معہ کمپنی کے اپنی اپنی سندات نقل کر دیں۔ اونکا حق ہوگا کہ ہماری اصل سندات آنکر دیکھ لیں ہمارا حق ہوگا کہ ہم بھی اونکی اصل سندات حنفی مدارس کی معائنہ کر سکیں

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

سندات صفحہ (۲) پر ملاحظہ ہوں

کیا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی تصنیفات ... اہل اسلام ... فقہ و اصول فقہ ... اخبار اہلحدیث ...

ضروری اطلاع:۔ جس ہفتہ اخبار نہ ملے اسی ہفتہ خبر کریں بعد ہونے کے تو پرچہ بھیجا جائیگا نمبر خریداری اور نمبر گمشدہ لکھنا ضرور

Sohdra

378

سند انعام امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۸ ہجری						
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	العبد مہتمم و مہر مدرسہ
مولوی ثناء اللہ امرتسری	تفسیر جلالین	اول	تحریری	مشکوۃ شریف		محمد یاسین
	توضیح تلویح	"	"	شرح ہدایۃ الحکمۃ		
	ہدایہ جلد ثانی	"	"	رشیدیہ		
	شرح عقائد نسفی	"	"	تحفۃ الفکر		
	سراجی	دوم	"			
	شمائل ترمذی شریف	"	"			
	تصریح	"	"			
	میر زاہد رسالہ	"	"			
	ملا حسن	"	"			
	میبذی	"	"			

سند انعام امتحان سالانہ مدرسہ اسلامی عربی دیوبند بابت ۱۳۰۹ ہجری						
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	العبد مہتمم و مہر مدرسہ
مولوی ثناء اللہ امرتسری	قاضی مبارک	اول	تحریری	تخریج ہدایہ		محمد یاسین
	خیالی	"	"	عسقلانی		
	حمد اللہ	"	"	شمس بازغہ		
	مطول	"	"	صدر التلخیص		
	دیوان متنبی	"	"	الحبیر عسقلانی		
	میر زاہد امور عامہ	"	"			
	مسلم الثبوت	دوم	"			
	سبعہ معلقہ	"	"			
	شمس بازغہ	"	"			
	بیضاوی شریف	"	"			
	ملا جلال	"	"			
	صدرا	"	"			
	ہدایہ شریف	سوم	"			

سند مدرسہ فیض عام کانپور +

سند التکمیل لمن سعد فی التحصیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور دیگر حالات کے لکھا ہے :-

تفصیل الکتب المقروۃ علی ھذا

التفسیر المسمی بانوار التنزیل للقاضی البیضاوی + والتفسیر المسمی بالجلالین + والصحیح الجامع للبخاری + والصحیح الجامع للمسلم والسنن لابی داؤد + والصحیح الجامع للترمذی + والسنن للنسائی والتوضیح والتلویح + وشرح السلم للقاضی محمد مبارک + والشمس البازغہ + والصدرا + والحواشی الزاھدیہ علی الامور العامۃ + وشرح التھذیب للدوانی مع حاشیہ الزاھدیہ + وشرح الجغمینی +

مہر فیض عام کانپور

یہ تو ہیں مدارس خفیہ کی سندات ان کے علاوہ اگر سرکاری سند چاہیں تو ۱۹۰۱ کے سرکاری امتحان **مولوی فاضل** کی انگریزی سند بھی دیکھ لیں یا سرکاری گزٹ بابت امتحان اورینٹل کالج ۱۹۰۲ء کو ملاحظہ کریں +

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دوست اہل فقہ کے مدعی اور مستعدی اڈیٹر اپنی سندات پیش کر کے اپنا مفتی ہونا بمعنے اسم فاعل ثابت کرتے ہیں یا مفتی بمعنے مفت خورہ ہی رہتے ہیں ؎

اولئک اٰبائی فجئنی بمثلھم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ناظرین ہمیں ایسا کرنے میں معذور تصور فرماویں - ہم تو اس قسم کی تحریرات اور مقابلوں کو اوچھا پن سمجھتے ہیں مگر بقول سعدی مرحوم ؎ ہر چہ کردم بمجبوری دوستان کردم ؎ کہ وہ ایسی اوچھا پن کی باتیں کہنے اور لکھنے سے باز نہیں آتے ؎

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے + تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

(باقی باقی)

مفقود الخبر کی بابت جو سراج الاخبار اور اہل فقہ نے مضمون لکھا ہے اسکا جواب کسی آئندہ پرچہ میں لکھا جائیگا +

ضروری اطلاع

تحفہ آریہ سماج آریہ کی قیمت عام ہو گئی والوں سے اس سے اٹھایا ہے رسالے علیحدہ ٹکٹ بنام ایک ۲ سرسری حسب ذیل پتہ رسالہ نیوگ و دیگر بھگوتی اور ترک وغیرہ قابل دید

المشتہر

عبد العزیز جگہ مبارک تعلیم القرآن

کرشن قادیانی کی ایک اور پیشگوئی سچی ہو گئی

اذا اعدلت حسناء او فت بعہدہا
ومن عہدہا ان لا یدوم لہا عہد

کرشن قادیانی کی پیشگوئیوں کی تکذیب ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہم بھی آپکی تصدیق کرلیتے ہیں۔ مگر اونہی معنے سے جن سے عرب کے شوخ طبیعت شاعر متنبی نے شعر مندرجہ عنوان میں کی ہے شاعر مذکور لکھتا ہے "محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا۔ کیونکہ اوسکو وعدہ کا ضمیمہ یہی ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کریگی" یہی حال کرشن جی کی پیشگوئیوں کا ہے کہ جب کبھی کوئی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اسکے ضمیمے میں گویا کہدیتے ہیں کہ یہ سچی نہ ہوگی تاہم محض اپنی کوشش سے اونکو نباتے ہیں؛-

منشی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کی بابت ایک پیشگوئی مہاراج نے کی تھی۔ جو ۴ جنوری کو صاف لفظوں میں جھوٹی ہوئی مگر کرشن جی اور چیلے ایسے کہاں تھے کہ حیاداری سے خاموش رہتے۔ الٹے اکڑتے ہوئے الحکم کا اڈیٹر ایک لمبے چوڑے مضمون میں مہاراج کی حمایت کرتا ہے چونکہ وہ مضمون سارے کا سارا دلچسپ ہے نیز سیاہ باطنوں کے اندرونہ حال کا آئینہ ہے اسلیئے ہم اُسے تمام وکمال نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں؛-

ایک نشان پورا ہُوا

الحکم کے ناظرین لودہانہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعد اللہ نومسلم متخلص بہ سعدی کے نام سے خوب واقف ہیں یہ وہی شخص ہے۔ جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت میں خاص شہرت حاصل کی تہی۔ اور یہ وہی شخص ہے۔ جس نے آتہم عیسائی کی پیشگوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دکھ دیا تہا۔ اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامت سلمہ اللہ تعالی کے ایک بچہ کے فوت ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور آسے عیسائیت کی تائید[*] کی دلیل ٹھیرایا تہا۔ جیسر حق قیوم

ل مرزا صاحب کو کرشن کا خطاب ہم نے نہیں دیا۔ بلکہ خود اونہی کا تجویز کردہ ہے کہ اونہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں اس لقب کا خود اظہار کیا تہا۔ مگر افسوس ہے کہ ایکدفعہ اظہار کرکے پھر ایسے شرمائے ہیں کہ نہ اونہوں نے خود نہ اونکی کسی حواری نے آپکو اس لقب سے کبھی یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید وہ اس عہدے سے معزول کئے گئے ہیں (اڈیٹر)

[*] غلط کہتے ہو۔ عیسائیت کی تائید نہیں بلکہ تمہاری تکذیب میں لکہا تہا (اڈیٹر)

اور غیور خدا نے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کو مولوی صاحب کی گھر میں ایک خوشرو اور زندہ رہنیوالے کی بشارت دی۔ جو رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ ۲ کے حاشیہ میں چھپی اور آخر ایک مدت کے ۱۵ - فروری ۱۸۹۷ء کو رات کے دس بجے عبدالحیی سلمہ پیدا ہوا۔ اور یوں خدا تعالی کی پیشگوئی پوری ہوکر اس ہندو زادہ کی ندامت کا موجب ہوئی۔ غیور خدا نے جہاں ہمارے امام کو یہ رحمت کا نشان دیا۔ وہاں اس مخالف میں اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ میں ایک خاص نشان دیا۔ اس لئے حضرت حکیم الامت سلمہ کو گویا ابتر ہونے کی آرزو کی تہی۔ لیکن خدا تعالی کے صادق بندوں پر اعتراض کرنے والے خالی نہیں رہا وہ خدا کے عذاب کا مزا چکھ لیا کرتے ہیں۔ اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۲ پر حضرت امام علیہ السلام نے سعد اللہ کو مخاطب کرکے یہ پیشگوئی شائع کی؛-

حق سے لڑتا رہ۔ آخرای مردود دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ ای عدو اللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسیوقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر اور ہم نے اس طرح پر آتہم کا رجوع بحق ہونا ثبوت نہیں کہا +

یہ وہ پیشگوئی ہے۔ جسکو شائع ہوئے آج ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء تک ۱۵ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہیں۔ اسکے بعد متواتر یہ وحی شائع ہوتی رہی یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی میں سعد اللہ جیسا نوجوان اور مضبوط قویٰ کا آدمی ایک اور شادی کرکے بھی اولاد پیدا کرسکتا تہا۔ مگر خدا تعالی کی باتیں ٹلا نہیں کرتیں اور وہ پوری ہوکر رہتی ہیں سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن ابتک اسکی کوئی اولاد نہیں قطع نظر اس سوال کے کہ اُس نے شادی کی یا کیوں نہیں۔ پس سلسلہ نسل کا ختم ہو جانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سعد اللہ دونوں طرح سے ابتر سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں مخالفت کیلئے اٹہا۔ مگر ناکام اور نامراد رہا +

اور پھر ۱۱ ماہ کے ساتھ جنوری کے پہلے ہی ہفتہ فوت ہو گیا۔

اور اس طرح بالآخر انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی سچائی پر مہر کر گیا اس پیشگوئی میں جو اوپر دکھلائی۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سعد اللہ کا ابتر رہنا۔ اس امر پر بھی ایک دلیل ہوگا۔ کہ آتھم کے رجوع کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے اعلام اور وحی سے تھا سو آج یہ عظیم الشان پھر روشن ہوا۔ پھر اس پیشگوئی میں سعد اللہ کے انجام کی خبر اس پیشگوئی میں موجود ہے۔

آخر اسے مردار دیکھیگا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ ان الفاظ میں مردار کا لفظ بتا رہا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی میں فوت ہوگا۔ یہ تیسری پیشگوئی ہے۔ جو اسی رنگ میں پوری ہوئی۔ پھر انجام آتھم میں جہاں حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفوں کو بلایا ہے وہاں نمبر ۱۱ پر سعد اللہ نو مسلم مدرس لودھانہ لکھا ہوا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسی جگہ یہ لکھا ہے کہ "گواہ رہ اے زمین اور آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد مباہلہ میں حاضر نہ ہو اور نہ تکفیر و توہین اور تکذیب کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو۔ اور اے مومنو برائے خدا کہو آمین"

اب بتاؤ کہ اس سے بڑھکر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہوگا۔ کہ وہ ایک مضبوط۔ تندرست۔ قوی الجسم اور کم عمر تھا اور حضرت اقدس اسکے مقابلہ میں ہمیشہ بیمار رہنے والے اور پیر مرد اور پھر مخالفوں کے خیال میں معاذ اللہ مفتری علی اللہ۔ پھر یہ بات کیا ہے کہ جو اسکے مقابلہ میں آتا ہے۔ انکے سامنے اس جہان سے چلدیتا ہے یہ خدا تو بزرگ و برتر کے نشانات ہیں جنکی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھیں اور جن کے سننے کے کان ہوں سنیں" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۵)

اس مضمون میں اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے۔ اور "دروغ گو را حافظہ نباشد" کی مثل کو بالکل صادق کر دکھایا ہے منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان لکھا ہے۔ حالانکہ وہ پنشن یاب تھے جو کہ تریسٹھ برس سے کم عمر مضبوط اور قوی الجسم اور کم عمر نہیں ہو سکتے۔ پھر مرحوم کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرتے ہے

مگر افسوس کہ مولوی عبدالکریم کرشن جی کے اس الہام سے نہیں کرتا جسکی نسبت حضرت کو کئی ایک الہام ہوئے تھے۔ کہ بیماری سے صحتیاب ہوگا۔ مگر آخر کار وہ اسی بیماری میں مرا۔ خیر یہ تو اسکی معمولی لاف و گزاف ہے اب سنیئے اصل مضمون کا جواب ؛۔

ہم بتلاتے ہیں کہ کرشن جی کی پیشگوئی بالکل جھوٹی ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی جی کا الہام تھا کہ منشی مرحوم ابتر ہوگا۔ اور ابتر کے معنے ہیں جسکی اولاد نہو۔ چنانچہ مفردات راغب میں (جسکو حکیم نور الدین قابل اعتماد لغات قرآنی جانکر حوالے دیا کرتے ہیں) لکھا ہے۔ فقیل فلان ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه یعنے ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جسکی پیچھے اولاد نہو۔ اور سنیئے قاموس میں ہے الذی لاعقب له ولا نسل له یعنے ابتر وہ ہے جسکی اولاد اور نسل نہو اور سنیئے صراح میں ہے "بے فرزند شدن"

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت لکھا کرتے ہیں کہ میرا اسپر عمل ہے سنیئے فقہ کی کتاب رد المختار جلد ۵ صفحہ ۴۵۵ پر ہے :

العقب عبارة عمن وجد من الولد بعد موت الانسان یعنے عقب اوسکو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے۔ پس ان سب حوالجات کے ملانے سے ثابت ہوا کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ اولاد ہو۔ وہ ابتر نہیں اسی لئے جب مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہتے تھے۔ کہ آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ جسکے جواب میں یہ آیت ابتر والی نازل ہوئی تھی۔ منشی سعد اللہ مرحوم کے ہاں جوان لڑکا ہے۔ پھر وہ ابتر کیسے ہوئے؟

چونکہ مرزائیوں کو معلوم تھا۔ کہ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے جسکی عمر خدا کے فضل سے ۱۹-۲۰ برس کی ہے اور وہ دفتر سرکاری میں ملازم ہے اور اوس کی نسبت بھی حضرت حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن کوم ضلع لودھیانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شادی ہونیوالی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا اسپر لوٹ مچی چالاکی اور ہوشیاری یا مکاری سے اس بات کو تسلیم کر کے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے۔ یہ ڈینگ ہانکدی کہ گو لڑکا ہے مگر آگے اوسکی اولاد نہیں۔ اسلئے منشی صاحب ابتر ہیں۔ تف ہے ایسی نبوت پر اور لعنت ہو ایسی بیجا حمایت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا۔ یہی تمہاری ایمانداری ہے کہ پیشگوئی تو منشی سعد اللہ کے بے اولاد ہونے کی کیجاوے۔ اور ثبوت اسکے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جاوے "شرم چیزیست کہ پیش مردان بیاید" سنو! خدا نے چاہا تو

ہمارا یہ خیال کہ یہ رحم نہ بعضہٖ ثابت ہوگا۔ عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی اور خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اولاد بھی ہوا دیگا۔ لیکن بفرض محال (نعوذ باللہ) اگر اُس لڑکے کے ہان اولاد پیدا نہ ہو۔ تو لڑکا ابتر ہوگا۔ نہ کہ منشی صاحب مرحوم کیونکہ ابتر کے معنے تو یہ ہین کہ اوسکی اولاد نہو (جسکو پنجابی مین **اَوْنتْرَہ** کہتے ہین) منشی صاحب کی اولاد تو اسوقت تک موجود ہے۔ پہر وہ ابتر کیسے ہوسکے +

ناظرین! یہ ہین مرزائی ہتھکنڈے اور یہ ہین کرشن جی کے بائین ہاتھ کے کھیل جن سے اپنی پیشگوئیون کو زور لگا کر سچا کیا کرتے ہین۔ حالانکہ وہ محض غلط ہوتی ہین۔ اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

رسُول قادیانی کی رسالت + جہالت ہر جہالت ہے جہالت

خدا کی شان جہان کہین کوئی مرے۔ یا کوئی بلاء عام نازل ہو۔ کہین زلزلہ آئے کہین طاعون ہو۔ تو یہ منحوس پارٹی خوشیان مناتی ہے کہ ہمارے حضرت اکذب کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ بدخواہ خلوق ہمیشہ اسی تاک مین رہتی ہین کہ کہین سے کسی بلا کی خبر پہنچے سہم ہے ؎

شور بختان بآرزو خواہند + مقبلان را زوال نعمت وجاہ

چونکہ اڈیٹر الحکم نے منشی صاحب مرحوم کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے آتھم کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ اسلئے منشی صاحب مرحوم کے چند اشعار ہم لکھتے ہین جو مرحوم نے اُس زمانہ مین بذریعہ اشتہار شائع کئے تھے۔ اشتہار تو بہت طویل ہے جس نے دیکھنے ہون۔ الہامات مرزا مین دیکھے چند اشعار یہ ہین ؎

اری او خود غرض خود کام مرزا + اری منحوس نافرجام مرزا

ڈبویا قادیان کا نام تو نے + کہین کیا اوبد انجام مرزا

کہان ہے اب وہ تیری پیشگوئی + جو تہا شیطان کا الہام مرزا

دیر توبہ ہے وا ہوجا مسلمان

یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

اڈیٹر اہل فقہ جواب دین

اہل فقہ کے ہر ایک نمبر مین لکھا ہوتا ہے **الجرح علی البخاری** یعنی امام بخاری کی عیب شماری جس سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ اہل فقہ کا اڈیٹر اور اُسکو نامہ نگار امام بخاری کو معتبر اور ثقہ نہین جانتے تاہم اڈیٹر اہل فقہ ۱۱ جنوری کے صفحہ ۳ پر لکھتا ہے کہ "ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم امام بخاری کی توہین کرتے ہین" اچھا تو اب سوال یہ ہے کہ جس طرح الجرح علی البخاری لکھنے سے آپ توہین بخاری نہین کرتے کیا کسی غیر حنفی مثل شافعی مالکی وغیرہ کا بہی حق ہے کہ **الجرح علی ابی حنیفہ** کے عنوان سے امام ابو حنیفہ مرحوم کے قبائح اور عیوب شمار کرے۔ تو پہر آپ ایسے شخص کو امام کی توہین کرنیوالا تو نہ جانینگے؟ مہربانی سے دو حرفی جواب دین +

ہز مجسٹی امیر صاحب اور آریہ لیڈر

گُل است سعدی و در نظر دشمنان خار است

امیر صاحب جب سے ہندوستان مین آئے ہین چارون طرف سے آپکی فرزانگی کی داد آتی ہے۔ ہز مجسٹی نے گائے کی قربانی کے متعلق اپنے آدمیون کو جو منع کیا کہ ہندوؤن کی دل آزاری کا موجب ہے۔ اسپر جہان تمام ہندوستان کے ہندو خوش ہین جلسون پر جلسے کرتے ہین۔ امیر صاحب کو شکریہ اور دعاؤن کے تار دیتے ہین وہان ایک آریہ لیڈر پرچارک جالندہر کا اڈیٹر دور کی سوچتا ہے۔ لکھتا ہے کہ

"امیر صاحب نے اپنی بے تعصب سپرٹ کا خود اظہار کیا کہ جب ہندو جن ہر شیعون کو وہ برا نہین سمجھ سکتے۔ انکی خاطر کے مستحق ہین تو پہر شیعون پر اُن کو تعصب کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی نازک دماغ آدمی ہو۔ اور اوسکو ہندوستان سے کچھ تعلق نہو۔ تو اس کل بیان کو پڑھکر اُس کے دل مین ضرور یہ خیال پیدا ہوسکہ جو شخص اس طرح کی رائے کا اظہار کرتا ہے وہ ضرور ملک ہند کے تسخیر کا کسیوقت ارادہ رکھتا ہے۔ مین نے پہلے ہی لکھا تہا کہ جبتک امیر صاحب کا سفر ختم نہو جاوے۔ اور اوسکو بعد بہی کچھ عرصہ نہ گذر جائے۔ تب تک یہ رائے دینا ناممکن ہے کہ امیر کابل کے سفر ہندوستان کا اصلی مدعا کیا تہا" (سنتیہ دہرم پرچارک ۲۵ جنوری صفحہ ۵)

اُنس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی + اندہے کو اندہیرے مین بہت دور کی سوجھی

بہلا اگر امیر صاحب کے اتنا کہنے سے ہندوستان کی تسخیر کا ارادہ ثابت ہوتا ہو تو کیا عاجز اُس لیڈر کا جو صاف لکھتا ہے کہ

"جب وہ دن آوینگے تب ملک کے رہنے والون کو کسی طرح کی تکلیف ہو گئی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے غیر ملک والون کا راج لیکر آرام وہ نہین ہوتا"

جانتے ہو۔ یہ لیڈر کون ہے؟ سنو! **یہ سوامی دیانند جی مہاراج ہین** +

ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحہ ۱۹۰ پر لکھتے ہیں کیا ایسے خیالات دل و دماغ میں رکھنے والے بلکہ چھاپ کر شائع کر دیں اور اسکا عام زبان اردو میں ترجمہ کر دیں اور اوسپر ایمان و اعتقاد رکھنے والے بھی ہندوستان کے فتح کرنے اور انگریزوں کو نکال دینے کا سودائی خام رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ مہربانی سے اڈیٹر صاحب اس کا مثبت جواب دیں۔

مدرسہ احمدیہ فنڈ

مین خریدار اہلحدیث نمبر ۱۸۸۸ (جو نام لکھنے کی اجازت نہیں دیتے) مبلغ عہ مرحمت فرماتے ہین معہ سابقہ ان اڈیٹر کل عہ جزاہ اللہ

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت سب کچھ لکھا گیا مگر اسد فیہ بعض دوستون نے پوچھا ہے کہ خریداران اخبار اہلحدیث سے چندہ کانفرنس لیا جائیگا۔ اسب سے جواب قلمی ہے کہ چندہ ممبری کو قیمت اخبار سے کوئی تعلق نہین۔ چندہ ممبری اُن سے لیا جاویگا۔ جو ممبر ہوگا۔ خواہ اخبار کا خریدار نہ ہو۔ قیمت اخبار اُس سے لیجاویگی۔ جو اخبار خریدیگا۔ خواہ کانفرنس کا ممبر ہو یا نہ ہو۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جن جن اصحاب کی رائیں اخبار مین بتائید کانفرنس درج ہو چکی ہین۔ وہ اور جنہون نے جلسہ آرہ پر منظوری دی تھی۔ وہ سب درج رجسٹر ممبری ہو چکے ہین۔ رجسٹر کارڈ وغیرہ طیار ہو چکے ہین قواعد منظور ہو کر زیر طبع ہین اور حامیان اہلحدیث خوب کوشش کرین کہ ممبران کی تعداد مین اضافہ ہو۔ چندہ ممبری جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین اہل حدیث کانفرنس بمقام ڈیانوان ڈاکخانہ کراسے پر سرائے ضلع پٹنہ بھیجین اور درخواست ممبری سکرٹری کے پاس روانہ کرین کسی نمبر مین ممبرون کی فہرست درج ہوگی۔

ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

ہمارے بھی ہین مہرباں کیسے کیسے

چند دنون سے ناظرین کو اہلحدیث کی اشاعت کیطرف توجہ نہین دلائی گئی۔ جس سے شائد اس نتیجہ پر پہنچے ہوں کہ اب کافی اشاعت ہو گئی ہے نہین بلکہ اصل وجہ یہ ہو کہ ناظرین کے ملال خاطر کے خوف سے وقفہ دیا گیا ہو آج ایک مہربان کا عنایت نامہ درج کرتے ہین۔ جو ہم نے کہا تہا۔ انہی کے الفاظ بتا رہے ہین مقرر ہے۔ امید ہو کہ ناظرین توجہ سے نہ صرف پڑھینگے۔ بلکہ عمل بھی کرین گے عنایت نامہ یہ ہے :۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مجھکو اس پرچہ اہلحدیث کے مطالعہ و اشاعت کا از حد شوق و تمنا رہتا ہے مگر بباعث اشغال درس تدریس کے فرصت سیر و سفر بہت کم ملتی ہے۔ چنانچہ عرصہ ایک برس سے کچھ نہ ہوا کہ کچھ کوشش کیا تو چھہ خریدار بنا کر آپ سے اُن لوگون کے نام پرچہ جاری کروایا۔ اور اسکی ترقی کی خبر سنکر جی کو بڑی خوشی ہوتی ہے اور سچے دل سے دعا کرتا ہون کہ اے پروردگار تو اس اسلامی پرچہ کو ایسی ترقی اور اشاعت عطا فرما کہ ہر اسلامی بہائیون کے ہاتھون مین نظر آوے اب مین اپنی پیارے ناظرین کی خدمت مین سچے دل سے عرض کرتا ہون کہ لے قوم کے بہی خواہو۔ ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو کر اس پرچہ کی اشاعت مین کوشش و توجہ فرمایئے اور اسکی اشاعت کی تحریک کو ایک ضروری امر خیال فرما کر اپنے احباب اپنے حلقہ اثر مین خالص دل سے کام لیجئے اور اپنا فرض منصبی سمجھئے۔ ہائے افسوس اے پیارے بہائیو! ہم جب دوسری قومون کو دیکھتے ہین کہ اپنے باطل مذہبون کی اشاعت مین اپنی جان و مال کا ذرا بھی دریغ نہین کرتے اور میرے اسلامی بہائی غفلت مین پڑے خراٹے لے رہے ہین۔ تو دل پاش پاش ہو جاتا ہے ساری قومین ہین کہ آگے بڑہتی جاتی ہین۔ ایک ہم ہین کہ ہمارا قدم پیچھے ہٹتا جاتا ہے ؎

تو دستگیر شو اے خالق کریم کہ من
پیادہ میروم و ہمرہاں سوار اند

اگر مناسب سمجہین تو بعض مضمون بالا کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی گوشہ مین جگہ دین

راقم خادم قوم نواب علی اندیورہ ضلع دربہنگہ

تقریر ہے کی ماتوت

کا اشتہار طیار ہو چکا ہے۔ جن جن صاحبون نے طلب کیا تہا۔ ہر سہ بکلیدہ پر ارسال کیا گیا۔ اور جو اصحاب اس کار خیر مین حصہ لینا چاہتے ہون۔ جلد منگوالین۔ ہندوستان کے ہر گوشہ سے علماء اسلام کے دستخط آ رہے ہین۔ خدا تعالی اس رسم کو مسلمانون سے دور کرے اور علماء کو نیک جزا دے

تفسیر ثنائی

جلد اول ۱۲ جلد دوم ۱۲ جلد سوم ۱۲ جلد چہارم ۱۲ ہر چہار جلد کی قیمت معہ محصول (۱۲)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (قرآن مجید مع ترجمہ و تفسیر عربی) ... قیمت ... (عہ) منیجر اخبار اہل حدیث امرتسر

سوال از علماء احناف
(از نامہ نگار)

ناظرین اچھی طرح واقف ہیں کہ مذہب حنفی میں آجکل جو کچھ التزام مذہب کا دعویٰ ہو رہا ہے اور جو کچھ یہ اپنے آپ کو پابند مذہب کا خیال کرتے ہیں ہم آج آپ کے سامنے علماء احناف کو عموماً اور اہل فقہ کے ہونہار ایڈیٹر کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے ذیل کے مضمون کا رد باقاعدہ اور اصول سے دیں اگر جواب باقاعدہ ہو گا تو ہم ہرگز جواب الجواب نہیں دینگے لا یہ کہ آپ لوگوں کی تقلید کا التزام کا خیال محض خام ہو کبھی کسی شخص کی تقلید کا التزام آجتک تو علماء احناف ہوئے یا آئندہ ہونگے انسے کبھی نہ ہوا۔ اور نہ ہو سکیگا۔ یہ ایک ہی امام کی تقلید کا التزام بہت دشوار ہے ہم اپنی تحقیق میں اکثر علماء احناف محققین کو مقلد شخصی نہیں پاتے جیسے اب ہم بطور نمونہ مشتے از خروارے چند بڑے مشہور علماء مقلدین کے اقوال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ حافظ الفقہ فاضل اخون حبیب اللہ قندھاری حنفی نے مختتم الحصول میں فرمایا ہے:۔ وَهَل يُقَلِّدُ المقلد العامل بمذهب في حكم غيره المختار نعم للقطع بان المستفتين من عصر الصحابة وغيرهم حيث كانوا يستفتون مرة واحدا واخرى غيره غير ملتزمين مفتيا واحدا وشاع ذالك وتكرر ولم ينكر فكان اجماعا على ان التزام مذهب معين غير لازم واختلف في انه هل هو ملتزم بمعنى انه لو التزمه فهل يلزمه الاستمرار عليه على ثلثة اقوال فقيل نعم لان الالتزام تبني على ظن حقية فيجب على موجبه وقيل لا اذ لا واجب الا ما اوجبه الله ولم يوجب على احد ان يتمذهب بمذهب امام بعينه فيقلده في كل ما ياتي ويذر والالتزام لما لم يكن ملزما من الشرع كان بمنزلة التزام كذا الفلان من غير ان يكون له عليه في التقريب وهو الاصح في الرافعي وغيره بل قال ابن حزم اجمعوا على انه لا يحل لحاكم ولا مفت تقليد معين فلا يحكم ولا يفتي الا بقوله انتهى۔ وقد نطقت القرون الفاضلة على عدم القول بذالك بل لا يصح للعامي مذهب ولو تمذهب به لا المذهب انما يكون لمن له نوع نظر واستدلال ومعرفة باقوال امامه واحكامه واما من لم يتاهل لذالك وقال انا حنفي او شافعي كان لغوا كقوله انا فقيه او نحوي۔ انتہی

مختصر ترجمہ:۔ بالاجماع قرون سابقہ سے التزام مذہب معین (دوسرے لفظوں میں تقلید شخصی) لازم نہیں اگر کوئی اپنی طرف سے التزام کا دعویٰ کرے تو پھر اوسکے لئے تین قول ہیں۔ لیکن سچ اور فی الحقیقت بات تو یوں ہی ہے کہ التزام مذہب معین کا ممکن نہیں کیونکہ خداوند کریم نے کچھ بھی واجب نہیں کیا کہ ایک ہی امام کے مقلد ایک ہی مذہب کو پکڑے رہیں۔ اور عامی کے لئے تو تقلید شخصی درست ہی نہیں۔ کیونکہ مذہب تو اوسکا ہوتا ہے۔ جسکو کچھ معرفت دلیل اور احکام میں ہو۔ اگر عامی ہو۔ جاہل ہو۔ زبردستی کہے کہ میں حنفی المذہب ہوں یا شافعی مذہب رکھتا ہوں تو وہ ایسی لغو اور لیچ بات ہے۔ جیسا کوئی اپنے کو کہے کہ میں نحوی ہوں یا فقیہ) اور دیکھو مشہور حنفی قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیر مظہری میں تحت آیت کریمہ قل یا اھل الکتب تعالوا الی آہ۔ بعد نقل حدیث عدی ابن حاتم کے ارشاد فرماتے ہیں ومن ھہنا یظھر انہ اذا صح عند احد حدیث مرفوع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالما عن المعارضۃ ولم یظھر لہ ناسخ وکان فتوی ابی حنیفۃ رحمہ اللہ مثلا خلافہ وقد ذھب على وفق الحدیث احد من الائمۃ الاربعۃ یجب علیہ اتباع الحدیث الثابت ولا یمنعہ الجمود على مذھبہ من ذالک لئلا یلزم اتخاذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ (مختصر ترجمہ) جب مرفوع صحیح حدیث مل جاوے اور مثلاً ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا فتویٰ خلاف اوسکے ہو اور کسی ایک امام کا فتویٰ موافق حدیث ہو۔ تو اتباع حدیث ثابت حدیث مرفوع کا سب پر واجب ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ (بلکہ اپنے ہی امام کے اقوال پر اڑے رہینگے) تو ایسی تقلید بدلیل۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ شرک ہو جائیگی۔ اور ملا علی قاری حنفی نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے کسی پر یہ بار نہیں ڈالا ہے کہ تم حنفی ہو جاؤ۔ شافعی ہو جاؤ۔ حنفی مذہب ہی کا التزام کرو۔ بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ اگر اہل علم ہو۔ تو قرآن و حدیث پر عمل کرے اگر جاہل ہو تو بلا تخصیص کسی عالم سے کسی مسئلہ کو پوچھ لے۔ چنانچہ شرح عین العلم میں فرماتے ہیں:۔ ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ ما کلف احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل کلفھم ان یعملوا بالکتاب والسنۃ ان کانوا علماء ولیقلدوا العلماء ان کانوا جھلاء افسوس کہ پھر آپنے پر حنفی مذہب کا بار ڈالا یا شافعی مذہب کا اور جبکہ علماء حنفی خود متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ حنفی یا شافعی ہی ہو ضرور نہیں بلکہ اگر عامی اپنے کسی مسئلہ سے واقف نہیں تو اپنے شیخ وغیرہ سے پوچھ لے جیسے ابھی ملا علی قاری کی عبارت دیکھ آئے ہیں ولیقلدوا العلماء ان کانوا جھلاء یہ کیا معنے کہ زبردستی چاروں آئمہ کے پابند ہو جائیں۔ ملا علی قاری حنفی نے جو عام قاعدہ رکھدیا۔ یعنے ولیقلدوا العلماء۔ علماء کے لفظ میں عام ذی علم داخل ہیں کسی ایک کی تقلید کے التزام کا حکم نہیں اور چلئے۔ سید بادشاہ نے شرح تحریر میں فرمایا ہے:۔

فان ارادوا یعنی المشائخ القائلین من الحنفیة بان المنتقل من مذهب الی مذهب آثم یوجب التعزیر ان ارادوا هذا الالتزام فلا دلیل علی اتباع المجتهد المعین بالتزامه نفسه ذالک قولا او نیة شرعا انتهی (مختصر ترجمہ) مشائخ حنفیہ نے جو خیال کیا ہے ۔ کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں انتقال کرنا گناہ ہے ۔ اور جو التزام مذہب کا دعوی رکھتے ہیں اس پر کوئی دلیل نہیں اتباع اور تقلید ایک ہی امام کے کرنے پر کوئی سند نہیں، اور سنو! اخرج الخطیب البغدادی ان الدارکی من الشافعیة کان یستفتی وربما یفتی بغیر مذهب الشافعی وابی حنیفة فیقال له هذا یخالف قولهما فیقول ویلکم حدث فلان عن فلان عن النبی صلی الله علیه وسلم (مختصر ترجمہ) دارکی جو شافعی مذہب رکھتے تھے ۔ کبھی اپنے مذہب کے خلاف حدیث صحیح پر فتوی دیتے اور لوگ ان سے کہتے کہ آپ نے شافعی یا حنفی مذہب کے خلاف فتوی دیا تو آپ فرماتے [illegible] ایک مقام دو منع ہے اس میں [illegible] ہیں کہ ایک حدیث رسول اللہ کے مقابل پیش کرتا ہے یہاں تک کہ ہم صرف علماء مقلدین ہی کے اقوال سے یہ بات ثابت کرتے آئے کہ تقلید کا التزام غیر ممکن ہے مگر اب ہم سب سے [illegible] ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے اقوال پیش کرتے ہیں جس کو دیکھنے سے اور بعض انصاف سے غور کرنے سے آپ خوب سمجھ جاؤ گے کہ یہ تقلید شخصی اور تقلید شخصی کا التزام خیال خام ہے ۔ دیکھو اور بعض انصاف سے دیکھو امام زندوستی نے روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ امام ابی حنیفہ سے نقل کیا ہے ۔ انه یعنی ابا حنیفة سئل اذا قلت قولا وکتاب الله یخالفه قال اترکوا قولی بکتاب الله فقیل اذا کان خبر الرسول یخالفه قال اترکوا قولی بخبر الرسول ثم قیل اذا کان قول الصحابة یخالفه قال اترکوا قولی (ترجمہ) کسی نے حضرت امام ابی حنیفہ سے پوچھا جب آپکا قول قرآن یا حدیث کے یا صحابہ کے خلاف ہو تو کیا کیا جائے آپ نے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دینا اور امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں وکان الامام مالک یقول ما من احد الا وماخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله علیه وسلم (یواقیت الجواهر) ترجمہ ۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اسکے قول سے اخذ ہو اور وہ کلام اس کا اس پر رد نہ ہو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی قول الامام [illegible] کر دینا چاہئے) نیز میزان میں امام الربیع فرماتے ہیں ۔ انه یعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذهبی فاتبعوه واعلموا انه مذهبی انتهی (ترجمہ) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا جب حدیث صحیح تمکو پہنچے اور میرا مذہب خلاف حدیث ہو تو میرے مذہب کو چھوڑ دینا اور حدیث رسول اللہ کو لے لینا ۔ اور یواقیت الجواہر میں شعرانی فرماتے ہیں ۔ وکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع الله ورسوله کلام ۔ لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا النخعی ولا غیرهم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة (ترجمہ) حضرت امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ۔ کہ کسی کو کلام اللہ و رسول سے سوا [illegible] کرنیکا حق نہیں نہ تقلید میری کیجاوے ۔ نہ امام مالک نہ امام نخعی کی بلکہ موافق قرآن و حدیث کے چلو

ناظرین اب ہمارے ان سب اقوال کو پیش کرنیکی وجہ یہ ہے کہ تقلید شخصی جائز نہیں اگر کوئی التزام مذہب کا دعوی کرے تو باطل ہے اور ہم نے جتنے اقوال پیش کئے ہیں ۔ یا تو علماء مقلدین کے ہیں یا حضرات ائمہ اربعہ کے ۔ اب علماء احناف سے سوال ہے ۔ کہ یا تو ان اقوال کو غلط ٹھیراؤ ۔ یا ہمارے دعوے کو غلط ۔ تعجب نہیں کہ تقلید شخصی کے جوش و خروش میں علماء مذکورہ کے اقوال کو بھی غلط ٹھیرا دیں اور دو چار سنا دیں ۔ کیونکہ یہ تو اس زمانہ کے [illegible] کا ادنی کام ہے [illegible] دوسرا یہ کہ کیا یہ سچ ہے کہ کتب فقہ معتبرہ میں عموماً حضرت امام ابی حنیفہ کے اقوال سے چشم پوشی کرتے ہوئے صاحبین وغیرہما کے اقوال پر فتوی دیا جاتا ہے ۔ اور یہ بھی لکھا ہوا ہوتا ہے ۔ کہ صاحبین کا قول یہ ہے صاحبین نے امام صاحب پر ترجیح کی ہے ۔ اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اکثر فتاوی صاحبین کے قول پر ہوتے ہیں ۔ اسیطرح اور شاگردوں کے قول پر بھی پھر حیرت ہے کہ تقلید کے التزام کے دعوی کرنیوالے صاحبین علیہما الرحمة کے قول کو کیوں لیتے ہیں جب التزام کا دعوی ہے تو امام ہی کے اقوال کو کافی سمجھنا چاہئے اسلئے ہم کہتے ہیں اور ہمارا دعوی صحیح ہے کہ التزام مذہب اور تقلید شخصی کا خیال محض باطل ہے جیسے ابھی آپ خود علماء مقلدین کے اقوال سے ہمارے دعوے کی صحت پاتے ہیں ۔ اب سوال یہ ہے کہ اس اختلاف سے آپکی تقلید شخصی کہاں قائم رہتی ہے اور اس اختلاف کی وجہ کیا ہے ۔ جواب باقاعدہ ہو وے تبھی ہم آپکے جواب کا جواب دینگے اس ایسے اختلاف کی وجہ ہمارے نزدیک یہ ہے ۔ کہ خود صاحبین اور جتنے شاگرد کہ امام ابوحنیفہ رح کے تھے وہ سب تقلید شخصی کو برا سمجھتے تھے ۔ جبھی وہ تو ذات اپنے استاد کے خلاف حکم کرتے گئے ۔

(التماس) میری پیاری جماعت میرے پیارے محمدی بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے ۔ کہ ہم انشاء اللہ کبھی اس پر بحث کرینگے ۔ کہ جتنے اولیاء اللہ جنکو زمانہ ولی مانتا ہے ۔ وہ مقلد شخصی نہیں تھے ۔ بلکہ اون کی تقلید عام ہوتی تھی اور یہی ثابت کرینگے کہ تقلید شخصی بری ہے ۔ راقم ابو النعیم محمد عبدالعظیم حیدرآباد دکن محلہ [illegible]
[illegible]

روئداد مدرسہ باقیات الصالحات مسلمات کرنول

الحمد للہ علی کل حال بامید ثواب اللہ اعلیٰ الخیر کفاحلہ خاکسار نے نصف ماہ رمضان و عید الفطر سفر میں طے کیا مگر اصلی غرض کہ غرباء مدرسین کے لئے تنخواہ مہیا ہوا کی ہوجاتے ۔ اور مسجد باقیات الصالحات بن جاوے ۔ پوری نہ ہوئی کہ بعض حضرات خود پریشان ملے بہ نسبت سال گذشتہ عطیہ کم دیئے بعض خود سفر میں تھے ۔ بعض کے پاس پہنچ نہ ہوئی ۔ کہ ستمبر نومبر کو خاکسار نوکری پر پہنچ گیا اور اب تک بوجہ مشاغلات ملازمت کسی صاحب کو حالت موجودہ سے مطلع نہ کرسکا

اکثر احباب پوچھتے ہیں تو ضرور ہوا کہ بذریعہ اخبار گہربار مطلع کروں یقین کہ ناظرین عزیز عام و فیاضی تمام بحکم تعاونوا علی البر درجہ فرماکر ناظرین کو مطلع فرمادیں غرباء مجلس باقیات کو ممنون و مشکور فرمادیں ۔ خلاصہ یہ ہو کہ یہ مدرسہ سنہ ۱۹۰۱ء میں حسب فرمان و خوشخبری مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ یعنی حسن تربیت و تعلیم لڑکیوں کی موجب بچاؤ نار دوزخ ہے ۔ میرے والد ماجد حضرت قاضی محمد عبد القادر نور اللہ مرقدہٗ نے افتتاح فرمایا تہا اور بامید اسکے کہ ان کی حسن تعلیم سے انکا تعلیمی خرچ اور تعلیم یافتہ لڑکیاں بحکم حدیث شریف اذا مات الانسان انقطع عملہ الخ موجب صدقہ جاریہ و باقیات صالحات ہوں ۔ مکان مدرسہ جیب خاص سے خرید فرماکر وقف للہ فرمایا ۔ اور سعی بلیغ کیا کہ قومی کمائی سے دو مسلمان مردوں کی قوت بسری ہو ۔ مگر افسوس کہ ایک ہی سال میں حضرت رحلت فرماگئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

فضل الٰہی ہے کہ اب تک یہ مدرسہ ترقی کے ساتھ جاری ہے ۔ ستر لڑکیاں قرآن کریم اور مسائل انجمن حمایت اسلام لاہور ۔ تاریخ اسلامی ۔ خصائل النبی مطبوعہ اہل حدیث پڑھتی ہیں ۔ حساب سیکھتی ہیں ۔ ان سے یک پائی فیس ماہوار نہیں لیجاتی ہے ۔ نہ کوئی چندہ مقرر ہے صرف توکل علی اللہ سعی کیجاتی ہے ۔

تعمیر مکان مدرسہ کیساتھ مسجد باقیات کا چبوترہ قبلہ رخ کی کمان تیار ہوکر کام بند ہوگیا ہے ۔ اگرچہ پتھر موجود ہے ۔ پر چونا اور مزدوری کے لئے خدا کے خاص بندے توجہ فرمادیں تو انشاء اللہ مسجد تیار ہوجاتی ہے بالفعل اسی بانس کا چھپر ڈالکر نماز ظہر و عصر لڑکیوں کو پڑہائی جاتی ہے تا علم کیساتھ عمل کی عادت ہو جاوے ۔

ماشاء اللہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ۔ انکا وضو ۔ انکی نماز ۔ ان کی دعا ، لائق دید مستحق نصرت ذریعہ ہے ۔

غرباء کرنول اسکی سنبھال سے عاجز ہیں بشر دو سے بہی اکثر حضرات حیدرآباد و ملاقہ حیدرآباد ۔ حضرات مدرس وغیرہ اسکے معاون رہے ہیں ۔ اس سال تک برمضان میں حضرات نے عطیہ دیا ہے اسی کیساتھ عرض ہے کہ بطور رسید و اطلاع خاص و عام بذریعہ اخبار ہوا اور آئندہ بہی حسب موقعہ امداد فرماویں عزیز بریاں کا رہائے شعائر شیعت ۔

سینہ مدرسہ باقیات الصالحات جناب خان بہادر حاجی منشی سلطان محمد صاحب بنشنر نوی پیٹ کرنول ضلع کے نام تمام زر چندہ وغیرہ آنا چاہئے ۔

الملتمس خادم خاکسار محمد عبد الرحیم قاضی کرنول و مدرس گورنمنٹ محمڈن گرلس سکول کرنول

واعظان اسلام توجہ فرماویں

گذارش عرض ضروری اینکہ مجھکو اکثر سلسلہ حیثیت

متصل حاجی پور ہوں پر حیثیت خریداری شیار وغیرہ کے جانا ہوتا ہے دو ایک بس کے سلسلہ میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ آریہ پارٹی کا سلسلہ آنجمن کے طور سے آتی ہے اور اسلام اور اہل اسلام پر ایسے ایسے اعتراض بدتہذیبی سے کرتا ہے کہ قابل تحریر نہیں اسوقت اوسکا جواب دینے والا کوئی اہل اسلام کی طرف سے مقابل نہیں ہوتا عجب نہیں کہ شدہ شدہ مریض مسلمانان ہند مرض میں مبتلا ہوجائیں لہٰذا ایک انجمن اہلحدیث یہ جلسہ چہہ سالانہ شاخ جلسہ مذاکرہ علمیہ ہونا چاہئے اور جس کے مہتمم اور صدر انجمن مولانا جناب حافظ عبد الغنی صاحب و حضرت جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب ہوں اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب کیلئے جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری شیر پنجاب ہوں ۔ بس اسقدر گذارش عرض ہے ۔ آنصاحبان کی کوشش سے یہ انجمن قائم ہونی بہت سہل ہے ۔ اور دیگر دیار کے اہل اسلام کو عموماً اور چمپارن ۔ پٹنہ ۔ حاجی پور ۔ مظفرپور کے اہل اسلام کو خصوصاً اسطرف توجہ کرنی چاہئے ۔ مجملہ اہل اسلام عموماً اور اہلحدیث خصوصاً اس کام میں امداد فرماویں ۔ اطہر حسین خریدار از باز پور ضلع مظفرپور

(ایڈیٹر) اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد ایسی ہی ضرورتوں کے لئے رکھی گئی ہے آپ کانفرنس کی ممبری خود بہی منظور کریں اور دوستوں کو بہی ترغیب دیں ۔ پہر دیکہیں کہ ایسے کام کیسے آسانی سے ہوجایا کریں گے ۔

تقریظات (ریویوز)

امرت کی دہارا اس دوا کی نسبت موجد کا دعویٰ ہے کہ تمام امراض کو مفید ہو ۔ اتنی بات ہماری سمجھ میں آتی ہے کہ ہاضمہ کے متعلق امراض کیلئے مفید ہو ۔ خصوصاً عیالدار گہر میں اسکا ہونا ضروری ہو قیمت فی شیشی ۸ (۱۲) پنڈت ٹھاکر دت شرما دفتر اخبار ویش اوپکارک لاہور

اطلاع ۔ یہ مضمون دیرینہ تھے ۔ اس لئے فتوے درج نہیں ہوسکے (مینیجر)

... مفصلہ ذیل مضامین ... شائع ہوتے ہیں ... حدیث و فقہ و تصوف ... الیقین ۲۲ صفحہ فضائل ... ۱۲ صفحہ علوم اسلام ... خبریں اور ہر رسالات ... اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ رسالہ ... مفید ہوگا ۔ کوئی صاحب ... کا اور کوئی رسالہ ... نہیں سنا گیا ہو ہرگز نہیں ... سکتے ہیں کہ مبلغ ... کچھ زیادہ ہی نہیں ... ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ... جو بسا اوقات فی الخیرات ... اس رسالہ کی خریداری ... کا ثواب حاصل کرتے ہیں ... ملتا ہے جو دوسری ... رسالہ کا خریدنا ایکی ... نوٹ جو بہائی غریب ... نہیں خرید سکتے ... جائیگا ۔ بالفعل ہم ... وقف کرتے ہیں ... کی توجہ مطلوب ... بتصدیق نصف ... جو صاحب خریدار ... روپیہ کی ... دیجائیگی المشتہر ... کارکری بانار ... آباد

تذکیر الاخوان

خطبہ جمعہ زبان علیحدہ میں وعظ کرنیکا ثبوت معقول دیا ہے قیمت ۲ (پتہ) کلکتہ کولوٹولہ رتو سرکار لین ۲۵

مولوی ضیاء الدین صاحب

روئداد انجمن حمایت الاسلام دہلی

یہ انجمن ہنوز ایک شیر خوار بچہ ہے گو مقاصد اسکو نہایت

اعلی ہیں یعنی اسلام کی اشاعت چنانچہ اس ایک ہی سال کے عرصہ میں انجمن موصوف نے بہت کچھ کر دکھایا۔ ہماری دعا ہے۔ خدا اس انجمن کو بار آور کرے۔ مگر جب اسباب پر غور کرتے ہیں۔ کہ شہر دہلی میں ایک انجمن اشاعت اسلام بھی ہے تو ہمیں رنج ہوتا ہے کہ مسلمان کیوں ملکر کام نہیں کرتے۔ کیا سکرٹری دونوں انجمنوں کے اسپر غور کرینگے اسکے علاوہ رپورٹ میں بھی چند ایک نقص ہیں۔ سکرٹری کا نام یا پتہ خط وکتابت سرورق پر ہونا چاہئے جو نہیں۔ اخیر میں جناب مکرم مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی کی ایک تحریر ہے جس سے نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نے کس حیثیت سے لکھی ہے ہیں۔ معاون ہیں۔ رکن ہیں۔ عہدہ دار ہیں۔ پہر خود پر ممبران کے شمار میں نمبر ۲۱ لکھکر بہر دستور سلسلہ جاری ہوا اور اس حذف عشرہ کی کوئی کیفیت نہیں بتلائی لیکن المعنیٰ فی بطن الشاعر کی مصداق۔ اسی قسم کی بعض اور بھی فروگذاشتیں ہیں۔ ہمکو اصل مطالب کے نقل ہونے مگر زبان کی تہذیب ایسی سخت کو پسند نہیں کرتی اور علماء کا قول ہے من احد لیعرف اہل زمانہ فیھو جاہل۔ بہرحال انجمن مذکور اس قابل ہے کہ کل مسلمان اس میں شریک ہوں۔ مزید معلومات کیلئے دفتر انجمن حمایت الاسلام دہلی سے خط وکتابت کریں۔

تفسیر فرنی

پہلے پارہ قرآن شریف کی تفسیر ہے مخالفین کے متعلق حاشی میں بہت کچھ لکھا ہے مصنف اگرچہ بعض مرزائی توجیہات متعلقہ لیلۃ القدر سے اپنی اس تصنیف کو پاک رکھتا تو بہت اچھا تھا۔ تاہم مجموعی حیثیت سے قابل قدر ہے۔ قیمت عمر (۴) دفتر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

عناصر قدیم وجدید

اس کتاب میں عناصر قدیمہ وجدیدہ کی مفصل تحقیق کیگئی ہے کچھ شک نہیں اردو میں اپنے مذاق کی پہلی کتاب ہے۔ قیمت ۵ کتاب کی ضخامت اور صفائی کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ (پتہ) ابوتراب علی اسپیکٹنگ پنڈت سکول صدر پورنیہ (بنگال)

شہادت حسین

مرزا حیرت دہلوی منکر شہادت کے مقابلہ میں خاندان پھلواری سے یہ رسالہ ثبوت شہادت میں لکھا ہے اور بحث کے متعلق کافی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ قیمت مرقوم نہیں

(پتہ) حسن میاں۔ پھلواری۔ پٹنہ

شیخ عبد الحق سابق اشنداس کی رپورٹ

جناب مولانا ... السلام علیکم

کے بعد آپکو معلوم ہو۔ ابو عبید کے جنگل میں گیا جاتے ہی مرض نے پہر ستایا۔ چار روز کے بعد چلا آیا۔ اور جو لوگ اسلام میں شامل ہو چکے ہیں اُن کو بھی سنگ لایا۔ اس علاقہ میں داروغہ پولیس بہت ہی سخت آیا ہے۔ عبادت اور دو اس خیال میں لگا رہتا ہے۔ کہ آریہ مذہب پر کوئی خرابی نہ آئے۔ جناب آپ بھی دعا کریں وہ اپنی کام کر سے رونق دے۔ اب چپ بیٹھنے کے دن نہیں۔ مولوی اور بھائی کو کہکر کب کھولینگے۔

راقم عبد الحق مہرو ضلع سہارنپور

عمر کریم کے نام کا اشتہار نمبر ۲۲

(از نامہ نگار اپنی تحریر کے ذمہ دار ہیں) اہلحدیث مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۰ء

میں ایک مضمون اسی سرخی سے نکلا تھا جسمیں ہمارے محترم نامہ نگار صاحب نے مشتہر کے نکاسلاح دی تھی مجھے بھی اسکے ساتھ اتفاق ہے لیکن میں اصلی واقعہ کو ذرا بتلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ بعد فراغت جلسہ آرہ جب شاعر صاحب ... پیرزادہ معتبر شخص نے بات معلوم ہوئی کہ عمر کریم خود بنام عالم نہیں اور جو اشتہار یا رسالہ وغیرہ آپکے نام سے مشتہر ہوتا ہو یا اخبار اہل فقہ یا وکر نام سے مضمون چھپتا ہے۔ وہ فی الحقیقت آپکا مضمون نہیں ہوتا بلکہ ایسے ابوحسن علیحدگان کو ساتھ ایسی دوستی ہو گویا ایک جان دو قالب ہیں۔ بس جو کچھ کارروائیاں ہوتی ہیں شعبہ مذکور کیطرف سے ہیں مجھے تعجب ہوتا ہے۔ کہ عمر کریم اپنے کو حنفی کہتا ہو حالانکہ کسی حنفی نے صحیح بخاری کی نسبت اصح الکتب بعد کتاب اللہ کے نہیں ... کیا ہو آخرش معلوم ہو گیا کہ یہ درحقیقت ابوحسن علیحدگان کا لکھا ہوا ہے جو کسی زمانہ میں زمیندار و رئیس محلہ سلطانگنج شمار کیجاتے تھے۔ اور اب زمانہ کی گردش سے فضول خرچی میں مفلوک الحال ہوکر زرگاروں میں بطعن و تشنیع کا شیوہ اختیار کیا ہو اور عمر کریم ایسے بھولے بھالے حنفی کو اپنی دام میں لاکر آڑ میں کہڑا کرکے شغل کا شغل نکالا ہے بس یہاں پر اس شعر کی تصدیق ہوگئی ہے چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں + کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں + جیسے عمر کریم کا جواب دیا ہے پہر اور جو شکوک پیدا ہوا اسکو بذریعہ اشتہار نمبر ۳ شائع کیا میں ان کا بھی جواب بذریعہ رسالہ العرجون القدیم فی افشاء هفوات عمر کریم لکہا ہے جو ان شاء اللہ تعالی

انتخاب الاخبار

مولوی محمد صاحب ازدیکا ضلع پیلی بھیت اپنی اہلیہ کی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کے ملتجی ہیں۔

مولوی صاحب موصوف پورب کے سفر کو گئے ہیں۔ پوربی احباب سے امید ہے کہ نیک سلوک سے پیش آئینگے۔

ہمارے ایک دوست محمد رمضان ضلع سیالکوٹ کو پچاس سالہ عمر میں لڑکا ہوا ناظرین سے دعا کے خواہشمند ہیں۔ (شکریہ میں غریب فنڈ کیلئے حسب وسعت بھیجی)

افسوس کہ امیر صاحب مردہ مجددوں کے مزاروں پر زیارت کو جاتے ہیں مگر زندہ مجدد کو قادیاں میں دیکھنے کو نہ گئے۔ زیادہ افسوس یہ ہے کہ گورنمنٹ نے بھی امیر صاحب کے ہاں اس امر کی سفارش نہ کی۔ مناسب تو یہ تھا کہ گورنمنٹ قادیانی مجدد کو ہروقت امیر صاحب کی خدمت میں رہنے کیلئے اتاچی مقرر کر دیتی تاکہ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی کہ تیرے کپڑوں سے بادشاہ تبرک حاصل کرینگے پوری ہوجاتی۔ (شاید آیندہ کو ہوجائے)

امیر صاحب نے دہلی میں دربار عید فرمایا۔ درباریوں میں ہندو مسلمان دونوں کے معزز شریک تھے۔ مگر درباریوں کی فہرست میں جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب اور مولوی عبدالمجید صاحب کا نہ ہونا موجب افسوس ہے۔

امیر صاحب نے کلکتہ میں کسی قوم کا اڈریس نہیں لیا۔ بلکہ داخلہ کے وقت استقبال بھی بند کر دیا۔

امیر صاحب نے کلکتہ پہونچکر سب ضوابط کو بالائے طاق رکھکر من مانی سیریں کیں جو جی میں آیا دیکھا کسی پروگرام کی پابندی نہیں کی۔

امیر صاحب نے جامع مسجد دہلی کے لئے چاندی کا ایک جھاڑ کابل سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مگر اس کی حفاظت مسجد میں کون کریگا۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۱ ماہ گذشتہ میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۱۵۵۵۹ موتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں ۵۳۰۳ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۴۴۴۲۔ احاطہ بمبئی میں ۲۱۸۴ بنگال میں ۱۲۶۶۔ صوبجات متوسط میں ۱۴۲۰ موتیں ہوئیں۔

بیدینی کا زور۔ فرانس میں لامذہبی اور بیدینی کا نہایت زور ہے گورنمنٹ فرانس نے مدرسوں اور اسکولوں میں مذہبی تعلیم کلیۃً جبراً بند کردی۔ پادریوں کو سرکاری گرجاؤں میں سے زبردستی نکال دیا۔ عدالتوں میں گواہوں سے حلف نہیں لیا جاتا۔ صرف اظہار بیان لے لیا جاتا ہے۔ فرانس کے لوگ تمام دنیا کے مذہبوں کو توہمات خیال کرتے ہیں۔ اٹلی میں رومن کیتھولک عیسائیوں کے فوائد کی حفاظت سے بھی فرنچ گورنمنٹ نے دست برداری کرکے یہ خدمت گورنمنٹ اٹلی کو سپرد کردی۔

اب اس ملحد اور منکر خدا قوم کا یہ خیال ہوا ہے کہ فرانس کے تمام سکولوں پر جو خدا کا نام منقوش ہوتا ہے وہ بھی دور ہے اور خدا کا نام سکولوں پر سے اڑا دیا جائے۔

مسٹر گوکھلے آجکل شمالی ہند کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ الہ آباد لکھنؤ آگرہ۔ اور علیگڈھ میں سودیشی مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات اور موجودہ حالت پر لکچر دینگے۔

ایک اور مسلمان جج۔ مدراس کے اخبار مسلم سٹریٹ کا بیان ہے کہ مدراس ہائیکورٹ میں عنقریب ایک مسلمان ایڈیشنل جج مقرر ہونیوالا ہے۔ (خدا کرے کہ کام کا مسلمان ہو نام کا نہو۔)

بمبئی میں چوہوں کی ہلاکت کی کاروائی بڑے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ افسران حفظان صحت نے اس بات کو قطعی طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ چوہے بھی طاعون کا سبب ہیں۔ (قادیانی مسیح کے اول مکذب یہی ہونگے)

نواب صاحب بہاولپور کو بھی جدہ میں دس روز کوارنٹائن بھگتنا پڑا مطلق رعایت نہیں کی گئی۔

کلکتہ میں ہز مجسٹی امیر کے دیکھنے اور ان کی وضع قطع کے امتحان کرنے کی غرض سے ایک قافلہ اولوالعزم جاپانیوں کا وارد ہوا ہے جس کی ساتھ جاپانی فوج آنیوالے کے سات اسٹاف افسران بھی ہیں۔ یہ پستہ قد جاپانی لوگ جب بازار یا گلی کوچہ سے گذرتے ہیں۔ وہیں چیئرز کے سرگرم اور پرجوش نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

سردار عنایت اللہ خاں صاحب ولیعہد امیر صاحب کابل نے اعلان کیا ہے کہ پندرہ مارچ کو ہز مجسٹی کی خیر مقدم کے لئے ایک دربار منعقد کیا جائیگا۔ جس میں سرداران قبائل اور علما شریک ہونگے۔ اس دربار میں غالباً ہز مجسٹی امیر صاحب سیاحت ہند کے دلچسپ تجربات اپنی قوم کے سامنے بیان کرینگے (ترقی کے آثار ہیں)

نوٹس

آج کل یہ عام شکایت ہے کہ ہندوستانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دکان میں ہر قسم کا اسباب مثلاً مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچی۔ پنسلیں۔ بٹن۔ آئینے۔ موم بتیاں۔ سوتی اونی۔ ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ بنیان ہر قسم۔ تولئے۔ بٹن۔ لیمپ ہر قسم کی چھتریاں۔ چھڑیاں۔ پنکھے۔ رنگین شیشے۔ ولایتی کنگھیاں۔ ٹراسرز گرم و سرد ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں۔ سارے لاہور میں یہ پہلی دکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے۔ جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہماری بات کی تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کے لئے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ: ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کیجاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۶/ ۸/ سے فی درجن اور فی ریشمی ۵ سے للعہ فی درجن۔ آنڈی پینڈنٹ قلم قیمت ۱۲ /۱۳ /۱۴ /عمہ /عہ/ تک مل سکتی ہے +

المشتہر

شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار۔ لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

دو تجربہ کار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے۔ جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں +

المشتہر

مینیجر شفاخانہ شاہی موچی منڈی لاہور

مجرب ادویہ

برقی بسٹ اس بکس میں دو شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست ہر گون کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضیکہ یہ بسٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ہے۔

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دوائیں ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ہے

موسیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری درد کمر وغیرہ کے لئے کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگتے ہی دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۴ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی منی و مولد خون ہے بچے بوڑھے جوان سب کو یکسان مفید ہے قیمت فی چھٹانک معہ محصول عہ

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو۔ اور دماغ کمزور ہو نزلہ اور درد سر سے تنگ آ گئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایت رفع ہو جائینگی فی ڈبیہ عہ معہ محصول

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند منی بڑھتی ہے اور گاڑھی ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی عہ

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں ہاضمہ کیلئے اکسیر میں عجیب الاثر ہیں قیمت فی شیشی عہ معہ محصول

نوٹ: علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے دوائی طلب کرتے وقت پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جاوے +

المشتہر ہرو پرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

حسب الارشاد مولینا (ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

رسالہ
حجم ۱۰۰ صفحہ ماہوار
سے صد عوام ہے
اس رسالہ میں صد
بصورت کتاب مسلسل
علوم دینیہ (قرآن
۳۲ صفحہ تردید
اسلام و ہدایت
۸ صفحہ تاریخ
۸ صفحہ ناظرین از
اہل اسلام کو
کہہ سکتے ہیں کہ
بھی ہندوستان
پھر کوئی صاحب
سالانہ اسکی قیمت
ہرگز نہیں ۱۰
کون مسلمان ہے
کے مصداق بنکر
میں سبقت کرنے
اور وہ کون معاون
بھائیوں کو اس
کوشش کرتے
ہیں اور قیمت
ان کو مفت دیا
۱۰۰ پرچہ اپنی طرف
باقی کیلئے اہل
سے مطلع
قیمت لیجائیگی
ہم پہونچائیں گے
کتابیں انعام
مرزا محمد یوسف شمس
نیمز

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ ... امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اہلحدیث

نمبر ۱۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ [illegible]
والیان ریاست سے [illegible]
رؤسا وجاگیرداروں سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
غیر ممالک سے [illegible]
ششماہی [illegible]
انڈیا والوں سے [illegible]

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

امرتسر یوم جمعہ مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء

15 FE 07

اسلام اور رسوم محرم

مسلمانوں کو جسقدر رسوم تعزیہ نے نقصان پہونچایا ہے اُس قدر شاید کسی رسم نے نہ پہنچایا ہوگا۔ ہزارہا بلکہ لاکھہا روپیہ محض رسم تعزیہ کی بدولت ضائع ہوتا ہے حالانکہ تعزیہ ایک ایسی رسم ہے کہ تمام علماء اسلام اس سے منع کرتے ہیں آج ہم ایک فتوے علماء اسلام کا درج کرتے ہیں جو انجمن نصرت السنۃ امرتسر کی طرف سے ہمیشہ محرم کے موقع پر نکلا کرتا ہے۔ وھو ہذا :-

جس جگہ یہ اشتہار پہنچے وہاں کے نیکدل مسلمان اسکو چھپاکر بکثرت شائع کردیں یا مطبع اہلحدیث امرتسر سے ۴ر فیصدی قیمت پر منگواکر تقسیم کریں۔

TAZIAS ARE STRICTLY PROHIBTED BY ISLAM.

تعزیہ منع ہے

مسلمان بھائیو! خدا ہم سب کو نیک ہدایت دے۔ تم جانتے ہو کہ یہ دنیا ہمیشہ کیلئے رہنے کی جگہ نہیں۔ تم جانتے ہو کہ پہلے تو کوئی مرتا تھا۔ تو کئی کئی روز بلکہ مہینوں اور سالوں تک بستر پر بیمار رہتا تھا اتنے عرصہ میں کوئی نیک کام بھی کرلیتا تھا۔ کسی گناہ سے توبہ بھی کرلیتا تھا مگر آجکل جو بیماری چلی ہے یہ تو اتنی فرصت بھی نہیں دیتی کہ کسی ادہورے کام کو بھی پورا کرسکیں تم جانتے ہو اُس بیماری کا نام طاعون ہے جس نے تمام حکیموں اور ڈاکٹروں کو عاجز کردیا ہے جو میدان جنگ کیطرح گولہ برساتی ہے مگر میدان جنگ کے گولہ کی تو آواز ہوتی ہے اسکی آواز بھی نہیں پس ایسے وقت میں کیا ہم مسلمانوں کا بالخصوص یہی کام ہونا چاہئے کہ ہم معمولی کھیل تماشوں میں لگے رہیں؟ نہیں بھائیو! ہوش کرو تمہیں یاد ہے کہ ہمیشہ تمکو انجمن نصرت السنۃ امرتسر بذریعہ اشتہار اطلاع دیتی ہے کہ تعزیہ کی رسوم کو چھوڑ دو۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجمن کی آواز خالی نہیں جاتی۔ ہر سال تعزیہ داری میں کمی ہوتی ہے مگر بھائیو! اتنے سالوں سے تم سنتے ہو پھر تعمیل میں دیر کیوں ہے؟ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایمانداروں کی یہی علامت فرمائی ہے کہ اِنْ تَتَّقُوا

ضروری اطلاع :- جس ہفتہ اخبار نہ ملے اسی ہفتہ خبر کریں ورنہ بعد میں کریں گے تو بیرنگ بھیجا جائیگا۔ نمبر خریداری اور گم شدہ نمبر لکھنا ضروری ہے۔ (منیجر)

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا یعنی حکم سنتے ہی فوراً تعمیل کرتے ہیں پس مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ۔ موت کو یاد کرکے تمام قسم کے کھیل تماشے چھوڑ دو جس سے خدا بھی خوش ہو اور حکام وقت کی مشکلات بھی رفع ہوں کیونکہ ہمیشہ کہیں نہ کہیں اس ناجائز رسم کی وجہ سے دنگہ فساد ہو ہی جاتا ہے خدا سب کو ہدایت کرے۔ آمین۔

تعزیہ کی متعلق علماء کرام کا فتویٰ یہ ہے

تعزیہ کا بنانا اور مہندی کا نکالنا سخت گناہ ہے بلکہ بعض افعال انکے شرک ہیں اور تشبہ بالکفار

(مولوی) ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

تعزیہ بنانا باعث عذاب الٰہی ہے۔

(مولوی) ابوتراب عبدالحق امرتسری

تعزیہ بنانا اور مہندی کا نکالنا اور انمیں امداد کرنا بیشک جاہلوں کا کام ہے۔ (مولوی) ابوزبیر غلام رسول مرحوم امرتسری

تعزیہ بنانا اور مہندی نکالنا سخت بدعت اور گناہ ہے۔ (مولوی) غلام مصطفٰے امرتسری

(مولوی) نور احمد امرتسری

(مولوی) محمد یعقوب ساکن امرتسر

(مولوی) عبدالصمد امرتسری

(مفتی) سید عبدالقیوم حنفی جالندھری

(مولوی) محمد حسن اویس لدھانہ

(مولوی) محمد ازد بھا ہیلی بھیت

(مولوی) ابراہیم طراز کرنول (مدراس)

(مولوی) فخرالدین گنگوہی

(مولوی) محمد عبداللہ از کوٹلی لوہاران

تعزیہ مہندی کا بنانا ایسا گناہ ہے کہ جسمیں مخالف موافق سب کو اقرار ہے

(مولوی) ابوعبید احمد اللہ امرتسری

جو کچھ مجیب نے لکھا ہے بیشک درست ہے

(مولوی) عبدالجبار غزنوی امرتسری

بیشک تعزیہ اور مہندی کا نکالنا بڑا گناہ ہے۔

(مولوی خلیفہ) عبدالرحمن امرتسری

بیشک تعزیہ اور مہندی سخت گناہ ہے۔ ترک واجب ہے۔

(مولوی) احمد بخش مرحوم امرتسری

تعزیہ بنانے اور اسکی ترویج میں اعانت کرنیوالا سخت گنہگار اور مفسد ہے

(مولوی فاضل) عبدالمنان وزیرآبادی

تعزیہ بنانا بلاشک شرک اور سخت معصیت ہے۔ (مولوی) محمد عبدالجبار عمرپوری حال وارد کلکتہ

تعزیہ کا وہی حکم ہے جو اوپر گذرا۔

(مولوی فاضل) محمد عبداللہ آروی

الجواب صحیح

(مولوی) عبدالعزیز رحیم آبادی

(مولوی) محمد ابراہیم سیالکوٹی

تعزیہ بنانا اور اس میں کسی قسم کی شرکت اور اعانت کرنا سخت معصیت اور گناہ کبیرہ ہے۔

(حضرات علماء دیوبند)

(مولوی) شیخ حسین عرب محدث بھوپالی

(مولوی) مظہر حسین از مچھلی شہر

(مولوی) ابوصالح محمد عبدالوہاب

(مولوی) احمد اللہ از مچھلی شہر

(مولوی) محمد اسرار الحق مونگیری

(مولوی) ابونعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی (دکن)

(مولوی) حسن میاں پھلواری

(مولوی) علی حسن گیلانی دلالپور

(مولوی) ابوتراب محمد عبدالوہاب مرادآبادی

(مولوی) محمد ابراہیم مدرس کرنول

(مولوی) محمد علی تہرڈ ماسٹر کرنول

(مولوی) عطاء الحق نیا بنگری

(مولوی) ابوالیاس امام الدین کوٹلوی

(مولوی) عبدالوہاب طراز کرنول

(مولوی) نذیر الدین احمد بنارسی

(مولوی) محمد ابوالقاسم بن مولوی محمد سعید مرحوم بنارسی

(مولوی) محمد محسن شملوی

(مولوی) محمد معین الدین پھلواری

(مولوی) عبدالنور دربھنگوی

(سیٹھ) عبدالجبار کرنول

(حاجی) عبدالرحمن خان کرنول

(مولوی) غلام مصطفٰے بدھونہ۔ جھنگ

تعزیہ بنانا بہت بڑا گناہ ہے۔

(مولوی) غلام اللہ قصوری

تعزیہ بنانا بیشک بڑا گناہ ہے

(مولوی) غلام محمد ہوشیارپوری

(مولوی) سید سعادت علی فیض آبادی

(مولوی) عبدالغنی تاجر کتب کرنول

(مولوی) عبدالحمید سوہدرہ گوجرانوالہ

(مولوی) فضل الدین جھگیاں سیالکوٹ

(مولوی) ابویوسف محمد شریف مدرس چہنی شیخاں ضلع سیالکوٹ

(مولوی) عبدالرزاق مومن از کرنول

(مولوی) عبدالرحمن مہتمم مدرسہ دلالپور

(مولوی) عبدالمنان دلالپوری

(مولوی) محمد ظل الرحمن عفی عنہ

(قاضی) محمد عبدالرحیم کرنول

(مولوی) محمد عبدالہادی ہلسوی

(مولوی) محمد کمن گولی

(مولوی) سلطان محمود بنارسی از کرنول

(مولوی) محمد صالح بندو ہولوی

(مولوی) محمد صدیق سرودنوی

(مولوی) عبدالسلام مبارکپوری

(مولوی) محمد ضمیر الحق آروی

(مولوی) محمد مسلم داناپوری

(مولوی) ابوسعید محمد حسین بٹالوی

(مولوی) عبدالحکیم صادقپوری

(حافظ) عبدالقادر کرنول

(مولوی) ابوعبدالجبار محمد جتال امرتسری

(مولوی) تاج الدین از مقام اللہ کے

مولوی خدا بخش (دنکوکا رٹ) | حافظ محمد یار حویلی بہادر شاہ

جن علماء کرام نے دستخط بھیجے ہیں انجمن ہذا انکی شکر گذار ہے اور التماس کرتی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں اس بدعت کی تردید کرتے رہیں۔

اشتہار

محرم ۱۳۲۵ھ فروری ۱۹۰۷ء

حکیم ابو اسحاق محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر پنجاب

اس اشتہار میں تو علماء اہل سنت کے دستخط ہیں مگر علماء شیعہ بھی غالباً اس رسم کو جائز نہ جانتے ہونگے کیونکہ انکی معتبر کتابوں میں اس قسم کی حرکات سے سخت منع کیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے علاقی بھائی شیعوں کو اس طرف متوجہ کریں۔ امید ہے ہماری پیش کردہ حوالجات پر غور کرکے اس بدنما دھبہ کو اپنی پیشانی سے ہٹانے کی کوشش کرینگے جو عوام میں مشہور ہے کہ علماء شیعہ رسم تعزیہ کو جائز جانتے ہیں۔

تعزیہ اور انکی متعلق نوحہ اور بین جو کیا جاتا ہے یہ کرنیوالے اسکی علت اور اصل وجہ صرف اظہار غم تبلاتے ہیں ہم مانتے ہیں کہ امام شہید کی محبت بیشک اس امر کی مقتضی ہے کہ اس واقع کو یاد کرکے اظہار غم کیا جاوے لیکن اس طرح کہ جو امام والا مقام کی مرضی اور تعلیم کے برخلاف نہو انکی مرضی معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس بجز کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال ائمہ اہل بیت کے اور کوئی راستہ نہیں انہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ ایسے غم والم کے موقع پر کیا کچھ کرنا چاہئے۔

کتاب اللہ قرآن شریف کی صاف تعلیم ہے کہ:-

بَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ - (پ ۲ ع ۳)

مومنین صابرین کو مژدہ سناؤ - جو مصیبت کے وقت اناللہ کہتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اسی کیطرف ہم سب نے جانا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں خدا کی طرف سے انپر شاباش اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یاب ہیں"

اس آیت نے ایمانداروں کو مصیبت اور غم والم کے موقع پر تعلیم دی ہے کہ اپنے آپکو اور اپنے تمام متعلقین اور متعلقات کو خدا کی ملک سمجھو اور اس کے تصرفات کو مالکانہ تصرف جانو اور دل میں اس بات کو جگہ دو کہ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را ❊ تو دانی حساب کم و بیش را

شیعہ کی معتبر حدیث کی کتاب کلینی کی روایات اس بارے میں یہہ ہیں:-

عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی ومن اقام النواحۃ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقہ ومن صبر واسترجع وحمد اللہ عز وجل فقد رضی بما صنع اللہ ووقع اجرہ علی اللہ ومن لم یفعل ذلک جری علیہ القضاء وھو ذمیم واحبط اللہ تعالیٰ اجرہ۔

جابر کہتے ہیں میں نے ابو جعفر سے کہا - گھبراہٹ کیا ہے فرمایا سخت گھبراہٹ چیخنا ہے اسے وا ویلا پر چلانا منہ ماتھے سے بال نوچنا جو بین نوحہ کرے اس نے صبر چھوڑدیا اور خلاف راستہ اختیار کیا اور جس نے صبر کیا اور اناللہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کا حمد کیا پس وہ اللہ کے کام پر راضی ہوا اور اس کا اجر اللہ کے پاس ثابت ہوا اور جس نے ایسا نہ کیا اسپر قضا کا جبر اً حکم جاری ہوگا - اور اللہ تعالیٰ اسکا اجر ضایع کردیگا"

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الصبر والبلاء یستبقان الی المؤمن فیاتیہ البلاء وھو صبور وان الجزع والبلاء یستبقان الی الکافر فیاتیہ البلاء وھو جزوع

حضرت ابو عبداللہ نے کہا کہ صبر اور بلا مومن کی طرف دوڑتے ہیں پس بلا اسکو آتی ہے اس حال میں کہ وہ صبر کرنیوالا ہوتا ہے اور گھبراہٹ اور بلا کافر کیطرف دوڑتے ہیں پس بلا اسپر آتی ہے اس میں کہ وہ گھبرانیوالا ہوتا ہے"

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ضرب المسلم یدہ علی فخذہ عند المصیبۃ احباط لاجرہ

ابو عبداللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مصیبت کے وقت مسلمان کا اپنی ران پر ہاتھ مارنا اپنے اجر کو ضایع کرتا ہے"

عن ابی جعفر علیہ السلام قال من عید یصاب بمصیبۃ فیسترجع عند ذکرہ المصیبۃ ویصبر حین

حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں جس بندے کو مصیبت پہنچے اور وہ مصیبت کے ذکر کرنے پر اناللہ پڑھے اور گھبراہٹ کے

لقی اللہ الا غفر اللہ له ما تقدم من ذنبه وکلما ذکر مصیبته فاسترجع عند ذکر المصیبة غفر له کل ذنب اکتسب فیما بینهما۔

وقت صبر کرے خدا اس کے گناہ بخشدیتا ہے اس کو بعد بھی جب کبھی مصیبت اُسے یاد آئے اور وہ انا للہ کہے تو جو گناہ اس نے اس درمیان میں کئے ہونگے سب معاف ہو جائینگے۔"

عن قتیبة الاعشی قال اتیت ابا عبداللہ علیہ السلام اعود ابنا له فوجدت علی الباب فاذا هو مہتم حزین فقلت جعلت فداك کیف الصبی فقال واللہ انه لما به ثم دخل فمکث ساعة ثم خرج الینا وقد اسفر وجهه وذهب التغیر والحزن قال فطمعت ان یکون قد صلح الصبی فقلت کیف الصبی جعلت فداك فقال قد مضی لسبیله فقلت جعلت فداك لقد کنت وهو حی مهتما حزینا وقد رأیت حالك الساعة وقد حالت غیر تلك الحال فکیف هذا فقال انا اهل بیت انما نجزع قبل المصیبة فاذا وقع امر اللہ رضینا بقضائه وسلمنا لامره (فروع کافی - کتاب الجنائز باب الصبر)

قتیبہ اعشی نے کہا میں امام ابو عبداللہ کے پاس انکے بچے کی بیمار پرسی کو آیا۔ تو میں نے آنکو دروازہ پر کھڑے پایا اور وہ غمگین تھے میں نے عرض کیا بچے کا کیا حال ہے فرمایا: اُسے کچھ فرق نہیں پھر اندر گھر میں تشریف لیگئے تو تھوڑی دیر ٹھیر کر باہر نکلے تو آپکا چہرہ خوب چمکتا تھا۔ تغیر اور غم سب دور ہو گیا تھا قتیبہ کہتا ہے میں نے امید کی کہ بچے کو اب بالکل صحت ہو گئی ہوگی اس خیال سے میں نے عرض کیا بچے کا کیا حال ہے فرمایا وہ اپنی راہ پر چلا گیا یعنی مرگیا میں نے عرض کیا۔ جب وہ زندہ تھا تو آپ سخت غمگین تھے۔ مگر اس کے مرنے پر آپکا حال ہی دگرگون ہو گیا یعنی خوش وخرم نظر آتے ہیں یہ کیا بات ہے۔ فرمایا ہم اہل بیت ہیں ہم مصیبت سے پہلے گھبرایا کرتے ہیں (کہ نہ معلوم ہم سے صبر ہو یا نہیں) مگر جب حکم الٰہی آجاتا ہے تو ہم اللہ کی قضا پر راضی ہوتے ہیں اور اس کے امر کو تسلیم کر لیا کرتے ہیں"

(ان روایات کے علاوہ اور بھی کثرت سے اس مضمون کی احادیث کتاب مذکور میں درج ہیں۔ مگر بوجہ عدم گنجائش کے اتنی ہی کافی خیال کی گئیں اب ہمارے علاقی بھائی شیعہ حکم قرآنی اور ان روایات پر غور کریں اور اپنے چیخنے اور چلانے کو ان سے مقابلہ کرکے تو بتلا دیں کہ ان کے چیخنے چلانے

سے اہل بیت خصوصاً امام مظلوم شہید رضی اللہ عنہم راضی ہونگے ہرگز نہیں اسی لئے کسی نیک دل نے کہا ہے ؎

جنتِ اعلیٰ میں ہیں شاہ حسین + رزق پاتے ہیں وہاں کرتے ہیں چین
پھر بھلا کس واسطے ہو غم کا بین + کرتے ہیں ناپاک ماتم شور و شین

یہ سراسر جھوٹ کا طومار ہے

پس شیعہ اخباروں سے عموماً اور ایڈیٹر صاحب رسالہ اصلاح سے خصوصاً توقع ہے کہ وہ رسم تعزیہ اور نوحہ کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں گے ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن + مصلحت بین وکار آساں کن

محرم کے متعلق شرعی حکم صرف یہ ہے کہ ہوسکے تو محرم کی ۹-۱۰ تاریخوں میں روزہ رکھے۔ اسکی وجہ بھی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں ہجرت کرکے تشریف لیگئے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اس ماہ محرم میں روزہ رکھتے تھے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ہوئی اس شکریہ میں ہم روزہ رکھتے ہیں حضور نے فرمایا نحن احق بموسیٰ ہم تو موسیٰ کے زیادہ نزدیکی ہیں پس آپ نے بھی دسویں تاریخ کا روزہ رکھا حدیث شریف میں آیا ہے افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم یعنی بعد رمضان شریف کے محرم کا روزہ سب سے افضل ہے ایک حدیث میں ہے صحابہ نے عرض کیا حضرت اس دن کی تعظیم یہودی بھی کرتے ہیں اور آپ کو یہودیوں کی مغضوبی کیوجہ سے ان کے ساتھ کسی کام میں بھی موافقت کرنا پسند نہ تھا حضور نے فرمایا لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع یعنی اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں کو بھی رکھونگا۔ مگر اسی سال کے اندر آپکا وصال ہو گیا۔ اس حدیث سے علماء نے لکھا ہے کہ نویں اور دسویں دونوں دنوں کا روزہ رکھنا سنت ہے اگر دو نہو سکیں تو دسویں کا ہی کافی ہے۔

امید ہے ناظرین اس تحریر سے فائدہ اٹھائیں گے اور بدرسم تعزیہ کے مٹانے میں مقدور بھر کوشش کرینگے۔ اللہم وفقنا لما تحب وترضی۔

شکریہ

میں منشی شیخ مہرالدین صاحب امرتسری نے مبلغ ۶ اور منشی عزیز الدین صاحب پنشنر فیروزپوری نے عہ اور محمد عبدالسبحان صاحب از مقام مگوری دربار ۸ اور منشی شجاع الدین سب انسپکٹر نے مرحمت فرمائے جزاہم اللہ کل للہم جنہیں ۱ عہ مولوی رحمت اللہ صاحب ساکن چاند پور ضلع شاہجہانپور کے نام لگایا گیا صاحب موصوف نے بوجہ عدم استطاعت عذر ارسال خود دیا

مرزا صاحب قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

مولوی عبداللہ اہل قرآن چونکہ احادیث سے بالکل منکر ہیں ۔ صرف قرآن شریف ہی کو مدار عمل جانتے ہیں ۔ مرزا صاحب قادیان کو مباحثہ کی دعوت دی کہ قرآن شریف سے اپنے دعوی کا ثبوت بتلاؤ ۔ غالبا اس سوال کو ہر ایک دانا منصف مزاج معقول سمجھیگا ۔ مگر افسوس کہ قادیانی پیغمبر کے محاورہ اور اصطلاح میں انصاف کا لفظ مہمل لکھا ہے ۔ جسکے معنے کچھ بھی نہیں لکھے ۔ اسلئے قادیانی اخبار بدر نے بہت ہی اپنے مصنوعی انصاف سے اس درخواست کا جواب ان الفاظ میں دیا کہ :-

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب ،

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان **کھلا نوٹس** شائع کیا ہے ۔ کہ مرزا صاحب مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کریں اور ازروئے قرآن شریف اپنے دعوی مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں ۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں ۔ اور بابا چٹو بھی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا بند کر چکے ہیں ۔ جہانتک ضروری اور مناسب تھا ۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکے ہیں ۔ کہ پھر نہیں کرینگے ۔ ہاں اگر مولوی عبداللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کریں اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں ۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے اور مخالفت کی وجہ بھی لکھیں ۔ تو اس وقت ان کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہو سکتی ہے کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے کہ وہ یہ ثابت کریں ۔ کہ یہ دعوی قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی مخالف ہے ۔" ۲۴ جنوری

اس جواب میں گو اڈیٹر بدر نے اپنے مرشد پیر پان کرشن قادیان کی تقلید کی ہے کیونکہ یہی جواب کرشن جی نے خاکسار کو دیا تھا جب میں ان کی درخواست کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان میں پہنچا تھا ۔ مگر افسوس کہ بدر کے قابل اڈیٹر نے اس جواب دینے میں اپنا ذاتی اور دیانتداری سے کام نہیں لیا جسکی تفصیل ہم بتلاتے ہیں ۔ رسالہ انجام آتھم میں جسکا حوالہ مدیر نے دیا ہے ۔ صرف اتنی عبارت ہے کہ اعدنا ان لا نخاطب العلماء بعد ہذہ التوضیحات ولو یسبونا (انجام صفحہ) یعنی اس سے بعد ہم علماء کو مخاطب نہ کیا کریں گے ۔ گو وہ ہمکو گالیاں دیں ۔ یہ کتاب ۱۸۹۶ء میں چھپی ہے اس سے بعد کرشن قادیانی نے کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا ۔ جوابات دیئے حتی کہ نومبر ۱۹۰۲ء کو رسالہ اعجاز احمدی خاص اس خاکسار کے نام پر ڈیڈیکیشن (نذر) تھا ۔ اس میں میرے علاوہ تمام کو مخاطب کیا ہے اور قصیدہ عربی کا جواب مانگا ہے بلکہ تمام اخبارون میں بذریعہ اشتہار تمام علماء کو مخاطب کر کے اپنا معجزہ ثابت کرنے کا چیلنج دیا تھا ۔ کیا یہ خطاب علماء کو نہ تھا ۔

اچھا یہ بھی جانے دیجئے ۔

۲۵ مئی ۱۹۰۷ء کا اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۳ دیکھئے کرشن جی لکھتے ہیں :-

"اے اسلام کے علماء آپ لوگ ایک مجلس مقرر کریں ۔ جس مجلس کے سرکردہ آپ کیطرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں جو آپ لوگوں کے نزدیک مسلم ہوں ۔ پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر **بحث کریں** ۔ اور ان کا حق ہوگا ۔ کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کرا لیں ۔ اول قرآن و حدیث کی رو سے وغیرہ ۔

کیا یہ خطاب علماء کو نہیں ہے کیا یہ **بحث** کے لئے مطالبہ نہیں ہے کیا ۱۹۰۲ء سنہ ۱۸۹۶ء سے بعد نہیں ہے ۔ پھر یہ کیا ماجرا ہے کہ کرشن جی ۱۸۹۶ء میں علماء کو مخاطب نہ کرنے کا وعدہ کریں ۔ مگر اس سے بعد ہر تصنیف میں مخاطب کر کے اپنے اقرار کو بھول لیتے ہیں آہ ! کیا خوب ہے ۔

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ او نہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

خیر اس وعدہ خلافی پر تو تعجب نہیں بقول زاہر وعدہ توڑنے ہی کیلئے ہوتے ہیں ۔ اور حدیث میں منافقوں سے اس فعل کے وقوع کی خبر بتلائی گئی ہے مگر تعجب تو یہ ہے کہ جب کوئی مخالف مرزا جی کو مباحثہ کے لئے للکارتا ہے تو آپ اور آپکے دام افتادہ سخت اندھی تقلید اور جہالت بلکہ کمال بیحیائی سے کرشن جی کے انجام آتھم کا حوالہ دیکر مباحثہ سے طرح دینے کا بہانہ نکال لیتے ہیں ۔ حالانکہ انجام آتھم سے بعد خود ہی اس قول و قرار کو توڑ بھی چکے ہیں ۔ آہ ! ۔

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

کیا کوئی حقیقی باپ کا بیٹا ہے جو ہمارے پیش کردہ حوالجات کا جواب دے سکے ۔

اولئک اباءی فجئنی بمثلھم + اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ف مجازی بیٹوں سے کچھ نہ ہوگا ۔ جیسے بدر کا اڈیٹر کہ نطفہ کسی کا ہے اور باپ حکیم نور الدین کو لکھا کرتا ہے ۔

تفسیر ثنائی کے متعلق ایک اہل علم کی تازہ رائے

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب از بنارس دال منڈی تحریر فرماتے ہیں :-
مخدومی مکرمی معظمی جناب مولوی فاضل امرتسری دام فیضکم - بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - گزارش یہ ہے کہ اس خاکسار نے تفسیر ثنائی کو از اول تا آخر مع حواشی وغیرہ دیکھا اسکے دیکھنے اور مطالعہ سے نہایت ہی مسرت ہوئی جناب کا جو منہاج سعودی طریقہ سے نہیں تنہا بلکہ نہ ہایت فکر سے کام لیا گیا ہے بفضلہ تعالیٰ ایسی تفسیر زمانہ حال کے موافق زمانہ حال کے اعتراضات کو صرف ترجمہ ہی سے رفع کرنیوالی میری نظر سے نہیں گذری ہے بہ نوبی کہتا ہے کہ مخالفین اسلام کے اعتراضات منیز بعض ظاہر پرستان اسلام کی مشکوکات کا بذریعہ ترجمہ ہی بین قلع قمع کر دیا گیا اور کہ شان نزول کس حسن اسلوب سے بیان ہوا - اور جسقدر تناقض آیات قرآن میں ظاہر محسوس ہوتا تھا - کس خوش اسلوبی سے رفع کیا گیا - اور نیز مسئلہ قراۃ خلف الامام قابل دید ہے بشرطیکہ بعدم تعصب و بشرطیکہ بوجہ انصاف و تدبر و تفکر غرض میری زبان قاصر ہے بیان تعریف سے سمندر کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے خداوند کریم ایسی ذات بابرکات کو اپنی عمر طبیعی کو پہنچاوے کہ بندگان خدا فیضیاب ہوں - اور آپکو دنیا اور آخرت میں درجات حاصل ہوں - آمین - محمد حسین

چار جلدیں چھپ کر طیار ہیں جنمیں چودہ پارونکی تفسیر مع حواشی آگئی ہے قیمت مع محصول چھ روپے (ے) پانچویں جلد چھپ رہی ہے - ناظرین دعا کرین کہ ساری تفسیر جلد ختم ہو -

رند تیا بت ہر کسے در دست گیرد نامہ
من نیز حاضر مے شوم تفسیر قرآن در بغل

درخواست

اخبار اہلحدیث کا دل سے مجھے بہت شوق ہے - کون مبارک وقت آئیگا - کہ ہمارو نصیب بھی اخبار اہل حدیث کا مطالعہ ہوگا - کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرائیں تو اجر عظیم پاویں - بندہ چراغ الدین مرغے چک پور محلہ سیکلان ڈاکخانہ جیپر ضلع سیالکوٹ

درخواست

میں ایک غریب طالبعلم ہوں - اہل حدیث اخبار کا شائق ہوں کوئی صاحب میری مدد کریں - محمد یعقوب طالبعلم معرفت منشی امجد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ محمد شاہ گنج ڈاکخانہ جھنجھرو بانکی پور -

ہم بخاری پرست کسی وجہ سے نہیں ؟

معزز احباب آجکل کے متعصبین حنفاء ہٹ سے صرف ہمکو توحید میں مستقل اور تبع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سرگرم دیکھکر کبھی لہابی بناتے ہیں اور کبھی وہابی کہتے ہیں - کبھی لامذہب تو کبھی غیر مقلد - ان سب سے قطع نظر اہل فقہ کے کسی پرچہ میں ہمارا نام بخاری پرست رکھا گیا ہے گو ہمکو ایک دو وجہ سے رنج نہیں - مگر تاہم ہماری جماعت اہل حدیث کی خاطر اور اُن کے خوش کرنے کیلئے اسکے متعلق کچھ لکھتے ہیں - اول وہ وجہ سن لیجئے جس سے ہمیں رنج نہیں - ایک اس سبب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے متبعین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو صرف توحید اور اتباع ہی کی وجہ کفار نے صابیون کا خطاب دے رکھا تھا - کیا معاذ اللہ اگر آج بھی اسیطرح کے نام منتخب کئے جائیں - دوسری وجہ یہ کہ ایسا ہیچ اور ناقص خطاب دیا گیا ہے - جو شاید کم ذہن کم فہم کے کبھی سمجھ میں نہ آئے - کیونکہ جو لوگ کتاب بخاری پڑھنے سے بخاری پرست ہوجائیں - تو لازم آتا ہے کہ ہر کتاب کا قاری اون کے مصنفین کا پوجنے والا کہلائے وھذا محال - یہ تو کوئی نہ کہیگا اور نہ کوئی ایسا کہنے کو گوارا کریگا - خیر جیسی سمجھ جیسا علم ویسی بات ویسا خیال - اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں - کہ ہم بخاری پرست کسی وجہ نہیں ہوسکتے - اسلام میں توحید ایک اعلی رکن مانی گئی ہے توحید باری تعالیٰ ہی پر نجات کا دارمدار رکھا گیا ہے - جیسے ارشاد باری ہے - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء - اسی طرح توحید سے کلام رب العالمین بھرا پڑا ہے - رات دن ہم جو اپنی نمازوں میں ایاک نعبد و ایاک نستعین اور اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں - توحید کو بار بار یاد دلاتے ہیں کہتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھو خدا ہی کی عبادت کرو - اور خدا ہی سے مدد چاہو - مدد مانگو جب ایسی اسی توحید کے قیام کی وجہ اہل حدیث وہابی وغیرہ کے ساتھ بدنام ہوئے تو پھر یہ کیسے امام بخاری کی پرستش کرنے لگے - یارو ! تم تو ابھی اسی توحید پر قائم رہنے کی وجہ گلی گلی پکارتے پھرتے تھے - کہ یہ جماعت اہلحدیث اولیاء اللہ کی دشمن ہے اولیاء اللہ سے دشمنی چاہتی - کیا تم ان سب باتوں کو بھول گئے - کیا تم نے محض اپنے تعصب سے ایک جھوٹ بات لگادی - زبردستی بخاری پرست نام رکھ دیا - دیکھو کیوں تمہارے اسی مضمون مندرجہ اہل فقہ کے ذیل میں جو یہ فقرہ درج ہے - سے یہ بات ثابت ہوتی ہے - کہ تم نے محض تعصب سے جھوٹا خطاب عنایت فرمایا ہے اور وہ فقرہ یہ ہے " ہم اسوجہ بخاری پرست کا خطاب دیتے ہیں - کہ انہوں نے ہمیں گور پرست کا خطاب دیا ہے " اس فقرہ کے بعد ہم انکو گور پرست کہنے کی وجہ بھی بتلادیتے ہیں - یہ لوگ اس پیاری توحید کے قائل نہیں ہیں انہ اتق

مین عموماً اور اس امت مین خصوصاً تاکید ہے ۔ اور اس قاہر جبار راحم کو قادر علی کل شئی نہین سمجھتے ۔ بلکہ قبور پر جاتے ہین ۔ اسی وحدہٗ لاشریک لہٗ کی مخلوق سے ہر مطلب کے خواہان ہوتے ہین ۔ قوم عیسائی تثلیث کی قائل ہے ۔ تو یہ لوگ لاکھون کے قائل لاکھون ہزارون اولیاء اللہ کے قبر پرست اسی وجہ سے محققین کاملین سلف وخلف کیطرف سے انکو یہ خطاب گور پرستی کا دیا گیا ہے ۔ ان کی ان اور ایسی ہی کرتوتون کی وجہ سے یہ خطاب اونکے لئے بہت زیبا ہے ۔ مگر افسوس تو یہ اور ہم حیران ہین نہ ہمنے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کو اجمیر سمجھا ہے ۔ نہ کلیر کہ پھر ہم کیسے بخاری پرست نہ ہی ہم کسی غیر سے حاجت طلب کرنیکو جائز رکھتے ہین ۔ پھر ہم کیسے امام بخاری کے پوجنے والے کہلائینگے ۔ اے محمدی بھائیو ! بخاری پرست کا آپکو خطاب دینے سے آپ ہی پر یہ بات صادق نہین آئی ۔ بلکہ اس سے ایک طرح کی تجہیل وتحقیر امام ہمام سید المجتہدین قدوۃ المحدثین حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی بھی مقصود ہے ۔ وہ کیا ؛ وہ یہی کہ گویا امام بخاری معبود ومسجود بن گئے جو امام بخاری کی خلاف شان ہے ۔ مین سخت حیران ہون کہ انہون نے امام بخاری کا پیچھا کیون لیا ۔ امام بخاری نے انکا کیا بگاڑا ۔ کیون یہ لوگ امامانِ دین کی توہین کرنا شروع کردیے ۔ کوئی کہتا ہے کہ امام بخاری جاہل تھے ۔ کوئی لکھتا ہے کہ امام بخاری غیر فقیہ بے سمجھ تھے اور لیجئے عمر کریم حنفی عظیم آبادی نے تو غلم بار دیا ہے کہ امام بخاری پر سیکڑون نے جرح کی خود امام مسلم شاگرد نے جرح کی ہے یہ سب غلط ہے ہماری مضمون (سید المجتہدین محمد ابن اسمٰعیل البخاری) مین تم نے معلوم کرلیا ۔ کہ بخاری پر کسی نے جرح نہ کیا بلکہ امام مسلم نے ناخوشی ظاہر کی ہو معلوم نہین وہ کس کی طرف ہے ۔ اگر لو فرضاً بغرض محال ۔ ہم اسکو تسلیم بھی کرلیتے ہین کہ امام بخاری پر جرح ہوئی ہے تو کیا معنا لقد المجتہد یخطئ ویصیب ۔ دیکھو خود امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ پر ہزارون جابجا کسی نے جرح کیا ہے خصوصاً امام ابی یوسف ۔ امام محمد زفر ۔ وغیرہم نے لاکھون ان گنت جا ئے ۔ لوگ یہ خیال نہین کرتے کہ ہمارے امام پر لاکھون جا ئے جرح ہوئی ہین ۔ ہم کس منہ سے امام بخاری پر الزام لگائین ۔ مین دعوے سے کہونگا ۔ کہ کسینے امام بخاری پر جرح نہین کی ۔ اس وجہ سے حضرت قدوۃ المحدثین امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ پر کسی نے جرح نہ کی کہ انہون نے ہر اپنے اجتہاد کو حدیث سے نکالا ۔ جیسے ہم گذشتہ مضمون سید المجتہدین محمد ابن اسمٰعیل البخاری مطبوعہ مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۴ھ مین ایک حدیث لاکر اس سے ماخوذ مسائل جو امام بخاری نے نکالے تھے ۔ بتلایا تہا ۔ اور رہے دوسرے آئمہ جیسے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ وغیرہ نے اکثر جگہ اپنے قیاسات سے کام لیا ۔ اسیوجہ سے اُن کے قیاسات کبھی صحیح اور ٹھکانے لگے ۔ اور اکثر اوقات مخالف حدیث ہو گئے ۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے ایسے پیارے ڈہنگ سے کام لیا ہے کہ ہر بات اور ہر مسئلہ پر بغیر حدیث کے نہین چلے ہین احادیث کے باب باندھے ہین تو قرآنی آیات سے یا حتی الامکان حدیث کی عبارت سے اپنی عبارت کو بھی بہت کم لاتے ہین ۔ اور پھر ایک ہی حدیث پر کئی باب لاکر اسی حدیث سے نئے نئے مسائل نکالتے ہین ۔ حاصل یہ کہ امام بخاری ایک مجتہد مستقل ہین ۔ اور اگر کسی نے جرح کی ۔ ایسے مجتہد عظیم کی شان مین یہ گستاخیان ٹھیک نہین اور ایسے محتاط توحید اور اتباع مین پختہ حضرت سید المجتہدین کیطرف معبود یا مسجود کی نسبت کرنا اچھا نہین اور زبردستی بیچاری جماعت اہل حدیث کو جسنے اپنا مسلک توحید وسنت کو بنایا ہو بخاری پرست کا خطاب دینا نادانی ہے فقط

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم محمدی السنی حیدرآبادی

علماء احناف سے دو دو باتین متعلق تقلید

نامہ نگار انچ رائے کے مالک ہین

آئیے اجامی احناف وبانی تقلید اس فاکسار ذرہ بیمقدار کی وہ تقریرین جو انصاف سے پُر اور تعصب سے خالی ہین بہ سمع متوجہ ہوکر سنئے اور سوچئے انصاف کیجئے !

کچھ سوچئے ذرا تو کچھ انصاف کیجئے ✦ زنگ کجی سے شیشہ دل صاف کیجئے

حیف صد حیف کہ زمانہ حال مین اکثر سے وہ وہ حرکات ناز یبا صادر ہونے لگین ہین کہ بجائے رحمت رحمان کے شیطان کا حلول ہونا بلکہ مجسم شیطان اونکو کہا جاوے ۔ تو بجا ہے یا آیت مثل الذین حملوا التوریۃ کا مصداق کہو تو بہتر ہے پھر بھلا حق باتالیون کے پاس کیا تیلہ ہے ۔ اور یہ امر اہل انصاف دور از اعتساف پر ہویدا ہو ۔ کہ تمام علوم شرعیہ و دلائل سمعیہ کا پیشوا و مقتدا حدیث کلام رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہے فروعات فقیہہ اور روایات سمعیہ وہی قابل سند واعتبار ہین جو اصول حدیث سے مستند وبے انکار ہین عبادات مین بھی یہی حدیث شریف اصل الاصول ہے اور معاملات مین بھی یہی مستند ومقبول ہے ۔ غرضیکہ حدیث اصل اصول جملہ عقائد واحکام اور سنت سنیہ ہے مرکز دائرہ حلال وحرام ہے ۔ خلاف اسکا مردود ازدرگاہ معبود ہے ۔ اور جو عبادت واطاعت کہ بلا سند حدیث ہو مطرود ہے ۔ پس ہر مومن باللہ والرسول کو لازم ہے کہان قواعد حقہ پر لحاظ کرکے جس مسئلہ فقہ کو مخالف کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ پاوے ۔ چھوڑدے ۔ کتب فقہ کے ساتھ خذ ما صفا ودع ما کدر کا سا معاملہ رکھو تعصب ونفسانیت نہ برتے ۔ مسائل اجتہادیہ پر

بوقت ضرورت بلا ترجیح مذہب سے عمل کرو - اور یہ کہ تحقیق مذہبی اور دینی مسائل اور تفتیش علمی و کتب دینی و رسائل بہت عمدہ چیز اور پسندیدہ رسول امین و خداوند عزیز ہے اور بے تحقیقی اور تقلید آبائی ناپسند - اور تعصب و نفسانیت کا دور کرنا تمیزی اور حفظ شریعت اور انتظام دینی اور تمام ارکان اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے - سو جاننا چاہئیے کہ اگرچہ تقلید کا رواج سینکڑوں برس سے ہے اور ہزاروں آدمی مبتلا ہیں - اور اس چودھویں صدی میں متعصب لوگ اسکو فرض واجب بھی بتلانے لگے لیکن بنظر انصاف اور تحقیق دیکھا جاوے - تو قرآن مجید میں بھی اس کی مذمت ہے اور اس امت مرحومہ کے بہت معتبر علماء بلکہ وہ خود مجتہد جنکی تقلید کو واجب ٹھیرایا جاتا ہے - برابر تقلید کی مذمت اور سب کو اس سے بچنے کی وصیت کرتے چلے آئے - چونکہ محض باطل ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ اس آئت پومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض میں تھوڑے غور کے بعد خود ہی کہنا پڑیگا کہ کفر ہے ؞

پس جاننا چاہئیے کہ تقلید اصطلاح شرع میں اسکا نام ہے کہ دین کے معاملات میں ایسی باتوں پر عمل کرے جو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ نے نہیں بتائیں چنانچہ نہایت معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۴۶ میں ہے التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ یعنی تقلید اسکو کہتے ہیں کہ کسی کے قول پر بلا دلیل عمل کرے - یعنی خواہ اس قول پر قرآن و حدیث دلیل ہو - یا نہو - اور سپر عمل کرتا ہو اب وہ آیات نقل کیجاتی ہیں جو تقلید کو باطل کرتے ہیں ؞

۱ - اذا قیل لهم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا اولو کان الشیطن یدعوهم الی عذاب السعیر (سورۂ لقمان رکوع ۳)

۲ - اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون اللہ الخ (سورہ توبہ رکوع ۵)

۳ - واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا اولو کان آباؤهم لا یعقلون شیئا ولا یهتدون (سورۂ بقرہ رکوع ۲۱)

۴ - ولا یشرک فی حکمہ احدا (سورۂ کہف رکوع ۴)

۵ - ویوم یعض الظالم علی یدیہ - یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا (سورہ فرقان رکوع ۳)

۶ - یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا (سورۂ فرقان رکوع ۳)

۷ - ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا (سورہ النساء والمحصنت رکوع ۳)

۸ - ولئن اتیت الذین اوتوا الکتاب بکل آیۃ ما تبعوا قبلتک (سورۂ بقرہ رکوع ۱۷)

۹ - ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ ج وهو فی الاخرۃ من الخسرین (سورۂ آل عمران رکوع ۹)

۱۰ - وکذلک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوها انا وجدنا آباءنا علی امۃ وانا علی اثارهم مقتدون (سورۂ زخرف رکوع ۲)

۱۱ - اس مضمون کی آئت سورہ حج رکوع ۱ میں ہے ؞

ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ویتبع کل شیطان مرید

۱۲ سورہ قصص رکوع ۵ میں ہے - فان لم یستجیبوا لک الخ

۱۳ - سورہ قصص رکوع ۷ میں ہے - ونزعنا من کل امۃ شهیدا ؞

۱۴ - ان الذین یجادلون فی آیت اللہ الخ (سورہ مومن رکوع ۶)

۱۵ - فهل ینظرون الخ (سورہ فاطر رکوع ۵)

۱۶ - الذین یجادلون فی آیت اللہ بغیر سلطان الخ (سورہ مومن رکوع ۴)

۱۷ - وما ارسلنا من قبلک الا رجالا الخ (سورہ نحل رکوع ۶)

۱۸ - او تقولوا انما الخ (سورہ الاعراف رکوع ۲۲)

۱۹ - ولقد ذرانا لجهنم کثیرا الخ (سورہ الاعراف رکوع ۲۲)

۲۰ - واذا فعلوا فاحشۃ الخ (سورۃ الاعراف رکوع ۳)

۲۱ - سیقول الذین الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۸)

۲۲ - وان کثیرا لیضلون الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

۲۳ - وان تطع اکثر الخ (سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

۲۴ - قل لا اتبع اهواءکم الخ (سورۃ الانعام رکوع ۷)

۲۵ - واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل اللہ الخ (سورہ المائدہ رکوع ۱۴)

۲۶ - وان احکم بینهم بما انزل اللہ الخ (سورہ المائدہ رکوع ۷)

۲۷ - واذا قیل لهم تعالوا الخ (سورۃ النساء رکوع ۹)

۲۸ - کل الطعام کان حلا الخ (سورہ آل عمران رکوع ۱۰)

اس میں اسکے علاوہ بھی ہے - (باقی آئندہ)

الہامی کتاب وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث ہے - قیمت (۱۶)

قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مزائیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

سمعنا واقررنا بان ثلاثة ۔ من الاوجه اللتی تلوح وتزھر
تکون بها شیئا لمن قد اذیبها ۔ فمن لم یسلها یعاب ولیو تر
فمنهن احساس سلیم وبعدها ۔ یعدون اخبارا بصدق تخبر
وثالثها عقل وثم جمیعها ۔ ولیس سواها وجه یجتثر
فقول اله الخلق ثم نبیه ۔ لیمها الاخبار بالصدق فاشکروا
وکذلک اخبار الاناس کثیرهم ۔ اذا اخبرونا بالتواتر فازبروا
یضل بمن کان فیه مسلکا ۔ یقول الایا لیت قومی لیشعر
بانی فصل ضل عن مسلکی فلا ۔ مسالک یهدینی الطریق ولیشکر
یقید طورا لغو بزیادة ۔ واخری بنقص فهو همیان یصفر
یفوز کنتو مرارا وربما ۔ یقوم یحاشی ربه یتضور
الدیه از الاطلاع علی الغیب ۔ لاینفع المرء الذی لا یعاند
اذا کان مما لیس یعثره علی ۔ مشاریع للشرع الجدید فیخبر
وذالک مختص بجبار ذی العلا ۔ تبارک یعطی من یشاء ویقتر
والاوفخ فالسه للبینا ۔ جهارا فلم ینکره الا المعنصر
جهارا ابلا شک حریب بریبة ۔ بحضر اصحاب صغیر مصغر
ولیس نبیا عندنا بل محقر ۔ صبی وفی امره لا یوقر
ولیس ولیا قائما بحقیقة ۔ لامر الاله الحق ذاک المحقر
بل شک فی اسلامه ووفاته ۔ سواه وذا یروی ویعی ویوثر
علی ان اخبار ابریب بریبها ۔ وجزم المریاب امر محقر
ولیس من الحق الحقیق لدی النهی ۔ ولا مثله یحکی ویحکی ویوثر
ودعوے المسیح القادیانی انی ۔ اقول علی علم هباء تحقر
فقد ابطلوا دعواه من غیر ریبة ۔ مرارا ولم ینکره الا المنکر
عجبت لقومی کیف زال عقولهم ۔ یصدق ان اسا امره لا یبشر
الم ینظروا ان الفراسة حقا ۔ اذا حصلت فینا به نتذکر
فنخبر طورا ان هذا بصیرنا ۔ وهذا یفید القوم خفا ینصر
وهذا یرم العلم والدین والهدی ۔ وهذا المشیخ الغر ورید نقر

باقی باقی

اخبار اہل فقہ امرتسر کے اڈیٹر کو دوستانہ نصیحت

جناب اڈیٹر صاحب السلیم گو مینے آجتک اہل فقہ کا کوئی نمبر نہیں دیکھا ہے لیکن الگزرش ذرائع سے یہ بات تحقیق ہوئی ہے کہ آپ شرک بدعت کی اشاعت کے علاوہ اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح بخاری کی تردید وتخریب میں مصروف ہیں۔ یاد رہے کہ آپکا یہ فعل اور یہ طریقہ ہرگز ہرگز مذہب حنفی کی حمایت واشاعت میں نہیں شمار کیا جاسکتا ہے +

شرک وبدعت کی اشاعت اور بخاری شریف کی تردید میں اہل تشیع کی ہمزبانی کا نام مذہب حنفی نہیں ہے سراج الائمہ والدین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کیون بدنام کرتے ہو۔ علماء دیوبند سے (جو درحقیقت حنفی اور نعمانی کہلانے کے مستحق ہیں) سبق حاصل کیجئے۔ اس مکروہ طریقہ سے باز آئیے میں خود حنفی ہوں حنفی مذہب کی حمایت واشاعت کو پسند کرتا ہوں لیکن حنفی مذہب کی نہ کہ شرک بدعت کی۔ پس باز آئیے۔ اس طریقہ کو چھوڑ دیجیے

مراد ما نصیحت بود وگفتیم ۔ حوالت با خدا کردیم ورفتیم

شیخ احمد اللہ از دہلی

میاں مٹھو پڑھنا ہے تو پڑھو نہیں تو پنجرہ خالی کرو

(نامہ نگار ذمہ دار ہیں)

اڈیٹر اہل فقہ کی بے بسی کا کیا بیان کیا جاوے جبکہ ہی اہلحدیث کا مقابلہ کرنے بیٹھے اڈہر گئی۔ لگی بغلیں جھانکنے۔ حضرت مولوی فاضل بنے تو جاہل سمجھکر ٹال رہے تھے کچھ دنوں تک یہی باعث تھا۔ کہ مولانا نے توجہ نکی۔ آپ بغلیں بجاتے رہے اناپ شناپ اڑاتے رہے خوب بے سُرا راگ گاتے رہے۔ اب جو فاضل اجل نے قافیہ تنگ کیا تو ساری شیخی کرکری ہوگئی۔ اہلحدیث نے شروع نومبر سے اجتہاد کا مضمون شروع کیا تو کچھ بنائے نہ بنی۔ نومبر سے اجتک مسلسل یہ مضمون جو نہایت اعلیٰ دلائل سے پُر تھا نکلا کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی نکلتا رہیگا۔

آپنے اس عنوان سے بھی کچھ ٹال ٹول قافیہ اڑائی مگر ہم سمجھ گئے تھے کہ یہ حضرت چین بول جائینگے اہلحدیث کے آگے کچھ دال نہ گلی آپنے تقلید کا پٹہ گلے میں ڈالکر اہلحدیث کے ایک نمبر کا بھی پورا جواب اب تک نہ دیا۔ ہاں راس المحدثین سیدنا امام بخاری رضی اللہ عنہ کی شان رفیع میں ہرزہ درائی کرنے لگے۔ دوسری جانب مجدد السنہ مشرقیہ ظلہ العالی سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی۔ حدیث احاد ناسخ قرآن ہوتی ہے۔ بار بار آپ یہی پوچھتے اٹھے۔ کہ کہاں ہے کہاں ہے مجدد السنہ نے اصول معقول سے سمجھایا آپنے سمجھ جب اس نے ایکبار جمایا تو ناچت ہوگئی۔ اب کیا سوگئے۔ ارے میاں جاگو مباحثہ سے نہ بہاگو مجدد السنہ نے دیکھو تو سہو تمہارے عربی شعر اور پیشانی کے نوشتہ حدیثوں کی نسبت اٹھنے کیا لکھا ہے آنکھیں کھولو

فتاوے

س نمبر ۱۱۷۔ زید کے پاس دو عورتیں موجود ہیں اور دونوں سے کوئی اولاد نہیں۔ اب زید بغرض اولاد ایک تیسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ بذریعہ خط وکتابت کے زید کی اور لڑکی کے والد کے درمیان جو معاملات تھے وہ سب طے ہو چکے تھے۔ اور مہر وغیرہ رضامند ہو گئے تھے۔ لڑکی کے والد نے زید کو نکاح کے واسطے بلا بھیجا۔ زید چونکہ ملازم سرکار ہے اسلئے بحصول رخصت ایک یوم الہ آباد آ گیا۔ مگر نکاح کے وقت کسی تنازع کے سبب عقد نہ ہو سکا۔ اور دوسرے روز زید اپنی ملازمت پر واپس الہ آباد آ گیا۔ اسکے بعد لڑکی کا باپ زید کے والد کے پاس جو اُسی شہر میں ہے پہنچ گیا اور کہا کہ ہم ہر طرح سے رضامند ہیں۔ زید کا نکاح کر دو اب چونکہ زید کو دوبارہ رخصت نہیں ملسکتی ہے۔ اسلئے قاضی شہر آگرہ نے زید سے بذریعہ خط کی قبولیت اجابت منگا کر نکاح کر دیا۔ اور اپنے رجسٹر میں درج کر لیا۔ بعد اس نکاح کے لڑکی زید کے والد کے گھر چند روز رہی۔ اب اس میں اختلاف پیدا ہوا کوئی کہتا ہے کہ یہ نکاح جائز ہے کوئی کہتا ہے جائز نہیں ہے مہربانی کرکے بذریعہ اخبار اہلحدیث تحریر فرماویں کہ یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

راقم عبدالحکیم (از الہ آباد)

ج نمبر ۱۱۸۔ سوال خواہ مخواہ لمبا کیا گیا۔ مطلب تو صرف اتنا ہے کہ بذریعہ خط وکتابت کے نکاح ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اسکو ناجائز کہتے ہیں انکا شبہ یہ ہوگا کہ الخط یشبہ الخط (یعنی ایک خط دوسرے سے ملجاتا ہے) تو ہر خط یا اسکا تیقن نہیں ہو سکتا کہ اُسی (دلہا) کا ہے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ خطوط میں اس قسم کی علامات ہوتی ہیں جن سے خاص مکتوب الیہ کی معرفت ہو سکتی ہے۔ علاوہ اسکے جب وہ زندہ موجود ہے تو اگر اس کا خط نہیں تو وہ انکار کر دیگا۔ پس اگر وہ خط انہی گواہوں کے سامنے سنایا گیا ہے جنکے روبرو عورت کے والد نے یا اسکی طرف سے قاضی نے ایجاب کیا تھا۔ اور خط مذکور میں اسی ایجاب کا جو لڑکی یا والدین کی طرف سے ہے۔ قبول کیا گیا ہے۔ تو نکاح بلکل درست ہو جائیگا۔ انما بعثتم میسرین لا معسرین۔

س نمبر ۱۱۹۔ گذارش ہے جو کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت صلعم کا فرمان ہے کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے۔ صرف ایک فرقہ جو میرے اور اصحاب کے طریق پر ہوگا وہی ناجی ہوگا۔ باقی بہتر ناری ہونگے۔ ایک شخص حنفی المذہب کہتا ہے کہ اس حدیث میں باقی ۷۲ فرقوں کے ناری ہونے سے قطعی ناری ہونا مراد نہیں اور وہ یہود اور نصرانی وغیرہ ہیں۔ اور دلیل یہ بیان کرتا ہے کہ صحیح مسلم میں وارد ہے عن ابی هریرة والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت به الا کان من اصحاب النار ترجمہ اس حدیث کا وہ یہ کرتا ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمد کی جان ہے کہ نہ سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اس کا جو واسطے میں بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر وہ ایمان نہ لانیوالا دوزخیوں سے ہوگا۔ اور کہتا ہے اس حدیث سے ایک یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ امت دو قسم ہے۔ ایک امت دعوت دوسری امت اجابت۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بالا میں امت سے مراد امت دعوت ہی ہے ورنہ چند احادیث کا مضمون غلط ٹھہرتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی نماز اور متوجہ ہوا قبلہ کی طرف اور کھایا ذبیحہ کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہے وہ کہ اس کے لئے ہے ذمہ اللہ کا الخ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں۔ اور فرمایا حضرت نے کہ تم جنت میں نصف کے شمار میں ہوگے۔ دوسری حضرت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری امت سب امتوں سے زیادہ ہوگی۔ اسپر وہ حنفی یہ کہتا ہے اگر وہ فرقہ جو کہ جنتی ہے اگر غیر مقلدین ہی کا ہے تو وہ زمانہ حال میں بہت قلیل ہیں اور سابق کا ثبوت نہیں ہے اور اگر ثبوت ہے تو دلائل سے واضح کرنا چاہئے۔ اور اگر شاید یہ کہا جاوے کہ نہیں حدیث بالا میں باقی بہتر ناری فرقوں سے مراد اہل اسلام کے ہی فرقے ہیں مگر بسبب بعض گناہوں بدعات وغیرہ کے بعد کسی قدر مواخذہ کے دوزخ سے نکالکر یہ بھی جنت میں داخل ہونگے اور ایک ناجی فرقہ سے مراد اہلحدیث ہی ہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے قلیل من عبادی الشکور تو اسکی بابت یہ عرض ہے کیا وہ تھوڑی شکر گذار بندے اہلحدیث ہی میں ہوتے ہیں اسلام کی اور فرقوں میں نہیں ہوتے یہ تخصیص کس آیت اور کونسی حدیث سے نکالی گئی ہے اور اگر ماسوا اہلحدیث کے حنفی وغیرہ بعد سزا اعمال کے داخل جنت ہونگے تو کیا اہلحدیث دوزخ ہی میں رہجاوینگے یا وہ شروع ہی سے قطعی ناجی اور معصوم ہیں۔ دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگے کیا اہلحدیث سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا بینوا وتوجروا جواب ایسا ہونا چاہئے جس کو مخالف بھی تسلیم کریں۔ (عصمت اللہ از کوہ نینی تال بوچڑخانہ محلاں)

ج نمبر ۱۱۹۔ یہ تو غلط ہے کہ بہتر فرقوں سے مراد اور قوموں کے فرقے ہیں کیونکہ اس حدیث میں پہلے آیا ہے کہ یہود و نصاریٰ بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے میری امت تہتر میں ہوگی۔ اس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امت سے مراد امت دعوت نہیں بلکہ امت اجابت ہے گو یہ حدیث صحیح نہیں مگر جو اعتراض اسپر سوال میں کئے گئے ہیں وہ ٹھیک نہیں ان سب سوالات کی جواب میں وہ حدیث کافی ہے جسمیں حضور نے اپنی امت کو دوزخ سے نکلنے کی کیفیت بیان فرمائی ہے

چونکہ میری غلطی سے قصیدہ مرثیہ گذشتہ پرچہ میں بھی درج نہ ہو سکا تھا خطرہ ہوا کہ مرزا صاحب کہیں کوئی پیشگوئی نہ نکال لیں اسلئے اس دفعہ فتوے کا صفحہ لیکر درج کیا گیا (کاتب)

انتخاب الاخبار

امرتسر بلکہ تمام پنجاب میں اس ہفتہ بھی بارش کثرت سے ہوئی۔

امرتسر کے وکیلوں نے ایک نیشنل ایسوسی ایشن دقومی مجلس، قایم کی ہے جسمیں بظاہر مسلمان بھی خال خال ہیں غالباً یہ ایسوسی ایشن نیشنل کانگریس کی ایک شاخ ہوگی۔ امیر صاحب اور شاہ ایران کو تار دینے کی تجویز منظور کیگئی۔

ضلع آرہ کی ایک مسجد کا مقدمہ تھا جسمیں ہمارے حنفی بھائیوں نے اہلحدیثوں کو نکالدیا تھا دجو انکی مہربانیوں کا ادنیٰ کرشمہ ہے) چیف کورٹ کلکتہ میں پہونچکر پھر واپس بغرض تحقیق آیا ہے۔ ناظرین دعا خیر کریں خدا مظلوموں کی مدد کرے۔

سلطان مراکو نے دُوَل متمدنہ یوروپ سے ۶۰ لاکھ روپیہ مشترکہ قرضہ لینے کی درخواست کی ہے (بہت بُرا کیا)

عیسائیوں کے برخلاف چین کے مقام سوچو کے نزدیک دریا کین میں بغاوت پھوٹی۔ تمام عیسائیوں کو چینی قتل کرنا چاہتے تھے چینی افواج نے فساد فرو کرکے امن وامان قایم کردیا۔ دریا کین کو اور چینی فوج روانہ کیگئی۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ ایک ہندو مسمیٰ باوا چیت سنگھ کو گذشتہ دسمبر میں گورنر قندھار نے جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کیا۔ چیت سنگھ کا بیان ہے کہ میں فقیر ہوں اور قندھار میں ہندوؤں سے روپیہ جمع کرنے آیا ہوں۔ میرا کسی غیر گورنمنٹ سے تعلق نہیں ہے۔ چیت سنگھ کو زیر حراست قندھار سے کابل روانہ کردیا گیا۔ سردار عنائیت اللہ خاں ولیعہد سلطنت اس مقدمہ کی بذات خود تحقیقات اور جاسوسی کی الزام کی تفتیش کرینگے۔

چونکہ حضرت سلطان المعظم دن رات اسی سعی وکوشش میں ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہو حجاز ریلوے مکمل ہو جائے اسلئے آپنے حکم دیا ہے کہ ایک طرف سے تو ریلوے لائن کا کام بعجلت تمام ہو ہی رہا ہے دوسری طرف مکہ سے بھی تعمیر لائن شروع کردیجاوے چنانچہ منیٰ سے کام شروع کئے جانے کیلئے بعد انتخاب عملہ بھیجا جا رہا ہے۔

اس سال حجاج نے اخضر کے سٹیشن تک حجاز ریلوے پر سفر کیا اور وہاں سے بصورت کاروان اونٹوں پر محترہ ہمایونی بھی جو ہر سال جلالت مآب سلطان المعظم کی طرف سے حرمین شریفین کو جاتا ہے اخضر تک براہ شام حجاز ریلوے پر ہی گیا۔

امیر بخارا آجکل زار روس کے مہمان ہیں اور خاص شاہی محل میں فروکش ہیں زار نے امیر بخارا کو تمغہ دیا ہے اور امیر مذکور نے ولیعہد روس کو اپنے یہاں کا اعلیٰ تر تمغہ عنائیت کیا ہے زارینہ کو بھی امیر نے بہت کچھ تحفے تحائف دئے۔

شاہ آباد ضلع ہردوئی کے رئیس منشی عزیز احمد خانصاحب سکریٹری انجمن اسلام نے اپنی ہمشیرہ کی شادی بالکل شرعی طریق سے کی۔ بدرسوم اور فضول خرچی سے احتراز کیا۔ گویا آپنے وہاں کے رؤسا میں یہ پہلی نظیر قایم کی۔ خدا آپکو جزائے خیر دے۔ (نامہ نگار)

ہزمیجسٹی امیر گرمی کی شکایت کرتے ہیں اس لئے یقیناً یکم مارچ تک اپنی حدود سلطنت کے اندر پہنچ جائینگے۔

اٹاوہ کے ہندوؤں نے جلسہ کرکے ہزمیجسٹی امیر کو مبارکباد کا تار دیا۔

مجموعہ تعزیرات ہند کی توسیع عدن تک ہوگئی ہے مگر کوئی وکیل بغیر خاص اجازت رزیڈنٹ کے وہاں نہیں جاسکتا۔

خان بہادر الٰہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ووائس پریسیڈنٹ دہلی میونسپلٹی وٹرسٹی علیگڈھ کالج کا انتقال ہوگیا۔ (خدا بخشے)

کلکتہ کی پبلک کو سخت مایوسی اور افسوس ہو رہا ہے کہ امیر صاحب اپنا وقت بعض غیر ضروری مشاغل میں صرف کر رہے ہیں اور انہیں کسی پبلک جلسہ میں ملاقات کا موقع نہیں دیتے۔

ہزمجسٹی محمد علی جدید شاہ ایران نے اپنے محل اور ایک گزرگاہ عام کے مابین ٹیلیفون لگوا دیا ہے تاکہ رعایا براہ راست عرض حال کر سکے۔ خلفا کا یہی طریقہ تھا۔

لاہور کی مسجد گمٹی والے مقدمہ کی نگرانی جو مرزائیوں نے کر رکھی تھی اور جس کی تاریخ پیشی ۱ فروری مقرر ہوئی تھی۔ عدالت نے حکم دیا کہ مقدمہ دائر ہے اسپر بحث ہونی چاہئے۔ مرزائی وکیلوں نے بحث سے انکار کیا۔ عدالت نے نگرانی خارج کردی۔

امیر صاحب نے ۵ ماہ حال کو نمائش صنعت وحرفت کلکتہ کا معائنہ فرمایا۔ سر اینڈریو فریزر بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ آپ جوہریوں کے سٹال دیکھکر بہت محظوظ ہوئے۔ نماز مغرب مسرز مارٹن وکمپنی کے سٹال میں ادا کی۔

کہتے ہیں کہ ہز مجسٹی امیر صاحب نے ایک عجیب قسم کی ٹوپی ایجاد کی ہے۔ جس کا بالائی حصہ دوہرا ہے آپ کا ارادہ ہے کہ ہندوستان سے کسی تعداد ان ٹوپیوں کی بنواکر اپنے ہمراہ لے جائیں۔

مولوی محمد زکریا صاحب امام مسجد شہازی ابرا اپنی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کی التماس کرتے ہیں

دریافت مجموعہ فتوی ضمیمہ شرح رسائل مولانا سخاوت علی جونپوری۔ روضۃ الندیہ۔ فتویٰ عشر مسمیٰ بشیح الاقاویل مختصر رسالہ جناب مولانا عبداللہ صاحب غازیپوری۔ اتحاف النبلا نواب صدیق حسن مجموعہ فتوی مولوی احمد رضا خاں بریلی۔ مجموعہ فتوی قاری عبدالرحمن صاحب پانی پت کہاں سے ملیگی۔ ابو الفضل سید عباس شاہ اسٹیشن باقرانی روڈ سندھ

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے۔ اس دوکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیں۔ پنسلیں۔ بٹیاں۔ ابینچ۔ سوم بتیاں۔ سوتی۔ اونی۔ ریشمی جرابیں۔ قفل۔ بکس۔ بید ہر قسم۔ تولیئے۔ بٹن۔ لیمپ۔ ہر قسم کی چھڑیاں چھتریاں فیتے ربن۔ شیشے۔ ولایتی کنگھیاں۔ ٹرنک۔ گرم و سرد۔ ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دوکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں۔ ہماری لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان سے مال منگوائیں اور ہمیشہ کے لئے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ:- ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں۔ سوتی جراب ۲ ۔ ۳ سے فی درجن۔ اونی۔ ریشمی ۔ فی درجن۔ انڈین پینڈنٹ قلم قیمت ۱۲ ۔ ۱۴ ۔ تک مل سکتی ہیں۔

المشتہر

شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹہ کو اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول ۔ روپیہ

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو فولاد۔ چاندی۔ سونا۔ وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جوانی میں مخصوص مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۔

مومیائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان وغیرہ کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہوں ان کے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگتے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد بقدر ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری۔ نوجوانوں کی سچی مونس۔ بچوں کی محافظ اور رفیق ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۔ معہ محصول

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کر کے عجیب اثر کرتی ہے۔ اور محافظ بصارت ہے قیمت ۔ معہ محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے۔ آتشک گنٹھیا۔ پھنسی۔ پھوڑے۔ بھگندر۔ بجیرال وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں قیمت ۔ معہ محصول

نوٹ:- علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔ آرڈر لکھتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہیئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جائے

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

ضرورت ہے

دو ہوشیار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے

جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر

مینیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور

ضروری اعلان

حسب فرمایش ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک کے اہلحدیث پریس امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

یہ ہفتہ وار پرچہ ہر جمعہ کے دن دفتر اہل حدیث سے چہپکر شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۵ روپے
والیان ریاست سے ۵ روپے
رئیسان و جاگیرداروں سے ۴ روپے
عام خریداروں سے ۳ روپے
غیر ممالک سے ۵ شلنگ
〃 〃 ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ۲ روپے

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہو
ہر قسم خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اہلحدیث

مت دیکھ کسی کا قول و قرار ... مصطفٰے کی ... + ... + ...

جلد ۴ — نمبر ۱۷

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی +

امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس یوم جمعہ

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ صاحب پریزیڈنٹ و سکرٹری میونسپل کمیٹی

شہر امرتسر پنجاب میں تجارت کی اتنی منڈی ہے کہ اسکی محصول چنگی کی آمدنی پنجاب کی بعض دیسی ریاستوں کے برابر بلکہ بڑہکر ہے مگر اسکی صفائی اور سڑکوں کی نادرستی اسکے لئے سخت شرمناک دہبہ ہے - اہلحدیث میں بارہا لکہا گیا - دیگر لوکل اخباروں میں بہی شور مچایا گیا - مگر افسوس کہ میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ داروں نے اس پر کوئی توجہ نہیں کی - ممبران شہر کی تو شکایت ہی نہیں بلکہ انہوں نے تو شاید اپنا فرض منصبی یہ سمجہہ رکہا ہے کہ سکرٹری نے کوئی تجویز پیش کی تو مناسب ہے جو خیال میں آئی دیدی - انکو شہر کی آسودگی یا عدم آسودگی سے کیا سروکار - سڑکوں کی یہ حالت ہے کہ بارش جسکا نام ابر رحمت ہے - باشندگان امرتسر کے لئے سخت زحمت کا موجب ہو جاتی ہے ایک گہنٹہ کی بارش سے کئی کئی دن چلنا پہرنا دشوار ہو جاتا ہے دیکہی جگہ چہنکر کی بہلا انس اور گرتا ہے کوئی اندہر کو پہسلتا ہے زور لگا کر کہینچنے سے جوتہ کیچڑ کی قبا کو گوارا نہیں کرتا - اگر کرتا ہی ہے تو کیچڑ زمین سر اُٹہکر سر تک جاتا ہے - بڑی بڑی منڈیاں جہاں سے ہزارہا روپیہ محصول چنگی کی آمدنی ہے اون بازاروں کی زیادہ بُری حالت ہے - ہم حیران ہیں کہ میونسپل کمیٹی اگر سڑکیں مضبوط نہیں بنواتی - تو ایام بارش میں عملہ صفائی کو اتنا حکم دیدے کہ کیچڑ سڑکوں سے اُٹہا دیا کریں - وہی کیچڑ جو ایک دفعہ تکلیف دہ ثابت ہو چکا ہے - دہوپ میں خشک ہوکر جم جاتا ہے - مگر دوبارہ بارش ہونے سے پہر وہی تازہ ہوکر چلنے پہرنے سے مانع ہوتا ہے - صفائی کا یہ حال ہے کہ جہاں جہاں داروغہ صفائی کہلے بازاروں میں پہرتے ہیں - وہاں وہاں تو کسیقدر ہوتی ہی ہے - لیکن گلی کوچوں میں کون پوچہے جہاں شہر کی نصف بلکہ کل آبادی رات دن رہتی ہے - ہم نے کئی دفعہ ایک عمدہ تجویز لکہی ہے - مگر افسوس کہ کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ داروں نے ادہر کوئی توجہ نہ کی - آج ہم پہر بغرض صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ لکہتے ہیں - کہ ایک افسر صفائی خاص اس کام کے لئے مقرر کیا جاوے - کہ اہالیان شہر اپنے محلہ کی ناصفائی کی شکایات بذریعہ پوسٹ کارڈ یا زبانی پیغام کے اس کے پاس پہنچا دیا کریں - چند ایک مہتر اور بہشتی اسکے دفتر میں موجود رہیں وہ فوراً موقع پر پہنچکر صفائی کرا دیا کرے - اور اس موقع کے داروغہ یا ملازم کی رپورٹ کیا کرے اس سے یہ فائدہ ہوگا - کہ اس انتظام کی صفائی تو دبار ہوجائیگی

اطلاع واجبی - جس ہفتہ اخبار نہ ملے اُسی ہفتہ خبر کریں بعد میں اگر کہینگے تو پرچہ بہیجا جائیگا - نمبر خریداری اور گم شدہ نمبر لکہنا ضروری ہے - منیجر

نیز ذمہ وار ملازمین کو خطرہ ہوگا۔ انتقیہ حال ہے کہ برسر بازار گندگی کی بھری گاڑی مہتر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ تو اس کے اٹھوا لینے کی کوئی صورت نہیں کس سے کہیں مہتروں کا پتہ نہیں۔ منشی اور داروغہ کہاں۔ سب کے سب غائب غلہ ہیں۔ جب اونکی مرضی آوے تو اٹھا دیں۔ آتے ہیں اہالی محلہ کا ناک میں دم بند ہے۔

امید ہے کہ دیگر لوکل اخبار بھی ہماری اس پیشکردہ تجویز کی تائید صاحب پریذیڈنٹ تک پہنچا کر شہر کا حق ادا کرینگے۔

روشنی کا یہ حال ہے کہ سوائے ہال بازار اور اس کے مضافات کے کہیں بھی اتنی روشنی نہیں کہ بازار کی دوکانیں بند ہو نیکے بعد صورت میں آدمی بخیریت چل سکیں۔ خیر اسکی تفصیل ہم آئندہ کبھی کے صاحب پریذیڈنٹ اور سکرٹری کو توجہ دلا دینگے۔

حمایت حدیث
(دجالی حملہ سے)

خدا کی شان حدیث نبوی پر مخالفین کے جسقدر حملے ہوتے ہیں شاید قسطنطنیہ پر یورپ کے اتنے حملے ہوتے ہوں مگر چونکہ حدیث نبوی ایک ایسی مضبوط چٹان پر محفوظ ہے جو قسطنطنیہ کی چٹان سے کہیں بڑھ کر قوی ہے اسلئے اسپر کوئی صدمہ نہیں آیا۔ آج جس مضمون کا ہم جواب دیتے ہیں وہ دجالی حملہ ہے۔ یعنی قادیانی اخبار بدر[1] نے حدیث کے ایک مضمون پر کیا ہے۔ بدر کا ایڈیٹر لکھتا ہے:۔

"بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن عید آجاوے تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں"

(بدر مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۰ء صہ کالم ۲)

اہل حدیث کی نسبت تم نے محض بہتان لگایا ہے کہ جمعہ نہیں پڑھنا چاہئے اہلحدیث یہ نہیں کہتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جمعہ فرض نہیں پڑھ لے تو جائز ہے۔ ان دونوں مضمونوں میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا حقیقی اور سوتیلے باپ میں ہے مگر جو لوگ خواہ مخواہ کسی کو اپنا باپ بنا لیتے ہیں۔ انکی سمجھ میں یہ فرق نہیں آسکتا پہلے ہم حدیث کے اصل الفاظ بتلاتے ہیں جنکی بناء پر اہلحدیث نے یہ حکم بتایا ہے:۔

عن زید بن ارقم رضی الله عنه قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم العيد ثم رخص في الجمعة فقال من شاء ان يصلي فليصل (ابوداؤد۔ ابن ماجہ وغیرہ)

اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت نے عید کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی بابت رخصت دی کہ جو کوئی جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔

اس حدیث کی بناء پر اہلحدیث کہتے ہیں کہ عید اور جمعہ اگر ایک روز آجائیں۔ تو جمعہ کا پڑھنا فرض نہیں البتہ نماز ظہر فرض ہے نہیں معلوم یہ حکم قرآن کی کونسی آیت کے مخالف ہے۔ کاش کہ اڈیٹر اس آیت کا نشان ہی دیتا۔ تو ہمیں بھی جواب دینے میں آسانی ہوتی۔ شاید آپ کی نظر میں سورہ جمعہ کی آیت ہے جس میں ارشاد ہے اذا نودي للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع۔ یعنی جمعہ کے اندر جب اذان ہو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف لپکو۔ اور بیع بیوپار چھوڑ دو۔

ایک آیت اور بھی سن لیجئے۔ ان الصلوة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا یعنی نماز مومنوں پر وقت بوقت فرض ہے۔ پس جسطرح اس آیت میں نمازوں کو وقت بوقت ادا کرنا فرض ہے۔ مگر پھر بھی آپ لوگ دو نمازوں کو جمع کر لیتے ہیں اور اس جمع کر لینے کو آیت موصوفہ کے برخلاف نہیں جانتے۔ اسیطرح نماز جمعہ کا حکم ہو جسکو علماء اصول کی اصطلاح میں عام مخصوص البعض کہتے ہیں۔ اس کے بخلاف اگر کہتے تو حنفیہ کہتے۔ جو حقیقی جمع صلوتین کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مرزائی پارٹی باوجود جمع صلواتین کے تسلیم کرنے کے اس حدیث پر اعتراض کریں تو نہایت تعجب ہے۔

البتہ حنفیوں کا جواب باقی ہے تو انکا جواب دو حرفہ ہے کہ آیت موصوفہ عام مخصوص البعض ہے کیونکہ کئی افراد اسکے بالاجماع مستثنیٰ ہیں مثلاً عورتیں۔ مسافر۔ غلام۔ بیمار وغیرہ انکے انواع اور افراد کی تخصیص ہو کر آیت مخصوص البعض ہو چکی ہے۔ کیونکہ اقسام مذکورہ پر جمعہ فرض نہیں لہذا اب بحکم حدیث اسکو صورت متنازعہ میں تخصیص کر لینے میں کوئی خلاف نہیں۔

اہل فقہ کا ایک فاضل نامہ نگار

اہلحدیث مورخہ ۲۱ جنوری میں اہل فقہ کے فاضل نامہ نگار کے دو سوالوں کے جواب دئے تھے ایک تو آیت لو کنت اعلم الغیب پر تھا۔ دوسرا حدیث نبوی من کان منتظرہ پر ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ آئندہ کو جواب الجواب ہم جب دینگے کہ آپ بھی اس آیت اور حدیث کے کوئی معنے کر کے بتا دیں۔ چنانچہ نامہ نگار مذکور نے ہمارے جواب کو کافی نہ جانکر اپنی طرف سے معنی کئے ہیں۔ جو بحمد اللہ نور علی نور۔ آپ لکھتے ہیں:۔

[1] ایڈیٹر بدر کی طرف اشارہ ہے جو خواہ مخواہ حکیم نور الدین کو باپ لکھا کرتا ہے

پس اب مین اڈیٹر اہلحدیث

کی استدعا کے مطابق آیۃ کریمہ کی تشریح کرتا ہون ۔ لیکن اول وہ معنے جو اڈیٹر مذکور نے کئے ہین ہدیۂ ناظرین کرتا ہون وہ آیۃ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ کے یہ معنی کرتے ہین ۔ اگر مین غیب جانتا تو مین بہت سا مال جمع کرتا اور مین تنگدستی کا صدمہ نہ اٹھاتا مین اوپر لکھکر ثابت کرچکا ہون کہ مال جمع کرنیکی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت نہ تھی ۔ ورنہ مال خرچ کرکے حضور انور علیہ السلام فاقون کی تکلیف مع اپنے متعلقین رضی اللہ عنہم کے نہ اٹھاتے چونکہ آپھون نے مال صرف کرکے تکلیفون کی برداشت کی اسلئے آپکو مال پسند نہ تہا ۔ بلکہ محتاجی اور مسکینی پسند تھی جسکا پتہ احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملسکتا ہے +

تیز یہ بھی سن لیجئے کہ مال ہی دنیا ہے اور دنیا کی مذمت خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یان فرماتے ہین :- عن جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفة فمر بجدی اسك میة فتناوله فاخذ باذنه ثم قال ایکم یحب ان هذا له بدرهم فقالوا ما نحب انه لنا بشئ وما نصنع به قال تحبون انه لكم قالوا والله لو كان حیا كان عیبا فیه لانه اسك فكیف وهو میة فقال فوالله الدنیا اهون علی الله من هذا علیكم ترجمہ :- جابر عبد اللہ کے بیٹے سے روایت ہے ۔ جابر نے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے کسی اوپر کی جانب سے بازار مین اور لوگ آپکے ساتہ ایکطرف مین (دوسری روایت دونون طرف ہی) تھے پس جاتی ہوئی ایک مردہ بکری چھوٹے کانون والی کو دیکھا ۔ پس اس مردہ بکری کو کان پکڑ کر اٹھایا ۔ اے لوگو ۔ تم مین سے کون اسکو بعوض ایک درہم کے خریدنا چاہتا ہے لوگون نے عرض کی کہ ہم اسکو کسی چیز کے عوض نہین خریدتے ہمارے درکار نہین ۔ پہر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اسے مفت بھی لینا چاہتا ہے ۔ ان صاحبون نے قسم کہاکر عرض کی کہ ہم اسکو زندگی کی حالت مین بہی بسبب معیوب ہونیکے نہ خریدتے حالانکہ اب یہ بکری مردہ ہے ۔ پہر علیہ الصلوۃ والسلام نے واللہ کہکر فرمایا کہ جسطرح تم اس مردہ بکری کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہو اور اللہ جلشانہ کے نزدیک دنیا اس سے بہی حقیر و ذلیل ہے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر نا چیز نصیحتا بیان فرمایا تو اب کوئی عقلمند باور نہین کریگا ۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال دنیا کی محبت تہی (واللہ اعلم)

آب ہم بموجب فرمانے اڈیٹر اہلحدیث کے آیۃ کی تشریح کرتے ہین اور انکو یہ دکھلانا ہے کہ آیت مین جو لفظ الخیر ہے ۔ اس سے کیا مراد ہے کیا وہی مال جو مولوی ثناء اللہ نے بیان کیا یا کچھ اور ۔ مال تو آپ کے بیان سے ثابت نہین ہوا ۔ اب اسکے کچھ اور معنی ضرور ہونگے اب سوچنا چاہئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس کام کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۔ اسکا جواب صاف ہے کہ ہدایت خلق اللہ کے لئے ۔ اور آپکا وجود باجود (صلی اللہ علیہ وسلم) سراسر رحمت تہا ۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ جب آپکی یہ تعریف کلام الہی سے ثابت ہے ۔ تو آپ ضرور منبع رحمت الہی ہوئے ۔ کیون نہین حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ط اسپر شاہد ہے ۔ دیکھئے ! اللہ جل وعلا نے فخر موجودات کو اسم صفاتی مین شرکت عطا فرمائی ۔ تو اب حضرت علیہ السلام کو رحمۃ الہی کا بانٹنا لازمی ہوگیا اور اسپر آپکو (علیہ السلام) ارشاد باری بہی آگیا کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ط اور یہ بہی ذات اقدس کو معلوم ہوگیا کہ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ط اور یہ بہی کہ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ اور وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۔ پس جناب سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کو معلوم ہوگیا کہ اللہ جلشانہ کیطرف سے آپ تمام لوگون کی جانب بغرض ہدایت تشریف لائے ہین ۔ اور یہ بہی آپکو معلوم ہوگیا کہ غیر طالب اسلام کے لئے زجر بہی ہے اور اللہ جلشانہ کو اسلام کے سوا کوئی دین منظور ہی نہین ۔ تو آپکی رحمت اسطرف مبذول ہوئی ۔ کہ سب زمین کے رہنے والے اسلام مین داخل ہوجائین ۔ اسلئے کہ اللہ جلشانہ کو دین اسلام ہی پسندیدہ ہے ۔ پس جو کام اللہ جلشانہ کو پسندیدہ ہے ۔ وہ سب کامون سے بہتر ہے ۔ جب وہی کام بہتر ہوا جو اللہ عز وجل کو پسند ہو تو اس سے بڑہکر اور کوئی کام خیر نہین ہوسکتا +

پس اب سنئے ! لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ اگر مین کل وہ غیب جانتا جو اللہ جلشانہ کا خاصہ ہے تو لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ العبۃ مین اس خیر کثیر کو حاصل کرتا ۔ یعنی کل انسان اسلام مین داخل ہوجاتے اور وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ اور مجھکو وہ برائی نہ چہوتی یعنے جو لوگ اسلام نہین لائے وہی مجھے تکلیف ہوئی فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا اسپر شاہد ہے ۔ دیکھئے لوگون کے ایمان نہ لانے کے سبب آپ اتنہ

علیہ السلام کو استقدر تکلیف ہوتی تھی کہ ذات باری سے ارشاد ہوا - ای محبوب! جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے - شاید آپ اس افسوس میں اپنی جان کو ہلاک کر ڈالنے ہیں - میری مہربان! دیکھو سورۂ کہف کے معنی جو پروردگار عالمین نے بیان فرمائے وہ درست ہیں یا جو زید عمرو بکر بیان کریں - واللہ اعلم اتم - غور کیجئے مہربان تفسیر القرآن بالقرآن اسکا نام ہے یا جو آپ بلا قرائن معنے لکھا کرتے ہیں - والسلام علی من اتبع الہدیٰ +

(مولوی حکیم مولانا حبیب غلام رسول المعروف ڈاکٹر و حکیم) + "

جواب! واہ ڈاکٹر صاحب! انسانوں کے اعضاء دیکھتے دیکھتے علم تشریح میں کچھ کمال پیدا ہوا ہے - سبحان اللہ کیا ہی تفسیر کی ہے واللہ النبی الیہی الخ تفسیر میں دیکھ کر مجھے یقین ہوتا ہے کہ مفسر کا باطنی فرقہ بالکل معدوم نہیں ہوا میری دوست آپ نے اس میں کئی طرح سے غلطی کی ہے - ایک تو آپ نے بقول فقہائے حنفیہ اُس مشرکانہ عقیدہ کی تائید کی ہے - جو آجکل کے بدعتی بلکہ مشرکانہ اعتقادات والے لوگ کیا کرتے ہیں - کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الغیب تھا - جب اونکو سنایا جاتا ہے کہ خدا تو فرماتا ہے - لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لیجئے لئے نبی تو ان سے کہدو - اگر میں غیب جانتا - تو سب بھلائی جمع کر لیتا - اس سے تو صاف علم غیب کی نفی ثابت ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں - اس آیت میں اُس غیب کی نفی ہے - جو خاصہ خدائی ہے کبھی کہتے ہیں - کہ مستقبل علم غیب کی نفی ہے - حالانکہ اسکی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اعلم صیغہ فعل کا ہے اور فعل محض حدث پر دلالت کرتا ہے اور نفی کی صورت میں عدم حدث پس معنے یہ ہوئے کہ مجھ میں علم غیب پیدا ہی نہیں ہوا - البتہ اگر کوئی فعل ذات باری کیطرف نسبت ہو - تو اسکے معنے میں حدوث نہیں ہوتا کیونکہ ذات باری محل حادث نہیں +

حیرانی ہی نہیں بلکہ افسوس ہے کہ ہمارے بھائیوں کو کیا ہو گیا - قرآن و حدیث سے تو یہ لوگ اس خیال سے الگ تھے کہ فقہ کو اپنے لئے کافی دستور العمل جانتے تھے (بہت خوب) مگر اب معلوم ہوا کہ فقہ بھی نہیں بلکہ ان کے پاس کوئی اور دفتر ہوائی ہے - جسکو اپنے لئے کافی و وافی سمجھتے ہیں - فقہ کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی آدمی اپنے کسی معاملہ پر خدا اور رسول کو گواہ کرے وہ کافر ہے اسکی وجہ فقہا نے خود لکھی ہے - کہ چونکہ اُس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد کیا کہ وہ غیب جانتے تھے - اسلئے کافر ہو گیا - شرح فقہ اکبر اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ کی عبارات اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ نقل ہو چکی ہیں - اس پر بھی یہ لوگ کچھ نہ کچھ کہے جاتے ہیں - سو آج ہم

اہل فقہ کے ایک نامہ نگار کا جواب - اسی ضمن میں اسکے متعلق نقل کرتے ہیں - جو ناظرین سنکر انکی حرکت مذبوحی پر حیران ہونگے آپ لکھتے ہیں :-

"قاضیخان کی جو عبارت آپ نے لکھی وہ اس میں ہے اور ضرور اسیطرح ہے رجل تزوج امرأة بغیر شهود فقال خدا را و پیغامبر را گواہ کردیم قالوا یکون کفراً لانه اعتقد ان النبی یعلم الغیب وهو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت +

سنئیے! اس عبارت کے متعلق بعض علما فرماتے ہیں کہ وجہ لزوم کفر شرکت و مساوات نبی بحق سبحانہ بنظر ظاہر الفاظ رو چین ہے جس سے وہم ہوتا ہے کہ جیسے خدا عالم ویسے ہی رسول - اور یہ مزور کفر بعض علما فرماتے ہیں کہ چونکہ ابتدا فتوی لفظ قالوا سے ہے - لہذا یہ قول صاحب فتاوی قاضیخان کے نزدیک ضعیف ہے کہ فقہا قول ضعیف کو دوسروں پر محمول کر دیتے ہیں اور اسکی نسبت اپنی طرف ناپسند کرتے ہیں اور قالوا لکھتے ہیں یعنی بعض لوگ یوں کہتے ہیں (ترجمہ ختم ہوا)

جواب! کیا ہی منطق سے کام لیا ہے - خود مصنف تو اسکی وجہ صاف لکھتے ہیں - کہ لانه اعتقد ان النبی یعلم الغیب یعنی یہ شخص اسوجہ سے کافر ہوا کہ اس نے اعتقاد کیا پیغمبر خدا غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ زندگی میں غیب جانتے تھے تو بعد انتقال کیسے جانتے ہونگے - یہ تو وجہ مصنف نے خود بتلائی ہے اسکو پس پشت ڈال کر نامہ نگار صاحب نے رسالہ منیر الدین پڑھ کر سے دوسری وجہ بتلائی ہے کہ اس سے وہم ہوتا ہے - جیسے خدا عالم ہے ویسی ہی رسول - چہ خوش ؎

من چہ میگویم و طنبورۂ من چہ گوید

حنفی بھائیو! الیس فیکم رجل رشید - کیا کوئی بھی تم میں اتنی عربی سمجھنے کے قابل نہیں کہ قاضیخان کی ایک سطر سمجھ سکے افسوس -

دوسری وجہ اس سے بھی عجیب ہے کہ قالوا کا لفظ ضعیف پر لاتے ہیں واہ صاحب! کیوں نہ ہو - کہاں لکھا ہے **ایسا البحرین** - پہر کس دیانتداری اور شرم و حیا سے قالوا کا ترجمہ کرتے ہیں کہ بعض لوگ یوں کہتے ہیں میزان منشعب پڑھنے والے بھی جانتے ہیں کہ قالوا جمع کا صیغہ ہے - مگر آپ کی اصطلاح میں اسکا ترجمہ بعض کا ہے سبحان اللہ جل جلالہ لیجئے حضرت! آپکو قالوا سے خطرہ ہو - تو ہم انہی بھی چھوڑ دیتے ہیں - سنئیے! ذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب +

فقہ کمیٹی کے ممبرو! اب تو ہو - یہ کہاں کی عبارت ہے یہ شرح فقہ اکبر کی فصل کی

مباحثہ (ضمیمہ) :- جو رسالہ اہل اسلام اور آریوں کے ... مفت ... مہتمم اخبار اہلحدیث امرتسر

اسکا ترجمہ سنو! کہ سب علماء حنفیہ نے صاف لکھا ہے کہ جو کوئی پیغمبر خدا کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ آپ غیب جانتے ہیں۔ وہ کافر ہے۔ بتلائیے اسمیں بعض ہے یا کل؟

اللہ اکبر اہلحدیث کے مقابلہ پر ہماری بھائیوں کو کیسی کیسی دقتیں پیش آرہی ہیں ؎

اس نقش پا کے سجدہ نے یانتک کیا ذلیل
مین کوچہ رقیب مین بھی سر کے بل چلا

خیر اس ضمنی بحث سے گذر کر ہم اپنے فاضل نامہ نگار کے اصل مضمون کیطرف متوجہ ہوتے ہیں:۔

آپ نے جو آیت لو کنت اعلم الغیب کی یہ تفسیر کی ہے کہ اگر مین یعنی (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی طرح غیب جانتا تو سب لوگ مسلمان ہوجاتے" جناب من منطق کی کتابون مین شرطیہ کے اجزاء مقدم اور تالی مین لزوم کا ہونا ضروری لکھا ہے بتلائیے! آپکی اس نئی منطق کے مطابق بھی لزوم ضروری ہے یا نہین اگر ہے تو شرط مذکورہ کے دونوں جزون (لو کنت اعلم الغیب اور لاسلم کل انسان) مین کیا لزوم ہے۔ خود خدا تعالی کو ہر سب چیزون کا علم ہے۔ تو کیا اسکے علم سے سب لوگ مسلمان ہوگئے ہین؟ کیا کسی کے حال سے علم حاصل ہونے سے اوسکو ایمان پر مجبور کیا جا سکتا ہے یا اوسکا ایمان پر آجانا لازم ہے اگر لازم ہے تو کسطرح۔ اگر لازم نہین تو شرطیہ لزومیہ نہ رہا۔ حالانکہ استدلال کا موقع لزومیہ کو مقتضی ہے۔ کہئے آپکی منطق کیا کہتی ہے؟

میرے دوست! گھر مین بیٹھکر ہمچو من دیگرے نیست کہنا آسان ہے۔ آہ ؎

نازہی گل کو نزاکت پہ چمن مین اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے

اڈیٹر اہل فقہ کو مبارک

اہل فقہ کے قابل فخر اور مایۂ ناز نامہ نگار مولوی محمد کریم عظیم آبادی کے مضامین متعلقہ جرح بخاری شیعون مین ایسی پسندیدگی نگاہ سے دیکھے گئے ہین۔ کہ شیعون کے نامی رسالہ اصلاح کھجوہ بابت ذی الحجہ مین منقول ہوئے ہین۔ جسپر اڈیٹر اصلاح نے بہت کچھ اظہار مسرت بھی کیا ہے۔ لہذا یہ قبولیت اڈیٹر اہل فقہ اینڈ کمپنی کو مبارک ہو۔ بئس للظالمین بدلا +

٭ الحنفیہ مین لام استغراق کا ہے۔ (اڈیٹر)

اہلحدیث کانفرنس

کے انعقاد کی خوشخبری کو سب سن چکے رجسٹر وغیرہ سب مرتب ہو گئے ہین۔

انتظامیہ ارکان بھی منتخب ہو گئے۔ قواعد بھی چھپ چکے ہین۔ جس صاحب کو قواعد مطلوب ہون طلب فرما دیں۔ اگر وہ اخبار اہلحدیث کے خریدار ہون۔ تو اپنا نمبر خریداری بھی لکھ دیں۔ تاکہ الگ بھیجنے مین محصول ڈاک خرچ نہ ہو۔ بڑا ضروری کام تو یہ ہے۔ کہ ممبرون کی تعداد کو بڑھا دین +

آرین عقائد کی تردید دیانندی قلم سے

سوامی دیانند جی کی کتاب ستیارتھ

صفحہ ۱۱۰ و ۲۸۱ پر لکھتے ہین۔ کہ خدا اپنے قوانین مقررہ کے برخلاف کچھ نہین کر سکتا اور نہ کسی کی صفات طبعی کو بدل سکتا ہے۔ اسی بنا پر سوامی جی نے انبیاء پاک کے معجزات کی نہایت بے باکی سے تردید کی ہے۔ اور قدامت ارواح و مادہ کے متعلق بھی اسی گورکھ دھندے کو پیش کر دیا کرتے ہین کہ اگر روح و مادہ قدیم نہین تو بتاؤ کب اور کس طرح پیدا کیا گیا دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۰۔ انکی تقلید پر آپ کے چیلے لیکھرام مقتول اور اوسکی لعبلالہ سالگرام الہ آبادی مصنف رسالہ اثبات تناسخ وغیرہ نے بھی غیر مذاہب پر قسم قسم کے ناجائز حملے کئے ہین۔

سوامی جی کا معمول ہے۔ کہ غیر مذاہب کی تردید مین ایسے ایسے اصول وضع کرلیا کرتے ہین۔ جو کہ بالکل ہی غلط بلکہ اغلط ہوتے ہین۔ اس جگہ آنجناب نے ایسے ہی اصول مخترعہ سے کام چلایا۔ مگر افسوس کہ سوامی جی اگر بالکل بہرہ ہو کے ایسے اصول مقرر کرتے۔ تو شاید آپ کے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن اب تو آپ بھی وید کے متبع ہونے کا دم بھرتے ہین۔ ویدون کو الہامی ثابت کرنے کے واسطے سرگردان ہین۔ خیر ہمین کیا تعلق ہر ایک آدمی کسی نہ کسی مذہب کا پابند کسی کتاب کا پیرو ہو کر اسکو الہامی خیال کرتا ہے۔ لیکن لطف ہے تو یہ کہ جن مصنوعی اصول کی رو سے غیر مذاہب کو غلط کہ دیا تھا۔ ویدون کے الہامی ثابت کرنے کے وقت ان اصولون کو بالکل نظر انداز کر دیا +

آپ کا اصول ہے کہ خدا کسی انسان کی صفات طبعی کو بدل نہین سکتا۔ اس لحاظ سے کوئی خاص انسان اپنی طبعی صفات کی قید سے چھٹکارا پاکر مختار نہین ہو سکتا تا ایک مقررہ قاعدہ ہو کہ ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب تاوقتیکہ کچھ حصہ

اپنی عمر کا تعلیم میں صرف نہ کرے عالم نہیں کہلا سکتا ۔ سوامی دیانند نے بھی زیادہ سے زیادہ پچاس سال اور کم سے کم پچیس سال وید کے پڑھنے میں صرف کرنے تجویز فرمائے ۔ کیونکہ آپکے خیال شریف میں اس سے کم مدت کوئی آدمی وید کو کما حقہ نہیں جان سکتا +

جب ہم نے اس اصول کا پتہ مین لیکر خود سوامی جی کی سوانحعمری کو مطالعہ کیا ۔ تو معلوم ہوا کہ آنجناب نے کل چار سال درجانند سے سنسکرت پڑھی لیکن اپنے شاگردوں کو پوری عالم سنسکرت ہونیکا یقین دلا گئے لیکن اب سوال یہ ہے کہ جبکہ اور انسان ۲۵ سال یا ۲۵ سال سے کم مین سنسکرت نہیں پڑھ سکتا ۔ تو سوامی جی نے کل چار سال مین کس طرح تمام سنسکرت پڑھلی +

سوامی دیانند نے تو پہر ۴ سال ہی پڑھا ۔ لیکن آریہ مسافر ماہ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۶ و ۲۷ مین لکھا ہے ۔ کہ ہم آریہ لوگون کا یہ عقیدہ ہو ۔ اور ہم مانتے ہین ۔ کہ اگنی ۔ وایو ۔ آدیتہ ۔ انگرہ ۔ یہ لوگ ادوسشٹی سرشٹی کے موقعہ پر یعنی مان باپ کے پیدا ہوئے ۔ اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے ۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی انہون نے جہان مادی آنکھون کے لئے سورج کی روشنی پائی ۔ وہان روحانی آنکھون کے لئے الشیوری علم کی تحریک دل مین حاصل کی ۔ یعنی وید کے عالم ہوئے اور رگ ویدی بہاشیہ بہومکا صفحہ ۱ مین سوامی دیانند جی بھی اسیطرح تحریر کرتے ہین :۔

"اب سوال تو یہ ہے کہ خدا کا وہ قانون جو عیسائی مسلمانون کے واسطے دیانندی کونسل مین پاس ہوا ۔ کہ خدا کسی کی صفات طبعی نہ پلٹے ۔ کہہر گیا ۔ کوئی گدھا تو نہین چرگیا"

سوامی جی اگر آپ کسی جون مین ہمین درشن دین ۔ تو ضرور ہم آپ سے اس معمہ کو توحل کرادین کہ کسطرح ان لوگون یعنی ملہمان وید کی صفات طبعی پلٹے گئی ۔ کیون نہ انہون نے ۲۵ سال برہمچریہ کرکے وید کو حاصل کیا وہ بغیر اتنی سردردی کے عام لوگون کے لئے کیون جائز رکھی گئی +

آریہ سماجیو ! دیکھتے ہو ۔ سوامی جی کس مصیبت مین مبتلا ہین کیا کوئی ہو جو سوامی جی کو اس بلائے ناگہانی سے چھوڑادے +

سنو آپکی مجوزہ شرائط الہام پانچوین شرط یہ ہے کہ الہام قانون قدرت کے مطابق ہونا چاہئے ۔ اور یہ کہ الہام مین کسی قسم کی رعایت نہ ہونی چاہئے بتاؤ کس قانون سے خدا نے انکو ایک دم تمام کا تمام وید ایک ہی جھٹکے مین الہام کردیا جس طرح آلو ایک ہی جھٹکے مین سارا جوہڑ اندر اتار جاتا ہے ۔ اسی طرح وید بھی ملہمان نے پہلے جھٹکے مین اتار لئے اور یہ بھی بتاؤ کہ انکی اتنی رعایت کیون کی گئی ۔ یاد رہے ۔ مین ویدون کے الہام ہونے کے متعلق کہ کیون انہی اشخاص پر الہام ہوا ۔ سوال نہین کرتا ۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیون اتنی جلدی ایک ثانیہ یا اس سے بھی کم مدت مین وید آترپڑے اور عام کو ۲۵ سال کا زمانہ کی ضرورت ہوئے ۔ سماجیو آپ ہی اسی معمہ کو حل کرین ورنہ یاد رکہین سوامی جی اس کے لائق ہین ؎

مین زبان سے تمکو سچا کہو لاکہہ بار کہو ن
اسے کیا کرون کہ دل کو نہین اعتبار ہوتا

راقم رحمت مسیح از شاہ کوٹ (از نورافشان)

غریب فنڈ

مین میان نورالدین صاحب نے ٹیلر ماسٹر از مقام ٹانٹہ مہو (برہما) مبلغ پانچ روپیہ مرحمت فرمائے ہین ۔ مولوی عبدالحمید صاحب ساکن سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ ۴ معہ سابقہ کل مبلغ سے ۳ دو اخبار بنام حافظ اللہ مہر مقام جیپور ضلع بلندشہر اور بنام عبدالباقی طالبعلم مدرسہ اسلامیہ مقام ٹاٹانیار ضلع حیدرآباد سندھ جاری کئے گئے ۔

باقی عہ ۔ + علم الدین محاسب غریب فنڈ +

درخواست } مین اہلحدیث کا دل سے شائق ہون ۔ مگر نادار ہون ۔ اسلئے خریدا نہین کرسکتا + حافظ محمد الدین از کلانور ضلع گورداسپور

درخواست } مین ایک کم استطاعت طالبعلم ہون ۔ اتنی طاقت نہین کہ اخبار قیمت سے خرید کرسکون + غلام غوث ولد عطا محمد مرحوم از ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب)

درخواست تفسیر } مجھے تفسیر ثنائی کا عرصہ سے شوق ہے مگر خاکسار استطاعت نہین رکھتا ۔ لہذا درخواست ہے ۔ کہ کوئی صاحب ایک یا چند صاحب ملکر میری تمنا پوری کرئین ۔ خاکسار (مولوی) عبدالکریم امام مسجد حافظ احمد جی مرحوم از مقام شادیوال ۔ ضلع گجرات (پنجاب)

درخواست نکاح } مین ایک غریب اور نابینا آدمی ہون کوئی غریب عورت ہو جو صرف نان نفقہ پر گذارہ کرسکے تو مین نکاح کرسکتا ہون ۔ جو صاحب اس کام مین کوشش کرینگے ۔ اونکو خدا اجر خیر دیگا ۔ حافظ جان محمد

اشتہار تعزیہ ختم ہوگئے ہیں جن اصحاب کی درخواستیں دیر کے بعد موصول ہوئی ہیں وہ معذور سمجھیں ۔ منیجر

۳۴
ضروری اطلاع
تحفہ آریہ سماج یا آریہ کی قیمت عہ رکھی ہے تاکہ کم حیثیت والوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا ہر مضمون کا علیحدہ علیحدہ بنا دیا گیا ہے ہر ایک اور ورقہ حسب ذیل ہے ۔ دسشلہ نیوگ ۔ لال بجھکڑی اور ترد وغیرہ قابل دید ہیں ۔
الملتمس
عبدالعزیز المعروف و مالک مدرسہ تعلیم لاہور

علماء احناف سے چند سوال

بیان سے اتباع حدیثین نقل کیجاتی ہین جو رسول

کی پیروی فرض کرتی ہین :-

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلعم لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح یعنی عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین کوئی مومن ہوتا ایک تمہارا جبتک تابع نہ ہو جاوے خواہش اوسکی اس چیز کے کہ آئے ہم ساتھ اسکے یعنی قرآن +

(۲) من ضیع سنتی لم ینل شفاعتی یعنے جس نے ضائع کی سنت میری وہ نہ پہنچیگا شفاعت کو میری +

(۳) فمن رغب عن سنتی لیس منی یعنی جو پرہیز کرے میری سنت سے وہ مجہہ سے نہین ہے +

(۴) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ یعنی روایت ہے عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس نے نئی بات نکالی - بیچ دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین ہے اس سے پس وہ مردود ہے

(۵) فاذا نہیتکم عن شیء فاجتنبوہ واذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم یعنے جس چیز سے مین منع کرون اوسکو چھوڑ دو - اور جسکا مین حکم دون اوسکی تعمیل کرو - جہانتک ممکن ہو - یہ حدیث بخاری مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۷ مین ہے

اب بیان سے اقوال آئمہ اربعہ نقل کئے جاتے ہین +

(۱) قال ابو حنیفۃ اترکوا قولی بخبر الرسول وخبر الصحابۃ - وقال انا بشر اخطی واصیب فانظروا فی رائی فما وافق الکتاب والسنۃ فخذوہ وما لم یوافق فاترکوہ - یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے قول کو حدیث کے اور صحابہ کے قول فعل ہوتے چھوڑ دینا اور فرمایا - ہم تو آدمی ہین ہمارا قول کو قرآن و حدیث کے مطابق دیکہہ لیا کرو - اگر موافق پاؤ عمل کرو - ورنہ بالائے طاق رکھو - جیساکہ بحر الرائق - نہر الفائق - رد المختار - طحطاوی - نہایۃ النہایہ - غایۃ البیان - تفسیرات احمدیہ - تفسیر مظہری - تفسیر عزیزی - روضۃ العلماء - بستان الاحناف - شرح سفر السعادۃ - مشارق الانوار القدسیہ - اصول - یاقوت - کشف الغمہ - سہم الفوارض - ناظورۃ الحق - اعلام الموقعین - رسالہ عمل بالحدیث - حجۃ اللہ البالغہ - عقد الجید - تفصیل التعرف - تزئین العبارت - سوالات عشرہ - قول مفید - فوائد بدیعہ - عقد الفرید - تحفۃ الادب - تحفۃ الانام - تحفۃ الاخوان - تحفۃ المتقین - تنویر العینین - مین ان کے سوا صدہا کتابین شاہد ہین - یہ مشتے نمونہ از خروارے پیش ہے +

۲- یقول علیکم باتباع السنۃ فمن خرج عنہ فقد ضل یعنی تمکو حدیث پر چلنا لازم ہے - جو شخص حدیث پر نہ چلیگا - وہ گمراہ ہوگا - یہ قول امام ابو حنیفہ صاحب کا فتوحات ملکیہ مین ہے +

۳- قال ابو حنیفۃ حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان یقول اذا افتی قال ھذا رای ابی حنیفۃ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی - یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے کہا کہ حرام ہے اوسپر جو نہ پہچانے دلیل میری جو وہ فتوے دیوے ساتھ کلام میری کے اور کہتے جب فتوی دیتے یہ رای ابو حنیفہ کے - اور وہ بہتر ہے جو قسمت پائی ہمنے اوسپر اور جو لائے بہتر اُس سے پس وہ بہتر ہے - یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے

۴- عن الشافعی رح قال لیس فی قول احد دون رسول اللہ حجۃ یعنی شافعی رح نے کہا کہ کسیکا قول ساتھ حدیث شریف کے دلیل نہین ہوتا خواہ کتنے ہی قول ہون +

یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے -

۵- میزان الشعرانی مطبوعہ میمنہ مصر صفحہ ۳۲ مین لکہا ہوا ہے کہ کوئی حدیث صحیح یا ضعیف سے نہین ثابت ہے کہ رسول اللہ نے تقلید کی اجازت دی ہو اور نہ کسی امام نے اجازت دی - بلکہ اس سے روکتے ہے +

۶- ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ وتعالی ما کلف احدا ان یکون حنفیا او حنبلیا او مالکیا او شافعیا بل کلفھم ان یعملوا بالسنۃ ان کانوا علماء او یقلدوا ان کانوا جہلاء - یعنی یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے کسی کو حنفی یا حنبلی یا مالکی یا شافعی ہونیکا مکلف نہین کیا بلکہ حدیث پر عمل کرنیکا مکلف کیا ہے - اگر عالم ہو - ورنہ عالمون سے پوچھ کے عمل کرو - یہ عبارت شرح عین العلم کی ہے

۷- قال مالک رح ما من احد الا وھو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا صاحب ھذہ الروضۃ یعنی امام مالک نے کہا نہین ہے کوئی مگر پکڑا جاتا ہے کلام اپنے سے اور رد کیا جاتا ہے - اوسپر مگر قول اس روضہ والے کا یعنی آنحضرت صلعم یہ عبارت میزان الشعرانے ہے +

ﻋﺸ احمدؒ نے کہا کہ نہ تقلید کرو میری اور نہ مالک کی۔ اور نہ اوزاعی کی۔ اور نہ کسی اور کی۔ یہ قول ظفر المبین وانواع محمدین ہے۔

اللہم اھدھم الی صراط مستقیم وجنبہم الی اتباع نبی الکریم۔ اختتام کلام اور خلاصہ مرام یہ کہ رد تقلید میں بہت اختصار کیا گیا۔ اگر سارے دلائل قلمبند کرتا۔ تو کتاب طویل ہوتی۔ لہذا تھوڑی باتوں پر اکتفا کیا گیا۔ اہل تحقیق صاحب انصاف کے واسطے اسیقدر بس ہے۔ اور اہل جہل واعتصاف ہے .... سے کیا فائدہ جو انصاف کریں تو یہی بس ہے۔ بقول مسلم ہے

کہانتک ابتداے مسلم وا نہ اپنے کہلائیگا ✤ سعید ازلی کو اتنا ہی بنانا کام آویگا
اگر بدبخت کو تھا ایک دفتر بھی سنا دیگا ✤ سمجھی کو بلکہ وہ الٹا ہی لا مذہب بتا دیگا

والسلام علی من اتبع الہدی ✤ راقم محمد زکریا حکیم آبادی ✤

آریہ سماج حیدرآباد دکن

کا سالانہ جلسہ جنوری کے اخیر تھا جو غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا مفصل کیفیت تو ہمارے حیدرآبادی نامہ نگار لکھینگے مسٹر دہرمپال نے جو حالات اخبار پرچارک جالندھر میں لکھے ہیں سردست انہیں کو اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں مسٹر پال لکھتے ہیں :۔

"۲۹ کی صبح کو ہم اچھ پنڈت سوم ناتھ راؤ جی کی طرف سے مجسٹریٹ کے پاس اس بات کی درخواست دیگئی کہ جلسہ کی باقی ماندہ کارروائی کی اجازت دیجاوے مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ چونکہ مجھولال میں حضرت محمد صاحب کو گالیاں دیگئی ہیں اسلئے اجازت نہیں ملتی"

"جب ان کو طلب کی سوامی نتیانند برہمچاری جی کو کوتوال کے سپرد کردیا گیا تو اس نے ان کے ساتھ بہت ہی ناجائز سلوک کرنا شروع کردیا۔ برہمچاری جی نے یہ دیکھکر ایک پارسی جنٹلمین کو جو کہ وہاں موجود تھا کہا کہ آپ مسٹر لالہ بادی کو اس بدسلوکی کی خبر بذریعہ تار بھیجدیجئے۔ پارسی جنٹلمین نے کوتوال کو کہا کہ یہ سوامی کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں تم انکے ساتھ شریفانہ برتاؤ کرو۔ پھر کوتوال نے نرمی کا سلوک کرنا شروع کردیا مگر اب نے کسی سماجی کو سوامی جی کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی یہانتک کہ جب سوامی جی کو کپڑے دینے گئے تو انکی تلاشی لیگئی

"۳۱ کی شام کے ساڑھے پانچ بجے کوتوال سوامی جی کو پولیس کی پہرہ میں اسٹیشن پر لایا۔ اور انکو بمبئی کی طرف روانہ کردیا"

اس مضمون میں پال جی نے ریاست حیدرآباد اور اسلام کو جو جو صلواتیں سنائی ہیں وہ تو قابل افسوس نہیں البتہ قابل افسوس یہ امر ہے کہ آریوں کے لیڈر اور واعظ اپنی حالت کو درست نہیں کرتے اور یہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا کو ہم زبان سے لتاڑدیں مگر سامنے سے کوئی نہ بولے حیدرآباد پر تو اسلامی ریاست ہونیکا الزام ہو گر دا سپورمیں کسکا راج ہے کہ تمام ضلع میں تمہارے منڈیاد سوامی کا بولنا

قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مرزائیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

وھذا لقیم الخلق عن نھج العمیٰ ✤ وھذا یزکیھم وھذا یطھر
وھذا یریھم النظر فی طلب العلی ✤ وھناک یغوین وھذا یشذطر
وھذا العلیل الجسم یرتاد موتہ ✤ فلا یجدن للموت فھو مقید
وھذا الزکی الطاھر الاصل قلبہ ✤ علی ما نیر ضی الخلق وھو مرقب
علی ان احوال الوری لا یعدھا ✤ خبیر الناس بالحساب موقر
ولا یعلم الاحوال الاملیکنا ✤ خبیر لقیطمیں وما ھو اصغر
علیم با دواء الوری ودائہم ✤ فمن شاء فلیومن ومن شاء یکفر
فمکۃ اھلھا وسکانھا بھا ✤ لا ادری بما فیھا شعابا واجرر
الدین جعفر الکرام وقاتلی ✤ خبیث رشیدا بالمغیبات یخبر
واخبر حینا ان یوم وفاتہ ✤ قریب بلا ریب وذا سوف یقھر
فاخبرتھم ھذا وضاقوا صدورھم ✤ وقام اعلی اجیاف وعیذر
علاہ بسیف ثم قال یا فتی ✤ کما التریاق وھو خزیان ینظر
فقال لعمری صدق لسدیدۃ ✤ فاجماہ ذالک وانکر ذالوا الغضنفر
فشر امیر المومنین بفعلہ ✤ وزال ھموم وانت تتکدر
دری ان مرء اجاء کیف یجیٔ ✤ باخبار امردائما عنہ یخبر
فان حیاتنا وموت جمیعنا ✤ بامر الہ الخلق حقا مقدر
فنحن علی جھل بمقدار خطنا ✤ من العمر فی دار الفناء نعذر
اصاح تری نوراھزیلا عن العمی ✤ مضیئا منیرا نسیرا یتنور
عن الاحرف اللاتی حواھا تلالؤ ✤ نجوم اضاءت لا تغور وتزھر
تقضی طریقا مستقیما مسلکا ✤ الی ان دعواہ ھباء تختبر
وما یدعی من کون عیسیٰ میتا ✤ یتجدیدہ ھذا الخیال مقرر
فان الاحسن البیان ھذی نبیھم ✤ بہا رفیعا قولہ ذالک اشھر
وما مات الامن سنین قلائل ✤ وعاش طویلا امرہ لا یستر
علوانہ لنا تلالاء للورع ✤ بآیات صدق ان عیساہ یقین
فما النفر فی اثبات قبر لوعہ ✤ ولتصویرہ الظلی للناس فانھا
باخبار من یدعی علیہ بلا مری ✤ احادیث جاءت من خرافۃ تزور

(باقی دارد)

فتاویٰ

س نمبر ۱۲۰ :- ایک شخص مریض ہوا۔ اُسنے حالت مرض مین اپنے ایک مکان کی نسبت وصیت کی۔ کہ اس مکان کے کرایہ کی آمدنی کہ ڈیڑھ سو روپیہ سالانہ ہے۔ اپنی دو زوجہ اور ایک دختر کو چار چار ماہ ہوار ملتا ہے باقی جو آمدنی بچے مرمت مکان اور ٹیکس سرکاری مین خرچ کیا جاوے۔ لبعد ازان جو بچے مصرف خیر مین صرف ہو۔ اگر کوئی ان تینون وارثون مین سے مر جاوے یا کوئی زوجہ نکاح کر لیوے۔ اوس کا حصہ بھی مصرف خیر مین صرف ہو۔ بعدہٗ وہ شخص اُسی مرض مین فوت ہُوا۔ آیا یہ وصیت مرض موت سے مکان مذکورہ بالا مال وقف عندالشرع شریف ہو سکتا ہے یا نہین۔ بینوا توجروا + راقم لعنت اللہ از نینی تال

ج نمبر ۱۲۰ :- گو نظاہر لفظ وصیت کے بولتے ہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مراد اسکی وقف ہے۔ پس اگر وقف ہی مراد ہے۔ تو فقہا کے محاورہ مین اسکو وقف علی الورثا کہتے ہین۔ جائز ہے۔ اس صورت مین مکان کسی کی ملک نہ ہوگا۔ بلکہ اسکے کرایہ کی آمدنی سے سب کو حسب مراتب اور حسب مرضی واقف کے حصہ پہنچتا رہیگا اور جو شرائط واقف (مالک) نے لگائی ہین ملحوظ رہینگی (رد المحتار جلد سوم - کتاب الوقف)

س نمبر ۱۲۱ :- عمرو ایک سود خوار شخص ہے۔ اور ایک مسجد کا متولی ہے۔ کیا شرعاً عمرو متولی مسجد کا ہو سکتا ہے ؟ (موتی رام)

ج نمبر ۱۲۱ :- متولی جبتک تولیت مین خیانت نہ کرے۔ یا مالک (واقف) کے خلاف منشا نہ کرے تولیت سے معزول نہ ہوگا۔ ہان اگر واقف نے شرط لگائی ہے۔ کہ میرے وقف کا متولی سود خوار نہو۔ تو معزول ہو جائیگا۔ نہین۔ تو نہین +

س نمبر ۱۲۲ :- زید نے ایک مسجد خاص اپنے روپیہ سے تعمیر کرائی اور زندگانی تک حق تولیت وغیرہ مسجد مذکور کا زید کے ہاتھ تہا۔ اور زید نے اپنی زندگانی مین ایک وقف نامہ بابت جائداد متعلقہ مسجد تحریر کر دیا۔ اور دروازہ مسجد پر چسپان کرا دیا کہ بعد میرے میری اولاد مین سے بیرا لڑکا تولیت کا حقدار ہو۔ زید مر گیا۔ جسکے نام حق تولیت کا تحریر تہا۔ وہ نابالغ تہا اوسکے ماموں نے دیگر ورثا کے ساتہ شامل ہو کر حق تولیت ایک انجمن اسلامیہ کے سپرد کر دی۔ اور انجمن مذکور نے آجتک کوئی عملدرآمد بابت حق تولیت نہین کیا۔ اور مسجد پر قبضہ مفتی مشہر نے کر لیا۔ مفتی بھی گذر گیا اب مفتی کا بیٹا قابض ہے۔ اور زید کا لڑکا بھی بالغ ہو گیا ہے کیا حق تولیت شرعاً اوسکو مل سکتا ہے بد (موتی رام از گونڈا)

ج نمبر ۱۲۲ :- زید مرحوم چونکہ خود مالک اور واقف تہا۔ اور تولیت دراصل واقف ہی کی نیابت ہے۔ پس جسکو زید نے متولی کیا ہے۔ وہی متولی ہوگا بشرطیکہ اُس مین کوئی ایسا عیب نہ ہو جس سے وقف کو نقصان پہنچے۔ مثلاً وہ مسرف اور فضول خرچ ہو جس سے گمان ہوتا ہو کہ جائداد متعلقہ مسجد یا اسکی آمدنی کو بے موقع صرف کر دیگا۔ اگر ایسا ہے تو اوسکا کوئی حق تولیت نہین رہیگا

س نمبر ۱۲۳ :- ایک شخص مذہب چکڑالوی ہو کر مجھکو اور سب مسلمان اہل سنت وجماعت کو تنگ کرتا ہے اور دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بہت خدشہ ڈال رہا ہے۔ اول سوال یہ ہے کہ السلام علیکم کی بابت کہتا ہے۔ سلام علیکم کہنا چاہئے۔ اور دوسرا سوال سنت ونوافل ووتر پڑہنے سے روکتا ہے یہ بھی نہیں چاہئے۔ اور تیسرا سُبحانک اللّٰھم اور التحیات اور درود ودعاء سے منع کرتا ہے۔ اور چہارم بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنی منع کرتا ہے اور پنجم چھ کلمے سے منکر ہے۔ کہ قرآن مین نہین اور ششم حدیث رسول کا منکر ہے اور شفاعت رسول سے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہے کہ مثل چٹھی رسان کے ہے۔ شفاعت اور احکام نبوی سے منکر ہے +

ج نمبر ۱۲۳ :- سلام علیکم کہنا بھی جائز ہے۔ مگر السلام علیکم مین زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ اس مین الف لام استغراق کا ہے جسکے معنے ہین تمام قسم کی سلامتی تمپر ہو۔ مسائل مذکورہ سب احادیث سے ثابت ہین۔ مگر وہ حدیث سے منکر ہے۔ اسلئے ساری بحث تو یہ ہے۔ کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ماننا چاہئے۔ یا نہ۔ سو اسکی مفصل بحث ہمکو رسالہ حدیث نبوی اور رسالہ دلیل الفرقان مین ملیگی (جو معہ محصول ۲ / ۔ ۷ / پر دونون پہنچ جائینگے +

س نمبر ۱۲۴ :- خدا فرماتا ہے۔ جیسا کہ بہرے سُننے سے قاصر ہین۔ مُردے بھی نہین سُن سکتے۔ یعنے قوت سامعہ بہرون اور مردون مین نہیں اور کفار کو انہی ہر دو سے تشبیہ دی ہے۔ سورہ نمل انک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم الدعاء اور سورہ فاطر وما انت بمسمع من فی القبور۔ اس سے ثابت ہُوا کہ مُردے آواز نہین سُنتے۔ اور بی بی عائشہ رضؓ نے بھی سمع موتیٰ کے قائل نہین تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث وارد ہے۔ اور بی بی عائشہؓ نے لا تسمع الموتیٰ کی آیت کو سمع موتیٰ کی نفی پر استدلال کیلہے۔ ان تمام تین وجوہ سے ثابت ہُوا کہ مُردے سُن نہین سکتے۔ اور نہ مُردون مین قوت سامعہ ہے +

مگر شبہ اس امر مین ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت زیارت قبور السلام علیکم یا اہل القبور- السلام علیکم یا اہل الد یار فرمایا- جس سے سمع موتی ثابت ہوتا ہے اور انہین احادیث سے اکثر لوگ بھی اولیاء اللہ و پیر و شہید کے قبرون پر بہ مخاطب یا ئے ندائی وسیلہ گردانتے ہین- لہذا آپ اس مسئلہ کے متعلق پوری پوری بحث کر کے جمیع اہل اسلام کو تشفی فرماوین- اور دیگر علماء اہلحدیث و احناف کبھی صفحہ دل سے اس مسئلہ مین اعتقاد رائے سے تشفیق فرماوین +

راقم منشی محمد حیات ۲۵۴ خریدار اہلحدیث

ج نمبر ۱۲۴:- عدم سماع موتی کے متعلق اہلحدیث مین کئی ایک دفعہ بحث ہو چکی ہے- تفصیل اسکی مردہ کی تفصیل پر موقوف ہے مردہ سے مراد اگر وہ جسم ہے جس سے روح الگ ہو گئی ہے اپنی جو قبر مین رکھا ہے- تو کچھ شک نہیں کہ عقل اور نقل کے نزدیک یہ بات بالبداہت ثابت ہے کہ وہ نہین سن سکتا- کیونکہ سننے اور دیکھنے کی قوت روح کے ماتحت ہے- پس جب روح ہی نہیں تو سننا اور دیکھنا کیسا؟ اسلیئے فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی قسم کھائے کہ فلان شخص سے مین بات کرونگا- اگر وہ اس مردہ کی حالت مین کلام کرے تو قسم پوری نہوگی (دیکھو فتح القدیر وغیرہ) کیونکہ اس مین شنوائی کی طاقت نہین اور اگر مردہ سے مراد وہ روح ہے جو اس خاکی جسم کو چھوڑ کر اپنے روحانی مکان پر جہان کے وہ لائق ہے- جا پہونچی ہے- تو بیشک اس مین سننے کی قابلیت ہے اسی طرح سے قبرستان مین السلام علیکم کہنا سنت ہے- کیونکہ اونکو بذریعہ ملائکہ کے سلام پہنچایا جاتا ہے- اور وہ جواب دیتے ہین- پس قابل غور یہ ہے کہ مردہ کس چیز کا نام ہے- کچھ شک نہین کہ مردہ جسم ہی کو کہتے ہین قرآن مجید اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (یعنی اے نبی) تو بھی مردہ ہونیوالا ہے اور یہ لوگ بھی مردہ ہونے والے ہین- میت عربی اور مردہ فارسی اردو- ایک ہے- پس اگر روح مردہ ہوتی تو کفار کو مردہ کہا جاتا نہ کسی اور کو- کیونکہ روحین تو بحکم خداوندی حسب مراتب اعمال جزا و سزا دین رہتی ہین +

س نمبر ۱۲۵:- ایک شخص ہے جسکا ۱۲۰۰ مہر پر عقد ہوا- اور وہ اس وقت دو سو روپیہ بھی ادا کرنے کے لائق نہیں ہے- وہ شخص کس طرح مہر ادا کر سکتا ہے- وہ اپنی منکوحہ سے معاف کرا سکتا ہے یا کسی اور طرح سے ادا ہوگا- جواب بطور حدیث و قرآن سے ہو +

س نمبر ۱۲۶:- روپیہ بنک یا ڈاکخانہ مین کس طرح رکھ سکتا ہے- اور سود لینا دینا حرام ہے- پھر وہ سود لیگا- تو کیا کیا جائیگا- خریدار ۶۷۵

ج نمبر ۱۲۵:- عورت سے درخواست معافی کی کرے- تو اسکو بہت ثواب ہے اور اس کا قرض اتر جائیگا- قرآن شریف مین ہے فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا- یعنی عورتین جو تمکو مہر مین سے معاف کرین- تو اسکو بخوشی خاطر کھاؤ اور قبول کرلو- اور اگر وہ معاف نہ کرے تو لاچار قرضدار ہے

ج نمبر ۱۲۶:- مسلمانون پر سود لینا دینا حرام ہے- لیکن اگر بنک والے دیتے ہیں تو میرے خیال میں لیکر کسی غریب کی امداد مین دیدے تو شاید اس سے بہتر ہو کہ بنک ہی کو چھوڑ دو- واللہ اعلم عنداللہ

س نمبر ۱۲۷:- چہ فرمائند علماء دین اس مقدمہ مین- بعض بعض کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ہندہ کا مہر ادا کئے ہوئے ہمبستری نہ کرنا چاہیئے- زید تو بکل غریب ہے کہ مہر ادا کرنے کے لائق نہین کہ جلد مہر ادا کردے- تو پھر کیا کرے ہمبستری کرے یا نہ- بینوا و توجروا +

ج نمبر ۱۲۷:- حدیث شریف سے اتنا ثابت ہوتا ہے- کہ ہمبستری سے پہلے دلہن کو کچھ دینا چاہیئے- علماء نے کہا ہے کہ ایسا دینا مستحب ہے یہ نہیں- کہ حق مہر تمام ادا کئے بغیر قریب نہ جائے- اگر دونون راضی ہین تو بیشک ہمبستری کرے

س نمبر ۱۲۸:- دولہا دلہن نابالغ ہین- اور نابالغی ہی مین شادی ہوئی مہر ہندہ کا دولہا ادا کرنا چاہتا ہے- مگر یاد نہین کہ کتنا مہر قرار دیا گیا تہا- نہ ان باپ کو معلوم- نہ شریک برات والون کو معلوم ہے- تو کس صورت سے ادا کرے

س نمبر ۱۲۹:- زید کہتا ہے کہ اگر ہندہ اپنی خوشی مہر معاف کردے- تو معاف ہوجائیگا اور عمرو کہتا ہے کہ اگر کہکر معاف کراوے- تبھی معاف ہو سکتا ہے- تو کسکی بات سچی مانی جاوے

س نمبر ۱۳۰:- زید نے تمام مسلمانون سے جو دین پر چلتے ہین اور جو نہین- سلام و مصافحہ چھوڑ دیا- کسی معتبر حدیثون سے ثابت ہے- اہلحدیث والون سے سلام و مصافحہ چھوڑ دو- بینوا و توجروا +

ج نمبر ۱۲۸:- جس قدر عورت کی برادری مین مہر کا دستور ہو- اتنا دیدے اگر دستور مختلف ہو تو عرف کی کچھ بھی جتنا دیوے- اگر سب کچھ کا ہی مال معلوم نہین یا کچھ بھی ہی نہ ہو تو جتنے پر میان بیوی راضی ہون- اسیقدر دیدے- قرآن شریف مین ہے لا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ یعنی مہر کے جتنے پر تم راضی ہو جاؤ- تمہیں جائز ہے

ج نمبر ۱۲۹:- کسیطرح معاف کرو- کہنے سے یا خود کرو- مگر کرو خوشی سے نہ جبر سے تو جائز ہے

ج نمبر ۱۳۰:- حدیث شریف مین آیا ہے مسلمان کو مسلمان پر چھ حقوق مین منجملہ یہ کہ

رسالہ النف...
حجم ۶۴ صفحہ ماہوار قیمت ...
سے صرف عوام سے ...
اس رسالہ مین مندرجہ ذیل ...
کتاب مسلسل شائع ہوتے ...
قرآن- حدیث- فقہ- تا...
تردید مخالفین ۲۴ صفحہ ...
ہدایت المسلمین ۲۴ صفحہ ...
تاریخ ۸ صفحہ خطب و موا...
ناظرین اندازہ کر سکتی ہیں ...
کسقدر مفید ہوگا- کوئی ...
ہیں کہ اس خوبی کا اور کو...
ہین سنا گیا ہے مگر ...
فرما سکتے کہ مبلغ ... سے ...
کچھ زیادہ ہے نہیں ہرگز ...
دیکھتی ہیں کہ وہ کون ...
لیا رعون فی الخیرات کے ...
اس رسالہ کی خریداری ...
کا ثواب حاصل کرتے ہیں ...
مبارک لوگ ہیں جو ...
اس رسالہ کو خرید ...
کرتے ہیں نوٹ جو ...
اور قیمت و کمیشن ...
مفت دیا جاویگا ...
اپنی طرف سے وقف ...
کیلئے اہل دول کی ...
طلبا ہی بقصد ثواب ...
لیجائینگی جو صاحب ...
انکو روپیہ کی کتاب ...
المشتہر مرزا ...
ترکاری بازار ...

انتخاب الاخبار

آریہ سماج گوجرانوالہ (پنجاب) کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ فروری اور یکم مارچ کو ہے ان دنوں سب سماج نے ایک مذہبی کانفرنس کا اشتہار بھی دیا ہے جس سے ہندو مسلمان عیسائی آریہ عالموں کو بلایا ہے مضمون زیر بحث تین ہیں خدا۔ روح اور مادہ کی ماہیت اعمال کا ثمرہ اور قبولیت توبہ۔ روح فاعل مختار ہے یا نہیں ہر ایک مقرر کو ۱۰-۲۰ منٹ تو تحریر سنانے کو اور ۹ منٹ تقریر کرنے غالباً مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے۔

اس ہفتہ بھی امرتسر بلکہ کل پنجاب میں بارش کا سلسلہ برابر لگا رہا ۱۹ کی شب کو سخت ژالہ باری ہوئی۔

مسٹر گوکھلے پنجاب کے دورہ میں لاہور سے فارغ ہو کر ۱۹ کو امرتسر آئے اور بابو گنیا لعل وکیل کے بنگلہ سے بندے ماترم ہال میں لکچر دیا۔

کرشن جی قادیانی کو الہام ہوا ہے۔ آسمان ٹوٹ پڑا اسارا فرمایا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونیوالا ہے (بدر ۱۴ فروری) بستند قدیم مطلب ور بطن شاعر۔

افسوس امرتسر کے ایک پرانے اہلحدیث طبیب حکیم یا محمد مرحوم ۱۸ فروری کو انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غایب کی درخواست ہے

کلکتہ میں افواہ ہے کہ یورپین تاجر اپنے ایجنٹوں کی معرفت زمینداروں کے پیشگی روپیہ دے رہے ہیں تاکہ چاول خرید کر آخر میں گراں قیمت پر فروخت کریں

اغلب ہے کہ امیر صاحب یکم مارچ تک سرحد تک واپس چلے جاویں کیونکہ وہ گرمی کی شکایت ابھی سے کرنے لگ پڑے ہیں۔

ضلع بلیا میں طاعون کا بڑا زور شور ہے ۸۰۰ سو فی ہفتہ کل ضلع میں اموات ہوتی ہیں۔

مدراس میں مسٹر اینی بسنٹ نے ایک عام جلسہ کے روبرو الوہیات دیان پر لکچر دیا داخلہ کے ٹکٹ قیمتاً بیچے گئے تھے۔ آمدنی ارنیل انکاش کے مدارس کو دیگئی۔

امیر صاحب بمبئی میں ۱۲ ماہ حال کو ۳ بجے بعد دوپہر پہنچے اگرچہ امیر صاحب کی سپیشل کلیان جنکشن میں جو بمبئی سے ۳۰ میل کے قریب ہے ایک بجے بعد دوپہر کو پہنچ گئی تھی مگر وہ وہاں رکی رہی تاکہ بمبئی میں عین وقت مقررہ پر پہنچے اور استقبال پورے طور سے کیا جائے چنانچہ امیر صاحب کی اسپیشل بمبئی کے اسٹیشن وکٹوریہ ٹرمینس پر ٹھیک وقت پہنچی گورنر بمبئی مع اپنے اسٹاف اور کل اعلیٰ بحری اور فوجی اور سول حکام کے اسٹیشن پر استقبال کیلئے موجود تھے حسب ضابطہ رسم تعارف ادا ہونیکے بعد جلوس بنایا گیا اور اسٹیشن سے روانگی کی فوراً تیاری ہوئی اسٹیشن کے باہر ہزارہا مخلوق جس میں زیادہ تر مسلمان تھے امیر صاحب کے دیکھنے کے شوق میں صبح سے منتظر کھڑے تھے جب امیر صاحب اپنے قیامگاہ پر پہنچے تو گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ بینڈ باجہ نے افغانی راگ بجایا۔ بازار اور سڑکیں جھنڈیوں وغیرہ سے بڑی مزین ہو رہی تھیں راستہ پر پولیس کے سپاہی دو طرفہ موجود تھے گورنر بمبئی امیر صاحب کو انکی فرودگاہ پر پہنچا کر گورنمنٹ ہاؤس میں چلے آئے کچھ عرصہ کے بعد امیر صاحب نے گورنمنٹ ہاؤس میں جا کر لارڈ لیمنگٹن سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ واپس جانے کے لئے ہزمجسٹی امیر صاحب کا جام صحت نوش کریں۔

امیر صاحب کی جوابی تقریر امیر صاحب نے گورنر بمبئی کی تقریر کا جواب فارسی میں دیا۔ ایک ترجمان شاہی تقریر کا ترجمہ انگریزی میں حاضرین کو سناتا جاتا تھا امیر صاحب نے یہ تقریر نہایت صاف اور بلند آواز سے فرمائی وہ تقریر یہ ہے کہ:-

"میں یہ نہیں کہونگا کہ میں ہندوستان کی سیر کو آیا بلکہ میں یہ کہونگا کہ میں یہاں اپنے دوستوں کے ملک میں آیا ہوں۔ میرے یہاں آنے سے پہلے ہماری اور گورنمنٹ آف انڈیا کی دوستی کا پودہ اب بڑھ کر بہت بڑا درخت ہو گیا ہے۔ اس درخت کے سایہ میں میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر اس کے شیریں پھل کھا رہا ہوں ہندوستان میں میں نے نہایت شفیق اور اچھے سچے دوست پائے کہ جن کی شفقت اور توجہ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے مجھ کو کافی الفاظ نہیں ملتے ہندوستان کی مختلف قابل دید جگہیں چیزیں اور صنعت و حرفت کو دیکھ کر مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ میں نے بڑا تجربہ حاصل کیا مجھکو امید ہے کہ آئندہ اس تجربہ سے میں اپنے ملک کو فائدہ پہنچاؤنگا۔ گورنمنٹ افغانستان گورنمنٹ آف انڈیا کی نہایت مخلص دوست ہے یعنی افغان اور انگریز ہمیشہ وفادار دوست رہیں گے۔ اس کے بعد ہزمجسٹی نے گورنر بمبئی کی صحت کا جام نوش کیا۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۲۰۷۰۶ موتیں ہوئیں انمیں سے پنجاب میں ۷۰۹۷ موتیں ہوئیں۔

لاہور کے انگریزی اخبار پنجابی پر گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں مقدمہ دائر کر رکھا تھا گذشتہ جمعہ کو یہ مقدمہ فیصل ہو گیا شہادت کی سماعت کے بعد ڈپٹی کمشنر نے مالک اخبار لالہ جسونت رائے کو دو سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو چھ مہینہ اور قید بامشقت یہی سب اڈیٹر اخبار مسٹر اٹھاولی کو جو قوم سے دکھنی پنڈت یا مرہٹہ ہیں چھ مہینے قید بامشقت اور ۲۰۰...

فراغ دل - بیاہ و شادی کے متعلق اس میں ضروری تشبیب و فراز معلوم ہو سکتے ہیں قیمت ۸ محصولڈاک علم الدین نائب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں کہ یہ ایک حالت سخت ہی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت عالی پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا ولایتی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیں۔ پنسلیں۔ بٹن۔ آئینے۔ موم بتیاں۔ عمدہ اعلیٰ جرابیں قفل۔ ہر قسم۔ بٹن۔ لیمپ۔ ہر قسم کی چھتریاں جھتریاں۔ رومال۔ فیتے۔ ریلیں۔ فیشنے۔ ولایتی گنگھیاں۔ بڑا سر گرم و سرد۔ ڈوری۔ صابون۔ بوٹ۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دوکانوں کے کفایت اور بارعایت ملتے ہیں سارے لاہور میں پہلی دوکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لائیں بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان کے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ [illegible] تیار کی جاتی ہیں جو نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۶/ ۸/ سے فی درجن اونی ریشمی ۳/ سے ۱۲/ فی درجن رومال ہینڈ کرنٹ ملتے ہیں قیمت ۱۲/ ۱۴/ ۱۶/ روپے تک مل سکتی ہیں

المشتہر

شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)

ضرورت

ایک منشی کی [illegible] لکھنا پڑھنا اور کتابت اچھی جانتا ہو [illegible] تنخواہ بیس روپیہ۔

جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر

مینیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک (۴ روپے)

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی قوی و مقوی ہیں جو فولاد چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۱۲/

مومیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان وغیرہ کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہیں انکے لئے بے نظیر دوائی ہے چونکہ گولی ہی چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد بقدر ۴ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھوں کیلئے عصا پیری نوجوانوں کی سچی مونس بچوں کی محافظ اور رفیق ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ محصول ۱/

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں [illegible] رکھتی ہے۔ محافظ بصارت ہے قیمت [illegible] محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے۔ آتشک۔ کنٹھ۔ پھنسی پھوڑے۔ بھگندر۔ خارش۔ جریان وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں قیمت ۲ روپے محصول

نوٹ علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے آرڈر لکھتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جاوے۔

المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

حسب فرمائش ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L No 352

اہلحدیث

نمبر ۱۷ — جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(ج) [illegible] وں کے مضامین بشرط پسندمفت درج ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔۔۔

والیان ریاست سے ،، ۔۔۔

روسا و جاگیرداروں سے ،، للعہ

عام خریداروں سے ،، ۔۔۔

غیر ممالک سے ،، ۸ شلنگ

،، ،، ششماہی ۴ شلنگ

انڈیا والوں سے ،، ۔۔۔

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

امرتسر یوم جمعہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری القدس مطابق یکم مارچ ۱۹۰۷ء

اجتہاد اور تقلید

اہلحدیث مورخہ ۲۵ جنوری مین اس مضمون کو یہانتک پہنچایا تہا کہ علما اصول نے قرآن و حدیث سمجہنے کے لئے جو اصول مقرر کئے ہین اور کتب اصول مین مذکور ہین منجملہ ان کے ایک یہ ہو کہ الفاظ کی تقسیم یون کرتے ہین۔ عام۔ خاص۔ مشترک اور مؤول ان مین سے عام اور خاص کی بحث مفصل ہو چکی ہے۔ اور ان کے نتائج بہی بتلائے گئے ہین۔ اس سے بعد اسی ضمن مین اخبار اہل فقہ کی درازدستی کے جوابات بہی دیئے گئے۔ اسلئے اب ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہین۔ عام اور خاص کے بعد تیسرا مرتبہ مشترک اور مؤول کا ہے **مشترک** لفظی کی تعریف علما اصول نے یوں کی ہے۔ المشترک ما وضع لمعنیین اولمعان مختلفۃ الحقائق (اصول شاشی) یعنے مشترک لفظ اسکو کہتے ہین۔ جو دو یا کئی ایک مختلف معانی کے لئے وضع ہو۔ اسیطرح کتاب **حسامی** مین ہے۔ المشترک وھو ما اشترک فیہ معان اواسام لاعلی سبیل الانتظام۔ یہی تعریف تمام کتب اصول مین ہے۔ جس سب کا مطلب ہے کہ مشترک کا لفظ وہ ہے۔ جو متعدد معانی کے لئے وضع ہو۔ لفظ مشترک کا حکم یعنی نتیجہ بہی علماء اصول نے ان لفظون مین بتلایا ہے حکمہ التوقف فیہ بشرط التامل لیترجح بعض وجوھہ (حسامی) یعنے مشترک کا حکم یہ ہے۔ کہ اس مین غور اور تامل کرنے کے لئے توقف کیا جاتا ہے۔ تاکہ اوسکی مختلف وجہ مین سے کوئی وجہ ترجیح پا جاوے۔ مثال اوسکی لفظ جاریہ ہے۔ جسکے معنے کئی ایک ہین۔ لونڈی۔ چشمہ۔ بیڑی۔ وغیرہ پس اگر ایسا لفظ کسی کلام مین بلا قرینہ آجاوے تو وہان ہم توقف رہیگا۔ جبتک کہ اسکے لئے کوئی جانب ترجیح کی نہ پائی جاوے۔ باعث ترجیح اسی کلام مین ہو۔ یا خارج ہو۔ مثلاً اگر کلام یون ہے۔ کہ رئیت الجاریۃ تجری یعنی مین نے جاریہ کو جاری دیکہا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جاریہ سے مراد یہان چشمہ ہے یا اسی قسم کا کوئی اور قرینہ ہو۔ تو اوسکی وجہ سے وہی معنے ترجیح پا جائینگے۔

مؤول اسی مشترک لفظ کا دوسرا نام ہے۔ جب وہ کسی قرینے سے کسی جانب کو ترجیح پا جاوے۔ چنانچہ **نورالانوار** مین ہے المؤول ما ترجح من المشترک بعض وجوھہ بغالب الرأی یعنی مؤول وہ مشترک لفظ ہے جسکی بعض وجہ کسی قرینے سے ترجیح پا جائین۔ حقیقتہ مشترک اور مؤول ایک ہی لفظ ہے جو قبل از تعیین کسی جانب کے مشترک ہے۔ اور بعد تعیین کے مؤول ہے

نتیجہ اس بحث کا اسجگہ ایک ضروری مسئلہ قابل ذکر ہے کہ قرآن شریف مین

اسماء الٰہی کئی ایک آئے ہیں سمیع ـ بصیر ـ رؤف ـ رحیم وغیرہ یہی اسماء خدا تعالیٰ کے لئے بھی آئے ہیں ـ اور یہی مخلوق کے لئے بھی ـ علماء نے لکھا ہے کہ جو اسماء الٰہی مخلوق پر آئے ہیں ـ وہ حقیقت میں مشترک لفظ کی قسم سے ہیں ـ چنانچہ **مالابدہ** کے دیباچہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی فرماتے ہیں:

یگانہ است ہم در ذات و ہم در صفات و ہم در افعال ہیچکس را در ہیچ امر باوی شرکت نیست نہ در وجود و حیات از جنس وجود و حیات اشیاء است و نہ علم او شاہ علم شان و نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام مخلوقات مجانس و مشارک غیر از مشارکت اسمی ہیچ مجانست و مشارکت ندارد ـ صفات و افعال او تعالیٰ ہم در رنگ ذات او سبحانہ بیچون و بیچگون است

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ سمیع ـ بصیر ـ رؤف ـ رحیم وغیرہ اسماء جن معنے سے خدا پر بولے جاتے ہیں ـ وہ اور معنے ہیں ـ اور جن معنے سے مخلوق پر بولے جاتے ہیں ـ وہ دوسرے معنے ہیں ـ کیونکہ خدا کی صفات سمیع ـ بصیر وغیرہ سب ذاتی اور اپنی ہیں ـ مگر مخلوق کی سب صفات خالق کے بنانے سے بنی ہیں ـ اسلئے ان دونوں میں کوئی مجانست یا مشارکت نہیں ہو سکتی ـ انتہی ـ

شیر قالین دیگر است شیر نیستان دیگر است

لیکن جن معنے سے یہ اسماء خدائے ذو الجلال والاکرام پر بولے جاتے ہیں قرآن مجید میں اُن کا حصر خدا ہی کے لئے کیا گیا ہے ـ چنانچہ سورہ حدید میں صفات کاملہ کے بیان کر دینے کے بعد فرمایا ـ لہ الاسماء الحسنیٰ عربی قاعدہ کے مطابق الاسماء الحسنیٰ مبتدا ہے اور لہ خبر مقدم ہے ـ اور **علم معانی** کا قاعدہ ہے کہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر یعنی پچھلے لفظ کو پہلے لانے سے حصر کا فائدہ حاصل ہوتا ہے ـ اس لحاظ سے آیت موصوفہ کا ترجمہ یہ ہوا کہ تمام اسماء حسنیٰ مخصوص ہیں ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے ـ پس جو لوگ رؤف ـ رحیم وغیرہ اسماء کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر استعمال ہونے سے نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ آنحضرت بھی چونکہ اسماء الٰہی سے موصوف ہیں اسلئے آپ سے التجا کرنا یا مدد مانگنا جائز ہے یہ خیال اونکا نہ صرف قرآن مجید کے برخلاف ہے ـ بلکہ اصول فقہ اور تصریحات فقہا کے بھی مخالف ہے ـ کیونکہ فقہا کے اصول کے مطابق اسماء الٰہی مشترک ہیں اور مشترک جب کسی قرینہ سے ایک معنی میں ترجیح پا جائے ـ تو دوسرے معنے میں نہیں جائیگا قرآن شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسماء حسنیٰ ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے محصور اور مخصوص ہیں ـ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے ـ کہ اسماء مذکورہ پیغمبر خدا یا کسی اور مخلوق پر بھی حقیقی

بولے جاویں جن معنے سے خدائے ذو الجلال پر بولے گئے ہیں ـ ہرگز نہیں ہو سکتے ہیں

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مگر جو لوگ اپنے اعمال اور اعتقاد کو قرآن و حدیث کے برخلاف رکھتے ہی کے خوگر ہیں اونکا کیا علاج ؟

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ٭ اینست جوابش کہ جوابش ندہی

(باقی باقی)

شیعی سوال

بخدمت جناب مولانا صاحب ! السلام علیکم بعدہٗ عرض خدمت ہے کہ ایک شیعہ مولوی نے رسالہ اللواء لاہل الولاء میں تدفین حضرات شیخین* کی بابت یہ عبارت تحریر کی ہے ـ ہم جواب کے لئے بعینہٖ نقل کرتے ہیں ـ عبارت یہ ہے :ـ

”پس واضح ہو کہ تدفین شیخین میں جو خانہ مطہرہ پیغمبر علیہ السلام میں بلا اذن ہوئی فرق اور تفاوت بیّن ہے ـ کیونکہ زمین کربلا میں دفن ہونا امام حسین علیہ السلام سے باذن اور شرعاً مجاز ہے ـ اور دفن ہونا غیر کا خانہ پیغمبر علیہ السلام میں در حضور و غیاب پیغمبر قطعاً ممنوع اور منہی عنہ ہے ـ بقولہ تعالیٰ لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم ـ پس تدفین شیخین حرام اور مغصوب محض ہے اسی لئے کہ شیخین کو کسی قسم کا حق تملیکی یا وراثتی وہاں حاصل نہ تھا اور نہ وارثان حقہ یعنی اہل بیت سے اذن حاصل کیا تھا ـ اور نہ ایسی تقسیم ہوئی تھی کہ بحصہ زوجتین ان کے اذن سے دفن ہوئے اور اگر بموجب ابوبکر لا نورث و لا نرث جو واسطے انکار کرنے حقوق فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا مثل فدک وغیرہ کے حدیث وضع کی تھی ـ اس خانہ نبوی کو بھی صدقہ قرار دیا تھا ـ پھر کیوں اس روضہ شریفہ میں دفن ہوئے ـ نہ اہل بیت طہارت و عصمت سے اذن حاصل کیا نہ تمام مسلمانوں سے ـ خلاصہ یہ کہ فدک و خلافت کے خانہ نبوی کو بھی تصرف کر کے دفن ہوئے ـ اور ایسا دفن ہونا یا قریب ہونا کچھ فائدہ مند ان کے واسطے نہیں ہے ـ آیا نہیں دیکھتے ہو ـ کہ کفار و منافقین کو جو کہ نبی کے قرب سکنت و مجاورت و مدفنت قدیم سے حرمین میں رکھتے تھے ـ ہرگز انکو فائدہ نہیں پہنچا ہے ـ چنانچہ متفق روایت ہے ـ من غصب ارضاً طوقہ اللہ ذالک غاصباً یوم القیامۃ ـ پس باطل کو مشابہ مماثل حق تمثیل دینا عین باطل ہے بتمام زمین اور پانچ دریا اور خمس دینا حق مہر فاطمہ کا باحادیث متفقہ ثابت ہے ـ چنانچہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں لکھا ہے ـ عن ابن عباس قال قال علیہ السلام یا علی ان اللہ

* شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو کہتے ہیں ـ ایڈیٹر

اسلام ... [illegible] ... السلام علیکم ... منتظر جناب اہل حدیث امرتسر

زوجك فاطمة وجعل صداقها الارض فمن مشى عليها مبغضا لك مشى حراما
اور دریا دجلہ و فرات و جیحون و سیحون و خمس ونیا حق تعالیٰ نے فاطمہ کو حق مہر مین دیا ہے۔ چنانچہ باحادیث متفقہ ثابت ہی۔ باوجود ان احادیث کے کیونکر زمین عراق جگہ تدفین شہداء کربلا وغصب ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات شہداء باذن امام حسینؓ دفن ہین۔ اور حضرات شیخینؓ بلا اذن تدفین ہوئی۔ پس ثابت ہوا کہ مخالفین علیہ السلام جو بلا اذن علیہ السلام رومی زمین مین مدفون ہین الی آباد عذاب مین رہین گے (ایڈیٹر۔ شور بختان بآرزو خواہند مقبلان را زوال نعمت و جاہ)

سوال دوم شیعہ اپنے رسالہ اللوا رمین لکھتا ہے کہ جو حدیث کوثر کے متعلق بخاری کتاب الرقاق مین صحابیوں کے حق مروی ہے اس سے کون صحابی مراد لئے جائینگے حدیث ماخوذیہ ہے:۔ قال صلعم لیردن علیّ یوم القیٰمة رهط من اصحابی انا اعرفهم وهم لیعرفونی ثم یوخذون ذات الشمال من دونی فاقول یارب اصحابی فیقال لی انک لا تدری ما احدثوا بعدك فلم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم فاقول سحقا سحقا لمن غیر دینی ای بعدی۔ پس اگر یہ حدیث صحیح بخاری صحیح ہے تو کہو اصحاب کفر و ارتداد جو خود بحضور نبوی ہون وہ کتنے اور کون ہین۔ اس سے مخصوص فرقہ اہل حدیث ہو۔ حدیث ثانی بخاری کی جو غزوہ حدیبیہ مین ہے۔ وہ یہ ہے:۔

قال البراء بن عازب فقلت طوبى لك صحبت رسول الله و بایعته تحت الشجرة فقال لی یا ابن اخی انك لا تدری ما احدثنا بعده الخ وہ کون کون تھے۔ تفصیل جماعت صحابہ مرتدین دیکھنی چاہو۔ تو کتاب عمرو جاحظ و ابن ابی الحدید و فصول اولیات مثالب ثلثہ و تاریخ الخلفا سیوطی دیکھو اور ابن سعد ملاحظہ کرو یہ سب آئمہ اہلسنت و اہلحدیث کی مرویہ ہین +

سوال تیسرا شیعہ لکھتا ہے کہ زمین کربلا معلی امام حسین رضؓ نے مالکان سے خرید کر جملہ اہل تشیع کے تدفین کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور وہ زمین بنجر تھی۔ اور بعد اسلام کے چند لوگون نے واہی تھی۔ تو وہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو جوتے وہ ہی مالک ہے۔ ممکن ہے کہ امام حسین نے اُن سے خرید کر وقف کر دی ہو۔ بلکہ اوسنے بڑے زور شور سے ثابت کیا ہے بوجہ طول عبارت ہم صرف اتنی عبارت پر اکتفا کر کے آپ کی شفقت سے پرچہ اخبار مین جواب طلب بآیات حدیث فریقین کی کتابون سے طلب کرتے ہین۔ ہمارے اسجگہ چند شیعہ کا یہ عقیدہ رفع ہوجائیگا۔ اگر آپ جواب کافی عنایت فرما دینگے۔ اگر پرچہ مین تحریر فرما دیں تو رسالہ بھی آپ کو روانہ کر دیتا ہون۔ جو تعداد مین ۲۴ صفحہ کا ہوگا آپ جواب لکھکر شائع کر دین۔ مگر الحال ضرور اس مضمون کی تردید آئندہ پرچہ مین درج فرما دین +

جواب:۔ شیعون کو اگر ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عداوت نہ ہوتی تو انصاف کرتے۔ جس حدیث کو سوال مین صدیق اکبر کی بناوٹ بتلایا ہے وہ خود شیعون کی معتبر کتابون مین خود آئمہ اہل بیت کی روایت سے موجود ہے۔ پہلے ہم اہل سنت کی روایت صحیح بخاری سے نقل کرتے ہین۔ پھر شیعون کی مستند کتاب کلینی سے بتا دینگے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہین:۔ کہ حضرت

قال ابوبکر سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة (کتاب الفرائض)	ابوبکر نے کہا مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہم (نبی) کسیکو

اپنا وارث نہین کیا کرتے ہین۔ بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جائین وہ صدقہ ہے +

اب سنیئے! شیعون کی معتبر کتاب کلینی کے الفاظ یہ ہین:۔ ابو عبداللہ کہتے ہین

عن ابی عبدالله ان العلماء ورثة الانبياء وذلك ان الانبياء لم يورثوا درهما ولا دينارا وانما اورثوا احاديث من احاديثهم فمن اخذ بشیء منها اخذ حظا وافرا۔	علماء انبیاء کے وارث ہین کیونکہ انبیاء درہم و دینار کی وراثت نہین چھوڑا کرتے سوائے اپنی احادیث کے کچھ بھی ورثہ نہین چھوڑتے پس جو کوئی اُن احادیث کو لیتا ہے ایک حصہ عظیم لیتا ہے +
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ولكن اورثوا العلم فمن اخذ منه اخذ حظا وافرا (کلینی کتاب العلم)	پیغمبر خدا نے فرمایا ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہین۔ کیونکہ انبیاء درہم و دینار ورثہ مین نہین چھوڑتے۔ بلکہ علم کا ورثہ چھوڑا کرتے ہین۔ پس جو کوئی اُس علم کو لیتا ہے وہ ایک بہت بڑا حصہ لیتا ہے +

بتلائیے! شیعون کی روایات مین جو ائمہ اہل بیت کے ذریعہ سے خود ان کی معتبر کتابون مین منقول ہین۔ اہل سنت کی حدیث سے جو صدیق اکبر کی روایت سے آئی ہے۔ کیا فرق ہے۔ دونون روایتون کے الفاظ گو مختلف ہین مگر مضمون سب کا ایک ہے۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وراثت مالی نہین ہوتی۔ پس اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس حدیث کے بیان کرنے سے کوئی جرم لاحق ہوتا ہے۔ تو ائمہ اہل بیت بلکہ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون یہ حدیث بیان فرمائی۔ پس سارا جواب تو اسی حدیث سے حاصل ہوگیا۔ اگر کوئی ماننے تو یہی کافی ہے۔ اہل بیت سے اجازت تو جب لیتے۔

یکم مارچ ۱۹۱۱ء

[illegible]

... باقی رہین اہادیث ... حضرت فاطمہ کا مہر تمام زمین کو مقرر کیا ہے۔ یہ سب خوش اعتقادیاں ہین کوئی روایت بقاعدہ محدثین خصوصاً اہل سنت محدثین کے طریق پر کوئی بہی ثابت نہین حضرت فاطمہ کا مہر اہل سنت کے ہان پانچسو درہم ثابت ہے۔ بہلا تمام زمین اگر حق مہر ہو تو خدا کی ہے ان الارض للہ اور اگر خدا نے از خود حضرت علی کیطرف سے مہر مقررہ ادا کر دیا تہا۔ تو زمین ساری مع دریای جیحون وغیرہ حضرت فاطمہ کی ملکیت مین آ گئے تہے۔ یا للعجب وضیعتہ الادب۔ افسوس ان غلو اعتقادی نے بہت سے لوگون کو گمراہ کر دیا +

(۲) حدیث مین جو آیا ہے کہ میرے اصحاب حوض کوثر پر میرے پاس آوینگے تو مین اُن کو دہتکار دونگا۔ ان اصحاب سے مراد وہ لوگ نہین۔ جنہون نے آنحضرت سے شرف صحبت پایا تہا۔ کیونکہ اُن کی بابت تو قرآن شریف مین بشارت آ چکی ہے۔ غور سے سنیئے! محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا یعنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ اور اُن کے ساتھ والے ایسے ہیں کہ کافرون کے مقابلہ پر تو سخت ہین۔ آپس مین رحم دل ہیں اُن کے چہرون پر رکوع سجود کے نشان ہین۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کی تلاش مین ہین۔

اس امت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف لفظون مین اولیت ہے۔ اسلئے حدیث مذکورہ مین وہ لوگ مراد نہین بلکہ وہ لوگ مراد ہین۔ جنہون نے بعد آنحضرت کے مختلف قسم کے خیالات اور اعتقاد دل و دماغ مین رکہے۔ یہین آپکے یار غار کو معاذ اللہ منافق جانا ہین اُن کو مرتد اور ... کہا۔ ایسے ایسے لوگ اس حدیث کے مصداق ہین۔

(۳) امام حسین رضی اللہ عنہ نے زمین کربلا خرید کر وقف کر دی ہے تو بعد ثبوت صحیح ملنے کے ہم کہینگے چشم ما روشن دل ما شاد۔ بہت خوب جائے وہان ہی دفن ہو چکے ہین کیا اس سے ملال اور کیا نزاع +

اصل یہ ہے کہ ان لوگون کو اہل بیت کی محبت مین غلو کرنے سے ایسی ایسی باتین سوجہتی ہین جیسی کوئی پولیٹیشن (مدبر ملک) حسب انتظام مملکت ...

... تو بہت سی اِدہر اُدہر کی بہکی بہکی باتین ... یہی حال شیعون کا ہے۔ پس تم ان سے کہینی کی حدیث کا جواب مانگو۔ جبتک جواب نہ دین نہ چہوڑو +

رسالہ اصلاح کا ایڈیٹر بہی توجہ کرے جو حدیث صدیقی کو موضوعہ لکہتا ہے +

اہل حدیث پر ناجائز اتہام (شیعی)

کیون ٹھہرین ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اُٹہا لاتے ہین جو تیر خطا ہوتا ہو

اخبار اہل فقہ نے چونکہ جماعت اہلحدیث (کثرہم اللہ) کو بدنام کرنے کا ٹہیکہ لے رکہا ہے۔ اسلئے وہ اور اوسکے اصلی اور فرضی نامہ نگار بہی ایسی تلاش مین رہتے ہین کہ جسطرح ہو جماعت اہلحدیث کو بدنام کیا جائے۔ چنانچہ ۱۰۔ فروری کے پرچہ مین ایک خبر انہین الفاظ مین درج ہوئی تہی۔

"غیر مقلدون کی بیجا حرکت۔ ایک بار مین تنازع فاتحہ خلف الامام مین جناب مولوی عبداللہ کرولی ضلع جالندہر سے ہوا۔ غیر مقلدین مباحثہ سے تنگ آکر مولوی صاحب موصوف کو دہوکا سے باہر لیگئے اور انکا دست راست پورا کاٹ دیا اور دست چپ کو بہی زخمی کیا۔ تہوڑی زبان بہی کاٹ ڈالی۔ مولانا موصوف شفا خانہ کلان لاہور مین ہین اور مجروحانہ حالات مین"

اس خبر کو پڑہکر ہمین سخت صدمہ ہوا۔ کہ اہلحدیث کا کون ایسا قسی القلب اور شقی ازلی ہوگا۔ جسنے خلاف حکم خدا و رسول کے ایسا فعل شنیع کیا مگر چونکہ راقم مضمون اور خود ایڈیٹر اہل فقہ کا اپنا اندرونہ اون کی تکذیب کرتا تہا۔ اسلئے اونہون نے پورا پتہ نہ لکہا۔ تاکہ تحقیق نہو سکے۔ مگر خدا کی شان خدا کے سامنے تو کوئی جادو نہین چل سکتا۔ ہمارے ایک نامہ نگار نے لاہور سے اسکی تفصیلی رپورٹ ہمین بہیجی۔ جو درج ذیل ہے:-

"جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ التماس آنکہ مین نے سنا ہے۔ کہ اخبار اہل فقہ نے ایک مضمون اس طرح شائع کیا ہے کہ ایک مولوی عبداللہ ضلع لاہور تحصیل شرقپور مین بقاء وہابیون کے ساتھ کسی مسئلہ مین مباحثہ ہوا اور غالب آیا اور وہان لوگ مغلوب ہوئے۔ تو وہابیون کو غصہ آیا۔ اور انہون نے مولوی عبداللہ کو مارا۔ اور اُسکے ہاتہ کاٹ دئیے۔ ایک کچہہ باقی رہا اور ناک بہی کاٹ دیا اور زبان بہی کاٹ ڈالی۔ اور خوب مارا۔ پہر پولیس کو خبر ہوئی۔ لاہور کے

شفاخانہ مین لائے ۔ ناک ڈاکٹر صاحب نے سی دیا اور ایک ہاتھ بھی سی دیا اور ایک بالکل کاٹ دیا ۔ پھر اسکو کچھ آرام آگیا ۔ اب مین اپنے استاد جناب مولوی غلام احمد صاحب کا بیان اپنے کانون سنا ہوا لکھتا ہون ۔ اس مولوی نے دیوبند مین تحصیل علم کیا ہے ۔ وہ اب ایک گاؤن مین رہتے تھے ۔ وہان لڑکون اور لڑکیون کو پڑہاتے تھے ۔ خود حنفی مذہب تھے ۔ قصہ یہ ہوا کہ ایک لڑکی نوجوان کے ساتھ دوستی ڈال لی ۔ اور جو کچھ ملا گری کا آتا ۔ اسی کے حوالے کر دیتے تھے ۔ پیچھے اسکے والدین اور اس کے خاوند اور رشتہ دارون کو پتہ ملا ۔ کہ یہ مولوی ہماری لڑکی پر عاشق ہے ۔ انکو غیرت آئی ۔ انہون نے کچھ داؤ لگایا مگر نہ چلا ۔ منع کیا وہ باز نہ آئے ۔ اور یہ کہتے کہ لو جو کچھ کرنا ہے مین عاشق ہون مرجانا منظور ہے لیکن جدائی منظور نہین ۔ خیر وہ غیرت والے تھے انہون نے ایک روز باہر جاکر مولوی صاحب کو گرالیا اور گردن پر پاؤن رکھکر زبان مبارک کو باہر نکال لیا ۔ اور ڈر کے مارے ہاتھ ڈالکر ٹھادی (مگر اچھی طرح کاٹی نہ گئی) اور تو ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا ۔ پھر ناک مبارک کاٹ ڈالا ۔ اور بعد اسکے دست مبارک کی باری آئی ۔ اسکا بھی کام تمام کر دیا ۔ مولوی صاحب بیہوش ہو گئے ۔ پھر ہوش آئی ۔ گاؤن کو خود بھاگ گئے ۔ پھر پولیس نے لاہور مین پہنچا دیا ۔ ملزم اب حوالات مین ہین تحقیقات ہو رہی ہے ۔ فاعل نہ وہابی تھے نہ غیر مقلد تھے بلکہ حنفی المذہب پکے حنفی مگر غیرت مند ۔ دیکھئے ان کو کیا حکم ہوتا ہے ۔

(راقم از علاقہ لاہور)

(ایڈیٹر) اہل فقہ کو اب معلوم ہوا ہوگا کہ جو واقع کیا ہے ۔ اسنے بیچارے مقتول کا نقشہ یہ ہوا کہ ؎

ہم دم سے گئے ہمدم کیلئے ہمدم کی قسم ہمدم نہ ملا
کیا دل کو یہ داغ نصیب ہوا مر ہم بھی گئے مرہم نہ ملا

اہل تقلید پر چند سوال

چند سوال جو ذیل مین ہین اڈیٹر اہل فقہ ونیز دیگر مقلدین سے ہین ۔

براہ مہربانی اپنے اخبار اہلحدیث مین مندرج کراکے شائع کرا دیجئے گا ۔

(۱) خلفاء راشدین کا کیا مذہب تہا ۔ (۲) آئمہ اربعہ کا کیا مذہب تہا (۳) جو مذہب ان بزرگان دین کا تہا وہی مذہب ہر مسلمان کا ہو تو کیا مضایقہ ؟

راقم سلامت علی پٹواری از سیوان ۔

اخبار نہ پہنچنے کی شکایات

آجکل اخبارات نہ پہنچنے کی عام شکایات ہو رہی ہے ۔ اہلحدیث کے بعض قدردان ہمکو اکثر لکھا کرتے تھے کہ اخبار وطن وکیل وغیرہ ہمکو پہنچ رہا ہے مگر اہلحدیث ہی نہین ملتا ۔ گو ہم ان کو جواب دیتے تھے ۔ کہ ہمارا اس مین قصور نہین ۔ لیکن شاید ان کو باور نہ ہوتا ہوگا ۔ اسدفعہ وطن نے بھی چیخ پکار کی ہے ۔ کہ دو سو خطوط شکایتی آ گئے ہین کہ یکم فروری کا وطن نہین ملا ۔ اہلحدیث کے یکم فروری کے پرچے بھی بہت گم ہوئے ہین ۔ پس ناظرین بجائے اسکے کہ مہتمم اہلحدیث پر بدگمانی کرین اسکا تدارک اسطرح کیا کرین ۔ جو اہلحدیث مین ہمیشہ لکھا جاتا ہے ۔ اہلحدیث اور اخبار وطن سے بڑھکر اپنی صفائی کا ثبوت دینے کو ہمیشہ لکھا کرتا ہے کہ جس صاحب کو اخبار نہ ملے ۔ وہ اسی ہفتہ کے اندر اطلاع کرین ۔ تو دوسرا پرچہ ہمراہ آئندہ پرچہ کو بھیجا جائیگا اگر وہ دیر سے کرینگے تو گم شدہ پرچے بیرنگ بھیجے جائینگے چنانچہ ہر ہفتہ اس پر عمل ہی ہوتا ہے ۔ تاہم ہمارے بعض قدردان دو تین ماہ کے بعد اتنا لکھدیتے ہین ۔ کہ اخبار لتنے ہفتون سے نہین آتا ۔ خدا معلوم اہلحدیث تو حضرات انبیا علیہم السلام کے حق مین بھی علم غیب کے قائل نہین ۔ مگر ان حضرات کو منیجر اہلحدیث کی نسبت یہ خیال کیسے ہوتا ہے ۔ کہ ہم اوسکو خبر بھی کرینگے تو بھی وہ جان جائیگا ۔ کہ اخبار اتنی مدت سے فلان شخص کو نہین ملا ۔ اسلئے اس دفعہ وضاحت سے لکھا جاتا ہے ۔ کہ دفتر پر کسی قسم کی بدگمانی نہ کیا کرین اخبار ہر ایک صاحب کو برابر جاتا ہے ۔ ڈاکخانہ کی کوتاہی سے اگر نہ ملے تو ایک روز انتظار کرکے فوراً اطلاع دیا کرین ۔ مگر اپنا نمبر خریداری اور نمبر یا تاریخ پرچہ گم شدہ کا بتلانا بھی ضروری ہے ۔ اگر اسی ہفتہ دتبلا وینگے ۔ تو بیرنگ بھیجا جائیگا ۔ محصول ڈاک اس دیر کے بدلہ مین جرمانہ سمجھین ۔ نیز ایک شکایتی کارڈ فوراً اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو بیرنگ لکھدیا کرین ۔ کارڈ کی پیشانی پر (شکایت ڈاکخانہ) ضرور لکھا ہو ۔ اندر اسکے لکھدین ۔ کہ ہمارا اخبار اہلحدیث ہمکو فلان تاریخ کا نہین ملا ۔ مہربانی کرکے اسکا انتظام فرما دین کہ باقاعدہ ملا کرے ۔

مکرر واضح رہے ۔ کہ اہلحدیث اپنی صفائی بتلانے کو ہر وقت مستعد ہین مگر اطلاع کا پہنچنا شرط ہے ۔

عام قاعدہ پہلے دو سرے ہفتہ اطلاع آنے پر اخبار دوبارہ مفت تیسرے ہفتہ از قیمت

آریون کے خلاف عقل عقائد

(از نامہ نگار)

اہل علم پر مخفی نہین کہ ہر اسم اپنی صفات مخصوصہ سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور یہی صفات باہمی اسماء کے ذریعہ تفریق وامتیاز ہوتے ہین۔ فرق مراتب وصف خاص ہیز باطل ہے۔ اس بحث کو ہم بالکل عام فہم کرنے کے لئے ایک مثال کے ساتھ ساتھ بیان کرتے ہین۔ فرض کرو کہ آریہ وہ شخص ہی۔ جو ویدونکا عالم باعمل ہو۔ یعنی ہر انسان کا آریہ ہونا دو صفات پر موقوف ہی ایک ویدونکا علم دوسری ویدون پر عمل۔ پس جس شخص مین یہ دونون وصف نہ ہون یا ایک ہو۔ دوسرا نہو وہ آریہ نہین بالکل اسیطرح۔ فرض کرو کہ قدیم وہ ذات ہے جسمین اوصاف ذیل ہون۔ غیر مخلوق۔ قائم بذات خود۔ صفات اکمل بذاتہ۔ ہمیشہ یکسان حالت پر رہنا ازلیت رکھنا وغیرہ۔ اب یہ امر صاف ظاہر ہے کہ جس طرح ہر ایک آریہ مین دونون اوصاف مخصوصہ متذکرہ بالا موجود ہین۔ اسیطرح ہر ایک قدیم مین بھی اوصاف مذکورہ بالاجمع ہین۔ لیکن بخلاف اسکے ہم دیکھتے ہین کہ آریہ پارٹی کے تعلیمیافتہ لوگ بھی متعدد افراد کو قدیم مانتے ہین۔ جس طرح یہ کہ ہر ایک قدیم کیواسطے علیحدہ علیحدہ اوصاف مقرر رکھے ہین۔ جنکو ایک معمولی عقل والا بچہ بھی صاف کہ سکتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ خلاف عقل ہے۔ اب ہم علیحدہ علیحدہ ہر ایک قدیم کے اوصاف جو آریہ پارٹی کے تعلیمیافتہ گروہ نے مقرر کئے ہین۔ نمبروار ذیل مین درج کرتے ہین۔ ماخوذ از ستیارتھ پرکاش اڈیشن اول ۱۸۹۹ء

نمبر	نام قدیم	اوصاف	نوٹ قابل غور آریہ مہاشے
اول	ایشور یا خدا	ہستی مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق ہمہ دان ہے بشکل محیط کل۔ لاانتہا۔ جنم نہ لینے والا۔ قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام کائنات کو وجود مین لانیوالا۔ تمام کائنات کو قائم رکھنے والا فنا کرنیوالا۔ تمام روحون کو انصاف سے سزا و جزا دینے والا۔ منزہ از حدوث و فنا۔ پاکیزگی۔ رحمت۔ دکھ و سکھ یعنی رنج و راحت سے استغنا جسم کی احتیاج نرکھنا۔ طاقت غیر متناہی۔ قائم بذات۔ دائم الصفات۔ انانیت۔ صفات اکمل بذاتہ۔ غیر مخلوق غیر معلول وغیرہ +	جو غیر معلول یا غیر مخلوق ہے۔ وہ مجبور نہین ہوسکتا ہے + جو فانی نہین اوسکو اوصاف بھی فانی نہین
دوم	جیو یا روح	ہستی۔ علم۔ عزیز الوجودی۔ خواہش۔ تنفر۔ رنج و راحت کا محسوس کرنا۔ محدود العلم۔ ذی شعور۔ پرورش کرنا۔ کام کرنے مین خود مختار۔ نتیجہ بھگتنے مین تابع مرضی ایشور۔ وہاڑنگ۔ پاک طبیعت۔ گہری نیند مین آنا۔ اولاد پیدا کرنا۔ اور پرورش کرنا۔ علوم و حرفت وغیرہ اچھے برے کام کرنا۔ جدوجہد۔ طاقت گریہ و زاری۔ ناخوشی۔ امتیاز۔ محدود المقام۔ جنم لینا۔ دم کی ہوا کو باہر نکالنا۔ اندر لینا۔ آنکھ کو بند کرنا کھولنا یا دستیقین۔ انانیت۔ حرکت۔ بھوک۔ پیاس خوشی۔ غم وغیرہ +	وصف قدامت کے ذیل مین ان اوصاف کی کہانتک گنجائش ہے + غیر فانی کے ازخالی اوصاف + قدیم کے عوارض کا الحاق بذریعہ بندش و موکش یعنی قید و رہائی و مجبوری اوقات
سوم	پرکرتی یا مادہ	بےشعور مطلق۔ بےانانیت	وصف قدامت کے ذیل مین ان اوصاف کی کہانتک گنجائش ہو

؏ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ یہ صرف ایک وصف قدامت ہو۔ جسکی تعریف مختلف مقامات پر مختلف بیان کی گئی ہے اور ہر ایک مجموعہ کا نام علیحدہ علیحدہ بغرض تفریق و امتیاز رکھدیا ہے تاکہ کوئی مہاتما ایشور کو جیو اور جیو کو پرکرتی یعنی مادہ اور مادہ کو ایشور نہ خیال کرسکین اور ہمنے مزید آسانی اس مین یہ کردی ہے کہ نمبر ترتیبی دیدئے ہین لہذا اب کوئی مہاتما بلحاظ اختلافات اوصاف قدیم نمبر اول کو قدیم نمبر دوم اور نمبر دوم کو قدیم نمبر سوم اور سوم کو اول نہین کہسکتے۔ اور ہم اپنی اصطلاح مین بھی ان تینون قدیمون کے درمیان نمبر ترتیبی سے فرق کرسکتے ہین۔

پس اسی اصول سے جس سے کہ آریہ مہاشون نے وصف قدامت کے تین کلاس مقرر کئے ہین ہم وصف آریہ کے بھی تین یا چار کلاس بطور لٹریچر پیش کرتے ہین۔

(ماخوذ از ستیارتھ پرکاش)

نمبر	نام آریہ	اوصاف
۱	برہمن	پڑہنا۔ پڑہانا۔ یگ کرنا کرانا۔ دان لینا دینا۔ دل سے برے کام کی خواہش نکرنا نہ اوسکو ادہرم مین راغب ہونے دینا۔ کان و آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی سے روکنا۔ ہمیشہ برہمچاری کے مانند نفس پر قادر ہونا۔ پاکیزگی +
۲	چہتری	انصاف وعدل سے رعیت کی حفاظت نیکون کی عزت۔ بدون کی بیقدری

نمبر	ورن	فرائض
		کرنا ہر طرح سے سب کی پرورش کرنا۔ دان لینی و دیا دہرم مین غربت اور مستحق لوگون کی خدمت مین دولت وغیرہ صرف کرنا۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگ کرنا۔ وید وغیرہ شاستروں کا پڑہنا۔ عیاشیوں مین نہ پہنسنا۔ نفس پر قادر رہنا۔ سینکڑون ہزارون سے کبھی جنگ کرنیمین اکیلے کو خوف نہ ہونا۔ ہمیشہ عاجزی سے مبرا۔ با دستقل مزاج رہنا متحمل ہونا۔ راجا اور رعیت کی متعلق کاروبارمین اور سب شاستروں مین نہایت ہوشیار رہنا جنگ مین ہی مضبوط بجوت رہکر اُس سے کبھی نہ ہٹنا نہ بہاگنا یعنی اس طرح لڑنا جس سے یقیناً فتح ہو۔ آپ بچے۔ اگر بہاگنے سے یا دشمنون کے ساتھ داؤ کہیلنے سے فتح ہوتی ہو۔ تو ایسا ہی کرنا۔ خیرات کرنیکی عادت رکہنا۔ طرفداری کو چہوڑ کر سب کے ساتھ حسب مناسب برتاؤ کرنا سوچکر دینا وعدہ کا ایفا کرنا۔ اوسکو کبھی نہ ٹوٹنے دینا +
۳	ویش	گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی کرنا۔ علم و دہرم کی ترقی کے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگ کرنا۔ وید وغیرہ شاستروں کا پڑہنا۔ سب قسم کی تجارت کرنا سود مقررہ تعداد سے زیادہ نہ لینا۔ کاشتکاری کرنا +
۴	شودر	شودر کو چاہئے کہ مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چہوڑ کر برہمن۔ چہتری ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے اور اُسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے +
		اول سے تین کلاس تک انسان کہلاتا ہی اور چوتھی درجہ کا آریہ شودر کہلاتا ہے ۔

اس موقع پر ایک واقعہ یاد آگیا۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ کسی مہاشہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر برہمن چہتری ویش تینون اوصاف کا جامع جو شخص ہو۔ تو اوسکو کونسا ورن دیا جائیگا۔ بجواب اسکے مہاشہ نے فرمایا کہ تینون صفات کا جامع آج تک کوئی نہ ہوا ہوگا۔ مین اسجگہہ پر جو یہ نظیر لایا ہون اپنی دلیل کو عام فہم کرنیکی غرض سے اور وہ یہ ہے کہ ہر خاص و عام پر یہ امر واضح ہے کہ برہمن چہتری اور چہتری ویش اور ویش شودر اور شودر برہمن نہین کہا جاسکتا اور بلحاظ نمبر ترتیبی کے آریہ نمبر اول نمبر دوم اور نمبر دوم نمبر سوم اور نمبر سوم نمبر چہارم نمبر اول نہین مانا جاسکتا۔ کیونکہ صرف مختلف اوصاف رکہنے کے باعث ۔

اصول موضوعہ

جو چیزین نابرابر چیزون سے علیحدہ علیحدہ برابر ہون گی۔ وہ بھی آپس مین نا برابر ہونگی۔ باہم مختلف اوصاف رکھنے والی چیزون سے علیحدہ علیحدہ جو چیزین موافق ہوتی ہین۔ آپس مین مختلف اوصاف رکھتی ہین۔ اور مختلف متضاد اوصاف کی چیزین باہم اختلاف اوصاف کے باعث کبھی ایک وصف خاص سے موصوف نہین ہوسکتیں۔ پس بآسانی یہ نتیجہ صریح نکلا۔ کہ جس طرح برہمن چہتری۔ ویش۔ شودر چارون ورن مختلف اوصاف رکھنے کے باعث باہم مختلف ہین اور کسی ایک وصف خاص یعنی وصف آریہ سے متصف نہین ہوسکتی۔ اسیطرح ایشور و جیو و مادہ بھی مختلف اوصاف رکھنے کے باعث باہم مختلف ہین اور باہمی اختلاف کے باعث کسی ایک وصف خاص یعنی وصف قدامت سے تینوں منسوب نہیں ہوسکتیں اور یہی ہم ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اب رہا یہ امر کہ ان تینون سے کوئی ایک قدیم ہے۔ یا نہین یا اگر ہے تو کون ہے یہ دوسری بحث ہے۔ اسلئے ہم اسکو یہاں نہین بیان کرینگے +

لطیفہ۔ ایک دیہاتی زمیندار اپنی آخری وقت میں اپنے لڑکے کو یہ وصیت کر گیا کہ بیٹا جب کبھی تمہارے مکان پر کوئی مہمان آئے تو اول اُسکی بڑائی بیان کرکے تعریف کرنا۔ بعدہ اُسکی حتی الوسع خاطرداری کرنا۔ سادہ لوح پسر نے اپنے باپ کی وصیت کو لوح دل پر ایسا کندہ کیا کہ ہمیشہ جب کوئی مہمان اوس کے یہان آتا۔ اوسکی بڑائی سب سے پہلے ان الفاظ مین بیان کرتا (آپ سب سے بڑے ہین) حسن اتفاق سے ایک روز اوس کے یہان دو مہمان جو باہم باپ و بیٹے کی نسبت رکھتے تھے۔ آئے سادہ لوح لڑکے نے اول باپ سے مخاطب ہوکر کہا۔ کہ "آپ سب سے بڑے ہین" بعدہٗ بیٹے سے مخاطب ہوکر کہا کہ "آپ سب سے بڑے ہین"۔ اس پر باپ نے ناراض ہوکر کہا۔ کہ میرا بیٹا بھی مجھ سے بڑا ہے۔ سادہ لوح لڑکے نے جواب دیا کہ میں نہین جانتا۔ مین صرف اپنے والد کی وصیت پر عامل ہون اور دیکھو سوامی جی کی وصیت ماخوذ از ستیارتھ پرکاش۔ پرمیشور اور جیو یعنی باپ اور بیٹا وغیرہ کا رشتہ مانتا ہون صفحہ ۲۴۴ ایشور و جیو اور کائنات کی علت مادی پرکرتی یہ تین چیزین ازلی یعنی قدیم ہین صفحہ ۲۴۰۔ ہماری رائے مین یہ صرف آریہ مہاشوں کا خیال ہے کہ سوامی جی صاحب روح و مادہ کو مثل ایشور کے ازلی مانتے تھے۔ حالانکہ سوامی جی صاحب نے بعد غور و فکر اس امر کو بخوبی سمجھ لیا تہا۔ کہ روح و مادہ ازلی و غیر فانی و تمام نیات خود

نہیں۔ چونکہ قبل از معلومات ضروریہ وہ اس امر کا اظہار صاف الفاظ میں کر چکے تھے کہ روح و مادہ ازلی ہے اس لئے بعد کو جو اگر انہوں نے ظاہر کی وہ گو صاف الفاظ میں نہیں ہے۔ تاہم اس کے معنی پر ذرا سا غور کرنے سے واضح ہے۔ کہ وہ روح و مادہ کا مخلوق و حادث ہونا تسلیم کر گئے ہیں ستیارتھ پرکاش ص ۲۱۲ یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور اکاش کے مثال تہا۔ اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اُس سے محاط تہا۔ بعد ازاں پرمیشور اس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا۔

نوٹ قابل غور آریہ مہاشہ۔ کیا ازلی و غیر فانی کی حالت ہمیشہ یکسان نہیں رہتی؟

۲۔ کیا مادہ و روح کا مثل اکاش ہو جانا اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہنا اور فنا ہونا نہیں ہے۔

۳۔ اکاش سے روح و مادہ و تمام کائنات کا ظہور نیستی سے ہستی کا ہونا نہیں ہے۔

۴۔ یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اکاش کے مثال اسی طرح سے تہا جس طرح سے کہ یہ میرا مضمون روشنائی و کاغذ بنانے سے قبل میرے ظاہر کرنے کو مخفی تہا یا کسی اور طرح سے؟

ہمارے ان سب اعتراضات کا جواب آج تک آریہ مہاشوں نے کچھ نہیں دیا۔ البتہ صرف یہ عذر پیش کیا ہے کہ جو بزعم اُن کے جواب ہے کہ اگر ہم فانی ایشور کو قدیم و ازلی مانیں۔ اس کی رعایا روح و مادہ کو ازلی نہ جانیں۔ تو ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اور بیکار محض معدوم کے مثل ہے۔ اور یہ ایشور کے واسطے دوش ہے۔ دوسرے اگر یہ دو چیزیں ایشور کے ہمراہ نہ ہوں۔ تو دنیا کس طرح پیدا ہو۔ کہاں سے دنیا کا مادہ اور کس جگہ سے روحیں لائی جائیں اس کا جواب فی الحال مختصر لفظوں میں ہم یہ دیتے ہیں کہ تمہارے عقیدہ سے اس وقت بھی ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ روح و مادہ و قانون قدرت ان تینوں کو آپ ازلی و غیر فانی مانتے ہیں۔ پس بتلائیے ان تینوں کی موجودگی میں اب ایشور کی کیا ضرورت باقی رہی۔ اسی وجہ سے ایشور کی ہستی کو آپ محض برائے بیت مانتے ہیں۔ تھوڑا سا غور کرنے کے بعد ضرور آپ ایشور کی ہستی کو مذاضلات میں شکر فراموش کر دیں گے اور سیدھی دہریت کی راہ لیں گے۔ پس اس ہستی کو ایشور مانو جو اپنی ہستی کے قیام میں غیر کی محتاج نہیں۔ دنیا کے ہونے یا نہ ہونے سے اُس کی ہستی ہمیشہ ذات

صفات میں کمی بیشی نقص و لا زوال کو گنجائش نہیں نیستی سے ہستی کرنا خدا کی خاص صفت خالقیت ہے جو دوسرے میں نہیں اگر نیستی سے ہستی نہیں۔ تو صفت خالقیت ندارد ہے۔ سوچو اور غور کرو کہ خالقیت کس کو کہتے ہیں جو خدا کے واسطے مخصوص ہے اسی وجہ سے تم کو اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور نظیر تلاش کرنا ہی تمہارا عبث ہے۔ اس لئے کہ بے نظیر کے صفات بھی بے نظیر ہوتے ہیں اور سنئے آریہ مہاشوں کے تعلیم یافتہ گروہ نے صرف انہیں تین مذکورہ بالا کی قدامت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علاوہ اس کے چار کو اور قدیم مانتے ہیں اور طرفہ تر یہ کہ تین قدیم مسبوق الذکر کو غیر مخلوق اور ذیل کے چار قدیم کو مخلوق مانتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں ا۔

نمبر	نام قدیم	کیفیت
۴	دنیا کی پیدائش و فنا کا دورتسلسل	یہ قدیم نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۵۔ اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اور نوٹ صفحہ مذکور دور بھی مثل تسلسل باطل ہے چونکہ ہر ایک دنیا کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اتصال سے مبنی ہے۔ ایسے دنیاؤں کا مجموعہ جس سے دور بنتا ہے ضرور ابتدا رکھتا ہے (مقولہ) غیر فانی چیزوں کا مجموعہ بھی فانی ہوتا ہے اور ابتدا اختیار کرنے والی چیزوں کا مجموعہ بھی ابتدا رکھتا ہے
۵	وید	وید کے اندرونی مضامین وید کو مخلوق ہونا تسلیم کرتے اور اسے قدامت سے گراتے ہیں تاہم اس کے قدیم ہونے کا ثبوت دورتسلسل کے قدیم ثابت ہونے پر منحصر ہے۔
۶	آریہ	وید کی قدامت وید کے ماننے والوں کی قدامت سے خبر دیتی ہے۔ اس لئے وید کی قدامت ثابت ہونے پر آریوں کی قدامت منحصر ہے
۷	شودر	آریوں کی قدامت شودروں کی قدامت پر دال ہے اس لئے آریوں کی قدامت ثابت ہونے پر شودروں کی قدامت منحصر ہے

اسی طرح اور بھی عقل کے خلاف مقامات آریہ پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ نے گڑھ کر رکھے ہیں جس کی فہرست بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ روح بغیر جسم کے کوئی فعل نہیں کر سکتی۔ لیکن روح کو جسم اُس کے اعمال کے نتیجہ میں ملتا ہے۔

ع۲۔ الہام بغیر افعال نہین اور افعام بغیر الہام نہین +
ع۳۔ سبب و نتیجہ اور شرط و جزا دونوں ایک ہین۔
ع۴۔ ایشور بغیر دنیا کے نہین اور دنیا بغیر ایشور کے نہین +
ع۵۔ دُنیا دار جزا ہے دار العمل نہ معلوم کہاں ہے۔
ع۶۔ پانی کی سردی اور آگ کی گرمی ایشور دفع نہین کر سکتا۔ لیکن قادر مطلق ہے +
ع۷۔ ایشور ہر شئے کے اندر موجود ہے لیکن غیر محدود ہے +
ع۸۔ عقد بیوگان مین جو بیوہ شوہر کے پاس جا چکی ہو۔ اوسکو عقد ثانی کا حق حاصل نہین لیکن جو بیوہ شوہر کے پاس نہ گئی ہو۔ اوس کو عقد ثانی کا حق حاصل ہے +
ع۹۔ بیوہ عورت یا خاوند والی عورت بصورت ضرورت دس غیر مردوں سے اولاد حاصل کر لے +
ع۱۰۔ قانون قدرت و روح و مادہ تینوں ازلی و غیر فانی ہونے کے باوجود ایشور کی ضرورت تسلیم کرنا +
ع۱۱۔ دنیا کی ابتدا انتہا نہین۔ لیکن وید دنیا کے ابتدا مین الہام ہوتا ہے +
ع۱۲۔ غیر شخص کے نطفہ سے پیدا شدہ بچہ دوسرے کی نسل و گوتر و جائداد کا مالک ہو سکتا ہے +

پس ہم اس مہاتما پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ سے عرض کرتے ہین کہ کیا خوشنما صندوقچوں مین اپنی اسناد کے ہمراہ اپنی اعلی درجہ کی فہم و فراست کو بھی مقفل کر دیا ہے۔ ملک کی علمی ترقی کا باعث ہو۔ تمہارا علم ملک کے فخر کا ذریعہ ہے عوام الناس تمہارے چہروں کی طرف اس امید پر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہین کہ تمہارے منہ سے جو کچھ نکلے اس کے ساتھ صرف ہاں کہدینے مین ہماری دونوں جہان مین بھلائی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ تحقیق سے کام نہ لین اور تقلید کے جال سے باہر قدم نہ نکالیں فقط

(راقم خاکسار زمان احمد یار خاں از ملتان)

(ایڈیٹر) مضمون وزن کرکے بھیجا کریں باوجود ٹکٹ لگنے کے محصول دینا پڑا

تفسیر ثنائی اردو جلد اول عہ جلد دوم ۱۲ جلد سوم عہ جلد چہارم ۱۲
چاروں جلدیں یکمشت قیمت عہ محصولڈاک (۔)

بغیر اس کے کام نہین چلتا

مارچ کے مہینے مین جن جن احباب کی قیمتیں ختم ہین۔

حسب دستور ان کے نمبر مع پتہ کے درج ذیل ہین۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی پی لینا نہ چاہتے ہون یا خدانخواستہ اخبار سے انکار ہو یا کسی خاص وجہ سے وی پی کا التوا چاہتے ہوں۔ وہ مہربانی کر کے اطلاع دیں۔ خاموشی مین ناحق مطبع کا نقصان نہ کرین +

غریب فنڈ مین جن صاحبوں نے کچھ دینا ہو۔ یہ اچھا موقع ہے کہ قیمت کے ساتھ ہی اس چندہ کی بھی اجازت بخشیں + (مینیجر)

نمبر خریدار	مقام	نمبر خریدار	مقام
۱۱۶	گورداسپور	۵۱۹	لاہور
۱۶۵	امرتسر	۷۲۳	بانکی پور
۲۲۲	بانسی	۷۲۷	کانپور
۲۲۹	نہر جہلم	۷۲۸	شاہجہانپور
۲۵۹	مدراس	۷۳۷	ہنگولی
۲۶۰	بیاس ضلع امرتسر	۷۳۹	شولاپور
۲۶۳	جنجہ کلاں (منٹگمری)	۷۴۱	ویلی پور
۲۶۹	سوکنی گاؤں (امن)	۷۴۳	احمد نگر
		۷۴۴	جگیسند
۲۷۴	بمبئی	۷۴۵	ہوگیسر
۳۱۴	روپڑ	۷۴۶	کراچی
۳۸۸	امرتسر	۷۴۷	پوسٹ گڈاپا مدراس
۴۱۳	رانی ساگر (آرہ)	۷۴۸	ساگو (...)
۴۸۰	دہلی	۷۴۹	کوہ کمتسر
		۷۵۰	مندرو (پٹنہ)
۴۸۲	علیگڈھ	۷۵۱	سیند ورجیا (ارامتی)
۴۹۰	نورنگو رسارن	۷۵۲	پگھرہ (مظفرنگر)
۴۹۸	ماورہاٹے (دربھنگہ)	۷۵۳	موضع پیلانڈ (سارن)
۵۰۱	راولپنڈی	۷۵۴	مچھلی شہر
۵۰۲	اجمیر	۷۵۵	کوتنا (مرزاپور)

۸۷۷	کھرانیاں (مونگیر۔ گیا)	۸۹۰	چلی شیخان
۸۵۹	جمالپور (رہیانان لودھیانہ)	۸۹۱	سکھ چک
۸۶۲	ڈلہی کیمپ (احمد آباد گجرات)	۸۹۲	جالندھر
۸۶۷	بنارس	۹۰۷	شیو پور (بنارس)
۸۸۲	جگلپر	۹۰۹	مجیٹھہ
۸۷۳	پانڈیچری	۹۲۰	ہردوئی
۸۷۴	دہارنی تعلقہ میل گھاٹ	۹۸۰	کوٹلا ضلع امرتسر
۸۷۶	شہر مہار (تعلقہ نوشہرہ فیروز)	۸۸۲	بدایون

واجبی عذر

۱۸۔ جنوری کے پرچہ مین ایک سوال نمبری ۱۱ کے جواب مین یون لکھا گیا ہے کہ۔

"علماء اور صلحا کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں"

اس جواب مین "نہیں" کا لفظ غلط چھپ گیا ہے بجائے نہیں کے "ہے" سمجھنا چاہئے۔ مین پندرہ جنوری کو علی گڑھ کالج کے جلسہ مین گیا۔ پرچہ مذکور میری غیبت چھپا اور ویسے ہی شائع ہوا۔ اب ایک کرمفرما کے لکھنے پر مین نے دیکھا تو تصحیح مناسب سمجھی۔ مشکوۃ کے باب الایمان فصل ثانی مین بھی ایک حدیث ہے۔ کہ یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پیروں کو چوما تھا۔ کیا اچھا ہوتا کہ کرمفرما مذکور بجائے بدگمانی اور بدزبانی کے براہ راست دریافت فرما لیتے۔ تاہم شکریہ کے مستحق ہیں۔

آریہ سماج امرتسر

ہندوستان کی کل آریہ عموماً اور امرتسر کے خصوصاً اب اسبات کو محسوس کر نے لگ گئے ہیں کہ ہماری (آریہ کی) حد و دار بعہ محفوظ نہیں اور اسلامی گولوں کی زد سے آجتک آریوں عمارت بوسیدہ ہو چکی ہے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اب مرمت ہوسکے اسلئے انہونے بہت سوچ بچار کے اب یہ تجویز نکالی ہے کہ جو بنوا اسلام ہی اعتراض کرو اور مسلمانوں کو موقعہ ہی نہ دو کہ آریوں پر لیشن کا اعتراض کریں۔ چنانچہ امرتسر کی آریہ سماج نے اس سال کے جلسہ پر (جو ۲۲۔۲۳ فروری کو تھا) یہی چالاکی کی۔ کہ مسلمانوں سے دو گھنٹہ مباحثہ کیلئے رکھے۔ مگر مضمون بجائے اسکے کہ مسلمانوں کو موقعہ دیتے۔ کہ وہ ویدک تعلیم پر اُنکو اعتراض کریں۔ خود ہی مضمون "شفاعت" تجویز کر کے مشتہر کر دیا۔ کیا اس کو منشاء۔ غیرچہ نہیں کہ اب آریہ سماجی اپنی کمزوری کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں شاید اسی لئے اس دفعہ دو دو ارشاد بھی اشتہار پر نہیں لکھا ہو ہ

نقارہ دہرم کا بجتا ہے آؤ جسکا جی چاہے ۔ صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

علاوہ اس مذہبی کمزوری کے اخلاقی بزدلی کا یہ حال ہے کہ ۲۲۔ فروری کا مباحثہ کا اشتہار ۲۱۔ فروری کو دو پہر کے وقت سے تقسیم کرنا شروع کیا اور اس مین لکھا کہ مباحثہ کرنیوالے دو روز پہلے اطلاع دیں "من چہ سیگویم و طنبورہ من چہ گوید" چونکہ آریہ سماج کی نیت مین فتور معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے انجمن خادم اسلام مین (جو خاص کفار کے متعلق مسلمانوں کے مختلف خیالات کے افراد کا مجمع ہے جنمین خاکسار اور اڈیٹر اہل فقہ بھی شریک ہیں) یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ آریوں کے مباحثہ کیلئے وہاں نہ جایا جاے کیونکہ آریہ لوگ اپنی کمزوری کو محسوس کر کے تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرینگے۔ اس لئے باقاعدہ مناظرہ کرنے کو کوئی نہ گیا۔ ایک صاحب حکیم عبدالحق سرسری طور پہ گئے۔ آخر وہی بات ہوئی۔ جو خیال کی گئی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ چونکہ سوال تمہاری طرف سے ہوگا۔ اس لئے آخری تقریر جوابی ہماری طرف سے ہوئی۔ مگر آریہ سماجی جو اپنی کمزوری کو پہلے ہی محسوس کر چکے تھے پریزیڈنٹ نے جو باوجودیکہ تعلیم یافتہ ایم اے اور وکیل تھو گو آنر تھے تو آریہ۔ اسلئے انصاف سے بہت ہٹ کر انہوں نے یہی کہا کہ نہیں۔ ابتدائی تقریر بھی ہماری ہوگی اور آخری بھی ہماری اس لئے سب مسلمان اوٹھکر چلے آئے حکیم صاحب کے چلے آنے کے بعد ایک طالب العلم نادر شاہ نے آریوں کی بے انصافی کو بھی منظور کر کے مباحثہ کیا جسکی بابت سامعین کا بیان ہے۔ کہ اچھا کیا +

امرتسر کے اہل الرائے حیران ہین کہ ابھی گذشتہ ہی کا ذکر ہے کہ مسٹر گوکھلے اسی شہر مین بلکہ اسی بندے ماترم ہال مین ہندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر لیکچر دے گئے ہین۔ ان کی جانشینی یہی ہے کہ آریوں نے انکی ساری کوشش کے برخلاف ہندوؤں اور مسلمانوں مین مباحثہ کا چیلنج دیدیا اور دیا بھی تو کس دیانتداری اور ریاکاری سے لیکن ہمارے خیال مین یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ آریہ سماج اپنے بانی (دیانندجی) کی چال پر چلتی ہے جس طرح ان مہاتما پرش کی زبان اور قلم سے کوئی قوم اور کسی قوم کے بزرگ نہیں چھوٹے۔ اسی طرح ممکن نہیں۔ کہ آریوں سے چھوٹ سکین ہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

معذرت :- بوجہ تسلسل مضامین کے فتوے درج نہیں ہو سکے (مینجر)

انتخاب الاخبار

نواب صاحب بہاولپور حج کو تشریف لے گئے تھے واپسی کے وقت عدن میں بمرض نمونیا انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم جوان صالح پچیس ۲۵ برس کی عمر میں تھے مسلمانان پنجاب کو عموماً اور ریاست بہاولپور کو خصوصاً آپ کی ذات سے بہت کچھ توقع تھی۔ خدا مرحوم کو بخشے۔ ایک بچہ جو دو برس کا ہے خدا اوسکو باپ کا حقیقی جانشین کرے۔

افسوس اہلحدیث کانفرس کے معزز رکن اور اہل دہلی کے محترم بزرگ مولوی عبد المجید صاحب مالک مطبع انصاری ۱۲ محرم کو انتقال کر گئے دہلی میں مذہبی مباحثات میں دلچسپی رکھنے والے ایک مولوی صاحب مرحوم ہی تھے ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ پڑھیں اور دعا کریں۔ اللہم اغفر لہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ

میاں محمد رمضان صاحب تاجر کتب جاکے کی والدہ اور ماموں فوت ہوگئے ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کے لئے التجا کرتے ہیں اللہم اغفر لہما۔

علی محمد رام دتا تاجران کتب لاہور کو اردو ادب کی اشاعت پر گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ دو سو روپیہ انعام ملا۔

توسیع قیام بمبئی: پروگرام کے مطابق امیر صاحب بمبئی سے ۲۰ ماہ حال کو روانہ ہوتے مگر امیر صاحب نے اپنا ارادہ بمبئی میں زیادہ قیام کرنے کا ظاہر فرمایا۔ ۲۵ ماہ حال کو سہ پہر کے روز اگلی بمبئی سے کراچی کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ ہے۔

نماز جمعہ: امیر صاحب نے ۲۲ ماہ حال کو سر لارنس جنکنس چیف جسٹس ہائیکورٹ بمبئی کے ہمراہ کھانا کھایا اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے ذکریا مسجد میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں موٹر کارخانہ میں جا کر تب دیکھی

امیر صاحب کی تشریف بری کا انتظام: سر ہیرلڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی پشاور میں امیر صاحب کی واپسی پر ان کا استقبال کریں گے ہر مجلسی اور ان کے خدم و حشم کے قیام کے لئے درہ خیبر میں انتظام مکمل کیا جا رہا ہے جمرود سے لنڈی کوتل تک منزل طے کرنے کی ابھی تک کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

امیر صاحب نے گورنمنٹ آف انڈیا سے مسٹر ہیڈن متعلقہ جیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کی خدمات مستعار لے لی ہیں۔ مسٹر ہیڈن امیر صاحب کے ہمراہ کابل جائیں گے۔ ان سے افغانستان میں قیمتی دھاتوں کی کانوں کے دریافت کرنے کا کام لیا جائیگا۔

امیر صاحب کا اپنے علاقہ کے سرحدی مقام ڈکہ میں اسی تاریخ واپس پہنچنے کا ارادہ ہے کہ جو تاریخ واپسی ابتداً مقرر ہوئی تھی۔ پشاور سے ڈکہ تک امیر صاحب کسی منزل میں قیام نہیں کریں گے۔ گھوڑے کی سواری پر پشاور سے ڈکہ تک ایک منزل فرمائیں گے۔

جاپانی جنگی جہازوں کا ایک بیڑہ امریکہ کے مقبوضہ جزیرہ ہونولولو میں وارد ہوا۔ جاپانی افسروں نے امریکن افسروں سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ بندرگاہ جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ ۵ ہزار جاپانیوں نے اپنے ہموطنوں کا خیر مقدم کیا

نیویارک میں برقی ریلوے ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے ہوئے پٹڑی سے اتر کر الٹ گئی۔ اس میں زیادہ عورتیں سوار تھیں۔ اس صدمہ سے ۲۵ عورتیں مر گئیں۔ اور ۱۵۰ زخمی ہوئیں

سلطان المعظم نے فہیم پاشا کو جن کی سخت ظالمانہ کارروائی کی شکایت جرمنی سفیر نے کی تھی۔ قسطنطنیہ سے جلاوطن کر کے مدائن بھیجدیا۔ فہیم پاشا کے جاسوس اور سازشی بھی منتشر کر دیئے گئے۔

سرحدی صوبہ کی ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے چالیس ہزار روپے سالانہ دینا منظور کیا۔

لفٹنٹ گورنری پنجاب کا چارج سر ڈنزل ابٹسن ۲ ماہ آئندہ کو بعد دوپہر سر چارلس ریواز سے لے لینگے۔

پنجاب کی دیسی ریاستوں کے رئیسوں سے ۲۸ اور ۲۹ مارچ کو سر چارلس ریواز الوداعی ملاقات و ملاقات بازدید کریں گے۔

جدید لفٹنٹ گورنر پنجاب سر ڈنزل ابٹسن ماہ آئندہ کے شروع میں کلکتہ سے لاہور آتے ہوئے راہ میں علیگڈہ کالج کا ملاحظہ بھی کرینگے۔

یورپ میں طوفان: مغربی یورپ میں ایک ہولناک طوفان نمودار ہوگیا ہے۔ برطانیہ میں ابھی چل رہا ہے۔ تاروں کی آمد و رفت میں خلل واقع ہوگیا ہے۔

سردار ایوب خاں صاحب ۲۰ فروری کو ٹوکیو (جاپان) میں پہنچ گئے۔

سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ
Sohdra

تیر بہدف دوائیں

برقی مٹھا اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے عرصہ بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سستی رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور روغن کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی میں ایک دوائی کی ہے جس سے امساک کر دیتی ہے اور بعد میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت معہ محصول (؟)

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دھیجاں ہیں جو فولاد چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی و مفرح اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جوانی میں مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کسی بات کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت فی کس

مومیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ دردکمر جریان وغیرہ کے لئے اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے جو حصہ بدن جانی اسپین میں بھی زنانی کو شامل کر کے کپڑا لپٹا دیا جاوے تو دوائی کی برکت سے ... درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کی بعد استعمال کرنا پینے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے ... بچوں کی محافظ و رفیق ہے قیمت فی ... معہ محصول ڈاک ... مفرحات ...

منجن مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ بصارت ہے قیمت فی ... معہ محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے۔ کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے آتشک۔ کنٹھ مالا۔ پھنسی پھوڑے۔ کھجلی وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں قیمت ... معہ محصول +

نوٹ ہمارے ہاں ہر ایک مرض کی دوا بھیجی جاسکتی ہے آرڈر لکھتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہیے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جاوے +

المشتہر پروپرائیٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

آجتک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے۔ مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص لاہور انارکلی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دکان میں ہر قسم کا تمام مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیاں۔ پنسلیں۔ بٹن۔ اسپنج۔ موم بتیاں۔ سوتی اونی۔ ریشمی جرابیں۔ بنیان۔ ٹرنک۔ بید ہر قسم۔ تولئے۔ ... ہر قسم کی چھتریاں۔ چھتریاں۔ ... ولایتی کنگھیاں۔ ... پوڈر۔ ... وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے کفایت اور رعایت سے ملتے ہیں مسلک لاہور میں یہ پہلی دکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے ... لاہور میں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوالیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مستقل گاہک نہ بن جائیں +

نوٹ ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کیجاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کا مقابلہ کرتی ہیں سوتی جراب ... ہے فی درجن اونی ریشمی ... فی درجن ... قیمت ۱۲ر ۔ ۱۳۰ر ۔ ۱۴ر ... تک مل سکتی ہیں۔

المشتہر
شیخ نظیر حسین سوداگر کوچہ بازار لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

دو تجربہ کار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپے
جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر ... آنا چاہئے

المشتہر
مینیجر شفاخانہ شاہی جونی منڈی لاہور

حسب فرمائش ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک کے اہل حدیث پریس میں چھپکر شائع ہوا!

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED. L. No. 352

اہلحدیث

جلد ۴ نمبر ۱۸

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۔ عہ
روسا و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے عہ
غیر ممالک سے ۔ ۔ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی۔

یوم جمعہ مبارک۔ مورخہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۸ مارچ ۱۹۰۷ء

کرشن جی قادیانی اور پنڈت گردہاری لال منجم لاہوری

آج ہم ان دو نامور مخبروں کی خبررسانی کا مقابلہ ذرہ تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہوسکیگی۔ اس خیال خام کا دفیعہ بھی کافی ہوجائیگا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی مخبر غیب سمجھکر اون کے الہاموں کو القا الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنون الصدق مانا کرتے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب کے نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں۔ ناظرین ذرا تفصیل سے سنیں۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گردہاری لال جی لاہوری نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں:۔

اس ماہ کی ۱۴-۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۹-۲۰-۲۱ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش اور ۲۷-۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار نہیں کیا ان دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ یعنی ۱۷-۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی نہ ابر محیط ہوگا حالانکہ ۱۷-۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی ۱۹ کو بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا جو حواس باختہ نہ ہوا ہو۔ ۲۰-۲۱-۲۷-۲۸ کو آسمان بالکل صاف رہا۔ اور دہوپ خوب چمک کر لگی جس سے زبان قرآنی صاف ثابت ہوگیا۔ کہ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو کھلم کھلا پبلک میں شائع کردیتے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کو ان کے جانچنے کا موقع مل سکے۔ پھر مزید قابل داد یہ بات ہے کہ اس پیشگوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی۔ مگر ہمارے کرشن جی کہنے کو تو سب کچھ ہیں۔ مگر ہوتا کچھ بھی نہیں۔ ایک تو آپکے الہامات ہی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں۔ کسی استاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے۔ اس لئے جو بات ہے گول ہے۔ جو ادا ہے نرالی ہے

بلا سے کوئی ادا اُن کی بد نما ہو جائے
کسی طرح سے ٹوٹ جائے ولولہ دل کا

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک بڑا زبردست الہام پیش کرتے ہیں جسکو وہ بارہا اپنے لئے سند لایا کرتے ہیں۔

آپ کا ایک الہام ہے:۔ شاتان تذبحان یعنے دو بکریاں ذبح ہونگی۔ ایک زمانہ تہا جب آپ کے ذہنی خسر یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جن کے ساتھ آپکا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز یہی کہتے ہیں کہ

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

یعنی مرزا احمد بیگ مرحوم جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس الہام کے معنی اور تفسیر اور تشریح خود یہ کی ہے۔

"دو بکریاں ذبح کیجائینگی۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اوسکا داماد ہے" (صفحہ) (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہونگے کہ کرشن جی اپنی دو بکریاں کو اپنے دو کابلی مرید پر بھی لگاتے ہیں جو (بقول اُن کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ پر لکھتے ہیں :۔

"ذکر اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیشگوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنے وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم اور میاں عبدالرحمن مرحوم کی شہادت کی نسبت ہے۔ اور وہ پیشگوئی جو ہمیشہ محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچسو دس اور صفحہ پانچسو گیارہ میں یہ پیشگوئیاں ہیں :۔ ولن لعصمك الناس لیعصمك الله من عنده یعصمك الله من عنده و ان لم یعصمك الناس شاتان تذبحان"۔

اس پیشگوئی کے متعلق آپنے اسی کتاب کے صفحہ پر یوں لکھا ہے :۔ کہ "یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی عبداللطیف صاحب اور اُن کے شاگرد عبدالرحمن کے بارے میں ہے"۔

سخن چہ والا درست درو سے کہ یکف چراغ دارد۔ حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجھ سکتا ہے جبکہ خود مابدولت کو بھی اُن کی سمجھ نہیں اگر ہے تو دانستہ اپنے دام ارادتمندہ حمقا کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے اُن بکریوں کو خریدا تہا۔ تو اُس وقت اُن کے درموں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دیکر سبکدوش ہو گئے تھے۔ مگر تمہیں کیا معلوم تہا۔ کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو ایسی گران بہا پڑینگی۔ کہ یہ درم تمہارے دئے ہوئے ردی ہو جائینگے اور تم کو اسکی قیمت میں اور دو ڈبل دینے ہونگے۔ ابھی کیا معلوم آئندہ کو کہاں تک نوبت پہنچے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ✣ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

لطیفہ :۔ یہ کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اوسکا داماد آپ کی مخالف ہیں۔ مگر دوسری دو بکریاں آپکی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہے کیوں نہ ہو

لطف پر لطف ہے الہامیں پیر یار کے یار
حلق نے حلق سے گرچ لگتا ہے ہنوز ہے ہمار

کرشن پنتھیو! بتلا سکتے ہو۔ کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچھ زیادہ وقعت رکھتے ہیں؟

اگر اب بھی نہ تم مانو تو پھر تم سے خدا سمجھے

مفقود الخبر کے متعلق سراج الاخبار وغیرہ کا جواب اس ہفتہ بھی ملتوی رہا۔ آئندہ انشاءاللہ۔

اہل فقہ کے ایک مفتی صاحب

اہل فقہ چونکہ مقلد ہیں اس لئے جملہ ہی امور میں تقلید کو واجب جانتا ہے۔ رسمی امور میں بھی اہلحدیث کی ہر بات میں تقلید کرتا ہے۔ چنانچہ آپنے بھی اہلحدیث کی طرف دیکھکر فتووں کا ضمیمہ رکھا ہے۔ ان ہی فتووں میں ایک فتوی خاص قابل ذکر ہے۔ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ فتوی ایمانیات سے متعلق ہے آپ کے ایک مفتی صاحب لکھتے ہیں :۔

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں

۱۔ زید کہتا ہے کہ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم (مشہور درود تاج کے الفاظ) پڑھنے سے آدمی مشرک و کافر ہو جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں۔ جو ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے آیا زید کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔ اور اگر غلط ہے تو مذکورہ بالا الفاظ کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع؟

الجواب وھو الموفق للصواب ۔ حضور انور سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء وغیرہ کہنا (معاذ اللہ) ہرگز کفر و شرک وغیرہ نہیں ہو سکتا۔ زید کا یہ کہنا کہ جو شخص ایسا کہے یا ان الفاظ کو پڑھے وہ مشرک و کافر ہو جاتا ہے "سراسر ظلم اور تشدد بیجا ہے۔ بھلا اس میں شرک و کفر کی کونسی وجہ ہے؟ حضور پر نور (روحی فداہ) کی وہ شان ہے کہ خود خدائے عز وجل اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۔ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ پس حضور کا توسل حضور کی یاد بلکہ صرف حضور کا نام نامی باعث دفع بلاء و دفع وباء و قحط اور دفع مرض والم ہے جیسا کہ اہل دانش و بینش اور اصحاب بصیرت پر روشن و ظاہر و باہر ہے +

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ایسے الفاظ کے استعمال کرنے کو شرک و کفر کہدیتے ہیں۔ انکا منشا غلط یہ ہے۔ کہ وہ ان الفاظ کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ اور مجاز و استعارہ وغیرہ کی طرف مطلقاً دھیان نہیں کرتے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایسے الفاظ اور ایسے تخاطبات در اصل بطور مجاز ہوتے ہیں یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذات اور مستقلاً بلاؤ وباء اور مرض و الم کے دافع اور دور کرنیوالے ہیں۔ نہیں نہیں۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کہتے ہیں وہ یہ نسبت مجازاً و مستعاراً کرتے ہیں انکا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ذریعہ و وسیلہ ہیں حضور کی ذات بابرکات رحمۃ للعالمین ہے حضور کے ذریعہ و طفیل اور برکت سے دافع البلاء و وباء وغیرہ ہوگا۔ اور حضور باعث دفع بلاء و قحط و الم ہیں پس اس میں کس طرح اور کونسا شرک و کفر لازم آیا؟
دیکھو طب کی کتابوں میں تمام جدوار خطائی وغیرہ کو دافع وباء لکھا ہے۔

(اور یہ کہ فلاں فلاں امر میں نافع اور فلاں نسخے فلاں امر میں ضار اور مضر ہے) افسوس ہے تو کفر و شرک نہ ہو بلکہ درست اور صحیح ہو۔ اور اسپر اعتراض نہ کیا جائے مگر حضور سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء کہنا شرک و کفر ہو جاوے۔

زید کو اگر ایسا ہی کچھ احتیاط و خیال تھا۔ تو زہ غائت ما فی الباب یہ کہتا کہ "احتیاط اولی ہے" اگر وہ اتنا ہی کہتا تو اس پر داروگیر نہ کی جاتی مگر اتنی دلیری اور ایسی بیباکی کو راہ دینا اور معاذ اللہ حرام و شرک و کفر کہدینا بڑا ظلم اور بڑی بے انصافی اور شوخی ہے +

اب سائل کا یہ پوچھنا کہ اس کا پڑھنا جائز ہے یا ممنوع۔ پس مذکورہ بالا تقریر سے ثابت ہوا۔ کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں اور بزرگان کرام اور مشائخ عظام اکثر اسکا ورد فرماتے ہیں (واللہ اعلم بالصواب)

جواب:۔ ناظرین بغور دیکھیں کہ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعوی پر کوئی آیت یا حدیث بھی لکھی ہے؟ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے لئے کوآیت حدیث کی حاجت نہ جانیں۔ مگر اتنا جاننا تو ان کا فرض ہے۔ کہ جن لوگوں کے مقابلہ پر ہم تحریر کرتے ہیں اون کا مذہب تو یہ ہے ؎

آنچہ نہ قال ست و نہ قال الرسول ✦ فضل بود فضل مخوان افضول

وہ تو بلند آواز سے یہ کہا کرتے ہیں کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی بر جان مسلم داشتن

ان کی تو پکار ہی یہ ہے۔ کہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

وہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ ؎

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے ✦ یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

اس لئے ایسے لوگوں کے سامنے بغیر قرآن و حدیث صحیح کے باتیں کرنا بیفائدہ منہ چڑانا ہے +

ہاں یاد آیا۔ کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو ہمارے بھائی غلطی سے ایک شرکیہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں۔ یعنے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ

"حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے"

۔ اپنے مضمون میں کوئی ایسا [illegible] انکار نہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے۔ نحوی قاعدہ سے [illegible] مفعول لہ ہے جسکی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ حقیقت فاعل [illegible] ہے۔ جیسے ضرب زید عمرًا تادیبًا یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے۔ تادیب بھی اسی کا ہے اسی لئے نحو کے ایک امام فرماتے ہیں کہ مفعول لہ کو مفعول مطلق ہی میں شمار کرنا چاہئے۔

پس آیت موصوفہ کے معنی [illegible] ہے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اسلئے بھیجا ہے کہ لوگوں پر رحم کریں یعنی جو لوگ تیری بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کریں گے۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ چنانچہ آٹھویں پارہ کے ساتویں رکوع میں فرمایا ہے۔

هٰذا كتاب انزلناه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون۔ یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرنا تم پر رحم ہوگا۔

پس آیت موصوفہ سے ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدا تعالے کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ یہ کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ جہاں دونوں معنے میں تمیز نہ کرسکے وہ منطق کے معزز عہدے کے لائق نہیں۔

خیر یہ بحث تو آیت کی تفسیر کے متعلق تھی اب سنئے! اپنا اصل جواب غنیمت ہے۔ کہ آپ خود ہی مانتے ہیں کہ "ایسے تخاطبات بطور مجاز ہوتے ہیں" جسکے صاف اور صحیح معنے یہ ہیں۔ کہ اگر قائل کے خیال میں حضور نبوی حقیقۃ دافع بلا ہیں تو بیشک کفر ہے۔ مگر حقیقی دافع بلا کے یہ معنے ہیں کہ فعل کا فاعل اسی کو سمجھا جائے خواہ قدرت اس میں ذاتی تصور ہو یا وہبی۔ مجازی سمجھنے سے اس کی حقیقت میں فرق نہ آئیگا۔ لیس لیجئے اب ہم آپکو ان کے الفاظ سنا ئیں جو یہ لوگ (جنکی آپ لوگ حمایت کرکے خالص توحید اور سنت سدیہ پر آنے نہیں دیتے) بوقت ضرورت کیا کرتے ہیں۔ ایک بڑا معتبر شعر ہے جو عام طور پر کہا جاتا ہے شاید مفتی صاحب بھی کہتے ہونگے ؎

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی ✽ مالعجزی سواک مستند

یعنی اے اللہ کے حبیب میری دستگیری کیجئے آپ کے سوا اس عاجزی میں میرا پشت پناہ کوئی نہیں۔

کہئے! یہ بھی مجازی ہے؟ فریاد کرتا ہے حاجت مانگتا ہے اپنا اعتقاد میں تمام کی نفی کرتا ہے۔ اور صرف حضور نبوی کو اپنا پشت پناہ بتلاتا ہے۔ یہ بھی کہنے کو قرآن پر ایمان رکھتا ہے سچ ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر ✽ جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر ✽ کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✽ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں ✽ شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اور سنئے! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال آیا کہ حضور ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں۔ تو آپ نے اس کا کچھ جواب دیا تھا یا نہیں۔ یاد نہ ہو تو سنئیے حضور نے وہی درود سکھایا تھا۔ جو نماز میں پڑھا جاتا ہے تو بحکم لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة (ایمانداروں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک نمونہ ہیں) درود کو یہی پڑھنا چاہئے کہ اور کوئی اختراعی۔ میں حیران ہوں کہ جو الفاظ حضور نبوت کے حق میں صحابہ کرام نے استعمال نہیں کئے۔ ان الفاظ کے استعمال کرنیکا کس کو حق ہے؟ مجاز ہو یا حقیقت۔ اسکو وہ لوگ بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ پھر کیا وجہ کہ ان سے اس قسم کے الفاظ منقول نہیں ہوئے۔ جو آج ہمارے زمانہ کے صوفی اور مفتی ہمکو بتلاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا تو بس یہی جواب ہے ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا ✽ تواں رفت جز در پے مصطفی

اصلاح میں فساد

اصلاح شیعوں کا ایک ماہوار رسالہ ضلع سارن صوبہ بہار سے نکلتا ہے۔ اس نے اخبار اہل فقہ پر ریویو کرتے ہوئے اہل سنت کے مختلف فرقوں کو لڑائی کے لئے چمکایا ہے لیکن وہ یاد رکھے۔ کہ اہل سنت گو آپس میں کئی فرقوں میں منقسم ہو کر سر پھٹول کرلیں لیکن جب تمہارے مقابلہ پر ہونگے تو سب ایک دم ٹوٹ پڑینگے چنانچہ آئندہ ہفتہ انشاء اللہ تمہارے ایک مضمون کا جواب اہلحدیث میں نکلیگا۔

ہاں اہل فقہ کو یہ موقع بہت مبارک ہے کہ بخاری پر اعتراض کرنے اور اماماں دین پر جرح اور طعن اڑانے سے اہل فقہ رافضیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ

اصلاح جو یا متعصب رافضی بھی اوسکی تعریف کرتا ہے۔ پس اڈیٹر اہل فقہ یاد رکھے ؎

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس

آریہ سماج گجرانوالہ کی مذہبی کانفرنس

گوجرانوالہ لاہور سے چالیس میل پنجاب شمال ایک ضلع ہے۔ وہاں کی سماج نے اپنے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۷، ۲۸۔ فروری یکم مارچ کو ایک مذہبی کانفرنس بھی بنائی تھی۔ جس میں تین روز مذہبی تقریرات کیلئے تھے۔ ہر روز ۱۲ گھنٹے۔ نصف نصف گھنٹہ تحریر سنانے کو اور ۱۵ منٹ تقریر کرنے کو مقرر تھے۔ مضامین زیر بحث یہ تھے (۱) خدا۔ روح، مادہ کی ماہیت (۲) ثمرہ اعمال یا معافی گناہ (۳) روح فعل مختار ہے یا تابع قہر

المحدیث ۱۵۔ فروری میں اس کانفرنس کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا تھا۔ جس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ابوالوفاء ثناء اللہ بھی غالباً شریک ہونگے۔ مگر بعد میں آریوں کی بدعہدی سے میرا جانا ملتوی رہا جس کی تفصیل یہ ہے:۔

آریہ اخبار پرچارک امرتسر کے اڈیٹر میرے پاس کسی مطلب کو آئے۔ تو ان سے سنا۔ کہ گوجرانوالہ میں ایک مذہبی کانفرنس ہونیوالی ہے۔ میں حیران ہوا کہ مجھے تو اسکی کوئی خبر نہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امرتسر کے فلاں فلاں مولوی کے نام بھی آئے ہیں۔ میں سمجھ گیا۔ کہ اس میں یہ راز ہے کہ آریہ مجھکو شریک نہیں کرنا چاہتے کیوں؟ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ میری شرکت غالباً ان کو مضر ہے تاہم میں نے یہ سوچ کر کہ ایسا نہ ہو کہ دین اسلام کو کوئی نقصان پہنچے۔ میں نے منیجر کانفرنس کو خط لکھا کہ میرا آریہ سماج سے جو تعلق ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے مجھے اس مذہبی کانفرنس کی خبر تک نہ دی۔ آپکو اگر تحقیق حق سے غرض ہوتی تو ایسا نہ کرتے۔ اس پر ایک پروگرام انگریزی اور ایک اردو آیا۔ جس کے حاشیہ پر یہ عبارت لکھی تھی:۔

"جناب مولوی صاحب تسلیم! آپ شوق سے تشریف لائیے اور مباحثہ میں شریک ہوجیئے۔ کیا آپ دوسرے یا تیسرے روز کے مضامین میں سے کسی ایک پر تحریری مضمون طیار کرنا پسند کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کس پر؟"

اس کے جواب میں میں نے لکھا کہ میں تینوں دنوں کے مضامین پر لکھونگا اگر آپ ایک روز دینا چاہیں تو پہلا روز دیجئے اور باقی دونوں کا مضمون قلمی لیکر ریپورٹ کرنیکا وعدہ کیجئے۔

اس کا جواب آیا کہ:۔

"آپ کل مضامین پر مسودہ لکھیں یہ فیصلہ کہ آپکو اجازت تحریر پڑھنے کی ملیگی یا نہیں اس وقت سنا دیا جاویگا۔ کیونکہ اس وقت بہت سے مسلمانوں کی درخواستیں مضمون پڑھنے کے متعلق آچکی ہیں"۔

اس کا جواب دیا گیا کہ میں ایسا بیکار نہیں کہ آپکے موہومی وعدہ پر تین روز پڑا رہوں۔ آپ جس روز کا وقت دینا چاہتے ہیں۔ اس کا وعدہ کریں اور دوسرے دنوں کی تحریر لیکر ریپورٹ کریں۔ میں جانتا ہوں کہ آریہ سماجی ایسے ہی شخصوں کو وقت دیں گے جن کو وہ اپنے لئے مفید سمجھینگے۔

اسکا جواب آیا کہ:۔

"اہل اسلام کی تمام خط و کتابت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون پڑھنے کے لئے آپ کے لئے گنجائش نہیں نکل سکتی"۔

یہ تھے واقعات۔ اب ان کا نتیجہ صاف ہے کہ آریہ سماجی ابتدا ہی سے کچھ خوف زدہ تھے کہ کہیں ابوالوفاء ثناء اللہ نہ آجائے۔ اگر خوف نہ ہوتے۔ تو بھلا یہ ممکن تھا کہ منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اور سید محمد عمر گجرات کو تو دعوتی خط بھیجتے جن کو نہ کبھی ایسے مناظرات کا اتفاق ہوا ہوگا۔ نہ ان کی خواہش ہوگی۔ لیکن میرے نام کو بھول کر بھی نہ لیتے۔ پھر جب میں نے ان کی چال سمجھ کر بلائے بے درماں کی طرح ان کا تعاقب کیا اور وقت مانگا تو پہلے خط میں وقت دینے کا اقرار کرتے ہیں مگر آخری خط میں صاف ہی انکار ہے۔ آہ ؎

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اب میں ان کی درخواستوں کا بھی حال سناتا ہوں۔

اول روز جب مسلمان لیکچرار صاحب کو دیا گیا۔ اونہوں نے یہ لکھا تھا۔ کہ اگر کسی اور مسلمان کی درخواست نہ آئے۔ تو بھی آپ کرنے کو میری درخواست سمجھی جاوے"۔

اس کا جواب اون کو آیا کہ "پہلے روز آپکو ضرور لیکچر دینا ہوگا"۔

کیا یہ انصاف ہے کہ ایسی درخواستوں کو تو وقت ملے مگر نہ ملے تو اسی کو نہ ملے جو ورنہ لینا چاہتے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ آریہ سماج ایک ویدک (دیندار) پارٹی ہے اور ملک کا سدھار کرنا اسکا پہلا فرض سمجھتا ہے۔ ہاتھی کے دانت دکھلانے کے اور ہیں کھانے کے اور۔

آئینان کانفرنس کی اس قسم کی کارروائیاں دیکھکر خودآریوں کے معزز اخبار پرچارک جالندھر اور پرکاش لاہور نے بھی اس کانفرنس کو خودغرضی پر مبنی بتلایا تھا۔

ہمیں یہ سُن کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے نہ بلانے کی تہ میں ہمارے دوست ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا ہاتھ تھا۔ جو نگینہ وغیرہ کے مباحثہ میں ہاتھ دیکھ چکے تھے۔ سچ ہے ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے ✤ وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

تقلید ائمہ اربعہ فرض واجب نہیں

از مولوی ابو نعیم محمد عبدالعظیم صاحب حیدرآباد

ناظرین! آپ تقلید شخصی کی رو سے تمام دلائل وغیرہ کو ایک طرف رکھو۔ آج ہمارے اس مضمون کو بھی ذرا غور سے دیکھو۔ عموماً لوگ کہا کرتے ہیں کہ تقلید ائمہ اربعہ فرض واجب ہے۔ اس فقرہ پر ہم دو طرح سے بحث کرتے ہیں۔ پہلے یہ کہ ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کے وجوب کی دلیل قرآن کلام خدا حدیث رسول اللہ سے ہونی چاہیئے اور یہ ضروری ہے کہ قرآن و حدیث سے یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ تقلید امام ابو حنیفہ شافعی۔ مالکی حنبلی قدس اللہ اسرارہم کی ہی واجب ہے۔ اگر وجوب کے بتلانے میں لاچار ہیں۔ تو بحکم اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ تقلید کا التزام بھی کسی پر واجب نہ ہوگا دوسرے پہلے پہل یہ ثابت کر دکھانا چاہتا ہوں کہ زمانہ سابقہ میں اگرچہ ائمہ بکثرت ہوئے علماء بکثرت موجود تھے۔ مگر ان چار ہی مذہب کی اشاعت کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ کو آپ ذرا غور سے سُنئیے گا۔ اور دیکھیئے گا۔ تو آپ پر اچھی طرح واضح ہو جائیگا کہ تقلید ایک امر ایجاد شدہ ہے نہ خدا اور رسول کا فرض شدہ اوّل تو آپ چند ائمہ کے نام بطور نمونہ مشت از خروارے۔ سن لیجئے۔ جو اس زمانہ میں ہو چکے تھے۔ سُنو! امام حسن بصری محمد ابن سیرین۔ اسحٰق ابن راہویہ۔ ابن ابی لیلیٰ۔ امام اوزاعی۔ امام نخعی۔ ابو عبید امام زہری رح۔ ابن مبارک رح۔ ابو ثور رح۔ ان جلیل القدر علماء ائمہ کے علاوہ اور بھی بہت سے گذرے۔ مگر نہ ان لوگوں کا نام مشہور ہوا۔ نہ اُن لوگوں کا کوئی نیا مذہب کھڑا ہوا۔ یہ وہ آئمہ ہیں۔ جن کے اوصاف حمیدہ شاید ہی کسی پر مخفی ہوں۔ بالکل سب جانتے ہیں۔ کہ حسن بصری اور اوزاعی اور نخعی رح وغیرہم کیسے کچھ ذوات تھے۔ اب بتلائیے کہ کیا وجہ ان لوگوں کے لوگ مقلد نہ ہوئے۔ اور ان ہر ایک کا ایک مذہب نہ بنا۔ اس کی جواب سُنئیے! جن لوگوں کو اور جس امام کے شاگردوں کو چند ایسے موقع ہاتھ دئے ہوئے تھے جس سے وہ لوگوں کو اپنے تابع بنا

لاسکتے ہوں۔ اور اُن کو جما سکتی ہوں۔ اور ملکی خدمات اور عہدوں سے ممتاز ہوئے ہوں وہ تو انہو اُستاد کے نام جگا گئے اور اپنے استاد کے مذہب کو مشہور کرنے پر مستعد ہوئے۔ بلکہ اس کی کوشش میں اچھی طرح کامیاب اُترے۔ الغرض شہرت مذاہب اربعہ صرف شاگردوں کی کوشش اور ایسے ہی موقعہ جو ابھی ذکر کر آئے ہیں۔ ہاتھ دینے کی وجہ سے ہوئی باقی نہ اسکا وجود صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ ہمارے اس کہنے پر کہ وہی مذہب مشہور ہوا۔ اور باقی اور بہت سے علماء کے مذاہب مشہور نہ ہوئے صرف اس وجہ سے کہ ان کو مواقع مذکورہ حاصل تھے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول حجۃ البالغہ کا دال ہے آپ فرماتے ہیں: فای مذھب کان اصحابہ مشھورین ووسد الیھم القضاء والافتاء واشتھر تصانیفھم فی الناس ودرسوا درسا ظاھرا انتشر فی اقطار الارض ولم یزل ینتشر کل حین وای مذھب کان اصحابہ خاملین ولم یولوا القضاء والافتاء ولم یرغب فیھم الناس اندرس بعد حین (مختصر ترجمہ) جس مذہب کے لوگ مشہور ہوئے۔ اور خدمت قضاۃ وغیرہ کی پائے اور اُن کی تصانیف لوگوں میں مشہور ہوئیں۔ تو روز بروز یہ نئے مذاہب پھیلنے لگے۔ اور جس مذہب کے اصحاب غیر مشہور ہوئے۔ اور قاضی اور مفتی نہ بنے۔ تو وہ مذہب یوں ہی رہا اس قول کے مطابق مذہب حنفی کا عروج امام ابی یوسف شاگرد امام ابی حنیفہ سے ہوا۔ امام ابو یوسف رح مفتی ہی ہونیکی وجہ سے زیادہ محبوب و مقرب ہارون رشید کے پاس نہ ہوئے۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ہارون رشید کو اُن کے حسب منشا چند مسائل بتلا دئے تھے۔ (ہارون رشید چاہتے تھے کہ انہو کو چند مسائل حسب خواہش بتلائیں۔ کوئی عالم نہ بتلایا مگر ابو یوسف نے اُن کے خیال و خواہش کے مطابق بتلادئے تھے۔ (دیکھو تاریخ الخلفاء وغیرہ) جب اتنا بڑا عہدہ قضاۃ کا ابو یوسف رح کو دیا گیا۔ تو آپ اپنے استاد کا نام روشن کرنے لگے اور اسی مذہب کی کتب کو قانون سلطنت قرار دیا تھا۔ اس کی پوری کیفیت سیرۃ النعمان میں ہم شما اچھی طرح دیکھ و سمجھ سکتا ہے۔ خاص مذہب حنفی کی ترقی اس نئے مذہب کا انتشار صرف امام ابی یوسف رح کی کوشش اور اونکی اس عہدہ کی بدولت ہوا۔ چنانچہ قاضی ابن خلکان فرماتے ہیں۔ لولا ابو یوسف ما ذکر ابو حنیفۃ (اگر ابو یوسف نہ ہوتے تو ابو حنیفہ کا مذہب کبھی نہ شیوع کرتا۔ اور یہ قاضی زمانہ مہدی عباسی خلیفہ میں ہوئے۔ زمانہ ہادی میں بھی رہے پھر ہارون رشید کے زمانہ میں بھی۔ پھر کیا پوچھتے ہو کیا کچھ نہ اون کی طرف سے اس نئے مذہب کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اور

شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام صاحب کے سینکڑوں شاگردوں نے عہدہ قضا پایا تھا۔ اس وجہ سے بھی کیا کچھ مذہب حنفی کی ترقی ہوئی ہوگی۔ اسی وجہ سے تو آج ہم دوسری تین مذہب میں اتنی کثرت نہیں پاتے جتنی کہ حنفی مذہب میں اسی طور سے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب بھی شائع ہوا۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منصور جس کا نام حکم ابن ہشام تھا سنہ ۱۸۰ یا ۱۸۱ھ میں اندلس کا مالک ہوا خلیفہ بنا۔ اس نے یحییٰ ابن یحییٰ کو جو امام مالک کے شاگرد تھے۔ قاضی بنا دیا۔ اندلس کے آس پاس شہروں میں انہوں نے اپنے استاد کا نام روشن کیا اور افریقہ کے حاکم معز ابن بادیس نے افریقہ میں مذہب مالکی کو اچھی طرح ترقی دی۔ اور ایک لطف کی بات ہے۔ (خیبۃ الاکوان) میں لکھا ہے کہ افریقہ میں عبداللہ ابن فروج فارسی کے ذریعہ سے مذہب حنفی ترقی پا گیا تھا۔ مگر بعد کو حاکم معز ابن دلیر کی وجہ سے اور اس کی حکومت و دبدبہ و حشمت کیوجہ سے مذہب حنفی ہوا کھا گیا اور مذہب مالکی کا چرچا ہو گیا۔ ناظرین ذرا یہاں اتنا یاد رکھئے کہ حکومت کے زور ہی سے ہر مذہب مذاہب اربعہ میں سے ترقی کرتا گیا اور پھر کبھی ایک مذہب کا شیوع اور ایک مذہب کا اخفا ہوتا گیا نتیجہ اس تقریر کا ہم آگے نکالتے ہیں بحکم قس علی ہذا البواقی۔ اسی طرح کے اسباب اور مواقع شافعی اور حنبلی مذہب کے لوگوں کو بھی ہاتھ دیئے ہوئے تھے۔

یہاں تک ہماری تقریر کا اصل یہ تھا۔ کہ چار مذاہب کی ترقی صرف حکومت اور اچھے مواقع سے ہوئی۔ اب ہم کہتے ہیں کہ فرض و واجب تقلید ائمہ اربعہ کا کہنا کیا اسی وجہ سے ہے کہ ان کی ترقی ان عمدہ موقعوں سے ہوئی۔ اگر اسی وجہ سے ہے۔ تو آپکی جاہلیت ظاہر ہوگی۔ کیونکہ ہم اور مذاہب کو کسی زمانہ میں بتلا سکتے ہیں کہ وہ بھی حکومت کے زور سے ترقی پا گئے تھے۔ جیسے روافض وغیرہ۔ تو کیا یہ لازم آویگا۔ کہ مذہب روافض کا بھی اختیار کرنا سب پر فرض ہے وہذا المحال فحصل المطلوب کہ فرض و واجب وہی ہیں۔ جو خدا اور خدا کے رسول نے کئے ہوں۔

یارو! انصاف سے دیکھو کہ یہ مذاہب اربعہ موجد ہوئے ہیں انکا نام نہ پتہ اصحاب کے زمانہ میں تھا۔ نہ خود آں سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ نہ تابعین کے نہ تبع تابعین کے۔ یہ ان مذاہب کے قدیم نہ ہونیکی دلیل ہے اور نیز ہماری یہ کل تقریر اور جب یہ مذاہب کا پتہ ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر میں نہیں لگتا۔ تو یہ بیشک اس حدیث کے مطابق بدعت میں داخل ہیں حدیث یہ ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد۔ (ترجمہ) آنحضرت نے فرمایا۔ جو شخص کہ عمل کیا اور ایسا عمل کیا جو ہمارے طریق سے باہر ہے۔ تو وہ عمل وہ کام وہ چال مردود ہے) اور ہم دیکھتے ہیں کہ مذاہب اربعہ اور یہ تقلید شخصی نہ تو آنحضرت کے زمانہ ہی میں کسی نے کسی کی کیا اور بعد آپکے پس بیشک مذاہب اربعہ حدیث مذکور میں داخل ہونگے کیونکہ نیل الاوطار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بھی کام خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ زمانہ آنحضرت اور زمانہ صحابہ میں نہ پایا جاوے تو وہ اس حدیث میں داخل ہے۔ عربی عبارت نیل الاوطار کی یوں ہے (المراد بالامر ھنا (ای فی ذالک الحدیث) واحد الامور وھو ما کان علیہ والہ وسلم و اصحابہ انتھی) ان سب سے بھی قطع نظر عقلاً جب مذاہب اور جس مذاہب کا ایجاد صرف حکومت کی وجہ سے ہو تو ایسے مذہب کو اختیار کر لینا نہ صرف سفاہت ہے۔ بلکہ اصل مذہب محمدی سے انکار کرنا ہے۔ لیکن مذہب محمدی مذہب اہل حدیث آں سید الرسل صلی اللہ علیہ کے زمانہ میں پاتے ہیں۔ جتنے صحابہ تھے وہ خدا ہی کے کلام اور جناب رسالتمآب کے پاک کلام کے جسکو آج حدیث کہا کرتے ہیں۔ عامل تھے۔ اسی طرح صحابہ کے زمانہ میں۔ پھر اسی طرح تابعین کے اور اسیطرح تبع تابعین کے۔ ہماری اس دعوی کو غلط ٹھیرانے کیلئے یہ ثابت کر دکھاؤ۔ کہ صحابہ اور خود آنحضرت کے زمانہ میں اور اسکے بعد کوئی اور کلام سوائے کلام خدا اور کلام رسول کے تھا۔ اور تقلید شخصی بھی تھی۔ ہرگز ثابت نہ کر سکو گے۔ بلکہ وہاں سب کو محمدی پاؤ گے۔ یا معشر المسلمین اب ہمکو ازمنہ ثلٰثہ کی پیروی ضروری ہے۔ یعنی صحابہ اور تابعین تبع تابعین کی اور ان تینوں زمانہ میں تقلید شخصی کا پتہ نہیں لگتا۔ اس کے بعد جو مذاہب روافض و خوارج وغیرہ ترقی کئے وہ سب آنحضرت کی پیشین گوئی کے مطابق اور اس قول کے سچ کرنے کے لئے۔ عن معاویۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ھذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ (ترجمہ) امم سابقہ اہل الکتاب میں ۷۲ فرقے ہو گئے تھے اور اس امت میں ۷۳ فرقہ ہوں گے ۷۲ تو دوزخ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں (مشکوٰۃ ابو داؤد) دوسری حدیث میں ترمذی کے ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ فرقہ جنتی کونسا ہے تو آپ نے فرمایا کہ (ما انا علیہ واصحابی) جس پر میں اور میرے اصحابی ہیں۔ اس پر جو چلے گا۔ وہ فرقہ جنتی ہے۔ انشاء اللہ المستعان فرقہ اہل حدیث ہی فرقہ ناجی ہوگا (والفخر فیہ) لیکن بات یہ کہ رسول اللہ اور زمانہ اصحابہ میں ہر ایک کا عمل قرآن و

حدیث پر تھا نہ وہاں کوئی بوبکری تھا نہ فاروقی علی تھا اہل حدیث کا تھی عمل قرآن و حدیث کیسے۔ اور مذاہب اربعہ صحاح ستہ نامیں کہا اس کے دو زمانے بعد سے شروع ہوئے۔ سچ ہے سہ

دین احمد چار مذہب ساختند ✦ رخنہ در دین نبی انداختند

اور یاد رکھئے با وجود ان حکومت اور دبدبہ اور مذاہب باطلہ کے شیوع کے مذہب حقہ فرقہ ناجی فرقہ اہل حدیث دوسرے الفاظ میں محمدی مذہب چلا ہی آیا۔ ماشاء اللہ ولکثرھم اللہ سچ ہے آنحضرت کی پیشین گوئی اور سچ ہے آپکا فرمان ابن ماجہ میں ہے لاتزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لا یضرھا من خالفھا۔ (ترجمہ) ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت میں سے قائم امر اللہ پر نہیں ضرر دیگا جو اوسکا مخالف ہو) پس نہ سمجھا جاتا کہ مذاہب اربعہ کی اشاعت موجب خیر تھی بلکہ یاد رکھئے جو پیشین گوئی آنحضرت کی تھی کہ الا من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین و سبعین ملۃ الخ ابھی یہ حدیث گذری ہے) اگر کہتے ہو۔ اور پھر کہو گے کہ حکومت وغیرہ سے مذاہب ترقی نہ کئے بلکہ فرض واجب تھے۔ اس لئے سبھوں نے تسلیم کیا تو یہ غلط ہے پھر کیا وجہ دوسرے ائمہ علماء کی تقلید نہ کیگئی اور آن کوئی نیا مذہب بنا۔

بھائیو! اگر تقلید شخصی واجب ہوتی۔ تو پہلے زمانہ کے لوگ از سنہ ثلثہ کے کیسی کسی کے مقلد ہو جاتے۔ حجۃ اللہ میں لکھا ہے۔ کہ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ کونسی بات ہے جس نے امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد کو خاص کر دیا کہ انہیں کی تقلید کی جائے۔ ابوبکر عمر عثمان علی۔ سعید ابن المسیب۔ زہری طاؤس حسن بصری کی نہ کی جائے علامہ ابن حزم کا یہ قول بطور اعتراض ہے اب بتلاؤ کہ کیا چیز مانع ہے۔ کہ دوسرے ائمہ کی تقلید نہ کیجائے یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے کہ فرض واجب ہے ہم اتنی لاتنی چوڑی بحث اسی وجہ کر آئے ہیں۔ کہ یہ حکومت کی وجہ ہی سے مروج ہوئے ہیں۔ باقی کوئی فرض واجب نہیں۔ پھر آپ کیا کہیں گے۔ یہی کہو گے۔ کہ دوسرے ائمہ لائق نہ تھے یا مجتہد نہ تھے۔ اگر ایسا کہو گے تو دم میں جاہل گم شدہ دماغ مشہور ہو گے۔ ہاں عجب نہیں اگر ٹھٹوی یا جاہل شاعروں کے مقلد ہیں تو اور بہت سارے ائمہ علماء کو نالائق کہدیں یا غیر فقیہہ بتادیں نعوذ باللہ منہم

آہ سوائے اس کے تم لوگوں کو چارہ نہیں اور یہی کہنا ہوگا کہ ما کلف احد ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا کذا قال ملا علی قاری حنفی فی شرح عین العلم

اور پھر یہی کہو گے کہ چاہے کسی کی تقلید کرے۔ کوئی جبر نہیں کہ وہ مذاہب اربعہ ہی اختیار کرے۔ جب یہ بات کہو گے۔ تو تخصیص مذاہب اربعہ کی اوٹھ گئی جب تخصیص اوٹھ گئی تو التزام مذہب بھی ہوا کہا گیا۔ یاروسب چھوڑو۔ ہماری آخری نصیحت سنو! سہ

فاترک کل قول دون قول محمد ✦ فما آمن فی دینہ کمخاطر

تمسک بحبل اللہ واتبع الھدی ✦ ولا تک بدعیا لعلک تفلح

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

راقم ابو النعیم محمد عبد العلیم سلمہ الرحیم خامی السنی حیدرآبادی ✦

درخواست میں ایک غریب شائق الحدیث کا ہوں کوئی صاحب میرے نام جاری کرا کر ثواب حاصل کریں ✦

راقم رحمت اللہ طالب علم از بٹالہ ضلع گورداسپور دروازہ تیلی مسجد جھنڈے والی۔

درخواست اخبار اہل حدیث کا شائق ہوں مگر طالب علم نادار بھی ہوں۔ بس حضرت کریم تقاضا چہ حاجت است ✦ عبد اللہ و بخارہ از مقام احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور ✦

درخواست۔ اخبار اہلحدیث فی سبیل اللہ جاری کر دیجئے۔ عبدل نمبر ٹیبر کیپر۔ آفس ادہم پور ✦

درخواست اخبار اہل حدیث سننے کا بڑا شوق ہے براہ مہربانی کوئی صاحب میرے نام سے مفت جاری کرائیں۔ تو اللہ سے اجر عظیم پائیں گے (حافظ عبد الواحد مقام منگرول پیر ضلع آکولہ (برار)

درخواست میں بھی ایک غریب اور بالکل نادار ہوں۔ اخبار اہلحدیث کا شائق۔ اس لئے کوئی صاحب جاری کرا کر ثواب حاصل کریں ✦ حافظ واحد بخش ساکن احمد پور۔ ریاست بہاولپور ✦

تذکرۃ الحکماء جناب حکیم سید محمد شہید صاحب مہتمم تذکرۃ الحکماء بھوپال سبزی منڈی کی فرمائش کے مطابق اطباء حال و ماضی کے حالات مطلوب ہیں۔ خود اطباء یا دیگر صاحبان براہ راست سید صاحب موصوف یا احقر کیطرف لکھکر بھیجیں۔ حالات لکھنے میں ان امور پر توجہ ہو نام طبیب مولد مسکن سن ولادت۔ تلمذ و تلامذہ مطب گاہ۔ تصانیف علمی و التفات من تجارب۔ اخراجی سلاوت سے اقبال و نسخ سامنے علم رانی ... [illegible]

قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مزائیہ

نعم قوله من بعد ذالك انني … مسیح جدید بعد ما صار یفتر
نعم قوله ان النبي اوی للوری … ابحث جدید لیس فیها تعذر
علو ان تصویر جلیل مقامه … یزار ولا یرعاه الا مطهر
نعم قوله لا تقتدوا احراسوا … اناس حواهم فضله المتکبر
جدید فلیسوا مقتدین سواهم … فما بال هم خانوا جالوا و خیّروا
فمن یعتر منهم مقیما بابره … یصلی اذا ما الناس ادوا و خیروا
والا فیعروه ملال فیتبغی … مذاهب یغشاها و ما ء فیبتغر
یعلك طورا یا لسوالك و تارة … بذلك الاعضاء تقضی وتزهر
یقول ترکت الامر و هو محتم … علی فریب بالجماعة یامر
ولکنني لا عیب فی ترکها … بام مسیح القادیان واصلا
یمن الله الخلق طرا بانه … یولف بیننا وذاك مقدر
وهذا یفرق الجمیع بقوله … وفعل له حتی یخاف و یحذر
فکیف یجر المرء ما یقتدی به … لغیر تقاة و هو ان محتقر
اهذا هو الامر الذی یخبرمن … یقلده فیما یقول و یزبر
یصد عن الجمع الکبیر ولفنه … یصد فمن یحیی و من هو یقبر
نعم جاء منه انهم یخبرونه … باسماء اولاد لهم ثم یا مر
لهم با زدواج او فراق فکلهم … اسیر لدیه امره لا یغیر
سواء علیهم قطع رحم وصلها … اذا ما اتاهم ما یراه و یوثر
نعم جاء منه انهم یخبرونه … بایراد لفظ الاسمری فیاشر
لان لهم مختار صدق ذی العلا … وما کان عما ذکرت یذکر
نعم جاء منه انهم یرجعونه … اذا ما دنا یوم عصیب مشنزر
و یاتونه من یاتیه عزا مشمرا … وتتخذ قبا و هاء محلد
یشبهه کالرهبان ضل سبیله … الیه و یهدیه فیبنی و یخبر
نعم جاء منه انهم یحتبونه … فیا تونه والشی بالشی یذکر
فمن لم یرد المال و هو محتم … علیه فذا یقلی و لیتنا و یهجر
و لو لم اخف ربی تعالی شانه … واکرم من یهدی الورد و یذکر

فتاوی

س نمبر ۱۳۱ :۔ درمیان تکبیرات عیدین آیا ورسال پہ شروع ہویا دفع یدیہ اسکا جواب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو بات مع نام و مطبع و صفحہ کتب ۔ (راقم دین محمد نمبردار نمبر ۴۷ ضلع امراوتی تعلقہ مسل گہاٹ بمقام دہارنی ۔)

ج نمبر ۱۳۱ :۔ تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑ دینے چاہئیں ۔ حدیث تو اس بارہ میں میری نظر سے نہیں گذری ۔ البتہ فقہا حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے ۔ (حاشیہ ہدایہ وغیرہ ملاحظہ ہو)

س نمبر ۱۳۲ :۔ کوئی شخص اپنے بیگانہ زندہ یا مردہ کا حج کیتوں سے نان و نفقہ دیکر کراسکتا ہے یا نہیں ؟ راقم خریدار اہل حدیث ۶۹۲

س نمبر ۱۳۳ :۔ سنگ اسود کو چومنے سے کیا حاصل ہو اور چومنے کو وقت نیت کیا کرے ۔ (ایضاً)

س نمبر ۱۳۴ :۔ اس طرف کے حاجیوں سے سنا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں جا کر عام مزاروں پہ اور خاص آنحضرت صلعم کے مزار شریف پہ نماز نفل پڑھا کرتے ہیں ۔ یہ جائز ہے (راقم ایضاً)

س نمبر ۱۳۵ :۔ حج بدل جائز ہے یا نہیں ؟ جواب با دلیل قرآن شریف اور حدیث صحیح سے فرما دیں ۔ (راقم ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ :۔ کرا سکتا ہے ۔ جس حدیث شریف میں حج عن الغیر کا جواز آیا ہے اس میں کوئی قید نہیں آئی کہ کسی اور حدیث سے یہ قید ہو کہ کسی ہمسایہ غیر آشنا سے کرنیوالے نے اپنا فریضہ ادا کر لیا ہو ۔

ج نمبر ۱۳۳ :۔ سنگ اسود ایک یادگار ابراہیمی ہے اور بس اس کے بوسہ دیتے وقت وہی نیت کرے ۔ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انك حجر لا تضر ولا تنفع یعنی ایک پتھر ہے ۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر ۔

ج نمبر ۱۳۴ :۔ مزارات پر نوافل پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں بلکہ شائبہ شرک ہے قبرستان میں نماز پڑھنے سے اسی لئے حدیثوں میں منع فرمایا ہے ۔

ج نمبر ۱۳۵ :۔ اس سوال کا جواب آ گیا ہے ۔ مولوی صاحب پٹنہ تشریف لے گئے ہیں ۔

س نمبر ۱۳۶ :۔ ایک شخص کی بیوی ہے اور اس بیوی کی والدہ حقیقی فوت ہو گئی ہے ۔ اس کے والد نے نکاح ثانی کر لیا ہو ۔ تو بعد فوت ہو جانے اس کی والدہ کو اسی کا شوہر والدہ ثانی سے نکاح موجودگی میں اسکی کر سکتا ہے یا نہیں ۔ امجد حسین از بہار ۔

ج نمبر ۱۳۶: - قرآن مجید میں ارشاد ہے وامہات نسائکم یعنی تمہاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام ہیں۔ سوتیلی ماؤں کو ماں نہیں کہا جاتا۔ پس محرمات معلومہ شخص معلوم کا نکاح جائز ہے واحل لکم ما وراء ذلکم +

س نمبر ۱۳۷: - شیوع ایام وبائی میں بہیئت مجموعی شہر کے راستوں اور گلی کوچوں میں تکبیر گراں دینا اور ایک نشان ہاتھ میں لیکر - لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمۃ + المصطفے والمرتضے وابناہما والفاطمۃ - یہ کلمات باواز بلند پڑھتے ہوئے گشت کرنا اور یہ اعتقاد کرنا کہ اس کام سے وبا دفع ہو جائیگی شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۱۳۸: - رفع وبا یا طاعون یا دیگر بلائے آسمانی کے دور ہونیکی نیت سے کسی درخت یا دروازہ پر قرآن مجید لٹکانا اور اس کے نیچے سے مرد وعورت اور بچوں کا گذرنا کیسا ہے ؟

س نمبر ۱۳۹: - اندفاع وبا یا طاعون یا دیگر بلائے ارضی وسماوی یا میت کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک جماعت کا ایک جگہ بیٹھکر قرآن خوانی کرنا یا اپنے متعلق رشتہ دار کی قبر پر قرآن خوانوں کی جماعت مقرر کرنا کہ ملکر قرآن پڑھا کریں یہ درست اور ثواب ہے یا ممنوع ؟

س نمبر ۱۴۰: - مُلّاں لوگ بیان کرتے ہیں، کہ میت کی روح شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو اپنے وارث یا عزیز کے گھر آتی ہے۔ اگر کچھ صدقہ دیا گیا۔ تو روح خورسند ہو کر دعا کرتی ہے ورنہ ناخوش اور ملول ہوتی اور گھر والے کے حق میں بددعا کر کر چلی جاتی ہے یہ قول مُلّاں لوگوں کا صحیح اور واجب الیقین ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۱۴۱: - ائمہ اربعہ جناب سید الانبیاء صلعم کی وفات شریف کے کتنے سال کے بعد پیدا ہوئے اور وہ تابعین میں ہیں یا تبع التابعین ہیں ؟ اور حضرت امام بخاری وامام اوزاعی وامام ابن قیم اور امام غزالی رح ائمہ اربعہ سے پہلے ہو گذرے یا بعد ہوئے ؟ +

س نمبر ۱۴۲: - حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدائی حال میں آپکا مذہب حنبلی تھا پھر آپ نے مذہب حنفی کی جانب رجوع کی اور آخر ایام حیات تک اسی مذہب پر قائم رہے یہ قول حنفی صاحبوں کا صحیح ہے یا غلط ؟ دراصل آپکا کون مذہب تھا ؟

س نمبر ۱۴۳: - زید قاضی اور مسلمانوں کا دینی حاکم ہے۔ مگر افعال شرکیہ وامور بدعیہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور ایسے کاموں کو ثواب اور مستحسن سمجھتا ہے اور اپنے تابعین کو بھی ایسے کاموں کے کرنے کرانیکی ترغیب دیتا ہو۔ تو زید کی متابعت واطاعت از روئے شرع شریف اہل اسلام کو کرنی لازم ہے یا نہیں ؟ (راقم نظام الدین از دکن)

ج نمبر ۱۳۷: - ایسے افعال کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ہوتا +

ج نمبر ۱۳۸: - بے ثبوت ہے قرآن وحدیث اور افعال صحابہ سے ثابت نہیں +

ج نمبر ۱۳۹: - قرآن خوانی شرعاً نیک کام ہے اس لئے بحسن نیت دفع مذکورہ پر قرآن پڑھنا جائز ہے۔ والعلم عند اللہ

ج نمبر ۱۴۰: - کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں جو کہے اُس سے آیت حدیث طلب کرو +

ج نمبر ۱۴۱: - ائمہ میں امام ابو حنیفہ صاحب کی بابت بعض علماء حنفیہ کا خیال تابعی ہونیکا ہے۔ مگر ثابت نہیں امام صاحب سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے امام مالک ان سے ۱۵ سال چھوٹے تھے۔ امام شافعی ۱۵۰ھ ہجری میں اور امام حنبل ۱۶۴ھ میں امام بخاری ۱۹۴ھ اور اوزاعی ۸۸ھ میں پیدا ہوئے حافظ ابن قیم آٹھویں صدی ہجری میں تھے امام غزالی پانچویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے ۵۰۵ھ میں انتقال ہوا۔ رحمہم اللہ تعالی اجمعین +

ج نمبر ۱۴۲: - حضرت پیر صاحب قدس سرہ العزیز خود فتوح الغیب میں فرماتے ہیں: - اجعل الکتاب والسنۃ امامک یعنی قرآن وحدیث کو اپنا امام بناؤ۔ اگر حنفی ہوتے تو غنیہ میں یہ کیوں لکھتے اصحاب نعمان بن ثابت مرجئہ یعنی حنفی فرقہ مرجیہ ہے نیز آمین رفع یدین کے مسائل کو وضاحت سے کیوں لکھتے +

ج نمبر ۱۴۳: - ہندوستان میں دینی حاکم تو کوئی نہیں۔ شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ زید مسلمانوں کا عرفی قاضی یعنی نکاح خواں یا مسجد کا امام ہوگا۔ غرض کوئی بھی ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی جس کام میں خدا ناراض ہو۔ اُس میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ پس زید بلکہ کسی امیر یا مفتی امور غیر شرعیہ میں کسی کی اطاعت جائز نہیں +

س نمبر ۱۴۴: - بابو چراغ کی لڑکی بیوہ ہو گئی اور بہت دن تک اپنے شوہر کے گھر بعد خلوت صحیحہ کے بعد شوہر مر گیا۔ بعد ازاں بابو چراغ نے اپنی لڑکی کا نکاح ثانی کر دیا اب شوہر مذکور کے وارثان زیور وغیرہ طلب کرتے ہیں۔ پا سکتے ہیں یا نہیں بعد ازاں شوہر ثانی کا بھی انتقال ہو گیا اب لڑکی مذکورہ اپنے باپ کے یہاں ہے۔ اور شوہر ثانی کے وارثان بھی زیور وغیرہ مانگتے ہیں۔ پا سکتے ہیں یا نہیں اور دونوں مرحوم شوہر وں نے کچھ مہر نہیں دیا اور نہ کچھ وصیت کر گئے +

ج نمبر ۱۴۴: - زیور جو عورت کو نکاح کے وقت ملتا ہو وہ اوس کی ملکیت ہوتا

انتخاب الاخبار

مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی کو طاعون ہونے کی خبر آئی ہے ناظرین دعاء خیر کریں

علیگڈہ کالج کے طلبا نے پرنسپل کے برخلاف ایکا کر لیا ہے منتظمان کالج پرنسپل کی حمایت اور لڑکون کے برخلاف ہین ایک مہینے کے لئے کالج بند کر دیا گیا ہے کہ طلبا اپنا نفع نقصان سمجھ کر جو چاہین راہ اختیار کر لیوین سخت افسوس ہے یہ واقعہ کالج کیلئے خوش آئندہ نہیں ۔ تھوڑے ہی روز ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے اس سرکلر سے کالج کو سخت نقصان پہونچا ہے کہ جن طلبا کو پنجاب یونیورسٹی سے وظائف ملین وہ پنجاب ہی مین پڑہین اگر کسی اور کالج میں جائینگے تو وظیفہ بند ۔ اس سے پہلے وہ طلبا علیگڈہ کالج مین پڑہ سکتے تہے اس نقصان کی تلافی ہنوز ہونے نہ پائی تہی کہ یہ مکروہ واقعہ پیش آیا ۔ خدا کرے کہ اس قسم کے واقعات مسلمانون کے حق مین ع عدو شرے برانگیزد کہ دران خیر ما باشد کے مصداق ہون ۔

کھگول ضلع پٹنہ کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ بخیر و خوبی ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شریک تہے مخالفین کو باقاعدہ شکوک پیش کرنے کی دعوت دی گئی مگر کسی کو جرأت نہوئی ۔

ہزمجسٹی امیر صاحب ۲۳ مارچ کو امرتسر مین بھی تشریف لائے سکھون کا دربار اور کمپنی باغ ملاحظہ کیا سکھون کے دربار مین ۱۸۱ اشرفیان عنایت فرمائین

دو ٹرکی امیر البحرون حارث پاشا اور سمیع پاشا کے یکے بعد دیگرے اچانک طور سے مر جانے پر قسطنطنیہ مین بہت کچھ چہ میگوئیان ہو رہی ہین

خراسان کے مقامی حکام نے ایرانیون سے اس قدر نقد بالجبر اور رشوت لی کہ انہون نے مجبور ہو کر دہی علاقہ اشک آباد مین جا کر اپنے بچونکی تعداد کثیر کو ترکستانیون کے ہاتھ بیچ ڈالا اور ظالم حکام کو اسی کے ظلم سے محفوظ رہنے کے لئے دیدیا

گورنمنٹ ایران نے اس ظالمانہ کارروائی کی خبر پا کر گورنر خراسان کو معزول کر کے طہران طلب کر لیا ۔ اس پر جرم لگایا گیا کہ اس نے رعایا پر ظلم ہونے دیا اور ان کے بچونکی فروخت پر دانستہ چشم پوشی کی ۔

امیر صاحب لاہور مین ہزمجسٹی امیر صاحب کا سپیشل بعد کے بعد ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر لاہور پہنچا ۔ ہزارہا ہندو اور مسلمان وقت مقررہ سے پہلے ہی امیر صاحب کے انتظار مین سٹیشن پر جمع ہو گئے تہے سٹیشن نہایت عمدگی سے آراستہ کیا گیا تہا ڈیکرا پلٹن کا گارڈ آف آنر سٹیشن پر موجود تہا سپیشل کے ٹہہرتے ہی قلعہ سے ۳۱ توپون کی سلامی ہوئی ۔ بہت سے مقامی اہلکاران گورنمنٹ جن مین مسٹر ٹکل ویل چیف سکرٹری پنجاب گورنمنٹ ۔ مسٹر تھنی سی آئی ای منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوی ۔ مسٹر رانٹ ڈپٹی کمشنر لاہور ۔ میجر بیلیورن اور بہت سے ہندوستانی روسا و عمایدہ شامل تہے باستقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تہے سٹیشن سے نکلکر گاڑیون کا جلوس امیر صاحب کے کیمپ کی طرف جو چیفس کالج کے متصل میدان مین نصب ہے مال و نیپیر روڈ کی راہ سے روانہ ہوا یہان پہنچکر ہز مجسٹی نے طعام چاشت تناول فرمایا ۔

ہمعصر پیسہ اخبار کا نامہ نگار بمبئی سے لکہتا ہے کہ ہز مجسٹی نے دوسرے جمعہ کی نماز بمبئی کی ذکریا مسجد مین خود پڑہائی پیش امام صاحب کو چغہ اور دو شالے اور موذن مسجد کو دو شالے عنایت فرمایا ۔ نماز پڑہانے کے وقت امیر صاحب پوشاک پہنے ہوئے تہے ۔ ہز مجسٹی کے امامت فرمانے سے لوگ بہت خوش ہوئے ۔

چین بادشاہ کشن فیروز نے بگلیر امین پارلیمنٹ کے ممبرون پر سربازار تلوار سے حملہ کیا ۔ اسپر تیزی سے مجادلہ شروع ہو گیا ایک ممبر سخت مجروح ہوا مسٹر گوکھلے کی طرح خبر ہے کہ پواسے مسٹر تلک بہی پنجاب کے دورہ کے لئے آنا چاہتے ہین ۔

ابکے سال پنجاب میں ۱۲۵۳۷۰۰ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۳۰۳۳۷۷ گٹھر ہے ۔

پنجاب کی ریاستون مین ۱۵۴۳۳۶۲ ایکڑ زیر کاشت کپاس ہے اور پیداوار ۳۶۲۹۰۵ گٹھر ہے ۔

افواہ ہے کہ لارڈ کچنر قلیل رخصت پر ولایت جائینگے ۔ اسکے بعد آپ کی میعاد عہدہ میں دو سال بڑہا دیجائیگی ۔

دہلی کے آخری بادشاہ (بہادر شاہ) کے مقبرہ بنانے کے لئے جو درخواست کی گئی تہی نامنظور ہوئی (معلوم نہین ہوا ۔ بے حسی ہمارے بچون کو کیا مزہ ملتا ہے بلکہ خلاف فقہ بھی کرنے سے نہین ہٹتے خواہ مخواہ مقبرے بنانے کی کوشش کرتے ہین ۔)

بدخواہ خلائق ۔ قادیانی اخبار بدر میں مولوی عبد المجید دہلوی مرحوم کی موت

نوٹس

۱۴ ہے

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دوکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لیے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا بساطی مال جیسے ہر قسم کی سیاہی چاقو۔ قلم قینچیاں پنسلیں۔ چھتریاں۔ اپچ ہوم بٹیاں سوئی دھاگہ۔ ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ ڈبیہ ہر قسم تولیے بٹن و بیپ ہر قسم کی چھتریاں عطریات۔ فیتے۔ ریلیں۔ شیشے۔ ولائتی کنگھیاں۔ ٹرنک گرم و سرد۔ ڈوری۔ صابون۔ پوڈر۔ لینڈر وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دوکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں سارے لاہور میں یہ پہلی دوکان ہے جو راستبازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لاتے ہیں وہ بچشم خود ہماری تصدیق کر سکتے ہیں۔ وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائیداری میں ولائتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب ۶ سے ۸ تک۔ ہر قسم کی اون و ریشمی صرف ۸ فی درجن مانڈی بینڈ لکھ قیمت ۱۲ ا ۱۳ ا ۱۴ ار ۸ ار عہ تک مل سکتی ہے۔

المشتہر

شیخ ظہیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

ہر اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتے ہیں فوراً درخواستیں آنی چاہئیں

مشتہر

[illegible] ہسپتال منڈی لاہور

تیر بہدف دوائیں

برقی ست اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن طلاکی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور عضو کا ٹیڑھا ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول ڈاک ...

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مسہل ہیں جو فولاد۔ چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی دماغ اور اعلیٰ اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت عہ

سومیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان وغیرہ دفعہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتا رہے ہوں انکے لیے نظیر دوائی ہے جو صرف گنتی کی چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور شش کے بعد تقریباً ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مواد خون ہے بوڑھوں کیلئے عصا ہے پیری نوجوانوں کی سچی ہمدم ان کی محافظ و رفیق ہے قیمت فی چھٹانک عہ معہ محصول ڈاک بغربا ...

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ نزلہ زکام وغیرہ کو دور کرتی ہیں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ بصارت ہے قیمت عہ

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے خون کا گندہ ہونا ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے آتشک۔ گنٹھیا پھنسی پھوڑے۔ بھگندر۔ بھیرائیں۔ وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس ہلاکت خیز بیماری کو دور کرنے کیلئے جوہر عشبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں قیمت عہ معہ محصول

المشتہر **پروپرائٹر وی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر**

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. 458

اہلحدیث

جلد ۴ نمبر ۱۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ

والیان ریاست سے

رؤسا و جاگیرداروں سے

عام خریداروں سے

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

ششماہی

انڈیا والوں سے

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر

امرتسر یوم جمعہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء

امرتسر میں صفائی کی ضرورت

قابل توجہ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی امرتسر

امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی آمدنی اور شہر کی عظمت کو مد نظر رکھ کر بارہا لکھا ہے اور ذمہ وار حکام کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ شہر کی صفائی امرتسر کی عظمت اور شہر کے مقابلہ میں بالکل ہیچ بلکہ سخت کلنک کا ٹیکہ ہے۔ شک ہے کہ سڑکوں کی مرمت کیلئے تو کمیٹی نے توجہ کی ہے مگر صفائی کے لئے کوئی مستقل انتظام ہنوز نہیں ہوا ہم ایک تجویز مدت سے لکھ رہے ہیں تعجب ہے کہ کیوں اوس پر غور نہیں کیا جاتا۔ ہم نے کئی ایک دفعہ لکھا ہے کہ ایک داروغہ خاص اسی کام کے لئے رکھا جائے کہ اہالی شہر اس کے پاس اپنے اپنے محلہ کی صفائی کی نسبت شکایت کریں خواہ زبانی خواہ بذریعہ تحریر دستی یا بذریعہ ڈاک چند مہتر اور بہشتی اوس کے دفتر میں حاضر رہیں وہ شکایت سنتے ہی شکایت کے موقع پر مہتر بھیج کر صفائی کرائے اور اوس موقع کے معینہ افسر کی رپورٹ اعلیٰ افسر کے پاس کرے۔ پھر اس رپورٹ پر کافی توجہ ہو تو دیکھئے کہ صفائی کے متعلق کبھی شکایت پیدا ہی نہ ہو۔ صورت موجودہ میں بڑی تکلیف یہ ہوتی ہے کہ بعض دفعہ محلوں میں غلاظت کئی کئی دن پڑی رہتی ہے۔ بھنگی نظر آتا ہو۔ اگر کہیں ہوا تو وہ عذر کر دیتا ہے کہ گدھوں والا آئیگا تو اٹھا لیگا۔ گدھے والے تو گدھے کے سینگ کیطرح گم رہتے ہیں نہ کوئی اعلیٰ افسر محلہ والوں کو ملتا ہے کہ اس کے پاس شکایت کریں۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ بھنگی عین بازار میں میلے کی گاڑی چھوڑ گئے ہیں۔ اہل محلہ مصیبت میں ہیں کہ کس سے کہیں کس سے اٹھوائیں فرداً فرداً آتے ہیں اور ناک منہ بند کر کے چلے جاتے ہیں اگر کوئی افسر کسی خاص مقام پر دفتر میں حاضر ہو اور اس کے ماتحت مدد بھی موجود ہو۔ تو ایسی شکایتوں کا فوراً تدارک ہو سکتا ہے۔ غرض میونسپل کمیٹی کو اگر شہر کی صفائی کا اچھا رکھنا منظور ہے۔ تو وہ اسی طرح شکایات سننے کیلئے چندوں تنے اور ایک ایسی افسر خاص شکایات سننے کے لئے بطریق مرقومہ مقرر کرے۔ اور شہر والوں کو بذریعہ اشتہار مطلع کر دے کہ وہ ہر ایک شکایت واجبی افسر کو پہنچا دیں اوس کا تدارک کیا جاویگا۔ اہلحدیث تمام ممبروں سے عموماً اور اپنے قومی ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب سے خصوصاً توقع رکھتا

رکھتا ہے کہ وہ اس تجویز کو پاس کرانے میں خوب سعی کریں گے +

اصلاح نہیں قابل اصلاح ہے

رسالہ اصلاح شیعہ میں ایک مسئلہ

رسالہ ہے۔ جو ماہواری سے اب پندرہ روزہ ہوا ہے۔ گو ہم اللہ جو بعد علیم اللہ اس کی سے اسکو کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ مگر جب ہم نے شیعوں کے متعلق سلسلہ مضمون "خلافت" لکھا تھا۔ اور اصلاح میں اس کے متعلق جواب نکلنا شروع ہوا تو کبھی کبھی دیکھ لیا کرتے زیادہ تر ہمیں اس حدیث کے جواب کا انتظار تھا۔ جو ہم نے دربارہ وراثت انبیاء کے لکھی تھی اور کلینی سے ثبوت دیا تھا۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے ورثہ میں مال و دولت نہیں چھوڑا کرتے۔ مگر جب اسکا جواب ہماری نظر سے نہ گذرا۔ تو ہم مایوس ہو کر بیٹھ گئے اس کے بعد آپکی سرمایۂ ناز کتاب تنقید البخاری جلد اول ہم نے منگائی۔ اس کے دیکھنے سے تو بالکل عربی کا مقولہ

استمع بالمعیدی خیر من ان تراہ

کی تصدیق پائی +

خیر اس رونے کی جگہ تو اور ہے۔ سر دست ہم اصلاح کے ایک فساد کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اس نے محرم کے پہلے پرچہ نمبر ا جلد ۱ میں شائع کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔ کہ

یزید بن معاویہ سا اختلاف کا تعلق ہمیشہ کسی ایسے شخص سے ہوتا ہے۔ جسکی دو جہتیں ہوں۔ ایک پہلو سے وہ قابل محبت ہوتا ہو۔ او قابل التعظیم دوسرا پہلو وہ ہوتا ہے جس سے کوئی شے قابل نفرت ہوتی ہے اور قابل ترک اسی اصول پر تمامی اختلافات کی بنیاد ہے خواہ وہ ملکی ہو یا اخلاقی۔ مذہبی ہو یا تمدنی شخصی ہو یا جمہوری۔ پھر یزید کیونکر اس سے مستثنےٰ ہو سکتا ہے +

عقلی فیصلہ کی ضرورت ایسے ہی موقع پر ہوتی ہے کہ وہ کس پہلو کو قابل ترجیح سمجھتی ہے اور کس پہلو کو مرجوح جس کے بعد وہ ایک پہلو کو اختیار کر لیتی ہے۔ اور اسی پر وہ استحکام سے قائم رہتی ہے مثال کے طور پر شراب کو لو جسکے دو پہلو ہیں ایک نافع کیونکہ وہ مفرح ہے اور مقوی۔ دوسرا پہلو اس کے مضر کا زوال عقل ایسا پہلو ہے کہ سب پر غالب ہے۔ لہذا صاحب عقل اس سے متنفر ہوگا اور کنارہ

تمہید کو طول ہوتا ہے۔ لہذا اختصار مناسب ہے۔ یزید بھی انہیں اشخاص سے ہے۔ جسکی نسبت اختلاف کیا گیا ہے۔ مگر ہمکو اس اختلاف سے بحث نہیں۔ جو دو فریق شیعہ و سنی کا اختلاف کہلاتا ہے کیونکہ سنی یزید کو اتنا نا اسکو دیا ہی سمجھتے ہیں جیسا وہ تھا اور اپنی نسل سے تو۔ دوسری حیثیت سے تھا۔ کیونکہ یہاں نہ افراط ہے نہ تفریط ایک صراط مستقیم ہے جس پر سب چلے جاتے ہیں بلکہ ہمارا مقصد اس اختلاف کو بتانا ہے جو اہل سنت نے اس کے بارے میں کہا ہے اور جس پر وہ ایک گمنام اشخاص نے اس قدر زور دیا ہے۔ کہ اس کو صاحبزادہ بلکہ شاہزادہ بنا چھوڑا ہو اور اس پر تمام عالم کو حیرت ہو رہی ہے۔ کہ یزید اور اسکو کوئی مسلمان صاحبزادہ کہے یا شاہزادہ مگر درحقیقت یہ ان کی ناواقفی ہے جس سے انکو صرف اسی قدر معلوم ہے کہ آیا وہ قابل لعنت ہو یا نہیں جس کی یہی وجہ ہے کہ وہ برا تھا مگر نہ اس قابل کہ لعنت کی جائے یا کیا ضرور ہو کہ ہم ہر برے شخص پر لعنت کریں جس پر صرف زبانی یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ شیطان سے بدتر کون ہوگا۔ اس پر بھی لعنت ضروری نہیں فرعون سے بدتر کون ہوگا۔ اس پر بھی لعنت کرنا کسی نے واجب نہیں کیا پھر یزید پر لعنت کی کیا ضرورت ہے +

گو یہ سب صرف باتیں ہیں جو کہی جاتی ہیں اور جاہل نادان پر اثر کر جاتی ہیں۔ اب میں اصلی راز اس کا بتاتا ہوں کہ یزید کی عزت افزائی اسی قدر نہیں کی گئی ہے بلکہ بہت سے پیشوایان اہل سنت نے اسکو نبی مانا ہے۔ اور اسکی نبوت پر ایمان لائے ہیں۔ مگر ہر سال کے اقامہ عاشورا نے اس کی نبوت کو دبا دیا اور ابھرنے نہ دیا۔ لہذا اسی قدر طرفداری پر قناعت کی جاتی ہے کہ کوئی لعنت نہ کہے اور اسی وجہ سے عاشورا کے برہمی کی بھی ہر سال فکر ہوتی ہے مگر جسکو خدا نہ مٹائے وہ کیونکر مٹ سکتا ہے +

ناظرین کو میں زیادہ منتظر رکھنا نہیں چاہتا اہل سنت کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی وصیت کبریٰ مطبوعہ مصر کی یہ عبارت ملاحظہ ہو جس سے سب عقدہ کھل جائے +

فالرافضة لما كانت تسب الصحابة صار العلماء يامرون بعقوبة من سب الصحابة ثم كفرت الصحابة وقالت عليهم اشياء وقد ذكرنا حكمهم في غير هذا الموضع ولم يكن احد اذ ذاك يتكلم في يزيد بن معاوية ولا

كان الكلام فيه من الدين ثم حدثت بعد ذلك اشياء فصار قوم يظهرون
لعنة يزيد بن معاوية وربما كان غرضهم بذلك التطرق الى لعنة غيره
فكره اهل السنة لعنة احد بعينه فسمع بذلك قوم ممن كان يتسنن فاعتقد
ان يزيد كان من كبار الصالحين وائمة الهدى وصار الغلاة فيه على
طرفي نقيض هؤلاء يقولون انه كافر زنديق وانه قتل ابن بنت رسول
الله وقتل الانصار وابناءهم بالمدينة ليأخذ ثار اهل بيته الذين
قتلوا كفارا مثل جده لامه عتبة بن ربيعة وخاله الوليد وغيرهما ويذكرون
عنه من الاشتهار بشرب الخمر واظهار الفواحش واشياء - واقوام
يعتقدون انه كان اماما عادلا هاديا مهديا وانه كان من الصحابة
او اكابر الصحابة وانه كان من اولياء الله تعالى وربما اعتقد بعضهم انه
كان من الانبياء وانه كان من اولياء الله ويقولون من وقف في يزيد
وقفه الله على نار جهنم ويروون عن الشيخ حسن بن عدي انه كان كذا
وكذا وليا وقفوا على النار لقولهم في يزيد وفي زمن الشيخ حسن زادوا
اشياء باطلة نظما ونثرا وغلوا في الشيخ عدي وفي يزيد باشياء تخالف
لما كان عليه الشيخ عدي الكبير قدس الله روحه فان طريقته كانت
سليمة لم يكن فيها هذه البدع وابتلوا بروافض عادوهم وقتلوا الشيخ حسنا
وجرت فيها فتن لا يحبها الله ولا رسوله (صفحہ ۳۰)

خلاصہ یہ کہ پہلے زمانہ میں جو سب صحابہ کرتے تھے۔ تو علماء نے اس کا حکم بیان کیا کہ جو سب صحابہ کرے۔ اس پر عقوبت کی جائے جب روافض نے کفر صحابہ کا اعلان دیا۔ تو اس کے احکام ہم نے علیحدہ بیان کئے ہیں + اس وقت میں کوئی نہ کلام کرتا۔ یزید بن معاویہ کے بارے میں۔ نہ اس پر کلام کرتا۔ دین میں داخل تھا۔ اس کے بعد ایسی باتیں ہوئیں کہ قوم نے لعنت یزید کا اظہار کیا جن کی غرض ایک یہ بھی تھی۔ کہ اس ذریعہ سے دوسروں کی لعنت کی راہ نکالیں۔ پس کراہت کی اہل سنت نے لعنت سے کسی شخص کی بالتخصیص والتعین۔ اس کو جب عام طور سے اہل سنت نے سنا تو انہوں نے یہ اعتقاد کیا کہ یزید کبار صالحین تھا اور امام ہادی۔ اب ان میں دو طرح کا غلو تھا۔ ایک فریق تو کہتا تھا۔ کہ وہ کافر تھا اور زندیق جس نے فرزند رسول کو قتل کیا اور انصار مدینہ کی اولاد کو بدلہ لینے کی غرض سے قتل کیا کہ انہوں نے جنگ بدر میں یزید کے بزرگ کو قتل کیا تھا۔ (جنگ بدر میں) یہی فریق اس کی شراب خواری اور اظہار فواحش کھلا کرتے تھے۔ دوسرا فریق یہ گمان کرتا تھا۔ کہ وہ امام عادل تھا اور ہادی و مہدی اور وہ صحابی تھا یا اکابر صحابہ سے اور وہ اولیاء اللہ سے تھا بلکہ بعض نے تو یہ اعتقاد کیا کہ وہ بھی ایک پیغمبر تھا منجملہ پیغمبروں کے اور وہ اولیاء اللہ سے تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جو شخص توقف کرے یزید کے بارہ میں اس کو خدا جہنم پر کھڑا کریگا۔ شیخ حسن بن عدی سے روایت کرتے ہیں کہ اتنے اولیاء اللہ اسی وجہ سے جہنم پر روکے گئے کہ ان لوگوں نے توقف کیا تھا۔ یزید کے بارہ میں۔ شیخ حسن کے زمانہ میں ان کا غلو اور بھی بڑھ گیا۔ شیخ عدی اور یزید کے بارہ میں اپنے غلو کو بذریعہ نظم و نثر اس قدر زیادہ کیا جس کی حد نہیں حالانکہ شیخ عدی ان باتوں سے بری تھے جس میں یہ سب بدعتیں نہ تھیں یہ لوگ مبتلا ہو گئے تھے روافض میں جنہوں نے ان سے عداوت کی اور شیخ حسن کو قتل کیا اور ایسے فتنے جاری ہوئے کہ خدا و رسول اس کو نہیں دوست رکھتے +

آپ کو معلوم ہو گیا کہ قدیم زمانہ میں اہل سنت کا یہ عقیدہ تھا کہ یزید اُنکا نبی (پیغمبر) تھا۔ مثل دیگر پیغمبروں کے تو ہم کیونکر نہ اس کی حمایت کریں اور اس کی طرفداری میں جان لڑائیں کہ آخر ان کا نبی تھا اور اس پر ایک وقت ایمان لائے تھے گو اب اس عقیدہ پر نہ ہوں"۔ (اصلاح)

جواب :۔ اس طول طویل کلام میں راقم مضمون نے پوری دجل سے کام لیا ہے ہمیں حیرانی ہوتی ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی میدان مناظرہ میں آتے ہیں۔ جنکو ایمان اور انصاف سے بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ سچ پوچھو تو ایسے بد انصاف نہ ہوتے تو حقیقی خادمان اسلام کو (جن کی محنتوں کے صدقہ سو آج تمام رونق اسلام ہے) کیوں بُرا کہتے ؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی عبارت جو راقم مضمون نے نقل کی ہے افسوس ہے اُس سے آگے کی عبارت کو شیر مادر کی طرح بے ڈکار لئے ہی ہضم کر گئے جو ہم بتلا دیں گے اُسی عبارت سے ملا دو پیازہ کی حکایت کی تصدیق ہو جائیگی۔ ملا مذکور کی بابت مشہور ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ نے مناظرہ شیعہ کیلئے اُن کو طلب کیا۔ ملا موصوف اپنی معمولی عادت سے پرانی جوتیوں کا جوڑہ پہنکر مجلس میں گئے۔ اُنہی جوتیوں کو جھاڑ صفا کر کے بغل میں دبا اپنے سامنے رکھ لیا۔ حاضرین کو یہ حرکت ملا جی کی سخت ناگوار معلوم ہوئی۔ بادشاہ کو اس بیہودہ حرکت پر توجہ دلائی تو ملا جی نے عذر کیا کہ حضور ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ رافضیوں سے مباحثہ ہوا تھا تو رافضیوں

× سبّ کے معنی گالی دینا (ایڈیٹر)

نے جوتا چرا لیا تھا۔ حاضرین نے ملاجی پر زبالُشنی تمسخر لگایا کہ اودن دونوں رافضی کہاں تھے؟ ملاجی نے کہا کہ نہیں یہ کبھی واقعہ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں ہوا تھا۔ پھر جواب ملا۔ اُن دنوں بھی کہاں تھے؟ ملاجی نے چپکے سے کہا۔ نہیں حضرت عمر کے وقت کا ذکر ہے۔ شیعوں نے کہا تب بھی نہیں تھے۔ کہا نہیں حضرت عثمان کے زمانہ میں ہوا تھا۔ اونہوں نے کہا تب بھی نہیں تھے۔ ملاجی نے اپنی غلطی کا اقرار کر کے کہا نہیں نہیں حضرت علی کے وقت کا ہوا تھا۔ جواب ملا۔ جب بھی نہیں تھے۔ اب تو ملاجی نے سر اٹھایا۔ کہ بس میں جیت گیا میری ڈگری ہوئی جب ان پاکیزہ زمانوں میں نہ تھے تو اب کہاں سے پیدا ہو گئے۔ یہی ان کے کذب کا کافی ثبوت ہے۔

یہ حکایت صحیح ہو یا غلط۔ شیعوں کو جوتا چرا لینے کی عادت ہو یا نہ ہو۔ ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ شیعوں کو عبارت چرا لینے کی قدیمی عادت ہے۔ آج تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حدیث لا نورث انبیاء کو جھٹلا کر دیا تے ہیں چنانچہ اصلاح بابت ذی الحجہ نمبر ۱۲ جلد ۹ کے صفحہ ۱۲ کی آخری سطر کی بھی حدیث مذکور کا مذہب ہی تو ثابت ہے حالانکہ خود ان کی معتبر کتاب اصول کافی میں وہی حدیث موجود ہے۔ چنانچہ اہل حدیث یکم مارچ میں وہ حدیث پوری دکھائی گئی ہے۔ اب ہم دکھاتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ خدا اور رسول کے کلاموں کو چھپانے کے عادی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی عبارت سے برتاؤ کیا ہے۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ نے بعد اس تقریر کے جو رافضی مذکور نے نقل کی ہے۔ اور جس میں عبارت مذکور کے ساتھ ہو لکھتے ہیں کہ

وهذا النقل فيه من الطرفين خلاف ما أجمع عليه أهل العلم بالإيمان. فإن يزيد بن معاوية ولد في خلافة عثمان بن عفان رضي الله عنه ولم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم ولا كان من الصحابة باتفاق العلماء ولا كان من المشهورين بالدين والصلاح وكان من شبان المسلمين ولا كان كافرا ولا زنديقا وتولى بعد أبيه على كراهة من بعض المسلمين ورضا من بعضهم وكان فيه شجاعة وكرم ولم يكن

طرفین کا یہ نقل اس کے خلاف ہے جس پر تمام اہل علم اور اہل ایمان کا ایمان ہے۔ کیونکہ یزید بن معاویہ حضرت عثمان کی خلافت میں پیدا ہوا۔ اس نے آنحضرت کا زمانہ نہ پایا اور تمام علماء کے اتفاق سے وہ صحابی نہ تھا اور وہ بڑی شہور دینداری اور نیکوکاروں سے تھا۔ وہ جوان مسلمانوں سے تھا نہ وہ کافر تھا نہ زندیق۔ اپنے باپ کے بعد بعض مسلمانوں کی ناراضگی اور بعض کی رضا پر وہ بادشاہ ہوا تھا۔ اس میں بہادری اور سخاوت

مظهراً للفواحش كما يحكي عنه خصومه وجرت في إمارته أمور عظيمة أحدها مقتل الحسين رضي الله عنه وهو لم يأمر بقتل الحسين ولا أظهر الفرح بقتله ولا نكت بالقضيب على ثناياه رضي الله عنه ولا حمل رأس الحسين رضي الله عنه إلى الشام لكن أمر بمنع الحسين رضي الله عنه وبدفعه عن الأمر ولو كان بقتاله فزاد النواب على أمره وحض الشمر ذي الجوشن على قتله لعبيد الله ابن زياد فاعتدى عليه عبيد الله بن زياد فطلب منهم الحسين رضي الله عنه أن يجيء إلى يزيد أو يذهب إلى الثغر مرابطا أو يعود إلى مكة فمنعوه رضي الله عنه إلا أن يستأسر لهم وأمر عمر بن سعد بقتاله فقتلوه مظلوما وله ولطائفة من أهل بيته رضي الله عنهم

بھی تھی اور جیسا اسکو دشمن اسکو نسبت لگاتے ہیں علی الاعلان بُرے کام کرتا تھا۔ اسکی حکومت کے زمانہ میں کئی ایک بڑے سے بڑے امور ظہور پذیر ہوئے تھے ان میں سے ایک امام حسین کا قتل ہے مگر اس (یزید) نے امام کے قتل کرنے کا حکم نہ دیا۔ نہ اون کے قتل پر کسی طرح اظہار خوشی کیا۔ نہ اُن کے دانتوں کو چھڑی سے کھٹکوریا۔ نہ امام کا سر مبارک اُس کے پاس ملک شام میں پہنچایا گیا۔ لیکن امام حسین کو حکومت سے روکنے کے لئے یزید نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا تھا۔ اگرچہ لڑائی تک نوبت پہنچے۔ پس اس کے نائب نے اس کے حکم پر زیادتی کی اور شمر نے عبید اللہ ابن زیاد کو امام کے قتل کرنے کی ترغیب دی۔ پس ابن زیاد نے امام ممدوح پر زیادتی کی۔ امام حسین نے کہا کہ مجھے یزید کے پاس یا سرحد پر یا مکہ شریف کیطرف جانے دو۔ لیکن اونہوں نے ان میں سے کوئی صورت نہ مانی سوا اسکے کہ امام خود قیدی ہو کر ان کے قبضے میں آویں۔ ابن زیاد نے عمر بن سعد کو امام سے لڑنے کا حکم دیا۔ پس انہوں نے امام کو اور امام کے اہل بیت میں سے چند آدمیوں کو مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا۔ رضی اللہ عنہم

ناظرین! انصاف کریں کہ جس کلام کو رافضی راقم نے تمام اہل سنت کا مذہب بتایا اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کلام سے ثابت کیا ہے اسی کلام کا رد خود شیخ الاسلام کر رہے ہیں۔ پھر نہیں معلوم راقم مذکور نے کس دیانتداری اور ایمانداری سے اسی مردود کلام کو تمام اہل سنت کا مذہب قرار دیا ہے۔ افسوس مزید لطف یا ایمانداری یہ ہے کہ شیخ الاسلام کی عبارت کے ترجمہ میں تصرف بیجا کر کے احمقوں کی آنکھوں میں خوب مٹی ڈالی ہے۔ عربی عبارت یہ ہے:۔ فسمع بذلك قوم ممن كان يستن۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: کہ ایک ایسی قوم نے سنا جن کی پیروی کیجاتی تھی۔ مگر رافضی راقم نے اس کا ترجمہ یوں کیا کہ

"اسکو جب عام طور پر اہل سنت نے سُنا"۔ کیا خوب +

پس اصلاح لکھنے والے فاضل اڈیٹر جن کے نام کے ساتھ بہت سارے القاب لگائے جاتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے لحاظ سے انصاف کریں کہ جو کچھ انہوں نے اہل سنت کی نسبت شائع کیا ہے کہ اہل سنت یزید کو نیکبخت بلکہ نبی کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے؟ ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر (باقی دارد)

عیسائیوں سے مباحثہ

۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں اس بحث کو چھوڑا تھا۔ آج پھر ہمارے مکرم پادری جوالا سنگہ صاحب بریلوی کا مضمون آیا ہے۔ پرچہ مذکورہ میں بحث اس حد تک پہنچی تھی کہ پادری صاحب نے حضرت مسیح کی بابت یہ تسلیم کیا تھا۔ کہ وہ اپنی ذات میں ممکن ہے مگر واجب بالذات کا معلول اول ہے اس پر میں نے کئی ایک دفعہ پادری صاحب کی خدمت میں گذارش کیا تھا کہ مسیح جب اپنی ذات میں ممکن ہے گو وہ آپ کے نزدیک معلول اول ہے تاہم وہ فی حد ذاتہ واجب بالذات نہوا۔ اسپر وہ تین خداؤں کی کمیٹی میں کیونکر کرسی نشین ہوسکتا ہے۔ اس کے جواب میں پادری صاحب نے مجھ سے چند ایک سوال کئے تھے۔ جو ۱۲ دسمبر کے پرچہ ہی میں چھپے تھے جن کا جواب میں نے دانستہ نہیں دیا تھا کہ میرے خیال میں وہ سوال خارج از بحث تھے پادری صاحب صرف بہانہ تلاش کرتے تھے۔ بہرحال آج پادری صاحب کا جواب نئے سرے سے درج ہے جس میں پادری صاحب نے اس بحث کا خاتمہ کردیا ہے واقعی بات بھی یہ ہے کہ پادری صاحب کے جواب ہی سے مذہب عیسوی کا ابطال کافی ہوتا ہے۔ اس لئے اب آئندہ کو بحث کی حاجت نہیں۔ بہرحال پادری صاحب کا مضمون یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

واضح ہو کہ میں نے گذشتہ تحریر میں مولوی صاحب کو چیلنج دیا تھا۔ کہ آپ امور چیلنج کی تردید کریں ورنہ فیصلہ ہوگیا کہ دین محمدی بمقابلہ دین عیسوی کے باطل ہے۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ مولوی صاحب سے امور چیلنج کی تردید نہو سکی۔ مگر چند عذر آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ جو قابل التفات نہیں ہیں غور فرمائیے +

اولاً مولوی صاحب نے اپنی عادت کے مطابق اول اعتبارات پر لحاظ نہ کرکے جن پر مبحث موقوف تھا یہ تحریر کیا ہے قولہ "کہ ممکن خاص اور واجب بالذات دو مفہوم متضاد ہیں۔ اونکا اتحاد و صدق ایک ذات پر نہیں ہوسکتا" اقول اس کا مفصل جواب میری تحریر میں اپنے موقعہ پر مندرج ہے اُس کا لب لباب یہ ہے کہ باعتبار مسئلہ تثلیث کے واجب بالذات یعنی باپ علیحدہ اور اوس کی معلولین یعنی ابن اللہ و روح القدس جو واجب بالغیر ہیں اور ایک معنی سے ممکن خاص ذاتی ہیں تینوں کا واجب بالذات ہونا مراد نہیں اور نہ ایک ذات پر انکا اتحاد و صدق اس طور سے مراد ہے۔ کہ تینوں کا واجب بالذات ہونا لازم ہے۔ مگر تینوں میں فقط باپ کا واجب بالذات ہونا ضرور مراد ہے اور باعتبار اصول فلسفہ کہ واحد سے صادر نہیں ہوتا مگر واحد اور کہ تخلف المعلول علت تامہ سے ناجائز ہے۔ اور عدم معلول کو عدم علت لازم ہے اور کہ ربط حادث بالقدیم ضروری ہے۔ تینوں کا باوجود متغائر الوجود ہونے کے ضروری الوجود یعنی قدیم زمانی ہونا ثابت ہے۔ لہٰذا تینوں کی ذات پر عدم ممتنع ہے اور یہی تینوں باصل فلسفہ تقدم و تاخر بالعلیت کے خارج میں واجب الوجود ہیں اور اس لئے کہ واجب الوجود کے معنے وجوب وجود واحد میں مشترک ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ مولوی فاضل صاحب کا مقولہ مذکورہ مبحث کا مبطل نہیں بلکہ موافق ہے۔ تاوقتیکہ حسب رائے حکماء واجب باللہ اور اوسکی معلولین ممکن خاص ذاتی کا قدیم زمانی اور واجب الوجود ہونا ثابت ہے۔ اور اس واسطے کہ عبارت فلسفہ میں واجب الوجود سے مراد خدا ہے مسیحیوں کا تینوں کو خدا ماننا خلاف عقل و حکم نہیں ہے۔ لامشاحۃ فی الاصطلاح

ثانیاً مولوی صاحب فرماتے ہیں قولہ کہ منطق کا عام اصول ہے۔ الشیٔ مالم یجب لم یوجد یعنی جبتک کوئی چیز اپنی علت کے ذریعے واجب الوجود نہ ہولے موجود نہیں ہوسکتی۔ مسیح کی کیا خصوصیت ہے۔ میرا اور آپکا وجود بھی علت کے ہوتے ہوئے واجب الوجود ہے +

اقول:۔ یہ سخت افسوس کی بات ہے۔ کہ مولوی فاضل صاحب معلول اول واجب بالذات کی خصوصیت میں جس سے مراد مسیح ابن اللہ ہے اور جس کی وجود پر عدم ممتنع ہے۔ اور عام معلولات کی خصوصیت میں جو حادث زمانی ہیں اور جن کی ذات پر عدم ممتنع نہیں ہے۔ کچھ امتیاز نہیں کرتی بلکہ آپ معلول قدیم زمانی مجرد روحانی اور حادث زمانی مرکب جسمانی کے وجود کو مساوی یعنی دونوں کو واجب الوجود فرماتے ہیں اور منطقی اصول کو جہل پر مبنی بتلاتے

مناظرہ نگینہ :۔ اسلام کی نمایاں فتح دیکھنی ہے تو فوراً پڑھو۔ قیمت ۸ مینیجر اہل حدیث امرتسر

بتلاتی ہیں اس سے ظاہر ہو گیا کہ آپ منطقی فہم کو خوب کام میں لاتی ہیں اور فضیلت کی پگڑی کی حفاظت کرتے ہیں (خوب تہذیب ہے۔ ایڈیٹر)

ثانیاً آخر میں مولوی صاحب لکھتے ہیں قولہ میں آپ کے چیلنج کو خارج از بحث جان کر جواب دونگا۔ اقول۔ کیا خوب انشاء اللہ ناظرین اہل علم و عقل پر منکشف ہو جائیگا۔ کہ جب واحد بالذات واحد حقیقی سے مرتبہ واحد میں ایک ہی معلول صادر ہو سکتا ہو۔ اور علت و معلول کا متغائر الوجود ہونا ضروری ہے اور عدم تخلف معلول علت تامہ سے نا جائز ہے تو دونوں کا یعنی علت و معلول کا واجب الوجود ہونا امر حق ہے۔ اس سے صاف واضح ہے۔ کہ مسیح ابن اللہ و روح القدس جو واجب بالذات کے معلول ہیں باعتبار معلولیت کے ممکن خاص ذاتی اور باعتبار عدم علت و معلول کے ایسا واجب الوجود ہونا جنکی ذات پر عدم ممتنع ہے۔ ثابت ہے پس مسیح ابن اللہ کا مختلف اعتبارات پر ممکن الوجود اور واجب الوجود ہونا موقوف ہے۔ لہٰذا مقام تعجب ہے۔ کہ مولوی صاحب موقوف و موقوف علیہ کا امتیاز نہیں کرتے اور مبادی مبحث کو خارج از بحث جانتے ہیں غرضکہ دین عیسوی جو ماسوا واجب بالذات کے مسیح ابن اللہ کو واجب الوجود مانتا ہے بمقابلہ دین محمدی کے جو ماسوائے واجب بالذات کو حادث زمانی مانتا ہے حق ہے اور چونکہ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب نہ مسیح ابن اللہ کے وجود کو مثل وجود واجب بالذات کے واجب الوجود تسلیم کر کے خدا مانتے ہیں اور نہ اس چیلنج کے جن پر مسیح ابن اللہ کا واجب الوجود ہونا موقوف ہے توجہ فرماتے ہیں اور نہ کوئی معقول عذر جو قابل لحاظ ہو پیش کرتے ہیں لہٰذا ایسے اسکالر محض کو لا علاج سمجھکر مباحثہ کو ختم کرتا ہوں۔ دعا یہ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ میرا اور مولوی صاحب کا خاتمہ اپنے دین حق پر کرے۔ آمین۔ زیادہ سلام +

راقم خادم پادری جوالا سنگھ بریلوی

جواب: ۔ بغرض آسانی ناظرین کے میں نے فقروں پر نمبر لگا دئے ہیں اب میں بتلاتا ہوں کہ کس طرح پادری صاحب نے مذہب عیسوی کا ابطال کیا ہے۔ نمبر ۱ اور نمبر ۹ میں پادری صاحب کا صاف اقرار ہے کہ **واجب بالذات** صرف ایک ذات باری تعالیٰ شانہ ہے اور کوئی نہیں۔ پھر نمبر ۲ اور ۳ میں پادری صاحب نے کھلے لفظوں میں مسیح اور روح القدس سے وجوب ذاتی کی نفی زمانی ہے جس کا نتیجہ صاف یہ ہو کہ مسیح اور روح القدس چونکہ واجب بالذات نہیں۔ اس لئے وہ خدا بھی نہیں۔ چنانچہ قرآن شریف نے بھی یہی فرمایا ہے

مگر پادری صاحب باوجود تسلیم کرنے ان دو مقدمات جن کا صریح نتیجہ مسیح سے الوہیت کا سلب ہے۔ الٹے شیخ رائی کرتے ہوئے فقرہ نمبر ۵ میں نیا ہی راگ الاپتے ہیں (کہ تینوں کو خدا جاننا خلاف عقل و علم نہیں۔ چہ خوش ؎

من چہ میگویم و طنبورہ من چہ میسراید

آپ کے مقدمات کیا کہتے ہیں اور آپ کیا فرماتے ہیں۔ اب میں ناظرین کی مزید آسانی کے لئے پادری صاحب کے مسلمہ مقدمات یہاں لکھتا ہوں:-

(۱) *واجب بالذات صرف ایک ہے*

(۲) مسیح اور روح القدس واجب بالذات نہیں*

(نتیجہ) کیا ہوا! یہ کہ مسیح اور روح القدس خدا نہیں کیونکہ خدا ہوتے۔ تو واجب بالذات ہوتے جب وہ واجب بالذات نہیں تو خدا بھی نہیں۔ نہ معلوم پادری صاحب نے منطق الفاظ ہی پڑھے ہیں یا ان کے معانی اور مطالب بھی ان کو عرض ہے "اس برتے پتا پانی" آپ مجھے مخول کرتے ہیں کہ مولوی صاحب فضیلت کی پگڑی کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہاں جناب میں نے تو پگڑی کی حفاظت کر لی ہے۔ اب آپ سے گذارش ہو کہ میدان مناظرہ میں ذرا سنبھل کر آئیگا

قدم رکھنا سنبھل کر میکدہ میں پادری صاحب

یہاں پگڑی اوچھلتی ہے اسی میخانہ کہتے ہیں

پھر لطف یہ ہے کہ آپ یا تو خود مغالطہ کھاتی ہیں یا مغالطہ دیتی ہیں کہ علت اور معلول اول پر واجب الوجود کا لفظ بولتے جاتے ہیں مگر یہ تشریح نہیں کرتے کہ کس قسم کا وجوب ہے۔ مہربان ایک کا وجوب بالذات ہے۔ دوسرے کا وجوب بالغیر۔ پانچ آپ خود ہی فقرہ نمبر اول اور دوم میں اسبات کو تسلیم کرتے ہیں جب دونوں کا وجوب دو نوع سے ہے۔ تو پھر لفظ مشترک کا استعمال کرنا خود مغالطہ خوردن یا مغالطہ دہی نہیں تو کیا ہے +

رہا آپ کا بہت افسوس کرنا کہ میں نے معلول اول اور عام معلولات حادثات زمانیہ میں فرق نہیں کیا۔ یہ آپ کی مہربانی کا تقاضا ہے ورنہ آپ اگر میرے مدعا پر غور کرتے تو آپ یہ افسوس کبھی منہ پر نہ لاتے۔ جناب من میرا مدعا صرف یہ تھا کہ آپ کو منطقی قاعدہ سے سمجھا دوں کہ آپ جو معلول کو بار بار واجب۔ واجب بول رہی ہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے جب یہ عام اصول ہے الشئی مالم یجب لم یوجد یعنی کوئی شئی واجب بالغیر ہوئے بغیر وجود پذیر نہیں ہو سکتی۔ یہ تو حکم سب معلولات کا ہے اس میں کسی خاص معلول کی تمیز کیا ہے +

* پادری صاحب کے خط میں اسطرح ہے

بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میری تحریر اور تقریر سے ایک بڑا منطقی یا منطق کا مدعی ایسا حواس باختہ ہوا ہے کہ بجائے تائید کرنے کے اپنے مذہب کی صاف صاف لفظوں میں تردید کرتا ہے یا خدا اس سے کراتا ہے فللہ الحمد ؎

شکر للہ کہ میان من و تو صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغر شکرانہ زدند

پس میں آپکو اور ناظرین کو اس فیصلہ کی مبارکباد کہتا ہوں ؎

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

آپکا باوفا ابوالوفاء - امرتسر

کیا اڈیٹر اخبار اہل فقہ رافضی ہی؟

جب اڈیٹر اہل فقہ نے بخاری شریف کی تردید شروع کی تھی۔ تو ہمیں سخت تعجب گذرا تھا کہ یہ کیا سنی ہو۔ جو (بقول حسن میاں پھلواروی) تمام اہلسنت سلف و خلف کا مخالف ہے اس تعجب کر ساتھ ہی ساتھ ہمارا خیال اس پہلو پر گیا کہ یا تو اڈیٹر صاحب شیعہ ہیں اور یہ اخبار اہل فقہ تقیہ کا جال ہے۔ اور یا نیچری ہیں اور یا ایسی نیچریت کی چال ہے مگر نیچری ہونیکا خیال صرف ان کی روش سے پیدا ہوا۔ ورنہ اڈیٹر صاحب موصوف متقی (تقیہ باز) شیعی ہیں +

کیونکہ مولانا حسن خلف مولوی سلیمان صاحب حنفی پھلواروی صاف صاف تحریر فرماچکے کہ بخاری شریف کی عدم صحت کا قائل کوئی افراد اہل سنت میں نہیں ہے

اب ہم مولانا حسن صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اب آپ ایمان سے فرمائیں۔ کیا اڈیٹر اہل فقہ جو صحت بخاری کا قائل نہیں اہل سنت میں ہے یا نہیں ہے؟

اور یہ بھی تحریر فرمادیں کہ آپ کی وہ تحریر جو بعنوان اصح الکتب بعد کتاب الباری صحیح البخاری اخبار اہل حدیث میں شائع ہوئی تھی صحیح سمجھی جاوے یا غلط؟ اور یہ بھی ارشاد ہو کہ اڈیٹر اہل فقہ کی طرح میرزا حیرت صاحب دہلوی انکار شہادت امام حسین رضو کرتے ہوئے الطبری علی البخاری کا ہیڈنگ قائم کریں تو بجا ہوگا یا بیجا؟

ان تین سوالوں کا جواب میاں حسن صاحب پھلواروی کے ذمہ ہے ہم امید کرتے ہیں اور قوی امید ہے کہ مولانا حسن صاحب ان سوالوں سے اعراض و چشم پوشی نہ فرمائینگے بلکہ معقول جواب دینگے (خواہ بذریعہ اہلحدیث یا بذریعہ اہل فقہ)

اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں اور اپنے اس عنوان کا کہ کیا اڈیٹر اہل فقہ رافضی ہے"۔ اور مزید ثبوت دیتے ہیں:-

پیارے ناظرین! اخبار اہل فقہ سے علماء حنفیہ سخت متنفر ہیں اور معاملہ کو اہل عقل کے اذہان کے اور کسی ہند حنفی نے اسے پسند نہیں کیا بلکہ عام طور پر حنفی دنیا میں اس خیال کو ترقی اور شہرت ہوتی جاتی ہے۔ کہ اہل فقہ کا اڈیٹر شیعی ہے +

جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم لکھنؤ نے ذی الحجہ کے پرچہ میں انجمن الارشاد دیوبند مولوی امداد اللہ صاحب ہردوئی کی ایک تحریر درج کی ہے جس میں یہ چھپے ہوئے فقرے اڈیٹر اہل فقہ کی شیعی ہونیکے سرٹیفکیٹ ہیں +

"شرک و بدعت اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ اخبار اہل فقہ امرتسر جو بادی النظر میں حمایت فقہ و اہل رضا میں جاری ہوا تھا۔ شرک و بدعت کی اشاعت میں کوشاں اور تردید صحیح بخاری میں تنقید بخاری مندرجہ اصلاح کا ہمزبان ہے۔ النجم ذی الحجہ"

لیجئے صاحب انصاف فیصلہ ہوگیا کہ اصلاح جملہ رفضیوں کا ارگن ہے آپ اس کے ہمزبان ہمخیال ہم عقیدہ ہم مذہب۔ پھر سچ کہیئگا کہ آپ شیعہ ہوئے یا نہیں؟ علماے لکھنؤ و پھلواری و ہردوئی و دیوبند آپ کو کیا سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں۔ اور ہمارے عنوان "کہ اڈیٹر اہل فقہ رافضی ہے" کی کس حسن و خوبی سے تصدیق ہو رہی ہے۔ راقم محمد عباس ضلع فیض آباد +

کھلی چٹھی

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث دام اقبالکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ جناب کی خدمت میں پہلے عافی کی درخواست کیجاتی ہے بعد اناں یہ عرض ہے کہ جناب کا معزز اخبار اہلحدیث علاوہ برادران اہل حدیث کے زیادہ تر اعلی تعلیم یافتہ جماعت کی نظروں سے گذرتا ہے اور اس لحاظ سے کہ اس میں جھگڑا لو ہی قادیانی۔ آریہ اور گاہے گاہے شیعہ کا ردہوتا ہے اکثر ان برادران احناف کے نظر سے گذرتا ہے۔ جو بے تعصب اور سمجھدار ہیں جنہیں تہذیب عقل اور متانت کا مادہ اللہ تعالی نے دیا ہے ایسے لوگ آپکو اجتہاد و تقلید کی بحث سے محظوظ ہوتے ہیں۔ آپکی اس بحث میں کسیطرح کی ناگوار طبع بات نہیں ہوتی لہذا مؤدب گذارش ہے۔ کہ آنجناب اپنے قابل قدر قیمتی صفحوں کو ایسی تحریروں سے جنمیں کام کی بات نہیں ہوتی اور جنکا ماحصل کچھ تو ہے مگر کچھ نہیں۔ (جیسے میاں منصور کا تو ٹپہ بنیا ہے تو ٹپہ ہو وغیرہ) بہتر ہے ایسی تحریروں سے

معاف فرمادیں اور برادران احناف کے مقابلہ میں جو کچھ تحریر فرمادیں آپ اپنے قلم کو ہر بار سے ارقام فرمادیں۔ اور اخبار اہل فقہ کو ترکی بہ ترکی جواب کیطرف توجہ نہ فرمادیں۔ اخبار اہل فقہ کا مقصود نہ اظہار حق ہے نہ اسلامی دنیا کے سامنے کام کی بات پیش کرنا۔ بلکہ ولا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه لعلكم تغلبون ہے جب عمر کریم پلپنہ جیسے ذی علم لوگ "مینکو برح کے معنی تک کا پتہ نہیں" اسکو اعلیٰ نامہ نگار ہیں تو اخبار اہل فقہ کا بہلا پوچھنا۔ ہاں ان کے خدشات کے جواب سادہ اور پرمغز الفاظ میں دیکر واعرض عن الجاهلين پر عمل فرمادیں اور اپنے اوپر کے ذاتی حملوں کے جواب سے خاموشی اختیار فرماتے ہیں۔ جیسا کہ خاص جناب کی تحریر کی روش برابر چلی جارہی ہے۔ اور یہی مطابق سیرت رسول اللہ صلعم ہے وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه الا ان تنتهك حرمة الله فينتقم لله بها۔ بعض بعض نامہ نگار جنکی نگاہ ہر پہلو پر نہیں اخبار اہل فقہ دیکھکر بھڑک اٹھتے ہیں۔ ان کی تحریریں کی وجہ اخبار ہونے سے اخبار کی متانت واعزاز پر حرف آتا ہے۔ اور اہل اسلام خواہ برادران اہلحدیث ہوں یا احناف کسی کو اس سے نفع نہیں کیا آنجناب اخبار اہل فقہ کی روش پسند فرماتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پھر آپ کیوں اس کی جہالت کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ کیا یہ الفاظ جناب کیلئے وہ لکھینگے آپ ان الفاظ کو ان کے لئے ہی لکھیں گے ہرگز نہیں کیا گذشتہ ان سگ کا جواب گزیدن ہے نہیں بلکہ سگ بلقمہ دوختہ ہے اہل فقہ اخبار کے ترکی بہ ترکی جواب کے لئے جناب کو لکھنؤ کی سرائے آرائیں میں رہ کر اس گروہ سے تعلیم حاصل کرنا پڑیگا۔ جو دنیا میں ضرب المثل ہے آخر شیعی پرچہ اسی وجہ سے بے وقعت اور بدنام ہیں یا دوسری وجہ سوزی الحجہ کے پرچہ اصلاح شیعی نے اخبار اہل فقہ کی مدحت سرائی کی ہے اور ریویو لکھتے ہوئے بہت کچھ توصیف کی ہے اسی سے یہ ادریگ شقالی کا ثبوت ہوتا ہے۔

الراقم عبد السلام مبارکپوری عبد الہادی بلہوی

ایڈیٹر:- میں آپکے مشورہ پر عمل کرونگا۔ مگر آپ نے خود بھی تو کوسنے میں کمی نہیں کی

ندوۃ العلماء کا جلسہ

ندوہ کے طلباء کی دستار بندی کا جلسہ یکم۔ دوم مارچ کو تھا۔ یکم کو جب میں پھلواری دانا پور کے جلسہ پر جارہا تھا۔ تو لکھنؤ کے اسٹیشن پر ندوہ کی والنٹیروں نے مجھے مجبور کیا۔ کہ آج ندوہ کے جلسہ میں شریک ہو جئے۔ میں نے یہ سوچکر کہ جمعہ کی نماز بھی ملجائیگی۔ اتر پڑا۔ یکم کو ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک جلسہ تھا۔ جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری صدر جلسہ بنائے گئے تقریر ایک میری اور ایک جناب مولوی شبلی صاحب کی ہوئی۔ نواب صاحب بہاولپور کے انتقال پر افسوس ظاہر کرکے ان کے لئے دعاء مغفرت کی گئی۔ میری تقریر کا خلاصہ یہ تہا۔ کہ اسلام میں علماء کا وجود ایسا ہی ضروری ہے جیسا سلطنت کے لئے فوج کا۔ مولوی شبلی صاحب کی تقریر دار العلوم ندوہ کی ضرورت پر تھی دوسرے روز چونکہ میں شریک نہ تہا۔ اس لئے معلوم نہیں کیا ہوا۔

خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ ندوہ میں جس بات کی کمی ابتدا سے محسوس ہوئی تھی۔ نہایت افسوس سے دیکھا گیا کہ بدستور اب تک بھی وہی کمی ہے یعنی انتظامی روح ندوہ میں نہیں۔ دار العلوم کی زمین بیشک بہت بڑی وسیع ہے۔ مگر اس کی کثر بہت ایسی غیرموزوں کی گئی ہے۔ کہ نہ تو تعلیمی قواعد کا لحاظ ہے نہ حفظان صحت کا۔ درسگاہوں میں قریب قریب ہی مدرس تعلیم دیتے ہیں۔ جن کی آوازیں آپس میں خوب ٹکراکر دماغوں میں پریشانی کا سبب ہوتی ہونگی۔ حالانکہ جگہ کافی سے زیادہ ہو۔ شمال غرب کیطرف ایک دالان اگر بنا لیا جاتا تو یہ تکلیف بالکل رفع ہوجاتی۔ بورڈنگ ہاؤس میں اسکا نام کانجی ہاؤس رکھنا بہت ہی موزوں ہوگا۔ دو دو تین تین طلباء ایک ایک حجرہ (کمرہ) میں رہتی ہیں مگر ان کی بناوٹ ایسی ہو کہ صرف سامنے سے ایک دروازہ ہو اور بس اگر وہ دروازہ بند کیا جائے تو نہ کہیں سے روشنی آسکتی ہو نہ ہوا۔ کیا بقاعدہ تعلیم اور کیا بقاعدہ حفظان صحت ہوا کا درآمد برآمد ہونا جیسا ضروری ہے کسی سے مخفی نہیں میں نے دریافت کیا کہ یہ عمارت جدید ہے یا قدیم تو جواب ملا کہ ندوہ کی بنوائی ہے۔ پھر دریافت کیا کہ ان حجروں کے پس پشت کس کے مکان ہیں جواب ملا کہ زراعت ہو تو یہ دونوں جواب سنکر مجھکو سخت رنج ہوا کہ الٰہی ہماری علماء کی جماعت سے یہ بدانتظامی اور ناتجربہ کاری کا سیاہ ٹیکہ کب دور ہوگا۔

ایک ادنیٰ عقل کا آدمی بھی ان حجرات (بورڈنگ ہاؤس) کو دیکھکر کہیگا کہ واقعی جس صاحب نے اس عمارت کا نقشہ بنایا ہے۔ وہ اصول انجنیری میں اول نمبر پاس ہوا ہوگا۔ حالانکہ معمولی بات تھی کہ دروازہ کے دائیں بائیں دو کھڑکیاں لگائی جاتیں ان دونوں کھڑکیوں کے سامنے کی دیواروں میں بھی جسکو پیچھے محض زراعت ہی چھوٹی چھوٹی دو کھڑکیاں ہوتی۔ جنمیں جنگلے یا لوہے کا پنجرہ لگا دیا جاتا جس سے ہوا کی درآمد برآمد بھی رہتی اور روشنی بھی۔ گرمیوں میں طلباء دروازہ بند کرکے لیٹ رہتے تو نہ کسی چیز کے کھوئے جانے کا خطرہ رہتا نہ ہوا کی تنگی سے دم حبس

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۴: ایک عورت خواندہ اہلحدیث ہے اپنے شوہر سے بوجہ کم منظری وجہالت پنے دنیوی سے ہمیشہ بیزار رہا کرتی ہے اور خلع چاہتی ہے لیکن شوہر کسی طرح طلاق دینے پر نہیں راضی ہوتا ہے۔ اب عورت مذکورہ کے بارہ میں شرع شریف کیا حکم دیتی ہے بادلیل جواب ارشاد ہو۔ (عدہ)

ج نمبر ۱۴۴: حدیث شریف میں ایسا ہی ایک قصہ آیا ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے ناپسندیگی ظاہر کی تو حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا خلع کرایا گیا۔ لیس خاوند مذکور کو چاہئے کہ اس بیکس پر رحم کر کے خلع منظور کرلے جبتک خاوند منظور نہ کرے۔ میرے ناقص علم میں کوئی صورت نہیں +

س نمبر ۱۴۵: ایک شخص کاشتکار کے پاس دس مزدور خاص ہیں یعنی پیشگی روپیہ لئے ہوئے ہے۔ اور مزدوران بوجہ تکالیف خرچ بوتا کے وابستگاں اپنے آقا سے قرض روپیہ خواہ غلہ طلب کرتا ہے۔ اور شخص مذکور کو اس قدر بضاعت نہیں کہ اپنے پاس سے قرض دیوے۔ اب شخص مذکور کو دوسرے شخص قوم ہنود وغیرہ سے قرض سودی اپنے مزدوراں کو دلوا دینا جائز ہے یا نہیں اور سوائے قرض سودی کے دوسرا کوئی سبیل مد نظر نہیں۔ امید کہ مدلل جواب قرآن وحدیث سے مرحمت ہو+ (خاکسار شیخ عبد الصمد خریدار عدہ)

ج نمبر ۱۴۵: سود کا لینا اور دینا کسی طرح جائز نہیں +

س نمبر ۱۴۶: کتب اللہ میں جو اب چار مصلے قائم ہیں یہ کب سے جاری ہوئے

س نمبر ۱۴۷: سینہ پر ہاتھ باندھنا اور زیر ناف ہاتھ باندھنا کس حدیث سے ثابت ہے

س نمبر ۱۴۸: بم پولیس کا ٹھیکہ لینا کیسا ہے جائز یا ناجائز؟

س نمبر ۱۴۹: مٹی کا برتن یا چینی کا برتن اُس میں ہر ایک قوم کھاتا ہو اُس برتن کو دہو کر مسلمان اُس میں کھا سکتا ہو یا نہیں +

س نمبر ۱۵۰: اگر کسی بکری یا مرغی کا سر وقت ذبح کے بسبب کارد تیزی کے جدا ہو جاوے تو اب اوسکا کھانا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۵۱: اور خرگوش کا کھانا حلال ہے یا حرام یا مکروہ ؟

ج نمبر ۱۴۶: اُستاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم دہلوی نے لکھا ہے۔ کہ چوتھی صدی میں مذاہب کی پابندی ہوئی تھی لپس جب ہی سے چار مصلے بنے ہیں + کوئی شرعی امر نہیں

ج نمبر ۱۴۷: سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث صحیح ابن خزیمہ میں ہے اور زیر ناف باندھنے والی حدیث صحیح نہیں (دیکھو زیلعی)

ج نمبر ۱۴۸: بم پولیس کا ٹھیکہ اگر اجرت کا ہے یعنی اس بات کا ہے کہ یہاں سے وہاں تک اٹھانے کی یہ اجرت ہوگی تو یہ جائز ہے اور اگر اُسکی فروخت کا ٹھیکہ ہے تو منع ہے۔ کیونکہ پاخانہ حرام ہے۔ اور حرام چیز کی فروخت منع ہے۔

ج نمبر ۱۴۹: ہر ایک قسم کا برتن دہو کر کھا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک ناپاک برتن دہونے سے پاک ہو جاتا ہے +

ج نمبر ۱۵۰: سر جدا ہو جانے سے جانور حرام نہیں ہوتا +

ج نمبر ۱۵۱: خرگوش حلال ہے حرام کہنے کی کوئی وجہ شرعی نہیں +

س نمبر ۱۵۲: ایک شخص کی تین بیبیاں ہیں سو مر گیا ایک بی بی کی ایک لڑکی ہے۔ اور ایک بی بی کے دو لڑکے۔ اور ایک بی بی کے تین لڑکی ہیں۔

ج نمبر ۱۵۲: ترکہ جبیق سب اس طرح تقسیم ہوگا۔ مثلاً حصہ ۱۹۲

۳ بیبیاں — ۴ لڑکیاں — ۲ لڑکے

۲۴ (۸-۸-۸) — ۸۴ (۲۱-۲۱-۲۱-۲۱) — ۸۴ (۴۲-۴۲)

یعنی ایکسو بانویں حصّوں میں سے ۲۴ حصے تینوں بیویوں کی یعنی آٹھ آٹھ ہر بیوی کا اور اکیس اکیس لڑکیوں کے اور بیالیس بیالیس لڑکوں کو +

س نمبر ۱۵۳: تیمم کی کیا نیت ہے ؟

س نمبر ۱۵۴: بیماری میں ۳-۴ وقتوں کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا درست ہے۔ یا نہیں اور فوت شدہ نمازوں کو مع سنتوں وتروں کے پڑھے یا صرف فرض ہی پڑھ لے مثلاً ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فوت ہوگئی اور صبح کی نماز کے ہمراہ ان فوت شدہ نمازوں کو پڑھنا تو صرف فرض ہی پڑھے یا سنت وغیرہ بھی پڑھے۔

س نمبر ۱۵۵: تیمم کے واسطے مٹی پر ایک دفعہ ہاتھ مارنا چاہئے یا دو دفعہ یعنی ایک دفعہ ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں پر پہیرے یا علیحدہ علیحدہ ؟

س نمبر ۱۵۶: تیمم میں ہاتھ کا پہنچے تک مسح کرے یا کہنیوں تک اور ایک دفعہ یا تین دفعہ اسی طرح منہ کا ایک دفعہ یا تین دفعہ اسیطرح منہ کا ایک دفعہ یا تین دفعہ +

س نمبر ۱۵۷: جمعہ کو فرضوں سے پہلے کتنی سنتیں پڑھے اور دو

دو رکعت نماز پڑھے یا چار پڑھے اور ان کے فرضوں سے کتنی ؟

س نمبر ۱۵۸ :۔ جماعت کھڑی ہوگئی امام الحمد شریف پڑھ چکا اور قرات پڑھنے لگا۔ مقتدی قرات میں آکر جماعت کیساتھ شامل ہوا۔ تو اُس وقت اللہ اکبر کہکر صرف الحمد شریف پڑھے۔ یا دعا (اللہم باعد بینی الخ) (یا سبحانک الخ) بھی پڑھے

س نمبر ۱۵۹ :۔ امام رکوع میں چلا گیا۔ اسوقت کوئی شخص آکر جماعت میں شامل ہو۔ تو اسکو بھی رکوع میں شامل ہو جانا چاہئے یا نہیں۔ مگر رکوع میں تو سے الحمد شریف رہ جائیگی تو اُس کی یہ رکعت ہو جائیگی یا نہیں ؟

س نمبر ۱۶۰ :۔ دو رکعت یا چار رکعت سنت کی نیت باندہی اور نصف یا ایک یا دو رکعت پڑھ چکا اسا اثنا میں جماعت کھڑی ہوگئی۔ تو تین رکعتوں کو پورا کرے یا نیت توڑکر جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دو رکعت پڑھ چکا۔ اور اس درمیان میں جماعت کھڑی ہوئی تو سلام پھیردے۔ یا اور پڑھا ئے یعنی چار کرے۔ تو کچھ ہرج تو نہیں ؟

س نمبر ۱۶۱ :۔ عشاء کے وقت فرضوں سے پہلے سوائے دو رکعت تحیۃ الوضو کے اور سنت بھی ہیں اور کتنی ہیں ؟

ج نمبر ۱۵۳ :۔ تیمم کی نیت بس یہی کہ دل میں سمجھو کہ میں نماز یا قرآن وغیرہ کے لئے بحکم شرع شریف تیمم کرتا ہوں اور زبانی کسی لفظ کے کہنے کی حاجت نہیں۔

ج نمبر ۱۵۴ :۔ اگر وقت پر پڑھنے کی قوت نہیں رکھتا تو جمع کرکے پڑھ سکتا ہے۔ جمع میں صرف فرض کافی ہیں سنتیں پڑھے تو نفل کا ثواب ہے

ج نمبر ۱۵۵ :۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بموجب صحیح حدیث ایک دفعہ ہاتھ ملنا کافی ہے۔

ج نمبر ۱۵۶ :۔ اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ مگر صحیح حدیث کے مطابق پہنچوں تک کافی ہے۔ ایک ہی دفعہ +

ج نمبر ۱۵۷ :۔ جمعہ کے فرضوں سے پہلے سنتیں نہیں ہیں ہاں نوافل جو چاہے پڑھے۔

ج نمبر ۱۵۸ :۔ سورہ فاتحہ کا پڑھنا تو حدیثوں میں آیا ہے اس لئے وہی پڑھو۔ اور دعا کا اس موقعہ پر نہیں آیا +

ج نمبر ۱۵۹ :۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ امام جہاں ہو اُس کے ساتھ مل جاؤ۔ خواہ رکعت پوری ملے یا نہ ملے۔ اس لئے رکوع میں ہو یا سجدہ میں سب جگہ مل جاؤ۔ لیکن الحمد کے بغیر رکعت محسوب نہ کرو +

ج نمبر ۱۶۰ :۔ حدیث شریف میں آیا ہے جب فرضوں کی تکبیر ہوجاوے۔ تو کوئی نماز جائز نہیں ہوتی۔ لیکن یہ حکم اُس شخص کے حق میں ہے جس نے فرض پڑھنے ہوں۔ پس سنتیں نوافل خود ہی ٹوٹ جائینگے اس لئے جماعت میں شریک ہوجاوے۔ دو رکعت کی نیت کی ہو تو سلام پھیر کر از سر نو شروع کرو۔ اور اگر انہی پر اور دو کی بنا کرے تو بھی جائز ہے +

ج نمبر ۱۶۱ :۔ عشاء کی نماز میں فرضوں سے پہلے سنت موکدہ نہیں ہیں نوافل ہیں +

غریب فنڈ

میں میاں عنایت اللہ صاحب آہنگر از مقام جیور ضلع بلندشہر مبلغ ۲ مرحمت فرمائے ہیں +

سابقہ ۔ مر میزان کل ۸ر

درخواست

میاں عنایت اللہ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالرحیم ساکن جیور محلہ رنگریزاں ضلع بلندشہر غریب آدمی ہیں۔ اُن کے نام پر اخبار جاری کرایا جاوے۔ پس ناظرین توجہ فرماویں اگر کچھ مشکل نہیں

درخواست

میں ایک غریب طالب علم ہوں۔ اخبار اہلحدیث کا شائق ہوں۔ پس زیادہ کیا عرض کروں۔ عبدالقیوم از مراد آباد محلہ طویلہ مطب حکیم ہدایت علی صاحب +

درخواست

مجھے تفسیر ثنائی کا بہت شوق ہے۔ مگر غریب ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ توجہ فرماویں۔ عبداللہ امیر الدین از مقام عدالت گڈھ ضلع سیالکوٹ +

اظہار الشہادتین

مثل مشہور الضرورۃ ام الایجاد یعنی ضرورت ہی سے ایجادیں ہوتی ہیں۔ مرزا حیرت اڈیٹر کرزن گزٹ دہلی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے انکار کیا۔ تو درجنوں کتابیں ثبوت شہادت میں تصنیف ہوگئیں۔ اس کتاب میں بھی اس بحث کو بہت تفصیل سے مصنف نے لکھا ہے۔ حضرات حسنین کی مجمل سوانح عمری وغیرہ۔ غرض ہر پہلو پر لمبا بحث ہے۔ ایک فصل اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم دیا تھا۔ اور آپکے قتل سے خوش ہوا تھا۔ افسوس ہے کہ مصنف علام نے ایسے ضروری عنوان میں تحقیق اور تفصیل سے کام نہیں لیا

انتخاب الاخبار

جناب بیگم صاحبہ لوہارو افسوس بروز سہ شنبہ فوت ہوگئیں عمر صرف ۳۱ برس تھی۔

مدراس کی انجمن اسلامیہ کو ایک گمنام مددگار نے ۱ ہزار روپیہ کا پرامیسری نوٹ بطور امداد کے ارسال کیا۔

لاہور میں ایک واردات ستی کی وقوع میں آئی۔ کمہار گلی میں لالہ لوٹا رام کو طاعون ہوگیا جب وہ قریب المرگ ہوا تو اس کی نوجوان اہلیہ نے پوچھا کہ مجھ کو کس کے سپرد کرو گے۔ لالہ لوٹا رام نے جواب دیا کہ کس کے سپرد کروں۔ اگر خواہش ہے تو تم بھی میرے ساتھ چلو یہ جواب سنکر نوجوان عورت چپ چاپ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ بغیر کسی پر کچھ راز ظاہر کرنے کے وہ مکان کے اندر ایک کوٹھری میں گھس گئی۔ اور وہاں لٹک کر جان دیدیا معلوم ہونے پر دیکھا کہ وہ بھی مردہ ہے۔ دونوں کی ارتھی اکٹھے لے گئے اور مرگھٹ پر دونوں کو اکٹھے داہ دیا۔ لوگ حیران تھے کہ واقعی ستی کا حق ادا کیا۔

جالندھر اور ہوشیارپور کے درمیان پارسیوں کی ایک اولوالعزم کمپنی مسافروں کی آمد و رفت کے لئے موٹر گاڑی کا سلسلہ جاری کرنیوالی ہے۔

بیگم صاحبہ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور نے وکٹوریہ گرلز سکول کے قیام کے لئے ایک سو روپیہ چندہ عطا فرمایا۔

ضلع دربھنگہ میں (دستگیری) قحط زدگان پر ۱۱ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

کلکتہ میں دو گورے سپاہی آپس میں لڑ پڑے اور ایک مارا گیا۔ (صاحب گورے اور آپس میں لڑ پڑیں!)

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۶ء سے ۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء تک ہندوستان کی ریلوں کو ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ خاص خاص کمپنیوں کی آمدنی یہ ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے سے ۳۶½ لاکھ روپیہ۔ ایسٹ انڈین ریلوے ۲۹½ لاکھ۔ ایسٹرن بنگال ریلوے سے ۲۶½ لاکھ۔ گریٹ انڈین پیننسولا ریلوے کو ۲۶ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

فقیر سید افتخار الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال ممبر آف کونسل ریاست ٹونک کو حضور والا شان سے ایک نذر بخش خاں ثواب مستغنی

کی جگہ کابل میں برٹش ایجنٹ مقرر کیا۔ یہ امیر صاحب کی سیاحت ہند کے دوران میں سر میکمہن کے اسٹاف میں امیر صاحب کے اتاشی تھے۔

طاعونی اموات کل ہندوستان میں اس ہفتہ کے اندر کہ جو ۲۳ فروری گذشتہ کو ختم ہوا۔ ۲۲۲۴۳ ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۱۰۲۸۹ اموات ہوئیں۔

کراچی سے لاہور آتے ہوئے راہ میں ۲۸ ماہ گذشتہ کو امیر صاحب نے ریاست بہاولپور کے علاقہ احمد پور سٹیشن پہنچکر نواب صاحب مرحوم بہاولپور کی تعزیت ممبران کونسل ریاست بہاولپور سے کی اور فاتحہ پڑھکر نواب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچایا۔ اور نواب صاحب کے خاندان کو تعزیت کا پیغام بھجوایا۔ بہاولپور کے اسٹیشن پر امیر صاحب نے دو گھنٹہ قیام کرکے ریاست کی طرف سے طعام دعوت تناول کیا۔

لاہور سے گذشتہ پیر کی شب کو روانہ ہوکر امیر صاحب راولپنڈی صبح ۸ بجے پہونچے۔ اور وہاں موٹر کار میں بیٹھکر اسلحہ خانہ کا ملاحظہ فرمایا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوکر منگل کے روز رات کے نو بجے پشاور میں وارد ہوئے۔ پشاور میں ایک روز قیام کرکے دوسرے روز ۸ ماہ حال کو جمعرات کے روز ۸ بجے صبح کے پشاور سے روانہ ہوئے۔ ۵۰ منٹ کے اندر انکا اسپیشل جمرود پہونچ گیا۔ امیر صاحب اور ان کے ہمراہی درہ خیبر میں سے گذرتے ہوئے ۱۲½ بجے دن کے لنڈی کوتل پہنچے۔ لنڈی کوتل میں امیر صاحب نے قلعہ کا ملاحظہ کیا۔ اور بے تار کی برقی خبر رسانی کے آلات بغور ملاحظہ کئے اور اپنے ایک ملازم سے جس کو خاص اسی غرض کے لئے پشاور میں چھوڑ آئے تھے ان آلات کے ذریعہ سے گفتگو کی۔ بعد ازاں انہی آلات کے ذریعہ سے اپنے تمام دوستوں کو ہندوستان میں انواع کے پیغامات ارسال کئے۔ درہ خیبر میں ہر پچاس گز پر ایک ایک سپاہی موجود تھا۔ ۱۹ رسالہ کے سوار زیر کمانڈ ایک کپتان امیر صاحب کی اردلی میں تھے۔ جمعہ کی نماز چونکہ ان کی پہلی علی مسجد میں ہوئی۔ علی مسجد سے ۱½ بجے بعد دوپہر ایک نقرئی موٹر پر سوار ہوکر امیر صاحب معہ تمام برٹش اسٹاف اور فوج کی اسکارٹ کے لنڈی خانہ روانہ ہوئے۔ لنڈی خانہ میں پہنچکر امیر صاحب اپنے علاقہ میں داخل ہوگئے۔ انگلش اسٹاف اور انگریزی فوج اور اتاشی وغیرہ سب لنڈی خانہ تک امیر صاحب کو پہنچا کر لنڈی کوتل اسی روز واپس آگئے (بسلامت روی و باز آئی)

مولوی ابو رحمت صاحب کی طاعون سے صحت یابی کی خبر آئی۔ الحمدللہ

ہمارا ارادہ ہے کہ جس مضمون پر ہم کوئی کتاب لکھیں اس سے بڑھ کر اس مضمون پر ... | ... عملی تصدیق ہوئی

نئی بات! طبی مشہور کتب پہلا موقع!

جو آج تک کبھی نصف قیمت پر نہیں بکیں عام طور پر جاری کرتے ہوئے صرف ماہ جنوری و فروری ۱۹۰۶ء کے واسطے نصف قیمت پر فروخت ہونگی یہ پہلا موقع دیا گیا ہے اسکے بعد بدستور اصلی قیمت پر ملینگی۔

نام کتاب	مختصر بیان	اصل قیمت	رعایتی قیمت
کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پیدا کر سکتے ہیں؟	اس چھوٹے سے رسالہ میں اس قدر مضمون لکھا ہے کہ آج تک اس سلسلہ میں نہیں لکھا گیا۔ آجتک کی ایک یونانی و ڈاکٹری تحقیقات کو نہایت خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ جو اہل خانہ ہیں وہ ضرور اسکو دیکھیں +	۲/	۱/
رسالہ حفظ ماتقدم طاعون	یہ رسالہ ہر انسان کو اپنے پاس رکھنا چاہئے جس میں تمام امراض کا حفظ ماتقدم بیان کیا گیا ہے تندرستی قائم رکھنے کے طریقے بتائے گئے ہیں طاعون کو نیست و نابود کرنے کے طریقے لکھے ہیں آجتک کی تمام تحقیقات دربارہ حفظ ماتقدم طاعون چھپائی گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ طاعون سے بچنے کے واسطے تیر بہدف نسخہ جات بھی لکھے گئے ہیں +	۷/	۳/
رسالہ سوزاک	یہ ایک یونانی و ڈاکٹری کی تمام تحقیقات مفصل بیان ہے۔ دو ڈھائی سو کے قریب قریب مجرب نسخہ جات لکھے گئے ہیں سوزاک کی مکمل تشریح۔ اسباب و علاج جیسا کہ اس کتاب میں لکھا ہے ویسا اور کسی جگہ نہیں لکھا نصیحت ... ہے +	۸/	۴/
رسالہ آتشک	اس میں اس مرض کی مکمل تشریح درج کی گئی ہے اور دیسی و یونانی و ڈاکٹری بحث کی گئی ہے ... اقسام اور علامات۔ اسباب تشخیص پرہیز مبتلائے مرض تدبیر علاج وغیرہ کا ذکر ہے۔ دو سو کے قریب مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ اس سے پہلے ایسی کتاب کا ملنا مشکل تھا۔	۱۲/	۶/
رسالہ عشرت ...	اس میں اس مرض کی مکمل تشریح درج کر کے علاج درج کیا گیا ہے سینکڑوں روپیہ برباد کر کے بھی جو صحتیاب نہیں ہوئے وہ اس کے پیسوں کے نسخے سے صحت حاصل کریں۔ اس نامراد مرض سے کم ۹۹ فیصدی لوگ بیمار ہوتے ...	۵/	۲/
رسالہ گھر کا حکیم	عام طور پر جو امراض گھروں میں ہوتی ہیں ان سب کے دفعیہ کیواسطے آسان آسان مجرب نسخے لکھے گئے ہیں تاکہ ہر شخص ڈاکٹروں کی فیس سے بچے۔ یہ چھوٹا سا رسالہ ہر گھر میں رہنا چاہئے۔ وقت پر بہت کام دیگا +	۲/	۱/
رسالہ کیا ہیں صحت ... صحت اور سادی ...	یہ رسالہ ہر انسان کو دیکھنا چاہئے ہندوستان میں ایسا مفید رسالہ آجتک کبھی نہیں لکھا گیا ... نوجوان اور پیر مرد و عورت کو دیکھنا چاہئے تندرستی کی قدر کرنے والے ایک دفعہ ضرور ... پڑھیں +	۸/	۴/
رسالہ مجربات حکماء ہند	بیس برس کے ... مجربات ... ہندوستان کے لائق حکماء کے مجربات + / بچوں کی ...	[illegible]	۱۰/
رسالہ اطبلہ	یہ ... تشریح ہے جو تمام امراض ... ہے ... اقسام ... / چند مجرب نسخہ جات	۱/	۸/
دلچسپ طبی مضامین	چھوٹے چھوٹے طبی مفید عام اور نصیحت آمیز مضامین کسی خاص مرض پر نہیں بلکہ متفرق طبی ...	۲/	۱/

نوٹ ہر کتاب کی ایک پیکٹ کے ... خرچ ہوتا ہے یعنی اگر قیمت کتاب ۲/ ہو تو وی پی ۶/ کا ہوگا اور اگر ہو تو بھی ... کیونکہ ... محصول ڈاک ... حساب نہیں ہے +

ٹھاکر دت شرما وید مالک دفتر امرت دھارا ... مالک و ایڈیٹر ... اخبار ... ڈاکٹر لاہور

حسب الارشاد ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTRED L N° 352

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ نمبر ۲۳

مت دیکھو کہ کس نے کہا ... نقل کیا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے " ...

رؤساء و جاگیرداروں سے " ...

عام خریداروں سے " ...

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" " ششماہی ... شلنگ

انڈیا والوں سے ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

مجملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

یوم جمعہ مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۵ اپریل ۱۹۰۷ء

اجتہاد اور تقلید
(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۲ مارچ کے پرچہ میں ہم نے اس مضمون کو یہاں تک پہونچایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے الفاظ کی جو تقسیمات کی ہیں اُن میں سے تین کو ختم کیا تھا اور چوتھی تقسیم کے بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا جسکا آج ایفا کرتے ہیں۔

شروع مضمون میں ہم نے دعوے کیا تھا کہ علم فقہ یا فقہی مسائل تین قسم پر ہیں ایک تو قرآن و حدیث بطریق دلالات مستنبطہ۔ دوئم بطریق قیاسات سوئم محض اقوال الرجال۔ جماعت اہلحدیث ان تینوں کے ساتھ جو برتاؤ کرتے ہیں ہمارا دعوے ہے کہ وہی برتاؤ سلف سے خلف تک سب علماء کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا یہ محض بہتان ہے کہ اہلحدیث علم فقہ سے منکر ہیں ایسا ہی یہ بھی صحیح نہیں کہ اہلحدیث کے سوا اور علماء دیگر علماء نہ کہ جہلاء سب فقہ کو مانتے ہیں۔ نہیں بلکہ اس میں تفصیل ہے نہ اہلحدیث فقہ کے تمام اقسام سے منکر ہیں نہ دیگر علماء تمام اقسام فقہ کو تسلیم کرتے ہیں غالباً ہماری اس بحث کا مرضوع ایسا اچھا واضح ہوگیا ہوگا۔ اسلئے توقع ہے کہ ہمارا آئندہ مضمون ناظرین کے بخوبی ذہن نشین ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ مضمون میں جہاں یہ امر واضح ہو کہ اہلحدیث کل مسائل فقہیہ سے منکر نہیں بلکہ اسی قدر حصے سے منکر ہیں جو قرآن و حدیث سے مستخرج نہو اور محض اقوال الرجال ہو اسی طرح یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ہمارے مقلدین بھائیوں کا یہ دعویٰ کہ تمام فقہ قرآن و حدیث سے نکلی ہے قابل تسلیم نہیں۔ پس ناظرین بغور سنیں۔

فقہ قسم اوّل یعنی وہ احکام جو قرآن و حدیث سے بطریق دلالات نکالے گئے اُن کیلئے علماء اصول نے مندرجہ ذیل تقسیم اور تقریر کی ہے۔ نور الانوار میں ہے:-

والرابع فی معرفۃ وجوہ الوقوف علی المراد الخ التقسیم الرابع فی معرفۃ طرق وقوف المجتہد علی مراد النظم وھو وان کان فی الظاہر من صفات المجتہد لکنہ یؤل الی حال المعنے و بواسطتہ الی اللفظ ولذا قیل ان ھذا التقسیم

چوتھی تقسیم مراد متکلم کے سمجھنے سے متعلق ہے اور یہ تقسیم مجتہد کی صفات سے ہے یعنی اس کے استعمال کرنے کا نام

للمعنی دون اللفظ وھی اربعۃ ایضا الاستدلال بعبارۃ النص وباشارتہ وبدلالتہ وباقتضائہ لان المستدل ان استدل بالنظم فان کان مسوقا فھو عبارۃ النص والا فاشارۃ النص وان لم یستدل بالنظم بل بالمعنی فان کان مفھوما منہ بحسب اللغۃ فھو دلالۃ النص والا فان توقف علیہ صحۃ النظم شرعا وعقلا فھو اقتضاء النص

نور الانوار صفحہ ۱۳

اجتہاد دہی اس لیے بھی چار قسمیں ہیں اوّل استدلال عبارت النص سے۔ دوئم استدلال اشارۃ النص سے۔ سوئم استدلال دلالۃ النص سے۔ چہارم استدلال اقتضاء النص سے

عبارت ہذا کا مطلب سمجھانے کے لئے ہم ایک تمہید بتلاتے ہیں ہر کلام میں ایک مضمون تو اصلی ہوتا ہے جو متکلم کا اصل مطلب ہوا کرتا ہے اور ایک اُس کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے مگر متکلم کی اصل غرض اور مقصود وہ نہیں ہوتا لیکن اُس سے انکار بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی شخص کسی سے کلام کرتا ہوا یہ کہے کہ "میں تمہارے پاس آیا جب تم کھانا کھا رہے تھے" تو اس کلام میں آنے کا ذکر تو مقصود اصل ہے لیکن اُس کے کھانے کا ذکر غیر مقصود ہے مگر ثابت اسی کلام سے ہے ایسا کہ اگر کوئی شخص اسی کلام سے استدلال کر کے اُس کے کھانے کا ثبوت دے تو متکلم کو انکار نہ ہوگا پس اس کلام سے دو مطالب کا ثبوت ہو سکتا ہے ایک تو متکلم کے آنے کا۔ دوئم مخاطب کے کھانا کھانے کا۔ پہلے کو عبارت النص کہتے ہیں دوسرے کو اشارت النص۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے۔ کہ

اما الاستدلال بعبارت النص فھو العمل بظاھر ما سیق الکلام لہ واما الاستدلال باشارت النص فھو العمل بما ثبت بنظمہ لغۃ لکنہ غیر مقصود

جس غرض کے لئے کلام کی روانگی ہو۔ یعنی جو مقصود اصل ہو اُس سے استدلال کرنا عبارت النص کا استدلال ہے اور جو الفاظ کلام کے ترجمے سے ثابت ہو مگر مقصود اصلی کلام سے وہ نہ ہو۔ وہ اشارت النص ہے۔

حسامی میں ہے۔ کہ

الاستدلال بعبارت النص ما سیق الکلام لہ واریدبہ قصدا والاشارۃ ما ثبت بالنظم مثل الاول الا انہ ما سیق الکلام لہ

ترجمہ اسکا بھی مثل اوّل کے ہے اسی طرح تمام کتب اصول میں ہے اب ہم اس کی ایک اور مثال دیتے ہیں جو صاحب نور الانوار نے خود دی ہے کما دا، انسان انسانا بقصد نظرہ ومع ذلک یرٰی من کان عن یمینہ وشمالہ بموق عینہ من غیر التفات وقصد، فالاوّل بمنزلۃ العبارت والثانی بمنزلۃ الاشارۃ۔ یعنی کوئی انسان جب کسی دوسرے انسان کو دیکھتا ہے تو آنکھ کے گوشہ سے دائیں بائیں بھی اُسکو کچھ تھوڑا نظر آتا ہے مگر اُنکا دیکھنا مقصود اصل نہیں ہوتا پس پہلی چیز تو بمنزلہ عبارت کے ہے دوسری بمنزلہ اشارت کے۔

اب تو غالباً ناواقف ناظرین بھی اس مطلب کو بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ ہر ایک کلام میں اس قسم کے مراتب ہوتے ہیں اب سنئیے! اس کی شرعی ایک مثال جو صاحب نور الانوار نے دی ہے :۔ کقولہ تعالیٰ عَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ۔ اس آیت میں حکم ہے کہ بچوں کی ماؤں کا نان نفقہ باپ کے ذمہ ہے۔ یہ حکم تو عبارت النص سے ثابت ہے مگر اولاد کا باپ کی نسل سے ہونا بھی اشارت النص سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ باپ کو مولود لہ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے سیق لاثبات النفقۃ وفیہ اشارۃ الی ان النسب الی الآباء یعنی آیت کا سیاق (روانگی) تو نفقہ کے وجوب ثابت کرنے کے لئے ہے اور اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ نسب باپ کی ہے۔"

صاحب حسامی نے اس کی مثال یہ دی ہے۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ الآیۃ سیق الکلام لبیان ایجاب سھم من الغنیمۃ وفیہ اشارۃ الی زوال الاکلم الی الکفار یعنی اس آیت میں اصل حکم تو فقرا مہاجرین کو غنیمت کے مال سے حصہ دینے کا ہے مگر اس میں اشارہ ہے کہ اُن مہاجرین کے مال جو اُن کے اصلی وطنوں میں تھے جنکو چھوڑ کر وہ مدینہ طیبہ میں آئے تھے اُنکی ملکیت سے نکل کر کفار کی ملک میں چلے گئے۔ اسی لئے تو اُنکو فقیر کہا گیا۔

اثبات احکام کے لئے عبارت اور اشارت دونوں کا درجہ برابر ہے۔ مگر اصل میں اوّل اور دوئم کی نسبت ہے۔ اس فرق کا نتیجہ اُس صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب ان دونوں میں تعارض ہو مثلاً ایک حکم ایسا ہے کہ کسی کلام کی عبارت النص سے ثابت ہوتا ہے مگر کسی دوسرے کلام کی اشارت اُس کے خلاف معلوم ہوتی ہے تو ایسی اشارت النص کو عبارت النص کے مقابلہ پر مغلوب اور مرجوع سمجھا جائیگا چنانچہ نور الانوار میں ہے وھما سواء فی ایجاب الحکم الا ان الاوّل احق عند التعارض

تیسری قسم دلالۃ النص ہے جسکی تعریف نور الانوار کے الفاظ میں یہ ہے کہ

اما الثابت بدلالۃ النص فما ثبت بمعنے النص لغۃً یعنی دلالت النص سے بھی جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ نص کے معنے سے لغۃً ثابت ہوتا ہے۔

مثال اس کی صاحب نور الانوار وغیرہ نے یہ دی کالنہی عن التافیف یوقف بہ علی حرمۃ الضرب یعنی قرآن شریف میں جو والدین کی خدمت کرتے کرتے اُن کے سامنے اُف (ہائے) کہنے سے منع آیا ہے یہ ممانعت تو عبارت النص ہوئی مگر اس سے والدین کو مارنے کی ممانعت بھی جو سمجھی جاتی ہے وہ دلالت النص ہے۔ کیونکہ عرف عام میں جب کسی کو ایسا حکم دیا جاتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ اس سے بالاتر بے ادبی بطریق اولیٰ منع ہے مثلاً کوئی طبیب کسی بیمار کو پرہیز بتلا دے کہ تمہارا معدہ کمزور ہے روٹی مت کھانا تو اس کلام سے روٹی کی ممانعت تو عبارت النص ہے لیکن اسی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ چنے اور مکئی بھی نہ چبائیو یہ دلالت النص ہے اور عرف عام میں ایسے مواقع پر جیسے عبارت النص پر عمل ہوتا ہے دلالت النص پر بھی برابر ہوتا ہے اسلئے احکام شرعیہ میں بھی اسکا لحاظ ہے مگر درجہ بھی یہ تھرڈ پرسن (تیسرا نمبر) ہے۔

چوتھی قسم۔ اس تقسیم کی اقتضاء النص ہے یعنی وہ حکم جو الفاظ میں تو نہیں ہوتا مگر جو حکم الفاظ میں ہے اُس پر عمل کرنا اس پر موقوف ہے چنانچہ نور الانوار میں ہے اما الثابت باقتضاء النص فما لا یعمل النص الا بشرط تقدمہ یعنے اقتضاء النص سے ثابت شدہ امر ہے جو نص پر عمل کرنا اُس پر موقوف ہو یعنی جو حکم صریح الفاظ میں آیا ہو اُس پر عمل کرنا اس پر موقوف ہے۔ اس کی مثال تو صاحب نور الانوار کے الفاظ میں یہ ہے مثالہ الامر بالتکفیر مقتض للملک یعنی اللہ نے جو کفارات میں فرمایا ہے غلام آزاد کرو یہ تو ہے عبارت النص لیکن اس پر عمل کرنا موقوف ہے اسبات پر کہ وہ غلام ہمارے ملک میں ہوں کیونکہ دوسرے کے غلام کو کیسے آزاد کر سکیں۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ غلام کو اپنے ملک میں لاؤ پھر آزاد کرو۔ یہ حکم ملک میں لانے کا اقتضاء النص ہے۔

وضاحت کے لئے ایک مثال ہم ہی دیتے ہیں۔ کوئی شخص اپنے ماتحت کو حکم دے۔ کہ ہماری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا حکم دے کہ رمضان کی افطاری دودھ سے کرا دو۔ تو اس حکم کے یہ معنے ہیں کہ کھانا اور دودھ خریدو اور مسکینوں کو کھلاؤ اور روزہ داروں کے روزہ افطار کراؤ۔

یہ حکم جو ثابت ہوا کہ کھانا اور دودھ خریدو۔ یہ الفاظ تو نہیں ہیں مگر عرف عام میں ہر ایک سننے والا اس کلام کے یہ معنے سمجھتا ہے۔

یہی طریق قرآن و حدیث میں برتا جاتا ہے کہ کبھی تو احکام عبارت النص سے بتلائے جاتے ہیں کبھی اشارت سے۔ کبھی دلالت سے۔ کبھی اقتضاء سے اسی برتاؤ کے سمجھانے کو فقہاء اور علماء اصول نے قواعد مرتب کئے ہیں جنکا نام ہے **اصول فقہ** ایسے احکام کا نام ہم نے اپنی اصطلاح میں **فقہ قسم اوّل** رکھا ہے۔

نتیجہ اس تمام بحث اور تفصیل کا یہ ہے کہ اہلحدیث کی جماعت اس قسم کی فقہ سے نہ تو انکاری ہے نہ انکو اس انکار کی ضرورت ہے۔ ایسے احکام فقہیہ سے انکار کرنا مجنونوں کا کام ہے اور اہلحدیث کو ان سے منکر ٹھیرانا مخبوط الحواس یا بے سمجھوں کا۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ ہمارے بھائی ایسی کتابیں پڑھنے میں وقت تو بہت لگاتے ہیں اسی سبب سے جماعت اہلحدیث کو بے علم اور جاہل اور رذیل اعوذئے کہتے ہیں مگر افسوس صد افسوس ہے کہ انکو ان کتابوں کے الفاظ ہی سے کچھ دلبستگی ہے معنوں سے تعلق نہیں۔ نہ ان قواعد کو وہ استعمال کرتے ہیں نہ ان کو استعمال کرنا جائز جانتے ہیں اسی بنا پر کہتے ہیں کہ اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے ابھی آجکل کون مجتہد ہو سکتا ہے۔ وہ زمانہ گیا۔ جبکہ فلاں فلاں امام بھی مجتہد مطلق نہ ہوئے تو پھر کسی کی کیا مجال ہے؟ کیسی طفلانہ باتیں ہیں نہیں معلوم درجہ اجتہاد ان حضرات کے نزدیک کوئی پیغمبری مرتبہ ہے جو محض وہبی ہے جسکی بابت ارشاد ہے اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ (خدا رسالت کے لائق کو خوب جانتا ہے) بھلا اگر ایسا ہوتا تو اسکی قواعد ضوابط کیوں کتابوں میں لکھے ہوتے کیا پیغمبری اور رسالت کے قواعد بھی کسی کتاب میں لکھے ہیں کہ یہ کام کرنے سے آدمی پیغمبر ہو سکتا ہے سخت افسوس ہے کہ ہمارے بھائی اپنے علم سے کام نہیں لیتے۔ ہم اس کے متعلق آئندہ ذرہ تفصیل سے لکھیں گے انشاء اللہ۔ (باقی یا باقی)

آریوں کے پنج تت

آریوں کے لیڈر پنڈت لیکھرام نے اپنی کتاب تکذیب میں مسلمانوں کے فرقوں کا شمار نہایت حقارت اور تمسخر سے کیا ہے۔ آ ج

وہ زندہ ہوتا تو ہم انکو آریوں کے پنچ تت ملاحظہ کراتے پنچ تت کیسے ان پنچ تتوں کی کیفیت ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ آریوں ہی کے الفاظ میں سناتے ہیں۔ مگر اتنا بتلا دیتے ہیں کہ پنچ تت سے مراد ہماری پنچ فرقے ہیں۔ آج تک تو یہ مشہور تھا کہ آریوں کے دو فرقے ہیں یعنی گھاس پارٹی اور ماس پارٹی۔ مگر آج ہمارے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ تقسیم بہت پرانی ہو اس ترقی کے زمانہ میں ممکن نہ تھا کہ آریہ سماج جیسی جوشیلی پارٹی ابھی پرانی حد پر رہتی جسپر آج سے کئی سال پہلے تھی۔

ان پنچ فرقوں کے نام یہ ہیں:۔

(۱) ہنسراج پارٹی۔ (۲) منشی رام پارٹی۔ (۳) رلا رام پارٹی۔ (۴) رام بھجدت پارٹی۔ (۵) دھرمپال پارٹی۔

اس تمہید کے بعد آریہ گزٹ کا بیان سنئے! اڈیٹر آریہ گزٹ منشی رام جی جالندہری کو کوستا ہوا لکھتا ہے:۔

"مہاتما منشی رام جی نے دیکھتے دیکھتے سماج کے چار حصے کر دیئے۔ ایک تو کالج پارٹی ہے جس کو انہوں نے زبردستی جان بوجھ کر ماس پارٹی کا خطاب دے رکھا ہے۔ تاکہ وہ عوام میں بدنام ہو اور جس مبارک کام کو اس نے ہاتھ میں لے رکھا ہے اس کے کارکو نقصان پہونچے۔ دوسری پارٹی لالہ رلا رام صاحب کی ہے جسکا ہیڈ کوارٹر گوجرانوالہ میں ہے۔ تیسری پنڈت رام بھجدت چودہری کی ہے جن کے گلے کے نیچے اخلاقی زہر اتارنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر وہ سخت جان نکلے۔ اور ہندو سبھا بنانے کی دُہن میں لگ گئے۔ ابھی تک لالہ منشی رام صاحب کی خلاف بخش بحال ہے ان صاحبان کی پارٹیوں کے لئے غالباً کوئی غلط فہمی پھیلانے والے لفظ نہیں گھڑے گئے۔ چوتھی خود انکی اپنی جماعت ہے جو مہاتما کہلاتی ہے جنکو پنجاب کے آریہ سماج کی تواریخ معلوم ہے وہ جانتے ہونگے۔ مہاتما منشی رام صاحب کس حد تک اس نفاق کے پیدا کرنے اور اس کے سرسبز رکھنے میں مختلف تدابیر سے کام لیتے رہے ہیں۔ اگر ایک منظم کمزور جماعت کے چار حصے کر دیئے جائیں۔ تو اس میں شک نہیں اس کی حالت سخت قابل رحم ہو جاتی ہے۔ مگر افسوس یہ ہے۔ مہاتما جی کو ذرا بھی آریہ سماج پر رحم نہیں"

(آریہ گزٹ لاہور ۷ پنج صفحہ کالم اول)

یہ تو ہوا چار تتوں کا ثبوت۔ اب لیجئے پانچویں تت کا بھی ثبوت۔ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ ۲۱ مارچ کے پرچہ میں لکھتے ہیں:۔

مہاشے دھرمپال جی کا الٹی میٹم	مجبور ہو کر۔ دکھی ہو کر۔ مایوس ہو کر۔ پریشان ہو کر اب مہاشے دھرم پال جی نے اندر میں اپنا الٹی میٹم

شایع کر دیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ مسٹر دھرمپال کو ہمیشہ سے شدھی کا خیال رہا۔ اندر کے علاوہ عرصہ تک آریہ گزٹ کے کالموں میں ان کے آرٹیکل اس خاص مضمون کی بابت چھپتے رہے ہیں۔ وہ چاہتے تھے آریہ سماج اس ضروری کام کی طرف رجوع ہو مگر یا تو سماج اس قدر کام کر رہا ہے کہ اس سے اس کو دم مارنے کی فرصت نہیں۔ یا شدھی کے مسئلہ کو اہم نہیں سمجھا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انکی تحریر کا عملی اثر محسوس صورت نہ اختیار کر سکا۔ انہوں نے آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب سے اس معاملہ میں خط و کتابت کی اور اس دفعہ اپنی آخری تحریر کے ذریعہ صاف لفظوں میں اعلان دیدیا کہ اگر ماہ مئی ۱۹۱۸ء تک ان کو کوئی جواب نہ ملا تو ان کو حق ہوگا کہ اپنے ہمخیال اصحاب کو لیکر آزادانہ اس کام کو شروع کر دیں" (۲۱ مارچ صفحہ ۸)

اڈیٹر آریہ گزٹ نے جو پہلے چار تتوں کی بابت افسوس کیا ہے۔ ہم بھی ان کے اس افسوس میں شریک ہیں کہ پھوٹ سے بہت نقصان ہوتا ہے اس لئے مسلمان بھائیوں کو شرم دلاتے ہیں کہ تم بھی آریوں کا مقابلہ کر سکتے ہو جو باوجود چھوٹی سی جماعت اور پانچ فرقوں پر منقسم ہونے کے سب کام برابر کئے جاتے ہیں لیکن تم ہو کہ تمہارا کوئی کام بھی ٹھیک نہیں مانا کہ مذہب اسلام کسی مخالف سے نہیں دب سکتا۔ لیکن اس کے برتنے والے تو تم ہی ہو پس ہوش کرو اور اسلامی اخوت کا لحاظ رکھو اور رشتہ الٰہی کو نہ توڑو ورنہ تم خود ٹوٹ جاؤ گے۔

صوفیوں کی پاک دلی اور پیروں کے مزار

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

تمہنے اکثر مزارات دیکھی ہیں قوالوں کے راگ، رنگ ڈھولک مردنگ کو

سارے کرشمے ہمیں یاد ہیں۔ اہل تصوف کے حال قال کا نقشہ خوب دیکھا ہے۔ عرسوں میں قبروں کو نوعروس بنانے کا تماشہ ہماری آنکھوں میں بس رہا ہے۔ قوالوں کی سُریلی صداؤں اور ڈھولک کے تانوں سے ہمارے کان خوب ہی آشنا ہو چکے ہیں۔ کبھی ہم ان جلسوں میں بڑے ذوق شوق سے شریک ہوتے تھے ان میں شریک ہونا داخل عبادت سمجھتے تھے۔ ان کے مخالفین کو منکر ولایت جانتے تھے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہم ان کی قباحتوں سے واقف بھی نہ تھے۔ مگر اے قادر کریم تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے فضل و کرم سے ہمکو وہ سیدھی راہ دکھائی جسکا نام **صراط المستقیم** ہے اور اس راہ کا پتہ دیدیا جو تیرے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رستہ ہے۔ میں اس گمراہی کے اندھا دھند طوفان میں غوطہ کھا رہا تھا۔ کہ ایک خضر نے ہاتھ پکڑ لیا۔ میں اس کجروی کے بھنور میں پھنسا تھا۔ کہ چھوٹنے کی امید بھی نہ تھی۔ اسی خضر صورت نے میرا ہاتھ پکڑ کر کنارہ پر لگا دیا۔ اس شفیق معلم نے قرآن پاک کی آیات۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے آثار۔ ائمہ محدثین۔ فقہا مجتہدین کے اقوال دکھائے اور عقلی دلائل سے ثابت کر دیا۔ کہ یہ مذہب باطل ہے اور سیدھی راہ وہی ہے جس پر اہلحدیث کا عمل ہے اس نے صرف یہی نہ کیا کہ عقلی و نقلی دلائل سے اہل بدعت کا بطلان کیا ہو بلکہ اس نے یہ بھی کیا کہ مجھ کو عینی مشاہدے اور ذاتی تجربے کرا دیئے۔ گو وہ خود ان تمام فضولیات سے ایسا بیزار تھا۔ کہ اُسے ان لغویات کا دیکھنا بھی ناگوار تھا۔ مگر مجھ کو دکھانے کیلئے وہ اپنے ہمراہ لے گیا۔ گو میں پہلے بھی ایسے تماشے دیکھ چکا تھا۔ مگر اب اس شفیق معلم کی ہمراہی میں میں نے سمجھ لیا کہ واقعی یہ کام اسلام کے بالکل خلاف ہیں اور مجھے اس طرح اس نے دکھایا کہ لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا۔ بزرگوں کے مزاروں پر عرسوں میں جو دھوم دھام ہوتی ہے اُسے کون نہیں جانتا۔ زیادہ تر قابل لطف وہ نظارہ ہے جبکہ گویوں کی آوازوں اور ڈھولکی کے تالوں اور سیٹیوں اور تالیوں کی صداؤں سے وجدان ولایت کو حال آتا ہے۔ بس کیا کہنا ہے راگ میں رنگ اور رنگ میں بھنگ کچھ نہ پوچھو۔ وہ ان مشائخ اور پیرزادوں کا وجد میں آ کر ناچنا۔ اُن لمبی لمبی داڑھیوں کی جنبش۔ حق ہو کے نعرے۔ ال ال کے شور۔ کیا کہنا ہے۔ اگر کوئی معترض ہوا کہ راگ باجہ تو شریعت اسلام میں حرام ہے تو اس کا جواب صاف لفظوں میں دیدیا جاتا ہے کہ شریعت اسلام اور چیز ہے حقیقت اور شئے۔ شریعت تو ارباب ظاہر کی راہ ہے۔ یہ طریقت صاحبان باطن کا طریقہ ہے۔ شریعت اسلام غیر مقلدین سے مختص ہے اس کے عامل وہابی ہیں اور یہ راہ عرفان حنفی۔ قادری چشتی وغیرہ پاک دلوں کی راہ ہے۔ بس یہ ذیل تا فیشن لیجئے اور کچھ نہیں۔ ابھی کیا آپ نے نہیں سنا کہ ایک عارف ناچ گانے کے عاشق کا یہی راگ رنگ میں وصال ہو گیا ؎

الٰہی میکشوں کو نشہ ہی میں فنا کر ٭ کیا گھر سے قد حبیب آپ گھر جاتا رہا

کہئے صاحب یہ۔ رنگ رلیاں ان پاک دلوں کی پاکدلی میں تو کچھ خلل نہیں کرتیں؟ ہرگز نہیں کچھ رنڈیوں کا ناچ تھوڑا ہی ہے۔ یہ تو قوالوں کی قوالی اور پیرزادوں کا ناچ ہے لیکن خیریت سے یہ صوفی ایسے پاک دل ہیں کہ ان کے سامنے اگر رنڈیاں بھی ناچیں اور یہ انکا ناچ بھی دیکھیں تو بھی انکی پاکدلی میں کچھ کمی نہ ہو بلکہ اور بھی بڑھ جائے۔ دُور نہ جائیے لکھنؤ میں حضرت شاہمینا شاہ کا مزار دیکھ لیجئے۔ ہر نوچندی کو وہ دھوم دھام اور اس قدر اژدہام کہ خدا کی پناہ۔ ہم بھی پہونچے۔ مجاور مزے لوٹ رہے تھے۔ چڑھاوے چڑھ رہے تھے۔ خوش عقیدہ حنفی ناک رگڑ رہے تھے۔ منتیں مان رہے تھے۔ وسیلہ چاہ رہے تھے۔ استعانت در کار تھی چند صوفی با ادب ہو حق میں مشغول تھے۔ ایک طرف مزار کے سامنے مخنث ناچ رہے تھے۔ لوگوں کا ہجوم تھا۔ دوسری جانب مزار کے متصل کسبیاں جمع ہو رہی تھیں۔ ان سب کے گانے بجانے سے جو اس مزار کی عزت افزائی ہو رہی تھی اُسکا لطف تو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے مگر اس ہمارے عنوان "صوفیوں کی پاکدلی" کا قطعاً ثبوت ملجاتا ہے اور دیکھنے والے کو یہ کہدینا پڑتا ہے کہ یہ صوفی بڑے پاک دل ہوتے ہیں مگر ہم تو اس شعر کو پڑھکر خاموش ہو جاتے ہیں کہ ؎

بڑی پاک طینت بڑی پاک باطن ٭ ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں۔

(خاکسار محمد عمر کانپوری)

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چہار جلد قیمت عـہ

چین کے مسلمان

عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ پیکن (دار الخلافہ چین)

کا ایک نامور مسلمان عالم جو مفتی عبدالرحمان کے نام سے موسوم ہے قسطنطنیہ میں اس غرض سے وارد ہوا ہے کہ چند بیش بہا تحفے مسلمانان چین کی طرف سے سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کرے۔ ایک اخبار کے نامہ نگار نے مفتی موصوف سے ملاقات کر کے چین کے مسلمانوں کے دلچسپ حالات معلوم کئے ہیں۔ ہندوستان کے مولویوں کی طرح یہ عالم بھی عربی زبان میں بامحاورہ گفتگو نہیں کر سکتا۔ اس نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں کہ حج کے ارادے سے اپنے وطن سے نکلا ہوں۔ نامہ نگار کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ چین میں مسلمانوں کا تعلق دیگر اہل مذہب کے ساتھ عمدہ ہے۔ کچھ روز ہوئے کہ پروٹسٹنٹ پادریوں سے مسلمانوں کو کچھ رنجش ہو گئی تھی۔ مگر اب دونوں گروہوں میں کوئی ناچاقی نہیں ہے۔ نامہ نگار کے دیگر سوالات کے جواب میں کہا کہ چینی مسلمان طلبا جن علوم کی تعلیم عام طور پر پاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں ا۔ عربی صرف و نحو۔ تفسیر القرآن۔ تصوف۔ فقہ حنفی۔ علم ادب۔ عموماً ان طالب علموں کو مسجدوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور ہر مسجد میں تقریباً (۱۵) طلبا ہوتے ہیں۔ مسجدوں کے منتظموں کی طرف سے ان طلبا کو ہر قسم کے اخراجات دئے جاتے ہیں۔ جو مسلمان نوجوان چینی گورنمنٹ کے محکموں میں ملازمت کرنی چاہتے ہیں وہ سرکاری مدارس میں داخل ہوتے ہیں اور دنیوی تعلیم کی تعلیم پاتے ہیں۔ حال میں مسلمانوں نے ارادہ کیا ہے کہ اس سال کچھ طلبا جاپان کو تعلیم کیلئے بھیجے جائیں۔

چینی گورنمنٹ اپنی مسلمان رعایا پر بہت مہربان ہے۔ ان کے حقوق کا اچھی طرح لحاظ کیا جاتا ہے چینی حکام کا برتاؤ بھی مسلمانوں کے ساتھ نہایت عمدہ ہے۔ تقریباً ہر محکمہ میں مسلمان ملازم ہیں۔ بہت سے فوجی افسر اور وزیر مسلمان ہیں۔ دار الخلافہ پیکن میں بڑے بڑے معزز مسلمان ہیں جو شہنشاہ چین کے دربار میں خاص عہدوں پر ممتاز ہیں۔ نیز دس سال سے درباری طبیبوں کا افسر ایک نامور مسلمان طبیب ہے چار مسلمان طبیب ہیں جو دار الخلافہ چین کے سب سے اعلیٰ درجہ کے طبیب شمار کئے جاتے ہیں۔

چین کے مسلمانوں کا اندازہ مردم شماری کے لحاظ سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ بارہ باشندوں میں ایک باشندہ مسلمان ہے۔ مجموعی تعداد مسلمانوں کی ۳۴ ملین یعنی ۳ کروڑ چالیس لاکھ ہے مسلمانان چین عام طور سے زکوٰۃ دیتے ہیں اور اس کا مصرف یہ ہے کہ تمام اسلامی مدارس اور مساجد کا انتظام اس روپیہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ نیز علما اور مشائخ کو بھی اس روپیہ سے ماہوار وظیفے دئے جاتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان چین افیون کا استعمال نہیں کرتے۔ حالانکہ چین کے عام باشندے کثرت سے افیون کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمان نہ حقہ پیتے ہیں۔ نہ مسکرات کے عادی ہیں۔ مسلمان والدین نو برس کی عمر سے اپنے بچوں کو نماز کا خوگر کرتے ہیں۔ رمضان میں تمام مسلمان روزے رکھتے ہیں اور ایسا کوئی مسلمان نظر نہیں آتا جو روزہ دار نہ ہو۔

مسجدوں میں ہر جمعہ کو خطبہ عربی زبان میں پڑھا جاتا ہے خطبہ کے آخر میں سلطان البرین و خاقان البحرین کے نام سے دعا کی جاتی ہے۔ مگر سلطان کا نام نہیں لیا جاتا۔ بعض مسلمان چینی عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند ہی روز میں وہ عورتیں مسلمان ہو جاتی ہیں مجھے کوئی مثال ایسی معلوم نہیں ہے کہ کسی مسلمان عورت کی شادی کسی چینی مرد کے ساتھ ہوئی ہو۔ چینی مسلمانوں میں تعدد ازدواج کی مثالیں بھی شاذ و نادر دکھائی دیتی ہیں۔ عام طور پر نکاح کے وقت مہر ادا کر دیا جاتا ہے۔ جس کی مقدار ایک پونڈ سے تین پونڈ تک ہوتی ہے یعنی جیسی حیثیت کسی مسلمان مرد کی ہوتی ہے ویسا ہی مہر مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر کے علاوہ دولہا کی طرف سے تانبے یا چاندی یا سونے کے دو کنگن بھی دلہن کو دئے جاتے ہیں۔ چینی مسلمانوں کی پوشاک تقریباً وہی ہوتی ہے جو عام چینیوں کی ہے۔ مگر ان کی صفائی اور خوش سلیقگی مشہور ہے۔ تجارت میں خاصکر مسلمانوں کی شہرت ہے۔ بعض عمدہ پیشے صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان کے سوا کوئی چینی ان میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ وہ دلیری اور شجاعت میں بھی خاص شہرت رکھتے ہیں اور تمام چین کے باشندے ان کو نہایت عزت اور وقعت سے دیکھتے ہیں۔ کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ چینی رہزنوں نے مسلمانوں کے قافلے لوٹ لئے۔ مگر جب ان کو قافلہ والوں کا مسلمان ہونا معلوم

ہوا تو انہوں نے سارا مال واپس کر دیا اور نہایت ندامت اور شرمندگی کے ساتھ عذر کیا۔

مفتی ہیکن نے یہ حالات مسلمانان چین کے جو بیان کئے ہیں انکو معلوم کرکے ہندوستان کے مسلمانوں کو خوشی بھی ہوگی اور رنج بھی۔ خوشی تو اسلئے کہ مسلمانان چین کے اخلاق نہایت عمدہ ہیں۔ وہ عام چینیوں کی طرح سے مسکرات کے عادی نہیں ہیں۔ مذہب کے پابند ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ صنعت تجارت اور ملازمت کے صیغوں میں نامور ہیں اور رنج اس بات سے ہوگا کہ تعلیم کے لحاظ سے اُن کی حالت تنزل کی ہے۔ وہی قدیم تعلیم جو ہندوستان کے عربی مدارس میں دیجاتی ہے۔ وہاں بھی اسی کا سلسلہ جاری ہے۔ علوم جدیدہ کیطرف انہوں نے اب تک قدم نہیں بڑھایا اور زمانہ حال کی روشنی اُن کے دماغوں میں اب تک نہیں پہونچی۔ کاش اُن مسلمانوں میں بھی کوئی سرسید جیسا اولوالعزم مصلح پیدا ہو اور اُنکی حالت میں عمدہ انقلاب پیدا کردے۔

(انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ایڈیٹر اہل فقہ کی متعلق میری مختصر سی رائے

اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ ایڈیٹر اہل فقہ نصرت مذہب کے جوش غصہ میں محدثین کو برا بھلا کہہ جاتا ہے لیکن میرے فہم ناقص میں یہ کام کی بات نہیں۔ آدمی کو چاہئے کہ بات کا جواب دے نہ کہ بھانڈوں اور لچوں کی طرح کام کی بات چھوڑ کر بے ضرورت گفتگو شروع کردے۔

ابو تراب محمد عبدالرحمان گیلانی ضلع مونگیر

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

گذشتہ سے پیوستہ

خشک سالی میں دعاء استسقاء مخصوص ہے

جس میں باراں طلبی کے لفظ وارد ہیں۔ کسی خاص قوم کے لئے دعا یا اسپر بددعا کرنا مناسب موقعہ الفاظ میں آیا ہے لیکن وبا کے لئے نہ حضرت سے دعائے قنوت نازلہ کا ثبوت ہے نہ کوئی الفاظ ماثور ہوئے ہیں۔ حالانکہ جب مدینہ گئے وہاں اس قدر وبا تھی کہ ایسی کہیں دنیا میں نہ تھی، قنوت وتر جو امام حسن رضی اللہ عنہ نے تعلیم نبوی سے بیان کی اور نرم روایتوں میں ماسوا وتر کے بھی آئی ہے وہ اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ ہے۔

(۹) سہو امام کے وقت مقتدی صرف سبحان اللہ کہیں پھر اگر امام ابھی طرف متوجہ ہو جائے (جو کہ اسی جائز ہے) تو اُسے حسب مقصد ہاتھ سے بھی اشارہ کرسکتے ہیں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ کو اس طرح کا اشارہ کرنا ثابت ہے۔ عورتوں کو صرف تالی مارنے کی اجازت ہے۔

(۱۰) اقامت کہنے والے کے لئے کسی جانب کی تخصیص نہیں ہے ہاں امام سے اسکا قریب ہونا بعض روایتوں سے نکلتا ہے۔

(۱۱) تخمینہ سے نماز پڑھ لیں بعد میں اگر قبلہ اور طرف معلوم ہو تو کوئی مضایقہ نہیں آیت اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا شان نزول ترمذی وغیرہ کی حدیث سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

(۱۲) اپنے دائیں بائیں سے مقتدیوں کو ہاتھ سے پیچھے کردے حضرت نے ایسی صورت میں ایسی ہی کیا ہے۔ اگر اس سے معذوری ہو تو خود امام بقدر ضرورت آگے سرک جائے۔ ضرورت کے وقت امام کا پس وپیش ہوجانا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

(۱۳) صحیح بخاری میں ارشاد نبوی ہے کہ جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ویسے ہی تم بھی نماز پڑھا کرو۔ بنابریں امام کی پیروی وہیں تک نباہنی چاہیئے کہ طریق نبوی کی مخالفت نہ لازم آئے۔ رفع یدین دعاؤں کے لئے عموماً اور (ضعیف روایتوں میں) قنوت کے لئے خصوصاً بھی آیا ہے لہذا اسے بدعت نہیں کہہ سکتے۔ قنوت کے لئے تکبیر کہنا مجھے کہیں سے یاد نہیں۔ تیسری رکعت کو اٹھتے ہوئے رفع یدین اور تکبیر دونوں مسنون ہیں۔

(۱۴) جنازہ کی چار تکبیریں زیادہ ثابت وراجح ہیں۔ ۵-۶-۷-۸ بھی آئی ہیں سب روا ہیں۔

(۱۵) ہمارے معظم استاد جناب مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور نمازوں کے قیاس پر جنازہ میں بھی دعائے استفتاح کے پڑھنے کا فتوے دیتے ہیں لیکن جہانتک مجھے معلوم ہے پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہی آیا ہے کوئی دعا ثابت نہیں۔ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانے کا سنت ہونا سنن نسائی میں عبداللہ بن عباس سے مروی ہے۔

(۱۶) جنازہ کی سلام والی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے دعا کے پڑھنے کا اختیار ہے۔ مگر کسی دعا کی خصوصیت نہیں ہے جو چاہے خواہ پہلی پڑھی ہوئی پھر پڑھ لے (جیسے ایک ہی سورت دو رکعتوں میں مکرر پڑھنی روا ہے) بچی کے لئے یہ دعا پڑھے اللھم اجعلھا لنا سلفا و فرطا واجرا

(۱۷) تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کی موقوف حدیثیں ہیں ایک دو حدیثیں طبرانی و دارقطنی کی مرفوع بھی ہیں مگر ضعیف ہاں اس پر محدثین کا عمل ہے۔ امام شافعی نے اپنے شہر (مکہ) کے اہل علم کا بھی اسی پر عمل بتلایا ہے تکبیرات عید میں رفع یدین عبداللہ بن عمر سے ماثور ہے جو سنت کے از حد جویاں تھے اور امام بخاری نے اپنے رسالہ رفع یدین میں اس پر ایک جماعت محدثین کا تعامل بھی لکھا ہے۔ میرے فہم ناقص میں عید و جنازہ دونوں کی تکبیرات میں رفع یدین ممنوع و متروک العمل نہیں ہے واللہ اعلم

(۱۸) سنن ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ فرمایا نہیں! کہا اسے اپنے ساتھ چمٹا لے؟ فرمایا نہیں! کہا اسے بوسہ دے؟ فرمایا نہیں! کہا اسکا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں! ایک اور حدیث میں ہے کہ السلام علیکم اور ورحمۃ اللہ اور وبرکاتہ ہر ہر پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ بس سبحان اللہ سنت نبوی ہے جھک کر سلام کرنا اگلے وقتوں میں رائج تھا اب روا نہیں ہے فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے کہ بہتے جاہل جو بزرگوں کے سامنے سجود (جھکنا) کرتے ہیں یہ قطعی حرام ہے خواہ رو بقبلہ ہوں یا نہ اور خواہ اللہ کو سجود منظور ہو یا اس سے غافل ہوں۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ پہلے لوگ انعم صباحا (خوش روز رہو) وغیرہ لفظوں سے سلام کہتے تھے۔ شریعت نے اس سے منع کر دیا پس بندگی یا گوڈ مارننگ وغیرہ تمام نامسنون تسلیمات کو اسی پر قیاس فرمالیں۔ ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا بھی یہود و نصاریٰ کا طریق ہے اور ہمیں انکے طریق سے برعکس چلنے کی سخت تاکیدیں حدیث میں آئی ہیں بلکہ اس تشبہ کے سلام سے صریحاً بھی بعض روایتوں میں منع آیا ہے۔ ہاں نماز میں ہوں یا مسافت دور ہو تو ہاتھ کے اشارہ سے بھی رد سلام کر سکتے ہیں اور آداب مندرجہ استفسار کی شریعت میں کچھ اصلیت نہیں ہے بلکہ یہ سب بدعات ہیں جو صرف مخلوق کی رضا جوئی کے لئے کبھی نہ

نہیں ہو سکتیں۔ اگر کوئی غیر مشروع سلام کہے تو اس کے جواب میں اور نیز مرزائیوں کے سلام کے جواب میں بھی وعلیکم کہنا چاہئے اور ان اہل ہویٰ کو ابتدائی سلام نہ کہنا چاہئے کیونکہ سلام اتحاد و محبت بڑھانے کا بڑا ذریعہ ہے اور جو ہم سے یکدل نہیں ہیں ان سے ہمیں بھی یکدل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ مرزائی لوگوں کا کفر و تفریق بین المؤمنین کچھ محتاج بیان نہیں ہے۔ اس لئے بانیان مسجد ضرار کی طرح انکی جماعت بندی میں شریک ہونا نہیں جائز نہیں ہے بعض ناواقف بھائی مرزائیوں کے اہل قبلہ ہونیکا دھوکہ کھایا کرتے ہیں حالانکہ اہل قبلہ (جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں تصریح کی ہے) وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین پر متفق ہوں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ کوئی ساری عمر طاعات و عبادات پر پابند رہے مگر مثلاً حدوث عالم کا معتقد نہ ہو یا حشر کا انکاری ہو تو وہ اہل قبلہ سے نہیں ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے سے یہی مراد ہے کہ جب تک اس میں کوئی کفر کی نشانی نہ پائی جائے تب تک اسکی تکفیر نہ کرنی چاہئے۔ اور بالفرض مرزائیوں کو ہم اہل قبلہ ہی تصور کریں تو بھی خدا و رسول کو ایذا پہونچانے والوں کی امامت کب درست ہے ایک صحابی نے صرف رو بقبلہ تھوک دیا تھا رسول اللہ نے اسے امامت سے معزول کر دیا۔

(۱۹) کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا عجمیوں کی رسم ہے اور حدیث میں اس سے صریحاً منع آیا ہے۔ اس پر قیامت میں مواخذہ ہونے کا خوف ہے۔ ہاں کسی دینی معزز کی پیشوائی وغیرہ سے عزت افزائی کرنی درست ہے چنانچہ جب بنی قریظہ کے لوگ ایک عرصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عاقی رہنے کے بعد سعد بن معاذ کے حکم میں اتارے تو رسول اللہ کے بلانے پر سعد گدھے پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوئے جب مسجد کے قریب آئے۔ تو حضرت نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے استقبال کو اٹھو۔ اور مشکوٰۃ میں ایک بیہقی کی اسی طرح بھی روایت ہے کہ جب حضرت مسجد سے اٹھے تو صحابہ آپ کے گھر پہونچنے تک کھڑے رہتے نیز انس کی روایت ہے کہ حضرت وہیں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا آپ اپنی جگہ سے ذرا کھسک گئے اس نے کہا یا رسول اللہ جگہ تو بہتیری ہے فرمایا آئے مسلمان کا حق ہے کہ اگلا بھائی کچھ اس کے لئے کھسک جائے۔ ہاں ظلم و جبر کے ڈر سے کھڑے ہونا۔ سو اس پر معافی کی امید ہے سنن ابن ماجہ میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

اس امت کی مجبوری امور سے درگذر فرمائی ہے۔

(۲۱) کھڑے پینے سے ممانعت آئی ہے جسے علماء نے کراہت تنزیہی پر حمل کیا ہے کیونکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض موقعوں میں کھڑے پینا ثابت ہے نیز سنن ترمذی وغیرہ میں صحابہ سے مروی ہے کہ ہم عہد نبوی میں چلتے پھرتے کھا لیتے اور کھڑے پی لیتے تھے اسی سے جوتہ وغیرہ پہنے ہوئے کھانا پینا بھی ثابت ہوا۔ کھانا کھاتے وقت جوتہ اتارنے کی بھی دارمی پر روایت ہے لیکن اس سے غرض صرف یہ خود شارع نے بیان فرمائی کہ اس میں تمہارے قدموں کی راحت ہے۔ (باقی باقی)

مسئلہ وحدۃ الوجود

از صوفی سید محمد صاحب از پٹیالہ دروازہ سرہندی

جناب ایڈیٹر صاحب اسلام علیک میں دیر سے آپ کے اخبار میں مسئلہ وحدۃ الوجود کا تذکرہ دیکھتا ہوں اور مدت سے مجھکو خیال تھا کہ اس مسئلہ کی تحقیق ہونی چاہیئے۔ سابق میں بطریق مناظرہ میں نے چند سوال اپنے رسالہ دین حق نما میں تحریر کرکے شائع کئے تھے انکا جواب آجتک کسی صاحب نے نہیں دیا۔ بالخصوص مرزا صاحب قادیانی کے ایک خلیفہ نے بڑی کروفر کے ساتھ ہم سے اُن سوالات کو لیکر مرزا صاحب کے پاس بھیجا اور یہ وعدہ کیا کہ ایک ماہ تک جواب منگا دونگا۔ ایک ماہ کے عرصہ میں جواب نہ آنے پر وہ بیچارہ معرض طعن ہوا اور اس طرف سے اس کی اس حماقت کے اظہار کے لئے اشتہار دئے گئے جنمیں سے بعض سوال کم۔ زیادہ کرکے آنجناب کی خدمت میں ارسال ہیں ان کو اپنے پرچہ میں جگہ دیں۔

(۱) موافق حدیث کان اللہ ولم یکن معہ شیئا ترجمہ تھا اللہ تعالےٰ اور نہیں تھی اُس کے ساتھ کوئی شے۔ ہر فرقہ اہل اسلام اس امر کا قائل ہے کہ تعدد قدما محال ہے یعنی حق تعالےٰ کے سوا قدم میں دوسرا وجود نہیں پایا جاتا اور عقلی دلائل بھی اس امر کے شاہد ہیں۔ تہافۃ الفلاسفہ امام غزالی رح ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ لامحدود ہے پس اول سوال ہمارا یہی ہے کہ جب تم مخلوقات کا وجود اللہ تعالےٰ کے وجود سے غیر سمجھتے ہو تو خداوند عالم تمہارے عقیدہ کے موافق لامحدود کیونکر ہوگا یہی مخلوق کا وجود اس کے لئے حد ہو جائیگا کیونکہ جہاں تک مخلوق ہوگی خدا تعالےٰ بحالت علیحدگی اس سے خارج ہوگا پس جہاں سے مخلوق کا وجود شروع ہوگا وہیں سے خدا کی حد ہوگی اور ظاہر کہ محدود خدا نہیں ہوسکتا پس معلوم ہوا کہ جو آپ صاحبان نے خدا سمجھا وہ حقیقت خدا نہیں بلکہ خدا وہی ہے جو بے حد ہے اور مخلوق اُس کے روبرو کوئی چیز نہیں یہی وحدۃ الوجود ہے

(۲) جس وسعت میں اسوقت مخلوق موجود ہے قبل از پیدائش مخلوق یہاں خدا ہی تھا یا کوئی اور چیز۔ اگر کوئی اور چیز تھی تو اس کو ثابت کریں اور اگر خدا ہی تھا تو تین حال سے خالی نہیں۔ یا مخلوقات کی موجودگی کے وقت فنا ہوگیا ہوگا۔ یا انتقال کرگیا ہوگا۔ یا بدل کر مخلوق ہوگیا ہوگا۔ یہ تینوں شقیں باطل ہیں۔ پس غیر باطل ہوکر بمقابل اللہ تعالےٰ موجودیت مخلوق باطل ہوئی اور صرف واحد وجود حقیقی اللہ تعالےٰ ثابت ہوا۔

(۳) وجود اور عدم باہم ضدین ہیں۔ اور اجتماع ضدین محال ہے پس اگر عدم کا وجود ہونا ممکن ہو تو وجود کا عدم ہونا بھی ممکن ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ قبل از پیدائش مخلوق معدوم تھی۔ پس جب عدمیت مخلوق وجودیت سے بدل گئی چاہیئے کہ وجودیت اللہ تعالےٰ عدمیت سے بدل جاوے اور یہ امر باطل ہے پس واحد وجود ازل ابد میں ایک ثابت ہوا۔

(۴) حکماء نے وجود کی تین طرح پر تقسیم کی ہے واجب الوجود۔ ممکن الوجود ممتنع الوجود۔ ممتنع الوجود وجود ہی نہیں رکھتا۔ ممکن الوجود کا عدم اور وجود برابر ہے۔ اور موافق ضابطہ اذا تعارضا تساقطا ممکن کا وجود ساقط ہوا پس صرف واحد وجود واجب الوجود ثابت ہوا۔

(۵) موجودات میں جو تعدد محسوس ہورہا ہے یہ تعدد حقیقی نہیں۔ اسلئے کہ دو چیزوں میں جب تک امر ثالث نہ ملے تغائر نہیں ہوتا اور ظاہر ہے کہ کوئی چیز اپنی ذات اور نفس سے ملاوٹ نہیں کھاتی پس امر ثالث یا تو وجود ہوگا یا عدم۔ محض اور وجود وجود سے منضم نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح عدم محض بھی وجود سے نہیں چسپاں ہوسکتی ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ پس دو وجودوں میں مابہ الامتیاز انتزاعی واختراعی امر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ اور اس کا وجود خارج میں موجود نہ ہوگا بلکہ صرف وہم اور اعتبار نے اس کو گھڑا ہوگا۔ جیسے پانچ عدد کی زوجیت اور تغائر وہمی و اعتباری اصلی وحدت کو نہیں توڑ سکتا۔ پس وحدۃ الوجود ثابت ہوا۔

(۶) وجود موجود سے متجاوز نہیں ہوسکتا۔ نہیں تو معدوم کی طرف متجاوز کریگا۔ جس سے اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ اسی طرح موجود وجود پر زیادہ

ہوگا نہیں تو عدم میں جائیگا اور یہ بھی اجتماع نقیضین ہے پس موجود اور وجود میں کسی قسم کا تفارق نہ ہوا۔ یہاں سے کل موجودات کی وحدت ثابت ہوئی۔

(۷) اگر خدا دو وجود مانے بھی جائیں یا وہ دونو باہم چسپاں ہونگے یا علیحدہ اور مباین۔ بہرحال ایک دوسرے کے لئے حال ہوگا یا محل اور اللہ تعالےٰ نہ حال ہوسکتا ہے نہ محل پس بمقابل اللہ تعالےٰ دوسرا وجود باطل ہوا۔ پس دو وجود باطل ہوکر ایک وجود ثابت ہوا۔ حدیث الا کل شے ما خلا اللہ باطل ترجمہ خبردار ہر شے اللہ تعالےٰ کے سوا ہے باطل ہے۔

(۸) العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث۔ ترجمہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے پس عالم حادث ہے۔ عالم کے حدوث کی دلیل حکماء اور متکلمین کے نزدیک یہی ہے اور ظاہر کہ عالم کے کل اجزا متغیر ہیں ورنہ یہ کلیہ غلط ٹھہریگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ عالم ایک عارضی امر ہے اور خارجی وجود نہیں رکھتا۔ پس وجود خارجی محض اللہ تعالےٰ کا وجود ہوا۔ یہی معنے وحدۃ الوجود کے ہیں۔

(۹) اللہ تعالےٰ بے ضد اور بے مثل ہے اس لئے کہ یہ امر دو متخالف یا متساوی وجودوں سے پیدا ہوتا ہے اور جو شخص مخلوقات کا وجود حقیقی خیال کرتا ہے بحالت موجودگی مخلوقات یا اللہ تعالےٰ کے وجود کا اس کو مخالف قرار دینا ہوگا (جیسے بعض حکماء اور متکلمین نے کلی مشکک کو اختراع کیا ہے) یا موافق یا بعض امر میں مخالف اور بعض میں موافق بہرحال ہر دو امر میں سے ایک ضرور ماننا پڑیگا۔ اگر مخالفت کا قائل ہوا تو اس نے خداوند عالم کے لئے ضد پیدا کی اور اگر موافق مانا تو مثل اور یہ ہر دو امر باطل ہیں۔ پس جو شخص دو وجودوں کا قائل ہوا اس کا مذہب باطل ہوا۔

(۱۰) جب مخلوقات اللہ تعالےٰ سے علیحدہ قائم بالذات قرار دیجاوے تو اللہ تعالےٰ کی طرح مخلوق بھی اپنے وجود میں مستقل ہوگی۔ اور جب مستقل ہوئی خدا کی اس کو ضرورت نہ ہوگی اور جب بے ضرورت ہوئی تو اللہ تعالےٰ کے قبضۂ قدرت سے باہر ہوگی اور یہ امر باطل ہے۔ پس مخلوقات کا اللہ تعالےٰ سے علیحدہ ہونا باطل ہوا۔

(۱۱) مخلوق متغیر ہے جو اللہ تعالےٰ کا علم اس کے ساتھ متعلق ہوگا وہ بھی متغیر ہوگا۔ اور علم صفت قدیم ہے اور قدیم شے تغیرات سے پاک ہوتی ہے یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ علم جو متغیر ہوتا ہے۔ خداوند عالم کی صفت نہ تھی اور خداوند عالم کی جہالت ثابت ہو نعوذ باللہ منہا یہ اعتراض بھی غیریت اور مخلوق کے قائم بالذات ہونے کی صورت پر مبنی ہے اسلئے کہ غیریت کی حالت کا علم حصولی ہوگا اور بحالت عینیت حضوری۔

(۱۲) جب مخلوق خدا سے علیحدہ ہوگی تو خدا اس کا پیدا کرنے والا نہ مانا جاویگا اسلئے کہ ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا تعلق خاص ہونا ضروری امر ہے وہو معکم اینما کنتم۔ اگر یہ کہا جاوے کہ اللہ تعالےٰ قادر ہے دور سے ہی پیدا کرسکتا ہے یہ غلط۔ کیونکہ قدرت طاقت کا نام ہے۔ جہاں قادر ہوگا وہیں قدرت ہوگی اس لئے کہ قدرت قادر کی صفت ہے اور صفت موصوف سے جدا نہیں ہوسکتی۔ ورنہ پیدا کرنے سے عاری ہوگا۔

(۱۳) اگر مخلوق خدا سے علیحدہ ہو لازم آتا ہے کہ نہ تو مخلوق خدا کی کلام سمجھ سکے اور نہ خدا مخلوق کی کیونکہ غیر جنس کی کلام سمجھ میں نہیں آسکتی۔ یہاں سے تمام آسمانی کتب کا بطلان ثابت ہوا اور یہ غیریت مخلوق اور خالق سے پیدا ہو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے اعتراض ہیں ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہوں گے اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں جو آیت اللہ تعالےٰ کی توحید کے ثبوت میں ہے میں اسی آیت سے وحدۃ الوجود ثابت کردونگا۔ اور آج تک اللہ تعالےٰ کے جاننے والوں میں ایسا کوئی بھی نہیں سنا گیا جس نے مخلوقات سے اللہ تعالےٰ کو علیحدہ کرکے دیکھا ہو۔ (باقی)

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۸؎ معہ محصولڈاک

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر آریوں اور مسلمانوں کی بحث۔ اسلام کی فتح قیمت ۱۰؎

مباحثہ نگینہ یہ وہ مشہور ومعروف مباحثہ ہے جو بمقام نگینہ ضلع بجنور آریوں اور اہل اسلام کے درمیان سات روز تک ہوتا رہا تھا اس میں اسلام کی ایسی نمایاں فتح ہوئی کہ خود آریوں کے مشہور لیڈر دھرم پال جی نے اس شکست کو مان لیا۔ قیمت ۸؎

مینجر اہلحدیث امرتسر

اسلام [illegible] - قوانین انگریزی اور اسلامی کا مقابلہ۔ اسلامی قانون کی فضیلت قیمت ۳؎

انتخاب الاخبار

ایک جاپانی پروفیسر مسٹر بس کاشیما باجازت سفیر جاپان بمقام بمبئی نعمت اسلام سے بہرہ ور ہوا۔ عبدالحمید نام رکھا گیا۔ پروفیسر مذکور کی عمر ۲۴ سال کی ہے۔ وہ عرصہ تک چین میں مدرس رہ چکے ہیں۔ اور اب مذہبی تعلیم کے حصول کی خاطر مکہ معظمہ اور اسلامی دنیا کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

علاقہ گیا کے ایک پنڈت رام چندر نامی مقام پورنیہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ آپ فارسی اور انگریزی خوانندہ اور صاحب جائیداد بھی ہیں۔ عمر ۴۵ سال ہے۔

روس سے ایک مقتدر اور متمول تاجر احمد بے حنفیاف نامی کی وفات کی خبر آئی ہے۔ مرحوم نے مسلمانوں کو علوم جدیدہ سے بہرہ ور کرنے کی نہایت کوشش کی اپنی عمر میں اپنے صرف سے سو کے قریب ابتدائی مدارس قائم کیے اور دس ہزار روبل سالانہ کی جائیداد سے اورن برگ میں ایک کالج بھی قائم کیا۔

محمد عبدالہادی صاحب بسوی اپنے لیے ناظرین اہلحدیث سے دعائے صحت کی التجا کرتے ہیں۔

اپریل ۱۸۹۸ء سے لیکر جبکہ طاعون پہلی دفعہ کلکتہ میں نمودار ہوا تھا۔ آجتک وہاں قریباً پچاس ہزار اشخاص اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں۔

مقام پورنیہ میں بقر عید کے روز جو بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد پر حملہ کیا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں کو مارا پیٹا تھا ان میں سے بارہ مجرموں کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک قید کی سزا ہوئی۔

کلکتہ میں آجکل ایک عجیب و غریب فوٹو کا چرچا ہو رہا ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ بابو بنجیت چندر ایم۔ اے۔ بی۔ ایل پلیڈر پٹنہ نے اپنی اور اپنے بھائی کی بیوی کا فوٹو اتروایا۔ لیکن جب فوٹوگرافر نے فوٹو لیا، پلیٹ دھو رہا تھا۔ تو اس نے اس میں ایک تیسرا فوٹو بھی اترا ہوا دیکھا۔ بابو صاحب سے شناخت کرانے پر معلوم ہوا کہ یہ انکی سابقہ بیوی کی شکل ہے۔ جسے فوت ہوئے دو سال ہو چکے تھے۔ اسکا لباس بھی بالکل وہی تھا جو وہ زندگی کی حالت میں پہنا کرتی تھی۔ اور تعجب تر یہ تھا کہ باقی دو تصویروں کے خلاف اس تصویر کے عقب کی اشیاء کا عکس بھی پلیٹ پر دکھائی دیتا تھا۔ گویا کہ یہ شکل بالکل شفاف تھی یہ فوٹو کلکتہ کے بہت سے فوٹوگرافروں اور سائنس دان عالموں کو دکھایا گیا۔ اور سب نے اس سے غایت دلچسپی اور تعجب کا اظہار کیا۔

ولایت کے ایک سائنس دان پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکی بدولت وہ ناگہانی اسباب سے مرے ہوئے اشخاص کو زندہ کر سکنے کا دعویٰ کرتا ہے۔

کالے پانی (حبس دوام بعبور دریائے شور) کی سزا آئندہ صرف عمر قیدیوں کو دیجائیگی۔ وہاں میعادی قیدیوں کے رکھنے کے بارکوں میں بالکل گنجائش نہیں رہی۔ عمر قیدی بھی وہی کالے پانی (جزیرہ انڈیمان) بھیجا جائیگا جس کی عمر ۴۵ سال نہیں بلکہ ۴۰ سال سے زیادہ ہوگی۔

آگرہ میں امیر صاحب کو فوجی ریویو دکھلانے کیلئے۔ فوج کے جمع کرنے پر ۲½ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے۔

سردار محمد ایوب خان جاپان کی سیر کر کے ہندوستان واپس آرہے ہیں۔ وہ ہفتہ عشرہ بمبئی میں داخل ہو جاوینگے۔

فلپائن میں پارلیمنٹ۔ جزائر فلپائن کی عیسائی رعایا میں اب بالکل امن و امان ہے۔ اسلئے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے فلپائن کی پہلی پارلیمنٹ کے ممبروں کے انتخاب کرنے کا حکم دیدیا۔ ۳۰ جولائی کو ممبروں کا انتخاب ہوگا۔

علیگڈھ کالج کے تنازعہ کا فیصلہ مسٹر آرچبولڈ پرنسپل علیگڈھ کالج نے چھ مخرج طلباء کو مکرر داخل کالج کر لیا۔ بلکہ مہربانی فرما کر غلام حسین طالب علم بی۔ اے کلاس کا قصور بھی معاف کر دیا اور اس کی فیس بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہونے کی بھیجدی۔

امریکہ کی فوج سلطنت متحدہ کے سررشتہ جنگ نے آئندہ سے حبشی رکروٹوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی ممانعت اسلئے کر دی ہے کہ فوج میں حبشی رکروٹوں کی معینہ تعداد پوری ہو گئی۔

افسوس مولانا محمد حسن صاحب سرائے مظفر ضلع سارن کے عارضہ طاعون سے انتقال کر گئے۔ ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

مولانا صاحب جلسہ (بنگال) میں تشریف لے گئے ہوئے ہیں اسلئے نوٹ شائع نہیں ہوئے۔

خداوند کی ماں:۔ امہات المومنین کا الزامی جواب عیسائی مذہب کا ابطال مفسران اناجیل کے اقوال سے ایک لاثانی گرجہ ایک لاجواب زور قلم کا نتیجہ ہے قیمت مع محصول ۱ر

نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

بال اڑانیکا پوڈر عرق تیل و صابون وغیرہ کافور کا گلاس۔ پارے کی گولی و گلاس۔ گندھک کا گلاس پلا کافور۔ ابٹن منجن۔ انجن۔ ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

عجیب و غریب آزمودہ نسخے رسالہ مجربات شہرہ میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ امرت کی شیشی خریدنے والے کو مفت نذر کیا جاتا ہے
امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ اس کے خریدار ہیں جو تمام اشتہاری ادویات سے بدظن ہوا کرتے ہیں انکے واسطے
یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فوائد سے آگاہ ہو کر ویدک ادویات پر عشق کریں۔

امرت کی دھارا

جس قدر نام پایا ہے اسکی مکمل تشریح و تعریف کیواسطے تو ایک علیحدہ کتاب چاہیے مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھوں بچوں جوانوں عورتوں کو ہوتی ہیں ان سب کے دفع کے لئے اکسیر اعظم ہے طرفہ تو یہ ہے کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سر درد و بخار۔ زکام۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دمہ۔ نمونیا۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ پیٹ درد و پیٹ کا پھولنا۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ درد قولنج۔ ترازو معدہ۔ اپھارہ۔ حرقت المعدہ۔ ریح البطن۔ پھوڑہ معدہ۔ استسقاء جیب۔ قے۔ بے رنگی۔ درد دانت۔ داڑھ۔ مسوڑھوں کا پھولنا۔ مسوڑھوں کا [illegible] دانتوں سے خون جانا۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ جی متلانا۔ خون کی قے۔ ورم معدہ
درد کان۔ کانوں میں کھجلی۔ ورم گوش۔ کرم کان۔ بواسیر ناک۔ ناک میں پھنسیاں۔ بدبو۔ بے ذبی۔ چھینکیں آنا۔ درد آنکھ۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ زخم۔ کان بجنا۔ ران کا لاسنا۔
پیٹ درد۔ حلق بیٹھ جانا۔ جسم میں چھالے۔ بخش۔ سوجنا۔ نہروا۔ ڈنگ۔ سوزاک۔ آتشک۔ بد۔ گلٹیاں۔ ورم۔ تمام دردِ اندرونی۔ تمام درد بیرونی۔ گنٹھیا۔ عرق النساء۔
شکن باؤ۔ چوٹ۔ طاعون۔ بالی گرد۔ خنجیران۔ سوزش پستان۔ بواسیر۔ تپ دق۔ سل۔ پرسوت زناں۔ یرقان۔ کانچ۔ امراض بچگان۔ بچہ کا دودھ نہ پینا۔ قوبہ
اطفال۔ سرسام۔ کھوسا۔ حس و حرکت جاتے رہنا۔ لقوہ۔ فالج۔ خارش۔ داد۔ خنازیر۔ نزلہ۔ چشم۔ سوج زبان۔ سوج لب۔ پھٹے لب۔ کیڑہ دانت۔ گلے پڑنا۔ ورم پستان
جلاو دھس۔ درد جگر۔ ریح۔ نفخ جگر۔ سوء القنیہ۔ طحال۔ بھگندر۔ ورم گردہ یا مثانہ۔ ورم خصیہ۔ فتق۔ درد ودم رحم۔ درد پشت۔ پنڈلیوں کا پھولنا۔ ناسور۔ آگ سے جلنا۔ کثرت
پسینہ۔ پچپاکی۔ قبض دائمی۔ بخار۔ امراض دل۔ نامردی وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ امرت کی دھارا جس جیب میں ہے امراض سے محفوظ ہے۔ امرت کی دھارا جس حکیم کے پاس رہتی ہے
اسے اور ادویات کی کیا ضرورت ہے امرت کی دھارا کے سامنے ادویات کے بوجھ وار بکس سب ہیچ ہیں۔ امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے کہ اسکی
پانچ چھ سو شیشیاں ماہوار بکتی ہیں جس نے ایک مرتبہ منگوایا ہمیشہ کے لئے اپنا یا بنا لیا۔ احتیاط [illegible] ہے کہ امرت کی دھارا کا بہت نام دیکھ کر بہت لوگوں نے
جھوٹے اشتہار دیئے ہیں اور ہماری فہرست نقل کر دی ہے اس واسطے احتیاط [illegible] کی دھارا کے ہزاروں سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں
دق طاعون سل آتشک سوزاک وغیرہ جیسی سخت امراض کے واسطے [illegible] اور ذکر ہی کیا ہے وہ تو دیکھتے ہی دم دبا کر بھاگتی ہیں فہرست
طلب کریں مفصل حال معلوم ہوگا قیمت فی شیشی [illegible] نمونہ [illegible] اشتہار مفت نہیں مل سکتی

صاحبو! ایک بہت [illegible] میرے اس لکھنے کو [illegible] نہ سمجھو [illegible] لیکن [illegible] ایسا [illegible] ہمیشہ [illegible] ہے کہ رسالہ [illegible] ہے سچ سچ امرت کی دھارا کی تعریف کرنی قلم
ہوتی ہیں کھانے اور لگانے کے کام آتی ہے [illegible] ہے اسی پر مفید ثابت ہوئی ہے دن بدن نئے نئے اوصاف ظاہر
[illegible] محفوظ رکھ سکتی ہے + آمین!

المحدیث خریدار نمبر [illegible] جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] مدرس [illegible] و ضلع گوجرانوالہ
PONDRA

ٹھاکر دت شرما ویدیا مالک و موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و دفیلو اکثر و مصنف رسالہ جات طبی لاہور

حسب الارشاد ابوالوفا مولوی ثناء اللہ (مولوی فاضل) اہلحدیث پریس میں چھپکر شائع ہوا۔

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L N°. 352

اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھو کسی کی گفتار ... بلکہ اصل ...

نمبر ۲۳ جلد ۴

مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے " " ؏
رؤساء و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے عار
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

یوم جمعہ - مورخہ ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

اقانیم ثلاثہ پر محققانہ نظر

(ماخوذ از عصر جدید)

اقانیم جمع اقنوم کی ہے یہ لفظ سریانی زبان کا ہے - اقنوم کے معنے اصل کے ہیں اور یہ مسئلہ مترادف مسئلہ التثلیث فی التوحید ہے سنہ ۳۲۳ مسیحی میں اعلام نصاریٰ نے یہ مسئلہ ایجاد کیا ہے - چنانچہ بحکم شاہ قسطنطین شہر نائس میں کمیٹی علماء نصاریٰ کی سنہ ۳۲۵ء میں محض اس غرض سے قائم ہوئی تھی - کہ مسئلہ تثلیث اور الوہیت مسیح کو طے کریں - چنانچہ طے ہوا - اور مذہب مسیحی کا یہ مسئلہ اصل اصول دین قرار پایا ہے -

غالباً الوہیت مسیح کا مسئلہ نصاریٰ نے یہود سے اخذ کیا ہے چونکہ وہ جناب عزیز کو ابن اللہ کہتے ہیں اور نصاریٰ ہم سواد یہود کے ہیں - اسی طرح اقانیم ثلاثہ کا مسئلہ جو ملک یونان و ہندوستان میں رائج تھا - نصاریٰ نے یہود سے یا یونان یا ہندوستان کے باشندوں سے اخذ کیا ہوگا ۔

اسکی تحقیق کہ یونان و یہود سے یہ مسئلہ لیا گیا ہے یا ہندوستان سے لیا ہے بہت امر دشوار ہے جبکہ کتب سیر و تواریخ خاموش ہیں اور تمادی ایام طالع تحقیق ہے -

حکماء موحدین یونان کی کوشش سے اقنوم ثلاثہ کی بنیاد ملک یونان میں متزلزل ہوئی ہے کیونکہ انھوں نے موجودات عالم کے وجود کی تقسیم بدیں تفصیل کی ہے جسکا وجود واجب الذات ہے وہ واجب الوجود ہے جیسی مراد انکی یہ ہے کہ جب تک وہ خالق عالم جسکا وجود واجب ہے (یعنی لازم ہے) نہ ہوتا تو عالم موجود نہ ہوتا - اور اگر موجود ہونا اس کا ممتنع ہو - وہ ممتنع الوجود ہے - ورنہ ممکن الوجود ہے فلاسفہ قدیم کی اصطلاح میں ممکن وہ ہے - جو مسبوق بالعدم ہو - جس سے مراد ان کی یہ ہے کہ ممکن قبل موجود ہونے کے معدوم تھا - مانند اس عالم کے کہ پیشتر معدوم تھا - پھر موجود ہوا ہے - اس لئے اس کو عالم حادث کہتے ہیں - پس لفظ ممکن و حادث مترادف المعنی ہیں ہنود کے مذہب میں اعلام براہمہ اقنوم ثلاثہ سے مراد - برہما - بشن - مہیش کو لیتے ہیں

وہ ہر ایک کی خدمات جداگانہ رکھتے ہیں کوئی پیدا کرتا ہے کوئی مارتا ہے کوئی پرورش کرتا ہے +

علمائے نصاریٰ نے اقنوم ثلاثہ کی توضیح و تشریح بدیں طور کی ہے ۱ اگر ذات کا اتصاف ساتھ وجود کے ہو۔ وہ اقنوم پدری ہے ۲ اگر اتصاف ساتھ حیات کی ہو۔ وہ اقنوم روح القدس ہے ۳ اگر اتصاف ساتھ علم کے ہو وہ اقنوم پسری ہے المختصر اقنوم پدری سے مراد ذات واجب الوجود ہے۔ اور اقنوم پسری سے مراد مسیح ہیں اقنوم روح القدس سے مراد جبرائیل ہیں واجب الوجود قدیم بالذات ہے۔ اور مسیح اور روح القدس دونوں حادث بالذات ہیں مسیح انیس سو برس سے زیادہ زمانہ ہوا ہے کہ وہ حادث ہوئے ہیں۔ اور اور روح القدس مسیح سے زیادہ معمر ہیں بہرکیف یہ دونوں حادث ہیں حادث و قدیم کا اتحاد عقلاً و نقلاً منع ہے جبکہ دونوں جنسیت میں مغائر اور متناقض ہیں +

اس تمہید کے بعد جبکہ یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ناظرین کو آگاہ کروں کہ اس مسئلہ میں دو مطلب قابل توجہ ہیں۔

مطلب اول:۔ اقانیم سہگانہ کی ماہیت وحقیقت کیا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ جسکو نصاریٰ ساتھ اقنوم پدری کے تعبیر کرتے ہیں۔ وہ اس درجہ مجہول الکنہ والماہیت ہے کہ جسکی نسبت قرآن ہدایت کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے الی ربک المنتہی (یعنی تم اپنے رب تک پہونچکے کلام اور قیل وقال کو کوتاہ کرو)

مسلمانوں کا خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے جسم وجسمانیت سے پاک و پاکیزہ ہے۔ نہ مکان رکھتا ہے نہ محل مقام رکھتا ہے ہر جگہ موجود ہے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ بیمثال و بیمثل ہے کوئی شے اسکی مثل نہیں ہے۔ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ قادر و توانا اور قوی ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ نہ زن و فرزند رکھتا ہے لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا۔ قدیم بالذات اور ازلی و ابدی اور حی و مدرک اور علیم و حکیم اور خالق و رازق ہے مگر نصاریٰ کا اقنوم پدری بے رحم اور بے پروا اور عاجز و مجبور ہے اور صاحب زن و فرزند اور محل حوادث ہے مسیح کا یہ ارشاد ایلی ایلی لما سبقتنی (ترجمہ۔ اے میرے خدا اے میرے

خدا تو نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے۔ ان سب امور کی سے پتہ کرتا ہم قادر ہوتا تو اکلوتے پسر کے استغاثہ کو سنکر مدد دیتا اور صلیب پر دیتا اور تیس برس تک معمولی آدمیوں کی پیشہ نجاری نہ کرتا اور نہ کسی قسم کے کرامت معجزے مسیح سے ظاہر ہونے دیتے یہ ماہیت وحقیقت اقنوم پدری کی ہے +

مسیح اور روح القدس کی ماہیت وحقیقت حدوث و امکان ہے۔ ان دونوں کے حالات خود دلائل حدوث ہیں +

مطلب دوم۔ آیا اقانیم ثلاثہ کی عظمت وجلالت نصاریٰ کس درجہ کرتے ہیں۔ اقنوم پدری کی عظمت وجلالت مانند احاد ناس اور فرومن الافراد کے برابر بھی نہیں کرتے ہیں نصاریٰ جسقدر صفات منافی قدم ہیں وہ اقنوم پدری کی ثابت کرتے ہیں۔ اسکو محل حوادث قرار دیتے ہیں اور مجبور و عاجز اور صاحب عیال اسکو بتلاتے ہیں اضافت اقنوم کی طرف لفظ پدری کی منافی عظمت وجلالت خداوندی ہے۔

اقنوم پسری تیس برس تک نصاریٰ کا مسیح جسکو ساتھ اقنوم پسری کی تعبیر کرتا ہیں خانہ نشین رہا۔ نہ اس نے انجیل کی منادی سنائی اور نہ کرامت و معجزہ کو دکھایا نہ کوئی فرشتہ اس پر نازل ہوا ہے اور اس کا پیشہ نجاری کا پیشہ کرتا رہا۔ باب اول لوقا کا درس ۲۶ اور ۳۰ دیکھو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے یعنی خداوند مسیح نے نہ منادی سنائی نہ کوئی کرامت دکھائی بلکہ اقنوم پدری نے ابن پسری کو صلیب تک بلکہ بعد صلیب بھی بے خبری کی حالت میں ہر چند ایلی ایلی پکارا کسی نے دادرسی نہیں کی۔ مدتوں صلیب پر لٹکا رہا۔

(قریباً یہی اعتراض اولیاء اللہ کی شہادت پر ہو سکتا ہے ایڈیٹر)

اقنوم روح القدس۔ یہ روح پاک رفیق وجلیس مدتوں شمعون کاہن کے یروشلم میں ساتھ رہی ہے باب اول لوقا درس ۲۷ اور درس ۳۰ کو پڑھنا چاہئے جس میں صاف صاف لکھا ہے کہ روح القدس نے شمعون کاہن کو خبر دی تھی کہ جب تک تو خداوند مسیح کو نہ دیکھیگا نہ مریگا۔ اور باب دہم مرقس درس ۲۸ لغایت ۳۰ ملاحظہ ہو جسمیں لکھا ہے کہ روح ناپاک ہے۔ جو شمعون کاہن کے پاس تھی الحاصل اعلام نصاریٰ نے غور نہیں کیا کہ خالق عالم عزوجل

نے کس درجہ جناب روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قبل عروج آسمانی اور بعد عروج کے اعانت انکی کے **واقعات قبل عروج** گہوارہ میں قوت گویائی عطا کی ہے سورہ مریم میں خدا فرماتا ہے قال انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا رہیں خدا کا بندہ ہوں مجھکو کتاب انجیل دی ہے اور مجھکو نبی گردانا ہے)

اس گویائی گہوارہ نے یہ فائدہ دکھایا کہ یہود کا اتہام نازیبا رفع ہوگیا اور اس نمایاں کرامت کیوجہ سے سیدہ نساء عالم مادر جناب مسیح مقدس قرار پائیں اور صدہا مخذوم و مبروص و کور مادرزاد کو صحت ملی ہے +

بعد عروج کے واقعات سے عظمت وجلالت حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ ظاہر ہوئی کہ فرقہ یہود کا لپسپا ہوا - اور دین مسیحی ملک ملک کے سکان چہ رعایا چہ برایا چہ سلطان دین حق پر ایمان لائے اور نجات ابدی پائی +

اکثر فرق مسیحی قائل عبودیت مسیح اور عروج مسیح اور نبوت مسیح کے ہیں جنکی توضیح بعد کو انشاءاللہ کرونگا - اسلام تنہا مدعی نہیں ہے گو اسلامی آسمانی کتاب جسکا نام قرآن پاک ہے وہ وحدانیت خدا اور عبودیت مسیح کو ثابت کرتا ہے لیکن مخالفین قرآن مجید اسکو تسلیم نہیں کریں گے - لہٰذا میں اس مقام پر بعض کتب عتیق کی عبارت پر اکتفا کرتا ہوں جنمیں کسی شخص قیل وقال نہیں ہے -

کتاب لیسعیاہ نبی (٦) رب الافواج فرماتا ہے کہ میں اول ہوں اور میں آخر ہوں - کتاب مذکور [illegible] تم جانو اور مجھپر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ میں وہی ہوں - مجھ سے آگے خدا نہ تھا اور میرے بعد کوئی نہ ہوگا -

باقی کتاب استثنا اور کتاب یوشع اور شمویل وسلاطین شہادت دیتی ہیں کہ خدا واحد یگانہ ہے - باوجودیکہ یہ کتب سماوی وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں اور ان کتب کو بیبل میں داخل جانتے ہیں تاہم مشرک کہلاتے ہیں - والسلام علی من اتبع الہدیٰ - سید محمد رضا ترمذی بلگرامی

اڈیٹر صاحب اہل فقہ جواب دیں

٢٠ فروری کے پرچہ میں ہم نے اس عنوان سے ایک سوال کیا تھا جسکا جواب آجتک اہل فقہ نے نہ دیا - اس لئے ہم مکرر الغرض یاددہانی اس سوال کو لکھتے ہیں شاید اڈیٹر صاحب توجہ فرما کر جواب عنایت کریں - وہ سوال یہ ہے :-

"اہل فقہ کے ہر ایک نمبر میں لکھا ہوتا ہے الجرح علی البخاری یعنی امام بخاری کی عیب شماری جس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اہل فقہ کا اڈیٹر اس کے نامہ نگار امام بخاری کو معتبر اور ثقہ نہیں جانتے تاہم اڈیٹر اہل فقہ ۱۳ فروری کے صفحہ پر لکھتا ہے کہ "ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم امام بخاری کی توہین کرتے ہیں" اچھا تو اب سوال یہ ہے کہ جس طرح الجرح علی البخاری لکھنے سے آپ توہین بخاری نہیں کرتے - کیا کسی غیر حنفی مثل شافعی حنبلی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ الجرح علی ابی حنیفہ کے عنوان سے امام ابوحنیفہ مرحوم کے قبائح اور عیوب شمار کرے تو پھر آپ ایسے شخص کو امام کی توہین کرنیوالا تو نہ جانینگے ؟ مہربانی سے دو حرفہ جواب دیں + (اڈیٹر)

امام بخاری کی توہین کرنیوالا کون ہے؟

بعد سلام اینکہ عرصہ ہوا کہ ایک خط جسکی نقل ذیل میں ہے ہمنے اڈیٹر اہل فقہ کو لکھا تھا مگر اس نے کچھ خیال نہیں کیا - اس لئے حضور کو تکلیف دیتا ہوں کہ براہ مہربانی اپنے اخبار اہل حدیث میں اس کو شائع کرا دیجئے ١٥ - مارچ سنہ ١٩١٠ء سے معلوم ہوا کہ کسی شخص نے حضور کو لکھا ہے کہ اڈیٹر اہل فقہ کا جواب مت دیجئے[ل] اور آپنے بھی اس مشورہ کو منظور کیا جناب من ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اہل فقہ کا جواب ہمیشہ دیا جاوے اگر نہ دیا جاویگا - تو اور شیر ہو جاویگا - آپ ضرور اس کا جواب دیا کیجئے امید ہے کہ اور لوگ بھی رائے دینگے + راقم کریم الدین از سیلان

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے پر ایک عمدہ بحث

(از مولوی عبد العظیم صاحب حیدرآبادی)

ایک پرچہ اہل فقہ مورخہ ۸ محرم کا میری نظر سے گذرا - اس میں ایک فاضل نامہ نگار کا مضمون بایں عنوان (کھنی میں آیا امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے پر ایک عمدہ بحث) مگر ناظرین کو دیکھتے ہوئے بار بار ہنسی بھی آتی تھی اور ایک وجہ رونا بھی - ہنسی تو اسوجہ سے کہ ان اہل الرائے کو اہل حدیث کے مقابلہ میں آ کر

ل جواب دینے سے نہیں روکا بلکہ اہل فقہ کی طرح لکھنے سے روکا ہے (ایڈیٹر)

ہوتے کتنی دقتیں پیش آتی ہیں کہ انشاء اللہ جب اہل حدیث اہل فقہ سے مقابلہ کرنے لگا تو میاں جی چوکڑی بھول گئے کہیں سند ملتا نہیں تقریریں جتنی بریع ہوتی ہیں۔ وہ سب پریشان اور رونا اس وجہ سے کہ ان لوگوں کو فقہ ہی مبارک ہو۔ یہ اپنی غیر مذاق علم حدیث میں بحث کرنے آتے ہیں افسوس کہ اس وجہ سے کبھی کہیں تو حدیث کا مطلب غلط تحریر کر دیتے ہیں۔ کہیں صاف حدیث ہی سے انکار کر دیتے ہیں اور کہیں حدیث کے ایک آدھ لفظ کو چھپا دیتے ہیں جیسے ہم ابھی اس مضمون میں اہل فقہ کے فاضل نامہ نگار کا ٹھوکریں کھانا ثابت کریں گے +

اہل فقہ کے کمپنی والو۔ جب تم نے دعویٰ کر لیا کہ فقہ ہی حدیث ہے تو پھر تم حدیث کو اپنے دلائل میں کیوں پیش کرتے ہو۔ تمہاری عمر تو فقہ ہی میں گذری پھر حدیث پاک کو تم نے کیا سمجھا جو بحث کر کے منہ لال کیا۔ ابھی ذرا احادیث کو تو کسی محدث سے نکالو۔ پھر آ کر ہم سے سوالات کرو اگر احادیث تمہارے نکلے ہوتے تو کبھی اتنی لغزشیں تمکو نصیب نہ ہوتیں دیکھئے اول تو فاضل نامہ نگار نے سورۂ فاتحہ خلف امام نہ پڑھنے پر اس آیت کو پیش کیا ہے جسکا جواب بارہا دیا گیا۔ وہ یہ ہے۔ اذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون۔ یہاں تو اسکا جواب صرف اتنا دیکر چلتا ہوں کہ اس آیت سے سورہ فاتحہ مستثنیٰ ہی رہیگا مطمئن رہئے ابھی آئندہ اس آیت کا پر تسلی بخش جواب دونگا۔

اس آیت کے پیش کرنے کے بعد فاضل نامہ نگار نے نسائی کی یہ حدیث پیش کی ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللهم ربنا لك الحمد۔ اس حدیث کے اس ٹکڑے واذا قرء فانصتوا سے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے۔ سنئے اس حدیث میں تعلیم اس بات کی ہے کہ رکوع تکبیر وغیرہ سب موافق امام کے کریں۔ رہا وہ لفظ واذا قرء فانصتوا یہ بھی صحیح ہے یعنی جب امام قرأت شروع کرے تو تم خاموش رہو۔ الحمد للہ کہ اہل حدیث اس کے سچے عامل ہیں کیونکہ سورۂ فاتحہ نفس ہی میں پڑھا کرتے ہیں نہ پکار کر اور جہراً اور ان کے مقابلہ پر یہ آیت پیش کی جاتی ہے سخت غلطی ہے اس لئے کہ سکوت اور انصات اسی شخص کو ہے جو آواز کرے۔ اور نفس میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی نہ اس حدیث میں ممانعت ہے۔ نہ ہی آیت بالا میں بلکہ دیکھو حدیث مسلم سے سورۂ فاتحہ کا نفس میں پڑھنا معلوم ہوتا ہے اور یہ حدیث مسلم کی اس حدیث نسائی کو واضح کر دیتی ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوٰۃ لم یقرء فیہا بام القرآن فھی خداج ثلاثا غیر تمام فقیل لابی ھریرۃ انا نکون وراء الامام فقال اقرء بها فی نفسك۔ یہ دونوں حدیثیں یعنی نسائی کی وہ حدیث اور مسلم کی یہ حدیث دونوں ابوہریرہ کی روایت سے ہیں۔ حدیث نسائی مجمل ہے مسلم کی یہ حدیث اسکی مفسر ہے۔ اگر حدیث نسائی کو مجمل نہ جانیں اور اسکو مفسر تو ابوہریرہ کا کلام دو طرح سے کہنا لازم آئیگا اور یہ مقتضیٰ اہلحدیث کا نہیں۔ اس لئے دو حدیثوں میں تطبیق دیا کرتے ہیں۔ غرض اس حدیث مسلم کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت نے تین بار فرمایا۔ جو شخص نماز پڑھے اور سورۂ فاتحہ کو نہ پڑھے۔ تو نماز اس شخص کی بیکار ہے اور نماز غیر تمام ہوگی جب یہ حدیث سنی گئی تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ کیا ہم امام کے پیچھے رہیں۔ تب بھی سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ ابوہریرہ نے کہا۔ ہاں نفس میں پڑھا کرو۔ یہ حکم ابوہریرہ کا اسی لئے تھا کہ نفس میں پڑھنے سے نہ وہ آیت صادق آتی ہے نہ اون کی دوسری روایت متناقض ہوتی ہے۔ اگر تمہاری اس استدلال سے انکار ہے۔ تو ہمیں سمجھائیں کہ ایک روایت ابوہریرہ کی نسائی میں ایک طرح سے کیسے وارد ہے اور مسلم میں ایک طرح سے کیسے۔ ہمارے نزدیک تو دونوں حدیثیں در اصل ایک ہی ہیں مگر کوئی عالم سمجھدار ہو تو سمجھے کم فہم کیا سمجھیں گے اور پھر دوسری حدیث جو ابن حمید بیہقی کی ابی العالیہ سے نقل کیا کہ صحابہ سب سکوت کرتے تھے۔ تو اسکا بھی یہی جواب ہے کہ بیشک صحابہ سکوت فرماتے ہونگے۔ اسی طرح اہلحدیث بھی سکوت ہی کرتے ہیں کب وہ آواز کے ساتھ پیچھے امام کے قراۃ فاتحہ کرتے ہیں۔ ذرا سمجھ کر تقریر کرو۔ تقریر میں اتنے پریشان نہ ہو جاؤ اور حدیث عبادۃ ابن [illegible] جو پیش کی ہے۔ لا یقرءن احد منکم شیئا اذا جھرت بالقرآن یہ حدیث دارقطنی کی روایت سے ہے خود نامہ نگار نے لکھا ہے قال الدارقطنی رجالہ کلھم ثقات۔

ہم نے جہاں کہ اتنی عبارت ہے اسی جگہ دیکھا تو حدیث عبادۃ ابن صامت کی اسی طرح نہیں پائی جسطرح کہ نامہ نگار نے لکھا تھا۔ بلکہ وہاں کی عبارت پوری ہم نقل کرتے ہیں عن عبادۃ ابن الصامت قال لا یقرءن احد منکم شیئا من القرآن اذا جھرت بالقراءۃ الا بام القرآن قال الدارقطنی رجالہ کلھم ثقات

نوٹ
آجکل کسی یہ امر تعلیم یافتہ نوجوانوں تجارت کو حقارت [illegible] ہیں اور کوئی شے [illegible] نوجوانوں کے لئے کرنے کو نا اس [illegible] ایک دوکان داری کی ہو اس [illegible] مال جیسے [illegible] [illegible] موم بتیاں [illegible] [illegible] [illegible] بٹن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پوڈر [illegible] [illegible] دوکانوں کے بکثرت ہیں جو حضرت لاہور [illegible] [illegible] ہیں کوئی [illegible]
دوکان سی ایک دفعہ [illegible] ہمیشہ کے لئے [illegible] نوٹ جاری [illegible] کیجاتی ہیں [illegible] ولائتی جواب [illegible] [illegible]
المشتہر [illegible] ڈبی بازار۔

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد کامل بجواب تہذیب الاسلام دہرمپال قیمت عہ ترک اسلام بجواب ترک اسلام دہرمپال قیمت [illegible] منیجر

ترجمہ کوئی تم میں جب امام قرأۃ شروع کرے تو کچھ بھی نہ پڑھے مگر ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ۔ نامہ نگار صاحب نے صرف اپنی چالاکی سے اپنا مطلب نکالنے کے لئے الا بام القرآن کو چھپا دیا (تلفظ) اور سنو جیسے اس حدیث کے لفظ شیئاً سے سورہ فاتحہ مستثنیٰ ہے اسی طرح حدیث مسلم لا تقرؤا مع الامام فی شئی سے بھی سورہ فاتحہ مستثنیٰ ہی ہے آپ اس کو حدیث بالا پر قیاس کیجئے کیونکہ اس میں بھی لفظ شئے ہے اس میں بھی لفظ شئے مگر وہ حدیث واضح ہے جس میں ایک دو الفاظ حدیث مسلم سے بڑھے ہوئے ہی ہیں اور اس میں سورۂ فاتحہ کا استثنا بھی ظاہر ہے اور جو حدیث نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے نماز پڑھنے کے بعد پوچھا کس نے میرے پیچھے قراۃ کی پھر آپ نے کہا کیا تو مجھے جھگڑتا ہے۔ اسے سنو بھائیو! انصاف سے سنو۔ وہ صحابی آواز سے پیچھے حضرت کے پڑھتے تھے جبھی آنحضرت نے آواز کو سنکر ممانعت فرمایا کہ آواز سے کوئی خلف امام نہ پڑھے نہ آپ نے یہ ممانعت کیا کہ نفس میں بھی نہ پڑھے۔ اور جو عمران ابن حصین سے حدیث نقل کیا ہے کہ نماز ظہر۔ عصر میں پیچھے آنحضرت کسی نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا تو آپ نے سنکر منع کیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ نامہ نگار کیوں یہ حدیث کو اپنے دلیل میں لایا ہے حالانکہ ان کا کوئی مطلب اس سے نہیں نکلتا۔ سچ ہے اہلحدیث کے مقابلہ میں آتے ہوئے پریشان رہجاتے ہیں۔ اس حدیث میں سبح اسم ربک الاعلیٰ سے ممانعت ہو نہ سورہ فاتحہ سے۔

ہم ابتک تو انہیں کے پیش کردہ دلائل کا رد کرتے آئے مگر اب یہاں سے قراۃ فاتحہ خلف امام کو ثابت کرتے ہیں لیکن اس ثبوت کے وقت ان کی اس پیش کی ہوئی آیت اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون :- ہی سے قرۃ فاتحہ خلف امام کو ثابت کرتے ہیں ذرا یہاں آپ ناظرین غور اور انصاف سے ملاحظہ کریں۔ پہلے تو ہم کہتے ہیں اور کچھ کہتے ہیں کہ اس کا محل نزول اور ہے مگر مجبوری تسلیم کرتے ہیں کہ یہ آیت نماز ہی کے لئے مخصوص ہے۔ یاد رکھو اس آیت کو پوری نقل کر دینے سے ہمارا مدعا بر آجاتا ہے اور ہماری دعویٰ اچھی طرح ثابت ہو جاتا ہے اور احادیث صحیحہ واردہ اس آیت کے بالکل مطابق بن جاتی ہیں آیت پوری نویں سپارہ میں یوں ہے وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ذرا آپ لوگ غور سے سمجھیں تو ثبوت قرءۃ فاتحہ خلف امام یہ یہ آیت کافی دلیل بن جاتی ہے ارشاد ہے جب قرآن پڑھا جا سکے تو سنتے رہو اور خاموش ہو جاؤ۔ شاید تم کو رحم ہو۔ اب یہاں سے ارشاد ہوتا ہے کہ کہیں اس آیت کے دیکھتے ہی سورۂ فاتحہ خلف امام کو بھی چھوڑ دو گے نہیں نہیں بلکہ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً تیرے پروردگار کا ذکر نفس میں کر۔ اب اس جگہ حدیث ابی ہریرہ کو جو مسلم سے میں نے نقل کر دیا ہے لگا دے تو بالکل اس آیت کے مطابق ہو جائیگا اور فرمان ابوہریرہ کا واذکر ربک فی نفسک بالکل اس آیت کے موافق۔ اور تشریح کی باقی ہے کہ ہمارے ارشاد فاستمعوا لہ وانصتوا سے مراد کیا ہے دون الجھر من القول پکار کر کچھ نہ پڑھیں۔ آہستہ نفس میں پڑھنے کی ممانعت نہیں۔

اور تشریح ہوتی ہے بالغدو والآصال صبح کے وقت اور مغرب اور عشا میں۔ اس کا مطلب یہ کہ یہ نمازیں ہیں انہیں میں امام کو جہر سے پڑھنا ہے تو تم فاستمعوا الخ سے سورہ فاتحہ چھوڑ دو گے بلکہ تم جہری نمازوں غدو و آصال میں بھی پر اپنے نفس میں ذکر خدا کرو۔ یعنی دوسرے الفاظ میں سورہ فاتحہ پڑھو۔ (تفسیر کبیر ملاحظہ ہو۔ ایڈیٹر)

اور زیادہ تشریح ہے ولا تکن من الغافلین کہیں لا تقربوا الصلوٰۃ کے مثل صرف اذا قرئ القرآن۔ الی۔ ترحمون کو دیکھ لیکر سورہ فاتحہ سے غافل ہو جاؤ ولا تکن من الغافلین اسپر نظر بار بار ڈالئے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کیجئے چلو ہمارا مطلب اس آیت سے الحمد للہ بہت اچھی طرح نکل آیا کہ سورہ فاتحہ کو جہری میں پڑھنا مقتدی پر لازم ہے۔ اب امید ہے کہ اہل فقہ کبھی پھر کبھی اس آیت کو اپنی دلیل میں پیش نہ کریگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب احادیث اس کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ بخاری۔ ابن ماجہ وغیرہما میں ہے لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب جو شخص سورہ فاتحہ کو نہ پڑھیگا اس کی نماز نہ ہوگی لفظ مَن میں مقتدی امام سب داخل ہیں۔ دوسرا ابن ماجہ میں ہے کل صلوٰۃ لا یقرء فیہا بام الکتاب فہی خداج ہر نماز جسمیں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے بیکار ناقص ہے کل صلوٰۃ میں فرض سنت سب داخل ہے۔ تیسرا عبادہ ابن صامت سے مروی ہے۔ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القرءۃ فلما انصرف قال انی اراکم تقرءون وراء امامکم قال قلنا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا

کلاہام القرآن ۔ ترجمہ حضرت صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور پیچھے کچھ صحابہ پڑھ رہے تھے جس سے آپ کو بار ہوتا تھا ۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ کچھ پڑھتے ہو ہرگز ایسا نہ کرنا ۔ مگر سورہ فاتحہ پڑھ لینا ۔ اس حدیث میں بیشک آنحضرت کا حکم رہا ہے کہ کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ کو ۔ اس حدیث میں صحابہ کا پڑھنا آواز سے تھا جبھی تو اُقلت علی القرءۃ ۔ قراۃ لوگوں کی آپ پر بھاری ہوئی ۔ ناظرین اس حدیث سے بڑھکر اور کونسی واضح حدیث دکھاؤں کتنا کھلا حکم آنحضرت کا ہے ۔ اشاعۃ اور مزید اطمینان کے لئے شیخ جز القراۃ میں حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ تعالے عنہ سے نکالا ہے عن رجل من اصحاب النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقرؤن والامام یقرأ قالوا انا لنفعل قال لا الا ان یقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب ۔ صححہ ابن حبان والحاکم والبیہقی وقال الحافظ ابن حجر اسنادہ حسن ترجمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ شاید میرے پیچھے کچھ پڑھتے ہو ۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم پڑھا کرتے ہیں آپ نے فرمایا دیکھو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور کچھ نہ پڑھنا ۔ دیکھی حدیث کیسی صاف ہے ۔ حضرت احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے ۔

اور لیجئے کہ تحریم صلوٰۃ لا یقرء فیہا بفاتحۃ الکتاب ۔ یعنی نماز جب تک پوری نہیں ہوتی ہے جب تک کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھیں اس حدیث کو نووی نے نقل کر کے لکھا ہے ہذا مذہب مالک والشافعی وجمہور العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم یعنی امام مالک امام شافعی تمام صحابہ تابعین تبع تابعین کا یہی مذہب تھا کہ سورۃ فاتحہ خلف الامام کو واجب سمجھتے تھے ۔ اب ہم کہاں تک نقل کرتے جائیں ۔ جتنے نقل کئے جائیں اتنے تھوڑے ہی ہیں ۔

میرے پیارے احباب ہماری اس مختصر تقریر سے بھی آپ اچھی طرح کافی طور پر اپنے مطلب کو یعنی سورہ فاتحہ خلف امام کو پا سکتے ہیں ۔ لے میرے بھائیو آخری التماس تمہاری خدمت میں یہ ہے کہ بار بار ہماری تقریر کو غور سے دیکھو اور سورۃ فاتحہ خلف امام کو نہ چھوڑو ورنہ تمہاری نماز بیکار رہیگی جیسا کہ اوپر کہا گیا نماز برباد نہ کر لو ۔

من آنچہ شرط بلاغست با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قابل دید کتاب ہے قیمت ۲ر مینجر

روح و مادہ

اہل علم پر مخفی نہیں کہ موت اور حیات دونوں مخلوق ہیں اس لئے کہ موت قسیم یعنی ہمرتبہ اور جوڑ ہے حیات کا اور حیات کو سقراط نے محدود اور موجود بقا و فنا کہا ہے ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲ اور یہ اوصاف بقول حکیم فلوطرخیس اس چیز کے ہیں جو ازلی نہیں ۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۱۰ ۔ اور جو چیز ازلی نہیں مخلوق ہے ۔ علاوہ بریں ہماری حیات اللہ تعالے کی حیات سے مغایر ہے چنانچہ سقراط نے کہا ہے کہ باری تعالے کی حیات اس کی ذاتی ہے اور ہماری حیات ہماری ذاتی نہیں ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲ ۔ اس لئے کہ اس پر فنا آتی ہے اللہ تعالے کی حیات پر فنا نہیں آتی اور ظاہر ہے کہ فنا اسی کو ہے جو مخلوق ہے ۔ ارسطو نے کہا کہ بدن کے پیدا ہونے کے وقت روح پیدا ہوتی ہے اور بدن کے وجود سے پہلے ہونا ممکن نہیں ۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۳ ۔ اور جب روح مخلوق ہوئی تو حیات کے مخلوق ہونے میں کیا کلام رہا اور جب حیات کا مخلوق ہونا ثابت ہوا تو موت جو اس کا قسیم یعنی ہم پلہ اور جوڑ ہے یا یوں کہو کہ حیات کی ضد ہے اور جب چیز کے واسطے ضد ہو وہ حادث ہے کیونکہ ضد و ند کا نہ ہونا صرف باری تعالے کے لئے خاص ہے ۔ تو اب یہ آریہ پارٹی کا کہنا کہ مادہ اور روح قدیم ہے اس کی ترکیب سے جہان نمایاں ہوجاتا ہے اور تفرق سے عالم تباہ اور فنا ہوجاتا ہے خدا تعالے کی قدرت یا حکم کو اس میں دخل نہیں ہے اور قیامت کے منکر ہیں اور ویدوں کی درافشانی یوں ہوئی کہ پرمیشور کے اعضا اور اجزا ہی جہان بن گئے ہیں ۔ اس کا منہ برہمن بن گیا ہاتھ چھتری بن گئے سر آسمان بن گیا آنکھیں تارے بن گئے ۔ رانیں کاشتکار بن گئے پیر چمار بن گئے جیسا کہ وید کے پرش سکت میں ہے اللہ تعالے نے فرمایا کہاں بہکتے پھرتے ہو سیدھی بات کیوں نہیں کہتے کہ اللہ تعالے سب کا خالق مالک ہے جس عقل پر تم مغرور ہو اس سے کچھ بھی کام نہیں چل سکتا چنانچہ ظاہر ہے کہ سب کے سب عقلمندی کرتے ہو پھر سب کی ایک بات کیوں نہیں اور جب اختلاف ہے تو سچا کون ہے اور سب سچے ہیں تو یہ محال عقلی ہے اور اگر تعدد حق کا ممکن ہے تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے مخالف بھی حق پر ہوں پھر دوسروں کا ابطال کیوں کرتے ہو ۔ پس اس گرداب میں فلاسفروں کے نزدیک آسمان کوئی چیز نہیں اور خود پنڈت دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں آسمان کے وجود کا انکار کیا ہے اور ویدوں نے بتلایا کہ پرمیشور کا سر

آسمان بن گیا اگر وید کو سچا کیا تو یہ مصیبت ہے کہ قرآن کی تصدیق لازم آئی اور پنڈت جی بے علم ٹھہرے اور اگر فلسفہ اور پنڈت سچے ہیں تو وید خلاف عقل اور غلط ٹھہرا اور خلاف عقل اور غلط چیز پر ایمان لانا درست نہیں پس ہندو دہرم سے ہاتھ دہونے پڑے اور اگر تم نے اپنے آپ کو بنایا تو معدوم کو موجود قرار دیا اور یہ عندالعقل محال ہے اور اگر پرمیشور روح و مادہ تینوں چیزیں قدیم ہیں پرمیشور نے روح اور مادہ پر قبضہ پاکر اُن کی ترکیب سے جہان بنانا شروع کردیا ہے تو یہ بھی پوچ قول ہے کیونکہ برابر کی تین چیزوں میں سے ایک کا دو پر غالب آجانا خلاف عقل ہے کیونکہ ترجیح بلا مرجح لازم آتا ہے اور یہ ہے باطل۔ نیز بدوں کسی حق کے کسی شے پر قبضہ و تصرف کرلینا ظلم ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات کی طرف ظلم کی نسبت نہیں ہوسکتی۔ علاوہ برایں عندالعقل اس امر پر کونسی دلیل قائم ہے کہ پرمیشور نے روح و مادہ پر قبضہ و تصرف کرکہا ہے ممکن ہے کہ روح نے مادہ اور پرمیشور پر قبضہ کرکے ان دونوں کی ترکیب سے جہان کو بنار کہا ہو اور ممکن ہے کہ مادہ نے روح اور پرمیشور پر قبضہ پاکر ان دونوں کے جوڑ توڑ سے جہان بنا رکہا ہو۔ اگر کہیں کہ مادہ میں تو جان و شعور نہیں جیسا کہ ذرات کے . . . . مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے اور روح بدن میں آتی جاتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تصرف کرنے والا پرمیشور ہے تو جواب دینے والا کہہ سکتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ذرات مع اپنی صفات کے قدیم ہیں چنانچہ ستیارتھ پرکاش میں زور شور کے ساتھ اس کی بحث موجود ہے پس جسطرح ذرات میں ترکیب سے مجرد ہونے کے وقت اُن کی صفات موجود غیر محسوس ہیں اسی طرح ممکن ہے کہ اُن میں شعور وغیرہ بھی موجود ہو نا محسوس ہو اور بدن میں آنے جانے والے کو روح مشہور کر رکھا ہے اس پر کون سی دلیل ہے ممکن ہے کہ یہ شہرت غلط ہو اور وہ حقیقت میں پرمیشر ہو جیسے آسمان مشہور ہے اور تمہارے استاد فلاسفر کہتے ہیں کہ یہ شہرت غلط ہے اور آسمان کوئی چیز نہیں اور تم نے اُن کے قول کی خاطر اس شہرت کو جھوٹ قرار دیدیا اسی طرح بدن میں آنے جانیوالی یا موجب حیات کے روح ہونے کی شہرت کو ہم نے جھوٹ قرار دیدیا۔ اور یوں کہتے ہیں کہ بدن میں آنے جانیوالے کا نام پرمیشور ہے اور اجسام کی ترکیب پرمیشر اور مادہ سے ہوتی ہے اور ترکیب دینے والے کا نام روح ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ انہیں لوگوں کا قول بہت ٹھیک ہے جو روح اور مادہ کو مخلوق بتاتے ہیں کیونکہ جب پرمیشر کو اُن پر قبضہ کر لینا جائز ہے تو پیدا کرنا کیوں جائز نہیں۔ غیر مخلوق چیز پر بدوں استحقاق قبضہ کرنے میں تو ظلم کا شبہ ہے اور اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے اور خالق کہنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کو خالق مالک سب ہی کہتے ہیں کوئی خوشی سے کہتا ہے کوئی لاچاری اور رسم سے کہتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کھیتی اور پھل پھول کی پیداوار اور بارش کا ہونا اور اس کی کمی بیشی وغیرہ جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اُن میں سے کسی چیز کو اپنی خیالی عقل کے قاعدے اور ضابطے میں محدود کرکے دکہلاؤ تو یہی بات ہے کہ یہ چیزیں کسی قاعدے میں محدود نہیں ہوسکتیں یعنی کوئی شخص ایسا کوئی قانون نہیں بیان کرسکتا کہ یہ کارخانے اُسی کے موافق ظہور میں آتے رہیں کبھی اس کا خلاف نہو۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ اگر یہ بات ممکن ہوتی تو قحط سالی اور فراخ سالی اور بارش وغیرہ کے بارے میں جوتش والوں کی صدہا پیشینگوئیاں غلط نہ نکلتیں کھیتی اور میوجات پھل پھول وغیرہ کی پیداوار میں بڑی بڑی تدبیریں اور محنتیں صدہا۔ ہزارہا دفعہ رائگاں نہ جاتیں اور چیزیں تو بھلا غیر ہیں خود انسان کی پیدائش کو دیکھو کوئی تو ہمیشہ تدبیریں اور طرح طرح کے سامان کرتا ہے لیکن ایک بچہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی کے اس کثرت سے اولاد ہوتی ہے کہ گھبرا جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اولاد نہو لیکن ہوتی ہی رہتی ہے۔ کسی کے برابر پیدا ہوتی رہتی ہے اور زندہ نہیں رہتی کسی کے لڑکیاں ہوتی ہیں لڑکا ایک بھی نہیں ہوتا کسی کے صرف لڑکے ہوتے ہیں لڑکی ایک بھی نہیں ہوتی پھر اُن کے خوبصورت۔ بدصورت اور ذہین و غبی وغیرہ ہونے میں نہ ماں باپ کا اختیار نہ کسی حکیم و ڈاکٹر کا۔ اس سے بھی بڑھکر یہ بات ہے کہ ہزاروں مرتبہ دیکھا سنا جاتا ہے کہ انسان خود اپنے کہانے پینے۔ سونے۔ جاگنے وغیرہ بہت سی باتوں میں حیرانی پریشانی اُٹھاتا ہے اور بڑے بڑے طبیب و ڈاکٹر طرح طرح کی تدبیریں کرکے تہک جاتے ہیں مگر اس کی اصلاح نہیں ہوتی اور طبیب و ڈاکٹر بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ خدا جانے کیا بات ہے اگر نہیں بھی کہیں تاہم بات یوں ہی ہے کیونکہ جو کسی کا معالج ہے اس سے نہیں ہوسکتا کہ نقصان کو اور اس کی اصلاح کو جانے اور عمل میں نہ لائے شاذ و نادر کہیں بدنیتی کا بھی موقع ہو لیکن ہزاروں جگہ تو ایسی ہی ہوتی ہیں جہاں بدنیتی ممکن نہیں پس لامحالہ ماننا پڑیگا کہ طبیب و ڈاکٹر نے اس نقصان کو اور اس کی اصلاح کو نہیں سمجھا اور خود دیکھہ لو کہ شیخ بوعلی سینا ایسا شخص

کہ بڑے بڑے حکما کا معتمد اور مستند بلکہ پیشوا سمجھا گیا ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۵۰۔ علاوہ بریں ان کا یہ شعر مشہور ہے ؎

ہرگز دل من ز علم محروم نشد + کم بود ز اسرار کہ مفہوم نشد
ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز + معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

یعنی میں نے بہت علوم حاصل کئے اور بہت باریکیاں اور اسرار علوم کے لیکن بہتر سال کی جانکاہی اور محنت کے بعد یوں سمجھ میں آیا کہ معلومات الٰہی میں سے ابھی تک کوئی حصہ بھی معلوم نہیں ہو چکا۔ اب غور کا مقام ہے جو عقل و علم اپنے جیسی حالات جاننے سے عاجز و قاصر ہے کیا اُس کو یہ حق ہے کہ زمین و آسمان اور موت و حیات اور حشر و نشر اور دوزخ و جنت وغیرہ کے بیانات قرانی کا اس بنا پر انکار کر دے کہ عقلی دلائل کے خلاف ہے لہٰذا تسلیم کے قابل نہیں۔ استغفر اللہ کیا بیچاری عقل اور کیا اُس کے دلائل۔ اور اس بحث میں یہ بات بھی نقل آئی کرتا ہے جسکو ہندی میں آواگون کہتے ہیں متقدمین فلاسفہ کے قول سے وہ بھی رد ہوا کیونکہ بقول ارسطو ہر جسم کی روح اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جس وقت وہ جسم پیدا ہوتا ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۱۔ اور ارسطو اُس کے اُستاد افلاطون دونوں کا قول ہے کہ جسم سے جدا ہونے کے بعد اپنی اس طبیعت کے ساتھ باقی اور قائم رہتی ہے جو اسکو جسم کے ملنے سے حاصل ہوئی ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۳۳ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو روح ایکبار کسی جسم میں داخل ہو چکی اُس کا دوسرے اجسام میں جانا محال ہے کیونکہ ایک جسم میں بہت سی روحوں کا جمع ہونا اور ایک جسم میں آدمی کا ایک وقت میں موجود ہونا اور حصہ ناموں سے اسکو نامزد کرنا صحیح نہیں ہوگا اور یہ ممکن نہیں پس ثابت ہوا کہ جو روح ایکدفعہ کسی جسم میں رہ چکی ہے۔ وہ دوسرے جسم میں ایسی خصوصیت رکھتی ہے کہ دوسری کے ساتھ مشابہ نہیں ہو سکتی ملل و نحل جلد ثانی صفحہ ۲۳۳۔ اور فی الحقیقت مشاہدہ بھی ایسا ہی ہے کہ بیشمار انسان اور حیوان ہر وقت میں موجود رہتے ہیں مگر بہن بھائی بہن اور باپ بیٹی کی بھی شکل و صورت اور عادت وغیرہ میں بہت فرق ہوتا ہے اور یہ اختلاف اس امر پر دال ہے کہ ہر ایک روح اور جسم کی خاصیت میں کوئی ایسا تفاوت ہے جسکی وجہ سے صورت و عادت وغیرہ میں اختلاف ہے اسی واسطے زرد رنگ والے آدمی کو کہدیتے ہیں کہ صفراوی مزاج ہے سفید رنگ موٹا تازہ کو دیکھکر کہدیتے ہیں کہ بلغمی مزاج ہے اور جب ہر ایک کی خاصیت موجب اختلاف ہے اور ہر ایک کی خاصیت اُس کی ذات سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی۔ تو ایک روح کا ایک جسم میں جانے کے بعد دوسرے جسم میں جانا اگر تسلیم کیا جاوے تو دو خاصیتوں کا جمع ہونا لازم آیا اور پھر کسی اور جسم میں جائیگی۔ اسیطرح سینکڑوں ہزاروں خاصیتوں کا ایک جسم میں جمع ہونا اور اسے جسم بہت سی روحوں اور خاصیتوں کا ایک جسم میں ہونا لازم آیا اور یہ خلاف مشاہدہ ہے پس آواگون کا مسئلہ عند العقل باطل ہوا۔ آریوں کی فلسفیت رخصت ہوئی اور افلاطون نے یہ بھی کہا ہے کہ نیک آدمی کی روح بدن سے جدا ہونے کے بعد روحانیوں میں جا ملتی ہے اور ابدی عیش حاصل ہو جاتا ہے اور بد آدمی کی روح خبیث روحانیوں میں جا ملتی ہے اور ابدی عذاب میں مبتلا ہوتی ہے۔ ملل ونحل جلد ثانی صفحہ ۲۳۳-۲۳۴۔ اس قول سے آواگون باطل ہوا اور شریعت اسلام کے موافق علیین اور سجین اور جنت و دوزخ کا ثبوت ہوا۔ اور روح و مادہ حادث ٹھہرا اور آریہ لوگوں کا وہ کلیہ ٹوٹ گیا کہ جو ازلی نہیں ہے وہ ابدی نہیں ہو سکتا کیونکہ افلاطون نے اُس کے عذاب و ثواب کو ابدی کہا اور ارسطو نے روح کا حادث ہونا کہا اور جب حکما کا متفق علیہ قول ہے کہ ازلی اور قدیم صرف باری تعالیٰ کی ذات ہے باقی کسی چیز کا وجود اس کے ساتھ نہیں۔ ملل ونحل جلد اول صفحہ ۲۳۶ و جلد ثانی صفحہ ۱۰۔ تو خواہ روح ہو خواہ مادہ ہو خواہ کوئی اور چیز ہو باتفاق حکما کے سب حادث ٹھہری اور جو حادث ہے وہ ازلی نہیں تو اس اصول کے رو سے باتفاق حکما روح ازلی نہیں پس آریوں کا یہ دعوی کہ روح اور مادہ ازلی ہیں باتفاق حکما باطل ہوا۔ ہم کو کچھ ضرورت نہیں کہ اپنے کسی دعوی کی تائید میں کسی حکیم یعنی فلسفی کا کوئی قول پیش کریں۔ کیونکہ انکی سب باتیں قیاسی ہیں اور قیاس ہمارے نزدیک کوئی حجت نہیں مگر آریہ لوگوں نے جو شور مچا رکھا ہے کہ ہم بڑے فلسفی ہیں اور قرآن کی باتیں خلاف حکمت ہیں اسلئے یہ تقریر لکھی گئی تاکہ عام طور پر ظاہر و ثابت ہو جاوے کہ آریہ جسطرح صداقت مذہب کے دعوی میں خالی ہاتھ ہیں اسی طرح حکمت و فلسفہ کے شور و غوغا میں بھی نرے ڈھول کا پول ہیں اور قرآن پاک جسطرح اپنی فصاحت و بلاغت اور حسن ہدایت اور استحکام قواعد اور تاثیرات میں یکتا اور بےمثل ہے اسی طرح حکمت سے بھی مالامال ہے بلکہ جسنے غور کیا ہے جان لیا ہے اور جو کوئی جب کبھی تعصب سے خالی ہو کر غور کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جان لیگا کہ حکمت کی بات وہی ہے جو قرآن کے موافق ہے اور جو بات قرآن کے موافق نہیں وہ حکمت نہیں اگرچہ حکیم ہی کی زبان یا قلم سے نکلی ہو کیونکہ قیاس مشاہدہ کے مرتبہ کو نہیں پہونچ سکتا حکیموں کی باتیں قیاسی ہیں اور قرآن کی باتیں مشاہدہ ہیں اور بعض حضرات یہ جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ مخالفین کے جواب کیلئے منطق و فلسفہ و ریاضی کی ضرورت ہے کیونکہ وہ قرآن کو تسلیم نہیں کرتے ہیں عقلی دلائل سے قابو میں آئیں گے گویا ان کو نزدیک قرآن مجید مخالفین اسلام کو عاجز و ساکت کرنے یا ہدایت پر لانیکا کام نہیں دیسکتا اور اسمیں عقلی دلائل نہیں ہیں سو بہت عاجزی سے اُنکی خدمت میں التماس ہے کہ اگر سچے ہیں تو ان آیتوں میں جو سورہ ابراہیم

رکوع ۲ و سورہ رعد رکوع ۲ و سورہ مومن رکوع ۰ و سورہ نحل رکوع ۵ و سورہ لقمان رکوع ۳ و سورہ فاطر رکوع ۱ و سورہ روم رکوع ۳ و سورہ حم سجدہ رکوع ۵ و سورہ مومنوں رکوع ۵ و سورہ شوریٰ رکوع ۲ وغیرہ میں بھی اس مضمون کی آیتیں ہیں یعنی جنمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت و انعامات اور دلائل ذات و صفات الٰہیہ کا بیان ہے عقلی دلائل کا نہ ہونا ہرگز ثابت تو کر دکھائیں۔ اللہ اکبر جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاہدہم بہ جہادا کبیرا

یعنی اے رسول تو اس قرآن کے ذریعے تمام جہان سے مقابلہ اور مناظرہ کر۔ وہ کافی ہو اور فلسفیوں کے ڈھکوسلے کافی ہوں۔ فقط منظر حسن از مقام رام دیوالی

اسے کافی تو ہے مگر ان کو سمجھانے کیلئے تو نہیں کہ محاورات کو استعمال کرنا ضروری ہے جیسے ہندیوں کو سمجھانے کے لئے اردو اور انگریزوں کو سمجھانے کیلئے انگریزی کی ضرورت ہے (ایڈیٹر)

فتاوے

یہ بات کئی ایک دفعہ ظاہر کی گئی ہے کہ سوالات اس قدر آتے ہیں کہ چھ چھ ماہ کے بعد نوبت آتی ہے اسلئے سائلین بدگمانی نہ کریں۔

آئندہ کے لئے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ ہر سوال کے ساتھ ایک پیسہ آیا کرے اگر قلمی جواب مطلوب ہو تو فی سوال دو پیسے۔ یہ کل پیسے غریب فنڈ میں دئے جائیں گے جس سے دینے والوں کو دگنا ثواب ہوگا۔ امید ہے کہ سائلین اس معمولی فیس کو بڑی خوشی سے برداشت کرینگے

ابوالوفاء

س نمبر ۱۷۰۔ جنگلی شکار کے ذبح کرنے کی نسبت شرعیاً کیا حکم ہے چونکہ حضرت محمد مصطفے واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شکار تیر سے ہوتا تھا لیکن فی زمانہ جنگلی شکار بندوق سے کیا جاتا ہے اس لئے صحیح جواب حدیث وقرآن سے ہو کہ کس حالت میں جنگلی شکار حلال ہے اور کب مردار ہے

س نمبر ۱۷۱۔ جنگلی جانوروں کا سر بنا کر دیوار میں لگانا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۷۲۔ اسوقت نرخ غلہ نقدی فی روپیہ ۱۳ سیر ہے کسی کاشتکار کو واسطے تخم ریزی کے ادھار فی روپیہ ۱۲ سیر یا اور کچھ کم دیا۔ اور اقرار یہ کیا کہ فصل میں بالعوض ان روپیوں کے جو نرخ غلہ کا ہوگا یہی قسم غلہ ہو یا دوسرا ہو بموجب نرخ کے دیدیگا کیا اس قسم کی بیع شرعیاً جائز ہے؟

س نمبر ۱۷۳۔ اسوقت نرخ گیہوں مبلغ عہ فی مانی (۱۲ من) ہے کسی کاشتکار کو واسطے تخم ریزی کے ادھار فی مانی مبلغ ہے یا عہ ہی کا دیا۔ اقرار یہ کیا کہ فصل پر بالعوض ان روپیوں کے گیہوں مبلغ عہ فی مانی لینگے کیا یہ جائز ہے یا نہ۔

س نمبر ۱۷۴۔ بعد ہو جانے احتلام نماز کے لئے کیا حکم ہے۔ یہ ضرور ہے کہ احتلام سے منی کپڑے اور جسم کو لگے کیا ایسی حالت میں غسل کرنا چاہئے یا کپڑا اور جسم دھو ڈالنے سے پاکی حاصل ہو سکتی ہے اور اگر بحالت احتلام کپڑے اور جسم کو نہ دھوئے اور نماز پڑھ لے تو کیا یہ نماز دوہرائی جاوے یا نہ (خریدار نمبر ۸۲ از سوہاگ پور)

ج نمبر ۱۷۰۔ بندوق کے شکار کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے مگر راقم کا مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے جیسا تیر سے ویسی ہی گولی

ج نمبر ۱۷۱۔ اگر کسی وطنی مطلب کے لئے ہے یا زینت مکان کیلئے تو کوئی ہرج نہیں اور اگر کسی مشرکی رسم کیلئے ہے تو ناجائز ہے۔

ج نمبر ۱۷۲۔ جائز ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البیعتین فی بیعۃ واحدۃ یعنی آنحضرت نے منع فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیعیں نہوں اسکی کئی ایک تشریحیں ہیں صحیح تشریح کے مطابق یہ صورت اس میں نہیں۔

ج نمبر ۱۷۳۔ غلہ کو روپیوں کے عوض جس طرح چاہے بیچ لے اور ان روپیوں کے عوض جو چاہے لے لے۔ جائز ہے مگر غلہ کو غلہ کے ساتھ ادھار بیچنا جائز نہیں۔

ج نمبر ۱۷۴۔ احتلام میں اگر تری معلوم ہوتی ہے تو غسل واجب ہے اگر تری نہیں۔ تو نہیں۔ اگر بے غسل کئے اور کپڑا دھوئے نماز پڑھ لے۔ تو اسکو پھر نماز پڑھے۔

س نمبر ۱۷۵۔ جو شخص تمام عمر میں نماز تہجد باوجود جاننے فضائل کے بلا عذر قصداً نہیں ادا کرے آیا وہ شخص از روئے شرع شریف مرتکب گناہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۷۶۔ ایک شخص روزگار پیشہ جو نہایت کشادہ دست ہے بخوف کشادہ دستی اپنی مواجب اپنا ماہ بماہ اخراجات لانے کے سود پوسٹ آفس میں جمع کرتا ہے۔ قانون آفس اظہر من الشمس ہے آیا جمع کنندہ سود آفس سے لے سکتا ہے کہ نہیں؟ ہر چند خواہش سود لینے کی اسکی طبیعت ہے

س نمبر ۱۷۷۔ کسی شخص نے کسی شخص سے یہ پوچھا کہ آج تم نے اپنی منکوحہ سے صحبت شب کو کی ہے یا نہیں ایسا پوچھنا جائز ہے یا نہیں؟

راقم شیخ علی جان مدرس بدروازہ منشی نواب الدین احمد ضلع گجرات

ج نمبر ۱۷۵۔ نماز تہجد کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے مگر نہ پڑھنے والا کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

ج نمبر ۱۷۶۔ پہلے بھی ایک دفعہ یہ مسئلہ لکھا گیا تھا۔ کہ ڈاکخانہ سے سود لیکر کسی خیراتی کام میں دیدے تو غالباً گناہ نہیں۔ کیونکہ لینے میں کسی مسلمان کا نقصان نہیں بلکہ کسی کا بھی نہیں صرف سرکار کا ہے جس کا وجود محض ایک خیالی ہے کسی

کا نام نہیں ہے۔ اور ایک خیراتی کاموں میں دینے سے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو۔ (یہ میرا ناقص خیال ہے ممکن ہے غلط ہو)

ج نمبر ۱۷۷ :- یہ سوال بہت معیوب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے سب خیانتوں سے بڑی خیانت یہ ہے کہ رات کو مرد اپنی عورت سے ملے اور صبح کو اسکا پردہ فاش کرے۔ پس جس سوال کے جواب کو قبیح سمجھا گیا ہے۔ اس سوال کا حکم بھی وہی ہے +

س نمبر ۱۷۸ :- زیور کی زکوۃ جائز ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۱۷۹ :- اور جو مویشی نفع کے واسطے خرید ہوجاتے ہیں یعنی اس نیت پر کہ ان کو فروخت کرکے نفع حاصل کرینگے۔ ان کی زکوۃ کا کیا حکم ہے ؟ راقم :- منشی کریم بخش خریدار اخبار ...

ج نمبر ۱۷۸ :- زیور کی زکوۃ دینی جائز ہے۔ مگر فرض ہونے میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک راجح مذہب یہی ہے کہ فرض نہیں بلکہ مثل کپڑوں کے ہے

ج نمبر ۱۷۹ :- جو مال فروخت کیلئے ہو اوس پر زکوۃ واجب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

س نمبر ۱۸۰ :- نماز سنت یا فرض میں۔ بعد الحمد شریف کی سورت کو پہلی رکعت میں پچھلی سورت اور دوسری میں پہلی سورت غلطی سے پڑھی جاوے۔ یعنی الم یا الف پہلے اور الم ترکیف بعد میں۔ تو نماز درست ہے ؟ یا کیونکر ؟

س نمبر ۱۸۱ :- امام جو سہ رکعت نماز ادا کرچکا ہے مقتدی جو چوتھی رکعت میں شامل ہوا۔ اب مقتدی کس کس رکعت میں سورت بعد الحمد شریف پڑھیگا

ج نمبر ۱۸۰ :- نماز درست ہے قرآن مجید میں ہے۔ فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنے جہاں سے آسان ہو۔ قرآن پڑھ لو۔ حدیثوں میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ سورہ کہف پہلی رکعت میں پڑھی اور سورہ یوسف دوسری میں۔ ہاں بعض علماء اسکو مکروہ تنزیہہ کہتے ہیں۔ مگر نماز اُن کے نزدیک بھی جائز ہے۔

ج نمبر ۱۸۱ :- اس مسئلہ میں کئی علماء سلف کا اختلاف ہے بعض تو کہتے ہیں کہ مقتدی مسبوق ترتیب سے پڑھے یعنے جو رکعت اُس نے امام کیساتھ پڑھی ہے اوسکو اپنی پہلی سمجھے۔ اُس سے بعد والی کو دوسری تیسری۔ تو اس مذہب پر صرف دوسری رکعت میں مقتدی الحمد اور سورہ شریف پڑھیگا۔ تیسری اور چوتھی میں فقط الحمد۔ بعض علماء سلف کا مذہب ہے کہ مسبوق جب اکیلا ہوکر نماز پڑھنے لگیگا۔ تو اس وقت سے اوسکی ابتدا ہوگی اور جو امام کے ساتھ پڑھی ہے وہ اوسکی آخری ہوگی پس اس مذہب کے مطابق مسبوق اپنی جدا گانہ نماز کی اول اور دوم رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا یعنے جو ملے پڑھو اور جو گذرجاوے وہ پورا کرلو۔ اس حدیث کے معنے دونوں طرح کے کئے گئے ہیں مقتدی مذکور کو اختیار ہے۔ جس طرح چاہے کرلے اس میں کوئی سختی نہیں۔

س نمبر ۱۸۲ :- ایک شخص کے پاس کچھ روپیہ ہیں اور وہ اُن روپیوں کی زکوۃ دے چکا ہے ایک سال تک روپیہ یونہی رکھے رہے کچھ وزن کا تغیر نہیں کیا گیا۔ ایسی رقم کی زکوۃ پھر دوسرے سال بھی دینا چاہئے ؟

س نمبر ۱۸۳ :- جس شخص نے ایک رکعت وتر پڑھی اسکو صبح کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ کیونکہ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جس نے ایک رکعت وتر پڑھے ہیں اُس کو صبح ضرور دعاء قنوت پڑھنا چاہئے ورنہ اس کا وتر نہ سمجھا جائیگا۔ خریدار اہل حدیث نمبر ...

ج نمبر ۱۸۲ :- زکوۃ بیشک ادا کرے اگر روپیہ کو بیکار رکھا ہے تو یہ اُس کا قصور ہے۔ شریعت اتفاق نہیں چھوڑیگی +

ج نمبر ۱۸۳ :- صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ضروری نہیں خواہ وتر ایک پڑھے یا تین۔ پانچ پڑھے یا سات۔ وتروں کا اثر صبح کی نماز پر کوئی نہیں +

س نمبر ۱۸۴ :- ایک شخص قرآن و حدیث کا پابند ہو اگر وہ شخص واقعی راہ راست پر لانے کے لئے یا مصلحت سمجھکر کوئی ایک سنت کو ترک کرے تو ایسا ترک کرنا جائز ہوگا۔ یا نہیں +

س نمبر ۱۸۵ :- اکثر فقیر و محتاج مانگنے کے لئے مشرکانہ سوال کرتے ہیں۔ کہ تیرے پیران پیر دستگیر بڑے ہیں یا امام حسین تیری مراد ملے بلادیں اور ایسے سوالات کے ساتھ ضمنی نام خدا کا ضرور دیا جاتا ہے۔ تو ایسے فقیروں کو خیرات دینا ثواب ہے یا عذاب ؟ راقم غلام دستگیر از صوبہ آباد دکن

ج نمبر ۱۸۴ :- حالات عامہ کو لحاظ سے کسی مسنون امر کا چھوڑ دینا جائز ہے مگر اس کی نسبت کا اظہار کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت فرماتے ہیں اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبہ شریف کو ... کر دیتا۔ گو مصلحت عامہ کے لحاظ سے نہیں کیا مگر منشاء مبارک ظاہر کردیا۔

ج نمبر ۱۸۵ :- قرآن مجید میں سائلوں کو جھڑکنے سے منع آیا ہے اس میں

انتخاب الاخبار

افسوس جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب ابن اہلحدیث کانفرنس کی والدہ مکرمہ طاعون سے انتقال کر گئیں +

میاں مولا بخش رنگریز سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی بیوی انتقال کر گئیں

شیخ محمد حسین شاہ پوری ضلع سارن بھی طاعون سے انتقال کر گئے ناظرین سے تینوں مرحوموں کے لئے جنازہ غائب کی استدعا ہے امرتسر میں پڑھا گیا۔ اللھم اغفر لھم ۰

الحمدللہ مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری رکن انتظامیہ اہلحدیث کانفرنس کی آنکھ میں اب قدرے آرام ہے ناظرین صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

دلالپور ضلع دوسکا (بنگال) کا جلسہ بڑی شان و شوکت اور خیر و خوبی سے تمام ہوا۔ ہزارہا آدمیوں کا مجمع تھا مہتمم ان جلسہ کا انتظام معقول تھا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے حسب عادت ہزارہا آدمیوں سے جھوٹ نہ بولنے کا پختہ وعدہ لیا۔ خدا انکو ثابت قدم رکھے +

افسوس انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ (بقول اخبار وطن) اب کی دفعہ بے رونق رہا۔ بڑی بڑی لیکچرار جو مخلوق کو کشش کرنیوالے تھے کسی وجہ سے نہ آسکے۔ چندہ قریباً بیس ہزار روپیہ ہوا (اللھم زد فزد)

آریوں کے گروکل ہردوار کا جلسہ بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ حاضرین کی تعداد ہزارہا تھی۔ چندہ بھی قریباً ساٹھ ستر ہزار روپیہ ہوا کیا مسلمان ایسے ہی پست ہمت ہیں کہ تمام ملک بھی آریوں کی مٹھی بھر جماعت صرف گھاس پارٹی کا بھی مقابلہ نہ کر سکیں۔ ان دونوں جلسوں سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اللھم ھدنا ولا تنقھدنا

امسال تمام اطراف ہندوستان میں طاعون کی شدت ہے۔ پنجاب صدر مقام لاہور میں بہ نسبت دوسرے مقاموں کے شدت ہے امرتسر میں بھی ہے۔ مگر بحمد اللہ شدت نہیں *

گورنمنٹ رومانیہ کی تسلی بخش اطلاعات کے باوجود وہاں سے کسانوں اور اہالیوں کے بعض خونخوار ہنگامہ [illegible] کی خبریں آ رہی ہیں اور بستیاں [illegible] دیہات پر گولہ باری کرتی ہے آدم ناحق [illegible] بالکل [illegible]

ہیں۔ سوا لاکھ کے قریب فوج مختلف مقامات پر متعین ہے بعض مقامات میں فوج کے چلے جانے کے بعد از سر نو بغاوت شروع ہو گئی ہے۔

بقول ایک انگریزی فاضل کے سلطنت عثمانیہ کی حدود میں یورپ کے بچے ۴۰ ہزار مدرسے اور کالج ہیں۔ جن میں ۱۵ لاکھ کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں۔

مفتی چین کے قول کے مطابق اس وقت چین میں قریباً ۲ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ امید ہے کہ تعداد نمایاں ترقی حاصل کریگی کیونکہ چینی روز بروز اسلام اختیار کر رہے ہیں۔

بقول اخبار المؤید حجاز ریلوے لائن پر مٹی ڈالنے اور پٹریاں بچھانے کا کام بہت سرعت سے ہو رہا ہے۔ لائن ایک ہزار کیلو میٹر تک بن چکی ہے اور مدینہ منورہ تک بہت تھوڑا فاصلہ باقی ہے۔

علاقہ گیا کے ایک پنڈت رانچہ نامی مقام پورنیہ میں مشرف باسلام ہوئے اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ آپ فارسی اور انگریزی خواندہ اور صاحب جائداد بھی ہیں۔ عمر ۴۵ سال ہے +

مقام پورنیہ میں بقرعید کے روز جو بعض ہندوؤں نے مسلمانوں کی مسجد پر حملہ کیا تھا۔ اور مسلمان لڑکوں کو مارا پیٹا تھا۔ اُن میں سے بارہ مجرموں کو ڈیڑھ سے دو ماہ تک قید کی سزا ہوئی۔

رنگون میں تجویز ہے کہ طاعونی معائنہ کے قواعد بالکل اڑا دئیے جائیں +

ملک پرتگال میں عورتیں بھی مونچھیں لگاتی ہیں اور نوجوان عورتیں تو اس کی نہایت شائق ہیں۔

چنار ضلع مرزاپور میں امام الدین نامی ہشتی کو جسٹے مسٹر کومر پر قاتلانہ حملہ کیا تھا ۶ سال قید سخت کی سزا ہوئی +

ژالہ باری۔ سہارنپور میں ژالہ باری تین گھنٹے کے اندر تین مرتبہ ہوئی۔ تمبا کو بالکل مارا گیا۔ سردی بڑھ جانیکی وجہ سے تھونیا اور طاعون کی وارداتوں میں بھی اضافہ ہو گیا +

بیت المقدس اور مکہ معظمہ میں قحط وبا اور ہیضہ کا بہت زور ہے اور جدہ میں طاعونی کیس بکثرت ہو رہے ہیں باشندگان جدہ میں پریشانی پھیلی ہوئی ہے + خدا آئی بلا۔

تازہ ترین رپورٹ سفارت عثمانیہ قلمرو کی ریلوے لیعنی اسوقت

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L. No 352.

اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

نمبر ۲۴

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۸/

والیان ریاست سے " ۱۲/

رؤسا و جاگیرداروں سے " ۱۰/

عام خریداروں سے " ۶/

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ۴/

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

یوم جمعہ مورخہ ۵ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

کرشن قادیانی اور ہم

اِدہر آپیارے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

۱۷- مارچ کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تھا کہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں- اسکا جواب ۲۹- مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا تھا کہ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں- امرتسر یا بٹالہ میں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو- مگر پہلے یہ بتلاؤ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اسکا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں بدر مورخہ ۴ اپریل اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ میں چھپوا دیا ہے- ہم اس مضمون کو تمام و کمال بلفظہٖ نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع ملسکے- مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگا دیئے ہیں پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھکر ہماری جوابات کو نمبروار پڑھتے جائیں اور لطف اٹھائیں قادیانی اڈیٹروں سے بھی توقع ہے کہ وہ ایمانداری سے کام لیکر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کرینگے- بہرحال وہ مضمون یہ ہے:-

مباہلہ کیواسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ

صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۲ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیاں کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں۔

وہاں البتہ ہم اپنے وطن کے ذمہ وار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو- مگر پہلے یہ شائع کرا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا- ہم حلفیہ کہہ سکینگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کیطرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہے- مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو

معذرت: میں سفر سے آیا تو ۱۱- اپریل کا اخبار مرتب تھا اور مرزا صاحب کو مباہلہ کا جواب جلد دینا تھا اسلئے وہ کالم بھی آج ہفتہ تیار کیا گیا امید ہے اس بے تقدیم کو تقدیم ذکورہ پر قیاس فرمائینگے ایڈیٹر

کو ساتھ لاؤ - وہی میدان جیسا کہ امرتسر طیار ہے جہاں تم ایک نا میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کرکے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا"

اس مضمون میں سے بیجا طعن وتشنیع چھوڑکر جس کے جواب کی ضرورت نہیں - اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کیواسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں - اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کرلیا ہے وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بیشک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اسواسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شایع ہوجائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شایع ہوجاویگی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدیا جائیگی

اور وہ اس کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شایع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کرینگے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کرلیا ہے اور ہم اوّل قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنت اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین اور اسکی ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شایع ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کردیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو - باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہوکر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی - مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا - ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہوجانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہوسکتا مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنی کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے متعلق آپ سمجھتا ہے - انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں

نوٹس
آجکل عام شکایت ہو رہی ہے نوجوان دوکانداری کرتے ہیں سو دیکھتے ہیں اور ہو رہا ہے ایک صورت درست ہی ہے مگر لئے زندہ مثال قائم کرنیکو ... بازار میں ایک دکان نہایت اعلیٰ کی ہے جس دوکان میں ہر قسم کا ... قسم کی سیاہی - قلم - چاقو پٹیاں - اسپنج - موم بتیاں - جرابیں - قفل - ہر رنگ ... ہر قسم کی چھتریاں - چھتریاں ... ولایتی کنگھیاں - عطر - سرمہ پوڈر - لیونڈر وغیرہ وغیرہ بکفایت و رعایت ملتی ہیں جو لائیں وہ بچشم خود ... سے ایک دفعہ مال منگوا ہمیشہ کیلئے خرید ... نوٹ: ہماری انواع جرابیں تیار کیجاتی ہیں اور بہت جلدی میں ... کرتی ہیں - سوتی ... فی درجن -
المشتہر
شیخ نظیر حسین
ڈبی بازار امرتسر

کتاب تہذیب الاسلام ... ترک اسلام ... علاوہ محصول ... قیمت ۶/ ... مرزائی

کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے جاؤ پورے کرے
فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے کہ ہم قرآن کریم کی
آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں البتہ ہم ایمان رکھتے
ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے
سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق
کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کریگا۔
آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے عذاب چاہا تھا کہ ان
پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو
نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی
دیکھو سورہ انفال رکوع ۴ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ
الْحَقَّ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ اور
در اصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت
ایمان رکھتا ہے تو اُسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے
اور ہم کو کسی گریز دبزعم خود کا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو
اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ
اسکو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہنچنے
پر وہ اس کو اوّل سے آخر تک بغور پڑھیگا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ کیا
اعلان کر دے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع
سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا
غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات
اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو
لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے۔
امید ہے اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے
کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ
میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے براد حصول شہرت پیش کی ہے اس سے
بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاویگی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ
ہوگا وہ تمام دنیا میں شایع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے
ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا
نام پہونچ جاویگا۔ اس زمانہ میں بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امو

میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی
اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اسوقت قایم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ
ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا)
حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اوّل تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا
جس کا اقرار اُس نے خود بھی کیا اور پھر اُس کے مریدوں نے اُسکو
تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ
وخراب حالت میں مرگیا٭ وہ امریکہ میں تھا اور حضرت اقدس قادیان
میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ
اُس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں
امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑینگے
اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً
مباہلہ کا اشتہار شایع کر دیں گے۔ (چیلنج دیتے ہو یا میرا چیلنج منظور کرتے ہو؟)
مولویصاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی
تاکید کی ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے
فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۲ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان
میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اسوقت
مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن٭ سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے
ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار
ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم
خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو انکی وجاہت بھی خواہ کیسی
ہی ہو جہلا کا مقابلہ نہ کر سکیگی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ
حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج
تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر
برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اُس
شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے
امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو

٭ دہلی میں مرزا صاحب کی چاہتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا؟ کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دینگے۔ (اہلحدیث)

کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لاسکتے ہیں اور ہم آپکا زاد راہ آپکے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس تک* پیش کر سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جنکا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔" (بدر ۴۔ اپریل)

جواب نمبر اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔ کیونکہ میں نے آپکو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپنے یا آپ کے حکم سے (بقول آپکے دیکھو ۲۹) آپ کے تابعدار مرید اڈیٹر الحکم نے مجھکو قسم کھانے کے لئے کہا جسکو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اسکو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اسکو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنئے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہئے۔ اپنے معمولی کذب سے کام نہ لیجئے۔ یہ نہیں کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں معاذ اللہ جسیا میں آپکو محض خدا کے واسطے ایک مفسد اور دجال جانتا ہوں نہ اب بلکہ سالہا سال سے تو میں آپ کے مباہلہ سے کیونکر ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ میں آپ کے مکائد سمجھنے میں بفضلہ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں ؎

بہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم

پس میں نے جو کہا وہی میری طرف نسبت کیجئے۔ دروغ گوئی سے کام نہ لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبرہ میں بھی آپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل تھے تو پادری عبد اللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائیگا؟ کیوں آپنے مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اس کے بیگناہ داماد کی موت کی پیشگوئی شائع کی تھی؟ ہاں ہم تمہاری اس مہربانی کا گر بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں (مرزا) کسی کے حق میں موت یا عذاب کی پیشگوئی نہ کرونگا۔ اسلئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے۔ سچ ہے ؎ عصمت بی بی ست از بے چادری۔

نمبر ۵ کے مطابق بھی ہم طیار ہیں مگر نمبر ۴ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ دیتے ہیں۔ کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کئے تھے کیا آپ کو یاد نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب **ازالہ اوہام** کے انتظار کرنے کے لئے کیسے اشتہارات شائع کئے تھے مگر جب وہ نکل آیا تو کیا نکلا۔ وہی بقول شخصے ؎ جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا۔

نمبر ۸ میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ ای جناب ہمنے آپ کو کب قسم کھانے کے لئے کہا۔ ہم تو آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپکی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تپتے توے پر ..... رکھدیں ہمیں تو قرآن میں آپکی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپنے ہمکو قسم کھانے کے لئے کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو طیار ہیں۔

نمبر ۹ بھی فضول ہے ہم تو اسی وعدے پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ مارچ کو

*میرے پہلے قادیان پہونچنے پر جو آپنے حسب وعدہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ بھیجدیا تھا وہی کافی ہے ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے۔ تف (اہلحدیث)

اہلحدیث میں شائع کیا ہے جسکو آپنے بھی منظور کیا - زاید باتوں کو ہم آپکی فضول گوئی جانتے ہیں - جب کتاب آپکی نکلیگی تو اُسکا جواب بھی دیا جائیگا سردست توجہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم ۱۰ مارچ) ہم قسم کھانے کو تیار ہیں قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دئے ہیں اور آپ نے منظور کیلئے ہیں باقی فضول - نمبر۷ میں تو آپ مجھکو عذاب کی تعیین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر۷ میں اس اختیار کو چھینتے ہیں کیونکہ آپ لکھتے ہیں خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے - پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھا دینگے تو میں بھی حسب (نمبر۱) آپکو عذاب کی تعیین سے اطلاع دونگا - (نمبر۱۱) میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں - کیا ابھی آپکا اور آپکے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا - اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے - کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود یہ اشتہار دیا تھا جسمیں یہ دعا لکھی تھی :-

"اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کیلئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں - تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائینگے - کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو" (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

یہ دعا باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے آنجناب اور آنکے مخالفوں کا بکلی فیصلہ ہو جائے - حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا بلکہ اشتہارات شایع ہونے پر آئندہ کو ہوگا - پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا نہ ہونے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ :-

"اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک پوری ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کردے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں - تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے

تئیں صادق نہیں سمجھونگا - اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں - جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے" (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی! واقعی آپ ایسے ہی ہیں؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو (نمبر۱۲) میں آپ انسانی ہاتھوں کی بے ذلّی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھرام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اُس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں - (نمبر۱۳) اگر مباہلہ ہوتا - تو شاید ضرورت نہ ہوتی مگر مباہلہ تو ہے نہیں بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے اسلئے اُس عذاب کی تعیین کرالینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں - علاوہ اس کے میں حضرت کا مزاج شناس ہوں، آپ ہی تو ہیں جو آتھم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مرجائیگا - مگر جب نہ مرا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے - پنڈت لیکھرام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب آسمانی آئیگا مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپنے اپنی سچائی کا اظہار کیا - مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل وخوار ہوگا - جب مدت گذرگئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اس (مولویصاحب) نے عجیبت کا مسئلہ لام غلط کہا ہے اسلئے وہ ذلیل ہوگیا - سرکار سے اُس کو چار مربع زمین ملی اسلئے وہ ذلیل ہوگیا - حالانکہ پہلی بات کی مولویصاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو ایسی ذلت کی ہے خدا ہمکو بھی نصیب کرے - پھر میری بابت لکھا کہ تو قادیان میں نہ آئیگا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہونچا تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا - اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شائع کیا جب مدت گذرگئی تو کہا چونکہ اُسکو متعلقین دل میں ڈر گئے اسلئے تاخیر واقع ہوگئی - غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بے جا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا - کیا یہ مثل غلط ہے من جرب المجرب حلت به الندامة اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ خلاف الفاظ پر میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے - پس آپ دعا کرکے خدا سے اُس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپکی دعا رد نہیں ہوتی (دیکھو اپنا انذار او مولوی ذکی)

بخ: آزمودہ را آزمودن خطاست -

پیارے نبی کے پیارے حالات :- آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ - قیمت حصہ اول ۱۲ر قیمت حصہ دوم ۸ر مینجر اہل حدیث پریس امرتسر

(نمبر۱۸) آپ کو خدا نے کہا جدہر تیرا منہ اودہر ہی میرا منہ ہے آپ یہ بہی
لکھتے ہیں کہ مجھے بارہا مخاطب کر کے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے
تو میں تیری سنونگا (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب)
یہ بہی آپکا الہام ہے الفوق معک والتحت مع اعداءک یعنی تو ہمیشہ بلند
رہیگا اور تیرے مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء ص) پس آپ کو
یہ کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجہ سے مجھے ابھی اطلاع بخشیں اور
مخلوق خدا کو اپنی نبوت سے فیضیاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیشگوئی
کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کرینگے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہلحدیث کا
مقابلہ آسان نہیں ہے

بیخودی بے سبب نہیں غالب + کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(نمبر۱۴) میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہی
کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپنے مباہلہ کیا تھا-
اس کے بعد جو جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ بول اٹھا تھا کہ

مدعی مباہل کو یہ آسمانی + ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

آتہم کے زندہ رہنے پر جو جو لعنتیں تم پر پڑیں تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا ورنہ
تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر کونسی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول
اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے - (نمبر۱۵) کا رد آپ نے نمبر۱۰ میں خود ہی کر دیا ہے
مرزائیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان
القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھے اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں
جسکا مطلب صاف یہی کہ جو عذاب مانگونگا وہی آئیگا تبھی تو فیصلہ ہوگا پھر ساتھ
ہی لکھتا ہے کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا - یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب
نہ آیا تو کہدونگا کہ میں نے پہلے ہی کہدیا تہا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا
کیا سچ ہے

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج + بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(نمبر۱۶) بھی نمبر۱۵ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے کہ
منہ مانگا عذاب نہیں ملتا پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں
اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ
خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب
نہیں دیتا پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں - مرزائیو! تم ہی

اس خبطی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے - (نمبر۱۹) میں بھی آپ نے اپنی معمولی
کذب ہی سے کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے -
بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھکو قسم کھانے کی بابت کہا گیا
میں نے منظور کیا مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجہ سے اطلاع دیں اب
اس کے بعد آپ نے میری اس تحریک کی منظوری دی بتلائیے شرط ہماری
طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری
شرط کو ہی منظور کرنا ہے باقی یہ کہ آپ کو بھاگنے نہ دیں یہ ہم سے کیونکر
ہو سکتا ہے - شیروں کو تو قابو کیا جا سکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کر سکے
جنکے لئے سب راہیں کھلی ہیں ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دو حرفی ہے
کہ آپنے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہم نے آپکی دعوت قبول کی مگر حلف
کے نتیجہ سے اطلاع چاہی پس آپ بھاگ گئے دیکھو ہے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دلکا + بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دلکا

(نمبر۲۰) بیشک بھیجو مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں-
کیونکہ رسالہ انجام آتہم میں بھی آپنے لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ
کی دعوت ہے انکو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جسکو نہ پہونچے وہ اطلاع دے - تو
دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیجی جاویگی - مگر میں نے نہ پہونچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب
نہ پہونچی - یہ تو ہیں آپکے وعدے - سچ ہے

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر + جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(نمبر۲۱) یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپکر ہمارے پاس آئیگی تو اسوقت اسکا
جواب دیا جائیگا - سردست تو آپکی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو طیار
ہیں بس آئیے اور تشریف لائیے (نمبر۲۲) بیشک میں نے جس طرح آپکی
تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھکو کسی طرح انکار نہیں - یاد رکھو کہ میں کون
ہوں ہے

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت + واذا نطقت فاننی الجوزاء

(نمبر۲۳) میں بھی آپ نے غلط بیانی سے کام لیا - بھلا میرے جیسے آدمی
کو جو محض خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک
جلسوں اور مناظروں میں بلایا جاتا ہے اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت
کی خواہش ہو سکتی ہے ؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو
مقاموں کو کیوں منتخب کیا - امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ

ایک زبردست
جناب عبدالصمد صاحب
لکھتے ہیں :- ہنا
تسلیم میں نے ۱۵
چہتانک مومیائی
وعدہ کیا تھا کہ اگر
تحریر ثابت ہوئی
ادویات منگوایا کر
آپکی مومیائی بے
اس لئے ایفاء وعدہ
ساڑہے آٹھ روپے
ذیل ادویات بھیجد
دائمی بعد دسر
مومیائی ایک ڈبہ
العبد الذلیل
مومیائی اور ایک
فرمادیں
کے لئے منگوا
دار
مومیائی کے
ابتدائی
اعلیٰ درجہ کی
قیمت فی
جو آپکی
پرو
کہ

پہلے آپکا مباہلہ اسی شہر میں ہو چکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے۔ کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا۔ بٹالہ کو اس لئے منتخب کیا کہ میرے اور آپکے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اس کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہے۔ اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا۔ فساد کا خطرہ نہ تھا؟ کیا ہی خبط ہے (نمبر ۲۴) میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اس مباہلے کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ مسٹر ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہلحدیث تمہارے اس قسم کے کذب کو بھی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا ان کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے اس پر مسٹر ڈوئی والی مباہلہ کا تقاضا مزید ہے۔ پس سچے ہو تو اس مباہلہ کو اصلی الفاظ میں شائع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کہو (نمبر ۲۵) اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے (نمبر ۲۶) کیا آپکی طرح قادیاں میں آنے پر مجھے خطرہ نہیں۔ تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلا دیں گے۔ تو میں قادیاں میں بھی آجاؤنگا۔ کیا آپکو میرا پہلے ایک دفعہ قادیاں پر حملہ آور ہونا یاد نہیں۔ اگر تمہیں ذرہ بھی شرم و حیا ہوتی تو تم مجھکو قادیاں میں کبھی نہ بلاتے۔ ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں۔ مگر آپکو میرا قادیاں پہونچنا نہ بھولنا چاہئے۔ (نمبر ۲۷) بیشک الفاظ مباہلہ مقرر ہو چکے ہیں جنہیں ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دیدیا ہے جنکو تم نے بھی منظور کر لیا ہے۔ (نمبر ۲۸) بیشک اپنی سچائی کے دلائل سنائیے لیکن یہ تو بتلائیے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہونگے جو آج تک اپنے تمام ملک شائع کئے ہیں جنکا خلاصہ صرف یہ ہے ؎

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے * عبارت کو سبکدوشی ہوئی بار معانی سے

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزرو (محفوظ) کر رکھے ہیں اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا۔ کیونکہ ازالہ اوہام میں آپنے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری لکھا ہے۔ پس حسب تجویز آپکے میں آپ سے مباحثہ بھی کرونگا۔ مگر خطرہ ہے کہ آپکو اس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ مجھے خدا نے مباحثہ کرنے سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیان پہونچنے پر آپ نے کہدیا تھا۔ (نمبر ۲۹) آپ بالکل جھوٹے ہو۔ تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بھیڑیں نہیں بھیڑئیے ہیں بد خلق ہیں۔ خود غرض ہیں۔ سفلہ ہیں۔ دل آزار ہیں۔ بد تہذیب ہیں۔ کجدل ہیں۔ متکبر ہیں۔ کینہ توز ہیں۔ ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو۔ غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ شہادۃ القرآن جلسہ سنہ ۱۸۹۳ء میں لکھتے ہیں کہ:۔

"مولوی نورالدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات ایسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کیوجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کہانے اور پینے کے قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں" (شہادۃ القرآن)

مرزائیو! تمہارے پیر بلکہ پیغمبر صاحب نے تمکو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے تمکو مبارک ہو۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے اس کے مطابق ہم قسم کہانے کو طیار ہیں مگر پہلے یہ بتا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اس لئے خطرہ ہے کہ کہیں مجھکو زکام ہو یا نکسیر پھوٹے تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالاتر آسمانی نشان بنا لیں میں آپ کی ان چالبازیوں سے خوب واقف ہوں ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغ رخ زیبا لیکر

ت شہادت
عبداللہ پوسی
مینیجر صاحب!
دی میڈیسن ایجنسی
امرتسر

اہلحدیث کانفرنس

کے مقاصد اور کارروائی کی بابت جناب حاجی ممتاز احمد صاحب

ازبنارس تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) توحید و سنت کی عام اشاعت کرنا۔

(ب) رسومات قبیحہ کے انسداد میں کوشش کرنا۔

(ج) اہل اسلام کو عموماً اور اہل حدیث کو خصوصاً گورنمنٹ کے حقوق بتانا۔

ہر سہ مقاصد کا صرف تین چار روز کے سالانہ جلسہ میں پورا ہونا ناممکن ہے کیا ان مقاصد کا پورا کرنا بذریعہ اشتہارات و اخبارات و اشاعت کتب و رسائل کے ہوگا یا جس طرح انجمن حمایت الاسلام دہلی نے علماء و واعظین کو دیہات و قصبات و شہروں میں بھیجکر ان کے وعظ و نصائح سے خیال کیا ہے اور کسی قدر انجمن مذکور اس میں کامیاب بھی ہوئی ہے یا کوئی اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا آئندہ کیا جاویگا؟

راقم آثم کی خاص رائے - اہل حدیث کانفرنس جبکہ منتظم ہیں تمام مجالس اہل حدیث اگر ہر شہر میں ایک خاص انجمن اہل حدیث بھی قائم ہو اور یہ انجمن تمام یا اہل حدیث کانفرنس ان تمام انجمنوں کی سرتاج و سرپرست قرار پاوے تو اس صورت میں اہل حدیث کانفرنس کو اپنے مقاصد کے پورا کرنے کا موقع بااحسن وجوہ ہوگا اور امداد طلبی کو امداد روائی اور انجاح مرام کی پوری امید ہوگی اور مسئلہ تنازعات کو اصلاح کی کامل توقع - کیونکہ بہ نسبت شخصی استدعا کے اجتماعی حیثیت سے اگر ہو - زیادہ قابل توجہ و سماعت کے ہوتی ہے - لہذا التماس انجمن ہائے خاص کے بارہ میں ہر شہر و قصبات کے اہل حدیث کو جناب سکرٹری صاحب و دیگر اعیان اہل حدیث کانفرنس رغبت دلادیں - دوسرے شہر دہلی میں بوجہ تعدد و کثرت علما و تحقیق مسائل کے قدرے قدرے اختلاف کے سبب جدا جدا ٹکڑیاں اہل حدیث کی قرار پائی ہوئی ہیں انکی صلاح و اتفاق میں اعیان و اراکین اہل حدیث کانفرنس اول اور زیادہ کوشش فرماویں - خدا اپنے فضل سے اصلاح باہمی مسلمانوں میں عطا کرے - آمین"

جواب

ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا جاویگا - مگر بحکم لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا جس قدر وسعت ہوگی اسی قدر پاؤں پھیلائے جائیں گے مختلف شہروں میں جلسے کرنے سے غرض بھی یہی ہوگی کہ کانفرنس کے ہمدرد پیدا ہوں جن سے اس کے مقاصد کا حصول آسان ہو - آپنے جو طریقہ بیان کیا ہے وہ بھی کانفرنس کے ملحوظ خاطر ہے اور اس کے علاوہ کئی ایک اور ذرائع بھی ہیں جو ہنوز دہلی دور است کے مصداق ہیں - بس آپ مطمئن رہیں - شہر دہلی بیشک قابل توجہ ہے مگر آہ! دہلی! تیرے میں ایک سید قوم تھا جسکی ذات پہ بہت کچھ توقع تھی وہ زیر زمیں دفن ہو گیا دیکھیں اس کے جانشین اپنے دعوے کو کہانتک پورا کرتے ہیں - دہلی میں جو تفرقہ زور پر ہے اہلحدیث کانفرنس ہی جب آہستے زور پر پہنچیگی تو صلاح ہوگی کیونکہ جب تک مادہ ثقیل ہو اسی قدر مسہل تیز ہو تو صفائی ہوتی ہے (ورنہ نہیں) پس آپ اہل حدیث کانفرنس کی ترقی کے لئے دعا کریں - خدا قبول کرے تو آپکا اور ہمارا مطلب حاصل ہے آمین

مشکل یہ ہے کہ ہمارے علما باہمی لڑنے کی غرض تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فریق مخالف کو ہدایت پا دیں - مگر غور سے دیکھیں تو جس طریق سے یہ حضرات مخالف کی اصلاح اور ہدایت چاہتے ہیں اس طریق سے بجائے ہدایت کے ضلالت پھیلتی ہے - مخالف کی اصلاح جیسی باہم ملنے سے ہوتی ہے وہ دور رہنے دور رکھنے سے نہیں ہوتی - باہمی ملنے سے تبادلہ خیالات ہوتا ہے ملاقات میں محبت بڑھتی ہے مگر ہم اس کو سمجھائیں کہاں تو ہمارے حضرات نے ایک حدیث یاد رکھی ہے کہ من احب للہ و ابغض للہ جو کوئی اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھے وہ مومن ہے - یہ فرمان نبوی بالکل صحیح ہے مگر قابل غور بات تو یہ ہے کہ ہمارے مخالف رائے کے کل افعال کیا ایسے ہی ہیں کہ بغض رضاء الہی کو مستلزم ہیں یا کوئی کام ان میں ایسا بھی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ محبت کا مستحق ہے؟ غالباً مسلمان تو ایسا کوئی نہ ہوگا جس کے سب کام برے ہوں اور نہیں تو توحید و رسالت کا اقرار تو کرتا ہوگا - پھر کیا اگر وہ بری کاموں کی وجہ سے بغض کا مستحق ہے تو بھلے کاموں کی وجہ سے محبت کا مستحق نہیں ہے؟ پھر ایسی علیحدگی کیوں اس سے کیجاوے کہ جس سے ثابت ہو نصف حدیث پر تو عمل ہو مگر نصف پر نہیں - پس بغور دیکھیں تو حدیث باہمی ملکر

رہنے اور محبت سے تبادلہ خیالات کرنے کی تاکید کرتی ہے نہ کہ علیحدگی کرنے کی مگر حضرات علماء کو کون سمجھائے وہی جس نے اُن سے فتوے لگوانا ہو۔ قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کیگئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص عیب پایا جاتا ہے کہ جونہی کسی میں کوئی بات اپنی تحقیق کے خلاف پا دیکھے جھٹ سے اُس کے تمام حسنات سے نظر اٹھا کر مجموعہ عیوب اُس کو بنا دینگے اور یہ حدیث اور اس کے ہم معنے کی اور حدیثیں اُس کے حق میں پڑھینگے الی اللہ المشتکی۔

غرض اہلحدیث کانفرنس کو سب باتیں ملحوظ ہیں اور ہر ایک ممکن طریق سے وہ عمل کریگی۔ انشاء اللہ

غریب فنڈ

میں منشی مہرالدین صاحب از امرتسر کریہ شیشیاں نے عـہ دیئے ہیں اور میاں دین محمد صاحب از مقام دہارلی ضلع امراوتی ۲ عہ سابقہ ۱۴ عہ

آئندہ کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی مسئلہ بذریعہ اخبار دریافت کریں وہ فی سوال ایک پیسہ (کا ٹکٹ) ساتھ بھیجیں اور جو قلمی جواب چاہیں وہ فی سوال دو پیسے (کا ٹکٹ) ساتھ بھیجیں۔ یہ سب آمدنی غریب فنڈ میں دی جائیگی۔

درخواست نمبر ۳۱۔ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ حافظ محمد حسین امام مسجد امرتسر کٹرہ سفید کوچہ موچیاں۔

درخواست نمبر ۳۲۔ مہربانی کرکے اخبار اہلحدیث ایک سال کے لئے مفت ارسال فرماویں۔ محمد سعید امام جامع مسجد از مقام مونڈیکی باجوان براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۳۳۔ میں ایک غریب آدمی ہوں اخبار مفت جاری کرائیں۔ دعا خیر سے یاد کرونگا۔ میاں محمد الدین چنڈی ابدال ڈاکخانہ مناور ضلع امیرپور (علاقہ جموں)

درخواست نمبر ۳۴۔ مجھ کو تفسیر ثنائی کا ازبس شوق ہے کوئی صاحب خرید دیں تو خدا سے اجر عظیم پاویں گے۔ محمد اسماعیل معرفت شیخ شاہ محمد از مقام محمد پور ڈاکخانہ کوٹ بادل خاں ضلع جالندھر

درخواست نمبر ۳۵۔ مجھ کو اخبار اہلحدیث کا شوق ہے مگر غریب ہوں۔ محمد اسمٰعیل طالبعلم

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کل ۸ اپریل سنہ ۱۹ء کو وقت ۱۰-۱۱ بجے دن کے سُنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے دل کو سخت صدمہ ہوا اُسی وقت سے رنج اور غم میں مبتلا ہوگیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اسی غم میں سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں رضائی میں پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور اڈیٹر اخبار البدر مرزائیوں کو بسبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہیں اسواسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کے واسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کے ساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ منشی الٰہی بخش صاحب ملہم ربانی مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کرینگے اُسی طرح عمل درآمد کیا جاویگا۔ اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہوگیا۔ اسواسطے بھائی مرزائیوں کو اور خصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کھلا ہے۔ مرزائیوں کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاویں۔ ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا میں صرف بطور خیر خواہی کے آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کھلے خط کے اطلاع دی گئی ہے۔ اب پھر تبلیغ کرتا ہوں آئندہ اختیار ہے۔ (دستخط) محمد یوسف پنشنر بقلم خود از امرتسر ۹ اپریل ۱۹ء

اڈیٹر۔ اگرچہ شریعت میں ایسے الہامات اور کشفیات امت کا کچھ بھی درجہ ہو لیکن مرزا صاحب قادیانی کا چونکہ یہ اصول ہے کہ:۔

"ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ الہام اور کشف کا نام سنکر چپ ہو جائے اور لبی چون و چرا سے باز آجائے" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۴۳)

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس کشف یوسفی کے سامنے اپنی دینداری کا ثبوت دیتے ہیں یا کچھ اور۔

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو اہلحدیث ۵ اپریل)

(۲۱) صحیح مسلم کی حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جوتے کثرت سے پہنے رکھو کہ جبتک آدمی جوتہ پہنے رہے وہ سوار رہتا ہے۔ اس میں کسی موقعہ کا استثنا نہیں ہے۔ البتہ سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو جوتے کا اتار کر رکھ دینا سنت ہے۔ کھڑے جوتہ پہننا ترمذی وابوداؤد وغیرہ میں منع آیا ہے (شاید کہ وہ جوتے تسمہ دار ہوتے تھے انکے کھڑے پہننے میں دقت ہوگی)

(۲۲) چمچہ میں کھانے پینے سے اگر کسی غیر قوم کا تشبہ مقصود نہ ہو تو کیا حرج ہے؟

(۲۳) صحیحین میں انس رضہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت نے وفات پائی کل آپکے سر و ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ نیز بخاری میں مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ آپ کے رنگین (مخضاب) بال موجود تھے۔ اور بخاری میں آپکے مبارک قدمین کے وصف میں ضخم یعنی پر گوشت کا لفظ آیا ہے اور شثن القدمین بھی آیا ہے یعنی تن آور وزور اور ظرفوں والے قدم اور چلنے میں آپکا قدم آگے کو جھکتا تھا۔ پس جو لوگ اس حلیہ کے بال اور نشان قدم حضرت سے منسوب کریں تو ان سے سند صحیح طلب کرنی چاہئے تب تصدیق ہو سکتی ہے ورنہ محض دکانداری کا گمان ہے۔

(۲۴) عورتیں جو صف باندھ کر اقتدا کر سکتی ہیں عورتوں کو پیچھے ہی صف باندھنے کا حکم حدیث میں آیا ہے تارک تراویح آثم نہیں ورنہ حضرت اس بارہ میں تاکید فرما گئے ہوتے۔ نیز عمر رضہ مروج تراویح خود تراویح میں شامل نہیں ہوتے تھے بلکہ جب ایک رات مسجد میں جماعت تراویح کا ملاحظہ کرنے آئے تو آپ کے ساتھ اور شخص بھی تھا معلوم ہوتا ہے کہ تراویح میں نہیں شامل ہوتے تھے۔ مگر اکیلے زیادہ اور عمدہ عبادت نہ کر لیتی ہو۔ تو حتی الامکان جماعت تراویح سے الگ رہنا بھی بڑی محرومی ہے۔

(۲۵) منکرات کی بجا لانے میں کسی طرح کی مدد دینا تعاون علی الاثم ہے اور ممنوع ہے جیسے ہی افیون جو کہ مخدر ہے لیکن تمباکو میری سمجھ میں مفتر نہیں ہے اسی لئے حرام بھی نہیں ہے ہاں حقہ نوشی بوجہ بدبوئی کے بری ہے اور اس میں اعانت بھی بری بلکہ عرفاً ذلت کا باعث جبکا بیچا اٹھانا روا نہیں ہے۔

(۲۶) جناب استاذنا حاذق الملک حکیم عبد المجید خانصاحب مرحوم دہلوی یوں تقریر فرمایا کرتے تھے کہ ولایت والوں کے غذائی مسالک بوجہ ملکی سردی کے ٹھونس واقع ہوئی ہے اس لئے انہیں متناولات میں کسی نفوذدہ بدرقہ کے ملانے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسی لئے اشیائے ساخت ولایت میں شراب ضرور ملائی جاتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو انگریزی بسکٹ وغیرہ قطعی حرام ہیں ورنہ ناپاک چربی وغیرہ کی ملاوٹ کے زیادہ گمان پر بھی مشتبہ ہیں اور اگر کوئی متعین شبہ نہ ہو تو حسب منطوق وَطَعَامُ اَهْلِ الْكِتَابِ حِلٌّ لَّكُمْ حلت سمجھنی چاہئے۔

(۲۷) ضعیف حدیث کئی قسم کی ہوتی ہے مثلاً ایک تدلیس کا ضعف ہے جو اور روایتوں کی متابعت سے زائل ہو سکتا ہے اور بعض ضعف ایسے ہیں جو امت کی تلقی بالقبول سے رفع ہو گئے ہیں پس مطلقاً ہر ضعیف پر عمل کرنا گناہ میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ اگر نہایت شدت سے ضعیف نہ ہو تو مستحبات میں احتیاطاً اس پر عمل کرنا ہی بہتر ہوتا ہے بشرطیکہ کسی شرعی قانون پر منطبق ہو۔

(۲۸) انگوٹھی کی عام استعمال سے ممانعت نہیں آئی۔ لیکن مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ چاندی کی ہو اور مثقال (ساڑھے چار ماشہ وزن) سے کم ہو۔

(۲۹) سورہ ملک وسورہ جن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو رجم شیاطین بنایا ہے جسکی کیفیت تفسیر وغیرہ میں علی رضہ وابن عباس رضہ سے یوں نقل کی ہے کہ ستارہ خود نہیں ٹوٹتا بلکہ جس طرح چراغ سے چنگاری گرتی ہے اسی طرح ستارے سے ایک آگ کا شعلہ گرتا ہے۔ واللہ اعلم

(۳۰) ریشمی ٹسر مردوں کو بالاتفاق ناجائز اور السی وغیرہ کا کپڑا جائز ہے

(۳۱) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے خفیف جرم کے بدلہ جان سے کیوں ماریں۔ ہاں ماری ہوئی چیز کے برابر نمک وغیرہ کے تصدق کا حکم کہیں نہیں ہے صحیحین میں روایت ہے کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹا۔ انہوں نے ان چیونٹیوں کا بل کا بل ہی جلا ڈالا اللہ تعالیٰ نے ان سب کے جلا دینے پر باز پرس فرمائی ورنہ صرف موذی کے مار ڈالنے پر کوئی مواخذہ نہ تھا

(باقی دارد)

+ بوجہ عدم گنجائش فتوٰی نہیں لکھے گئے یہ مضمون بھی تو فتوٰی میں اسلئے نہیں کو قائم مقام سمجھیں۔ ایڈیٹر + مفتر تو ہی اسلئے پینے والے کو پینے سے پکڑا جاتا ہے ٭٭ ریشمی ٹسر تو کوئی نہیں ہوتا صرف ٹسر ہوتا ہے

انتخاب الاخبار

افسوس منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ بھی طاعون سے شہید ہو گئے (دیکھیں قادیانی کرشن جی کیا کہتا سنائینگے۔ مگر یاد رکھیں۔ اہلحدیث انکی کہتا سننے کو ہر وقت طیار ہیں) ناظرین مرحوم کیلئے جنازہ غائب پڑہیں۔

ایک آنہ والے نکل کے جدید سکہ کے مضروب ہونے سے سنہ رواں میں گورنمنٹ کو دو لاکہہ روپے کا فائدہ ہوگا۔

فرید کوٹ. نابالغ راجہ صاحب اور آپکے برادر خورد کے اتالیق (ادیب مسٹر دی۔ ایچ ولسن مقرر کیئے گئے۔ (کیا ہندوستانی اتالیق کوئی نہ تہا۔ کیا جناب مولوی ولی اللہ صاحب جو پہلے راجہ صاحب کے اتالیق تہے اس کام کو بخوبی انجام نہ دے سکتے؟

قحط کا خرچ سنہ رواں میں بنگال میں ۸ لاکہہ ممالک متحدہ آگرہ واودہ میں ۱۹ لاکہہ بمبئی میں ۱۰ لاکہہ اجمیر و راجپوتانہ میں ۵ لاکہہ کے قریب [illegible]

انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ۱۸ ہزار روپے نقد وصول ہوئے۔ اسی قدر روپیہ چندہ دینے کا اقرار ہوا۔ حاجی ڈاکٹر غلام نبی نے دو ہزار روپیہ سے اسلامیہ کالج کا کمرہ بنوا دینے کا اقرار کیا۔ خلیفہ عماد الدین نے سررشتہ تعلیم پنجاب کے مسلمان ملازموں کیطرف سے چار ہزار روپے میں کالج کا بڑا کمرہ بنانے کا اعلان کیا۔ اور منجملہ چار ہزار کے دو ہزار روپے ادا کر دیئے۔ ایک اور بڑے کمرہ کے لئے امرتسر کے شیخ عبد الواحد نے دو ہزار اور شیخ اصغر علی صاحب نے دو ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر محمد صادق کی اہل خانہ نے از راہ کمال فیاضی اپنا زیور بیچکر چودہ ہزار روپے یتیم لڑکیوں کی تعلیم و پرورش کی لئے مرحمت کئے۔ انجمن مذکور اس سال تعلیم پر نوے ہزار روپے خرچ کریگی۔

امرتسر کی چیف خالصہ دیوان نے بہائی کرم سنگہہ کو افغانستان بہیجنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ بہائی کرم سنگہہ افغانستان میں دورہ کرکے سکہوں کے تمام مندروں کا حال معلوم کرینگے۔ (کیوں نہو امیر صاحب کی صلح کل پالیسی کے نتائج ہیں)

بیت اللحم کے قریب کوہ زیتون میں جرمنی باشندوں نے ایک صحت گاہ کا بنیادی پتھر قیصر کی گورنر بیت اللحم کے سامنے رکہا گیا۔ قیصر جرمنی نے بذریعہ تار اپنی عمدہ خواہشات کا اظہار کیا۔

ہیگ کانفرنس. برٹش گورنمنٹ ہیگ کے بین الاقوامی جلسہ پنچایت کے پروگرام میں اس تجویز کے داخل کرنے پر برابر زور دے رہی ہے کہ تمام سلطنتیں آپس کے خوف اور رقابت سے اپنے فوجی اور بحری خرچ کو ہر سال زیادہ کر کے قرضہ کے بوجہہ میں دبی جاتی ہیں کانفرنس میں ایسی کوئی تجویز قائم کر کے اس پر عملدرآمد کیا جائے کہ جس کے مطابق تمام سلطنتیں اپنی فوجی قوت کو گہٹا کر ایک مقررہ تناسب کی تعداد قائم کر دیں۔ برٹش گورنمنٹ نے یہ بہی اپنی خواہش ظاہر کر دی ہے کہ ہیگ کانفرنس کی ایک کمیٹی اس تجویز پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کیجائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کمیٹی میں کوئی بری یا بحری فوجکا افسر ممبر مقرر نہ کیا جائے (سبب دکہلانے کے دانت [illegible])

امیر صاحب کا دربار جلال آباد میں۔ ملا ؤنیسے مباحثہ جلال آباد میں ۱۸ مارچ کو نوروز کے دن امیر صاحب نے ایک عظیم دربار کیا اس دربار میں امیر صاحب نے اپنے آئندہ ارادوں کی نسبت کوئی بات ظاہر نہیں فرمائی۔ اور نہ کچہہ ذکر کیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات میں کچہہ تبدیلی ہو گئی ہے یا نہیں تمام اقوام کے سردار اور بڑے بڑے ملا اس دربار میں موجود تہے۔ دربار کے بعد حسب معمول امیر صاحب نے تحائف اور انعامات عطا فرمائے۔

امیر صاحب پھر جلد سیاحت فرمائینگے۔ سر ہنری میکمہن نے کوئٹہ پہونچکر بلوچستان کی چیف کمشنری کا چارج لیلیا اس موقعہ پر خیر مقدم کے ایڈریس کے جواب میں سر ہنری میکمہن نے فرمایا کہ ہز میجسٹی امیر صاحب کو اس مرتبہ دوران سیاحت ہندوستان میں کوئٹہ نہ آنے پر افسوس رہا مگر امید ہے کہ امیر صاحب عنقریب کوئٹہ میں تشریف لاکر اپنے دیدار سے اہالیان کوئٹہ کو فرد مشرف فرمائینگے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر صاحب سیاحت ہندوستان یا سیاحت انگلستان و یورپ عنقریب پھر فرمائینگے۔

نسخہ جات خود بنالو

بال صفا پوڈر ۔ صابون

کافور گولیاں ۔ گلاب ۔ کلاس

امرت کی دھارا

امرت دھارا

مصفی خون

منجن دندان

بال اُگانے کی دوا

روغن مالش

سرمہ

اکسیر معدہ

محبوب خوش کن

مربی اطفال

پیچش اسہال

مولائی ۔ کھانسی

بچھو کاٹے کی دوا

دوائی سیاہی

ڈاکٹر ... مالک ... چوک متی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L. No 352

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴

یوم جمعہ امرتسر مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۶ ہجری نبوی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند بغت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے " سلیے

امرا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " ۱۲

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے " عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ جناب پریزیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی

اگرچہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ اور ایک معقول تجویز بتلا چکے ہیں۔ مگر باوجود معقول ہونے کے بھی میونسپل کمیٹی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تاہم ہم اپنی تجویز کی معقولیت پر بھروسہ کر کے بار بار کمیٹی کو توجہ کرتے ہیں اور صاحب پریزیڈنٹ کو خاص کر توجہ دلاتے ہیں کہ امرتسر کی صفائی جیسی کہ چاہیے نہیں ہے ہمیشہ لوکل اخبارات کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ مگر اہلحدیث جو تجویز پیش کرتا ہے وہ جب تک اسپر عمل نہ ہوگا صفائی خاطر خواہ نہ ہوگی۔ وہ تجویز یہ ہے کہ ایک دیسی افسر خاص اس مطلب کیلئے مقرر کیا جائے کہ اس کے پاس اہالی شہر اپنے اپنے علاقوں کی صفائی کی شکایت قلمی یا زبانی پہنچاویں۔ اس افسر کے ماتحت چند ایک مہتر اور بہشتی موجود رہیں شکایت پہنچتے ہی افسر مذکور اپنے ماتحتوں کو بھیجکر صفائی کرا دے اور اس محلہ کے شاف متعلقہ صفائی کی رپورٹ کرے اس افسر کا فرض ہوگا کہ شکایت پہنچتے ہی تعمیل کرے۔ اس کا دفتر شہر کے وسط یا کمیٹی کے دفتر کے قریب ہو جہاں صبح سے شام تک وہ یا اس کا کوئی قائم مقام حاضر رہے اس صورت موجودہ میں یہ فائدہ حاصل نہیں کہ اگر کسی محلہ میں غلاظت ہوتی ہے تو اہالی محلہ اس کا کوئی فوری علاج نہیں کر سکتے محلہ صفائی کہیں نظر نہیں آتا۔ سکرٹری کو خط لکھیں۔ تو کئی کئی روز لگ جاتے ہیں پھر بھی کوئی نتیجہ نہیں۔ بعض وقت ہم نے دیکھا ہے کہ بازار غلاظت کی گاڑی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگ آتے جاتے ہیں ناک دبا کر چلے جاتے ہیں اگر ایسا انتظام ہو کہ ایک افسر خاص اسی قسم کی شکایات سنکر انتظام کرنے کے لئے ہو خواہ زبانی شکایات ہوں۔ یا تحریری رقعہ یا بذریعہ ڈاک تو کبھی یہ تکلیف ہو عقدہ ہے تو یہی ہے کہ کوئی سنتا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب متفق ہیں کہ حفظان صحت کے لئے صفائی کی ضرورت ہے مگر امرتسر کی کمیٹی ہے کہ سب ڈاکٹروں کے خلاف اپنی پالیسی رکھتی ہے۔ لیکن اہلحدیث بھی بحکم قرآنی رحمت خدائی سے کبھی ناامید نہیں ہو سکتا۔ اس کہنے سے کبھی نہیں رکیگا۔ اسی لئے سب کمیٹی صفائی کے ممبران کے پاس بنام یہ پرچہ بھیجا گیا ہے

در بستہ آں مباش کہ نشنید یا شنید

اطلاع ضروری:۔ چونکہ جناب مولوی محمد عبدالمجید صاحب دہلوی انتقال کر گئے ہیں اس وجہ سے اصحاب دہلی کا حساب کتاب متعلقہ چھاپی تحفہ آریہ سماج کا جب [illegible]

مفقود الخبر

۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں یہ ذکر آچکا ہے کہ پنجاب کے سراج الاخبار نے لکھا تھا کہ مفقود الخبر شخص کی بیوی سے جو چار سال بعد نکاح کرتا ہے وہ بدکاری کرتا ہے اسکا جواب اسی پرچہ (۲۸ دسمبر) میں دیا گیا تھا کہ مفقود الخبر کی بیوی کا چار سال کے بعد نکاح کرا دینا بڑے بڑے صحابہ اور علماء محدثین وفقہاء سے ثابت ہے جن کے حوالے بھی اسی پرچہ میں دیئے گئے۔ اس سے بعد ۱۵ جنوری کے سراج الاخبار میں ہمارے اس مضمون کا جواب نکلا جواب کیا تھا گویا اپنے دعوی کی تردید اور ہماری تائید تھی۔ مگر ہم سے اس کا جواب جلدی نہ ہو سکا۔ جس کے کئی ایک باعث تھے ایک تو جواب میں کتاب الحجج کا حوالہ تھا۔ جو ایک ایسی نامشہور اور غیر متداول کتاب ہے کہ حافظ زیلعی اور حافظ ابن حجر جیسے علامہ حدیث بھی اس سے آشنا نہیں۔ اس لیئے ان دونوں حضرات نے ہدایہ کی تخریجوں میں کتاب الحجج کی روایت مذکورہ کی بابت اپنا عدم علم ظاہر کیا۔ خیر چونکہ سراج الاخبار میں اسکا حوالہ تھا اس لئے اس کی تلاش کی تو کہیں سے نہ ملی۔ آخر مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملی۔ تو اس کو دیکھا گیا۔ دوسرا باعث اس تاخیر کا یہ ہوا۔ کہ بعض مضامین ضروری درمیان میں آتے رہے کہ ہر ہفتہ اس جواب کے ارادہ پر ان کا غلبہ رہا۔ بہر حال آج ہم اس کا جواب دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ سراج الاخبار کے کسی مجہول* مضمون نگار نے جو ہمارا جواب لکھا ہے وہ حقیقتاً اپنے مذہب کے مخالف اور ہمارے مذہب کے موافق لکھا ہے۔ مگر فاضل مضمون نگار کو دائیں بائیں کی خبر نہیں کہ کہاں کو جاتے ہیں ہمیں افسوس نہیں کہ مضمون نگار نے اپنے مذہب کا خلاف کیا۔ جسے وہ نہیں سمجھے بلکہ یہ بھی افسوس ہے کہ انہوں نے دروغگوئی اور حق پوشی سے کام لیا ہے۔ اسے کاش یہ دروغگوئی کسی مفید کام میں ہوتی مفید نہیں بلکہ محض شخصی حملہ میں چنانچہ آپ نے شروع مضمون میں لکھا ہے:۔

"اہلحدیث امرتسر جو اخباری دنیا میں ہنوز پار سالہ بچہ ہے ابتدا ہی دو چار دفعہ آریوں اور مرزائیوں کے ساتھ ہاتھوں پائی کرنے سے اپنے تمام خیال میں مرد میدان بنکر اپنے گھر ہی کے پیر بھائیوں سے دست و گریبان ہونے لگا تھا۔ مگر جب انہوں نے اسکی تحریرات سے علمی اور اعتقادی غلطیاں اور زندیقانہ خیالات انتخاب کرکے گذشتہ سے تائب اور آئندہ کو محتاط رہنے کی ہدایت کی۔ تو وہ اپنی غلطی کا روئے۔

* مجہول وہ شخص ہے جو معلوم نہ ہو چونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آجکل سراج الاخبار کا ایڈیٹر کون ہے اسلئے مجہول لکھا ہے اگر یہ لفظ ناگوار ہو تو فاضل مضمون نگار کو چاہیے کہ اپنا نام ظاہر کر کے اپنا تعارف کرا دیں (ایڈیٹر)

اتراکر الٹا اپنے ناصحان مشفق ہی پر ہاتھ اٹھانے لگا جس پر انہوں نے مجبوراً ایک فتویٰ شائع کرکے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔"

اس بیان میں فاضل مضمون نگار نے بعض بازاریوں کی گپ کی پیروی کی اور صرف حق پوشی سے کام لیا ورنہ اگر وہ حق گوئی کرتا تو یہ بھی لکھتا۔ کہ بعض علماء اہلحدیث نے ایڈیٹر اہلحدیث کی مخالفت کا فتویٰ شائع کیا۔ لیکن جب جواب نکلا تو اکثر علماء مشاہیر نے اس پہلے فتوی کو غلط جانا۔ آخر اس نزاع کو بکلی اٹھا دینے کیلئے قومی طور پر آرہ میں تین برگزیدہ علماء منصف ہوئے جنہوں نے متفقہ فیصلہ سے مخالفین کے فتوے کو غلط قرار دیا۔ یہ تو ہے اصل واقعہ مگر اس کو سراج الاخبار کے فاضل مضمون نگار نے کیوں سارا بیان نہ کیا؟ اس کا جواب ہم نہیں دے سکتے۔ اسکی وجہ وہی بتائیگا۔

اس کے علاوہ فاضل موصوف نے حق پوشی کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہمارے سارے کلام کو نقل نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ہی کہتے گئے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ حق پوشی کی ایجاد قدیم سے ہے کہ فریق مخالف کے مضمون کو اسی کے الفاظ میں پورا پورا نقل نہیں کرتے جسکو اسمیں شک ہو وہ مرزا صاحب قادیانی اور ایڈیٹر اہل فقہ کا طریقہ دیکھ لے کفیٰ لہم عبرۃ۔

خیر اس شخصی بحث سے آگے چلکر آپ اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں:۔

"مفقود الزوج عورت کے نکاح ثانی کے جائز نہ ہونے کے بارے میں حنفی مذہب کے دلائل اور براہین لکھے جاتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ وغیرہم اور قیاس شرعیہ کی سیر کراکر معترض کی تحقیقی معلومات بڑھائے جاتے ہیں۔ پھر اس کے ان دلائل کی قلعی کھولی جائیگی۔ جس سے وہ بیچارہ اپنی نادانی کے باعث دھوکا کھایا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ حنفی مذہب میں مفقود سے وہ شخص مراد ہے جس کا کوئی پتہ نشان اور جینے مرنے کی خبر معلوم نہ ہو سو ایسا شخص اس حنفی مذہب میں اپنی ذات کیلئے تو زندہ ہے۔ اُس کی بی بی نکاح ثانی نہیں کر سکتی اور نہ اس کا مال وارثوں میں تقسیم ہو سکتا ہے بلکہ قاضی کو لازم ہے کہ کوئی شخص مقرر کرے جو اس کے مال کی حفاظت کرے اور اس کے دیون وصول کرے اور جس مال کے خراب ہونیکا اندیشہ ہو۔ اس کو بیچ ڈالے اور اسکی اولاد بی بی اور والدین پر خرچ کرے۔ لیکن غیر کے حق میں وہ مردہ ہے۔ غیر کے ترکہ کا وارث نہ ہوگا بلکہ اس کا حصہ ۹۰ برس تک موقوف رکھا جائیگا۔ اور ۹۰ برس کے بعد قاضی اسکی موت کا حکم

ف۱؎ اسمیں حنفی مذہب کی کیا خصوصیت ہے۔ سب میں یہی تعریف ہے۔ (ایڈیٹر)

ف۲؎ یہ دو رخی کہاں سے آئی۔ (ایڈیٹر)

ف۳؎ اس دعوی کو یاد رکھیئے گا پھر بتلائینگے کہ آپکے دعوی اور دلیل میں تطبیق تام ہے (ایڈیٹر)

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت تعلیمیافتہ نوجوانوں کو حقارت کی نگاہ سے ... شک نہیں یہ شکایت درست بھی ہے مگر ہم زندہ مثال قائم کرنے ڈلی بازار میں ایک دو ... پیمانہ پر جاری کی ہے کا بساطی کا مال جیسے چاقو قینچیاں پنسلیں موم بتیاں بسوتی ... قفل ٹرنک بیگ ... لیمپ ہر قسم کی ... ریلیں شیشے۔ ولائتی گرم دسوتی ڈوری لیونڈر وغیرہ ... کے بکفایت درعایت ... لاہور تشریف لائیں ... دوکان سے ایک دفعہ ... ہمیشہ کیلئے خریدار ... نوٹ:- ہمارے ... جرابیں تیار کی ... اور پائیداری میں ... کرتی ہیں۔ سوتی جراب ... فیدرجن۔ المشتہر شیخ نیاز حسین لاہور پنجاب

کریگا۔ اور ظاہر روایت یہ ہے کہ جب اسکے ہم عمر ساتھی مر جائیں۔ تو اس کی موت کا حکم دیا جائے اور یہ مذہب دلائل ذیل پر مبنی ہے۔

اوّل۔ قولہ تعالیٰ پارہ ۵۔ رکوع ۱ والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم جس کا ترجمہ یہ ہو کہ تم پر حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر وہ جن کے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ۔ یعنی جو عورتیں دار الحرب سے پکڑ لائے ہو۔ وہ اگر خاوند والی بھی ہوں۔ تو تم پر حرام نہیں ہیں۔ اس استثناء سے صاف روشن ہے۔ کہ دار الحرب سے پکڑی آئی عورتوں کے سوا کوئی خاوند والی عورت دوسرے کیلئے ہرگز جائز نہیں رکھی گئی اگر مفقود کی عورت سے نکاح جائز ہوتا تو وہ ملکت ایمانکم کے بعد اس کو ضرور بڑھایا جاتا یا اور کہیں اشارۃً دکنایۃً ہی سہی اس کا ذکر کیا جاتا۔

اس عبارت میں مضمون نگار نے دعوی اور اس کی ایک دلیل دی ہے۔ دعوے کا خلاصہ تو یہ ہے۔ کہ مفقود الخبر کے گم ہونے سے نوّے برس یا ہم عمروں کے مرنے کے بعد اس کی بیوی نکاح ثانی کر سکتی ہے مگر افسوس کہ دلیل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ اگر آپ کی تقریر کو صحیح سمجھا جائے تو آپ کی پیش کردہ دلیل سے آپ کا مذہب مردود [illegible] ہوتا۔ تو والمحصنٰت کے بعد اس کو ضرور بڑھایا جاتا یعنی یوں ہوتا۔ الا بعد کون ازواجھن مفقودۃ تسعین سنۃ۔ لا دست [illegible] ثابت ہوا کہ نوّے سال ہم عمروں کے انتقال کی کوئی حد نہیں بلکہ ہمیشہ تک وہ عروس نوجوان دلہا کو یاد کرتی رہے اور روتی چلاتی اپنی عمر بیچاری کو برباد کرے۔ اگر اس سے تڑپ جاؤ تو پھر کیا کرے اس کا جواب ہم دینگے تو ہمارے دوست خفا ہونگے۔ اسلئے بہتر ہے کہ چپ ہی رہیں۔

خیر بہت سے فاضل مضمون نگار کی پہلی دلیل کا سب یہ حال ہے کہ بجائے اثبات مدعا کے ابطال مدعا کرتی ہے تو باقی دلائل کو ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

اب ہم بتلاتے ہیں۔ کہ آپ کا یہ طرز استدلال خود حنفی علماء اصول کے مقررہ قواعد کے (جن کے مذہب کی حمایت میں آپ اس مسکین پر ظلم کر رہے ہیں) نہ صرف برخلاف ہے بلکہ مردود ہے۔

حنفیہ علماء اصول نے کلام سے استدلال کے چار طریقے بتلائے ہیں عبارۃ اشارۃ۔ دلالۃ۔ اقتضاء النص (ان کا مفصل ذکر مضمون اجتہاد اور تقلید میں آچکا ہے) ان کے علاوہ جس قدر طرق استدلال لاتے ہیں۔ وہ علماء حنفیہ کے نزدیک غلط بلکہ فاسد ہیں۔ چنانچہ اصول کی معتبر اور درسی کتاب حسامی میں ہے کہ ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اُخر فاسدۃ عندنا۔

پس آپ بتلایئے کہ آپ کا یہ استدلال طریق اربعہ میں سے کس طریق کا عبارۃ النص ہے یا اشارۃ النص۔ دلالۃ النص ہے یا اقتضاء النص (ہر ایک کی تعریفات مع مثالوں کے ہمارے مضمون اجتہاد اور تقلید میں گذر چکی ہیں) اگر انہیں سے کوئی ہے تو مع تعریف تعیین کیجئے۔ اگر نہیں تو پھر اس کے فاسد اور کاسد ہونے میں کیا شک ہے ہمیں حیرانی ہے۔ کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر ہمارے بھائیوں کو کیسی کیسی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کہ کیسے کیسے اپنے مسلمہ اصول کے جن پر فخر کیا کرتے ہیں بھی خلاف کہہ جاتے ہیں۔ سچ ہے ؎

اس نقش پا کے سجدے نے یاں تک کیا ذلیل ۔ ہم کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلے

ہاں یاد آیا۔ کہ آپ تو مقلد ہیں۔ اور مقلد کی شان تو صرف یہ ہے کہ اپنے امام کی بتلائی ہوئی دلیل کو نقل کرے۔ استدلال کرنا اس کا کام نہیں۔ پس کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ آپ کے امام نے اس دعویٰ پر آیت موصوفہ کو دلیل بتایا ہے اگر نہیں بتایا بلکہ آپکا ذاتی استدلال ہے۔ تو آپ کے غیر مقلد ہونے میں کیا شک [illegible]

(باقی دارد)

قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ۔ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

کرشن جی نے جو خاکسار کو مباہلہ کیلئے بلایا تھا جس کا جواب اہلحدیث ۱۹ اپریل میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ ہم حسب قرار خود تمہارے کذب [illegible] اٹھانے کو طیار ہیں۔ بشرطیکہ تم پہلے یہ بتلا دو کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسکے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا ہے۔ جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ اس اشتہار کو اہلحدیث میں درج کرنے کی ہم سے درخواست کی ہے ہماری تو پہلے سے عادت ہے کہ ہم خائنوں اور غداروں کی طرح مخالف کے کلام میں تصرف نہیں کیا کرتے بلکہ اس کو اسی کے الفاظ میں تمام و کمال نقل کیا کرتے ہیں۔ یہ تو کرشن جی وغیرہ کی عادت ہے کہ اپنے مخالف کے کلام کو پورا نقل نہیں کرتے بلکہ اس میں تصرف [illegible] اور اپنا دریعنی لگا کر ایسا بگاڑتے ہیں۔ کہ یہودیوں کے بھی کان کتر جاتے ہیں۔ یہاں اعتبار نہ ہو

تو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسمٰعیل صاحب علیگڈھی مرحومین کا قصہ یاد کیجئے۔ بہرحال کرشن قادیانی کا اشتہار یہ ہے:-

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں۔ کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے۔ اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں۔ اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ مفسد اور کذاب[1] کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اور مسیح موعود ہوں۔ تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا۔ اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے۔ کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں۔ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی

---

[1] آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا تعالیٰ مہلت دیا کرتا ہے سنو! مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا (پ ۱۶ ع ۸) اور اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا (پ ۴ ع ۹) وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس غلط اصول کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ کہ ایسے لوگوں کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو دعویٰ تو مسیح کرشن [illegible] بلکہ خدائی کا ہو اور قرآن میں یہ لیاقت؟ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ (ایڈیٹر)

پیارے نبی کے پیارے حالات:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مفید کتاب قیمت حصہ اول [illegible] حصہ دوم [illegible]

زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا

افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الــــــــــــراقم

عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔ مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ہجری

جواب:۔ اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے۔ اس جواب میں آپنے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے۔

(اول) یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کردیا۔

(دوم) یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر تم مرگئے۔ تو تمہارے دام افتادہ "خس کم جہاں پاک"۔ کہہ کر یہ عذر کردیں گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا۔ بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہہ دیں گے کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤں میں بہت سی مثالیں دینگے کہ قبول نہیں ہوئیں۔ آپنے تین سال کے اندر ہیضہ سے ہوجانے کی دعا کی تھی۔ جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر قبول نہ ہوئی تو ہیں لینے آپ کو کاذب مردود۔ کذاب اور دجال سمجھوں کا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔

(سوم) یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مرگیا۔ تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے جبکہ دلقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مرگئے ہیں تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے؟ ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا۔ تو کیا نتیجہ؟

(چہارم) آپ نے بڑی چالاکی یہ کی۔ کہ یہ دیکھا کہ ان دنوں طاعون کی شدت ہے۔ خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں جو امرتسر سے بہت قریب ہے۔ یہ کیفیت ہے۔ کہ مردوں کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے۔ اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے۔ کہ وہ ہے تو یہ نہیں۔ یہ ہے تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ کی موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہدیا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی یہ غرض تھی۔ کہ اگر ڈوب گیا تو سب مرجائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دیگا اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائیں گے۔ یونہی چال تمہاری ہے۔ کہ اگر خاکسار بلبلا گیا تو تمہاری چاندی ہے۔ اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہو گئے تو کون قبر پر لات مارنے آئے گا؟

(پنجم) تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کرکے طاعون زدہ کو کاذب جانینگے؟

(ششم) آپنے ایک چالاکی یہ کی۔ کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں اگر یہ بھی کہدیا کہ یہ یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپنے ظاہر کی تھی۔ کہ موت کی پیشگوئی جب جھوٹی نکلی۔ تو بات بنالی۔ کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروزپور تک چلا گیا اور چھپکر رہا یہی بھی موت کے برابر ہے۔ چہ خوش ؎

من خوب مے شناسم پیران پارسا را

(ہفتم) آپنے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹ اپریل کے فقرہ نمبر ۲ میں لکھا تھا۔ کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو۔ یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے ایک ہی مضمون میں اتنا اختلاف کیوں ہوا؟ سچ ہے لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔

ملہ ان تینوں کے متعلق آئندہ کسی پرچہ میں مفصل ... لکھا جائیگا

مختصر یہ کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو طیار ہوں اگر تم اُسی حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کرسکتا ہے :

مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو۔ کہ مرزا صاحب منہاج ثبوت پر آئے ہیں۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے ؟ تبلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔ ختم اللہ علی قلوبھم :

میں امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دینگے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی تمام نقل کردیں :

معذرت :۔ ہم نے ناظرین سے وعدہ کیا تھا۔ کہ کرشن جی کے الہامات اور پنڈت گردھاری لال لاہوری نجومی کی پیشگوئیوں کا باہمی مقابلہ کیا کریں گے۔ مگر کرشن جی کے دیگر مضامین کی وجہ سے وہ مقابلہ لکھت ہوا ملتوی رہا۔ آیندہ انشاء اللہ نکلے گا :

تصحیح :۔ ۱۹۔ اپریل کے پرچہ میں بصفحہ اوّل کالم سطر ۲۸ میں جو یہ عبارت ہے کہ ہم اپنے وطن کے ذمہ وار ہیں " اس میں "وطن" کی بجائے " نفس " پڑھنا چاہیئے۔ وطن غلط ہے :

ہندوستان میں بے چینی اور گورنمنٹ کی خاموشی

(خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید)

آج کل ہندوستان کی ہندو کمیونٹی میں جو بے چینی اور خودداری کے خیالات ترقی پر ہیں۔ اُن کو دیکھکر ایک مدبر یہ رائے قائم کرسکتا ہے کہ ۔۔۔ ابتداء عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ہندوؤں کے اخبار گورنمنٹ ہند کے حق میں تو رنج اور غصہ ظاہر کرتے ہی تھے مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ اب اس غصہ کا تیر یہاں تک ترقی کرکے شاہ معظم تک بھی پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ ایک اخبار کے چند ایک فقرے ہم نقل کرتے ہیں جو ملک معظم آنجہانی بادشاہ کے نام سے خطاب کیا ہے :۔ "پنجابی شہنشاہ کا کھیل جیتا ۔۔ شاہا مجھے افسوس ہے کہ تجھے تمہیں غافل ۔۔ تاکہ تجھے ہوشیار

لاپرواہ۔ گنہگار اور ظالم غرضیکہ جو کچھ بھی لکھتا کم تھا۔ مگر مجھے ڈر ہے کہ کہیں تیرے گورنر اور ہمیں دشمن حکومت کہنا کسی طرح بھی بجا ہے میں مجھ پر ناراض ہوکر میرا اڈنڈا کونڈی نہ چھین لیں ورنہ مجھ میں موجودہ وقت میں ضحاک ثانی لکھنا کچھ غیر مناسب نہیں۔ غافل شاہا! معلوم نہیں تو کس غفلت میں سو رہا ہے اور تجھے کس شراب بیخودی نے مدہوش دکھایا ہے۔ تیری ہندی رعایا سخت تکلیف میں ہے تیرے مٹھی بھر گوروں نے اپنی سفید کوتاہ اندیشی سے انہیں اسقدر تنگ کر رکھا ہے کہ وہ تنگ آمد بجنگ آمد کے مسئلے کو سیکھنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کو مجبوراً یہ سبق دیا جاتا ہے۔ کہ اینٹ کا جواب پتھر ہے۔ کیوں کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے سیدھے نہیں ہوتے"۔ اور یہ نشانہ واقعی خطا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ گر گوروں کو سیدھا کرنے کیلئے بالکل درست ثابت ہوا۔ اور سچ پوچھو۔ تو اس جیسا منتر اور کبھی نہیں تھا جو سنوا اور خود ہی سنو اہم طرف سے

ظلم! ظلم!! ظلم!!!

کی صدائیں آرہی ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ تو کس بھروسے پر ابھی نیند سو رہا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے۔ کہ تیرا اسچا خیر خواہ شہنشاہ تجھے کوئی بری خبر سنانے پر مجبور ہو۔ غافل شاہا! میں نے بعض الفاظ سے تجھے یاد کیا ہے شاید گستاخی ہو اور انہیں سخت خیال کیا جاوے۔ مگر کیا تو غافل نہیں کہ تجھے اپنی بڑی سلطنت کی کچھ خبر نہیں کیا تجھے لاپرواہ کہنا غلطی ہے کہ تو اپنی سب سے وفادار اور جان نثار رعایا کو ناراض و ناخوش کر رہا ہے تو ظالم ہے۔ جب تیری رعایا پر ظلم ہوتا ہے۔ چاہیے وہ لارڈ منٹو ہے یا مسٹر لوائیس ہے۔ یا ان کے شاگرد رشید عالیجناب مسٹر مانٹ صاحب بہادر کی طبع آزمائی کا نتیجہ اور تو سب سے بڑا گنہگار ہے۔ کہ تیری وفادار بیکس و ناچار رعایا دکھی ہے۔ میں حیران ہوں تجھے کس طرح نرم گدیلوں پر آرام سے نیند پڑ جاتی ہے۔ جب تیری آنکھ کھلا ملک کروڑہا غریب رعایا سردی میں ٹھٹھر کر فاقہ کشی سے جان توڑ رہی ہے۔ تو کیا تیرا کانا ہوا ہے۔ کہ ان دلدوز آہوں سے جو دکھی رعایا کے سینوں پر جیرتی ہوئی نکلتی ہیں۔ بچ نکلے۔ غافل شاہا! یاد رکھ اگر تو نے ان آہوں سے بچنے کی کوشش نہ کی تو یہ رنگ لائے بغیر نہ رہیں گی "

اسی طرح کے بلکہ ان سے بھی تیز تیز فقرے ہیں جن کا نقل کرنا بھی ہم پسند نہیں

سیرلیح از
جن کے مجرب
زبردست شفا
برقی سٹ
شیشیاں ہیں ایک
کی ہے جسکے
کے اندر نامرد کو
ہوتا ہے دوسری
ہے جسکی مالش
رگیں مضبوط ہوجا
خوراکیہ دوائی
ہوکر بدن مضبوط
شکایات رفع
مصولڈاک وغ
مومیائی
دمہ ہر قسم کی
جریان وغیرہ
کے پیدا کرنے
چوٹ لگتے ہی
ہوجاتا ہے اور
بقدر رتی کھا
بحال ہوجاتی
مولد خون۔
نوجوان کو یک
قیمت فی چھٹا
الشتہر
پروائٹرو
کرڑہ تعدا

کرتے ۔ اسکے علاوہ ملک کے مختلف مقامات میں جلسے ہوتے ہیں جن میں آواز کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ظالم ہے اس کی نوکریاں چھوڑ دو ۔ پھر یہ خود بخود ملک سے نکل جائیں گے وغیرہ چنانچہ ۲۱ اپریل کو امرتسر میں ہندوؤں اور سکھوں نے ملکر جلسہ کیا جس میں اس قسم کے الفاظ نڈر ہو کر کہے گئے ۔

اسی قسم کے واقعات آئے دن سننے میں آتے ہیں ۔ مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ایسے واقعات شورش کے سنتی ہے اور بالکل خاموش کیوں ہے اس کا جواب شاید یہ ہو کہ گورنمنٹ جانتی ہے ۔ کہ

جواب جاہلاں باشد خموشی

خیر اس سوال کا جواب تو گورنمنٹ جانے یا اس کے مدبر ۔ لیکن ایک سوال اور ہے ۔ جو خاص ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک امر حادث کو کسی نہ کسی روحانی سبب سے مسبب جانتے ہیں وہ سوال یہ ہے کیا وجہ ہے کہ چند ہی روز کا ذکر ہے ۔ کہ گورنمنٹ کی تعریفوں کے گیت گائے جاتے تھے ۔ اور یہی ہندو کمیونٹی اُن گیت گانوں پر قسٹ بمنز ہوتی تھی ۔ اس کا جواب غالباً یہی ایک ہو سکتا ہے جو حضرت سعدی مرحوم نے کئی صدیوں سے پیشتر دے رکھا ہے ۔ کہ ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

جو کوئی اس اجمال کی تفصیل چاہے تو ذرہ میرٹھ امینہ وغیرہ کے واقعات کو معلوم کرے کہ انگریزوں نے ان مقامات پر مسلمانوں کے حق میں کیا کیا کانٹے بوئے ہیں ۔ اور آیندہ کو بونے کی کوشش ہو رہی ہے ۔ اس کارروائی سے مسلمانوں کے دلوں کو جو صدمہ پہنچا رہا اس کا اندازہ وہی جانتے ہیں ۔ جن پر وہ صدمات آئے ہیں یا آتے ہیں ۔ جن کا مقولہ یہ ہے ۔ کہ

شیشہ کی طرح اے ساقی ❊ چپ ہو مت کر بیٹھے ہیں

گو مسلمان ان صدمات کو آج تک گورنمنٹ کے پاس ادب سے چپ ہو رہے ہیں اور غالباً آیندہ کو بھی دباتے رہینگے ۔ مگر اس دربار میں تو کوئی دانہ ضائع نہیں جاتا ۔ جو ہر ایک نفس کے اعمال کے بدلے دینے پر قادر ہے ۔ اگرچہ گورنمنٹ اپنے فوائد کے لئے فارن آفس میں کبھی مسلمانوں کی قومیت کا خیال نہیں کرتی ۔ لیکن قادر مطلق کی غیرت نے تو ایک نہ ایک دن ان کانٹوں کا پھل پیدا کرنا تھا ۔ پس ایسی قادر مطلق کی غیرت نے یہ شکل پیدا کر دی ہے کہ انگریزوں کو بھی ذرا گھر کی بلائیں مقیّد کیا جائے ۔ تاکہ ان کو بھی قدر و عافیت معلوم ہو ۔ آہ ہمیں آج اس شعر کا صدق معلوم ہوتا ہے جو آج سے کئی صدیاں پیشتر کہا گیا ہے ؎

بہا زور مندی مکن بر کہاں ❊ کہ بر یک نمط مے نماند جہاں

غرض جو کچھ ہوا سو ہوا ۔ اب ہم خاموشی سے اس شورش کے نتیجہ کے منتظر ہیں جو بنگال سے اٹھکر تمام اطراف ہند میں پھیل گئی ہے ۔ اور گورنمنٹ کی فارن پالیسی کے مدبروں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں ۔ کہ اپنی وفادار رعایا (مسلمانوں) کی فیلنگ کا خیال رکھا کریں ۔ اور یہ بات دل سے نکالدیں ۔ کہ ان کی گہری چالوں سے جو مسلمانوں کو کمزور کرنے کے متعلق کر رہے ہیں ۔ مسلمان غافل ہیں ۔ اس لئے ہم بادب عرض کرتے ہیں ۔ کہ ؎

ہم خاک نشینوں کو ستانا نہیں اچھا
ملجائینگے افلاک جو فریاد کرینگے

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت ایک صاحب (جو اپنا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں) لکھتے ہیں کہ کانفرنس کو چاہئے ۔ کہ اہلحدیث کے مذہب کی ایک جامع مانع کتاب مدلل مثل ہدایہ کے لکھاکر قوم کے ہاتھ میں دے ۔ جواباً گذارش ہے ۔ کہ یہ اور اس جیسے اور بھی کئی کام کانفرنس کرے گی انشاء اللہ ۔ مگر جب اس کو قوم کی طرف سے تقویت پہنچے گی ۔ سردست تو اس کی وہی مثال ہے جو مسلمانوں کی انجیل میں تھی کمثل زرع اخرج شطأہ ۔ جب اس کو قوت حاصل ہو کر فآزرہ فاستغلظ فاستوی علے سوقہ کا رتبہ حاصل ہوگا ۔ تب کہیں جا کر بتدریج تعجب الزراع بھی حاصل ہو جاویگا ۔ انشاء اللہ ۔

شحنہ ہند کا جواب

اہل فقہ نے اپنے معمولی طریق سے کئی ایک دفعہ لکھا تھا کہ اہلحدیث میں جو ایڈیٹوریل مضامین چھپتے ہیں ۔ یہ شحنہ ہند میرٹھ کے اڈیٹر کے لکھے ہوتے ہیں ۔ گو اس میں کوئی عیب نہیں ۔ کہ ایک بھائی دوسرے کے کام میں مدد کرے ۔ مگر چونکہ یہ دعوی محض جھوٹ اور صرف کذب تھا ۔ اس لئے اہلحدیث مورخہ ۲۲ مارچ میں معزز اڈیٹر شحنہ ہند سے اسکی بابت سوال کیا گیا ۔ کہ اہل فقہ کے

اس دعویٰ کی بابت روشنی ڈالئے ہر چند اہل فقہ کے چالاک ایڈیٹر نے پیش بندی کی کہ شحنہ ہند جواب نہ دے۔ بلکہ اس پیش بندی میں آنجناب حسب معمول غلط گو گئے شحنہ ہند کو چھڑکانا بھی چاہا۔ مگر شحنہ ہند کا تجربہ کار ایڈیٹر جسنے اہل فقہ جیسوں کو انگلیوں پر کھلایا ہو کب اس کے چھیڑنے میں آن کر حق بات کو چھپاتا۔ اسلئے شحنہ ہند نے ۸ اپریل کے پرچہ میں اس کا جواب دیا آپ لکھتے ہیں کہ۔ "ایڈیٹر اہل فقہ نے اب ایک فضول بحث چھیڑ دی۔ کہ ایڈیٹر شحنہ ہند اڈیٹر اہل حدیث کو مضامین کی مدد دیتا ہے۔ اہلحدیث نے بھی شحنہ ہند سے استفسار کیا ہے۔ جواب یہ ہے۔ کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی سے مضامین لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ ماشاء اللہ عالم ہیں۔ فاضل ہیں۔ محقق ہیں۔ محدث ہیں مفسر ہیں۔ وہ اگر چاہیں۔ تو صرف ایڈیٹوریل سے اخبار معمور کر سکتے ہیں۔ نہ انہوں نے آج تک ہم سے کوئی مضمون لیا نہ ہم نے کوئی مضمون دیا۔ بالفرض لیا بھی جاتا تو کیا نامہ نگاروں کے مضامین سے کسی اڈیٹر کا کسر شان ہو سکتا ہے یا اس کی لیاقت میں فرق آسکتا ہے۔ اب تک تو ہم نے اہلحدیث کو مضامین نہیں دیئے لیکن اگر تقلید کی لنکا کا مسمار ہونا مجدد کے دھواں دھار مضامین کے گولوں پر منحصر ہے تو اب ضرور دیئے جائینگے انشاء اللہ"

کیا اڈیٹر اہل فقہ اس جواب کو نقل کریگا۔ حیا درکار ہے ❊

اڈیٹر الحکم اور بدر جلدی جواب دیں

کیا آپ بتلا سکتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام اس مضمون کا ہو کہ آپ نے تین اشخاص (مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری اور ایک کوئی شخص) کو مکاشفہ میں دیکھا تھا کہ آپ مرزا صاحب کے پیرو ہیں؟ جواب ایمانداری اور حافظہ سے دینا؟

قادیانی کے متعلق ناظرین سے مشورہ

چونکہ قادیانی کرشن کا فتنہ بہت بڑھتا جاتا ہے اور اخبار میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کے تمام متعلقات کو درج کیا جائے۔ نہ اخبار کے کل خریداروں کو اس بحث سے دلچسپی ہے اسلئے مدت سے خیال تھا کہ اس معاملہ کو کسی احسن صورت میں فیصل کیا جاوے پس ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں۔ کہ ایسے مضامین کو ضمیمہ اخبار میں کیا جاوے یا ماہواری رسالہ کی صورت میں اخبار سے بالکل الگ۔ خاکسار اڈیٹر کی رائے میں رسالہ ماہواری بہت اچھا ہے جو محفوظ بھی رہیگا اور باقاعدہ پہنچا کریگا۔ سردست رسالہ ۱۶ صفحوں پر ہوگا۔ جس کی سالانہ قیمت مع محصول صرف ؏ ہوگی۔ اخبار کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اخبار کے خریداروں سے بھی وہی قیمت ہوگی۔ جو غیروں سے ہوگی۔ ناظرین اپنی اپنی رائوں سے اطلاع بخشیں اور رسالہ کا نام بھی تجویز کریں۔

مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی

مہاراجہ صاحب بنارس کی فیاضی گذشتہ زمانوں کی فیاضی یاد دلاتی ہے قصبہ کونڈہ میں مسلمانوں کو مسجد کی بڑی ضرورت تھی۔ انہوں نے جناب مدن گوپال صاحب افسر اعلیٰ کی معرفت درخواست گذاری۔ تو مہاراجہ صاحب بہادر نے مفت اراضی مسجد کیلئے عطا فرمائی۔ جس کے لئے مسلمانان قصبہ خصوصاً اور تمام مسلمانان ہند عموماً مہاراجہ صاحب کے مشکور ہیں۔ (نامہ نگار)

وحدۃ الوجود

کے متعلق ۵ اپریل کے پرچہ میں چند سوال مریدی غیبوبت میں چھپے تھے۔ اس لئے اُن پر کچھ نہ لکھ سکا۔ ہمارے مکرم جناب مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی ضلع پٹنہ کو اس مسئلہ میں خوب تجربہ ہے۔ اسلئے امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اسطرف توجہ فرمائینگے (ایڈیٹر)

چالیس سوالوں کے چالیس جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳۲) عمرو ہندہ کا نکاح کر سکتا ہے کیونکہ رضاعت کی حرمت ربیبہ (مثلاً زید) کے بھائیوں کی طرف سرایت نہیں کرتی حتی کہ عمرو کو خود زید کی مرضعہ روا ہے ❊

(۳۳) دودھ میں نمک ملانے کی ممانعت کہیں دیکھی تو نہیں ہے ❊

(۳۴) اخلاص و معوذتین کے اسماء و آیات و نیک کلمات سے بھی دم کیا

تفسیر الاسلام بمعیار رجالِ علم۔ بجواب تہذیب الاسلام ... اخبار اہلحدیث امرتسر

جاتا ہے چنانچہ فاتحہ سے مارگزیدہ کا دم اور بسم اللہ ارقیک وغیرہ کا رقیہ حدیث میں ماثور ہیں۔ اور دم کرنے کے کئی طریق ہیں۔ پڑھکر بدن پر پھونکنا یا ہاتھوں میں پھونک کر ہاتھوں کا بدن کو ملنا یا پانی کا دم کرکے پلانا یا بدن کو لگانا جیسے حضرت مرض الموت میں تھے۔ تو عائشہ صدیقہ آپ کو دم کرتی اور دم کی جگہ پر زیادتی برکت کو آپ کا مبارک ہاتھ پھرا دیتی تھیں۔ اکثر دم کرنیں نفث کا لفظ آیا ہے جو خفیف سے لعاب کے ہمراہ پھونکنے کو کہتے ہیں چنانچہ نفث میں نفخ۔ نفث۔ تفل۔ بزق درجہ بدرجہ زیادتی لعاب پر دال لکھے ہیں

(۳۵) بعضوں نے کچھ اس کی اور بھی تاویل کی ہے۔ لیکن ظاہر یہی ہے کہ نیک خوابیں نبوت کا ایک چھیالیسواں حصہ ہے بخاری کی مرفوع روایت میں ہے کہ اب نبوت میں سے صرف مبشرات رہ گئے۔ لوگوں نے کہا مبشرات کیا؟ فرمایا نیک خوابیں ایک اور روایت میں ہے۔ کہ ما کان من النبوۃ فلا یکذب (جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا) اسپر امام المعبرین ابن سیرینؒ فرماتے ہیں۔ کہ خواب یہی شیطانی اور بشارت رحمانی تین قسم کی [illegible]
(۳۶) [illegible] بعد [illegible] پر عمل لیتے تھے اس سے کچھ اس معنی کی تائید نکل سکتی ہے اور تو معلوم نہیں ؛

(۳۷) لقطہ کے سال بھر شہرت دینے ہی کا حکم آیا ہے۔ کم مالیت ہو تو پہلے بھی صرف کر سکتے ہیں چنانچہ علی رضؓ نے ایک دینار پایا وہ رسول اللہ اور علی و فاطمہ رضؓ سب نے کھایا۔ بعد میں ایک عورت اسکی جویاں ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ علی! دینار دیدے ؛

(۳۸) مکان احاطہ مسجد کی اُجرت صرف مسجد ہو سکتی ہے۔ کیا مانع ہے ؟

(۳۹) غیر اللہ پیران پیر ہوں یا علیؓ یا بو علیؒ یا بخاریؒ یا اور کوئی امام کسی کی منت ماننا یا کسی سے امداد چاہنا صراحت مشرک بنا دیتا ہے کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور عبادت و استعانت دونوں اللہ ہی سے مخصوص ہیں۔ چنانچہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا یہی مفہوم ہے علامہ محمد معینؒ اپنے سالہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں لکھتے ہیں۔ کہ :-

" نذر برائے غیر خدا حرام است وعلیہ انعقد الاجماع بلکہ کفر است کما عدہ جمیع الفقہاء من افعال الکفر وورد فی الحدیث لا نذر لغیر اللہ و ما اہل بہ

کہ تصنیف قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی است مذکور است کہ سجدہ بر قبور انبیاء و اولیا و طواف نمودن و دعا از انہا خواستن و نذر برائے ایشان کردن حرام است بلکہ چیزہا ازاں بکفر میرساند و نیز قضائی حاجت از غیر خدا خواستن و داو مالک نفع و ضرر خود اعتقاد کردن شرک جلی است العیاذ باللہ "

اور بعض لوگ گو نیت یہی ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں تقرب محض اللہ ہی کا منظور ہے۔ صرف اس نذر کا ثواب ہم ان بزرگوں کے نام لگاتے ہیں۔ ایسا کرنا بظاہر شرک تو نہیں۔ لیکن ان کا اس مشرکانہ روش پر چلنا دال ہیں کچھ کالا کالا ضرور محسوس کراتا ہے۔ ورنہ خاص خاص تاریخوں کا تعہد اور فلاں بزرگ کے لیئے فلاں چیز کا تعین (مثلاً پیر صاحب کی گیارہویں ہی ہو۔ بو علی کی سرنی وغیرہ وغیرہ) یہ کیا ضرور ہے چونکہ اس صورت میں بھی وہی شرکی پلہ پایچہ برابر کہڑا رہتا ہے۔ اس لیئے یہ بھی حسب حکم من تشبہ بقوم فھو منھم اشتباہ سے خالی نہیں۔ اس سے بھی مسلمانوں کو پرہیز لازم ہے اور بہر صورت یہ جملہ طرق مروجہ بدعات میں داخل ہیں خیر القرون و آئمہ دین سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے [illegible] ہیں اور عوام کو ایسی ٹیڑہی لکیر پہ چلنے کی عام جرأت دلاتے ہیں حالانکہ اگر حق الامر کی تفتیش سے کام لیں۔ تو کبھی ایسا نہ کریں علامہ سکندری اپنی تقریر متعلقہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں فرماتے ہیں۔ " چوں تقرب امریست پوشیدہ و گرفتار ان ایں کار اجیانا میخواہند کہ قصد ایشاں ہویدا نشود لاجرم تفتیش آثارات و علامات باید کرد " اور لکھتے ہیں۔ کہ :-

" دانستن ایں امر حاضران ایں کار را از بادہ تر میسر است خالص بجانیست بلکہ حال علما و حال عمر شان کہ معاینہ میکنند بہماں شکل ست بار سے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ و ایں علامات و آثارات و چیزیکہ بآں تقرب میجویند مختلف و تبدیل باعتبار زماں و مکان میشود عاقل را باید کہ تامل و غور کردہ تفتیش نماید اگر محافظت ایمان منظور است تفتیش کردہ پرہیز نمایند "

پھر تفصیل ان علامات میں سے تمثیلاً لکھتے ہیں :-

" شیخ سدو و میران و زین خاں کدام حق برین نادان دارند کہ برائے ایشاں جانہا تلف کردہ خوشدل میشوند گاہے ایں قسم عمل برائے پدر و پیر و استاد خود نمے نمائند با وجود یکہ سزاوار تر رسانیدن ثواب ایشانند نہ سدو و میراں و زین خاں

فتاویٰ

س نمبر ۱۸۵ - اگر کوئی اہل اسلام کسی کفار خاکروب وغیرہ کا عقد بطور شرع کر دیوے۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

س نمبر ۱۸۶ - جو قرآن شریف فارسی اور انگریزی میں لکھا جاوے۔ کلام الٰہی ہے یا نہیں۔ اس پر احکام آیات مترتب ہوتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۸۵ - کیا کعبہ آسمان دنیا میں ہے یا تمام آسمانوں میں۔ تینوں سوالوں کے جواب سے بذریعہ اخبار سرفراز فرماویں۔

ج نمبر ۱۸۵ - جیسا کہ حدیث ہے۔ الاسلام یعلو ولا یعلیٰ اسلامی رسوم کا دوسری قوموں میں جاری کرنا گناہ نہیں۔ دوسری قوموں کی رسوم خلاف الشرع کا اسلام میں جاری کرنا گناہ ہے۔

ج نمبر ۱۸۶ - قرآن شریف کا فارسی انگریزی میں لکھنا دو طرح سے ہے ایک تو یہ کہ صرف نقوش فارسی اور انگریزی میں ہوں۔ مگر الفاظ عربی ہی رہیں۔ مثلاً اَلْحَمْدُ کو فارسی میں اس طرح الحمد اور انگریزی زبان میں اس طرح (Alhamdo) لکھا ہے۔ اس صورت میں تو وہ قرآن ہی ہے کیونکہ نقوش کا اعتبار نہیں بلکہ الفاظ کا ہے نقوش عربی میں بھی نہیں رہے کیونکہ زمانہ نزول قرآن کا رسم الخط اس زمانہ کے مغائر تھا جو اب بالکل متروک ہے۔ اور اگر فارسی انگریزی سے مراد ترجمہ ہے تو وہ قرآن شریف نہیں بلکہ ترجمہ ہے کیونکہ قرآن شریف کو قرآناً عربیاً حدیث شریف میں ہے۔ احب العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی ولسان اهل الجنة عربی۔ پس اس ترجمہ کو قرآن مجید نہیں کہیں گے۔ بلکہ ترجمہ قرآن مجید کہیں گے۔

س نمبر ۱۸۷ - جو بکری یا بکرا یا دنبہ حلال کیا جاوے۔ اور اس کی گھنڈی [illegible] رہ جاوے۔ تو وہ جائز ہے یا کہ ناجائز؟

س نمبر ۱۸۸ - قربانی دینا ہر ایک مسلمان کو سنت ہے یا حکم ہے۔ یا کہ صرف دولتمند کو چاہئے۔ اور نیز قربانی سنت ہے یا حکم ہے؟

ج نمبر ۱۸۷ - کوئی حرج نہیں۔ اگر رگ جان کٹ جاوے۔

ج نمبر ۱۸۸ - قربانی کے متعلق اختلاف ہے۔ سنت تو سب کے نزدیک ہے حنفیہ کے نزدیک مالداری شرط ہے۔ مالی احکام شرعیہ پر غور کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مالی احکام مالداروں ہی پر ہوتے ہیں۔ والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۸۹ - انگریزی نوٹ میں زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ معترض کہتے ہیں کہ کہ سونا چاندی نہیں ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور دوسرے کتنے روپیہ ہونے سے زکوٰۃ دینا ہوگا۔ اور کتنا روپیہ دینا ہوگا؟

ج نمبر ۱۸۹ - نوٹ حقیقت میں قرض کی رسید ہے گویا سرکار قرضدار ہے اور نوٹ اس قرض کی رسید ہوتی ہے۔ مگر ایسی رسید کہ ہر ایک جگہ دکھا کر روپیہ وصول کر سکتا ہے کسی طرح کی دیر نہیں۔ اور یہ مسئلہ ہے کہ جو قرضہ کسی ایسے شخص پر ہو جو اقراری ہو اور مقدرۃً ہر وقت دینے پر تیار ہو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

س نمبر ۱۹۰ - ایام حج میں بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سے پہلے منیٰ سے مکہ معظمہ کی طرف بھیجنا کسی کتاب میں مذکور ہے؟

س نمبر ۱۹۱ - بی بی سودہ کو کہا ہے کہ بلا محرم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی عبدالرحمٰن محرم کے ساتھ تنعیم بھیجنے میں اتنا فرق ہے یا نہ ہے کہ اگر منیٰ مسافت سفر نہیں رکھتا ہے اور تنعیم مسافت سفر رکھتا ہے تو سودہ کا بلا محرم اور عائشہ کا محرم کے ساتھ جانے میں کوئی شبہ باقی نہیں اور اگر منیٰ اور مکہ کے درمیان مسافت سفر ہے تو سودہ کو بلا محرم آپ نے کیوں بھیجا؟ اگر منیٰ و مکہ کے درمیان مسافت سفر ہو تو اس صورت میں ج نمبر ۲۶۵ میں یہ لکھنا کہ عورت کے سفر میں محرم کا ہونا شرط ہے کیونکر صحیح ہوگا؟

ج نمبر ۱۹۰ - صحیح بخاری باب من قدم ضعفۃ اھلہ میں ہے۔

ج نمبر ۱۹۱ - مسافت میں حضرات کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک تین چار کوس کی مسافت بھی سفر ہے۔ ان کے نزدیک تو دونوں مقام مکہ و منیٰ سفر ہیں۔ اور جن کے نزدیک تین منزل پر سفر ہے۔ ان کے نزدیک سفر نہیں۔ مگر حضرت سودہ کو اس سے اجازت دی گئی تھی۔ کہ ان کے ساتھ چند ایک اپنے گھر کے لوگ ساتھی بھی تھے اور وہ خود بھی بہت بڑھیا تھیں۔ ایسی صورت میں وہ شرط نہیں جو جوانی اور تنہائی کی صورت میں ہے کیونکہ فتنہ کا احتمال بہت دور ہے ممکن ہے کہ سودہ کا کوئی محرم بھی ساتھ ہو۔ گو اس کا ذکر نہیں ایسے ذوالوجوہ واقعات کی بنا پر قانون کلیہ میں خلل نہیں آتا۔

تصحیح — ۱۲ دسمبر کے پرچہ میں فتویٰ نمبر ۱۱۹ میں غلطی ہوگئی ہے۔ یوں ہونا چاہئے کہ بیوہ عورت [illegible] ہو یا غیر مدخولہ عدت والی [illegible] حدیث شریف میں ہے۔

انتخاب الاخبار

افسوس کہ آج کل ہر طرف سے طاعون شدت کی خبریں آرہی ہیں مولوی عبد الرحمٰن دینانگری جوان صالح اور مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی جو کئی ایک کتب کے مصنف تھے انتقال کر گئے۔ ملک چراغ الدین ساہو والہ ضلع سیالکوٹ بھی طاعون سے فوت ہوئے۔ ناظرین سے ان کے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللّٰھم اغفرلہم ۞

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ جہاں پر ایک شخص بھی خدا کا نیک بندہ ہوگا۔ وہاں بھی طاعون کی بلا نہ پہونچیگی۔ مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ گذشتہ سال کی تباہی کے علاوہ امسال بھی فروری اور مارچ میں قادیان جیسے چھوٹے سے مقام پر جہاں کی آبادی کل دو اڑھائی ہزار ہے ۳۵ آدمی ہلاک ہوئے ۞

امرتسر کے ڈسٹرکٹ جج نے اپنے ہندوار دلی کو غصے میں کہیں گالی دی۔ اس پر اس نے نوکری چھوڑ دی اور شہر کے ہندوؤں اور وکیلوں نے بڑے زور کا جلسہ کیا جس میں مقدمہ کے لئے چندہ ہوا چنانچہ صاحب بہادر پر نالش کی جاویگی (نتیجہ کیا ہوگا؟ وہی جو ججوں کی کانفرنس کابلی کے مقابلہ پر ہوا تھا)۔

لاہور میں پنجابی اخبار کے ایڈیٹر کے آخری فیصلہ پر ہندو نوجوانوں نے بڑا شور کیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کئی ایک اور یورپینوں پر حملے کئے۔ تین لڑکے ماخوذ ہیں۔

اخبار مسافر آگرہ کے مقدمہ کی پیشی ۲۰ اپریل کو تھی نتیجہ نامعلوم

شیخ محمد اسحٰق صاحب لاہوری کی بیوی اور لڑکا طاعون سے انتقال کر گئے تھے جن احباب نے ان کی تعزیت اور عیادت میں ہمدردی کے خطوط بھیجے تھے شیخ صاحب نے ان کا شکریہ ادا کرنے کا خط لکھا تھا جو ہنوز درج ہونے نہ پایا تھا۔ کہ خود ان کے انتقال کی خبر بھی آگئی۔ اس لئے ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم پرانے تو مسلم موحد تھے کئی سال سے پنشن یاب تھے۔ اللّٰھم اغفرلہٗ۔

طاعونی اموات کا حساب

۱۸۹۶ء میں	۱۷۰۴	۱۸۹۷ء میں	۵۶۰۵۵
۱۸۹۸ء میں	۱۰۱۸۵۳		
۱۸۹۹ء	۱۳۴۷۸۹	۱۹۰۰ء	۹۳۱۵۰
۱۹۰۱ء	۲۷۳۶۷۹	۱۹۰۲ء	۵۷۷۴۲۷
۱۹۰۳ء	۸۵۱۰۲۶۳	۱۹۰۴ء	۱۰۲۲۲۹۹
۱۹۰۵ء	۹۵۰۸۶۳	۱۹۰۶ء صرف جنوری سے اپریل تک	۱۷۰۰۰۰

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۶ - اپریل کو طاعون سے جو اموات واقع ہوئی ہیں۔ اُن کی تفصیل ضلع وار حسب ذیل ہے حصار ۱۰۰ - رہتک ۱۹۷۹ - گوڑگاؤں ۱۳۷ - دہلی ۵۷۷ - کرنال ۲۳۳ - انبالہ ۱۷۶۸ - ہوشیارپور ۸۱۵ - جالندھر ۲۸۱۵ لودیانہ ۲۴۱۱ - فیروزپور ۱۷۹ - منٹگمری ۲۶۹ - لاہور ۲۱۷ - امرت سر ۱۱۳۲ - گورداسپور ۲۲۷۵ - سیالکوٹ ۱۸۷۳ - گوجرانوالہ ۵۲۵۴ - گجرات ۲۶۵۹ - شاہپور ۱۱۸۴ - جہلم ۵۲۷ - راولپنڈی ۳۴۶ - اٹک ۲۳۱ - ملتان ۱ - ریاست پٹیالہ ۱۲۳۶ - کپورتھلہ ۴۷۴ - مالیرکوٹلہ ۱۰۷ - جنید ۲۰۰ - کلیہ ۱۵ فریدکوٹ ۱۱۷ - نابھہ ۱۷۷ کل ۳۶۴۴۳ - اس سے گذشتہ ہفتہ ۲۹۱۵۴ - پچھلے سال کے اسی ہفتہ ۲۷۵۴ (کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے)

حضور وائسرائے بہادر ڈیرہ دون کیطرف آجکل سیر و شکار میں مشغول ہیں ۞

لاہور میں طاعون کی کثرت سے لوکل سکول بند ہو رہے ہیں۔ (خدا کی پناہ)

راجکوٹ میں ایک مسلمان چپراسی نے دیوانہ ہوکر ۲ آدمیوں کو تلوار سے قتل کر ڈالا ٹیلیگراف ماسٹر نے بڑی پھرتی سے اس کو پکڑ کر حوالہ پولیس کیا ۞

ترکی گورنمنٹ نے اپنے کانسل جنرل بمبئی کی معرفت مولوی محمد انشاء اللہ ایڈیٹر اخبار وطن لاہور کے کئی تمغے چاندی کے ان لوگوں کو تقسیم کر دینے کیلئے بھیجے ہیں کہ جنہوں نے حجاز ریلوے کے فنڈ میں فیاضانہ طور سے چندہ دیا۔ ان تمغہ پانے والوں میں دو یورپین جنٹلمین اور ایک ہندو جنٹلمین ہے ان تینوں کو سلطان المعظم نے بالخصوص تمغہ عزت نشان عطا فرمایا ۞

بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ان تمام پولیس مینوں کو بری کر دیا کہ جن پر عدول حکمی کا الزام لگا کر کمشنر پولیس نے مقدمہ فوجداری قائم کیا تھا عدالت نے قرار دیا کہ پولیس مینوں نے جو کمیٹی کی - وہ ڈیوٹی کے وقت میں نہ تھی بلکہ فرصت کے وقت منعقد کی گئی تھی۔ اس لئے تمام پولیس مین بے قصور ہیں ان پر فوجداری مقدمہ نہیں چل سکتا۔ سب پولیس مین بری کر دیئے گئے ۞

نئی بات! نسخہ مفت بالکل مفت

بال اڑانیکا پوڈر عرق و تیل و صابون وغیرہ۔ کافور کا گلاس۔ پارے کی گولی و گلاس

گندھک کا گلاس۔ مالا کافور۔ اسپٹن۔ منجن۔ انجن ادویہ مقوی وغیرہ وغیرہ

مجرب اور اپنے آزمودہ نسخے رسالہ چند تجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو رسالہ کہ امرت کی شیشی خریدنیوالیکو مفت نذر کیا جاتا ہے امرت کی دھارا جن ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے وہ تو ہمیشہ اسکے خریدار ہیں۔ جو تمام اشتہاری دوایات سے تنگ آ کر مطلق رہا کرتے ہیں۔ انکے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے تاکہ وہ بھی ایک بار اس آب حیات کے فوائد سے آگاہ ہوکر ویدک ادویات پر عش عش کریں ؀

امرت کی دھارے

جس قدر نام پایا ہے۔ اسکی مکمل تشریح و تعریف کیواسطے تو ایک علیحدہ کتاب چاہیئے۔ مختصراً یہ کہ عام طور پر جو امراض بوڑھے بچے جوان مرد و عورت کو ہوتی ہیں ان سب کے لیئے اکسیر اعظم ہے۔ طرفہ تو یہ ہے۔ کہ اس کا اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔

سردرد ہر قسم۔ زکام۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دمہ۔ نمونیا۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب۔ پیٹ درد۔ پیٹ کا پھولنا۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ درد قولنج۔ قراقر معدہ۔ ریاحی۔ نفخ۔ ضعف معدہ۔ اسہال۔ پیچش۔ قے۔ مرگی۔ درد دانت۔ داڑھ درد۔ مسوڑھوں کا درد۔ مسوڑھوں کا پھولنا۔ دانتوں سے خون جانا۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ پی فلاں۔ خون کی قے۔ ورم معدہ۔ درد کان۔ کانوں میں کھجلی۔ ورم گوش۔ کرم کان۔ نواسیر ناک۔ ناک میں پھنسیاں۔ بد بو۔ چھینک آنا۔ درد آنکھ۔ پھوڑا پھنسی۔ زخم۔ کان پکنا۔ ران کا راستہ۔ پت۔ داد۔ حلق کا بیٹھ جانا۔ منہ میں چھالے۔ منہ سوجنا۔ زہر وار۔ ڈنک۔ سوزاک۔ آتشک۔ بدھ۔ گلٹیاں۔ ورم۔ تمام دردہائے اندرونی۔ تمام درد بیرونی۔ گنٹھیا۔ عرق النساء۔ درد گٹھن۔ باؤ۔ چوٹ۔ طاعون۔ بائی گولہ۔ بخار۔ سر درد دندان۔ بواسیر۔ تپ دق۔ سل۔ پرسوت زنان۔ یرقان۔ کالی کھانسی۔ امراض بچگان۔ بچہ کا دودھ نہ پینا۔ ڈبہ اطفال۔ سرسام۔ سر گھومنا۔ حس و حرکت جاتے رہنا۔ لقوہ۔ فالج۔ خارش و داغ۔ فساد خون۔ نکسیر۔ سوکھی زبان۔ سورج۔ آبلہ۔ [illegible] دانت۔ کھیلے پڑنا۔ ورم پستان۔ جلودھر۔ درد جگر۔ نفخ جگر۔ سوء القنیہ۔ طحال۔ بھگندر۔ ورم گردہ۔ پاخانہ۔ ورم خصیہ۔ فتق۔ درد و ورم رحم۔ درد پشت۔ پنڈلیوں کا پھولنا۔ ناسور۔ آگ سے جلنا۔ گرمی۔ پسینہ۔ چھپاکی۔ قبض دائمی۔ بخار۔ امراض دل۔ ناطری وغیرہ وغیرہ امراض کے لیئے اکسیر ثابت ہوا ہے ؀

امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے۔ ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ امرت کی دھارا جس جیب میں موجود ہو امراض کے خطرے سے بے فکر ہے۔ امرت کی دھارا جسکے پاس رہتی ہے اسے اور ادویات کی کیا ضرورت ہے۔ امرت کی دھارا کے سامنے ادویات کے بوجھ والے بکس سب ہیچ ہیں۔ امرت کی دھارا نے اس قدر نام پایا ہے۔ کہ اس کی پانچ چھ سو نقلیں ماہوار بکتی ہیں جس نے ایک ڈگری یا پیشہ کے لئے اجارہ بنایا۔ احتیاط رہے کہ امرت کی دھارا کا بہت نام دیکھ کر بہت لوگوں نے جھوٹے اشتہار دے دیئے ہیں اور ہماری فہرست نقل کر دی ہے اسی واسطے احتیاط سے کام لیں۔ امرت کی دھارا کے مرتبوں ہزاروں سرٹیفکیٹ پاس موجود ہیں۔ تپ دق۔ طاعون۔ سل۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ جیسی سخت امراض کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے چھوٹی امراض کا تو ذکر ہی کیا ہے وہ تو دیکھتے ہی دم دبا کر بھاگ جاتی ہیں۔ فہرست طلب کریں۔ مفصل حال معلوم ہوگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ نمونہ عہ۔ مگر یاد رہے کہ نمونہ کی شیشی کے ساتھ چند تجربات شرما مفت نہیں مل سکتی ؀

صاحبو! میرے اس لکھنے کو اشتہاری مبالغہ مت خیال کرو۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر جو کچھ لکھ رہا ہوں سچ سچ امرت کی دھارا کی تعریف کرنی قلم کی ہمت سے باہر ہے اس میں پرماتما نے ایسے اوصاف بھر دیئے ہیں کہ جسکا اندازہ میں خود نہیں کر سکتا جس مرض پر دیا جاتا ہے اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ بدن پر ملنے سونگھنے اور کھانے اور لگانے کے کام آتی ہے۔ شراب اور افیون چھوڑا دیتی ہے۔ ایک شیشی تمام بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ آمین!

ٹھاکر دت شرما وید مالک ڈسپنسری امرت دھارا اڈیٹر اخبار دیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر و مصنف رسالہ جات کثیر لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTED. L. No. 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴

یوم جمعہ امرتسر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ہجری القدسی

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(ا) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ لعہ

والیان ریاست سے ؎

رؤساء وجاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ۱۲/

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتی ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

مفقود الخبر کا بقیہ مضمون اور اجتہاد وتقلید آئندہ درج ہونگے۔

مرقع قادیانی

پچھلے ہفتہ کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ مرزا قادیانی کا فتنہ روز بروز ترقی پر ہے اسکا تعاقب کرنا بہت ضروری ہے۔ مگر اہلحدیث میں اسکی پوری تعاقب کیلئے جگہ نہیں ہوتی نیز اہلحدیث کے بہت سے خریدار اس بحث سے دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ ان کے علاقوں میں یہ وبا نہیں ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مستقل رسالہ خاص اسی مضمون کیلئے الگ جاری کیا جاوے چنانچہ وہ ارادہ خیال سے عزم بالجزم تک پہنچ چکا ہے اسی لئے اسکا نام بھی **مرقع قادیانی** تجویز ہوا ہے **قیمت** سالانہ عام خریداروں سے مع محصول ڈاک صرف سعہ۔ خاص رؤساء سے عہ معاونین سے حسب توفیق

پس قادیانی مباحث کے شائقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ جون کے شروع سے جاری کرنیکا ارادہ ہے انشاء اللہ۔

خاکسار

ابوالوفاء

شیعوں کے قبلہ وکعبہ

اذا کان الغراب دلیل قوم سیہدیہم طریق الہالکین

شیعوں کے رسالہ اصلاح کا ذکر اہلحدیث کے کسی نمبر میں ایک دفعہ ہو چکا ہے۔ اس رسالہ کا نام تو اصلاح ہے مگر در حقیقت اعلیٰ درجہ کا مفسد ہے ساتھ ہی اسکے فاضل اڈیٹر کے دماغ کو فرعونیت نے ایسا چکر دے رکھا ہے۔ کہ اس میں علم وعقل کی گنجائش ہی نہیں۔ ہمارے ناظرین یہ الفاظ تیز نہ سمجھیں ہم ان کا ثبوت اڈیٹر اصلاح ہی کے الفاظ میں بتادینگے مگر اس مطبوعہ عبارت کے بتلانے سے پہلے ہم ایک قلمی خط سے چند ایک فقرے نقل کرتے ہیں۔ جو دفتر اصلاح سے ہمارے پاس آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ

"اڈیٹر صاحب اصلاح ایسے علامہ دہر اور محقق زمانہ پر قلم اٹھانا ذرہ کار تے دارد۔ شاہ عبدالعزیز صاحب بھی ہوتے تو یہ ہوس دل میں عمر بھر رکھتے۔"

یہ ہے ان قبلہ وکعبہ کی فرعونیت۔ آنسانخ صرف اسی پر بس نہیں کہا اہلحدیث مورخہ ۔۔ مارچ میں بعنوان "اصلاح ہمیں قابل اصلاح ہے" حضرت کی ایماندار

تبدیل مکان۔ اس ہفتہ سے دفتر اہلحدیث کٹرہ سفید میں آ گیا ہے۔ منیجر۔

اور وہابیوں کی کُلی کھل گئی تھی ... میں اصلاح کے اس فساد کا ذکر تھا جو
اس سنہ ہجری کی نسبت کے متعلق اہلحدیث تمام اہل سنت کی دل آزاری کی گئی تھی۔
باوجودیکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے ان کے اس مزعومہ
خیال کا رد کیا گیا تھا۔ اور ثابت کیا گیا تھا کہ تمام اہل سنت کے شیوخ و ائمہ اس بات
کے قائل ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ... نبی مانیں بعد نبی ... صلی اللہ
علیہ وسلم کے کسی شخص کو نبی ماننا ہیچ قرآن کی آیت سے انکار ہے۔ ماقبل
بحث سے علماء دہلی ... کے کان پر جوں بھی نہ رینگی بلکہ اولیاء اللہ
کے پیچھے ... سے آگے ہو کر پھر بھی وہی راگ الاپا ... اور
بزعم خود یہی شائع کرتے ہیں کہ مشائخ اہلسنت یزید کو نبی مانتے تھے۔ معاذ اللہ
استغفر اللہ اس جھوٹ کا کوئی ٹھکانا ہے۔ ان کی غرض یہ ہے کہ ہماری طرح
اہل سنت بھی بازاریوں کی سی ... بدگوئی میں ... مگر ان کو واضح ہے کہ
اہل سنت ایسے بدزبان نہیں ہوتے کیونکہ ان کے ہاں اعلیٰ درجہ کا اخلاقی حکم ہے
کہ لا تسبوا الاموات فانہم افضوا الی ما قدموا ...
کرو۔ ... لیکن شیعہ اور شیعوں کے ...
بداخلاقی کی ... اہل سنت ... کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ اہل سنت بھی
کسی مردہ کو گالیاں نہیں دیتے ... ان کے ہم صفیر ہیں +

خیر اس تمہیدی نوٹ کے بعد علامہ ... ایک ...
کر لیتے ہیں جو انہوں نے ... السنۃ ... اشتہار متعلق ...
لکھ لیتے ہیں ... جس سے ایک ایک ...
سے تحقیق اور تدقیق کی ... +

شیعوں کے مباحثہ اور بعلم جو افراد معزز اڈیٹر ... جدید اور
ناظم الہند وغیرہ اس قابلہ ... تحریر کو لغور پڑھ جائیں اور داد انصاف
دیں آپ لکھتے ہیں کہ

یوں تو وہابیوں کے امام و مقتدا نہ دفن رسول میں شریک ہوئے نہ خلیفۂ رسول
اپنے جانشین ... یہ لوگ جنازے پر حاضر ہوں جیسے کہ آپ وصیت
کر گئے تھے ... نہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے دفن
و کفن میں شریک ہوئے نہ دفن جناب امام حسین علیہ السلام میں کیونکہ
یہ لوگ تو اس طرف تھے جدھر سے حضرت کے جنازے پر تیر چلتے تھے جناب
امام حسنین علیہ السلام کو کیونکر دفن کرتے کہ انہیں نے قتل کیا تھا لیکن

کشتوں کو دفن کر کے چلتے ہوئے اور جناب امام حسین کو اور ان کے ہمراہیوں
کو یوں ہی ریگ گرم پر ... چھوڑ کر چلے گئے کیونکہ ... تین دن کا
تھے جناب امام حسین ع اس کے ... +

مگر ہم کو ان واقعات پر ... نہیں بلکہ یہ دکھانا ہے کہ روضہ
رسول اللہ کیا متبرک مقام ہے کہ صحابہ تابعین سے آج تک تمام
مسلمان اس کا کیسا کچھ ادب اور احترام کرتے ہیں مگر جس یزید پلید
نے امام حسین کو شہید کرایا ... اگلے ہی سال مدینہ
رسول پر چڑھائی کی جس میں ... صحابی ... اور ہزاروں
بیٹیاں صحابہ کی یزیدی فوج کے ... سے اپنی عصمت کھو بیٹھیں
تین سو ہزار ... اور ان کے امام ... روضۂ
رسول میں ... گھوڑوں کو ...
کی بے ادبی کرتے +

اسکے بعد ... لیں ... کا جسم اطہر قبر سے
نکالا جانا ... مسلمانوں نے ... کی دیوار بنوائی اور آنحضرت کی قبر مطہر
مسلمانوں کی آنکھ سے چھپ گئی جب سے یہ روضۂ انور ...
سے محفوظ تھا اور اس قسم کا کوئی صدمہ روضۂ انور کو نہ پہنچا مگر ...
سے وہابیوں کا ... عبدالوہاب نجدی اس پر آمادہ ہوا کہ روح
یزید کو خوش کرے بظاہر مدعی اسلام تھا مگر شرک کے ...
ایسا غلو کیا کہ ... روضۂ انور کو اس نے کہا بت خانہ ہے۔ جس
اس نے حضور انور کے روضہ کو کھدوانا چاہا ...
اور انواع و اقسام کے فسق و فجور کا مرتکب ہوا۔ اسی زمانہ میں اس کے
کربلا و نجف اشرف پر بھی قبضہ کر لیا اور ہزاروں قسم کا ظلم
کیا +

ان واقعات سے گورنمنٹ ترکی کی آنکھ کھلی اور معلوم ہوا کہ یہ سب
مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ اس ذریعہ سے سلطنت پر قبضہ کیا چاہتے ہیں
جب سلطان سلیم نے محمد علی پاشا کو ان کی سرکوبی پر مقرر کیا ...
کے بعد آخر ان کی ایسی سرکوبی ہوئی کہ ہمیشہ کے لئے ...
اراضی مقدسہ سے نکالا گیا اور قطعی حکم ہو گیا کہ کبھی وہاں حج
بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کو نہ جانے پائیں +

* کیا کہتی ہو۔ ہوش میں آؤ۔ یہ مسلمان تو وہ ہیں جو تمہاری طرح اول طبقہ کے مسلمانوں کو لعنت بھیجیں (اہلحدیث)

ابھی جو حال میں بماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ کربلا معلی میں تازہ واقعہ ہوا کہ تمہ یہ تمام ایرانی شیعہ مارے گئے اس کے بھی اصلی ماتحت یہی وہابی تھے کیونکہ سلطان روم نے انہیں کی سرکوبی کے لئے جو سعین کی تھی آنکا تعمیل عمل غریب علمائے ایران و ہند سے لیا جاتا - انہیں ٹیکس کے دینے کے انکار پر یہ قتل و غارت وقوع میں آیا - جسپر والی بغداد اور حاکم کربلا معزول ہوا اور اب سفیر ایران سفیر دولت انگلشیہ ان معزولین کی سزا اور مقتولین کے خون بہا کا مطالبہ کر رہی ہیں +

اسی واقعہ نے پھر وہابیوں کی ہمت بڑھائی جس سے وہ منصوبہ گانٹھ رہی ہیں کہ پھر روضہ رسول کے ساتھ بے ادبی کریں اور کھود ڈالیں چنانچہ حال میں اخبار اہلحدیث نے تو ایک فرقہ وہابی کانفرنس کی بنیاد ڈالی جسکو ابھی شاید دو مہینے بھی نہ ہوئے ہونگے کہ اس قسم کا استفتا شائع کیا کہ تعزیہ داری حرام ہے - یہ تعزیہ پرستی ہے یہ بت پرستی ہے یہ شرک ہے اور نہ معلوم کیا کیا خرافات شائع کیا کہ جسپر اپنے عالموں کی نہ معلوم سچی یا جعلی دستخط بھی شائع کی - مگر نہ معلوم یہ کیسے اہل حدیث ہیں اور کیسے موحد اور کیسے مسلمان جو آنحضرت کی صریحی تکذیب کر رہے ہیں اور آنحضرت کو معاذ اللہ کاذب کہتے ہیں اور پھر بھی اسلام ہیں اور اپنے موحد بننے کے مدعی ہیں -

آنحضرت تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ مسلمانوں سے ہمکو شرک کا خوف نہیں ہے کہ وہ کبھی شرک کریں شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ کبھی مسلمانوں سے بتوں کو سجدہ کرائے بلکہ ہمکو جو کچھ خوف ہے وہ اس کا ہے کہ دنیا دار بن جائیں +

مگر یہ وہابی ایسے مسلمان ہیں کہ وہ برخلاف فرمان رسول اللہ مسلمانوں ہی کو مشرک اور بت پرست بنا رہے ہیں اور جو لوگ دنیا دار مکار غدار ہیں ان کو اچھا سمجھ رہے ہیں اور انہیں کو خلیفہ رسول مان رہے ہیں یہ کیسا اسلام ہے ؟

ابھی آپنے اسی اخبار میں پڑھا ہے کہ انہیں وہابیوں کے امام علم ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ مشائخ اہل سنت (جو انہیں وہابیوں کے شیخ ہونگے) معتقد نبوت یزید تھے جسکی اس سے بڑھکر کیا تصدیق ہو سکتی ہے کہ انہیں وہابیوں نے روضہ رسول کھودا اور اب یہ فتوی شائع کرتے ہیں کہ تعزیہ داری حرام ہے +

ہم اپنی گورنمنٹ کو اور نیز گورنمنٹ ترکی کو آگاہ کرتے ہیں کہ یہ اہلحدیث کانفرنس اور یہ فتوی جو تمام ہندوستان میں شائع ہو رہا ہے بغاوت کا پیش خیمہ ہے کیونکہ تعزیہ داری تو ایسی چیز نہیں ہے جسکو کوئی مسلمان ترک کر سکے یہ ایک حکمت عملی کی ترکیب ہے جسکی غرض صرف اس قدر ہے کہ اس ذریعہ سے اپنی قوت ایجادیہ کو بڑھائیں اور مذہبی رنگ قائم کریں +

ورنہ تمام عالم کو معلوم ہے کہ حنفی اور وہابی میں ایسی خانہ جنگیاں ہوتی رہتی ہیں کہ کبھی آجتک کسی مسئلہ میں اتفاق نہ ہوا پھر اس تعزیہ داری میں کیوں ایسا اتفاق ہو گیا کہ آج فریقین اپنی متفقہ قوت سے اسکے مٹانے پر آمادہ ہیں حالانکہ آج سے نہیں بلکہ صدہا سال سے تعزیہ داری شیعہ و سنی سب میں رائج تھی +

ابھی سال گذشتہ کا واقعہ ہے کہ جب شیعوں نے لکھنؤ کے تالکٹورہ میں چاہا کہ ہماری رسوم مذہبی ان لوگوں کے ارتکاب محرمات سے خراب نہ ہونے پائیں تو لکھنؤ کے سنیوں اور ہندوؤں نے مصری کی بغیا کی کربلا کو آباد کیا اور اپنے تعزیہ نہایت اہتمام اور جوش و خروش سے وہاں لیجا کر دفن کیا اس ایک ہی سال میں کونسا نئی پیدا ہو گیا کونسے خلیفہ نے جنم لے لیا جو اب وہی تعزیہ داری حرام قرار پائی اور ایسا حرام کہ حنفی اور وہابی دونوں اس میں متفق ہیں +

اسکو تو ہر سمجھدار کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں اب کوئی نیا حکم آ نہیں سکتا نئی شریعت قائم ہو نہیں سکتی تھی سال گذشتہ تک تعزیہ داری حلال اور جائز بلکہ ایسی واجب کہ دوسری کربلا انکو بنانا پڑی اور سال ہی بھر میں وہ ایسی حرام کیونکر ہو گئی کہ حنفی اور وہابی ملکر اسکو حرام بنانے لگے +

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان وہابیوں نے کوئی نیا منصوبہ گانٹھا ہے اور چاہتے ہیں کہ پھر روضہ رسول کھود دیں کیونکہ ان کے بانی اول عبد الوہاب نجدی کا حال تو سب کو معلوم ہے کہ اس نے روضہ رسول اور کربلا و نجف کو کھود ڈالا تھا +

اب یہ لوگ تعزیہ داری کے مٹانے کیلئے پہلے ہوئے ہیں کہ اس ذریعہ سے باخود ہا میں اتفاق قائم کریں دوبارہ روضہ رسول کو مٹائیں +

سب آپ اگر تمام کتب متقدمین کو دیکھ ڈالینگے تو اس فرقہ وہابیہ کے وجود سے
قبل کسی عالم کا قول نہ ملیگا ۔ جس نے تعزیہ داری کو حرام کہا ہو ۔ بلا رد و بدل
تعزیہ دار ہوئی اور تعزیہ کا اہتمام کرتے تھے پھر اس فضول اور بیہودہ کو شرع
کہا یا نہیں؟
زیادہ تر افسوس اس کا ہے کہ مدعی ہیں عمل بر حدیث کے اور کوئی
آیت اور نہ حدیث ایک چند مولویوں کا فتوی شائع کرتے ہیں جو
خود ان کے اصول کے مطابق قابل قبول نہیں کیونکہ اقوال علما
ہے جسکو احکام شرع میں دخل نہیں ۔ (اہلحدیث) اصلاح و اصفیٰ
ناظرین کی تنبیہ کے لئے ہم نے مذکورہ مضمون بہ نسبت لگادیا ہے تا امر
واضح ہو دنیا جانتی ہے کہ اہلحدیث وہابی نہیں بلکہ وہابی ایک قسم کے لوگ
کہا جاتا ہے روہیلکھنڈ اور اس کے قرب و جوار میں وہابی ان حنفیوں کو
کہتے ہیں جو حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی اور علماء دیوبند کے خیال
ہیں ۔ تاہم چونکہ راقم مضمون کے خیال میں وہابی سے اہلحدیث ہی مراد ہیں
اس لئے جواب لکھنا پڑا ۔

٭ شیعوں کے قبلہ و کعبہ کی علمیت دیکھئے کہ نمبر اول میں تو لکھتے ہیں کہ
وہابیوں کے امام اور مقتدا دفن رسول میں شریک ہو کر ۔ قبلہ و کعبہ کی
مراد ان اماموں سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہم
ہیں ۔ ہمیں منظور ہے چشم ما روشن دل ما شاد ۔
مگر اخیر میں [illegible] نمبر ۱۲ میں [illegible] ہیں کہ تمام کتب متقدمین کو دیکھ
ڈالینگے تو اس فرقہ وہابیہ کے وجود سے قبل کسی عالم کا قول نہ ملیگا جس نے
تعزیہ داری کو حرام کہا ہو ۔
چشم بد دور اے جناب قبلہ و کعبہ ! جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر
وہابیوں کے امام ہوئے تو ان کے زمانہ میں بھلا وجود تعزیہ داری کا ہوگا جس پر ان کو
پہلے آپ کسی عالم کا قول مانگتے ہیں ۔ ابوجہل کا یا ابولہب کا ۔ واہ سبحان اللہ
کیا علامہ دہر ہیں ۔ بلکہ بے پیا در بے پر کی اڑاتے ہیں ۔ کچھ دہری (۵۸)
میں آپ نے کسی [illegible] یا عورت سے سن لیا ہوگا کہ اہلحدیث کے فرقہ کا مرشد
عبد الوہاب نجدی ہے تو یہ بالکل جھوٹ ہے ۔ ہم کئی ایک دفعہ ثابت کر چکے ہیں
کہ اہلحدیث کو عبد الوہاب نجدی سے کوئی تعلق نہیں ۔ بجز اس کے کہ وہ حنبلی مقلد
تھے ۔ اور [illegible]

(۵۳) ہم خوش ہیں کہ گورنمنٹ ایران ہماری درخواست پر کمیشن تحقیقات میں آپکو
بھی ممبر منتخب کرے تاکہ تحقیق آپ ہی لکھوا دیں کہ ہندوستان کو اختلاف
کو امام حسین کی طرح مروا دینا چاہئے آہ ۔

شور بختاں بآرزو خواہند ٭ مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(۵۴) واہ قبلہ صاحب کیا ہی مذاق ہے ۔

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

افسوس اس قابل ہستی کو اتنی بھی خبر نہیں کہ تعزیوں کی ممانعت کا فتوی
کئی سالوں سے امرتسر میں نکلتا رہتا ہے اخبار اہلحدیث کے فائل اٹھا کر
دیکھیں تو ہر فائل میں ان کو یہ اشتہار ملیگا ۔ اگر آپکا فرمانا یہ ہے کہ آنحضرت
کی تکذیب کرنیوالا مسلمان نہیں تو مطلع صاف ہے آنحضرت تو کیا خود خدا
فرماتا ہے کہ ہم تم (صحابہ) کو خلیفہ بناوینگے اور تمہارا خوف بے خوفی سے بدل دینگے
اور تمہارا دین مضبوط کر دینگے مگر آپ ہیں کہ اسکی تکذیب کرتے ہیں سمجھے ہو
یا نہیں؟ (۵۵) یہ فرمان نبوی قبلہ و کعبہ کی اسی کتاب میں ہوگا جسمیں
عبد الوہاب نجدی کو اہلحدیثوں کا مرشد لکھا ہے بلکہ فرمان نبوی تو یہ ہے
تلحق قبائل من امتی بعبدۃ الاوثان یعنی میری امت میں سے کئی ایک قومیں
بت پرستوں کے ساتھ ملجاینگی چنانچہ ہمارے دیکھنے میں بھی آگیا کہ نام کے
مسلمان لکڑیوں اور کاغذوں کو اسی طرح پوجتے ہیں جس طرح بت پرست
قومیں اپنے مصنوعی معبودوں کو پوجتی ہیں (۵۶) یہ تمہاری ہمیشہ کی
بکبک ہے کہ تم خلفا کی شان والا شان میں گستاخیاں کر کے نامہ اعمال
سیاہ کرتے ہو ۔ اسکا دندان شکن جواب کسی خارجی سے تمکو خوب ملیگا ۔ ہم
اہل سنت کا یہ اصول ہے کہ ۔

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ٭ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(۵۷) تشم چہ گفتی است کہ پیش مرداں بیاندیشد) بہتر ہے کہ اس مضمون
کو ترکی میں چھپوا کر بذریعہ کسی معتبر آدمی کے علماء مکہ شریف کے دستخط کرا کر
سلطان المعظم کے حضور میں پیش کرو ۔ اور اگر مکہ معظمہ میں جانے میں [illegible] کا
خطرہ سمجھتے ہو ۔ تو ہمارا سفارشی خط لیتے جاؤ ۔ قبلہ و کعبہ ! اچھا ہو [illegible]
بھی کوئی اصلاح کا ذکر ہیں کہ ہر قسم کی کذب بیانی [illegible] ہو خوش !
(۵۹) ہم نے کسی منبر پر کہا تھا کہ اہل سنت کے فرقے گو باہم مختلف ہیں
مگر شیعوں کے مقابلے پر سب ایک ہیں ۔ چونکہ تم اہل السنۃ کے مسلمانوں کے

سریع التاثیر دوائیں
[illegible]
پروپرائٹر [illegible]
کٹڑہ قلعہ امرتسر

سرداران اسلام کے حق میں گستاخ ہو۔ جسکی پوری سزا اُس احکم الحاکمین کے دربار سے ملیگی۔ جو سب چھپی اور ظاہر چیزوں سے واقف ہو (۱۰)
کہیں جھگڑوں نے کوئی کام کیا یا بازاری شہدوں نے۔ تو وہ اہلسنت کا ہو جائیگا؟ قربان اس فہم پر۔ بیشک حنفی اور غیر حنفی سب اہل سنت بلکہ محقق شیعہ بھی اس میں ہمارے ساتھ متفق ہیں کہ ؎

زور والا ہیں نوبت خانہ ادھار ✦ مسجد پہ منصوبہ کرشل بہار
تعزیہ قندیل کولاتوں سے بہار ✦ دین احمد میں یہ بیشک خار ہو

(۱۱) سو سال گذشتہ جائز ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی مرحوم کا فتوی بھی تعزیہ کی ممانعت کا موجود ہے۔ سمجھ کیا بازاری شہدوں کی باتیں لیکر ہمکو قائل کرتے ہیں (۱۲) گو عبد الوہاب نجدی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں مگر تمہارا اور تمہارے جیسے دیگر ہمصفیروں کا کذب ثابت کرنے کو ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ اگر تم سب ملکر بھی یہ ثابت کردو کہ عبد الوہاب نجدی نے آنحضرت کا روضہ مبارک کھود ڈالا تو مبلغ **یکصد** نقد انعام لو۔ (۱۳) تعزیوں کی حرمت میں تو تمام قرآن وحدیث بھرے پڑے ہیں۔ جن کی کسیقدر تفصیل ہم اہلحدیث مورخہ ۱۵- فروری میں بتلا چکے ہیں ؎

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

مسافر آگرہ کا لٹریچر قابل توجہ آرین پبلک

آریہ لوگوں میں ہمیشہ سے یہی دستور چلا آیا ہے کہ وہ وقت پر کسی اصول کے پابند نہیں رہتے اور ادہر اُدہر کی بیمعنی گفتگو سے وقت کو ٹالدیا کرتے ہیں یہ تو عام طور پر ان کا شیوہ تھا ہی۔ مگر جب سے آگرہ کے بازاری اخبار مسافر نے جنم لیا ہے۔ اس پر یہ مثال صادق آتی ہے ؎

یکے بد مجنون دگر سنگ گرنیہ

ایک تو آریہ ہونا ہی کیا کم تھا اُس پہ بدزبانی کی قیامی جیھ بھگتی آپ کریلا دوسرا نیم چڑھا۔ جب وہ اہلحدیث کے معقول اور دندان شکن جوابات کی تاب نہیں لاسکتا تو ؎

چو حجت نماند جفا جوئے را ✦ بہ پیکار گردن کشد روئے را

گندی گالیوں پر اُتر آتا ہے۔ گو اینٹ کا جواب پتھر ہی ہوتا ہے۔ مگر اہلحدیث خدا کے فضل سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا اور نہیں چاہتا کہ ایسے خود مایہ بیچ پوچوں کے مقابلے میں اپنا متین شیوہ بدل دے ؎

دشنام اگر دہد خبیثے ✦ چارہ نبود بجز شنیدن
گر بالو کسے سگے گزیدہ ✦ باسگ نتواں بوش گزیدن

مسافر ہرگز ہرگز ایسی لغو اور لایعنی تحریرات سے اہلحدیث پر فتح حاصل نہیں کرسکتا اور نہ ہمیں اُسکی حرکات مذبوحی پر کچھ رنج منانا چاہئے ؎

گرہنر مند زاوباش جفائے بیند ✦ تادل خویشتن نیازارد و درہم نشود
سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکند ✦ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

مسافر کا قدیم سے یہ وطیرہ ہے کہ وہ ہر بات کا جواب ایسا دیا کرتا ہے جو معنی اور مطلب سے کوسوں دور ہو۔ چنانچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶- مارچ میں مسافر کو مقدمہ کے متعلق ایک مضمون میں لکھا گیا تھا کہ

"اڈیٹر مسافر نے پچھلی جون میں کسی مظلوم پر ناحق کا کوئی مقدمہ بنایا ہوگا اسی جرم میں یہ تکلیف اسکو پہنچی ہے جیسے پچھلے دنوں مسافر کا رجسٹر چوری جانے سے مسافر کے مالک کا پچھلی جون میں چور ہونا ثابت ہوا تھا۔ جسکا کوئی جواب اس نے نہ دیا تھا"

اس کا جواب وہ اپنی معمولی کجروی سے ۸- اپریل کے مسافر میں یوں دیتا ہے :-

"جی نہیں انجومی جی اس جون کے فعل کا نتیجہ ہے جسکو آپ جانتو ہیں مگر آنکھوں کی معذوری کے باعث دیکھ نہیں سکتے۔"

پہر کہتا ہے کہ

"جی ہاں اخیر الماکرین کا رجسٹر چرالیا تھا نہیں گھونسہ مار زبردستی چھین لایا تھا۔"

یہ ہیں آریوں کے اڈیٹر اور نوخیز ریفارمر جنکو دعوی ہو کہ اگر ہم جاپان پہنچ جائیں۔ تو سب کے سب جاپانی آریہ بن جائیں کیوں نہ۔ اہلحدیث کی گرفت کا جواب صحیح تو دی نہیں سکے جاپان کے متعلق تمہاری شیخ چلی جیسے خیالات کا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ آریو! انصاف سے کہنا کہ تمہارے اس جوشیلے لیڈر نے اہلحدیث کے اصل سوال کا جواب کیا دیا؟ پھکڑ بازی کرنے کا ڈھنگ شہدوں کی طرح سیکھ رکھا ہے۔ نجومی جی اور خیر الماکرین کر

رندوا نا و نالبفہ جب پاس رہتے ہیں اور خو بہ سے قدم رکھا ہے بائیں رلیش ڈیش میدان مناظرہ میں۔ اس لئے پنڈت جی یاد رکھو ۵

سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدہ میں شیخ جی صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

پس ہم اہلحدیث کے سوال کو پھر دہراتے ہیں اور منتظر ہیں کہ اس کا آپ ہمارا صحیح جواب دینے کیلئے مسافر کو مجبور کرتے ورنہ دانا جان لینگے کہ آریوں کا مذہب اپنے آپ میں خام ہے اور اہلحدیث کی سوالات کا متحمل نہیں ہو سکتا +

پس سنو! آریوں کا مذہب ہے کہ جو تکلیف یا مصیبت کسی شخص کو پہنچتی ہے۔ اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اس شخص نے بھی ایسی تکلیف کسی دوسرے شخص کو اپنی پہلی جون میں پہنچائی ہوگی۔ پس ہمارا سوال بھی انہیں کے مذہب کے موجب ہے۔ کہ مسافر کا جو پیٹ چیر گیا۔ تو ضرور ہے کہ پچھلی جون میں اس نے بھی کسی کی چیری کی ہوگی۔ اور اس جون میں مسافر پر مقدمہ دائر ہوا۔ جو اس بات کا شاہد ہے کہ پہلی جون میں مسافر نے بھی کسی غریب پر مقدمہ چلایا ہوگا پس اگر آریوں کا مذہب یہی ہے تو مسافر چور اور ظالم ہے اور اگر مسافر چور اور ظالم نہیں تو آریہ مذہب جھوٹا ہے یہ دونوں ضدیں ہیں۔ اور اجتماع الضدین کبھی ہو نہیں سکتا۔ پس مسافر جی اچھی طرح +

(معلم الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مرزائی پارٹی کا تکیہ کلام

کرشن قادیانی اور ان کی پارٹی جماعت کا مدت سے یہی وطیرہ ہے کہ جب ان کا کوئی مخالف فوت ہو جاتا ہے تو جھٹ بول اٹھتے ہیں۔ کہ دیکھو اس شخص کو مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے موت آئی ہے اور یہ شخص اپنی موت سے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دے گیا۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیسا نشان ہے؟ اور اس سے صداقت مرزا کا ثبوت کیونکر؟ یہ نشان کسی نبی اور رسول نے اپنی صداقت کا کبھی قرار نہیں دیا۔ کیا اگر مرزا جی کے مخالف مر کر مرزا جی کی صداقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ تو مرزا جی ہمیشہ زندہ رہینگے اور کیا وہ موت کا کبھی سو نہ دیکھیں گے؟ یا کیا مرزا جی اپنے سب مخالفین کے مرنے کے بعد مرینگے؟ اور کیا اس وقت جبکہ ان کے مخالف اپنی موت سے مرزا جی کی تصدیق کر رہے ہیں تو خود مرزا جی کے الہام مولوی ثناء اللہ صاحب کے شکار ہو کر (اور بقول مرزا جی کے کتوں کی موت مر کر) مرزائی نبوت کی ٹانگ نہیں توڑ گئے؟

غالباً مرزائی لوگ اپنی سمجھ اور ادراک سے بہت کم کام لیتے ہیں اور جو کچھ مرزا جی کے قلم و زبان گوہر فشاں سے ٹپکتا ہے۔ اس کی خوشہ چینی ہی بہ اکتفا کرتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ بیہودہ دعویٰ (جو مرزا جی نے اپنا الو سیدھا کرنے کے واسطے شائع کر رکھا ہے) یہ لوگ کبھی نہ تسلیم کرتے جیسا کہ انہوں نے کر دکھایا۔ کیونکہ قرآن کریم ہم سب مسلمانوں (خواہ مرزائی ہوں یا غیر) کے نزدیک مقدم قابل قبول کتاب ہے۔ صاف ارشاد ہے:—

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ یعنی اے رسول ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ نہیں رکھا پھر کیا اگر تو مر گیا تو یہ لوگ ہمیشہ رہینگے! (نہیں) ہر شخص موت کا مزہ چکھیگا"

اس آیت سے ہمارے پہلے سوال کا جواب تو آ گیا کہ ہر ایک نفس کو موت ہے اور مرزا جی بھی ضرور مرینگے باقی رہا یہ کہ سب مخالفین کو مار کر مرینگے یا پہلے سو اس سوال کا جواب بھی مرزا جی اپنا رسالہ **الوصیت** لکھکر نفی میں دے چکے ہیں۔ یعنی کہہ چکے ہیں۔ کہ میری موت عنقریب اسی سال کی عمر کے کچھ نیچے اوپر ہے جس کے سب زینے آپ غالباً طے کر چکے ہیں اور جہاں سے بقول اپنے ارشاد کے رخصت ہوا چاہتے ہیں۔ اور مخالفین ابھی حیات طیبہ کے مزے لیکر مسرور ہو رہے ہیں۔ تیسرے سوال کا جواب اظہر من الشمس ہے کہ مرزا جی کے حواری مولوی عبد الکریم صاحب ایک عرصے کی مرض الموت کے بعد اس جہان سے رخصت ہو کر مرزا جی اور ان کی جماعت کو سخت صدمہ دے گئے جنکی مرض الموت میں مرزا صاحب کو ان کی زندگی کے نت نئے الہام سوجھتے تھے جن سے الحکم کے ورق ہر ہفتہ سیاہ نظر آتے تھے مگر:۔

إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ[1] نے اپنا پورا جلوہ دکھلایا اور ملک الموت نے ان کا کام تمام کر کے اپنی کارگذاری میں ایک نمبر کا اضافہ کر ہی لیا اور مرزا جی کی کچھ بھی پیش نہ گئی۔ وہ سب کے سب الہام الحکم کے فائل ہیں۔ ڈھکے کے ڈھکے رہ گئے +

اسی طرح البدر کا ایڈیٹر محمد افضل جو مرزا کا ڈائری نویس اور صدق دل

[1] یعنی جب لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ اسے گھڑی بھر آگے پیچھے نہیں کر سکتے

سے معتقد اور جاںنثار تھا۔ طاعون کا شکار ہو گیا۔ پھر بھی مرزا جی کا کوئی بہانہ بنائے نہ بن سکا۔ مگر جو ہونا تھا وہ ہو کر ہی رہا۔ ان کے علاوہ مرزا جی کا مخلص مرید مولوی برہان الدین جہلمی بھی طاعونی موت سے مرکر مرزا جی کو از حد صدمہ پہنچا گیا۔ نوشیروان کی حکایت کسی کتاب میں یوں مسطور ہے

مژدہ پیش نوشیروان عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں دشمن
ترا خدا تعالیٰ برداشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست ✦ کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

مگر مرزائیوں اور ان کے بیتیوں کو کیا خبر کہ سعدی جیسے عالی دماغ نے کیا کہا اور قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے وہ تو اتنا ہی جانتے ہیں ے

رشتہ در گردنم افگندہ دوست ✦ مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

مرزا صاحب ہی ان کے دوست ہیں۔ ان کے رسول سمجھئے یا خدا۔ سب کچھ یہی ذات والا ہیں اور انہی پر ان کا دینی سلسلہ ختم ہے اور آمنّا وصدّقنا وہ صرف انہی کے کلام کو کہنا جانتے ہیں۔ انکو قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کا پتہ نہیں۔ کیوں نہ ہو۔ اسی بہانہ سے وہ کہہ سکتے ہیں کہ ے

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار ✦ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

[illegible]

میرا ایک سوال

ائمہ اربعہ کے قبل جمیع مخلوقات اہل اسلام درجہ اجتہاد کا رکھتی تھی۔ یا ان میں سے کوئی بعلم بھی تھا۔ جو صاحب اتنی زمانہ میں درجہ اجتہاد کا نہ رکھتے تھے وہ کس کی تقلید کرتے تھے۔ بہر حال اس زمانہ میں بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر موجود تھے۔ پس جو لوگ ناواقف ہونگے۔ وہ ضرور ان صحابہ میں سے کسی کی تقلید کرتے ہونگے۔ میرا یہ سوال خصوصاً اخبار اہل فقہ کے مقلدوں سے نسبت رکھتا ہے براہ مہربانی ضرور جواب دینگے۔

(راقم) حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگر منڈلہ سی پی کمشنر جبلپور ملک بتوسط

واللہ میں حنفی تھا

میں اہل فقہ اخبار اور اہل حدیث اخبار دونوں کو دیکھتا رہا۔ مگر واللہ الحجۃ مذہب کو حق نہ پایا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اور مجھے بہت ساری لوگ جانتے ہیں۔ کہ میں حنفی المذہب رکھتا تھا۔ مگر اہل فقہ کے اڈیٹر نے ہمیں تعلیم دیا۔ کہ حنفی مذہب چھوڑ دیویں۔ وہ کیسے اور کس طرح؟ کہ اکثر مسائل اس اہل فقہ میں حنفی المذہب کے خلاف بلکہ عقل کے بھی خلاف درج ہوا کرتے ہیں وہ کونسا حنفی المذہب کا سچا شخص ہوگا جو کہیگا اور گوارا کریگا کہ امام بخاری کی توہین وتذلیل کیجاوے۔ کوئی پرچہ خالی نہیں جسمیں الجرح علی البخاری نہیں ہوتا ہو اور حال یہ ہے کہ امام صاحب سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا یزید کو لعنت کرنا جائز ہے۔ تو آپ نے منع فرما کر کہا کہ اس سے بہتر ہے کہ وہ وقت جس میں تم لعنت ملامت کرتے ہو۔ درود پڑھا کرو۔ کہاں ہیں حنفی مذہب کے لوگ اسکے عامل۔ زبردستی ایک مجتہد صاحب کو جنکی تعریف جن کے کمالات کو سلف کے ہزاروں علماء نے لکھا تھا۔ ناحق دھوکہ کے پیچھے پڑے ہیں سچ کہ تم ہی لوگ بزرگان دین کی توہین کرتے ہو۔ اور اولٹے فرقہ حقہ اہل حدیث کو بدنام کرتے ہو (ہم پہلے سمجھے اور سمجھتا تھا یہ معاملہ ہی برعکس ہے) اور کئی دفعہ ہم نے اہل فقہ میں دیکھا ہے **یا رسول اللہ** کہنا جائز بتایا گیا ہے۔ **سماع موتی** ثابت کیا گیا ہے۔ علم غیب رسول اللہ کا ہونا کہا جاتا ہے۔ اور جہاں عرس ہوتا ہے تو جانے پر وہاں کی کیفیت خوشی خوشی [illegible] میں لکھا ہے۔ اگر حقیقت میں لکھا ہے تو ایسے مذہب کو ہم پانچ سلام کرتے ہیں۔ حدیثیں تو اس کے مخالف مگر یہاں جواز۔ اور ان مسائل کا رد اہل حدیث اخبار میں جسکو میں پہلے بھی نظر سے دیکھتا تھا۔ نعوذ باللہ بحوالہ کتب فقہ نکلا۔ ایک یار لوگوں نے نہ مانا۔ ہر تقریر میں یار لوگوں کی بدزبانی ہوتی ہے۔ اور بدتہذیب الفاظ سے بھری ہوئی اور جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نالائق معلم وغیرہ کہتے تھے۔ جب مجبور ہوا انکو سندات پیش کرنا تھا۔ ادھر اہل فقہ کے اڈیٹر کا حق تھا کہ آپ بھی اپنے سندات پیش کیا ہوتا سو دیکھو تو کچھ نہیں معمولی لفاظی میں یونہی اوڑا دیا۔ اور دیکھو شحنہ ہند کو اڈیٹر صاحب نے ۲۴ نومبر کے پرچہ ایک مضمون مستقل میں یہ بھی لکھا تھا۔ (تو بتائیے کہ امام صاحب کسی کے مقلد تھے۔ بس اسی پر خاتمہ ہو جائیگا) ۲۰ شوال کے پرچہ میں اڈیٹر اہل فقہ نے اس مضمون کے رد کا ہمت کیا مگر اس فقرہ کا ایک بھی جواب نہ دیا۔ چاہئے تھا کہ امام صاحب کا مقلد ہونا ثابت کرتا یا تسلیم کرلیتا کہ بیشک امام صاحب مقلد تھے یہ کچھ نہ کیا۔ جس سے

ناظرین اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ بیشک تقلید شخصی وغیرہ خالی ہوس ہی ہوس ہے
ناظرین! ہم انشاء اللہ ہمیشہ کبھی کبھی اس اخبار اہل فقہ کی شائستگی تہذیب وغیرہ
اور اوصاف سے پبلک کے واسطے فائدہ اوسکو ظاہر کرتے رہینگے اور ہم
بھی خداوند باری کے سامنے مہدی بنا ہوں جس مہدی نے اختیار کیا ہوں۔
جو خود آزار لیا امتا بعین تبع تابعین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا
اللہم احشرنا معہم واحشرنا معہم۔ (اڈیٹر) آپ کو گمان ہو اصل مضمون دیکھنا
راقم۔ سید عبد الودود شاہ قادری النقشبندی مجلجر حیدرآبادی

ٹکٹ کے بغیر کام نہ چلیگا

جن اصحاب کی قیمت
ماہ مئی میں ختم ہے

حسب دستور ان کے نمبر معہ مقامات کے ذیل ہیں۔ اگر کسی صاحب کو انکار ہو۔ یا چند روز کیلو ملتوی کرنا منظور ہو۔ تو مہربانی کرکے اطلاع بخشیں۔
غریب فنڈ میں اگر کسی صاحب نے کچھ مرحمت فرمانا ہو۔ تو اطلاع دیں کہ وہ رقم بھی ویلیو میں شامل کر دی جاوے۔ خاکسار منیجر

۲	امرتسر
۲۰	سرہند
۵۹	ابوہ ڈاکخانہ ...گام
۶۴	الہ آباد
۸۰	حیدرآباد ڈاکخانہ جیپرہ
۸۱	ناگپور
۹۰	چک ... آنوالی
۱۰۰	ناگپور
۱۰۵	لکھوکے
۱۰۹	مدراس
۱۱۵	دیوریا
۱۲۳	قادیاں
۱۳۳	حیدرآباد دکن
۱۵۰	کوٹلی لوہاراں
۱۵۵	کہتھل
۱۸۱	سلطان پور
۱۹۰	تہبہ کلاں
۲۷۲	رامپور
۲۷۹	پوسلہ
۳۰۰	امرتسر
۳۱۵	اسٹیشن مبارکپور
۳۲۰	ٹھٹھہ ٹیری
۳۲۲	موضع بازار دارولم
۳۵۲	امروہہ
۴۰۰	سدگرہ
۴۱۷	چھپرہ
۵۳۵	عدالت گڑھ
۵۰۶	سیالکوٹ چھاونی
۵۲۳	مقصر ارلیوی کوٹلہ راجپوتانہ
۵۲۵	سیہوڑہ (جبلپور)
۵۴۲	سہارنپور
۵۵۱	پٹیالہ
۵۵۲	پٹیالہ
۵۶۰	جمال پور
۵۶۷	آرہ
۶۶۳	کھولا پور
۶۶۳	موضع سنہسپال خورد
۷۰۰	دوباؤ ضلع سورت
۷۸۲	قلعہ میاں سنگھ
۷۸۳	سمبڑیال
۷۹۲	بدہوانہ
۷۹۳	گہماں ڈاکخانہ
۷۹۴	جالندھر
۷۹۷	گوجرانوالہ
۷۹۹	بھاگ
۸۰۱	سیالکوٹ
۸۰۲	حیدرآباد دکن
۸۰۳	مظفرنگر
۸۰۴	دہلی
۸۰۵	موضع دواری
۸۰۶	ایوت محل
۸۰۸	ہوجاگاؤں
۸۲۶	موضع مرزا آباد ڈاکخانہ چہڑانوالہ
۹۲۸	نوابی (بہشتی زیور)
۹۵۱	امرتسر
۹۵۲	کانپور
۹۶۲	کوٹلی لوہاراں مغربی
۹۶۷	مبارکپور
۹۸۱	موضع چہوری ضلع امرتسر
۱۰۱۳	نواں کوٹ
۱۰۲۵	امرتسر

حسن میاں کی سنو!

۲۵ مارچ کے اہلحدیث میں ایک سوال تھا جسکا جواب حسن میاں پھلواروی سے مانگا گیا تھا۔ کہ اڈیٹر اہل فقہ امام بخاری کی توہین کرتا ہے یہ رافضی ہے یا سنی؟ اس کا جواب حسن میاں نے ہمارے پاس بھیجا ہے اور سخت تاکید کی ہے کہ اسکو لفظ بلفظ چھاپ دیں۔ پس ناظرین بغور پڑھیں اور حسن میاں کی صاف گوئی کی داد دیں (اڈیٹر)

عمدۃ المتکلمین امام المناظرین جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دام مجدکم السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے تازہ پرچہ اہلحدیث میں مجھسے جو سوال کیا گیا ہے۔ لہذا اس کا جواب نہایت آزادی ودلیری سے آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آپ اس پر انصافانہ غور فرمائیں گے۔ سنیئے!
میں مسلمان ہوں اور میرا دین اسلام ہے جسکے سوا کوئی دین حق نہیں اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام۔ اور ہمارا اسلام کوئی اپاہج یا اندھا۔ کانا۔ بہرا

* اس مضمون کیوجہ سے فتوے درج نہیں ہو سکے۔ منیجر

ہیں - امام صاحب مستعمل پانی کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور صاحبین کو اس میں کلام ہے - اس جمع کا تو خیال ہی نہیں مگر آئے ہیں دوسروں کی عیب چینی کرنے - ان سے بڑھکر بھی کوئی ..... ہوگا - اہل فقہ کا اڈیٹر بڑے ناز سے لکھا کرتا ہے کہ یہ عجم المجم علی البخاری وغیرہ لکھا کرتے ہیں توہین ہے - تو کیا جناب یہ امام بخاری کی تعریف ہے اور لیجیے پھر اچھی طرح سنئے! آج ہم اس کے مثنوی نامہ نگار کے ایک دو قول کو پیش کرتے ہیں اور اس کے ادراک و فہم کا حال پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں - آپ صاحبان اندازہ کر سکتے ہیں اور دکھلاتے ہیں کہ اس نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی توہین میں کس مستعدی کے ساتھ ایک دلی بات بنایا ہے - ناظرین! ایسے تو جناب کے مضامین اہل فقہ اخبار میں بہت درج ہوا کرتے ہیں مگر ہم اس کے مضامین کا جواب دینا ہی مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ جواب اس کو دیں جو سمجھی اور قائل ہو اور جسمیں عقل و دانش کا مادہ ہو - اور جن غریبوں کو خدا نے ہادی نے صاحب عقل و تمیز نہیں کیا - انکی طرف مخاطب [illegible] کیا ہے بخاری سے نقل کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ امام بخاری کا اسکے خلاف عمل تھا وہ یہ کہ ہمیشہ آپ روزہ رکھتے تھے گویا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو متبع خلاف سنت بتلانے کی کوشش کی ہے اور بڑے شوق سے طبقات الکبری کی عبارت کو اپنی دلیل میں لایا ہے کہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری کان صائم الدھر وجاع حتی انتھی اکلہ کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ - ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ محمد ابن اسماعیل البخاری صائم الدہر تھے اور اتنی فاقہ کشی کی کہ پہنچ گئی ان کی روزانہ غذا ایک خرما ایک بادام تک (انتہی)، اس عبارت کے سمجھنے میں کتنی بڑی غلطی کی ہے کہ خدا کی پناہ - لفظ صائم الدہر سے ہمیشہ روزہ رکھنا نکالا مگر اپنے ترجمہ میں لفظ وجاع کا معنے کچھ نہ کیا - ہم تمہیں اس عبارت کا سبق دیتے ہیں - ذرا غور سے سننا - اگر صائم الدہر سے یہ مطلب ہے کہ امام بخاری ہمیشہ روزہ رکھتے تھے تو جناب لفظ وجاع کے لانے کی ضرورت کیا تھی اور دوسرا جب لفظ صائم الدہر سے انکا ہمیشہ روزہ رکھنا مراد لیتے ہو تو پھر حتی انتھی اکلہ کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ کی ضرورت کیا تھی - اس عبارت میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر دن میں کھجور اور بادام کا کھانا ثابت ہے تو صائم الدہر کہاں ہوئے سچ کہنا انصاف سے کہنا - یہ کیا مطلب کہ آدمی روزہ دار بھی ہے اور پھر روز صرف کھجور اور بادام کھاتا ہے شاید مہربان اسی طرح روزہ رکھتے ہونگے عجب نہیں، جبھی دوسروں کو بھی اپنی مانند سمجھتے ہیں - سچ کہنا جب صائم الدہر کا لفظ آگیا تھا - تو اکلہ کل یوم الیٰ تمرۃ او لوزۃ کا لفظ کیوں آتا - اس کا اصل مطلب اب ہم سے سمجھو اس عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت قدوۃ المحدثین سید المجتہدین حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ ایسے کم غذا کھانے والے تھے بلکہ انکا شکم مبارک ذکر خدا اور درود شریف اور کلام خدا اور کلام رسول پاک سے بھر گیا تھا دوسرا حدیث لکھنے اور جمع کرنے کے شوق نے ان کو مجبور کر رکھا تھا جو بمقدار غذا بہت کم تھی حالت ایسی تھی گویا صائم الدہر ہیں یعنی صائم کے مانند حالت تھی تو اسی مطلب پر شعرانی نے لکھا ہے - کان صائم الدھر وجاع تو پھر کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہا تے ہی کچھ نہ تھے یا صائم الدہر سے وہ دائمی صائم مراد ہے نہیں نہیں یہ صائم الدہر کا [illegible] پر تمکین انصاف آگین ذرا انصاف سے ہمارے مطلب کو اور مثنوی صاحب کے اجتہاد کو ملاحظہ فرمائیں - جناب ہر وقت ہر مسئلہ میں جھوٹا الزام تراشی کے لیے ایک ایسی پھبتی خلاف عقل و دانش اڑاتے ہیں کہ بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ؎ بپس عقل و دانش بباید گریست - آپ لوگ سمجھ رکھیں اور عوام کے فائدے کی غرض سے کہتا ہوں کہ اس پھبتی کے مانند ہمیشہ ذٹل لگاتے ہیں انکے ذٹل کا کوئی خیال نہ رکھو - اسی مضمون میں ایک اور حدیث بخاری سے نقل کی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یہ بتلایا ہے کہ امام بخاری رح نے بوجہ تکلیف سمرقند میں دعا مانگی تھی کہ خداوندا مجھ کو اپنی طرف لے لے - اس کیفیت کو اشعۃ اللمعات مصنفہ مولوی عبدالحق صاحب کا حوالہ دیا ہے - مگر یہ بات معلوم نہوئی کہ عبدالحق صاحب نے کس سے روایت کیا ہے اور کون سی کتاب سے نقل کیا ہے وہ بھی آپ کے مانند حنفی المذہب تھے - ہم کیوں مانے چلے - مہربانی کر کے کسی سلف کے کتاب کا حوالہ دیجیے پھر ہم جواب دینگے - اور جواب دینا ہمارا حق ہوگا - خیر یہ سب تو کہانی

کے بعد۔ جناب ٹینوی صاحب نے آخری عبارت یہ لکھی ہے ۔ پس یہ دعائے مرگ جو امام بخاری رحمہ نے مانگی وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا اور دیگر احادیث کے بالکل خلاف کیا۔ ناظرین! تعجب اور سخت تعجب ہے کہ خود امام بخاری کا تو یہ حال کہ وہ اپنی حدیثوں کو ناقابل العمل سمجھکر خلاف اُس کے کارروائی کریں مگر بخاری پرستوں کی دیہ تو اہل فقہ کہنی کی لیاقت اور تہذیب سے باہر نہیں) یہ کیفیت کہ بخاری کی ہر حدیث کو مثل آیت قرآنی کے مانیں۔ اور اس عبارت میں کتنی لغزش کھائی ہے وہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے کتاب بخاری کو ناقابل العمل سمجھکر بخاری کے احادیث پر عمل نہ کیا تو اس کا مطلب یہ کہ پھر اہل حدیث کثرہم اللہ کیوں قابل عمل سمجھتے ہیں۔ جب ہمکو جناب کی تعلیم ہے کہ بخاری کو ناقابل العمل سمجھیں تو جناب تو بدرجہا اولیٰ ناقابل العمل سمجھتے ہونگے۔ پھر کیوں اپنی عبارت میں لکھا اور تسلیم بھی کیا۔ کہ وہ کتاب بخاری کی حدیث نبوی مذکورہ بالا۔ واہ جناب عجب آپ کی عبارت میں تفاوت ہے۔ کتاب بخاری کے احادیث کو احادیث نبوی جانتے ہیں تسلیم بھی کرتے ہیں پھر ناقابل العمل بھی کہتے ہیں۔ صاف کیوں نہیں کہدیتے کہ احادیث نبوی ہی ناقابل العمل ہیں اگر قابل العمل ہیں تو کتب فقہ مردود۔

ناظرین! دیکھیے یہ لوگ اپنی تقریر میں کتنی لغزشیں کھاتے ہیں اسکی وجہ یہی ہے کہ ائمہ اور بزرگان دین کی توہین کرنے آتے ہیں مگر بمصداق کہ کہیں آفتاب بھی تھوکنے سے آفتاب تک تھوک پہونچ سکتا ہے ائمہ بزرگان دین کی توہین تو کچھ بھی نہیں ہو سکتی لیکن اپنی تقریر میں ٹھوکریں کھانا نصیب ہوتا ہے۔ اب ہم اپنی تقریر کو عمر کریم صاحب سے چند سوال کرتے ہوئے ختم کرتے ہیں۔ اس کا جواب دینا عمر کریم کا حق ہے۔ وہ یہ کہ آپ جو جو حالات امام حنیفہ کے لکھتے ہیں یہ سب بے اصل غلط ہیں۔ اگر غلط نہیں تو کیا جناب امام ابوحنیفہ صاحب کے یہ افعال جو آپکی ذکر کرتا ہوں صحیح ہیں اگر اس کا جواب آپ کی طرف سے عدم صحت پر ہوگا۔ فہو المراد۔ کہ امام بخاری کے بھی جو جو حالات غلط لکھے گئے ہیں وہ محض متعصبین کیجانب سے ہیں اور اُن کی کوئی اصل نہیں۔ سنئے: امام ابی حنیفہ دو ہزار رکعت پڑھتے تھے اور تمام رات جاگتے تھے۔ (دیکھو تنویر الحق) اور یہ عمل امام صاحب کا صحیح حدیث کے خلاف ہوگا۔ صحیحین میں ہے کہ بی بی زینب کا ارادہ ہوا کہ شب بیداری کروں اور عبادت خدا کی کروں اور نیند نہ آنے کے لئے یہ اہتمام کی تھیں ایک رسی کو لٹکا دیا تھا اور سر کو باندھ لینے کا ارادہ کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور رسی کو کھلوا دیا اور شب بیداری سے منع فرمایا۔

(۲) طحاوی میں نقل ہے کہ جس مقام پر امام نے وفات پائی ہے وہاں پر ستر ہزار* ختم کئے تھے۔ حال یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ولا اعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرء القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ کاملۃ حتی الصباح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان۔ ترجمہ میں باور نہیں کرسکتی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو ایک رات میں ختم کئے ہوں اور نہ آپ رات تمام کبھی جاگے ہیں اور نہ متواتر ایک ماہ کے روزے رکھے ہیں مگر رمضان کے" حیرت ہے کہ قرآن مجید کیسے اور اتنی جلدی جلدی پڑھا گیا جسمیں اعراب اور الفاظ کی غلطی کا خوف رہتا ہے۔ امام صاحب کا رات تمام عبادت کرنا اور ستر ہزار ختم کرنا خلاف احادیث ہے یا نہ۔

(۳) تاریخ بغداد میں خطیب نے لکھا ہے کہ تیس یا چالیس برس امام صاحب نے ایک وضو سے نماز عشا اور صبح کی پڑھی تھی یہ خلاف عقل ہے یا نہیں۔ در امام صاحب نے اتنی کیوں دقت اٹھائی۔ حالانکہ الدین یسر دین محمدی آسان تھا۔ (ولجسدك عليك حق۔ اڈیٹر)

بخدا ہمارا مطلب اسوقت اعتراض سے نہیں ہے مگر ہمارا جواب ان سوالات کے جواب دینے سے نکلتا ہے باقی جو کچھ ہم امام ابوحنیفہ صاحب کے ان حالات کو سمجھتے ہیں سو سمجھتے ہیں۔ والسلام علیکم فقط

راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم سلمہ الرحیم محمدی السنی حیدرآبادی

وحدۃ الوجود کی متعلق سوالات کے جوابات

اخبار اہلحدیث ۵ اپریل میں چند سوالات وحدۃ وجود کے متعلق نظر سے گذرے ہر چند سائل صاحب نے سوالات کے مدلل کرنے میں حسب خیال خود کوتاہی نہیں کی۔ لیکن فی الحقیقت انکو سخت مغالطہ واقع ہوا ہے جس طرح حکمائے یونان اور دہریوں نے دہوکہ کھایا اسی طرح سائل مذکور نے کھایا حکمائے یہ خیال کیا کہ الواحد لا یصدر منہ الا الواحد یعنی ذات واحد سے ایک ہی چیز صادر ہوتی ہے دو نہیں ہوتیں مطلب انکا یہ ہے کہ جو ذات کہ

* اگر یہ بھی ہو یہ ختم روزانہ دو ختم تک ہو تو ۱۹۲ سال چاہئے حالانکہ امام حنیفہ کی عمر ۷۰ برس یا کچھ کم تھی جس میں نابالغی کے سال بھی محسوب ہیں۔ گپ ہو تو ذرہ وزنی تو ہو (اڈیٹر)

لحاظ سے واحد حقیقی ہے فعل اور تاثیر کے لحاظ سے بھی ایسا ہی ہونا چاہئے ورنہ واحد حقیقی ہونے میں خلل لازم آویگا۔

اور دہریوں کا یہ خیال ہے کہ اشیاء خودبخود عدم سے وجود میں آتی ہیں کسی کے فعل و تاثیر سے پیدا نہیں ہوتیں کیونکہ تاثیر دو حالتوں سے خالی نہیں وجود کی حالت میں ہوگی یا عدم کی۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین لازم آئیگا۔ لیکن انکو یہ خبر نہیں۔ کہ یہی اعتراض اُن کے قول پر بھی وارد ہوتا ہے یعنی اشیاء کا خودبخود وجود میں آنا دو حال سے خالی نہیں یا تو وجود کی حالت میں ہوگا یا عدم کی پہلی صورت میں تحصیل حاصل اور دوسری صورت میں اجتماع نقیضین اس سے لازم آئیگا کہ کوئی شئے عدم سے وجود میں نہ آئے وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ تاثیر بشرط الوجود شئے دیگر اور تاثیر فی زمان الوجود شئے دیگر۔

افسوس کہ سائل صاحب کو یہ خیال نہ ہوا کہ اس زمانہ میں الحاد اور گمراہی کا زور اور فتنہ و فساد کا شور ہے۔ اس قسم کے سوالات کا اخبار میں شایع کرنا کس قدر بڑا اور مضر ہوا اثر پیدا کریگا لیکن سوالات چونکہ اخبار میں شایع ہوگئے اس لئے جواب دینا بھی ضرور ہوا لہذا مختصر جوابات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

(۱) بیشک باری تعالیٰ قدیم وازلی و تمام موجودات کے لئے علت تامہ اور موثر بالذات ہے۔ علت اور معلول میں جو فرق و تغائر ہوتا ہے وہ زمین و آسمان کے تغائر سے کسی طرح کم نہیں۔ معلول کے موجود ہونے سے علت کا محدود ہونا کسی طرح لازم نہیں آتا اور نہ کوئی وجہ محدود ہونے کی پائی جاتی ہے۔ باری تعالیٰ کی تاثیر ہر جگہ ہر وقت جلوہ گر ہے کسی وقت اور جگہ کے ساتھ محدود و مخصوص نہیں اور اُس کی ذات جسمیت و عوارض جسمیت و زمان و مکان سے مبرا و منزہ ہے اور تمام موجودات جسمیت و عوارض جسمیت سے آلودہ ہیں اور موجودات میں سے ملائکہ اگرچہ وہ جسم نہیں رکھتے جو اربعہ عناصر سے مرکب ہو لیکن دوسری قسم کی جسمیت اُن میں بھی پائی جاتی ہے مثلاً ہوا اور بادلوں کا اُن میں پایا جانا اور چھینا چلانا وغیرہ جب موجودات میں بھی عوارض پائے گئے مثلاً کھانا پینا سونا جاگنا بول و براز تندرستی و بیماری وغیرہ تو باری تعالیٰ کے ساتھ انکا اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور باری تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا جیسا کہ قرآن سے ثابت اور

سلف صالحین کا مذہب ہے بیشک صحیح و قابل تسلیم ہے اس سے انکار کرنا مسلمان کا کام نہیں لیکن اس کا یہ مطلب قرار دینا کہ حق تعالیٰ مخلوق کی طرح مجسم اور محدود ہے یہ بھی مسلمان کا کام نہیں۔ اور بالکل غلط اور باطل ہے بلکہ جس طرح اللہ کی ذات پاک بے نظیر و بے مثال ہے اور عقل و قیاس سے برتر ہے اسی طرح اسکا مستوی ہونا بھی عقل و قیاس سے باہر ہے اور عرش و کرسی کی کیفیت بھی کامل طور پر معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس سے گمان غالب یہی ہوتا ہے کہ عرش و کرسی محدود و متناہی نہیں بلکہ غیر محدود و غیر متناہی ہے پس استواء علی العرش سے اللہ پاک کا محدود و متناہی ہونا لازم نہیں آتا۔

(۲) بیشک ممکنات کے وجود سے پہلے سوا خدا کے اور کوئی موجود نہ تھا کیونکہ اس کے سوا کوئی قدیم وازلی نہیں جو لوگ روح و مادہ کو قدیم کہتے ہیں وہ سب غلطی پر ہیں اور جس طرح قبل وجود مخلوقات کے خدا موجود تھا اسی طرح بعد وجود بھی موجود ہے اس کے وجود میں کسی قسم کا تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا۔ اور یہ خیال کرنا کہ جس وسعت میں مخلوقات موجود ہے اس وسعت میں خدا کس طرح موجود ہو سکتا ہے محض جہالت و سفسطہ ہے اس واسطے کہ باری تعالیٰ کا وجود مخلوقات کے وجود سے بالکل مغائر ہے جس طرح مخلوق کسی چیز میں سماتا ہے اس طرح باری تعالیٰ نہیں سماتا بطور تمثیل کے اس طرح سمجھنا چاہئے کہ جس طرح روح اور جسم میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے اسی طرح وجود باری تعالیٰ اور وجود مخلوق میں پایا جاتا ہے۔ روح ایک لطیف اور نورانی شئے ہے اگر کسی جگہ اور مکان میں جلوہ گر ہو وے تو وہ جگہ اس سے پُر نہیں ہو جاتی اور جسم کثیف اور گران شئے ہے اس سے مکان پُر ہو جاتا ہے جب خدا کی مخلوق روح میں یہ کیفیت پائی جاتی ہے تو خود باری تعالیٰ میں تسلیم کیجائے تو کیا قباحت ہے؟ -

(۳) مخلوق کی عدمیت کا وجودیت سے بدل جانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ وجودیت باری تعالیٰ عدمیت سے بدل جاوے اس لئے کہ وجود باری تعالیٰ قیاس سے برتر اور مخلوق کے وجود سے بالکل جدا ہے ؎

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ٭ وز ہرچہ گفتہ ایم و شنیدہ ایم و خواندہ ایم

٭ یہ مسئلہ کچھ مسئلہ اختلافی ہے۔ کتاب الاسماء والصفات ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر) اس آیت کا ترجمہ شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ میں دیکھو (ایڈیٹر)

جیسا کہ سوال دوئم کے جواب میں کہا گیا۔

(۴) بیشک ممکن اُس شئے کا نام ہے جسکا وجود و عدم دونوں برابر ہوں لیکن دونوں میں تعارض جب ہوگا جبکہ ایک زمانہ ایک وقت میں دونوں پائے جائیں اور جب دونوں کے لئے جدا جدا اوقات ہیں تو تعارض کا وہم وگمان بھی نہیں جیسے سونا جاگنا اور بھولنا یاد کرنا اور خوش ہونا رنجیدہ ہونا وغیرہ سب باہم اضداد ہیں لیکن جدا جدا اوقات میں پائے جاتے ہیں ایک وقت میں مجتمع نہیں ہوتے اور یہ امر مسلم ہے کہ موجود بوجود حقیقی سوا ذات باری کے اور کوئی نہیں لیکن وجود حقیقی کے یہ معنے ہیں کہ اس میں تغیر و تبدل راہ نہ پائے اور زوال و عدم سے بالکل مبرا و منزہ ہو اور وجود غیر حقیقی وہ شئی ہے جسکو تغیر و تبدل کا دخل ہو اور ہمیشہ قائم نہ رہنے پائے لیکن اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر حال میں لغو و بے اعتبار ہو اور کوئی اثر اسپر مرتب نہ ہونے پائے یہ کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ دیکھا جاتا ہے کہ وجود غیر حقیقی کے ذریعہ سے جا بجا تجارت و زراعت و حرفت و صناعت کا بازار گرم اور جگہ جگہ سلطنت و وزارت رونق افروز ہیں جب خارج میں آثار پائے گئے تو معلوم ہوا کہ وجود غیر حقیقی خارج میں پایا جاتا ہے محض انتزاعی اور فرضی نہیں اور یہ خیال کرنا کہ جب وجود غیر حقیقی کے سوا دوسرا موجود ہے تو اس سے باری تعالیٰ کی صفات علم وغیرہ میں تغیر و تبدل لازم آئیگا مثلاً آج باری تعالیٰ کا علم کسی کے پیدا ہونے کے متعلق ہوا اور کل اس کے مرجانے کے متعلق ہوا تو اس سے علم ہی متغیر ہوجائیگا بالکل غلط اور لغو ہے اس لئے کہ علم باری میں کسی طرح تغیر و تبدل نہیں آسکتی بلکہ اُن تعلقات میں ہوتا ہے جو علم کے ساتھ مخلوقات میں پائے جاتے ہیں جیسے آفتاب کی شعاع کسی جگہ کم واقع ہوتی ہے کسی جگہ زیادہ لیکن یہ کمی زیادتی مقامات اور مکانات کی مختلف حالتوں کی وجہ سے ہے۔ آفتاب کی شعاع اپنی حالت میں یکساں ہے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ

راقم خاکسار عبدالستار خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری

مرزا صاحب قادیانی کی استفسار کا جواب

مرزا صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲ مئی میں ایک مضمون لکھا ہے جو ہمارے خیال میں اہم ہیں اور اُن میں فیصلہ کن ہے امید ہے کہ مرزا صاحب اس دعوے پر قائم رہ کر ہمیشہ کی جھگڑ بخ اور مسلمانوں میں آئے دن کے فسادات کو بند کر دینگے۔ ناظرین کو پہلے مرزا صاحب کا استفسار سناتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

مخالفوں سے ایک استفسار | دنیا کے ملوک اور سلاطین میں یہ رسم ہے کہ جب انکا کوئی غضب کسی شہر پر نازل ہوتا ہے اور اس شہر کے باشندوں کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اگر کسی شخص کو اُس سلطنت سے خاص تعلق ہوتے ہیں تو اُس شخص اور اُس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہوجاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جان پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے ایسا ہی حضرت عزت جلشانہ کی عادت میں داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب میں کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ میں جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ایک عام قتل کا حکم نافذ ہوتا ہے تب ملائک کو جناب حضرت عزت جلشانہ سے فہمائش کیجاتی ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں بس یہی بھید ہے کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اسی ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی خدا تعالیٰ کیطرف سے مجھے الہام ہوا کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اُس کو طاعون سے بچاؤں گا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہوکر گذر گئے لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔ یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔ لیکن اُن کے لئے جو آنکھ بند نہیں کرتے۔ اب بھی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان کا افترا ہے یا یہ خدا کا کلام نہیں تو اُسے چاہئے کہ ایسا ہی افترا وہ بھی شایع کرے یا قسم کھا کر یہ شایع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا بے قدیر ضرور اس کو اس بیباکی کا جواب دیگا۔ اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو۔ تو تمام دنیا میں تمہیں کوئی ایسا ملہم نہیں ملیگا کہ خدا نے اس کو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ وہ اس کے گھر میں نہیں آئیگی۔ چاہئے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ

سیر لعل ٹاٹ
جن کے عجب ... زبردست ...
برقی سٹ ...
شیشیاں ہیں ایک کی ہے جس کے ... بارہ گھنٹے کے اندر رگوں کا پانی ... شیشی روغن ... سے عضو مخصوص ... ہیں۔ تیسری شیشی ... جس سے خون ... ہوتا ہے اور کل ... ہیں۔ قیمت ...
موہیبانی
... جریان وغیرہ کے ... کے پیدا کرنے ... چوٹ لگنے ... درد کا فوراً ... بعد ہر ... بحال ہو ... سوا خون ... جوان کو ... قیمت ...
المـ ... پرو ... ایجنسی ...

اور عیسائی ضرور اس بات کا جواب دیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

میرزا غلام احمد مسیح موعود۔"

اس مضمون میں صرف ایک فقرہ تشریح طلب ہے یعنی گھر کی چار دیواری والا سو اسکی تشریح کرنے کو ہم مرزا صاحب ہی کا کلام پیش کرتے ہیں جو اسی الہام کی تشریح میں ہے۔ آپ اپنے مستند رسالہ کشتی نوح کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں۔

"دوسرے جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"

اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مریگا۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ کوئی نہیں مرا؟ قادیاں میں البدر کا اڈیٹر محمد افضل جو فنا فی المرزا تھا طاعون کی نذر نہیں ہوا؟ جہلم میں مولوی برہان الدین طاعون سے نہیں مرا؟ قادیاں میں قاضی امیر حسین کا جوان لڑکا طاعون کا شکار نہیں ہوا؟ جسکے جنازہ کو کسی مرزائی نے ہاتھ نہ لگایا تو اس نے مرزا کے سامنے آکر کہا کہ آپ کے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں جسپر مرزا جی نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی جو بدر مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی جسکا شروع یوں ہے کہ:۔

"اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کیجاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی اور اخوت اسلامی کا سلوک کرنا چاہئے"

پھر آپنے ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزائی طاعونی مردوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ہدایات کیوں کیں کہ جنازہ گاڑی پر رکھکر لیجاؤ سو گز کے فاصلہ پر دور رہو یہ کرو وہ کرو تبلاؤ یہ کیوں کیا؟

امرتسر کے مرزائیو! تم بھی بھول گئے ہو کہ تمہارے درمیان ایک مرزائی بڑا بولنے اور لڑنے جھگڑنے والا ساکن کٹڑہ جیمل سنگھ کوچہ منشواں کیوں طاعون سے مرا تھا؟ پچھلے ہفتہ تک ساٹھ مرزائی طاعون زدوں کا ذکر اہلحدیث میں لکھا گیا ہے۔ انکے علاوہ "تازہ خبر لاہور کی سنو! کہ حکیم فضل الٰہی جو بڑا سخت مرزائی تھا یکم مئی کو طاعون سے چل بسا۔ مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل ضلع گورداسپور کی بیوی بھی طاعون سے مر گئی"

اب ہم مرزا جی کے اس فقرہ کے معنے اُن سے پوچھتے ہیں جو آپ نے لکھا ہے کہ "اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہیگا"

اس قاعدہ کے مطابق یہ مرزائی مردے کون ٹھہرے؟ آدمی یا کتے۔ یا کتوں سے بدتر؟ ہم کچھ نہیں کہتے۔ آپ ہی فیصلہ کریں۔

اہل فقہ کی تجویز منظور

ہمیں مدت سے اہل فقہ پر شکایت تھی کہ وہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا اس لئے خدا کا شکر ہے کہ اہل فقہ کے قابل اڈیٹر نے از خود اس فیصلہ کے لئے سلسلہ جنبانی کی ہے چنانچہ ۳ مئی کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"اب ہم اہلحدیث کی ایمانداری دکھاتے ہیں اگر وہ ثابت کردے کہ اُس نے آجتک اہل فقہ کے کسی مضمون کو تمام و کمال نقل کر کے جواب دیا تو ہم ایک مجلس کر کے حاضرین کے سامنے اقرار کرینگے کہ ہم نے ناحق تہمت لگائی تھی داسپر ایک نوٹ بھی لکھا ہے کہ ایک مضمون کو تمام و کمال درج کرنے کے لئے میں نے اُجرت دینی بھی منظور کی تھی مگر اہلحدیث نے پھر بھی اپنے اخبار میں درج نہیں کیا"

اس نوٹ کا جواب تو یہ ہے کہ مجھے یاد نہیں کب آپنے اُجرت دینی منظور کی تھی ہاں یہ یاد ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کے متعلق مضمون بھیجا تھا جو اور سب اخباروں نے درج کر دیا لیکن آپنے نہ کیا حالانکہ مرزا کے مضمون کو آپنے درج کر دیا تھا مگر میرا جواب نہ درج کیا۔ پھر رسالہ مرقع قادیانی کی بابت اشتہار چھپوانے کی اُجرت بھی پیش کی تھی لیکن آپنے کمال ہمدردی سے اُسکو درج نہ کیا۔ اسپر بھی آپ لکھتے ہیں کہ ہم مرزا کی تردید میں ایک ہیں۔ شاید

خیر ہمیں آپ کی تجویز منظور ہے۔ آپ مجلس منعقد کریں جسمیں چند ایک چیدہ چیدہ فریقین کے آدمی شریک ہوں اس میں ہم آپکے حسب منشاء مطبوعہ تحریروں سے ثبوت دینے کو طیار ہیں۔ اس مجلس کے لئے سب سے زیادہ موزون جگہ میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ کی کوٹھی ہوگی جو اہل فقہ کے مربی ہیں اور اہلحدیث کے بھی مہربان۔ پس آپ بہت جلد میر صاحب کا رقعہ متضمن تاریخ و وقت ہمارے نام

مع نعداد شرکا جلسہ بھجوا دیں تو ہم اثبات مدعا کے لئے بسر و چشم حاضر ہو جائینگے لیکن مجلس باضابطہ ہوگی۔ میر مجلس منتخب ہوگا۔ گفتگو کے لئے وقت مقرر ہوگا۔

کیا اچھا ہو کہ آپ اور آپ کے مربی ہماری اس تجویز کو بھی منظور کریں۔ کہ آجتک جسقدر اہل فقہ اور اہلحدیث کے مابین مقابلہ کے مضامین لکھے گئے ہیں انکو مجلس میں دہرا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کس نے کیا جواب دیا اور کس نے بے فائدہ دانت پڑا کر اپنا اور اپنے ناظرین کا وقت ضائع کیا۔ یا کیا۔

مہربان! میں امید کرتا ہوں کہ آپ چونکہ اس تجویز کے خود ہی محرک ہیں اس لئے اس کی تکمیل کئے بغیر آپ نہ چھوڑینگے ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

حسن میاں کی سنو!

بقیہ سابقہ

میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ جارحین صحیح بخاری اور وہ لوگ جو الجرح علی البخاری کے آواز و کستے ہیں انپر آپ تبدیع و تفسیق کا حکم نہیں لگا سکتے ورنہ تقیتین میشر آئیگی اور پھر ابن حزم وغیرہ پر بھی یہی فتوے لگانا پڑیگا۔ لیکن باوجودیکہ ابن حزم نے بخاری کی حدیثوں پر جرح کی اور ان کے اسناد کو منقطع وغیرہ تبلایا ہے اور اس کی صحت کو تسلیم نہیں کیا ہو مگر نووی وغیرہ محدثین نے بجز اسکے کہ لقد اساء ابن حزم کہا اور کوئی فتوےٰ انپر نہ لگایا۔ پس آپ کو بھی اسی حد پر رہنا چاہیے اور اس سے آگے قدم نہ بڑھانا چاہیے۔ اسفر بہر حال اڈیٹر اہل فقہ کی بابت جو مجھ سے سوال کیا گیا ہے تو واضح ہو کہ میں نے ابتک خاص اپنے محب مکرم اڈیٹر اہل فقہ کا کوئی مضمون جہانتک مجھ کو خیال ہے اس بارے میں نہیں دیکھا۔ البتہ مولوی عمر کریم صاحب کے مضامین اہل فقہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن میں عرض کر چکا ہوں کہ اس کی وجہ سے کوئی شرعی حکم کسی پر نہیں لگایا جاسکتا یعنی اگر ایسا شخص اہل سنت سے خارج ہو سکتا ہے تو پہلے اسیر آپ ہی عمل فرماویں اور میرزا حیرت صاحب نیز مولوی عبدالمنان اہلحدیث گیلانوی کو جنہوں نے شہادت سیدنا حسین علیہ السلام کی مخالفت اور حیرت صاحب کی بے جا حمایت میں بعضے شیوخ بخاری و رواۃ بخاری پر جرح کر کے بخاری کی صحت کو درہم برہم کر ڈالا اور بھی بعض ایسی باتیں بیان کیں جن سے بخاری مجروح ضعاف ہوئی جاتی ہے۔ چنانچہ انکا ذکر اور ان کے متعلق بعض مضامین اہلحدیث میں بھی بہت شائع ہوتے ہیں۔) اہل سنت و الجماعت سے خارج کردیں اور اس بات کا اعلان فرمادیں۔ پھر ہماری طرف سے بھی جناب مولوی عمر کریم صاحب کے بارے میں کوئی تدبیر سوچی جاویگی (پھر بھی اودھر ہی رہا۔ شاباش حق گوئی کی بھی انتہا ہے۔ اڈیٹر)

یا سب کو جانے دیجئے۔ اگر آپ صلح پر راضی ہیں تو آئیے میں آپ لوگوں کی مغلی مکرمی جناب مولوی عمر کریم صاحب سے صلح کرا دوں۔ جس کی ایک بہت ہی آسان تدبیر ہے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ میں صحیح بخاری کی صحت کے اقرار کو جناب مولوی صاحب ممدوح سے تسلیم کرادوں اور آپ لوگ اُس اجماع کو جو علمائے اہلسنت نے انحصار مذہب ائمہ اربعہ پر کیا ہے اُس کو مان لیں اور قبول کرلیں۔ دیکھو طحطاوی شرح درمختار کتاب الذبائح میں فرماتے ہیں وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في مذاهب الاربعة هم الحنفيون والشافعيون والمالكيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فهو من اهل البدعة والنار) بس اسی پر فیصلہ ہے کہ آپ اس اجماع کو تسلیم کرلیں اور جناب موصوف اُس اجماع کو مان لیں۔

لہذا آپ بواپسی ڈاک خاکسار کو مطلع فرماویں تاکہ میں اپنے مکرم معظم جناب مولوی عمر کریم صاحب قبلہ کے پاس جاؤں اور اُن سے اس بات کو عرض کروں (چاہے اور کوئی مانے یا نہ مانے میں تو مان لونگا اور تمہیں کیا چاہیے پس دعوے تقلید پر اجماع کا ثبوت لاؤ۔ مگر امام احمد کا قول یاد رہے من ادعی الاجماع فهو كاذب پہلے اجماع کی تعریف کرو۔ پھر اُسکا ثبوت دو لیکن ولن تفعلوا! کی پکار بھی سُن رکھو۔ اڈیٹر)

خاکسار حسن تلمیذ المصدق جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب از پھلواری شریف

سہ دینا بالمکفر کا اصل آپ بھول گئے جب اڈیٹر اہل فقہ ان مضامین میں نہ صرف حضرت سے متفق ہیں بلکہ خود ہی اسکی حمایت کرتے ہیں تو پھر کیوں یہ مضمون انکو نہیں دکھا۔ (اڈیٹر)

صہ بہت ہی بھولے ہو کیسا غلط جواب دیتے ہو۔ مرزا حیرت کون اور عبدالمنان کون نہ سالار کے وہ پیشوا نہ رشتہ دار نہ امام۔ تم ایک عام اصول ہی کام لو پھر اس پر حیرت جیسے حیرت کے باوا بھی آ دیں ہمیں اس سے کیا ہی تو تمہاری لاگ کی باتیں ہیں جو حق گوئی سے کوسوں دور ہیں (اڈیٹر)

سہ ما سالمنا هم منذ حاربناهم یہ حدیث ہمکو یاد ہے (اڈیٹر)

لعہ بقول تمہاری تقلید پر تو اجماع ہو چکے ماننے سے کوئی خلاف واقع بات لازم نہ آئی مگر اسکی مقابلہ میں بخاری کی صحت جو اجماع آپ منوا لینگے وہ کہاں سے آجائیگا۔ عزیزمن! (اڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۹۲ - زید نے قحط سالی میں ایک لڑکی صغیرہ مسماۃ ہندہ کو جو تیرہ برس کی تھی جبکہ اُس کے ماں باپ بوجہ ضرورت شدیدہ وبلائے قحط و تنگی و مفلسی و پریشانی اپنی کے فروخت کرنے و ہبہ کر دینے پر مجبور ہو گئے تھے خرید کیا تھا اور اُس کو پالتا و پرورش کرتا رہا جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اُس سے بلا نکاح وطی کرنے لگا حالانکہ یہ امر ظاہر ہے کہ محلل وطی دو ہی چیزیں ہیں ایک نکاح دوسری تملیک چنانچہ نکاح کا تحقق تو سرے ہی سے نہیں - رہی تملیک وہ بھی پائی نہیں جاتی اس لئے کہ بیع حرّہ کی فاسد ہے اور منعقد نہیں ہوتی پس جب بیع کا انعقاد ہی نہیں ہوا تو تملیک کیسی؟ لیکن زید اس میں تاویل غیر مشروع کر کے وطی کو حلال کہتا ہے اور اُسکا مرتکب ہے پس زید کی نسبت شرعاً کیا حکم لگا سکتے ہیں آیا زید عند الشرع زانی و فاسق و فاجر ہے یا نہیں بینوا توجروا - مرسلہ الطاف حسین از درائے بریلی تکیہ شاہ علیم اللہ قدس سرہ

ج نمبر ۱۹۲ - زید کا دعوے غلط ہے وہ لڑکی اُس کی لونڈی نہیں ہے لیکن اگر وہ نیک نیتی سے غلط فہمی کرتا ہے تو زانی نہیں ہوگا - اگرچہ گنہگار ہے اور اگر نفسانیت سے دانستہ ایسا کرتا ہے تو زانی ہے - تندرء الحدود بالشبہات

س نمبر ۱۹۳ - ایک مسلمان والی ریاست نے اپنی رعیت زید کے نام جاگیر و یومیہ اس شرط سے جاری کیا کہ ہر وقت وہ والی مذکور کے حق میں دعای ترقی عمر و درجات دے - زید بلحاظ اس کے کہ والی ریاست میں صفات عدل پوری پائے نہیں جاتے - ترقی عمر و درجات کی دعا دینے میں تامل کرتا ہے اور یومیہ و جاگیر کے لینے میں دریغ نہیں کرتا - پس شرعاً ایسے شخص کے حق میں کیا حکم دیا جا سکتا ہے اور آیا زید کو بلحاظ تقویٰ و تقدس ایسے معاش کا پانا جائز ہے بینوا توجروا - والسلام

خریدار ۴۳۰۲

ج نمبر ۱۹۳ - زید مذکور کو چاہیے کہ ترقی عمر مع صلاحیت اعمال کی دعا کرے تو سبکدوش ہو جائیگا -

س نمبر ۱۹۴ - نکاح ثانی کا تارک منکر کافر ہے یا فاسق یا کیا - تارک کا مطلب یہ ہے کہ وہ اعتقاد سنیت و مشروعیت کے ساتھ موانع دنیاوی پر لحاظ کر کے نکاح ثانی نہیں کرتا ہے - موانع دنیاوی سے غرض یہ ہے کہ اس شخص کے نکاح ثانی اپنی اولاد یا قرابت مند کے کر دینے سے دوسرا شخص اس کے یہاں شادی بیاہ کرنا نہیں چاہتا ہے اس سے برادری شادی بیاہ کی موقوف کر دیتا ہے -

س نمبر ۱۹۵ - نکاح ثانی آیا فرض ہے اور فرضیت اس کی قرآن پاک سے ثابت ہے یا سنت ہے اور سنت قولی ہے یا فعلی - اسکا مطلب یہ ہے کہ نکاح ثانی کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا یا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نکاح ثانی کرنے کو امر و حکم فرمایا یا صرف آپ نے اپنی صاحبزادیوں کا نکاح ثانی کر دیا -

س نمبر ۱۹۶ - خلفائے راشدین نے نکاح ثانی پر عمل کیا یعنی خود بیوہ سے نکاح کیا اور اپنے اعزہ کا نکاح ثانی کر دیا یا نہ؟

س نمبر ۱۹۷ - حضرت نے جو کسی صحابی کو فرمایا (تو اُس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی) وہ حدیث کا کیا مطلب ہے یعنی بیوہ سے نکاح کرنے پر حضرت نے کیوں تعریض کی اور کیوں ایسا فرمایا - مولانا سمجھا کر سلجھا کر صاف کر کے جواب درج اہلحدیث ہو اور آخر میں سعدی علیہ الرحمہ کے اس مصرع کا مطلب بھی ارشاد ہو - ع زن بیوہ مکن گرچہ حور است -

س نمبر ۱۹۸ - جو کوئی مرد چار نکاح کرنے سے انکار کرے چار نکاح کرنے کو دنیاوی خیالات سے اچھا نہیں سمجھے وہ کافر ہے یا کیا - یعنی یہ سمجھ کر (چار نکاح میں لڑائی جھگڑا ہوگا سب کو کھلانا جبر ہوگا -) منکر چار نکاح سے ہو وہ کیسا ہے - بینوا توجروا راقم محمد از ضلع پٹنہ

ج نمبر ۱۹۴ - گو کافر نہیں مگر سخت گنہگار قریب بکفر کے ہے کیونکہ ایمان کی علامات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل اور خوف سب سے زیادہ ہو وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ پھر جس کے دل میں برادری کا اتنا خوف ہے اسکے دل میں یا تو خدا کی محبت کامل نہیں - یا خوف کامل نہیں -

ج نمبر ۱۹۵ - قرآن مجید میں حکم ہے وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ بیوگان کا نکاح کر دیا کرو - آنحضرت کی قولی اور فعلی دونوں ہیں -

ج نمبر ۱۹۶ - ہمیشہ کرتے اور کراتے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لڑکی حضرت حفصہ بیوہ ہوئیں تو آپنے خود ابوبکر صدیق کو اُنکے نکاح کا پیغام دیا - آخر کار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا -

چند بکار آمد کتابیں (جو صوفی نظامی پریس بدایوں سے ملتی ہیں) انسانی اوہام جفر نامہ گنڈے تعویذ رمل نجوم جفر وغیرہ کی حقیقت اور مسلمانوں کے ...

ج نمبر ۱۹۷- ایک امر طبعی ہے ایک شرعی۔ یہ حکم حضور کا (کہ تو باکرہ سے نکاح کرتا تو وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا) امر طبعی کی قسم سے تھا کوئی شرعی حکم نہ تھا۔ یعنی انسانی طبیعت کا اظہار ہے کہ وہ باکرہ کو بیوہ پر ترجیح دیتا ہے یہی مذہب شیخ سعدی مرحوم کا ہے ورنہ احکام شرعیہ میں دونوں برابر ہیں خود حضور نے سوائے ایک بیوی کے سب بیوگان ہی سے نکاح کیا تھا۔ یہی نظیرگو کا لکھا ہے کہ طبعی طور پر آپ نے کہا لیکن آپکو سامنے کہا لی گئی

ج نمبر ۱۹۸- ایک وقت میں متعدد بیویوں سے شادی کرنا کوئی فرض واجب نہیں ہیں اگر کوئی شخص کسی بدمزگی کی وجہ سے نہیں کرتا یا پسند ہی نہیں کرتا مگر اپنے سوا باقی اشخاص کے لئے بوقت ضرورت جائز جانتا ہے تو اسپر کوئی جرم نہیں۔

س نمبر ۱۹۹- ایک شخص مذہب حنفی رکھتا ہے اور خدا و رسول کو پہچانتا ہے اور نماز روزہ رکھتا ہے حلال حرام جانتا ہے کیا ایسا شخص اپنے گھر کے قریب مسجد ہوتے ہوئے اس مسجد سے اپنا مکان بلند بنا سکتا ہے یا نہیں اور ترک آداب مسجد یا گنہگار ہوتا ہے یا نہیں۔ محمد عزیز الدین قاضی از پیپل گاؤں

ج نمبر ۱۹۹- اگر اسکو مکان کی ضرورت ہو تو شخص اپنی آسائش کی نیت سے بنا سکتا ہے اس میں حنفی شافعی وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اور اگر مسجد کی زمین منظور ہے تو پھر کچھ بھی جائز نہیں۔ ایسے امور کے لئے ایک عام قاعدہ ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کی بنا نیتوں پر ہے۔

س نمبر ۲۰۰- زید کی لڑکی رحمت بی بی نام جو ہندہ کے پیٹ سے ہے بکر کو بیاہی گئی اور کچھ مدت بعد زید نے ہندہ کی موجودگی میں ایک اور عورت سے نکاح کیا چند سال بعد زید فوت ہو گیا۔ بکر نے اپنی بی بی رحمت بی بی کی سوتیلی ماں کو رحمت بی بی کی موجودگی میں نکاح کر لیا۔ آیا یہ نکاح حلال ہے

س نمبر ۲۰۱- قرآن شریف کے پھٹے ورق جہاں دریا برد کرنیکا موقعہ نہ ہو وہاں اگر جلا دیئے جاویں تو ڈر تو نہیں۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اصحاب و تابعین کے وقت کیا کرتے۔ جو لوگ نہری علاقہ میں رہتے ہیں نہر پر دریا کا لفظ صادق نہیں آتا کیونکہ دریا سے نہریں اور نہر سے راجباہوں اور کھالوں میں اور وہاں سے کھیت میں جاتا ہے۔ اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ نہر میں ڈالے ہوئے کاغذ کی بے ادبی ہوتی ہے پس اگر جلانا جائز ہے تو کہاں سے ثابت ہے۔

س نمبر ۲۰۲- نہری زمین جسکا معاملہ نہایت گران ہے اسکا عشر جائز ہے کہ نہیں اگر جائز ہے تو کتنا۔ اگر نہیں جائز تو کیوں نہیں۔

راقم محمد حسن از دوسہیہ ڈاکخانہ

ج نمبر ۲۰۰- یہ مسئلہ پہلے بھی اہلحدیث میں آچکا ہے کہ بیوی کی سوتیلی ماں حرام نہیں ہے اُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ فرمایا ہے یعنی بیویوں کی حقیقی مائیں تمپر حرام ہیں۔ محرمات کے علاوہ حکم فرمایا اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ

ج نمبر ۲۰۱- نیک نیتی سے قرآن مجید کے پھٹے پرانے بوسیدہ اوراق جلا دے تو جائز ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا۔

ج نمبر ۲۰۲- نہری زمین پر عشر نہیں بلکہ بیسواں حصہ دینا چاہئے۔ کیونکہ نہر کا آبیانہ بھی دینا پڑتا ہے۔

تصحیح

۲۶ اپریل کے پرچہ میں سوال نمبر ۱۸۷ کا جواب سہواً رہ گیا تھا۔ اُسکا جواب یہ ہے کہ شریعت میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ کوا کب کس آسمان پر ہیں البتہ علماء ہیئت کی تحقیق ہے کہ چھوٹے چھوٹے تارے سب سے اوپر کے آسمان پر ہیں اور موٹے موٹے سیارے مختلف مقامات پر ہیں۔

دوسری غلطی اس پرچہ میں یہ ہوئی کہ نمبر ۱۸۷ دو دفعہ آ گیا۔ اس جواب کو پہلے نمبر کے ساتھ لائیں۔

اہلحدیث کانفرنس کے حامیوں کو خوشخبری

چونکہ اہلحدیث کانفرنس کی غرض یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث اس سرے سے اُس سرے تک ایک لڑی میں منسلک ہو جاوے ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہو۔ ایک کی تکالیف کی دوسرے کو اطلاع ہو۔ ساتھ ہی اشاعت توحید و سنت بھی ہو اسلئے ارکان انتظامیہ نے بجائے عہ سالانہ چندہ ممبری کے صرف عہ کر دیا ہے۔ جن جن حضرات کا چندہ عہ پہونچا ہے اگر وہ اس رقم کو دو سال کے لئے کرنا چاہیں گے تو دو سال کے لئے ہو جاویگی اور اگر ایک سال کے لئے کہیں گے تو ایک سال کے لئے رہیگی لیکن یہ ایک روپیہ کم از کم ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے زیادہ نہیں۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں چنانچہ ایک صاحب نے پہلے ہی جلسہ میں مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ چندہ لکھایا تھا۔ جزاہ اللہ۔

تسب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اعیان اہلحدیث اپنی کانفرنس کی

انتخاب الاخبار

افسوس – لاہور کے مدرسہ نعمانیہ کے فاضل مدرس اول مولوی غلام احمد صاحب بھی طاعون سے انتقال کر گئے – مرحوم حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کے اعلیٰ شاگردوں میں سے تھے – بالکل بے شر حنفی علما میں بے نظیر – خدا مرحوم کو بخشے اور انکے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

آجکل پنجاب – بنگال کا بڑا بھائی بن رہا ہے – آئے دن ہندوں کے ہنگامے سننے جاتے ہیں

راولپنڈی میں تین بڑے نامور ہندو بیرسٹروں کو بلا ضمانت گرفتار کیا گیا۔ چیف کورٹ نے بھی ضمانت نہیں منظور کی

راولپنڈی میں ہندوں نے سخت ہنگامہ کیا – آٹھ آدمی ماخوذ ہوئے – کمشنان پولیس نے گورہ پلٹن سے کام لیا۔

امرتسر کے چھٹی رسالوں نے ترقی تنخواہ کے لیے میعادی ۴ روز [illegible] ۲۰ [illegible] ختم ہونے والی تھی اُس وقت ہندو طلبا نے حملہ کرکے ڈاکخانہ پر دھاوا کیا – شیشے اور سرکیاں توڑ ڈالیں – سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ گاڑی پر آیا – تو شیم شیم شرم – کے نعروں سے اسکو حیران کر دیا – اسیطرح جو انگریز آیا – اُس کو یہی برتاؤ ہوتا – آخر کار پولیس نے مجمع منتشر کر دیا – امرتسر کے چھٹی رسالوں کی تنخواہوں میں ترقی دیگئی – بلکہ تمام ملازمین کو ترقی ملیگی

امرتسر میں آریہ بچاؤں نے ایک جتھا بنایا ہے جسکا نام شانتی مکھ ہے – اسکا کام یہ ہے کہ شب کو نماز عشا کے وقت شہر میں دورہ کرتے ہیں – اور جگہ جگہ بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دیتے ہیں – ان لیکچروں کا خلاصہ مطلب یہی ہوتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کی تابعداری نہ کرو – انگریزوں کو نکالدو (نکال تو دینگے – مگر بلی کی میاؤں کو کون کہے گا)

امرتسر میں ایک عورت بھی جو بنگالن بیان کی جاتی ہیں دیدار صاحب امرتسری عورتوں کے درمیان لیکچر دیتی ہیں

لاہور میں ہندوؤں کا پولیس سے مقابلہ ہوا۔ آخرکار پولیس غالب آئی – دن آئے دن کے ہنگاموں کو دیکھکر ایک ذہنی آدمی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ انگریزی گورنمنٹ غیر سلامی ملکوں میں مسلمانوں کے لیے نہایت مفید ہو رہی ہے – یہ فسادات اُسی کا نتیجہ ہیں – ہم تو گورنمنٹ کے ادب سے خاموش ہیں مگر آسمانی حکومت میں تو ہر ایک عمل کی جزا و سزا مقرر ہے (م)

طاعون کی شدت کی خبریں چاروں طرف سے آتی ہیں خدا اپنے بندوں پر رحم فرمائے

منشی فرخ سیر ساکن سورجیا گڑھ ضلع مونگیر کی والدہ مکرمہ حج سے واپس آ کر فوت ہو گئیں ناظرین سے جنازہ غائب کے لیے درخواست کرتے ہیں۔

عجیب موت – امرتسر میں اسی ہفتہ دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک ہندو دکاندار کام کرتا کرتا پاخانہ کو اُوپر گیا – آ کر بیٹھتے ہی دم بر آبد – (سبحان اللہ)

لکھنو کے سنی اور شیعہ فرقوں میں ابھی تک کوئی صلح نہیں ہوئی – اور دونوں ایکدوسرے کے خلاف جوش میں ہیں

سردار گنڈا سنگھ صاحب اوبرائے مالک کارخانہ پنجاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ نے پلیگ زدہ آدمیوں کو علاوہ دوائی اور کھانا دینے کے تجہیز و تکفین کا سامان بھی بہم کیا ہے – اور شہر داروں کو شہر سے باہر رہنے کے لیے جگہ اور جھونپڑیاں بھی دی ہیں۔

خانبہادر خدا بخش خاں سی۔ آئی۔ ای رئیس پٹنہ کے برادر مسٹر ابو الحسن خان کلکتہ کی عدالت خفیفہ کے چیف جج مقرر ہو گئے۔

کلکتہ میں ایک گورا بائیسکل چرانے کے جرم میں ماخوذ ہیں (ہیں گورا – اور چور – خوب!)

گورنمنٹ مراکو نے تمام یوروپین سلطنتوں کو مطلع کر دیا کہ مراکو میں تمام تار برقی جس میں بے تار کی برقی خبر رسانی بھی شامل ہے گورنمنٹ مراکش کی ملکیت ہے کسی طاقت کو مراکو میں تار برقی قائم کرنیکا حق نہیں ہے (مردانہ وار ہو شاباش)

قابل دید کتابیں

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان علماء کی بحث ہے جس میں تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

حق پرکاش آریوں کے گرو دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو اعتراض کئے ہیں ان سب کا مفصل اور مدلل جواب ہے جو قابل دیکھنے کے ہے۔ قیمت ۱۲/

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق (۳/)

تہذیب۔ آریوں اور ہندؤں کے خرافات پر وضاحت بیان کی گئی ہیں (۱/)

ترک اسلام۔ ابو عبدالغفور (آریہ مسافر) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ جس میں حقیت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے خصوصیات کا مدلل بیان۔ قیمت ۸/

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا۔ قیمت ۸/

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱/

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں۔ قیمت ۱/

تغلیب الاسلام جواب تہذیب الاسلام (عبدالغفور آریہ مسافر)

جلد اول قیمت ۵/
جلد دوم " " "
جلد سوم " " ۱۰/
جلد چہارم (زیر طبع)

ہدایت الزوجین۔ نکاح طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق و تعلقات کا بیان۔ قیمت ...

شادی بیوگان اور نیوگ۔ آریوں کا مسئلہ ... قیمت ۱/

تفسیر ثنائی اردو۔ پورے کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی صحیح ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیری لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدوشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول:۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱/۴
" دوم:۔ " آل عمران و نساء " ۱/۴
" سوم:۔ " مائدہ انعام اعراف " ۱/۴
" چہارم:۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱/۴

چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے معہ محصول ڈاک قیمت (۶/)

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل۔ قرآن) مقابلہ صفوں کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ معہ محصول ڈاک (۱۰/)

چودھویں صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۵ معہ محصول ڈاک (۱۰/)

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ قیمت ۵/

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ و قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری۔ وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر ... کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب ... قیمت ۱۲/

مشتہر

... اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

REGISTERED L. No. 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۴ نمبر ۲۷

یوم جمعہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ ہجری المقدس

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ۔ عہ

رؤساء و جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۱۲

غیر ممالک سے ۔ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے ۔ عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہر حال پیشگی لی جائیگی

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند بصحت درج ہونگے۔

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ۔ پیغمبر مصطفیٰ کی گفتار ۔ ہاں دیکھ حدیث ... بر اصل سے جو نقل کیا ہے

مرزا صاحب قادیانی خود جواب دیں۔

جنابنے میری بابت دعا شایع کی ہے کہ تو میری زندگی ہی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے مر جائیگا۔ اسکے جوابات تو کئی ایک بذریعہ اخبارات بیٹے دیتے ہیں مگر ایک بات خاص آپسے دریافت طلب ہے جو ان جوابات میں نہ آسکی اسلئے عرض خدمت ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کا دعوی ہے کہ جتنے لوگوں نے آپسے مباہلہ کیا ہے سب ہلاک ہوگئے ہیں۔ چنانچہ آپکے اصل الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء یہ ہیں۔ "جتنے لوگ مباہلہ کرنیوالے ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کر دیا" حالانکہ جہانتک مجھے یاد ہے اور پبلک کو معلوم ہے صرف مولوی عبدالحق صاحب غزنوی سے امرتسر میں آپکا مباہلہ ہوا تھا جو آجتک اچھی طرح زندہ ہیں تندرست ہیں بلکہ جہانتک میں جانتا ہوں وہ اس بات کے دل سے متمنی ہیں کہ کبھی موقعہ بنے تو آپسے کشتی لڑا کر ادہر یا اودہر معاملہ یکسو کر دیں خیر اسکی بابت تو آپ یا آپکے ہم خیال کہ سکتے ہیں کہ میرا ذاتی خیال ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مولوی عبدالحق مباہل آج تک زندہ ہیں پھر آپکے اس کلام کا کیا مطلب ہے کہ مباہلہ کرنیوالے سب مر گئے۔ مجھے اس سوال کرنیکی ضرورت اسلئے ہوئی ہے کہ اسی قسم کی پیشگوئی یا دعا آپنے میری نسبت بھی شایع کر دی ہے تو مہربانی کر کے اس سے اطلاع دیں کہ میری ہلاکت کی پیشگوئی یا دعا بھی اسی قسم کی ہلاکت کی ہے جو مولوی عبدالحق غزنوی پر آئی ہے یا اور کچھ مراد ہے۔

مرزائیو! جی چاہتا ہے کہ ایک سوال تم سے بھی کروں کیا تمہارا ایمان اور کانشنس اس مرزائی کلام کو صحیح جانتا ہے جو مرزا جی نے دعوی کیا ہے کہ مباہلہ کرنیوالے سب مر گئے۔ اول تو سوائے مولوی عبدالحق غزنوی کے کسی نے مباہلہ ہی نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو مولوی عبدالحق غزنوی کی زندگی تک کل کا لفظ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

اگر تمہیں علم نہو تو اپنے کسی عالم فاضل حکیم طبیب سے پوچھو کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے یا کچھ اور۔ اور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ یا نہیں۔ مرزائیو! اگر تم میں ذرہ بھر بھی خدا کا خوف اور ماشہ کا ہزارواں حصہ شرم و حیا ہو تو کرشن قادیانی کے اتنے ہی دعوے سے اسکا کذب

معذرت: اخبار کے کاتب کا بیمار ہونے کی وجہ سے کاتب مذکور کے شاگرد نے لکھا۔ اسلئے اچھا نہیں لکھا گیا۔ منیجر۔

تم پر واضح ہوسکتا ہے۔ مگر افسوس کہ تم لوگون نے اپنی باگ ایسے شخص کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جو تمکو بہت بُری طرح نچاتا ہے۔ مگر یاد رکھو اہلحدیث تمہارا دلی خیرخواہ ہے اسلئے تمہاری اور تمہارے گروہ کی ناراضگی کی پرواہ نکرکے بھی تمکو سمجہاتا رہتا ہے کہ ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ۔۔۔ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

اہل فقہ جواب دیں

یہ تیسری دفعہ سوال ہے کہ تم لوگ جو امام بخاری کی نسبت الجرح علی البخاری لکھتے ہو پھر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہو کہ ہم امام بخاری کی توہین نہیں کرتے کیا کسی شافعی، مالکی وغیرہ کا بھی حق ہے کہ وہ الجرح علے ابی حنیفہ لکھے پھر تم لوگ دسکو امام ابوحنیفہ کی توہین تو نہ کہو گے۔

یہ بھی معلوم نہیں کہ اہل فقہ کا لائق اڈیٹر اور اوسکے قابل نامہ نگار جنکی زبان حجاج کی سیف سے بھی زیادہ تیز ہے۔ ہمارے اس سوال کو کیون التوا میں ڈال رہے ہیں جس سے دانا ؤن کو یہ سمجھنے کا موقع ملتا ہو ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب ۔۔۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مرقع قادیانی

کی بابت لکہا گیا ہے کہ یکم جون کو پہلا پرچہ نکلیگا اب درخواستین آرہی ہیں ہمارے ناظرین یہ نہ سمجہیں کہ خودبخود مرقع اونکی خدمت میں پہونچیگا اسلئے درخواست بھیجنے سے خاموشی اختیار کرین کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس کس صاحب کو قادیانی مباحث سے دلچسپی ہے اور کس کو نہیں۔ گو ہم یہ جانتے ہیں کہ آجکل اسلامی مباحثات میں بڑا مباحثہ قادیانی ہی کا ہے۔ اسلئے ہمارے معزز ناظرین اپنی درخواستون سے بہت جلد ہمیں اطلاع دیں تاکہ اونکے نام باقاعدہ جاری ہو کیونکہ مرقع قادیانی کا حساب کتاب سب الگ ہوگا عام قیمت عہ سالانہ ہے۔

غریب فنڈ

کے متعلق کچھ دنون سے سستی ہے حالانکہ سائلین کی درخواستیں بکثرت آتی ہیں۔

درخواست نمبر ۳۶ ۔ کمترین کو تفسیر ثنائی اور اخبار اہلحدیث کا بہت شوق مگر غریب ہون۔ محمد عثمان از نصیر آباد ضلع اجمیر محلہ دو دہیہ عقب کوٹھی سیٹھ فراہجی۔

درخواست نمبر ۳۷ ۔ میں اخبار اہلحدیث کا عاشق ہون مگر کیا کرون نادار ہون محمد عبد الغفور موضع بہوجیا گاون ڈاکخانہ اسلام پور ضلع پورنیہ

ایضاً نمبر ۳۸ ۔ میں تفسیر ثنائی اور اخبار اہلحدیث کا بہت ہی شائق ہون لیکن عدم استطاعت مانع ہے۔ محمد عبد الواحد قاضی پرگنہ تالیکوٹہ ضلع بیجاپور۔

ایضاً نمبر ۳۹ ۔ میں غریب آدمی ہون اخبار کا بہت شائق پہلے کچھ قرض وام کرکے لیتا تہا اب اتنی طاقت بہی نہیں۔

انوار الحسن موضع کہٹریا نوان۔ ڈاکخانہ مدنپورہ ضلع گیا۔

ایضاً نمبر ۴۰ ۔ میں بھی مفلس مگر شائق اخبار اہلحدیث ہون۔

اللہ دتا از مقام ٹھٹھہ موسی ضلع گجرات۔

ایضاً نمبر ۴۱ ۔ براہ کرم میرے نام اخبار اہلحدیث مفت فی سبیل اللہ جاری کرائیں۔ عبد اللہ طالب علم از احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔

ایضاً نمبر ۴۲ ۔ میں ایک طالب علم ہون کوئی صاحب ہمت اخبار جاری کرائیں تو اجر پائیں۔ سخاوت حسین از نگینہ محلہ گندہ نالہ۔

۴۳ ۔ سید عباس شاہ صاحب از باقرانی روڈ سندہ سے وصول ہوئے مع سابقہ عہ ہو گئے ایک اخبار بنام غلام غوث ولد عطا کس ڈنگہ ضلع گجرات سال بہر کے لئے جاری کیا گیا ۵ ر فنڈ پر قرض رہے۔

نواب صاحب اور بیگم صاحبہ بہوپال

کی سوانح عمری لکہنے کا ارادہ منشی محمد فرخ سیر رکہتے ہیں ناظرین میں سے جن جن صاحبوں کے پاس کچھ مواد اسکے متعلق ہو وہ منشی صاحب کو اطلاع دیں۔ پتہ سورجیا گڈہ محلہ چاک مسکن ضلع مونگیر۔

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت بارہا لکہا گیا ہے کہ امداد نقدی وغیرہ جو کچھ بہیجنا چاہیں جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان۔ ڈاکخانہ کراے پرسراے ضلع پٹنہ ایس کانفرنس کی خدمت میں بہیجا کرین پہر بہی بعض مہربان میرے پاس بہیجدیتے ہیں اس دفعہ مبلغ پانچ روپیہ جمال پور سے اور مبلغ دو روپیہ

بریلی سے میرے پاس پہونچے ہیں جنکی اطلاع امین صاحبکو کیگئی ہے رسید باضابطہ وہان سے پہونچیگی۔

امین صاحب چند دنوں سے بوجہ شدت طاعون اپنے متعلقین و لواحقین کی وجہ سے پریشان تہے اسلئے کانفرنس کے دفتر کا کام نہیں کرسکتے تہے اب وعدہ فرماتے ہیں کہ برابر دفتر کا کام کیا کرینگے رسیدیں وغیرہ باضابطہ پہونچایا کرینگی۔

اہل فقہ میں منصفانہ جواب

شکر للہ کہ میان من و اوصلح فتاد حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

اہل حدیث مورخہ یکم مارچ میں ایک سوال چہپا تہا کہ خلفاء راشدین اور ائمہ اربعہ کا کیا مذہب تہا جسکا جواب اہل فقہ کے نامہ نگار نے اہل فقہ میں دیا ہے بظاہر چاہئے تو یہ تہا کہ نامہ نگار صاحب اہل حدیث میں دیتے مگر بغور دیکہا جائے تو اہل فقہ ہی میں چہپنا مناسب تہا۔ ہم اوس جواب کو بخوشی نقل کرتے ہیں اور اپنے پرانے بچہڑے ہوئے بہائیونکو ملاتے ہیں جو بقول استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ ہزار سال سے اپنے اصلی مرکز کو چہوڑکر ادہر ادہر بہٹکتے پہرتے ہیں بہرحال جواب مذکور یہ ہے۔

"خلفاء راشدین کا وہ مذہب تہا جو خدا تعالی کی طرف سے رسول اللہ صلعم کے ذریعہ اُن تک پہونچا پہر ائمہ اربعہ کا بہی وہی مذہب رہا جو خلفائے راشدین کا تہا بیشک ہر مسلمان کو وہی مذہب اختیار کرنا چاہیئے جو خلفائے راشدین و ائمہ اربعہ کا تہا اگر کوئی شخص خلفائے راشدین اور ائمہ اربعہ کے مذہب پر نہ چلیگا اور ان بزرگان دین کے مذہبی اقوال کو نظرانداز کرکے خود دوسرا اختیار کریگا بیشک وہ غیر مقلد اور لامذہب کہلائیگا۔ اور اسکی کا نام گمراہی ہے ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالے ہم جملہ اہل اسلام کو اپنے بزرگان دین کے مذہب پر زندہ رکہے اور پہر اسی مذہب پر ہمیں موت ہو آمین ثم آمین" (اہل فقہ سوا مئی ۱۹۰۷ء) حکیم دوست محمد خان از مالیر کوٹلہ

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ائمہ دین و خلفاء راشدین کا مذہب قرآن و حدیث تہا جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اونکو ملا تہا اسی کو چہوڑنے کا نام لامذہبی اور گمراہی ہے اسلئے ہم ہمیشہ سے کہتے ہیں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ✦ پس حدیث مصطفٰے برجان مسلم داشتن

پس ہم بہی دعا کرتے ہیں اور ناظرین سے عموماً اور اہل فقہ کے حامیوں سے خصوصاً توقع رکہتے ہیں کہ وہ آمین کہینگے کہ خدائے تعالے ہر ایک شخص کو اسی مذہب (قرآن و حدیث) پر ثابت قدم رکہے جو لوگ اس مذہب کو چہوڑ کر خالی شاہ کی کتیا کی طرح اہل الملک کہہ چہوڑ کر دوسرونکے غلام بنے پہرتے ہیں اونکو بہی اسی صراط مستقیم کی ہدایت کرے آمین ؎

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

اہل فقہ کے ممبرو!

دیکہا نہ اہلحدیث کی دل سوزی کا تم پہ یہ اثر ہوا کہ الفاظ بدلکہ آخر وہی بولے جو اہلحدیث بولتے ہیں ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر ✦ پردہ میں گل کے لاکہ جگر پاش ہوگئے

ماتمی گریہ وبکا در رسالہ مشکل کشا

اور

اس پر شیعوں کی واہ واہ

عرصہ ہوا پہلواری سے ایک رسالہ غم حسین ماتمی محرمی نکلا تہا جسکے مضامین مذہب حنفی کے خلاف اور شیعون کے موید تہے ضعیف اور موضوع روایتوں سے مالا مال اور اکثر وہ روایتیں جو شیعی کتابوں سے ماخوذ اور صوفیوں کے اکثر بے پر کے قصے شرکیہ مضامین سے لبریز آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ کے خلاف بدعات کے ترویج پر زور دیا گیا تہا صوم عاشورا کا کتاب بہر میں کہیں ذکر تک نہیں۔

میں نے بذریعہ کرزن گزٹ مولف کو آگاہ کیا تہا کہ یہ شیعی چال ٹہیک نہیں دس روز محرم میں ماتم کرنیکو ثواب جاننا اور رونے رلانیکے سوا دوسرا کام نکرنا حضرت علی مشکل کشا کہنا یہ سب چال شیعون کی ہے اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کیطرف ایسے بیہودہ باتوں کی نسبت کرنی مدتوں سوگ کرنا نوحہ کرنا گریبان نوچنا بین کرنا یہ سب احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ و طریق نبویہ و مذہب حنفی کے خلاف ہے انتہی جلد کی

اہل مدینہ واہل بیت رسول تعلیم نبوی وآیات قرآنیہ نہیں بھول سکتے بعض متصوفین کی خودکشی غم حسین ہیں اگر صحیح مان لیجائے تو بھی حجت کے لائق نہیں۔ مولف نے میری بات ماننے کی بجائے جواب لکھکر دہلی کے شیعہ اثناعشری اخبار ورسالہ شیعی اصلاح میں چھپوایا ہے اور اپنے خیال میں حضرت علی کی مشکلکشائی کا ثبوت دیا ہے اور محرم کے ماتم وگریہ وبکا کا اثبات کیا ہے گویا آپ شرک وبدعت دونوں کی ترویج کیلئے کمربستہ ہیں جل جلالہ۔

الحمد للہ ہم تو ان دونوں (شرک وبدعت) کے مٹانے کیلئے ہمہ تن آمادہ ہیں۔ پکاروا پنے علی مشکل کشا کو لیکن پہلے اپنا مذہب بتاؤ کیونکہ حضرت علی مشکلکشا ماننے ومحرمی ماتم کے درپے اثبات ہونا اور پرچہ شیعی اصلاح واثناعشری میں چھپوانے ونیز شیعی کتابوں سے روایات لینے وصحابہؓ کو بدعہد گیا' یا وغیرہ لکھنے اور برادران امام حسین عمر عثمان وغیرہ شہدائے کربلا کو جو آپکے ہمراہ تھے شیعوں کی طرح نہ ذکر کرنے سے ہمکو شبہ نہیں بلکہ ظن غالب ہے کہ آپ ضرور شیعہ رافضی ہیں۔ یہ تقیہ کی چال ظاہر کچھ باطن کچھ عین خیانت ہے اپنے کو پابند مذہب حنفی کہنا اور رسالہ لکھنا اثبات شہادت حسینؓ میں اور اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر زبان درازی کرنی اور ام المومنین حضرت حمیرہ جو آپکی اور ہم سب مومنین کی ماں ہیں ان پر زبان کھولنی اثبات شہادت حسین کیلئے ان روایتوں کا لکھدینا کافی ہے جن سے ثبوت شہادت ہو سکتا ہے پس جلد کافی ہوا نہ کہ مشاجرات صحابہؓ وواقعات جمل وصفین وغیرہ کا ذکر چھیڑنا اور انکے اوپر رائے زنی کرنی (کہ آمدی وگے پیر شدی) کہ فلان صحابی رسول اللہ کے باغی تھے اور فلان گمراہ تھے اور فلان بدعہد تھے بدعہدی کیا ہمکو سخت تعجب ہے مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) سے کہ آپنے اخبار اہلحدیث میں رسالہ شہادت حسین کا تذکرہ لکھا اور اس سے لوگوں کو مطلع کیا کہ اس رسالہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم وحضرت حمیرہ ام المومنین پر زبان کھولی گئی ہے اگر ایسی ہی غفلت ہماری ہے تو خدا حافظ۔''

مولف جبتک اپنا مذہب صاف صاف نہ بتائینگے ہم آپ کو قایل کیونکر کر سکتے ہیں یا میرے اصول مسلمہ قرآن وحدیث سے مجھے قایل کرو یا اپنے اصول سے اثبات مدعا کرکے سبکدوشی حاصل کرو یا تقلید مذہب حنفی کا قلادہ اتار دو ان کے گھران کے گھر پر یا کبھی امام غزالی کے دامن کے نیچے چھپنا کبھی امام بصیری کے یہاں پناہ پکڑنا اور پھر موقع پاکر نکل بھاگنا اور ائمہ حنفیہ کو اپنے پس پشت ڈالدینا ہرگز حنفیت کی شان نہیں۔

آپ میری تحریر کے تین حصے کئے ہیں (اول حصہ) مجلس مولود کے اوپر دلائل طلب کئے گئے تھے مجلس مولود کا اثبات آپنے اسطرح کیا کہ بہت جواب ہو چکے سبحان اللہ اہل توحید وسنت کی طرف سے جو جواب الجواب در رسائل مولود کی تردید میں شایع ہوئے اوسکو نہیں ملاحظہ کیا کوئی حکم یا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یا خلفائے راشدین کا خواہ امام ابوحنیفہ یا انکے شاگردوں کا یا اپنے مشکل کشا علی ہی کا دکھا سکتے ہو نہیں تو توبہ کرو سرنگون ہو (دوسرا حصہ) محرمی گریہ وبکا ومحرمی ماتم کا ثبوت طلب کیا اسکا بھی جواب خیرباد ہے احمق سے احمق بھی ہوگا تو بھی ایسی بات نہ بولیگا کہ دس روز محرم میں سوائے رونے رلانیکے دوسرا کام نہیں عاشورہ کا روزہ غائب اور ثواب ہو رونے رلانے میں ماتم وگریہ میں اور اہل بیت رسول اللہ کی طرف شیعی چانڈوخانہ کی گپ نسبت کرکے تذلیل اہل بیت کرنے میں حضرت فاطمہ کے غم اور حضرت یعقوب کے غم کو اس محرمی خرافات سے کیا نسبت ہے رہ رہ کر کے روایات بیان کرکے اہل اسلام میں تو غضب پھیلانے سے حضرت زہرا اور حضرت اسرائیل کو کیا تعلق انشاء اللہ جب اپنا مذہب صاف صاف آپ بتائینگے اوسوقت آپکے روایات غم حسین کا شیعی چانڈوخانہ کی گپ ہونا معلوم ہو جائیگا مگر یاد رہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کے سوا جو کسی روایات کا کسی کتاب میں ہونا سند نہ ہوگا جب تک وہ حدیث بقاعدہ اصول حدیث صحیح نہو۔

(تیسرا حصہ) حضرت علی کے مشکلکشا ماننے کو شرک بتایا گیا تھا آپنے حضرت علی کی مشکلکشائی کا ثبوت اسطرح کیا ہے کہ "حضرت علیؓ اس حیوۃ میں بڑے بڑے کام کئے (لڑائیوں میں بہادری دکھلائی)''

جناب من اس حضرت علی کی کیا خصوصیت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے سپاہی ایسے تھے غزوہ موتہ کو حضرت خالد نے فتح کیا جسکی

ہم نے اسکو آج تک نہیں دیکھا۔ ریویو صرف بطور اشتہار کے تھا۔ (ایڈیٹر)

خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی دیگئی یہ بھی مشکلکشا ہوئے غزوہ عسرت کا سامان حضرت عثمان نے مہیا کر دیا حضرت علی وغیرہ سب کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوگئے تھے پھر حضرت عثمان مشکلکشا ہوئے اس حیات میں کون نہیں مشکلکشا ہے ہر آدمی کسی نہ کسی کام آتا ہی چاہیان کا جنگ مارنیوالا جنیل بڑا مشکلکشا ہے کیونکہ بیڑہ بالشک روس کا تباہ کردیا سبحان اللہ۔

(دوسرا ثبوت) آپنے حضرت علی کے مشکلکشا ہونیکا یہ دیا ہے کہ قیامت میں مشکلکشا ہونگے شفاعت کرینگے سنو برادر شفاعت اللہ تعالی کو سوا دوسرے کا حق نہیں قل للہ الشفاعۃ جمیعا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ بڑی مدح بڑی خوشامد بہت ثنا وصفت کرینگے بہت دیر تک سجدہ میں گرے رہنے کے بعد سید الرسل فخر الانبیا کو حکم ہوگا ارفع راسک (اشفع تشفع سل تعط) بعد آپکے اور انبیا واولیا شہدا شفاعت کرینگے مجاز ہونگے اسمیں حضرت علی کی کیا خصوصیت ہے بلکہ قرین غالب ہے کہ حضرت ابوبکر رضی مقدم ہونگے کیونکہ جنت کے آٹھون دروازہ سے جا نیکے مجاز ہونگے کما رواہ البخاری

(تیسرا ثبوت) آپنے حضرت علی کے مشکلکشائی کا یہ دیا ہے کہ آپ اب بھی صوفیوں کی مشکل حل فرماتے ہیں۔ برادرم یہ تو ایسا راز سربستہ ہے کہ کچھ نہیں آپ فرما سکتے کہ اس مشکل کا حل کرنیوالا کون ہے حضرت علی یا وہ جس نے جنگ بدر میں انی اذی ما لا ترون کہا تہا۔ رواجی صوفیوں کے وسوسوں سے آجتک بجز شرک وبدعت وقبر پرستی وعرس وبرسی وتیجہ وقبروں کا طواف کرنا چپنا چہاڑو بنانا تصور شیخ کی تعلیم خدائی کا دعوی کرنیکے سوا اور کچھ ثابت ورائج ہوا۔ صاحبزادے! ہوش سنبہالو شرک وبدعت کو چھوڑو شیعی پرچہ اصلاح۔ اثنا عشری الشمس وغیرہ کی مدحت سرائی اور ملمع سازی باتوں میں نہ آؤ۔ ہمارا شیوہ یہ ہے کہ آیہ کریمہ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون کو پیش نظر رکہیں اور یہ دعا کریں ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا شیعوں کی طرح ائمہ کی معصومیت کا اعتقاد یا گلخانہ کی گپ ہے اور یہ بھی سنو جسطرح ہمارے لئے محبت اہل بیت کی تاکید ہے اسیطرح یہ بھی حکم ہوا کہ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم یعنی میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور انکو طعن کا نشانہ نہ بناؤ جس نے ان سے محبت رکھی مجہسے محبت رکھی اور جسنے انہیں ناخوش کیا مجھے ناخوش کیا۔ رہا یہ کہ آپنے اپنے کو شریف لکھا برادرم شریف دو قسم ہیں ایک وہ جو کلام اللہ میں وارد ہوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اسکے لئے شرک وبدعت سے اتقا چاہئے اور آپ شرک وبدعت کے موید ہیں آپ اس معنے کرکے شریف کیونکر ہو سکتے ہیں یا دوسرے معنی شریف کے وہ ہیں جو شمر اپنے کو شریف کہتا تھا اللہم انا الشریف دیکھو اصلاح شیعی عہ جلد ۱ اسی معنی کرکے سب شیعہ شریف ہیں اور آپ بھی شریف ہیں مبارکباد یار باقی صحبت باقی

الراقم عبد العزیز بن عبد السلام مبارکپوری عفا اللہ عنہ

ہندوستان کا پولٹیکل مطلع

شہ چہیڑ انگہت بہار ہی راہ لگ اپنی
تمہیں اٹکہیلیاں سوجہی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

آج تمام ہندوستان میں اس سرے سے اوس سرے تک جو ایک قسم کی شورش ہے ناواقف آدمی تو اسکو ایک غیر معمولی اور غیر متوقع جانتے ہونگے مگر واقف آدمی جسنے آریوں کے گرورشی دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش دیکھی ہوگی اوسکی نظر میں ایجیٹیشن (شورش) کوئی غیر متوقع نہیں بلکہ اوسکو حیرانی ہوگی کہ اتنے دنوں بعد کیوں ہوئی۔

خیر اسکی تفصیل تو ہم بعد میں کرینگے پہلے ہم اس شورش کا ایک نمونہ اپنے ناظرین کو دکہاتے ہیں۔

راولپنڈی میں جو سرحد سے قریب اچہا آباد شہر ہے جہاں چہاونی بھی بہت بہاری ہے ہندوؤں نے ایک جلسہ کیا جس میں پنجاب کے مشہور محب ملک سردار اجیت سنگھ صاحب کا لکچر تہا سردار صاحب ایک نوجوان آزاد (لبرل) آدمی ہیں اونکے لکچر سننے کا امرتسر میں بھی اتفاق ہوا عموما اونکے لکچروں کا خلاصہ یہی ہوتا ہے کہ سب غیر دیسی چیزوں اور آدمیوں سے بائیکاٹ (علیحدگی) کرو ہمارا

کی نوکریاں چھوڑ دو، پھر یہ انگریز خود بخود بغیر کسی لڑائی بھڑائی کے نکل جائیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ سردار صاحب جیسے نڈر آدمیوں کا ملک کو فخر کرنا چاہئے مگر دانا ؤں کے خیال میں یہ نڈرپن سردار صاحب کا سوڈانیوں سے مشابہ ہے جو ایسے نڈر تھے کہ ہزار ہا نکلتے انگریزوں کی توپوں کے مقابلہ پر سینہ سپر کئے ہوئے مرتے مراتے توپخانہ تک پہونچتے ہوئے چند ایک رہ جاتے نتیجہ کیا ہوتا یہ کہ سب ہلاک ہوجاتے تھے مگر ہاں سردار صاحب کی جرأت کی ہم تعریف کرتے ہیں گو ہم اوسکو بے موقع جانتے ہیں۔ خیر اس قسم کا لیکچر راولپنڈی میں بھی ہوا جس پر سرکار کو شاید بوجہ سرحد کے زیادہ خیال ہوا چنانچہ صاحب ضلع نے راولپنڈی کے تین ہندو لیڈروں کو جو وکالت کا کام کرتے تھے بلایا کہ جواب دو کہ تمہاری وکالتیں پاس فلاں دفعہ کے مطابق کیوں ضبط نہ کئے جائیں۔ تینوں ملزموں نے اپنی طرف سے ایک بیرسٹر کو عدالت میں بھیجدیا اور خود نہ گئے۔ مگر تماشہ بین ہندوؤں کی یہ کثرت کہ بقول اخبارات بیس پچیس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا اس انبوہ کثیر کو جس نے تمام کچہری کو گھیر رکھا تھا صاحب ضلع نے دیکھکر حکم دیا کہ آج مقدمہ نہ ہوگا اسپر مشکل وہ مجمع ذرا سرکا گر جاتے ہوئے بہت سی انگریزوں کی کوٹھیوں اور گرجوں کو نقصان پہونچایا آگ لگادی کواڑ اور گملے توڑ دیئے بعض کارخانوں کو بھی انگریزوں کے سمجھکر نقصان پہونچایا انگریز اور لیڈی جو مل گیا اوسکو بے عزت کیا اتنے میں حکام کو خبر پہونچی تو مسلح سپاہیوں کو تعاقب کیلئے بھیجا گیا۔ بس پھر کیا تھا جونہی اس بے قاعدہ فوج نے پولیس کا آنا سنا تو سب ادہر ادہر بھاگ گئے یہانتک کہ پولیس کے پہونچنے پر کل آٹھ آدمی وہ بھی ایک جگہ کھڑے پکڑے گئے جنکو ماخوذ کیا گیا۔ اوسی روز ہندوؤں کا ارادہ جلسہ کرنے کا تھا صاحب ضلع کے حکم سے جلسہ بند کیا گیا۔ اور اون تینوں سرگروں کو بذریعہ وارنٹ گرفتار اور ضمانت نامنظور کرکے جیل میں بھیجدیا عام شہر میں ایک سنسنی سی ہو رہی تھی سپاہیوں کو حکم دیا گیا کہ جہاں پانچ آدمی ملکر باتیں کریں اونکو منتشر کردو نہ ہٹیں تو فیر کرو۔ یہ ہے مختصر کیفیت راولپنڈی کے ہنگامہ کی جو مئی کی پہلی تاریخوں میں ہوا ہے

اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ اس قسم کے ہنگامے کیوں آئے دن ہونے شروع ہوگئے ہیں ہمارے خیال میں انسان بالطبع آزاد پیدا ہوا ہے جبتک اسکی آزادی کو کسی سخت قانون کے ماتحت نہ کیا جائے بہت سی شرارتوں کا اس سے خطرہ ہے۔ بڑا سخت قانون جو اسکی شرارتوں کو دبا سکتا ہے وہ مذہب ہے لیکن جب مذہب کی تعلیم بھی اسکے طبعی خواہش کے موافق ہو تو پھر تو اسکا خدا حافظ۔

اس جنرل رول (عام قاعدہ) سے نکلکر ہم خصوصیت سے دکھانا چاہتے ہیں کہ کیوں ہندوؤں نے انگریزوں سے اس قسم کے بائیکاٹ شروع کردیئے ہیں۔

اس سوال کا جواب واقعی بہت بڑے منصف مزاج کی ضرورت بتلاتا ہے جو اپنے خیالات کو بالکل دخل نہ دے بلکہ صرف واقعات پیش کرے اسلئے ہم صرف واقعات پیش کرتے ہیں۔

آریوں کے گرو سری سوامی دیانند جو مشہور مصلحان ملک میں سے گذرے ہیں اپنی مشہور اور مستند کتاب ستیارتھ پرکاش میں فرماتے ہیں:

یہ جب برے دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کئی طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے (اردو طبع اول صفحہ ۲۹۰)

سوامی کی زندگی میں گو ہندوؤں نے اونکی سخت مخالفت کی یہانتک کہ اونکو مروا ہی دیا مگر اوس محب قوم پولیٹیشن کے قلم سے جو یہ ایک فقرہ نکلا تھا آج تمام ہندوؤں نے اسے اپنا اصول موضوعہ قرار دیکر تمام ہندوستان میں بلاتمیز کالے اور گورے کے بائیکاٹ (علیحدگی) شروع کردیا۔ آہ آج سوامی جی زندہ ہوتے تو اپنے پودے کو بڑا بار آور درخت لہلہاتا دیکھکر پھولے نہ سماتے۔ اس فقرہ نے ہندوؤں خصوصاً آریوں میں یہ جادو کا کام دیا ہے کہ پکار پکار کر کہا جاتا ہے کہ ملک کے لئے شہید ہوجائیں گے یہیں مارڈالو یعنی جیل خانہ میں بھیجدو ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم ملک کی فلاح اور بہبودی کیلئے شہید ہوجائیں۔ مگر کسقدر افسوس ناک سین تھا جس وقت بیس پچیس ہزار آدمیوں نے راولپنڈی میں سنا کہ پولیس آتی ہے تو ایک نے دوسرے کو نہ دیکھا اور سب کے سب چوہوں کے بلوں میں گھس گئے۔ اسیلئے اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ اس شورش کا نام ......

بالکلام

ہندوستان
جناب ڈاکٹر رام
لکھی رام حفظ
کی تحقیقات
ہو کر رسالہ
کی تعداد
ڈاک بھی کا
سے حساب
گو بیس قدر
ہو بیس ہزار
بیس روز
ہو
کا شوق
اطلاع دیں

جنرل منیجر کا
رائل میڈ
ڈاکٹر رام
جگادھری

چہوون کی کانفرنس رکہا گیا ہے جو بلی کے مقابلہ پہ کمیٹی کر رہے تھے پھر اس ہرتے پرتا پا لی مسلمانونکو ساتھ ملانے کی ہوس رکھتے ہیں مسلمان ایسی بے مطلب شورش میں کیونکر تمہارے ساتھ مل سکتے ہیں جبکہ قرآن مجید بلکو بتلاتا ہے لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ (اپنی جانونکو ہلاکت میں مت ڈالو) گو مسلمانوں کو یورپ خصوصاً انگریزی پالیسی سے اسلامی ممالک میں سخت نقصان پہونچ رہا ہے مصر، مراکو، ملک ایران حجاز میں ریشہ دوانیان کسی واقف کار سے پوشیدہ نہیں اور مزید فیوچر ہے کہ گورنمنٹ انگریزی بھی جانتی ہے کہ مسلمانوں کو ہماری اس پالسی سے رنج ہے مگر وہ اسکو بدلتی نہیں نہ بدلنے کا وعدہ کرتی ہے۔ کیون؟ اسلیے کہ ان ممالک میں اوسکا فائدہ اسی پالسی سے ہی مگر مسلمان ایسے حواس باختہ نہیں ہیں کہ کچھ نقصان تو وہان اوٹھائیں باقی بچا کھچا ہندوستان میں کھو بیٹھیں بلکہ دل سے اپنی بہتری اور ترقی کی دعا کرتے ہیں کہ ع خدا شرے برانگیزد کہ در آن خیر باشد۔ ہم نے اسلیے گورنمنٹ کو مخاطب کر کے ایک دفعہ لکھا۔ یہ شعر لکھا تہا

ہم خاک نشینون کا ستانا نہیں اچھا ۔ ہلجائینگے افلاک جو فریاد کرینگے

خیر یہ تو مختصر سی تقریر اس شورش کے سبب سے تعلق رکھتی ہے اب سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کی اس سخت گیری سے یہ شورش مٹ جائیگی؟ جہانتک ہمارا تجربہ ہے دب جائے تو ممکن ہے مگر معدوم نہوگی کیونکہ فقرہ مذکورہ ایک ایسے مذہبی لیڈر کے قلم سے نکلا ہوا ہے جسکو علاوہ پولٹیشن (رہبر) ہونے کے خدا رسیدہ بھی مانا جاتا ہے پھر کیون کر ممکن ہے کہ ایسے شخص کی تعلیم کو ہمارے دوست ہندو خصوصاً آریہ تو عمر بھر بھول جائیں کبہی نہیں ہونیکے

ہمارے سماجی مترو۔ جی چاہتا ہے کہ لگتے ہاتھ ایک سوال تم سے بھی پوچھ لیں۔ دہرم سے بتلانا اپنے چوتھے اصول کو یاد کر کے بتلانا جو ہاتھی کے دانت کی طرح بہت کچھ باہر کو نکلا رہتا ہے۔ بتلاؤ سوامی جی کی اس ہدایت کے مطابق کہ اپنے ملک کا راج سب سے افضل ہوتا ہے کوئی وقت مناسب تم لوگون کو نظر آئے جس میں جنگ تک نوبت پہونچنے سے تمہیں کامیابی کی توقع ہو تو جنگ کروگے یا نہیں ذرہ ستیارتھ پرکاش ادھیائے ۶ شلوک ۹۸ دیکھکر جواب دینا جسکا مضمون ہے

کہ لڑائی میں مرنیوالے بہشت میں جاتے ہیں اسلئے توقع ہے کہ تم لوگ دہرم کے پابند ہوگے تو ضرور لڑوگے بتلاؤ یہ لڑائی تمہاری جہاد ہوگا یا کچھ اور۔ پھر تم کس منہ سے مسلمانون کو جہاد کی تہمت لگایا کرتے ہو (کہو جی کون دہرم ہے) آگرہ کے بازاری اخبار سے تو توقع نہیں کہ اس نازک سوال کا جواب دے سکے وہ بیچارہ کیا جانے کہ جواب کسے کہتے ہیں وہ تو بھنگڑا ون کی طرح گالیان دینا ہی سیکھا ہے جہاد سے مبارک ہو البتہ لاہور کے اندر پرکاش وغیرہ کی توجہ مطلوب ہے۔

سماجی مترو! بتلاؤ اسلامی جہاد کا نام لینے سے ابھی رکو گے یا نہیں واللہ اگر تم لوگ غور کرو تو اسلامی جہاد کے مقابلہ پہ اپنی ان بیجا شورشون کا نام فساد تجویز کروگے دل میں غور کرو تو الیشور نے تمہیں اسلامی جہاد کو بدنام کرنے کی یہ سزا دی ہے کہ تم لوگ اس فساد کے بانی بنے ہوا ہے کہتا ہے کون نالہ بلبل کو بے اثر ۔ پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

آخر گورنمنٹ چونکی

ہمیں گورنمنٹون کا قانون خدائی قانون سے ملتا جلتا ہوتا ہے خدائی قوانین میں ایک قانون یہ بھی ہے اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا یعنی مخالفونکو ہم (خدا) اسلیے مہلت دیتے ہیں کہ گناہ میں اور بڑہ لیں) چند ہی روز کا ذکر ہے کہ ہندو لکچراروں کی بے عنوانیان دیکہکر عوام لوگ سمجھتے تھے کہ سرکار کی طرف سے جو کوئی مواخذہ نہیں ہوتا تو اس قسم کی تقریرات و تحریرات یا تو سرکار کے خلاف نہیں یا سرکار اب دب گئی ہے کوئی کہتا ہے کس میں ہے کہ پکڑے بیان تو سب ہی بگڑے بیٹھے ہیں بھڑون کے چھتے کو کیسے چھیڑ کر کوانا جانتے تھے کہ ع رنگ لائیگا یہ ایک دن آپکا رنگ اچنا۔ آخر کار جب مادہ خوب ترقی پہونچ چکا تو اک دم فصد کر دیگئی۔ راولپنڈی میں تو بڑے بڑے بیرسٹرون کو بلا ضمانت پکڑا ہی تہا پنجاب کے مشہور آریہ لیڈر لالہ لاجپت رائے وکیل جو ایک اعلیٰ درجہ کے قابل شخص ہیں ۹ مئی کو لاہور میں گرفتار ہوکر بذریعہ خاص ٹرین کے برما کو جلاوطن کیے گئے۔ لاہور میں فوجی رسالے گوروں نے سکھون پٹھانون کی) شہر میں گردش کر رہے ہیں اشتہار بھی دیا گیا کہ ۲ روز تک جو جلسہ ہوگا بلا پرسش سب کو گرفتار کیا جائیگا آجکل شہر لاہور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نیا مفتوحہ ہے تمام ہندوستان میں عموماً اور آریوں میں خصوصاً ایک سنسنی سی پیدا ہے خاص

سفت
ہاکے مشہور
ہند صاحب
ت پنجاب
ت پلیات ختم
ات دس لاکھ
چھپ کر محصول
خانہ کی طرف
ہوکر جس شخص
ادبی ضرورت
کی تعداد
نت تقسیم
عطا اللہ
یت جلد
رخانجات
ل ہال
ایڈیٹر کو
لع انبالہ

کا عالم ہے۔ ایک دوسرے کیطرف دیکھتا ہے مگر کہنے سننے کی سکت نہیں حواس باختہ پھر رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ لالہ لاجپت رائے ایک قابل شخص تھا اور اسکی قابلیت کے لحاظ سے ہمیں بھی سخت افسوس ہے مزید افسوس یہ ہے کہ ایسا لائق شخص جو اپنی قوم کا ناخدا تھا۔ قوم کی کشتی کو ایسی منجدھار سے نکالنے کی بجائے خود ہی بھنور میں گھر گیا خیر یہ کوئی ایسی آفت نہیں جو آج سے پہلے کسی قومی لیڈر پر نہ آئی ہو بلکہ بقول سے

کہتی تھی ماہیٔ بریان کہ ویرن قسمت۔ یہ داغ دیتے ہیں اسے جسکو درم دیتے ہیں

ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آیا ہے۔ گو لالہ منشی رام جی جالندھری لالہ لاجپت رائے کو ایک معمولی آدمی جانتے ہیں مگر ہمارے دل میں جو لالہ موصوف کی عزت ہے اوس وجہ سے ہم اپنے ہندو بھائیوں کے عموماً اور آریہ مترون کے خصوصاً اس غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ لالہ لاجپت رائے جیسے قابل شخص کی رہائی کی کوئی صورت ہو اور وہ آئندہ کو اپنی خداداد لیاقت سے کوئی عمدہ کام لیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس شبہ میں جو کہ مقلدین حنفیہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں ڈالتے ہیں۔ شبہ اول حدیث عبادہ بن صامت والی کہ لا صلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔ قابل احتجاج نہیں کہ اول معارض قرآن پاک ہے یعنی آیۃ اذا قرء القرآن الایۃ اور یہ آیۃ مقتدیان کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ تفسیر دلائل اور حسینی اور تفسیر بغوی اور معالم میں شافعی اور مدارک اور جمیع صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ یہ آیہ کریمہ مقتدیوں کے حق آئی ہے اور سورت فاتحہ بشہادت ونقل قرآنی داخل قرآن ہے کیونکہ سبع مثانی وام القرآن وقرآن عظیم وسورۃ سب سورتوں سے بڑی شان والی ہے قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور یہ شبہ جو غیر مقلد پیش کرتے ہیں کہ خطبہ میں نازل ہوئی ہے غلط ہے کیونکہ یہ آیۃ مکے میں نازل فرمائی ہے اور جمعہ مدینہ میں فرض ہوا پس یہ آیۃ مقتدیوں کے حق میں ثابت ہے اور اگر اس طرح بھی ہو کہ خطبے میں وارد ہوئی ہے تو مثل آیہ لعان و سرقہ حکم میں عام ہوگی عام لحاظ عبارت ہو بیگانہ شان نزول نہیں نہیں تو حکم قرآن واجب عمل نہ رہینگے۔

دوسرا یہ کہ جب خطبے میں قرآن سننا فرمایا اور چپ رہنا حجت کا باعث فرمایا تو نماز کی حالت میں جو سراسر قرآن پڑھا جاتا ہے اور بات نہیں ہوتی اولیٰ چپ کرنا لازم ہوگا۔

تیسرا حدیث مذکور کی بابت کتاب ظل الغمام فی مسئلۃ القرأت خلف الامام مطبوعہ مطبع نظامی میں یہ حدیث غیر معتبر اور ناقابل احتجاج لکھی ہے۔

چوتھا یہ حدیث ضعیف ہے عبادہ بن صامت والی کیونکہ اسکے راوی متہم ہیں۔ کیونکہ محمد بن اسحاق بن یسار کی نسبت حضرت یحیی قطان اور سلیمان بن یحیی فرماتے ہیں کہ کذاب ہے امام مالک دجال فرماتے ہیں از میزان الاعتدال تقریب نافع بن محمود مستور الحال ہے ہشیم بن حمید قدریہ خالی ہے۔ اسلئے یہ حدیث اعتبار سے ساقط ہے۔

پانچواں یہ کہ مثلاً خلف امام مقتدی الحمد پڑھتا ہوا درمیان سے کوئی آیۃ چھوڑ گیا اور آئندہ آیات پڑھ گیا۔ تو متروکہ آیۃ کب ادا کریگا خصوصاً جبکہ امام فاتحہ ختم کرکے دوسری سورہ پڑھنے لگا یا ایک مسبوق بعد میں شامل جماعت ہوا جبکہ امام الحمد ختم کر چکا اور دوسری سورۃ پڑھ رہا ہے اندریں صورت مسبوق الحمد پڑھیگا۔ یا نہ اگر پڑھیگا تو منازعت فی القرآن کا مورد ہوگا اگر فاتحہ ترک کریگا تو اہل حدیث کے نزدیک اس کی نماز نہ ہوگی اگر بعد سلام امام اٹھکر فاتحہ پڑھیگا تو بھی جائز نہیں اگر ایسا کریگا تو چونکہ نصف الحمد تو امام کے ساتھ پڑھ چکا تھا اب وہ اٹھکر بقیہ نصف پڑھیگا یا سالم لیکن ہر دو صورہ ناجائز ہیں بہرحال ان مسائل مستفسرہ کو احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت کرنا اہل حدیث پر واجب ہے۔ مہربانی فرماکر عامہ مسلمین کو ان شبہات کے خدشات سے بچا دیں اور عند اللہ اجر پاویں۔

راقم خادم العلماء غلام مصطفیٰ خریدار ۱۹۹۷

استفسار۔ کتاب اختیار الحق و تجر الذخار رد انتصار الحق کی جواب میں ہیں کہاں اور کس مطبع اور کس قیمت کو مل سکتی ہیں۔ راقم خریدار ۱۹۹۷

جواب مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے جواب میں ایسی دونوں ایک رسالہ نکلا ہے وہ منگا لیجئے یعنی تحقیق الکلام فی وجوب القرأۃ خلف الامام پتہ نیچے۔ کتاب اختیار الحق وغیرہ کا پتہ ہمیں کوئی بتلا دیگا تو لکھا جاوے گا۔

پتہ جناب مولوی عبدالرحمن صاحب مبارکپوری ضلع اعظم گڈھ

فتاوی

غریب فنڈ

کے متعلق لکہا گیا تہا کہ جو صاحب اخبار میں درج کرنیکے لئے سوال بہیجیں وہ فی سوال ایک پیسہ ساتہہ بہیجیں اور جو قلمی جواب لینا چاہیں وہ فی سوال دو پیسے کا ٹکٹ بہیجینگے تو جواب دیا جائیگا ایک خط میں متعدد سوال ہوں تو ان سب کے حساب سے پیسے بہیجنے ہونگے یہ سب پیسے غریب فنڈ میں دیئے جائینگے جب سے یہ تجویز ہوئی ہے چند ایک احباب نے عمل کیا ہے مگر بہت سے اصحاب خیال نہیں کرتے اسلئے انکو واضح رہے کہ آئندہ کو جنکی طرف سے فیس مقررہ ساتہہ آویگی انکے سوالات درج ہونگے اور جنکی طرف سے نہ آویگی وہ تاخیر پر ڈالے جائینگے جو موجودہ ذخیرہ کے لحاظ سے چہہ ماہ تک ملتوی رہینگے کیونکہ سوالات اس کثرت سے موجود ہیں کہ آجتک رمضان کے آئے ہوئے ختم ہوئے ہیں۔

ایک شبہ اور اسکا جواب

عرض یہ ہے کہ آپ سے ایک ڈبل کارڈ روانہ کرنے سے فتوی پوچہا تہا سوتیلی ماں کی حقیقی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں کے جواب میں آپ جائز ہے کرکے فتوی دیا علاوہ اسکے آپ اگست کے ماہ کے کوئی پرچہ میں بھی ایسا ہی فتوی آپ جواز کا دیئے ہیں یہ ہر دو حوالات بیان کے لوگوں میں پیش کیا مگر وہ لوگ حسب ذیل اعتراض پیش کرتے ہیں میں خود بہی دیکہا ہوں وہ یوں ہے۔

(۱) شاہ عبدالحق محدث دہلوی مشکوٰۃ کے باب المحرمات کے ابتدا میں قاعدہ تحریر کرتے ہوئے سگی سوتیلی اخیافی خالائیں محرمات میں داخل ہیں۔

(۲) نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی تفسیر کے زیر آیت محرمات تحریر فرماتے ہیں سگی سوتیلی اخیافی خالائیں حرمت میں شامل ہیں۔

(۳) مولانا حمید اللہ صاحب حاشیہ قرآن میں جو انکی خاص تصنیف ہے سوتیلی اخیافی خالائیں شامل ہیں کرکے تحریر کرتے ہیں اسلئے میں بصد عاجزی آپ سے جواب طلب کرتا ہوں تاکہ تشفی ہو آپ خط کے ذریعہ یا اخبار کے ذریعہ مذکورہ بالا مصنفوں کی غلطی کو ثابت کریں خیرخواہی کے طور پر نہ کہ مباحثہ میں خود بے علم ہوں اسلئے حقیقت امر سے آگاہ کریں۔ فقط

محمد منور خریدار ۱۰۵۹

جواب ان تینوں بزرگوں نے سچ فرمایا ہے۔ مگر انکا مطلب یہ ہے کہ حقیقی ماں کی سوتیلی، اخیافی، اعیانی ہمشیرین حرام ہیں۔ بس یہ اوس صورت کے برخلاف نہیں جو اخبار میں لکہا گیا تہا کہ سوتیلی ماں کی ہمشیرہ حلال نہیں مختصر یہ ہے کہ سوتیلی ماں کی ہمشیروں کا حکم اور ہے اور حقیقی ماں کی سوتیلی ہمشیروں کا حکم اور۔ غالباً تم سمجہہ گئے ہونگے۔

س نمبر ۲۲۳ - نماز جمعہ پڑہنے کا زیادہ ترکس مسجد میں ثواب ملتا ہے

س نمبر ۲۲۴ اگر کوئی شخص صبح کے وقت ذرا دیری کرکے نماز پڑہے تو اسے کچہ ثواب حاصل ہوتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۲۲۵ - بکرے یا مینڈہے کے کپورے یا اوجہڑی کہانی مکروہ تو نہیں

س نمبر ۲۲۶ کسی شخص کو ایسا مرض ہے کہ پیشاب کرکے کچہ دیر کے بعد ایک یا دو قطرہ پیشاب کے پہر آتے ہیں اس شخص کو اگر نماز میں اسی طرح قطرے آجائیں تو کیا اسکی نماز جائز ہوئی یا نہیں۔ وہ شخص شرم سے علاج نہیں کرا سکتا اسکو کیا کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اخبار میں اس مرض کا سریع التاثیر نسخہ عطا فرماوے تو ثواب دارین کا مستحق ہوگا۔

ج نمبر ۲۲۳ - نماز جمعہ کا زیادہ ثواب جمعہ مسجد میں ہے بشرطیکہ خطبے میں امام صاحب وعظ فرماتے ہوں اور اگر خطبے میں وعظ نہیں کرتے تو پہر جہاں خطبے میں وعظ ہو وہاں زیادہ ثواب ہے کیونکہ خطبے میں وعظ کرنا ایسا ضروری ہے جیسا کہ اہلحدیث کے نزدیک نماز میں فاتحہ کا پڑہنا ضروری ہے۔

ج نمبر ۲۲۴ - حدیث شریف میں آیا ہے لا تفریط فی النوم۔ بے اختیاری نیند میں کوئی قصور نہیں پس جو شخص بلا قصد دیر سے اوٹہتا ہے تو اوسکو اوسی وقت نماز پڑہ لینی چاہئے مگر صبح اوٹہنے کی کوشش کرے۔

ج نمبر ۲۲۵ - کراہت کی کوئی وجہ نہیں۔

ج نمبر ۲۲۶ ایسے شخص کے حق میں بوجہ عذر کے یہ حکم ہے کہ وضو کرکے نیچے کپڑے پر پانی کا چہینٹا مارے اور ایک وقت ایک نماز تمام کرے

س نمبر ۲۲۷ - زید ایک عورت کو مسلہ ہے شوہر والی کو پوشیدہ خرچ

وغیرہ دیتا تہا اور اکثر دن کو اکثر بنگالہ سکان میں یارہ مغلق نامی کیا کرتے
اور عمر دیکہا کرتا عمر کو یہ حرکت بُری معلوم ہوتی عمر نے زید سے کہا کہ
اگر تمکو اس عورت کی خواہش ہے تو تم نکاح کرلو شب زید نے اپنے
دوست یار ونکو رات کے وقت بلاکر نکاح کرلیا صبح کے وقت یہ خبر
مشہور ہوئی تو زید کے چچا دلو احقین خطیب صاحب کو عمر کو
سخت فحش گالی دینے لگے ان دونوں نے صبر کیا ہانتک کہ پانچ روز
گذرگیا چھٹے روز چند آدمی معہ زید و چچا وغیرہ جمع ہوئی اور زید کو بہت
سمجہایا کہ اگر تمکو نکاح کرنا تہا تو اپنی برادری میں کرتے کیون غیر قوم
سے نکاح کیا اور عمر کو اہل مجلس نے سخت ملامت کیا اور زید نے بہی
کہا کہ میں نکاح نہیں کرتا تہا عمر نے زبردستی مجبور کیے یا بدھ دیا اب
عمر نے کہا کہ اگر میں نے زبردستی کرا دیا ہے تو تم طلاق دیدیں زید نے
سب کے روبرو عورت کو بلاکر تین طلاق تین جلسہ میں دیا اور لوگون نے
عورت سے کہا کہ تم زید کو باپ کہو تو عورت نے زید کو باپ کہا او
زید نے عورت کو بیٹی کہا۔

اور زید نے جو عورت کو پوشیدہ خرچہ دیا تہا سو سب حساب کرکے
عورت کے ذمہ قرضہ مقرر کیا اور زید کہتا ہے عورت سے کہ دین مہر
معاف کردو کیونکہ میں نے دل سے طلاق نہیں دیا اور عورت کہتی ہے
کہ آپکے انصاف میں جیسا آوے ویسا کریں یعنی چاہے دیں یا نہ دیں
اور جو میرے اوپر قرضہ مقرر کیا ہے میں ادا کردونگی۔ اور اب دونوں
الگ الگ ہیں۔ اور زید کہتا ہے کہ میں دل سے طلاق نہیں دیا اگر کسی
سے نکاح کریگی تو اوسکا گناہ اور دین مہر ادا نہیں کرینگے اوسکا گناہ
عمر کے اوپر ہوگا۔ اب عمر گناہگار ہوگا یا نہیں۔ اور اوسکا طلاق صحیح
ہوگا یا نہیں + محمد اسحٰق حسین ارتیلی پارہ ضلع ہوگلی۔

ج نمبر ۲۲۴۔ عمر گناہگار نہیں۔ طلاق صحیح ہے۔ زید کا یہ عذر
کہ میں نے دل سے طلاق نہیں دی مقبول نہیں ہوگا۔ چونکہ ایک ہی
دفعہ تین طلاقیں دی ہیں اسلئے بموجب حدیث شریف تین تو نہیں۔
ایک ہی واقع ہوگی۔ پس اگر خاوند مذکور عدت کے اندر صلح کرنا چاہے
تو کرسکتا ہے اور اگر عدت گذر گئی ہے یعنی طلاق کے روز سے عورت
مذکورہ تین دفعہ حیض سے پاک ہوچکی ہے تو اوسکا اختیار ہے کہ زید

سے نکاح کرے یا نہ کرے۔ بہرحال عمر نے کار خیر کیا۔ لہذا اوسپر
کوئی گناہ نہیں۔

س نمبر ۲۲۵۔ نماز تہجد کی رمضان و غیر رمضان میں کتنی رکعتیں
پڑہنا چاہیے

س نمبر ۲۲۶۔ رمضان میں اول وقت شب کو تراویح پڑہ چکا ہے تو
اخیر میں تہجد مع وتر پڑہ سکتا ہے کہ نہیں۔ اور کے رکعت۔

س نمبر ۲۲۷۔ ایک شخص شراب فروشی کرتا ہے بلکہ یہی پیشہ ہے تو
اب زید اوسکے یہاں ملازم ہوسکتا ہے کہ نہیں اور اکل و شرب کرسکتا
ہے کہ نہیں جواب قرآن و حدیث سے عنایت ہو۔ خریدار اہلحدیث ۱۳۵

ج نمبر ۲۲۸ حدیث شریف میں آنحضرتؐ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ مع وتر
گیارہ رکعتیں آئی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں آنحضرت گیارہ سے
زیادہ نہ پڑہتے تہے نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں۔

ج نمبر ۲۲۹۔ پڑہ سکتا ہے وتر اگر پڑہ چکا ہے تو دوبارہ نہ پڑہے
حدیث میں منع آیا ہے۔

ج نمبر ۲۳۰ شراب فروش کی کمائی بموجب حدیث شریف کے
حرام ہے اسلئے اوسکی نوکری کرنا یا اوسکے گہر کا کہانا۔ کہانا یا اوس سے
کچہ لینا حرام ہے۔

س نمبر ۲۳۱۔ مرغی کا وقت ذبح کے بسبب کارد تیزی کے سر جدا ہوگیا
آیا حلال ہے یا حرام۔

س نمبر ۲۳۲ جب نکاح پڑہنے والا نہ ملے تو اپنا نکاح خود پڑہ سکتا ہے یا نہ
س نمبر ۲۳۳ نیت باندہنا سینہ پر چاہیے یا زیر ناف یا کہ دونو طرح جایز ہے

ج نمبر ۲۳۱۔ مرغی مذکور حلال ہے۔
ج نمبر ۲۳۲۔ گواہوں کے سامنے خود ہی نکاح کرلے تو جایز ہے۔
ج نمبر ۲۳۳ سینہ پر ہاتھ باندہنا چاہیے۔ حدیث میں آیا ہے زیر ناف بہی
جایز ہے حضرت علی کا قول ہے۔

س نمبر ۲۳۴۔ آمین بالجہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہے
یا شروع میں کیا ہے یا اخیر میں کیا ہے کسطرح سے کیا ہے۔

ج نمبر ۲۳۴۔ آمین بالجہر آنحضرتؐ سے ثابت ہے حدیث میں ہے
یرتج بہا المسجد یعنی آمین کی آواز سے مسجد گونج جاتی تہی اخیر عمر تک کیا ہے

بزرگوں کے مفصل حالات نہایت دلچسپ و متبرک کتاب ہے قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک

انتخاب الاخبار

جناب مولوی نظام الدین صاحب ساکن جھجر ضلع رہتک کا جوان لڑکا انتقال کر گیا۔ مولوی صاحب موصوف ناظرین سے دعاء خیر کی درخواست کرتے ہیں۔

پنجاب باوجودیکہ پولٹیکل جنگ میں بنگال کا شاگرد ہے مگر جوش وخروش میں اُستاد سے بڑھ رہا ہے بڑے بڑے پولٹیکل لیڈر گرفتار ہورہے ہیں ع خدا شرّے برانگیزد کہ در آن خیر ما باشد۔

گورنمنٹ ہند کیطرف سے پنجاب اور مشرقی بنگال کیلئے قانون آنے والا ہے کہ کوئی پولٹیکل جلسہ ایک ہفتہ پہلے اجازت حاصل کرنے کے بغیر نہ ہوسکیگا (افسوس)

راولپنڈی میں عام جلسے کرنے اور رات کو پانچ سے زیادہ آدمیوں کے ایک جگہ جمع ہونے کی ممانعت کردیگئی۔

فرانس اور جاپان میں ایک معاہدہ کے ذریعہ سے یہ طے پایا ہے کہ [illegible] اس وقت ... ہا رہی جاپان فرنچ انڈو چائنا علاقہ فتح نہ کرلے۔

ایسا ہی ایک معاہدہ روس اور جاپان میں بھی ہوگیا خدا کی قدرت! جاپان کی کیسی دہاک یورپین سلطنتوں کے دل میں بیٹھ گئی ہے کہ اس کا ان کے مقبوضہ ممالک پر صرف قبضہ تسلیم کرلینے ہی کو یہ گورنمنٹیں اپنے قیام قبضہ کی سند سمجھکر جامہ میں پھولی نہیں سماتیں۔ سچ ہے جسکی لاٹھی اسکی بھینس۔ جو قوم خود زندہ رہنا چاہے اسے دوسری قومیں بھی زندہ سمجھ لیتی ہیں خداوندا مسلمانوں کو بھی زندہ کر۔

لارڈ کرومر مصر سے لندن روانہ ہوگئے۔ مصر سے روانہ ہوتے وقت انہوں نے ایک تقریر کرکے مصر کی ترقی کا بیان کیا اور خدیو کو صلاح دی کہ مصریوں کی اخلاقی حالت بڑھانے میں کوشش کریں۔ مصر میں برٹش قبضہ اور موجودہ انتظام غیر محدود عرصہ تک بدستور قائم رہیگا۔ پارلیمنٹری حکومت میں ہرگز قائم نہیں ہونے دیجائیگی (کیونکہ اسلئے کہ مسلمان ہیں اُف)

کلکتہ میں غلام حسین واعجاز حسین کو ۳۰۔۳۰ ماہ قید ہوئی۔ سررشتہ اسٹامپ کے فرضی افسر بنکر لوگوں کو لوٹ رہے تھے۔

روس کے گردونواح سے قتل عام اور لوٹ مار کی خبریں برابر آنی شروع ہوگئی ہیں۔

بمبئی گزٹ کہتا ہے کہ اس یقین کی معقول وجہ ہے کہ ہز مجسٹی دی امیر آف کابل آئندہ سرما میں سیر ہندوستان کا پھر عزم کررہے ہیں اور پھر ۱۹۱۰ء میں انگلستان جاوینگے اس کے کیا معنے ہیں؟ (ترقی ملک کی خواہش یا سیر کا لطف)

بنگال میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ وہاں دریا میں ایک ہندو جاتری کی لاش بہتی ہوئی پائی گئی۔ اس کے متعلق کئی پلیڈر اور مختار گرفتار کئے گئے ہیں۔ نواب صاحب ڈھاکہ مع چودھری نواب علی صاحب اس شہر میں آنے والے ہیں۔

رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فصلیں ہر جگہ عمدہ حالت میں ہیں۔ شمالی ہند کی فصلوں کو ژالہ باری سے نقصان پہونچا ہے امداد حاصل کرنے والے محتاجوں کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے مگر بنگال میں ۲۸ ہزار [illegible]

سلطان المعظم نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ مقدونیہ والی فوج میں کافی اضافہ کرکے اصلاحیں کی جائیں۔ تاکہ مفسدین بلغاریہ کو سر اٹھانے کا موقع نہ ملے۔

جامع ازہر واقع قاہرہ کے شیخ نے خدیو معظم سے جامع ازہر کی اصلاح ودرستی اور ترقی مراتب العلماء کے لئے بہداد قانون مبالغ وافرہ کی امداد مانگی ہے اور خدیو موصوف نے بہت جلد کافی مدد دینے کا وعدہ واثق فرمایا ہے۔

دہلی میں کوشش کی جارہی ہے کہ ایک بستی شہر سے باہر آباد کی جائے تاکہ طاعون پھیلتے وقت لوگ وہاں جاکر مقیم ہوں (لن ینفعکم الفرار)

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس حیدرآباد دکن یا کراچی میں منعقد ہوگا۔

اسلامی یونیورسٹی مصر کے لئے اسوقت تک ۲۶۰۴۶ پونڈ ۳۹۰۶۹۰ روپے جمع ہوچکے ہیں اور چندہ کی تحصیل جاری ہے۔

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ کی ...... ترجمہ با محاورہ ...... دوسرے کالم میں ... لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی دلبشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول: سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲		چاروں جلدوں کے
" دوم: آل عمران و نساء " ۱۲		ایک ساتھ خریدار
" سوم: مائدہ و انعام و اعراف " ۱۲		سے معہ محصولڈاک
" چہارم: تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲		قیمت (للعہ)

تقابل ثلاثہ یعنی توریت. انجیل. قرآن (بمقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک (عہ)

چودھویں صدی کا مسیح یعنی مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۵ معہ محصولڈاک (عہ)

الہامات مرزا: مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح وبسط سے کیگئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت (۵ر)

اسلام اور برٹش لاء یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ ....وانی. مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قواعد ...... واضح ثابت ......

کیا گیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہو (۲ر)

الہامی کتاب: وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان عالموں کی بحث. بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت. قیمت ۱۰ر

حق پرکاش: آریوں کے گرو دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جسکا مفصل و مدلل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲ر (نئی طبع)

آیات متشابہات: اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳ر

تہذیب: ماں باپ بہن بھائیوں کے فرائض وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں (ار)

ترک اسلام: بابو عبدالغفور (آریہ دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب. شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے خصوصیات کا مدلل بیان. قیمت (۱۲ر)

ادب العرب: صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھی گئی ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا۔ قیمت (۸ر)

اسلامی تاریخ: آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ار

خصائل النبی: شمائل ترمذی کا با محاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں ار

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (آریہ دھرم پال)

"	"	"	"	جلد اول قیمت	۵ر
"	"	"	"	جلد دوم "	۶ر
"	"	"	"	جلد سوم "	۵ر
"	"	"	"	جلد چہارم	(زیر تجویز)

ہدایت الزوجین: نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق و تعلقات کا بیان. قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ: آریوں کی تردید میں یہ مختصر ...... ار

...ت امرتسر (پنجاب)

حسب الارشاد مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ ...... مطبع ...... امرتسر میں چھپا

خلاصہ ...... ابوالوفاء ثناء اللہ ...... درمیان ...... اردو ...... ایام ......

یہ اخبار ہر ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTRED L. No. 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۲ نمبر ۲۶

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

غیر ممالک سے [illegible] شلنگ

ششماہی [illegible] شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

یوم جمعہ۔ امرتسر مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری القدسی

احادیث صحیحہ پر بیجا سے اعتراض

امرتسر کے حنفی اخبار کا ایک نامہ نگار اپنا زور قلم بخاری و مسلم پر نکالتا ہے ایسے اعتراضات سے اہلحدیث کو خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے بھائی اسی بہانہ سے کتب احادیث کو تو دیکھینگے۔ دیکھتے دیکھتے عجب نہیں کہ کوئی سعادت مند ہدایت بھی پا جاوے۔ بہرحال نامہ نگار مذکور کی تقریر حسب ذیل ہے:-

بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیثوں کا مقابلہ	حضرات ائمہ دین مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب ہمارے راہنما ہیں۔ ہمارے عقیدہ میں اس ایک

بخاری کی نسبت کسی قسم کی سوء ظنی الحاد کے قریب قریب حکم رکھتی ہے حاشا و کلا

لہ حنفی اخبار ہم نے اس لئے کہا ہے کہ حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز غنیہ [illegible] کی جو علامات لکھی ہیں وہ اسمیں پائی جاتی ہیں بڑی نشانی یہ ہے الوقعیۃ فی اہل الاثر یعنی اہلحدیث کو برا کہنا جسکی دلالت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ اخبار مذکور سے [illegible] المحدثین بھی نہیں چھوٹا۔ نا [illegible] ملی النجاری کی آمد ہو گستاخ [illegible] اسکو حنفی ہونا نہیں کہا [illegible] مذہب کی ہوس [illegible] توجا [illegible] کسی کو شاید نہیں [illegible] صاحب سے [illegible] نزاع کرنا تو [illegible] کلام ہو (منہ)

ہمارا یہ مقصود نہیں کہ اکابر سلف کی عیب شماری سے جیسا کہ وہابیہ کا زعم فاسد ہے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کریں بلکہ بزرگان دین کی عیب شماری وہابیہ ہاہم اللہ الی الصراط المستقیم کا ہی حصہ اور جدی و رثہ ہے جیسا کہ رسالہ بشارۃ ظفر المبین مصنفہ محی الدین نو مسلم لاہوری غیر مقلد کے دیکھنے سے ہمارے دعا کا ثبوت کامل ملتا ہے ارباب بصیرت پر بخوبی روشن ہے کہ جس طرح مخالفین اسلام اعنی آریہ۔ عیسائی وغیرہ اسلام مقدس کی صداقت مٹانے میں سرگرم ہیں۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ بحکم وعدہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون[1] اس مبارک مذہب کو ترقیات روز افزوں سے معزز اور فائز المرام فرماتا ہے۔ ایسا ہی فرقہ غیر مقلدین ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کی تقلید کو جو اجماع امت سے واجب ہو چکی ہے شرک و بدعت قرار دیکر شیخ نجد علیہ ما یستحقہ کے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں اور عوام کالانعام کو دھوکہ دینے کیلئے حنفی مذہب کو جو روز روشن کیطرح آئینہ حقیقت و صداقت کا ثبوت رکھتا ہے قرآن و حدیث کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ جو فقہ حنفیہ کی کتب مستندہ متداولہ میں مسطور ہے۔ بخاری شریف کی فلاں حدیث کا مخالف ہے جسکی وجہ سے

[1] اس وعدے کا ثبوت دینا ہوگا (اہلحدیث)

دیوار پہ لٹکانے کے قابل ہے۔ اس لئے ناک رگڑ محمد غوث حضرت احناف کثرہم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ملتمس ہے کہ غیر مقلدین کے دام تزویر میں شکار ہونے سے بچنے کی اجتناب رکھیں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے علمائے کرام نے جو بخاری شریف کو اصح الکتب فرمایا ہے تغلیباً ہے جیسا کہ باقی کتب حدیث کی نسبت بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و نسائی کو صحاح ستہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ بخاری شریف کی تمام ہی حدیثیں واجب العمل ہیں چنانچہ ہمنے اہل فقہ کے گذشتہ نمبروں میں الجرح علی البخاری کی سرخی سے اس مطلب کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور اب بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک حدیث کا باہمی تعارض و تخالف تحریر کرتے ہیں اسکے ناظرین انصاف آئین بخاری شریف کی ہر حدیث کو واجب العمل ہونیکا خود ہی فیصلہ کرلیں گے۔

بخاری کی جلد ثالث باب العزل میں ہے۔ حدثنا علی ابن عبداللہ حدثنا سفیان قال عمرو اخبرنی عطاء سمع جابرا رضی اللہ عنہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل یعنی صحابہؓ فرماتے ہیں ہم عزل (عورت کی شرمگاہ سے باہر انزال کرنا) کیا کرتے تھے اور قرآن کریم نازل ہوتا تھا۔ مطلب یہ کہ قرآن شریف نے ہمیں اسکی ممانعت کا حکم نہیں دیا اور دوسری حدیث یہ ہے۔ حدثنا جویریہ عن مالک ابن انس عن الزہری عن ابن محیریز عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبیا فکنا نعزل فسألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال او انکم لتفعلون قالہا ثلاثا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ الا ہی کائنۃ۔ خلاصہ کلام و ماحصل مرام یہ کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عزل کرنیکی نسبت حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفسار کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) نے ارشاد فرمایا کہ عزل کرنے میں کوئی حرج اور نقصان نہیں اور جو جان قیامت تک ہونیوالی ہے وہ تو ہوکر ہی رہیگی۔

اس حدیث کے برخلاف اور معارض ہے۔ وہ روایت جو مسلم شریف میں بین الفاظ موجود ہے:- عن جدامۃ بنت وہب قالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس وہو یقول لقد ہممت ان انہی عن الغیلۃ فنظرت فی الروم وفارس فاذا ہم یغیلون اولادہم ولا یضر اولادہم ذالک شیئا ثم سألوہ عن العزل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک الوأد الخفی وہو اذا الموؤدۃ سئلت یعنی جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مجمع میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئی اسوقت حضور رحمۃ للعالمین یہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے غیلہ یعنی دودھ پلانیوالی عورت سے مجامعت منع کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ پھر دیکھا کہ رومی اور فارسی غیلہ کرتے ہیں اور انکی اولاد کو اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا۔ اسکے بعد خدمت عالیہ میں عزل کی نسبت استفسار پیش ہوا۔ تو حضرت سید الاولین والآخرین رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ عزل کرنا تو بچے کا پوشیدہ زندہ گاڑ دینا ہے جسکے بارہ میں اللہ جل شانہ سورۂ تکویر میں ارشاد فرماتا ہے وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ یعنی جب جیتی گاڑی گئی۔ پوچھی جائیگی۔ کہ تو کس جرم کرنے سے ماری گئی۔

پس اس تقریر سے ہر شخص جو عقل سلیم اور فہم مستقیم سے اپنے اندر حصہ رکھتا ہو۔ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں سے جو باہمی تعارض و تخالف رکھتی ہیں۔ ایک تو ضرور ہی پایۂ اعتبار سے ساقط و خارج ہے۔ بر تقدیر صحت حدیث بخاری کے مسلم شریف کی حدیث غلط اور ساقط الاعتبار ہوگی۔ وکذا العکس۔ کیونکہ بخاری شریف کی دونوں حدیثوں سے تو عزل کا صاف اور بیّن طور سے فتویٰ ملتا ہے مگر مسلم شریف کی حدیث موغر الذکر میں عزل کی نسبت سخت درجہ کا وعید سنا کر ڈرایا گیا ہے۔ جس سے جواز کی صورت کسی وجہ سے نہیں نکلسکتی اور ان دونوں حدیثوں میں سے ایک کو ناسخ دوسری کو منسوخ سمجھنا بھی پرلے درجہ کی حماقت اور سفاہت کا ثبوت دینا ہے۔ کیونکہ نسخ کا احتمال زید و عمر کے اقوال سے جو کسیطرح قابل حجت و لائق التفات ہی نہیں۔ کیسے ہو سکتا ہے تا وقتیکہ جناب شارع کیطرف سے اس دعوی پر کوئی دلیل قاطع اور حجت ساطع مذکور نہ ہو۔* اور جو حضرات اس نہی کو کراہت تنزیہی پہ محمول کرتے ہیں۔ انکی سخت غلطی ہے۔ اس لئے کہ اسصورت میں زندہ لڑکی کو گاڑ دینا بھی مکروہ تنزیہی سمجھا جائیگا۔ وہذا باطل (اہل فقہ ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء)

جواب: شاباش راست گوئی اسی کا نام ہے الحمد دین اور محدثین کی آبرو ریزی کے حق میں آپ نے خوب فیصلہ کیا اور بدبختی اخبار کے فخر العلماء مولوی عبد الکریم صاحب ٹونکی کیا کہتے ہیں اور آپ جیسے ان کے خوشہ چین کیا راگ الاپتے ہیں بقول ؎ من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید +

* رفع یدین کو منسوخ کہتے ہوئے ان الفاظ کو یاد رکھنا۔ (اہلحدیث)

غور سے سنئے! آپکے مولانا فرماتے ہیں:۔

"امام بخاری کا درجہ بھی فن حدیث میں جماعت محدثین میں کبھی ایسا اعلیٰ نہیں تسلیم کیا گیا۔ حتی کہ صحاح والوں میں سے تو سوائے ترمذی کے اور کسی نے امام بخاری کو اس قابل کبھی نہیں سمجھا کہ ان سے کوئی حدیث روایت کریں۔ پس فن حدیث میں اس سے بڑھکر اور کیا مرتبہ لپیٹ ہو سکتا ہے کہ صحاح والوں میں سے حتی کہ خود امام بخاری کے شاگرد امام مسلم نہ تو ان امام بخاری سے کوئی حدیث روایت کرتے ہیں اور نہ انکی شرائط کے پابند ہوئے ہیں (اہل فقہ ۱۹- اکتوبر ۱۹۰۶ء)

یہ ہے آپ لوگوں کا محدثین خصوصاً امام المحدثین کی نسبت حسن ظن جو واقعی بقول آپکے الحاد کے درجہ تک پہنچانیوالا ہے کہئیے! یہ عبارت امام بخاری کی مدح ہے یا مذمت۔ اگر مدح ہے تو لیجئے ہم ہی آپکی خاطر امام ابوحنیفہ پر بھی دلیل جاری کرتے ہیں کہ ان کا پایہ فن حدیث میں ایسا تھا کہ صحاح والوں میں سے کسی محدث نے ان سے روایت تک نہ لی۔ بلکہ علامہ ابن خلدون کے قول کو دیکھو۔ تو اور بھی انکی نسبت حسن ظن بڑھ جائیگا مگر سردست ہم اوسکا ذکر نہیں کرتے صرف راس المتقلدین مولوی عبدالکریم صاحب ہی کی دلیل بطور معاوضہ بالتقلب پیش کرتے ہیں۔ پھر افسوس کہ آپ ایسی سخت حملے محدثین اور بزرگان دین کی نسبت سنتے ہیں اور خاموشی سے دم بخود ہیں +

اڈیٹر سراج الاخبار پر آپ بڑا افسوس ہے کہ وہ ۱۵ جنوری کے پرچہ میں امام بخاری کو محدثین کے سرتاج لکھتا ہے مگر امرتسر کے بدبختی اخبار کی باوجود اس شرارت اور توہین کے تعریف کرتا ہے اور اہلحدیث کو چڑاتا ہے۔ بھائیو! ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی شیخ محی الدین مرحوم نے کسی کسی امام کی توہین نہیں کی بلکہ صرف یہ لکھا ہے کہ فلاں فلاں مسئلہ اونکا حدیث کے خلاف ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ جیسے تم بھی کہا کرتے ہو۔ کہ امام شافعی کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے۔ امام مالک کا فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف ہے مگر یہ کیا غضب ہے۔ کہ پرسنل اٹیک (ذاتی حملہ) کیا جاتا ہے کہ امام بخاری ایسا تھا ویسا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم لوگ ایسا نہ کرتے تو حضرت پیران پیر تم لوگوں پر بدبختی اور نیکا فتویٰ کیوں لگاتے؟

خیر یہ تو تمہاری اس منصفانہ تمہید کے متعلق ہمارا دیباچہ تھا۔ اب سنئے! اصل مضمون کا جواب۔ مہربان من! مزا نہ منائیگا۔ آپ لوگ جو احادیث پر اعتراض کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو یا تو اصول روایت اور اصول روایت سے خبر نہیں یا دانستہ ان سے اغماض کرتے ہیں کیا اچھا ہو۔ جیسا میں نے آپکو ایک قلمی خط میں لکھا تھا آپ چند روز تک میرے پاس آکر ٹھیریں۔ تو ان سب اعتراضات کو پیش کر کے زبانی جواب سمجھ جائیں۔ آپ لوگ اردو ترجموں سے کام لیتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے ؎

نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند ✤ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

سنئیے! زبان کی بیچ تو اور بات ہے مگر انصاف یہ ہے۔ اور علماء اصول کے ہاں محقق ہے کہ راوی کی روایت حجت ہے۔ درایت یعنے فہم حجت نہیں۔ پھر اس اصول کے مطابق پہلی حدیث جو دراصل جابر کا قول ہے جسے آپ غلطی یا مطلب براری کے لئے حدیث کہتے ہیں۔ اوسکی درایت یعنی فہم الراوی ہے کوئی مرفوع حدیث نہیں۔ اس کی نظیریں آپکے ہاں کثرت سے ہیں جو وقت پر بتلا سکتے کو طیار ہیں۔ پس وہ حجت شرعی نہیں محض قیاس ہے قیاس بھی فقہی قیاس نہیں کہ اوسکا کوئی مقیس علیہ موجود ہو بلکہ صرف خیال ہی خیال ہے جو بحکم اصول روایت و اصول درایت حجت شرعی نہیں ہے پس اسکا تو ذکر کیجئے دوسری حدیث۔ جس سے آپ جواز عزل کی دلیل سمجھ گئے ہیں حالانکہ وہ منع کی ہے کیا آپکو اپنی زبان کا یہ محاورہ بھی یاد نہیں ایک شخص اپنے لڑکوں کو تعلیم پاتا ہے تو دوسرا کسے سمجھانا ہوا کہتا ہے۔ میاں کیوں مارتے ہو جسکی قسمت میں علم ہے خود ہی پڑھ جائیگا۔ تو یہ کلام اس کا مارنے سے منع پر دلالت کرتا ہے یا مارنے کے حکم پر۔ واللہ مجھے خطرہ ہی اگر دوسری شق کہو گے تو آگے تم سے یہ سوال کریں کہ عقل بڑی ہے یا بھینس پس یہ حدیث اور تیسری نمبر کی حدیث۔ دونوں عزل کے منع پر دلالت کرتی ہیں ہاں یہ بات بیشک ہے کہ تیسری حدیث میں ممانعت کا شدید لفظوں میں بیان ہے۔ دوسری میں ذرا خفیف لفظوں سے منع کیا گیا ہے۔ سو اسکی نظیر قرآن مجید میں خود موجود ہے شراب سے ممانعت پہلے نرم لفظوں میں آئی تھی۔ آخر اسکو فعل شیطانی کہکر سب سے زیادہ شدید کر دیا۔ سو یہ تعارض نہیں ہوتا بلکہ طریق بیان ہے جو علم معانی کے عالموں سے مخفی نہیں +

ہاں تقلید پر اجماع ہو چکا ہے۔ آپ بھی پھلواری کے حسن میاں کیساتھ

ملکرو پیش کیجئے گا ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ اُس اجماع کو دیکھیں کہ کس گاؤں میں ہوا ہے۔ مگر کہیں وہ اجماع نہ ہو جسکی بابت کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلدہ اہل عناد ہے + گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

ہم یہ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ تم ہی آخر اُسی کان کے نمک نکلے جو علمی کسی ہا ہیا مورسے ہی شکر کہا کرتے ہیں کہ اہلحدیث شیخ نجدی کے پیرو ہیں (الف) حالانکہ ہم کئی ایک دفعہ مرات کرات خود علمار حنفیہ کے اقوال سے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ شیخ نجدی خود حنبلی مقلد تہا۔ اس لئے وہ تمہارا چچیرا بہائی تہا۔ ہمارا اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر پھر بھی جنکو بے دلیل کہنے کی عادت ہو وہ یہی راگ الاپے جاتے ہیں۔ اور ذرا نہیں شرماتے۔ سچ ہے ڈہانکتی ہیں کہ ہمارا جواب نہیں ملتی۔ یہ نہیں جانتے کہ ایسے سوالوں کے جواب دینے سے حضرت سعدی مرحوم منع فرما چکے ہیں ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی + اینست جوابش کہ جوابش ندہی

آخیر میں ہم پبلک پر یہ امر واضح کرتے ہیں کہ حدیث کو ماننے نہ ماننے میں یہی فرق ہے کہ جو ہمارا اور بدعتی اخبار اور اُن کے نامہ نگاروں کا ہے کہ حدیثوں میں بوجہ تعارض پیدا کرکے سوتیلی ماں کی طرح بیدردی سے بغیر تطبیق دئیے درمیان میں چھوڑ جاتے ہیں یہ نہیں کہ اگر اُن کو تعارض معلوم ہوا تو ہمدردی سے تطبیق دیں یا دینے کی کوشش کریں۔ بس یہی فرق ہے۔ جو اہلحدیث کے حدیث ماننے اور بدعتیوں کے نہ ماننے میں ہے غالباً یہ ایسا فرق ہے کہ ہر ایک آدمی اسکو بخوبی سمجھ سکتا ہے *

خدا کی شان فقہ کے کسی مسئلہ میں انکو تعارض معلوم نہیں ہوتا کہیں نہو ؎

لیکن عین السخط تبدی المساویا

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ایک رائے

مکرمی جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

جو مرزا قادیانی کے مقابلہ پر جو کچھ آپ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکی جزائے خیر آپکو عطا فرماوے۔ حال ہی میں جو اُس نے بذریعہ مصنوعی دعا کے آپکو ڈرا کر اپنی آئندہ مخالفت سے روکنا چاہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسکی ہرگز پروانہ

نہیں کریں گے کیونکہ اُس شخص کا مسلک شریعت محمدیہ کے بالکل برخلاف ہے اور اُس کے دعاوی اور دلائل سب باطل ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس امیرز اسکو ضرور شکست ہوگی۔ گو اس کے الفاظ اسکی چالبازی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ مگر پھر بھی عامۂ جہال میں جو اس کے دام میں قابو آچکے ہیں۔ ان کی بڑی وقعت ہے۔ آجتک تو اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی میدان میں سرخرو نہیں ہونے دیا۔ اور آئندہ بھی ایسا یقین ہے۔ کیونکہ کاذب کبھی عزت نہیں پاتا۔ مگر آپ ثابت قدم رہیں۔ اور اس کا مقابلہ بڑے زور سے کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپکی تردید کا بڑا بھاری اثر ہوتا ہے اور مرزائیوں کو سخت شاق گذرتا ہے۔ آپ علیحدہ ضمیمہ کی تجویز کو ضرور منظور کریں اور اسی کا ایک نام اشتہار تمام اخبارات میں شائع کرائیں۔ بہت سی خریداری ہوگی یہ چند کلمات محض آپ کی حوصلہ افزائی کیلئے تحریر ہیں گو مجھے معلوم ہے کہ ان کی کچھ ضرورت نہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ آپکو عام لوگوں کے خیالات کا اندازہ ہو جاوے کہنا مناسب سمجھا۔ بہرصورت آپ بڑے زور سے اس کا مقابلہ کریں۔ علمائے زمانہ میں اب بجز آپ کے کوئی اور اس کیطرف متوجہ نہیں۔ اگر ہو سکے۔ تو ایک انجمن تردید قادیانی قائم کریں۔ اور اس میں مختلف علمار کرام کو مدعو فرماویں۔ یہ امر مرزائیوں کے لئے ایک بھاری مصیبت ہوگا۔ امید کہ بذریعہ اپنے اخبار کے میرے اس خط کا جواب عطا فرماویں گے +

(راقم آپکا اخبار پڑہنے والا اور آپکا مؤید +)

(اڈیٹر) کئی وجوہ سے ضمیمہ کی نسبت رسالہ خوب ہے۔ اس لئے اُس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ خدا راست لاوے۔ بس آپ ذات خاص کے علاوہ اور احباب کو بھی ترغیب دیں۔ رہا انجمن کا کام اُسکی بابت ابھی تک غور نہیں کیا آئندہ انشاء اللہ احباب سے مشورہ کیا جائیگا + مرزا احمد بیگ والی خط و کتابت کلمہ فضل رحمانی اور الہامات مرزا میں ملیگی +

مرزا صاحب ان سوالات کا جواب دیں

سوال (۱) کتاب ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ میں لکھا ہے اور اُس آنیوالا کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اُس کے مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے +

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنی اندر حقیقت عیوب رکھتا ہو بھی گیا۔ یعنی یہ پیشگوئی ومبشراً الخ جناب (مرزا صاحب کے حق میں ہے اور جناب کو ہونے سے پوری ہوئی۔ ترجمہ آئت یہ ہے۔ یعنی حضرت عیسے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اوسکا نام احمد ہے۔ مگر اس آئت وانجیل سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اپنے لوگوں کو فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایک رسول احمد نام آئیگا جو کہ تمکو دین کی باتیں سکھلائیگا۔ چنانچہ حضرت محمد احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ جیسے جملہ اہل اسلام کا اتفاق ہے مگر جناب اس پیشگوئی کا اپنے وجود مبارک سے تعلق فرماتے ہیں حالانکہ آئت میں لفظ صاف احمد رسول کا لکھا ہے مگر جناب رسول نہیں ہیں۔ چنانچہ جناب فرماتے ہیں کہ ع من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب - اور ایک دوسری جگہ اسی ازالہ کے صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھا۔ پس جبکہ خود جناب اس بات کو قائل ہیں کہ ہم رسول نہیں تو پہر اس پیشگوئی کو کسطرح اپنے متعلق فرماتے ہیں +

دوئم یہ جو جناب نے لکہا ہے کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ گویا جناب کا مطلب ہے کہ ہمارے پیغمبر کے دو نام محمد واحمد تھے۔ محمد جلالی جسکی صفتیں ان کے زمانہ میں پوری ہوگئی ہیں اور احمد جمالی اوسکی صفتیں پورا کرنے کیلئے خداوند نے ہمکو پیدا کیا ہے۔ فقط یہ تاویل وسعی جناب کے درست نہیں۔ اگرچہ جناب نے بروئے قاعدہ ابجد وجفر محمد نام کو جلالی قرار دیا ہے۔ مگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلم۔ خلق۔ سخاوت۔ مروت۔ غریبی فروتنی عادات پوشاک خوراک وغیرہ کا حال جناب کو خود بھی معلوم ہوگا۔ اور احادیث بتلا رہی ہیں۔ کہ اونہیں کوئی جلال نہیں تہا۔ اگر آپ یہ کہیں کہ اونہوں نے جہاد کیونکر کیا تھا وہ پہلے کفار کی طرف سے اون پر ظلم وتعدی شروع ہوئی پہر ان کو بموجب حکم ایزدی اپنی جان کا بچانا اور دین کا پہیلانا ضروری تہا۔ ورنہ انہوں نے اپنا کوئی جلال کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ وہ ایک سیدہے سادہے امی نبی تہے +

سوئم جناب کا یہ مطلب ہے کہ احمد جمالی نام ہے یعنی جسکی صفتیں ہماری معرفت پوری ہوں۔ سو یہ بھی غلط ہے احمد نام میں چار حرف الف۔ ح۔ م۔ د ہیں۔ جن کے آ۔ م آتشی ہیں اور ح۔ د آبی۔ یعنی احمد نام میں عنصر آتش وآب برابر ہے۔ تو ہم اس نام کو کبھی جمالی قرار نہیں دے سکتے بالفرض جمالی ہی سہی تو ہمارے نبی تو خود جمالی صفتوں کا مجموعہ تھے۔ اونہوں نے کوئی بات باقی نہیں چھوڑی تھی۔ جبکہ اب جناب کے ہونے سے پوری ہوئی ہو +

علاوہ انہیں یہ مسئلہ مشہور ہے کہ ایک کافر عورت آنحضرت صلعم پر ہر روز صبح کو کھاد کوڑا اچھینکا کرتی تھی اور آنحضرت بالکل اس بڑہیا کی اس کمینہ حرکت سے کوئی غصہ یا رنج نہیں کیا کرتے تھے۔ اور خاموشی سے مسجد میں جاکر غسل وتبدیلی لباس نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ المختصر وہ عورت اس کریمانہ خلق کا عاشق ہوکر معہ عیال واطفال مسلمان ہوگئی۔ اگر خدانخواستہ کوئی ہندو عورت اسیطرح قصداً جناب پر ایکروز کھاد کوڑا اچھینکتے تو امید کہ جناب تمام جائداد کی قیمت لگا کر فوراً ہتک عزت کی نالش کر دیتے +

ایک جگہ خداوند کریم قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ آج کے دن میں نے تیرے دین کو کمل کر دیا۔ یعنی اب کوئی تکمیل وغیرہ تیرے دین کی باقی نہیں رہی یہ دین تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ پہر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود اس آئت کے نازل ہونے کونسی تکمیل حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی باقی تھی جو جناب کے ذریعہ پوری ہوئی ہو۔

سوال (۲) میں نے جناب کے مریدوں سے سنا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہیں۔ اور اخبار الحکم میں دیکھا ہے کہ جناب بروز ہیں۔ چنانچہ الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ایک مرید جناب کا لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت اقدس مرزا صاحب میں بروز کیا ہے۔ لفظ بروز کے معنے ہیں ظاہر ہونا باہر نکلنا۔ پس مطلب یہ ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب جناب کے جسم میں ظاہر ہوئے ہیں یعنی اونہوں نے نیا جنم لیا ہے۔ روح وہی ہے اور جسم ملک مرزا غلام احمد صاحب نے مگر یہ بالکل تناسخ بن گیا۔ لیکن جناب تناسخ کے قائل نہیں بلکہ مسلمان اور مسلمانوں کے امام کہلاتے ہیں اور نہ ہی حضرت آدم سے لیکر آجتک کبھی یہ بروزی مسئلہ سنا گیا ہے کہ فلاں ولی یا نبی نے فلاں شخص کے جسم میں بروز کیا ہے +

(نوٹ) جناب مرزا صاحب براہ مہربانی ان سوالات کو جواً اہلحدیث میں درج فرماکر جلدی مشکور کریں

راقم یکے از خاکپایان اہلحدیث

پیارے نبی کے پیارے حالات: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات متبرکہ۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مفقود الخبر

کی بیوی کے متعلق سراج الاخبار جہلم کا جواب ۲۶- اپریل کے اہلحدیث میں نکلنا شروع ہوا تھا۔ مگر بوجہ دیگر ضروری مضامین کے معرض التوا میں آگیا چونکہ اہلحدیث بحکم یک انار و صد بیمار کئی ایک دہندوں کو لئے ہوئے ہے اس لئے بہت سے مضامین ملتوی ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے مدت سے یہ تجویز درپیش ہے کہ اخبار کو اپنی ضرورتوں کے مطابق کامل بنایا جائے۔ مگر ہمارے احباب ہمکو اسی امر کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ وہ اپنے پیارے اہلحدیث کی ترقی کے لئے دل سے کوشاں نہیں ہوتے۔ کہنے سننے سے کوئی صاحب متوجہ ہوا۔ تو جو نہی ایک خریدار بنائے۔ لیں کوشش کی حد ہو گئی حالانکہ ایسے قومی کاموں کی حد کبھی ہوتی ہی نہیں بلکہ بحکم حدیث شریف احب الاعمال الی اللہ ادومہا (جو کام ہمیشہ کیا جائے وہی خدا کو بہت پیارا ہے) دوام کوشش چاہئے سچ تو یہ ہے کہ اہلحدیث اپنے مخالفوں کے جوابات دینے سے کسی طرح عاجز نہیں ہاں عاجز ہے تو ایک بات میں کہ بلا وجہ جھوٹ سے کام لیتے ہیں ۲۶- اپریل کے پرچہ میں ہمنے ایک جھوٹ سراج الاخبار کا لکھا تھا کہ اس نے لکھا ہے کہ جماعت اہلحدیث نے اڈیٹر اہلحدیث کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جسکے جواب میں لکھا گیا تھا کہ اصل واقع یوں ہے کہ بعض علماء نے مخالفت کی تھی۔ جب جوابات ہوتے ہوتے آرہ میں منصف مقرر ہوئے جنہوں نے مخالف علماء کے فتوے کو غلط قرار دیا۔ اس پر اڈیٹر سراج الاخبار بجائے نادم ہونے کے ایک اور جھوٹ بولنے کا مرتکب ہوا لکھتا ہے کہ جب آپ بعض اونکی خاطر آریوں کے مقابلہ کیلئے صدہا کوس کے سفر کی تکلیف اٹھا کر آرہ جاتے ہیں تو کیا وہ ایسے ناحق شناس نکلے کہ ایسے مصیبت کے وقت میں آپکی مدد نہ کرتے (۱۲ مئی) حالانکہ آرہ میں آریوں سے کبھی مباحثہ یا مقابلہ نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی علما آرہ نے مجھے کسی اور مقام پر آریوں کے مقابلہ کے لئے بلایا ہے اور نہ انکو ضرورت ہے۔ کیونکہ علماء آرہ میں ایک ایسا شیر ہے۔ جس نے مرشد آباد کے مناظرہ میں مسئلہ تقلید میں نمایاں فتح حاصل کی تھی۔ بتلائیے ہم ایسی دروغگوئی کا کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں بہرحال ہمنے مسئلہ کا جواب دینا ہے۔ پھر ۲۶- اپریل کے پرچہ میں ہمنے سراج الاخبار کا دعوی اور دلیل اول مع جواب لکھا تھا۔ ناظرین کے استحضار مضمون کے لئے دعوی اونکا مکرر لکھا جاتا ہے۔

اخبار مذکور میں دعوی کیا گیا تھا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جاوے وہ نوے سال تک یا اپنے خاوند کے ہمعمروں کی موت تک انتظار کرے اس سے بعد اسکو نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے اس دعوی پر جو پہلی دلیل لائے تھے اس کا جواب تو ۲۶- اپریل کے پرچہ میں دیا گیا۔ آج دوسری دلیل مع جواب درج ذیل ہے

"دارقطنی نے اپنی سنن کے باب امراۃ المفقود میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ اخبرنا احمد بن محمد بن زیاد اخبرنا محمد بن الفضل بن جابر اخبرنا صالح بن مالک اخبرنا سوار بن مصعب اخبرنا محمد بن شرحبیل الہمدانی عن مغیرة بن شعبة قال قال رسول اللہ امراۃ المفقود امراتہ حتی یاتیہا الخبر

یعنی مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے۔ یہاں تک کہ اس عورت کو اسکی خبر پہنچے"

جواب:۔ اس حدیث پر محدثانہ طریق سے جو کلام ہے وہ تو آگے آتا ہے مگر مہربان من یہ تو فرمائیے کہ یہ حدیث آپ کے مذہب کی تائید کرتی ہے یا تردید۔ آپکا مذہب اسی لئے ہم نے مکرر لکھدیا ہے۔ کہ نوے سال یا خاوند کے ہمعمروں کے انتقال کے بعد نکاح ثانی کرلے۔ مگر اس حدیث میں کوئی حد نہیں چاہئے کتنی مدت گذر جائے۔ جبتک اسکو مرنے کی خبر اس کو نہ پہنچے کیونکہ حتی غایت ہے پہلے ربط کی جو جملہ سابقہ میں ہے اور ظاہر ہے کہ غایت مغیا سے خارج ہے۔ پس معنے حدیث کے صاف ہیں۔ کہ جب تک خاوند کے مرنیکی خبر نہ آوے بیٹھی رہے جب مرنے کی خبر آئے تو نکاح ثانی کرے نہ نوے سال کی حد نہ سو سال کی پس یہ حدیث بعیارة آپکے مذہب کی تردید کرتی ہے نہ کہ تائید اڈیٹر صاحب! اس برتے پر تتا پانی؟ آپ لوگ ہمیشہ علماء اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار کو خصوصاً بے علم۔ جاہل۔ بے خبر ترجمہ خواں وغیرہ وغیرہ القاب کو سا کرتے ہیں۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ دعوی اور دلیل میں تقریب نام کی خبر نہیں اہ

ابھی دلربائی کے انداز سیکھو ٭ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسیکا

اس حدیث پر محدثانہ کلام جو ہے وہ اڈیٹر سراج الاخبار خود ہی نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

"اگرچہ بعض محدثین نے اس حدیث کے راویوں پر جرح کر کے اس کو ضعیف کہا ہے۔ چنانچہ دارقطنی کے حاشیہ تعلیق المغنی کے صفحہ ۲۴۸

میں اڈیٹر اہل حدیث کے پیر بہائی مولوی ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے لکھا ہے "قال ابن ابی حاتم فی کتاب العلل سئلت ابی عن هذا الحديث قال هذا حديث منكر ومحمد بن شرحبیل متروك الحديث يروي عن المغيرة بن شعبة مناكر واباطيل - انتهى واعله ايضا عبد الحق بمحمد بن شرحبيل وقال انه متروك وقال ابن القطان في كتابه وسوار بن مصعب اشهر في المتروكين منه ودونه صالح بن مالك ولا يعرف ودونه محمد بن الفضل ولا يعرف حاله انتهى"۔

جواب:۔ یہ اعتراض جسکو آپنے علامہ عظیم آبادی کی طرف منسوب کیا ہے دراصل حافظ زیلعی کا ہے۔ جو آپ لوگوں کے خیال میں حنفی ہونیکی وجہ سے نہائت ہی اعلیٰ پایہ کے محدث اور حافظ حدیث ہیں۔ محدث عظیم آبادی کا نام لینے سے شائد آپکی غرض یہ ہوگی۔ کہ اس اعتراض کا وزن کم ہوجاوے۔ شائد آپکو معلوم نہیں کہ زیلعی طبع ہوکر ملک میں شائع ہوچکی ہے مختصر اس اعتراض کا مطلب یہ ہے کہ حدیث مذکور کے راوی غلط گو ہیں غلط احادیث نقل کرنے کی وجہ سے روائت کے سلسلہ سے متروک ہوچکے ہیں۔ اڈیٹر صاحب اس سوال کا جواب دیتے ہیں:۔

سو یہ جرح اس حدیث کے راویوں پر وجوہ ذیل سے بالکل مخدوش ہے۔ (۱) اگر اس حدیث کے راوی ایسے ہی مجروح اور غیر مشہور ہوتے جیسے کہ ابی حاتم اور عبدالحق اور ابن قطان نے بیان کیا ہے۔ تو دارقطنی جو اس حدیث کا ان سے مخرج ہے اپنی عادت کے موافق ان کی نسبت کچھ نہ کچھ علت تو ضرور ہی بیان کر دیتا خصوصاً جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے اپنا مذہب اخذ کیا تہا کیونکہ دارقطنی امام صاحب کے حق میں سخت متعصب شخص تہا جیسا کہ محققین نے اسکی تصریح کر دی ہے۔ پس جب دارقطنی جو اس حدیث کا مخرج ہے اُس کے راویوں سے بالکل ساکت ہے۔ تو بحکم اہل البیت ادری بما فیہ یہ حدیث اوسکے نزدیک عیب مذکور سے پاک ہے"

جواب:۔ آپ کے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دارقطنی نے چونکہ اسپر اعتراض نہیں کیا۔ اسلئے دیگر محدثین کا اعتراض کرنا فضول ہے۔ چہ خوش یہ بھی کوئی اصول ہے ہم حیران ہیں کہ ہمارے بہائی اہلحدیث کے مقابلہ پر کیسی کیسی حرکات مذبوحی کیا کرتے ہیں۔ امام بخاری جیسا محدث ملتزم الصحت جسکا التزام ہی یہ ہو کہ حدیث صحیح۔ صحیح بھی اعلیٰ درجہ کی صحیح کے سوا کوئی حدیث نہ لاؤنگا۔ اوسکی احادیث پر تو یہ لوگ الجرح علی البخاری کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ اور آئے دن امام بخاری کی احادیث کی تنقید (چھوٹا منہہ بڑی بات) کرتے کرتے امام ممدوح کی ذات خاص تک جرح سے باز نہیں آتے۔ مگر اپنے مطلب کی جب کہتے ہیں۔ تو دارقطنی جیسے غیر ملتزم الصحت کے سکوت کو بھی اوسکی تصحیح بلکہ دوسرے محدثین کی جرح سے بھی اعلیٰ ماننے کو طیار ہوجاتے ہیں یا للعجب وضيعة الادب پھر لطف یہ کہ ائمہ دین کو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں۔ کہ دارقطنی کو امام ابوحنیفہ سے چونکہ عداوت تھی تو کیوں اُس نے اس حدیث پر جرح نہ کی۔ واہ سبحان اللہ کیا ہی نئی منطق ہے اور کس کس جگہ امام دارقطنی نے جرح کی ہے۔ دارقطنی کو کس نے ملتزم الصحت کہا ہے۔ بہائی صاحب آپ جو چاہیں لکھیں۔ مگر براہ مہربانی باقاعدہ لکھا کریں۔ اور یہ سوچ کر لکھا کریں۔ کہ اڈیٹر اہلحدیث کسی حکاک کا ہی کہا نہ لکھتا لکھاتا اڈیٹر نہیں۔ بلکہ عمر کا ایک اچھا حصہ تحصیل علم اور درس تدریس میں صرف کر چکا ہے۔ سنئیے کے تکمیلہ مزشتہ خانہ مجمل + کہ اس نوع میع دامہ بنہا بھی ہے

دوسرا جواب آپ یوں دیتے ہیں:۔ کہ

"کسی حدیث کو منکر یا راوی کو متروک الحدیث کہدینا مجمل اور مبہم جرح ہے۔ جو فقہاء اور محدثین کے نزدیک بالاتفاق غیر مقبول ہے چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب اپنے رسالہ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل کے صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں:۔

وفي كشف الاسرار شرح اصول البزدوي اما الطعن من ائمة الحديث فلا يقبل مجملا اي مبهما بان يقول هذا الحديث غير ثابت او منكر او فلان متروك الحديث او ذاهب الحديث او مجروح او ليس بعدل من غير ان يذكر سبب الطعن وهو مذهب عامة الفقهاء والمحدثين انتهى + ابو حاتم متوفی ۲۷۷ ہجری اور عبدالحق متوفی ۵۸۱ھ اور ابن قطان متوفی ۶۲۸ ہجری ان جارحین متشددین ومتعنتین میں سے ہیں جنکی توثیق تو معتبر ہے اور جرح غیر معتبر مانی گئی ہے مگر جبکہ کوئی منصف مزاج شخص بھی اُن کے موافق ہو۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ بالا کے صفحہ ۱۸ میں مسطور ہے ومنها ان يكون الجارح من المتعنتين المشددين فان هناك جمعا من ائمة الجرح والتعديل لهم تشدد في

هذا الباب فيجرحون الراوي بادنى جرح ويطلقون عليه مالا ينبغي اطلاقه عند اولى الالباب فمثل هذا الجارح توثيقه معتبر وجرحه لا يعتبر الا اذا وافقه غيره ممن ينصف ويعتبر فمنهم ابوحاتم والنسائي وابن معين وابن القطان ويحيى القطان و ابن حبان وغيرهم فانهم معروفون بالاسراف في الجرح والتعنت فيه فليثبت العاقل في الرواة الذين تفردوا بجرحهم وليتفكر فيه انتهی اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۹ میں ابن قطان کے ترجمہ میں عبدالحق کی نسبت یوں لکھا ہے "طالعت كتابه المسمى بالوهم والايهام الذي وضعه على الاحكام الكبرى لعبدالحق يدل على حفظه وقوة فهمه لكنه تعنت في احوال الرجال انتهى"

جواب:- اس سارے مضمون کا جواب یہ ہے کہ یہ اصول اس صورت میں ہے جب ایسے جارحین کے مقابلہ پر کوئی معدل ہو۔ تو غور کیا جاویگا کہ ان جارحین کی جرح تعصب تو نہیں۔ یہ نہیں کہ ان کا اعتبار ہی نہیں سمجھا جائیگا۔ اگر یہ امام جارحین ایسے ہی ہوتے تو حافظ زیلعی جیسے حنفی محدث کیوں ان جرحوں پر اعتبار کرکے حدیث مذکور کو ضعیف قرار دیتے۔ بس بقول آپکو جبر ہلا صاحب اسکی کیا وجہ کہ ان اماموں کی جرح کو تو آپنے متعصب اور متشدد کہکر ٹلانا چاہا۔ مگر دارقطنی بھی تو متشددین میں سے ہے پھر کیا وجہ کہ اوسکی تنقید احادیث کو لیکر آپ اور آپکے بھائی ہذا الجرح علی البخاری کے آوازے کستے ہیں۔ سچ ہے ؎

صم اذا سمعوا خيرا ذكرت به + وان ذكرت بشر عندهم اذن

تیسرا جواب آپ اس اعتراض کا یہ دیتے ہیں:-

"چونکہ محمد بن فضل اور صالح بن مالک بلکہ سوار بن مصعب متوفی سنہ ... سے پہلے ہی اس حدیث سے امام ابوحنیفہؒ اپنا مذہب اخذ کرچکے ہیں اور امام شافعی اور ان کے ہم مذہب اور دیگر علماء کا بھی اس حدیث پر عمل ہوا ہے۔ اسلئے یہ امر اس حدیث کی صحت کی ایسی کامل دلیل ہے جو ان متاخر راویوں کے جرح سے اس حدیث کو ضعیف نہیں ہونے دیتا۔ رہی محمد بن شرحبیل کی جرح سو مجمل جرح اسکو کچھ ضرر نہیں دے سکتی چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ تعقبات کے صفحہ ۱۴ میں لکھا ہے وقد صرح غير واحد بان من دليل صحة الحديث قول اهل العلم به وان لم يكن له اسناد يعتمد على مثله۔ انتہی اور شامی کے جلد ۴ صفحہ ۳۲ میں ہے:-

المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحا له"

جواب:- بھائی صاحب جس سند سے آپ نے یہ حدیث نقل کی ہے اس سند کا حال تو آپکو معلوم ہوچکا۔ اس میں امام ابوحنیفہ کا نام بھی نہیں اس کے سوا اگر کوئی اور سند آپ کے پاس ہے تو وہ پیش کیجئے اوس کی تنقید بھی کیجائیگی حافظ زیلعی نے جسکو آپ لوگ فخر حنفی کہا کرتے ہیں اس حدیث کو بجمیع طرقہ ضعیف ناقابل الحل قرار دیا ہے۔ آپ امام ابوحنیفہ صاحب کا نام خواہ مخواہ بیچ میں لاتے ہیں حالانکہ نہ اونکا اس سند میں نام ہے۔ نہ نشان۔ نہ یہ ثبوت ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ نہ اونکی کوئی کتاب ہے۔ نہ ذکر ہے تعجب ہے کہ آپ لوگ ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ کیا ثبوت ہے۔ کہ امام صاحبؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ جبکہ بقول علامہ شبلی وغیرہ اونکی کوئی کتاب ہی دنیا میں نہیں۔ تو پھر کس طرح سے تم لوگوں کو زیبا ہے کہ اونکی طرف وہ باتیں نسبت کریں جو متاخرین کی ایجاد ہیں۔

ہاں شامی کا اصول بھی خوب ہے۔ کیوں صاحب شامی کون تھے۔ کس فن کے امام تھے؟ حدیث خصوصاً اصول حدیث میں انکا کلام کہانتک سند ہے۔ افسوس۔ پھر تعجب ہے کہ آپکو اتنی بھی خبر نہیں یا تجاہل کرتے ہیں کہ حدیث عبادہ سے امام شافعی جیسا مجتہد فاتحہ خلف الامام کے وجوب پر استدلال کرے مگر حنفی آجتک اس حدیث کو ضعیف کہتے جائیں یا للعجب وضيعة الادب (باقی باقی)

میری علالت

اس ہفتہ میں درد بازو کی وجہ سے میں کام نہیں کرسکا۔ گو معمولی ریح کا درد تھا مگر نہایت سخت بیتاب کردینے والا کہ کسی کروٹ آرام نہ تھا۔ اس لئے جن احباب کے خطوط یا کسی استفسار کے جوابات نہ پہنچے ہوں۔ معذور تصور فرماویں العذر عند كرام الناس مقبول + اسی سبب سے اس دفعہ تفسیر کے کالم نہیں لکھے گئے + (ابوالوفاء)

تفسیر ثنائی اردو چہارم جلد [illegible]

اورنگ زیب۔ کرزن اور لارڈ منٹو

ناظرین ان تینوں نام آوروں کو ایک جا دیکھکر حیران ہوئی ہونگے کہ یہ کیا بے جوڑ تعلق ہے۔ لیکن بعد غور معلوم ہوگا۔ کہ شاعروں کے کلام میں زلف اور خط و خال کے ملاپ سے زیادہ ان تین نام آوروں کا ملاپ ہے۔ ہمارے ہندو بھائی عموماً اور آریہ مترخصوصاً اورنگ زیب کو خوب جانتے ہیں۔ نہ صرف جانتے ہیں بلکہ بدنام کیا کرتے ہیں کہ وہ بڑا متعصب اور بڑا ظالم تھا اوسکی تمام عمر کے واقعات میں لے دیکر مرہٹوں اور سکھوں کی لڑائیاں ملتی ہیں۔ جنکی تفصیل سنکر ہر ایک دانا (خواہ مسلمان ہو یا ہندو) اورنگ زیب کو حق بجانب سمجھیگا۔ مرہٹوں سے تو جو کچھہ کیا گیا اوسکی وجہ یہ تھی۔ کہ مرہٹوں ہی کی وجہ سے اورنگ زیب کبھی آرام کی نیند نہیں سویا تھا۔ سیوا جی کئی ایک دفعہ اسکے قابو میں آیا۔ مگر اُس رحمدل بادشاہ نے معمولی وعدہ لیکر زندہ چھوڑ دیا۔ لیکن سیوا جی اپنی کارروائی سے باز نہ آیا۔ ہمیشہ بغاوت کے مقابلے اور بڑی بڑی جنگیں ہوتی تھیں۔ سکھوں نے بھی بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ آخر کار اورنگ زیب کو فوجی کارروائی کرنی پڑی یہ توجیہہ یا جواب مسلمانوں کا ہمارے ہندو بھائیوں کو پسند نہ آتا تھا اور ہمیشہ اورنگ زیب کو کوستے تھے۔ مگر لارڈ کرزن کی حکومت نے اورنگ زیب کو ہندوؤں سے کسیقدر بھلایا تھا۔ اور لارڈ کرزن کو انکی زبانوں کا ورد بنایا تھا۔ گو ہمارے خیال میں جیسا اورنگ زیب ان کی زبانوں پر مظلوم تھا۔ لارڈ کرزن بھی کسیقدر ایسا ہی تھا۔ مگر خدا کی شان جونہی لارڈ کرزن گیا اور لارڈ منٹو وائسرائے ہند ہو کر آیا۔ تو ہندوؤں نے اُن دونوں پہلے حکمرانوں کو چھوڑ کر اسی کا ورد وظیفہ شروع کر دیا۔ کیونکہ لارڈ منٹو ہی کے زمانہ میں ہندوؤں کے پولیٹیکل لیڈر جلاوطن ہوئے۔ سزائیں ملیں۔ آخر کار یہ سرکلر جاری ہوا کہ کوئی پبلک جلسہ بغیر منظوری افسر پولیس کے نہ ہونے پائے۔ اب ہم اپنے ہندو بھائیوں سے عموماً اور آریہ متروں سے خصوصاً پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ تمہارے اتنے سے اجیٹیشن (شورش) پر جو لارڈ منٹو نے یہ سرکلر دیدیا۔ اور تمہارے بڑے بڑے لیڈر پکڑ کر جیلخانہ میں بھیجدئے اور بعض کو جلاوطن کر دیا۔ اگر یہ شورش اُس حد تک پہنچی ہوتی جو اورنگ زیب کے زمانہ میں مرہٹوں اور سکھوں نے پہنچائی تھی۔ تو سچ کہنا اور دہرم سے کہنا لارڈ منٹو تمہارے ساتھہ کیا برتاؤ کرتا اور اگر اتنی سی شورش اورنگ زیب کے زمانہ میں ہوئی ہوتی اور تم بے ہتھیار محض سادہ جسم ہوتے تو اورنگ زیب تمہاری طرف کبھی خیال بھی کرتا؟ اس مقابلہ سے ہماری غرض یہ نہیں کہ لارڈ منٹو نے جو کچھہ کیا ہے مناسب یا نامناسب کیا ہے۔ اور اگر ہم نامناسب کہیں بھی تو کیا فائدہ ؎

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

اِس لئے ہماری یہ غرض نہیں۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ اورنگ زیب نے جو کچھہ کیا تھا۔ وہ ضرورت کے لحاظ سے بہت کم کیا تھا اور نرم کیا تھا کیا عجب کہ خدا نے مرحوم اورنگ زیب کی روح سے ان بدگوئیوں کو ہٹانے کے لئے یہ سب کچھہ کرایا ہو۔

سماجی مترو! یاد رکھنا ؎

الاماں ہوگا فرشتوں کی زباں پر جاری ＊ گر اسیطرح رہا ماتم شیون اپنا

ضرورت

اخبار وکیل کے جو بائی ویکلی ہے اور جسے آئندہ نئی صورت میں وسیع پیمانے پر چلانے کا ارادہ ہے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ **چیف ایڈیٹر**:۔ جسے زمانہ حال کے انگریزی اور ہندوستانی پالٹکس سے کامل واقفیت ہو۔ اردو اخبار نویسی کا اعلیٰ تجربہ رکھتا ہو۔ اور جس نے بلحاظ زمانہ حال و مستقبل ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت کا ان کی قومی بہتری اور پولیٹیکل بہبودی کی نظر سے نہایت غور و تعمق سے مطالعہ کیا ہو۔ گریجوائٹ کو ترجیح دی جائیگی تنخواہ سو روپے سے دو سو روپے ماہوار تک

۲۔ **سب ایڈیٹر**:۔ جسے عمدہ اخباری تجربہ ہو۔ انگریزی اور عربی کی عمدہ قابلیت ہو۔ ترجمہ میں اچھی مہارت ہو۔ تنخواہ پچاس روپے ماہوار سے پچہتر روپے تک

۳۔ **مینیجر** جسے پریس اور دفتر کے کام اور انگریزی حساب کتاب سے بخوبی واقفیت ہو۔ تنخواہ چالیس سے ساٹھہ روپے ماہوار۔

درخواستیں سیکرٹری مینیجنگ کمیٹی وکیل اخبار امرتسر کے نام آنی چاہئیں

مرقع قادیانی

ماہ جون کے شروع میں نکلیگا انشاء اللہ اہلحدیث کے ناظرین جو قادیانی مباحث سے دلچسپی رکھتے ہیں اپنی اپنی درخواستیں بہت جلد بھیجکر مشکور فرما دیں مرقع کے دیکھنے سے ناظرین

دیکھ لینگے۔ کہ واقعی مرض ہے اور قادیانی پول کو کھولنے میں بفضلہ تعالیٰ کہاں تک آپ کی دسترس ہے۔ یہ بھی ثابت ہو جائیگا۔ کہ قادیانی کرشن کا اپنے اشتہار میں چیخنا اور آہ و بکا کرنا بے وجہ نہ تہا۔ بلکہ اسکی بنا یہ تھی سے

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل ✦ میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دیا

ذرا میری بھی سنئو

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

۲۴ مئی کے پرچہ اہلحدیث میں مولانا شاہ حسن صاحب کی تحریر الفاظ میری نظر سے گذری ماشاء اللہ کیا تحریر تھی۔ معلوم ہوتا ہے شاہ صاحب نے اپنے آپ سے گذر کر جی کھول کر خوب اچھی طرح خامہ فرسائی کی ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ میں عشق محمدی میں سرشار۔ اور وابستہ دیوانہ مشہور ہوں اگر آپ حقیقت میں حسب تحریر دیوانہ ہیں تو الیوں کی شنوائی نہیں دفع القلم عن ثلاثہ۔ اور اگر آپ کی عقل ٹھکانے ہے۔ تو آپکا اپنے کو محب کہنا بیجا ہے کیونکہ ایسے برگزیدہ محبوب کی ولادت کا ذکر ہر کس و ناکس کے مکان میں ڈہائی روپیہ یا سوا روپیہ کی اُجرت پر کھینچ جانا محبت کا اقتضاء نہیں بلکہ جہنم لینے شکم پُری کا ڈھنگ ہے ✦

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس فعل کے مرتکب آپ جن صحابہ کرام کے خادم اور فقہاء کے مشکور ہیں ہوئے تھے یا نہیں۔ اگر یہ حضرات بھی مرتکب تھے۔ تو اسکی کوئی دلیل عنایت کیجئے۔ اور اگر مرتکب نہ تھے تو آپ اس مولود کو کس کے گھر سے گھڑ لائے۔ آپکی قابل قدر عظمت کتاب ہدایہ میں کہیں تو کہیں نہیں لکھا ہے۔ اُس کے حواشی بھی اس سے خالی ہیں۔ رہی حدیث اسکی تو آپ کو یہاں بالکل ادھر سے منہ ہی نہیں ✦

اور اصحاب کرام و خلفائے کرام سے تو آپ ضرور واقف ہیں اور یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ آپ سے کہیں زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پاک محبت ان کے دلوں میں تھی یہ حضرات آپ سے کہیں زیادہ تابع فرمان اور قدم بقدم چلنے والے تھے۔ وقت پر جان کو جان اور مال کو مال نہیں سمجھتے تھے۔ اشارہ پاتے ہی کیسا ہی امر مہم کیوں نہ ہو۔ اُس کے بجا لانے میں جیسے مضبوط ہو جاتے تھے۔ نیکی کرنے پر ایسے حریص تھے۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام جسمیں ایک نیکی کے ثواب کی امید ہوتی تھی۔ خود کرتے اور کراتے تھے۔ پھر ان لوگوں نے (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مولود شریف کر کے کیوں نہیں آپ ثواب عظیم بلکہ اسکو

ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ کیوں نہیں کیا ✦

مانکو چھوڑئیے شائد یہ حضرات نعوذ باللہ غلطی پر ہوں۔ تو آپ مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی کے فتاویٰ میلاد و عرس کو بغور ملاحظہ فرمائیے۔ مولانا تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ ہر روز اعادت ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کے جنم کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے ہے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں آپ کلکتہ میں جا کر دیکھ لیں۔ اسکے پڑھنے والے ایسے لچے شہدے بدمعاش ہیں کہ جنکا دن قمار بازی رنڈی بازی شراب خوری میں گذرتا ہے اور شب مولود خوانی میں الا ماشاء اللہ

جناب شاہ صاحب گستاخی معاف۔ آپ ہمارے سردار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح بیباکانہ رنڈیوں ڈہاڑیوں سود خوار کے بے ایمانوں کے مکان میں پان بیڑی وغیرہ کے ساتھ بری طرح سے اہانت کرتے ہیں اگر کوئی اسیطرح کسی مغرور مولود خواں یا کسی متبرک ولی اور طبیب کے جنم کا سانگ کرے تو آپ حضرات اسکو روا رکھینگے۔ انصاف سے کہئے گا ✦

واضح رہے کہ آپ جیسے سخت متعصب حنفی ہیں میں بھی سخت اہلحدیث ہوں کہ جسکو آپ تعصب کی آگ میں جل بھن کر وہابی کہتے ہیں۔ آپکی تحریر و تقریر تو صرف دلا ریا کش ہوتی ہے مگر میری تحریر و تقریر کفر توڑ اور بدعت اکھاڑ ہوتی ہے آپ کے نزدیک ہدایہ جو قابل قدر و عظمت ہے میرے نزدیک قرآن و حدیث کے سامنے اسکی وقعت ذرہ بھر بھی نہیں ہے بلکہ بے وقعت ہے کیونکہ ہمارے سردار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی ہے نہ ہدایہ پر ✦

واضح رہے کہ یوں تو ہر ایک مسلمان کا دعویٰ ہے کہ میرے دل میں رسول اللہ کی محبت زیادہ ہے جیسا کہ آپ بھی اسکو دعویٰ رکھتے ہیں مگر یہ دعویٰ ایسا ہے جیسا نابالغ بچہ کا خواب لیکن اگر آپ ایمان کی روشن آنکھوں سے بغور ملاحظہ کرینگے تو آپ پر اچھی طرح ثابت ہو جائیگا کہ مسلمانوں میں اہلحدیث ہی (زادہم اللہ) کا دعویٰ سچا اور مدلل ہے ✦

قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسیکو کسی سے محبت ہوتی ہے تو محبوب کی ساری حرکات و سکنات عاشق کی نظروں میں اچھی سے بھی زیادہ اچھی نظر آتی ہیں چہ جائیکہ رسول اللہ کی محبت جسکے دل میں ہوگی وہ بھلا اسکو کیسے نہیں اپنی پسند یدہ تر اقوال و افعال چھوڑ کر اور دوسروں کے عقلی اور خیالی قول و فعل کو لیں اور ذکر کریگا اور بدعت سمجھیگا یہی طریقہ عمل اہلحدیث کا ہے کیوں نہیں ہے

مطیع یار ہونا راز الفت کی نشانی ہے ✦ بدل تبع جو ہو وہ یار کا دعویٰ زبانی ہے
خلاف قول و فعل یار میں ہوتی ہے کب الفت ✦ فراق میں اہلحدیث کا زائع سے ہوتی ہے کب محبت

انتخاب الاخبار

کرشن قادیانی کو یہی الہام ہوا ہے کئی ہماری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائیں گے وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے (کب؟ یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہاں تو پہنچے)

وائسرائے بہادر نے حکم دیدیا ہے کہ پنجاب اور مشرقی بنگال میں کوئی جلسہ پبلک یا پولیٹیکل معاملات پر بحث کرنے کا بغیر منظوری کے نہوگا۔

اخبار انڈیا گوجرانوالہ کا اڈیٹر امرتسر میں پکڑا گیا۔ گرم خبر ہے (افسوس ہی ہندوستان کی بدقسمتی کے سبب ہندوستان کے چیدہ چیدہ آدمی کام کرنیوالے یکے بعد دیگرے گرفتار ہوکر بیکار ہو رہے ہیں۔ جب بیڑا ڈوبنے لگتا ہے تو ناخداؤں کی ہی عقل ماری جاتی ہے)

مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ تحفے بہت سے آئینگی۔ (۱۲ چھپڑوں کا خواب)

تلمبہ و لپنڈی کے متعلق ایک ۴۰ آدمی گرفتار کئے جاچکے ہیں [illegible] روپیہ کا انعام مشتہر کیا گیا ہے۔

کلکتہ میں بدررو کو صاف کرنے کے لئے ایک سوراخ دو قلیوں نے کھولا اور اس میں اترے۔ زہریلی ہوا کے اثر سے دونو فوراً بیہوش ہوکر مر گئی۔

ایک جنگلی بھینسے نے ساؤتھ انڈین ریلوے پر بدورا کے نزدیک ایک مکسڈ ٹرین پر حملہ کرکے چار خالی اور بھری ہوئی مالگاڑیوں کو پٹری سے نیچے اُتار دیا۔ بعض گاڑیاں اُلٹ گئیں۔ اور بعض بالکل ٹوٹ گئیں۔ خوش قسمتی سے کسی مسافر گاڑی کو نقصان نہیں پہونچا۔ (کیا طاقت ہے)

روسی قیدیان جنگ کو زیر حراست رکھنے پر جاپان کے ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ سکہ روبل صرف ہوئے تھے۔ روسی وزیر مال نے یہ رقم قرض لیکر جاپان کو ادا کرنے کی اجازت ڈوما سے طلب کی۔

گورنمنٹ نے اجیت سنگھ کے گرفتار کرا دینے والے کو ۵۰۰ روپے انعام دینے کا اشتہار دیا۔ (یہ وہی صاحب ہیں جو لیکچروں میں کہا کرتے تھے ہم کو پکڑلو۔ مارڈالو۔ ہم مرنے پر تیار ہیں۔ مگر اب روپوش ہیں جو ایسے آزاد منش سے بہت ہی بعید ہے)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۸۲۴۰۰ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۷۷۲۱۶ موتیں ہوئی تھیں۔ سابقہ ہفتہ کی ۵۱۳۰۵ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ پنجاب میں ۶۰۴۸۶ موتیں ہوئیں۔ غرضکہ سوائے پنجاب کے اس ہفتہ ہندوستان کے تمام صوبجات میں طاعونی اموات کم ہوئیں۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ہفتہ سابقہ کی ۱۹۹۸۲ موتوں کے مقابلہ میں اس ہفتہ ۱۷۰۵۶ موتیں ہوئیں۔

حاجیوں کی زبانی اور دیگر معتبر ذرائع سے سنکر افسوس ہوا کہ جدہ میں اسوقت تین ہزار کے قریب مفلس ہندوستانی حاجی بے سر و سامانی کی حالت میں مارے مارے پھرتے ہیں (ان عقلمندوں کو کون کہتا ہے کہ تم حج کو جاؤ)

پنجاب کی انجمن ہائے اسلامیہ راولپنڈی اور لاہور وغیرہ کی پولیٹکل شورش سے اپنی بے تعلقی ظاہر کرنے کے لئے جلسے کر رہی ہیں۔ (بڑا ضروری کام کیا۔ بھلا اگر نہ کرتے تو کون کہسکتا تھا کہ مسلمان بھی شریک ہیں)

[illegible] ریل پہنچ گئی ہے اور سٹیشن کی عمارت بھی قریب الختم ہیں۔ صرف ابھی ریلیں بچھانے کا کام باقی ہے۔ المعظم سے اگلے سٹیشن دار الحمرہ تک پیمائش کا کام مکمل ہوچکا ہے اور سڑک کی تعمیر شروع ہونیوالی ہے۔ اسوقت کل لائن کے تقریباً چھ سو میلوں پر ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہے اس میں شاخ حیفا کے قریباً سو میل بھی شامل ہیں۔

قسطنطنیہ سے جو کمیشن یمن کو گیا ہے اُس کے متعلق اخبار الاہرام کو معلوم ہوا ہے کہ ممبران کمیشن نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ باغی سرداروں کو سلطانی کارخانہ کے بنے ہوئے بیش قیمت تحائف اور بہت سا زر نقد پیش کریں۔ ٹرکی افواج مدت سے ان باغیوں کو سیدھا کر لیتیں۔ مگر یورپین سلطنتیں جو ان کو لاکھوں بندوقیں عنایت کر دیتی ہیں اس کی باسانی اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ امید ہے کہ یہ تحفے تحائف یمنی باغیوں کے تالیف قلوب میں موثر ثابت ہونگے۔

خلیج ایران کے جزیرہ بحرین میں مرض طاعون پھیل رہا ہے۔ بحرین کے باشندے بوشہر میں چلے آئے۔ چار آدمیوں کو بوشہر میں طاعون ہوگئی۔

شیخ محمد اسحق لاہور کا فوت ہوگئے۔ خدا بخشے

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ... کی تفسیر ... تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات ... کے جوابات دیئے گئے ہیں ... مقدمہ ... بھی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی ہے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ... سات منزلوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں

جلد اول: سورۃ فاتحہ و بقرہ ... ہر چہار جلدوں کے
" دوم " آل عمران و نساء " ایک ساتھ خریدار
" سوم " مائدہ و انعام و اعراف " عہ کو سے مع محصول ڈاک
" چہارم " انفال و توبہ و نحل " عہ قیمت

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں نقل کر کے قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت مع محصول ...

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ قیمت ۴؍

عجیب و غریب ... **مسیح** مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ... نہایت دلچسپ صفحات ۱۵ ... محصول ...
الہامات مرزا ۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید ...
... مرزا قادیانی ... ثبوت ...
تعلیمات اسلام ... تہذیب الاسلام ... جلد ...
جلد اول ... جلد دوم ... جلد سوم ...
... اسلام ... تر ...
... تنقید ... اور قرآن ...

تیر بہدف دوائیں

برقی بٹا اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن ملائی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سستی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراک دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔ اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت مع محصول (دس روپے)

مومیائی اکسیر ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ جریان وغیرہ دفعتاً اور قوت باہ کے پیدا کرنے کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں خود اپنی قوت کو ضائع کر کے حرکات بد ... ان کے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ لگی ہو ... فوراً ... ہو جاتا ہے۔ اور ... سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ ... خون ... عصائے پیری ... کی محافظ ... ہے۔ قیمت فی ... مع محصول ... ۱۲؍

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کر کے ... رکھتی ہے ... محافظ ... قیمت ...

...
... بیماریاں پیدا ... جس کی ... بدن کانپ جاتا ہے ... خون صاف ہو جاتا ہے اور ... خون پیدا ...

استاد ... پروپرائٹر ... دیسی ... کٹرہ ... امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352.

اہلحدیث
امرتسر

ہے نبی مصطفےٰ کی گفتار — مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جس قول پہ نقل کیا ہے؟ — ہاں وہم و خطا کا احتمال ہے

جلد ۴ — نمبر ۳۴

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ
والیان ریاست سے " ســے
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۱۲/عہ
غیر ممالک سے " ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے " ۸/عہ

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے +
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات کی تمہید مت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر + یوم جمعہ + مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس

کیا یہ اصلاح ہے یا فساد؟

صوبہ بہار کے شیعوں کا رسالہ اصلاح جسکا ذکر کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں آیا ہے۔ آج کل اہلحدیث کے مواخذات سے ایسا کچھ کھسیانا ہوا ہے کہ بات بات میں الجھتا ہے اور اوٹ پٹانگ ایسی سناتا ہے کہ پڑھتے پڑھتے مارے ہنسی کے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کسی گذشتہ نمبر میں ناظرین پڑھ چکے ہونگے کہ اسی اصلاح نے لکھا تھا کہ "وہابیوں نے چونکہ تعزیہ کو منع لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ آنحضرت کا روضہ مبارک پھر گرا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں" خیر یہ بھی سہی پھر کمال یہ ہے کہ تعزیوں کی ممانعت کا اشتہار دینا پیش خیمہ ہے گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنے کا۔" واہ سبحان اللہ۔ خیر آج بھی اسی مہربان کا ایک مضمون ہم نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اندازہ کر سکیں کہ اس اصلاح میں کہاں تک فساد ہے۔

اہلحدیث کے کسی پرچے میں ذکر تھا کہ آیت کریمہ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے کیا معنے ہیں۔ ہم نے بقاعدہ علم نحو لکھا تھا کہ اس آیت میں نحوی قاعدہ سے رحمةً کا لفظ مفعول لہ ہے اور مفعول لہ فاعل کی صفت ہوتا ہے پس اس قاعدہ کے مطابق آیت کا ترجمہ اور مطلب یہ ہوا کہ خدا نے آنحضرت کو مخلوق پر رحم کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ خیر یہ ایک معمولی بات تھی اگر کسی کو یہ تقریر ناپسند ہوتی تو وہ اس نحوی قاعدہ کی تکذیب یا تردید کرتا یا ان معنے کو کسی دلیل سے غلط ٹھیراتا۔ مگر رفضی اور راست روی؟ ایں چہ بوالعجبی ست۔ اسلئے رسالہ اصلاح کا اڈیٹر فساد کرتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"یہ بھی عجب انقلاب ہے کہ فرقہ اہلحدیث مدعی تو ہے اتباع کتاب وسنت کا کہ ہم قرآن وحدیث کے عامل ہیں مگر جو بات ہے وہ حدیث کے خلاف جو عقیدہ ہے قرآن کے مخالف۔ پھر ہم نہیں کہہ سکتے یہ عامل بالحدیث کیونکر ہوئے۔

ہم نہ یہاں خلافت کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں نہ حدیث فدک وقرطاس کے متعلق بلکہ صرف جناب رسالت مآب کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق گفتگو ہے کہ انکا کیا عقیدہ ہے کیونکہ جب یہ عامل بالحدیث ہیں تو ضرور تھا حضرت کی نسبت انکا خیال اچھا ہوتا جملہ معائب ونقائص سے معرا سمجھتے۔ مگر ہم کو معلوم ہے بہ نسبت حنفی مالکی وغیرہ کے انکا عقیدہ آنحضرت

کی نسبت سب سے خراب ہے حضرت کو مجتہد بھی مانتے ہیں جس کی نسبت المجتہد یخطی ویصیب تمام عالم میں مشہور ہے۔ حضرت کی عظمت سے ان کو انکار - شفاعت سے انکو انکار (جھوٹ پہ ہزار ..... اہلحدیث)

رہ گیا تھا صرف درجہ رحمۃ للعالمین تاکہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جو نص صریح ہے اس بارہ میں کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین ہیں مگر اس ۱۳۳۲ھ میں اس سے بھی انکار کر دیا گیا اور انکار بھی کیسا صریح کہ پھر تاویل کی گنجائش ہی نہ رہے - یہ سب کیوں؟ اس لئے کہ فرقہ ناجی ایک نحوی نے لکھا ہے کہ مفعول لہ اصل میں مفعول مطلق ہوتا ہے لہذا آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں* زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں** اگر اس عقیدہ کی تفصیل چاہتے ہو تو اخبار اہلحدیث امرتسر دیکھو (دکھا ہے)

ہاں یاد آیا کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے جو عموماً ہمارے بھائی غلطی سے ہر ایک مشرکانہ عقیدہ پر لکھ پڑھ دیا کرتے ہیں یعنی مَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ چنانچہ مفتی صاحب لکھتے ہیں

حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے - اس مضمون سے گو کسی ایماندار کو انکار نہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے نحوی قاعدہ سے لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جس کی بابت علمائے نحو کا قول ہے کہ حقیقۃً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضربت زیدٌ عمراً تادیباً یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا - اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا فعل ہے اسی لئے نحو کے امام فراء مفعول لہ کو مفعول مطلق میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوفہ کے معنے یہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تم کو اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں پر رحم کریں یعنی جو لوگ تیرے بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کرینگے انپر رحم کیا جائیگا چنانچہ آٹھویں پارہ کے ساتویں رکوع میں فرماتا ہے هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی اس بابرکت کتاب (قرآن) کی پیروی کرو تاکہ تم پر رحم ہو -

پس آیت موصوفہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نبوی کا ارسال یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے نہ یہ کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے جو ان دونوں قسموں میں تمیز نہ کرسکے وہ مفتی کے معزز عہدہ کے لائق نہیں - (اہلحدیث ۲۲ محرم)

کیا اس تحریر کے دیکھنے کے بعد کوئی شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے یا ذرہ برابر بھی اس کے دل میں ایمان ہے کیونکہ یہ تو صریحی تکذیب ہے خداوند عالم کی جو بنص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر واسطے رحمت کے تمام عالم کے لئے اور یہ کہتے ہیں کہ آپ صرف ان لوگوں کے لئے رحمت ہیں جو آپکا اتباع کریں اور اتباع ایک ایسا امر ہے کہ حقیقۃً متبع تو وہی ہو سکتا ہے جو مثل رسول معصوم ہو جس کا مطلب یہ ہوئے کہ آپ صرف ایک یا دو ہی کے لئے رحمت تھے

شاید ان کی ڈکشنری میں عالمین کے معنے صرف وہابیوں کے ہیں کیونکہ اتباع رسول تو انکے زعم باطل میں منحصر ہے صرف وہابیوں میں اور تمام مسلمان مشرک ہیں - بدعتی ہیں کافر ہیں اس سے بڑھکر کیا تکذیب ہوگی - پھر چاہئے کہ الحمد للہ رب العالمین میں بھی خداوند عالم کی ربوبیت مومنین کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور کفار و مشرکین کا دوسرا خدا مانا جائے اس سے بڑھکر کیا شرک ہوگا -

کاش اڈیٹر صاحب اسپر غور کرتے کہ پھر آنحضرت میں اور دیگر انبیاء میں کیا فرق رہتا ہے تو بھی کچھ انکا دل منور ہوتا کیونکہ اس معنے سے تو سارے انبیاء رحمت ہیں جو انکا اتباع کریگا اسپر رحم ہوگا - اور جو مخالفت کریگا معذب ہوگا - پھر حضرت میں ان میں فرق ہی کیا رہا جو آپکے لئے یہ الفاظ مبارک کہے گئے ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین -

اڈیٹر صاحب اہلحدیث تو مجسم ہیں اور اس کے ساتھ مفسر بھی ہیں اور مفسر بھی کیسے کہ تفسیر قرآن بالقرآن کرنے والے مگر اس عقیدہ مشرکانہ کا قائل وہ آیہ نہ یاد پڑا کہ خدا فرماتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ کیونکہ اس تفسیر پر جب حضرت صرف اپنے پیروؤں کے لئے رحمت ہوئے تو چاہئے کہ باعث رفع عذاب بھی صرف وہابیوں کے لئے ہوں - جسکے معنے یہ ہوئے کہ خدا اس وجہ سے وہابیوں پر نہیں عذاب کرتا

* یہی تمہاری نحو دانی ہے (تف) اہلحدیث - ** یہ بھی اہلحدیث سے سیکھا ہے (اہلحدیث)

* مجتہد صاحب ذرا ہوش کیجئے میدان مناظرہ کوئی امام باڑہ نہیں کہ اوٹ پٹانگ کہے جاؤ گے علم کے ساتھ بات کرو - (اہلحدیث) ** یہ بھی تمہارا زعم باطل ہے ہم تو نبی کے سوا کسی کو بھی معصوم نہیں جانتے (اہلحدیث)

+ پھر تم کس منہ سے حدیث کو انکاری کہتے ہو - (اہلحدیث)

سے قرآن تو سب انبیاء کو اس بارہ میں ایک سا ہی کہتا ہے مگر [illegible]

کہ نبی اُن کے درمیان میں ہیں اور چونکہ وہابی حیات بعد الممات کی قائل نہیں ہیں تو اب اُنکے لئے کوئی ذریعہ رفع عذاب کا نہیں رہا۔

اس ملحدانہ بلکہ مشرکانہ عقیدہ سے بدتر کونسا عقیدہ ہوگا کہ خداوند عالم تو آپ کی ذات بابرکات کو تمام عالم کے لئے رحمت بتائے اور وجہ عدم نزول عذاب ان کے وجود ذیجود کو قرار دے اور وہابی اس سے انکار کریں اور کہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت نہیں ہے بلکہ جو آپکی پیروی کریگا اُسپر رحم کیا جائیگا۔ ہم نہیں سمجھتے اس سے بڑھکر کون شرک اور کیا کفر کہ خدا کے صریح کلام کو رد کرے اور آں حضرت کو رحمۃ للعالمین نہ مانے ۔ (اصلاح یکم ربیع الاول)

جواب:۔ اس سارے مضمون کا جو شیطان کی آنت سے بھی لمبا ہے خلاصہ دو لفظوں میں ہے کہ اصلاح کے خیال میں آنحضرت کا وجود باجود سب لوگوں کے لئے (مؤمن ہوں یا کافر) رحمت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اڈیٹر نے کورے تعصب اور عناد سے ہمارا مطلب نہیں سمجھا۔ ہم نے بھی آں حضرت کے وجود باجود کی رحمت سے انکار نہ کیا تھا۔ چنانچہ مخالف نے بھی جو ہماری عبارت نقل کی ہے اُس میں جس سطر پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے۔ ناظرین اُسے ملاحظہ کر سکتے ہیں پھر نہیں معلوم رفیقی صاحب ہمکو کیوں منکر قرار دیتے ہیں اگر انکی اصطلاح میں قائل کو بھی منکر کہتے ہوں تو خیر ہمیں بھی شکایت نہیں۔ لکن ان بیمطلب عالمانہ گفتگو تو یہ تھی کہ آیت زیر بحث کی ترکیب کیا ہے ہم نے جو نحوی قاعدہ سے ترکیب کی تھی آپ اُسکا جواب دیتے ہیں اور کس خوبی سے لکھتے ہیں۔ ناظرین خصوصاً اہل علم ناظرین بغور ملاحظہ فرماویں۔ فرماتے ہیں :۔

اب سنئے دلیل کیسی معقول دیتے ہیں "نحوی قاعدہ سے آیت میں لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جس کی بابت علماء نحو کا قول ہے کہ وہ حقیقۃ فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا تادیبا یعنی زید نے عمر کو ادب سکھانے کے لئے مارا اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے۔ ہی لئے نحو کے ایک امام فرّا مفعول لہ مفعول مطلق ہی میں شمار کرتے ہیں پس آیت موصوفہ کے معنے یہہ ہوئے کہ خدا فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمکو اس لئے بھیجا ہے کہ تو لوگوں پر رحم کرے یعنی جو لوگ تیری بتلائے ہوئے احکام کی تعمیل کرینگے اُنپر رحم کیا جائیگا"

افسوس کہ خود تو اسی مضمون میں لکھ چکے ہیں۔ مفتی صاحب نے اپنے کسی دعویٰ پر کوئی آیت یا حدیث نہیں لکھی ہے۔ مگر بمفاد آیت کریمہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ خود را فضیحت دیگرے را نصیحت کے مقول بنگیئے کہ نحویوں کے کلام سے استدلال کرنے لگو صاحب اہلحدیث ہو کر آپ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر نحویوں کا قول کیوں لائے کیا یہی انصاف ہے۔ پھر فرّا کا نام کہاں سے لے دیا یہ قول تو زجاج نحوی کا ہے کیا قافیہ بھی نہیں یاد ہے خلافا للزجاج لانہ عندہ مصدر پھر ان سب باتوں سے آپ کو نفع کیا ہوا کیا حضرت کا رحمۃ للعالمین ہونا غلط ہوگیا آپکا رحمۃ للعالمین ہونا اسی میں منحصر ہوگیا کہ آپ صرف مؤمنین کے لئے رحمت ہیں"

جواب:۔ ماشاء اللہ چشم بددور۔ ترکیب نحوی پر آیت یا حدیث مانگو کی ایک ہی کہی۔ جناب والا آپ نے جو لکھا ہے کہ "بنص صریح کلمہ حصر فرماتا ہے" تو کلمہ حصر یہ الفاظ کس آیت یا حدیث میں آئے ہیں۔ علمی اصطلاحات پر آیت یا حدیث مانگنا انہی لوگوں کا کام ہے جو علوم سے خالی ہوں یا علوم کی بنا پر اپنی مغلوبیت سمجھتے ہوں۔

اجی جناب! آپ جانتے نہیں کہ علوم آلیہ ہی سے تو قرآن و حدیث کی سمجھ آتی ہے نہیں تو کس آیت یا حدیث میں ہے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب۔ آپ کے حاشیہ نشین تو آپ کو یہاں تک بلندی پر پہونچاتے تھے کہ حضرت قبلہ اہلحدیث کے اڈیٹر کو اپنا صحیح مخاطب نہیں جانتے اہلحدیث کیا شاہ عبد العزیز بھی زندہ ہوتے تو ہم ہوس دل میں لیجاتے مگر آخر سچ نکلا کہ

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدی بزرگی + جا کرکے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک نحوی قواعد بھی وہی صحیح ہیں جنکی صحت پر کوئی آیت یا حدیث شہادت دے (رحہ خوش)

لیجئے جناب ہم آپ کو قرآن مجید ہی سے شہادت دیتے ہیں غور سے سنئے! خدا فرماتا ہے اِنَّمَا یَسَّرْنَاہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِہٖ قَوْمًا لُّدًّا۔ یعنی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں آسان کیا ہے تاکہ تم متقیوں کو خوشخبری سناؤ اور جھگڑالو قوم کو ڈراؤ۔

اس آیت نے صاف یہ بات بتلائی ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے عربی اصول

٭ غلط کہتے ہو اگر یہ ہوتا تو آیت یوں ہوتی ما جعلناک الا رحمۃ للعالمین (اہلحدیث)

٭ جھوٹے پر ... ہزار (اہلحدیث)

کی پابندی ضروری ہو بس علم صرف نحو - معانی - بیان وغیرہ سب ملحوظ ہونگے ان ہی کے قواعد سے جو ترجمہ ہوگا وہ صحیح ہوگا اور جو ان کے خلاف ہوگا وہ غلط کہئے! عقل بڑی یا بھینس؟

دوسرے دعوے کو آپنے یوں ثابت کیا ہے کہ بعض تفسیروں کے حوالے دئے ہیں کہ آنحضرت تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں نہ کہ خاص ایمانداروں کے لئے - مگر آپ جناب معاف فرمائیگا ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

آپ خود اپنے خلاف حوالے لکھتے ہیں اور سمجھتے نہیں چنانچہ آپنے پہلا ہی حوالہ معالم سے لکھا ہے قال ابن زید یعنی للمؤمنین خاصۃ کہئے اس کے کیا معنے ہیں یہی ہیں نہ کہ آں حضرت خاص ایمانداروں کے لئے رحمت ہیں پس ثابت ہوا کہ مفسرین میں اس آیت کے متعلق اختلاف ہے - اب بات آسان ہے جس تفسیر کی شہادت قرآن مجید دیگا وہ صحیح ہوگی -

آپنے جو آیت پیش کی ہے کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی نبی کی موجودگی میں کفار کو عذاب نہوگا - اس کی وجہ قرآن مجید خود بتلاتا ہے غور سے سنئے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا یعنی ہم (خدا) انکو صرف اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ گناہ جلد ہی اور بڑھ لیں کہئے! یہ تاخیر عذاب رحمت ہے یا زحمت! پس اب سنئے! عام طور پر قرآن مجید کیا فیصلہ کرتا ہے مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا (جو کوئی ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور ایمانداروں کے خلاف راہ چلے جدھر وہ پھرے ہم بھی اسکو ادھر ہی پھیر دینگے اور آخر کار جہنم میں ڈالیں گے جو بہت بُری جگہ ہے) ایک مقام پر ارشاد ہے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا یعنی قرآن کے نزول سے کافروں کو خسارہ ہی خسارہ بڑھتا ہے - یہ اور اس قسم کی سینکڑوں آیات صاف کہہ رہی ہیں کہ رحمۃ للعالمین خاص ایمانداروں ہی کے لئے ہے - اس آیت میں جو العالمین کا لفظ ہے یہ اُسی طرح ہے جیسے سورہ کہف کے شروع میں ہے لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا حالانکہ رسول پاک غیر ذوی العقول کے لئے نذیر نہ تھے کیونکہ وہ مکلف ہی نہیں - فافہم -

امرتسر کے بعض اخبار کے ایک نامہ نگار نے بھی بعض حدیثیں ہمارے خلاف لکھی ہیں مگر اس نے اُن احادیث کو سمجھا نہیں موقع ملا تو سمجھا دیا جاویگا - افسوس

ہندو مسلمانوں کا اتفاق

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد ❊ بے دولتی از نفاق خیزد

دنیا بھر کے فلاسفر حکیم - مذہبی واعظ اور پولیٹکل لیکچرار سب ملکر جو اتفاق کے فوائد تبلا چکے ہیں یا تبلا دیں گے وہ شیخ سعدی مرحوم نے شعر مندرجہ عنوان میں بھر دئے ہیں - جسکا مطلب یہ ہے کہ دنیا بھر کی عزت - دولت - ثروت اور خوشحالی اتفاق سے پیدا ہوتی ہے اور دنیا بھر کی ذلتیں نا اتفاقی سے حاصل ہوتی ہیں اگر غور کریں تو سعدی مرحوم نے یہ کلام ہدایت نظام قرآن شریف کی ایک آیت سے استخراج کیا ہے جسمیں ذکر ہے الصلح خیر یعنی صلح ہر حال میں بہتر اور خیر لانے والی ہے - اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اتفاق ایسی عمدہ چیز ہے تو مسلمان ہندوؤں سے کیوں اتفاق نہیں کرتے - بس اسی سوال کے جواب دینے کو یہ مضمون تجویز ہوا ہے - ہندو مسلمانوں کے اتفاق کا مضمون گو ایسا کچھ پامال ہو رہا ہے جیسے ایشیائی شاعروں میں خط و خال کا - تاہم اہلحدیث جس رنگ میں ادا کریگا غالباً وہ نرالا ہوگا - دیکھنا یہ ہے کہ نا اتفاقی کس کی طرف سے ہے - ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسے اہم ملکی مضمون میں اپنی رائے کو دخل نہ دیں بلکہ واقعات پیش کریں - یہ بات سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہب میں بت پرستی سب سے بڑا گناہ ہے مگر اسلام اور شاہان اسلام نے بت پرست قوموں کو اپنی حفاظت میں لیا - انکے بتوں کی حفاظت کی - اُن سے دشمنوں کی مدافعت کی - انکو ہر طرح سے آسائش دی کیوں دی؟ اس لئے کہ اگر وہ کوئی ایسا کام کرتے ہیں جو ہمارے مذہب میں ناجائز ہے تو کیا ہوا وہ اپنے مذہب کے مطابق کرتے ہیں اور ہمیں اُنکے مذہب میں مداخلت کرنیکا حق حاصل نہیں - اس فعل کی بُرائی یا بھلائی دوسری زندگی میں خود ہی دیکھ لیں گے - یہ تو مسلمانوں کا رویہ اپنے ملکی بھائی ہندوؤں سے - اور ہندوؤں کا کیا حال ہے کہ مسلمانوں کے مذہب میں گائے کی قربانی جائز ہے اور ہندوؤں کے ہاں رسمی طور پر گائے کی بہت بڑی تعظیم ہے دگو مذہبی کتابوں میں اتنی نہیں) اب اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ گائے کی قربانی ہندوؤں کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے مگر مسلمانوں میں جائز ہے لیکن اتفاق یہ ہے کہ اُتنا گناہ نہیں جتنا اسلام میں بت پرستی ہے تو کیا ہندوؤں نے اس بات کا خیال کیا کہ ہم بھی مسلمانوں کے اس کام کو اسی طرح دیکھیں جس طرح مسلمان ہمارے

بت پرستی کو دیکھتے ہیں۔ نہیں بلکہ ناحق کے شور و شغب کئے یہاں تک کہ مسلمانوں ہی کو نرم ہونا پڑا۔ آخر ہز ہینس امیر صاحب بطور مشورہ مسلمانوں کو کہہ گئے کہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے گائے کی قربانی نہ کرو۔

دوسرا مسئلہ چھوت کا قابل ذکر ہے جو حقیقۃً غور کیا جائے تو انسانیت کے درجہ سے نہایت ہی گرا ہوا ہے۔ کتا یا سور ساتھ لگ جائے تو لگ جائے مگر مسلمان ساتھ نہ لگے۔ لیکن شاباش ہے مسلمانوں کو کہ انہوں نے ہندوؤں کی اس وحشیانہ حرکت کو ایک متوہمانہ فعل جانکر کبھی ان سے علیحدگی نہ کی۔ پھر لطف یہ کہ چھوت کا ثبوت ہندوؤں کی مذہبی پستکوں میں ملتا ہی نہیں۔ گذشتہ سالانہ جلسہ آریہ سماج لاہور میں جب ہم نے یہ سوال اٹھایا تو آریہ مناظر نے بھرے جلسہ میں بلند آواز کے ساتھ کہا کہ ہم میں چھوت نہیں۔ لیکن میدان مناظرہ میں تنگ آکر انکار کر دینا اور بات ہے اور عملی ثبوت دینا اور۔ کیا ہمارے ہندو بھائی دل میں یہ نہیں سوچتے کہ اگر ان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا جائے جو وہ مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں تو ان کے دلوں پر کیا کچھ صدمہ نہ ہوگا۔ آہ ؎

ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے ٭ تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مزید افسوس تو یہ ہے کہ سوامی دیانند جی ہندوؤں کی اصلاح کو اٹھے تو وہ بھی اسی وہم پرستی میں پڑے کہ گوشت خوروں کے ہاتھوں سے نہیں کھانا چاہئے۔ پھر لطف یہ کہ عملی طور پر یہ حکم بھی خاص مسلمانوں ہی کے حق میں ہے۔ سکھوں بنگالی مچھلی خوروں یا ہندو گوشت خوروں بلکہ آریہ ماس پارٹی کے حق میں اسکا کوئی اثر نہیں۔ اُن کے ساتھ ملکر کھائیں بلکہ رشتے ناطے بھی کرلیں۔

سوامی جی کے بعد کانگرس کا زمانہ آیا۔ دور اندیش منتظر تھے کہ کانگرس پارٹی جو قومی قائم مقام ہونے کی مدعی ہے۔ اس فساد میں کیا اصلاح کرتی ہے اور اس وحشت کو کیونکر مٹاتی ہے۔ مگر افسوس کہ اس نے بھی عملی ثبوت کوئی بھی اس بارے میں نہ دیا جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ٭ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

لیکن مسلمانوں کی شرافت کو دیکھئے کہ وہ ہندوؤں کی اس حرکت کو صرف بنظر حقارت وہم پرستی سمجھتے ہیں مگر یہ نہیں کہ اُن کی طرح علیحدگی کرنے لگ جائیں۔ دفتروں میں جو کچھ ہندو اہلکار مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں اسکا تو ہم نے ذکر نہیں کیا کیونکہ اُس برتاؤ سے انکار بھی ہو سکتا ہے نیز وہ اس

وحشت مذہبی پر مبنی نہیں اسلئے ہم ایسی وحشت کا ذکر کرتے ہیں جس سے انکار نہ ہو سکے۔

تیسری وجہ بعض مسلمانوں کے خیال میں مذہبی بدگوئی ہے جو بالخصوص سبزی خور آریوں نے ہر ایک مذہب پر کی ہے۔ مگر یہ وجہ تفرق کا موجب چاہے ہو لیکن اُن مسلمانوں سے اس رائے میں میں متفق نہیں ہوں کہ اسلام کو یا مسلمانوں کو اس سے کچھ نقصان پہونچا ہے بلکہ میں بحیثیت ایک ریلیجس ملٹری آفیسر (مناظر) ہونے کے یہ رائے پختہ رکھتا ہوں کہ ایسے مناظرات میں ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کا فائدہ ہی ہے۔ بشرطیکہ اسلامی مناظر لائق اور تجربہ کار ہو۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے باقاعدہ مباحثوں میں بہت فائدہ ہوا۔ اعتبار کے لئے ضلع گورکھپور اور نگینہ کے اطراف میں پھر کر دریافت کر لیجئے۔

خیر یہ تو ہیں واقعات جن سے کوئی فرد بشر بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اب پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مسلمان ایسے ہی صلح جو ہیں تو کیوں ہندوؤں کی موجودہ شورش میں اُن کے ساتھ شریک نہیں ہوئے اور نہ ہوتے ہیں نہ ہونے کا قصد رکھتے ہیں۔

اسکا جواب یہ ہے کہ مسلمان صلح جو ہیں۔ مگر ساتھ ہی قرآن مجید کی تعلیم کے پابند بھی ہیں جس نے ہمکو بتلایا ہے لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (اپنی جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو) یہ ہلاکت نہیں تو کیا ہے کہ ہندوؤں کے لائق اور قابل لیڈر جن سے انکو بہت کچھ امیدیں تھیں اچانک پکڑ کر الگ کر دئے گئے جن کی جدائی کا ہر ایک دردمند کو رنج ہے۔ کیوں کئے گئے؟ اس لئے کہ ایسی راہ پر چلے جس کی بابت یہ کہنا بے جا نہ تھا کہ ؎

کایں راہ کہ تو میروی بترکستان ست

انکو چاہئے تھا کہ آج سے کم از کم پچیس سال تک تعلیم کے علاوہ اپنے لیکچروں کا زور صرف سودیشی پر رکھتے یعنی یہی کہتے کہ ہندوستان کی صنعت حرفت کو ترقی دو۔ اس سے بعد جب وہ زمانہ آتا کہ لوگوں میں ملک پرستی کی عادت ہوتی جسکو موجودہ حالت کے لحاظ سے شاید سو سال بھی کم ہیں تو پولیٹیکل حقوق کی تمہید رکھتے۔ لیکن افسوس انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ ایکدم سوڈا واٹر کے اُبال کی طرح جامہ سے باہر ہو گئے۔

ہمارے ملکی ہندو بھائیو! کس قدر افسوس کا مقام ہے کام تو تم نے کئے بغیر ہمارے مشورہ کے محض اپنی خود رائی سے۔ مگر جب نتیجہ بُرا پیدا ہوا۔ تو

مسلمانوں کو الزام لگاتے ہو کہ تم لوگوں نے ہمیں پچاس سال پیچھے پھینکدیا۔ خدا الہند کے لئے پہ تو بتلاؤ پچاس سال بعد بھی تم مسلمانوں سے لیتے ہی بتاؤ کرو گے اور ایسے ہی غلط راستہ پر چلو گے یا کچھ آگہ سوچو گے ؎

عاشق ہوگئے ہیں سے کچھ شغل چاہئے ٭ کیا کیجئے گا اس ستم ناروا کے بعد

اہلحدیث ان خوش آمدی یا ناواقف مسلمانوں کی رائے سے متفق نہیں جو کہتے ہیں کہ انگریز ہمارے حق میں اولی الامر منکم ہیں ایسے لوگ یا تو خود احمق ہیں یا گورنمنٹ کو احمق جانتے ہیں کہ ان کے ایسا کہنے سے گورنمنٹ بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کی اولوالامر سمجھیگی۔ حاشا وکلا گورنمنٹ ایسی پاگل نہیں ہے کہ جو آیات واحادیث خاص مسلمان امیر المؤمنین کے لئے ہوں اُن کی مقدار خود بخود ہے ہرگز نہیں۔ اسی لئے **اہلحدیث** بلند آواز سے کہتا ہے۔ کہ جو لوگ گورنمنٹ کو اولی الامر منکم والی آیت کا مصداق بناتے ہیں۔ وہ حقیقت میں گورنمنٹ کو ایک ناقابل معافی مغالطہ دیتے ہیں۔

10 اب سوال یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اولی الامر منکم والی آیت کی مصداق نہیں ہے تو پھر اس کی اطاعت کیسی ہے تو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی اطاعت ہم پر امور جائزہ میں بحکم اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ کے واجب ہے چونکہ ہم ہندوستان میں رہکر گورنمنٹ سے وعدہ کرچکے ہیں کہ ہم تیرے قوانین کے پابند رہیں گے یہی وجہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے اپنی حق رسی کرنے کو گورنمنٹ سے مدد چاہتے ہیں جو ہماری ماتحتی کی علامت ہے اس لئے بحکم قرآنی اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ (وعدے پورے کرو) ہم گورنمنٹ کے برخلاف کسی شورش میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور گورنمنٹ کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ ؎

مجھے آپ بھی تھے آشنا مجھے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

٭

قصورِ عقل

(از ناظم مقام)

خاکسار کا ایک مضمون اہلحدیث مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۷ء میں بعنوان "آریوں کے خلاف عقل عقائد" شائع ہوا تھا جسکا نصف جواب اخبار آگرہ مسافر مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء بعنوان "فتور عقل" شائع ہوا تھا۔ چونکہ جواب میں علاوہ علمی مذاق کے اُس فرض منصبی سے بھی جو کہ بیادگار مقتول مسافر ہے کام لیا گیا ہے اس لئے ہمارے مخاطب مہاشہ نے اُس حصہ جواب کی بابت جو نفس مضمون سے متعلق ہے خاکسار کو اور بقیہ دیگر حصہ کے ذریعہ جو مقتول مسافر کی تہذیب کا نمونہ ہے حسب عادت معہودہ آئین مذاق کا نقشہ دکھلا کر جملہ آریوں کو ممنون منت فرمایا۔ ناظرین جو شخص غیر کے قلعہ پر گولہ باری کرنے میں اس قدر مدہوش ہو کہ اسکو اپنی ٹوپی کی بھی خبر نہ ہو ایسے شخص کی حرکات وسکنات قابل معافی ہیں اس لئے کہ درگذر کہ "نیازمند" قبل اس کے کہ خاکسار کے نفس مضمون کیطرف توجہ فرمادیں مخاطب مہاشہ نے جو عقیدت قدامت روح ومادہ پر جرح کرنے کیواسطے ایک عمدہ طریقہ تبلایا ہے۔ اور وہ ان الفاظ میں ہے "جسوقت آپ روح ومادہ کی پیدائش بلا علت ظاہر فرماکر عقیدہ قدامت پر جرح فرمائینگے اسوقت تمام محققین جان جائینگے کہ عقل کے برخلاف آریوں کا عقیدہ ہے یا محمدیوں کا" اچھا مہربان میں شکریہ کے ساتھ آپکے ہی مجوزہ طریقہ سے عقیدت قدامت روح ومادہ کی پڑتال کرتا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ روح ومادہ کی پیدائش بلا علت نہیں ہوسکتی لیکن روح ومادہ کو علت العلل خیال کرلینا بھی کوتاہ نظری وکم فہمی پر مبنی ہے اس لئے کہ سلسلہ علت ومعلول درمیان میں منقطع نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ ایک ایسے قائم بالذات وجود تک نہ پہنچ جاوے کہ جسکو تغیر ممتنع ہو نظر براں ہم روح ومادہ کے اندر تغیر کی قابلیت مانتے ہونگے انکو علت العلل نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ نہیں معلوم کس قدر تغیرات اُن کے اندر واقعہ ہوجانے کے بعد انکو اب ہم اس حیثیت پر دیکھتے ہیں کہ جس حیثیت سے ہم انکو روح ومادہ کہتے ہیں اگر یقین نہ ہو سوامی جی کی نظری تحقیقات کے نتیجہ پر غور کرو اور دیکھو کہ دنیا کی علت جو ہے اُس کی شکل وحالت کی نظیر لائق پنڈت دیانند بانی آریہ سماج کو بھی بجز اکاش کے دوسری نہ ملی۔ قولہ (یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور اکاش کے مثال تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اُس سے محاط تھا بعد ازاں پرمیشور اُس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا) ازستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۴ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ انسان کی نظر تحقیق اثر کی رسائی سلسلہ علت ومعلول کے جس درجہ تک پہونچتی ہے وہ یہی ہے جسکی شکل وحالت کو سوامی جی نے اکاش سے مشابہ بیان

یا
نیشنل کمرشل ایجنسی
سب ہندوستان اور دنیا ال
ہر قسم کے انجن اور مشینیں
کی مشین جو کہ کل سلیغ
سو روپیہ خرچ کرنے پر
جو کہ ۶ آدمی روزانہ آ
ایک سو روپیہ اگر آپ
تو ہمارا انجینیر چلا کر
دیگر ہر قسم کی مشینیں
لکڑی کاٹنے کی
کنوئیں سے
بہت تھوڑ
دستیاب ہوسکتی
اور اطمینان سے
بھی مل سکتی ہیں
جاتی مشینیں
جو قریب
شاید کر دیتی ہیں
اور سکیننگ
سے دیکھی کیسی
نیشنل کمرشل
بمبئی یا کلکتہ
دینگی۔ وہ
سے زیادہ اور
ہے۔
ہمنٹ
کمرشل ایجن
بادشاہ بیٹھی

لیکن جبکہ سوامی جی خود ہی اس درجہ کو بھی تغیر و تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک نہیں تسلیم کرتے تو کون کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ علت و معلول اسی درجہ پر منقطع ہو گیا۔ البتہ یہ کہنا غلط ہو گا کہ یہ درجہ حد تحقیق و انتہای نظر انسانی ہے۔ لیکن محض حد تحقیق و انتہای نظر پر سلسلہ علت و معلول کو ختم سمجھ لینا خلاف عقل ہے اس لئے کہ علت العلل یا واجب الوجود یا قدیم وہ ہے جس کو تغیر ممتنع ہو اور جو تاثیر یا تصرف بالغیر سے مبرا ہو اور جس میں یہ صفات نہیں اس کو علت العلل کہنا علت و معلول کے درمیان فرق و امتیاز نہ کرنا ہے۔ لہذا اگر یہ کہنا صحیح ہے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت نہیں مانتے تو یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ آریہ مہاشہ علت و معلول میں فرق نہیں کرتے۔ اس لئے کہ آریہ لوگ روح و مادہ کو بمقابلہ ایشور مجبور و مطیع مانتے ہیں پس جسوقت معلوم کرینگے کہ مجبور و مطیع و معلول الفاظ مترادف ہیں اسوقت خود ہی سمجھ لیں گے کہ آریہ لوگ معلول بلا علت مانتے ہیں یا کہ نہیں اور یہ تو آریوں کی اعلیٰ درجہ کی خوش فہمی ہے کہ وہ روح کے اندر جبر و اختیار کا مجمع مانتے ہیں حالانکہ اجتماع ضدین خلاف عقل ہے چونکہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کیواسطے ہمکو ایک علیحدہ ہیڈنگ قائم کرنے کی ضرورت ہوگی اس لئے فی الحال ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں

العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

اب میں اپنے اصل مضمون کیطرف ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مضمون بلحاظ اندرونی مضامین چند حصص پر منقسم ہے۔ چونکہ ہم کو قانون فطرت سے یہی سبق ملا ہے کہ صفت سے موصوف کو شناخت کریں اس لئے بجز اس کے کہ ہم بذریعہ اوصاف قدیم و حادث میں امتیاز کریں اور کوئی معقول ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اگر ہمارے مخاطب مہاشہ اور کوئی ذریعہ بتلاوینگے تو ہم شکریہ کیساتھ اسپر غور کرنے کو طیار ہیں۔ پہلے حصہ میں میں نے جب آریہ قدما کے اوصاف علیحدہ علیحدہ نمبروار انہیں کی مسلمہ کتب ستیارتھ پرکاش سے پیش کرکے اشارۃً اس امر کو ظاہر کیا تھا کہ روح و مادہ کے اوصاف خود ہی اُن کے حدوث کی دلیل ہیں بجواب اس کے ہمارے مخاطب مہاشہ نے جو کچھ ارقام فرمایا اُسکا خلاصہ یہ ہے۔ صفات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عارضی دوسرے ذاتی۔ وہ کل صفات جنسے کہ روح و مادہ کا حادث ہونا آپ نے خیال کیا ہے عارضی ہیں ذاتی نہیں اور عارضی صفات روح و مادہ کے باہم اتصال سے پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ روح و مادہ دونوں قدیم ہیں اس لئے ان دونوں کے اتصال سے جو صفات عارضی ان دونوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ بھی قدیم اور قدیم سے ہیں (گو کہ سوامی جی نے لکھا ہے کہ اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے) اس طرح عارضی اوصاف بھی قدیم ثابت ہیں۔ روح کی صفات قدما میں بند و سرکش یا قیدگی و رہائی سے کس طرح فرق آسکتا ہے۔ یہ امر محتاج تشریح ہے۔ کیا آپ کے خیال میں اطاعت خداوندی روح کے لئے غیر ضروری ہے جو روح سے بدتر صفات رکھتا ہے بجز اسکے بے شعوری مادہ کی ذاتی صفت ہو تو اس کی قدامت میں کیونکر ہارج ہے۔

جواب۔ چونکہ روح و مادہ میں عوارض کا الحاق آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم روح و مادہ کو حادث کہتے ہیں اس لئے کہ عوارض و حوادث الفاظ مترادف ہیں اور حادث کا الحاق قدما میں باطل ہے ورنہ حدوث و قدم کا اجتماع فرد واحد میں لازم آویگا۔ جو خلاف عقل ہے اسی واسطے ہم روح و مادہ کے جملہ اوصاف حتی کہ حیات ابدی بھی عارضی مانتے ہیں یہ آریوں کی خوش فہمی ہے کہ وہ فرد واحد کے اندر کچھ اوصاف قدیم اور کچھ حادث مانتے ہیں حالانکہ قدیم وہی ہے جو قائم بالذات تاثیر و تصرف بالغیر و تغیر سے مبرا ہو جسکے اندر نقص و زوال کو گنجائش نہ ہو کسی حیثیتی کسی صفت یا صفات کی محال ہو۔ پس اگر وصف قدامت انہیں اوصاف پر منحصر ہے تو ضرور روح و مادہ کی صفات مذکورہ وصف قدامت میں مانع ہیں اور اگر وصف قدامت بند و سرکش اطاعت۔ مجبوری۔ بے شعوری کا وابستہ ہے تو ایشور وصف قدامت سے خارج اور بجائے اس کے روح و مادہ وصف قدامت میں داخل ہوتا ہے اور اگر قدیم کو ہر دو اقسام متضاد کا مجمع مانا جاوے تو یہ سوائے آریوں کے اور کسی کی عقل میں جائز نہیں ہو سکتا۔

اب میرا حق ہے کہ میں اپنے مخاطب مہاشہ سے دریافت کروں کہ کیا آپ کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ قدیم مطیع و فرمانبردار تاثیر و تصرف بالغیر سے پاک ہو خواہ بے شعور ہو یا باشعور اگر ضروری ہے تو ضرورت ثابت کیجئے کیوں ان صفات کا موصوف ایشور کو بھی نہیں مانتے اور اگر آپ ایسا مانتے ہیں کہ مابین ہرسہ قدما کے صفات مختلف تدریجگی و بیشی کے ساتھ ہونا چاہیئے تو پھر تفریق مراتب و تعین اقسام سے آپ کیوں انکار کرتے ہیں اچھا یہی کہئے کہ آریہ لوگ بلحاظ اختلاف وصف قدامت میں تمیز کے قائل ہیں تاکہ یہ عقدہ حل ہو۔ (باقی دارد)

مرقع قادیانی

کے بابت لکھا گیا تھا کہ ۱۲ جون کو پہلا پرچہ جاری ہوگا۔ چنانچہ وہ چھپ کر طیار ہے اگر ڈاکخانہ سے اجازت آگئی تو تاریخ مقررہ پر شائع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اہلحدیث کے خریداروں میں سے جنکی بابت ہمیں علم ہے کہ قادیانی مباحث سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے نام پر بلا اجازت جاری کیا گیا ہے پس ایسے حضرات جو مرقع کے شائق ہوں اور ہم نے بوجہ بیخبری کے ان کو انتخاب نکیا ہو یا جن حضرات کو اسکا شوق نہ ہو مگر ہم نے غلطی سے آنکو خریداروں میں انتخاب کر لیا ہو۔ یہ دونوں حضرات بذریعہ کارڈ اطلاع بخشیں ورنہ آئندہ نمبر ویلو پہونچنے پر شکایت غلط ہوگی اور اگر ویلو واپس کیا تو ہماری شکایت آنپر بجا ہوگی۔

حساب دوستان دردل

ماہ جون میں جن احباب کی قیمت ختم ہے حسب دستور ان کے نمبر مع پتہ کے مرقوم ہیں ملاحظہ فرما کر براہ مہربانی اپنے منشاء سے اطلاع بخشیں۔

غربت فنڈ میں اگر کچھ دینا منظور ہو تو اس کی بھی اطلاع دیں تاکہ اخبار کے ساتھ ہی اس امداد کو بھی وصول کیا جائے۔ **مینیجر**

۲۱۷	باسم	۵۷۲	لائل پور
۳۲۴	بستی غزان	۵۸۱	ہزارہ
۳۲۹	لودہانہ	۵۸۶	اکوٹہ
۳۳۰	چکدہرپور	۵۸۴	دودہا
۳۳۳	داورپاڑی	۵۸۷	ٹہٹی
۳۳۴	سوجیاگڈہ	۶۹۱	ہنگولی
۳۴۸	دہرور	۸۰۰	علیگڈہ
۴۲۶	دیودہا	۸۰۷	سوگونہ
۴۲۹	جاکے	۸۱۰	سیوان
۵۶۷	پارلاکیمڈی	۸۱۱	لکھنور
۵۷۲	ڈولہ بخت	۸۱۲	سہاگپور
۸۱۳	امرتسر	۸۲۳	بٹھنڈہ
۸۱۵	احمدپور شرقیہ	۸۲۴	بٹھنڈہ
۸۱۶	بانکی پور	۸۲۶	ٹھاروشاہ

مذہبی مباحثہ

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

میں یہ چند باتیں آپکو لکھتا ہوں مہربانی فرما کر پرچہ اہلحدیث میں شائع کریں گے مضمون حسب ذیل ہے۔

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک مباحثہ موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ میں درمیان حنفی و محمدی ۱۴ ربیع الاول کو ہوا تھا۔ جس میں حنفیوں کی طرف سے یہ دعوے تھا کہ تقلید مذہب اربعہ قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت کرینگے۔ اگر نہ کر سکیں تو پانچ سو روپیہ بطور ہرجانہ مصارف محفل جماعت اہلحدیث کو دینگے اور اہلحدیث کیطرف سے یہ اقرار تھا کہ اگر احناف تقلید کو ثابت کریں تو پانچ سو روپیہ ہرجانہ دینگے وقت مباحثہ ہر فریق کو جواب دینے کے لئے ۱۵ منٹ تک دئیے گئے اور دونوں طرف سے اقرار نامہ رجسٹری ہوئے تھے۔ جب مباحثہ شروع ہوا اہلحدیث کی طرف سے لکھدیا گیا کہ قرآن اور حدیث سے تقلید ثابت کرو۔ حنفیوں کی طرف سے شام تک جواب اس کا نہ بن سکا۔ جماعت اہل حق محمدیوں کو خدا تعالیٰ نے فتح نمایاں نصیب کر دیا والحمد للہ

اگر کسی صاحب کو اس میں شک ہو مولوی عبداللہ صاحب موضع جے پور ضلع چوبیس ۲۴ پرگنہ ڈاکخانہ جے پور سے خط و کتابت کریں (عبدالرحمن از بردوان)

اڈیٹر۔ کیا مرشد آباد کے مباحثہ کے بعد بھی بنگالہ میں اس قسم کے مباحثات کی ضرورت تھی؟ خیر جو کرو نیک نیتی اور اخلاص سے کرو۔

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ اگرچہ علماء اہلحدیث نے متعدد کتابیں نماز کی بیان میں لکھی ہیں مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست۔ المرقات میں ایک خاص خوبی ہے۔ احادیث کی تحقیق کے ساتھ یہ رسالہ جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری نے لکھا ہے۔ قیمت ۲/ دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

فتاویٰ

یہ بات کئی بار لکھی گئی ہے اور اب پھر یاد دلائی جاتی ہے کہ جو صاحب ایک پیسہ فی سوال کے حساب سے غریب فنڈ کے لئے ساتھ بھیجیں گے اُن کے سوالات کے جوابات پہلے شائع کئے جائیں گے پس سائلین آئندہ کو اس کا خیال رکھیں۔ ابوالوفاء

ج نمبر ۲۳۵ - شئی اصل میں مصدر ہے بمعنے مفعول۔ معنے اس کے ہیں (خواستہ) یعنی ارادہ کردہ شدہ اور ارادہ کردہ شدہ یا چاہی ہوئی چیز وہی ہوتی ہے۔ جو ممکن الوجود ہو۔ خدا کی مثل تو محال ہے کیونکہ جسکو خدا پیدا کریگا وہ حادث ہوگا اور خدا قدیم ہے پس خدائے تعالیٰ ہر ایک شئی پر قادر ہے لیکن محال شئی نہیں۔ جو شئی ہوگا اسپر اُس کو قدرت تام ہے۔

ج نمبر ۲۳۶ - لفظ میں ایک صورت مفرد کی ہوتی ہے ایک جمع کی۔ مفرد کی صورت میں اور طرح استعمال ہوتا ہے جمع کی صورت میں اور طرح۔ نقط گدھے کی آواز کا ذکر کرنا ہو تو اسکو نہیق کہتے ہیں لیکن جب جمع کی صورت میں لانا ہو تو اصوات کہیں گے خصوصًا جب اُس کی طرف کوئی اسم تفضیل کا صیغہ مضاف کرنا ہو۔ تو لامحالہ یہی آئیگا۔ اس کی نظیر ایک اور آیت ہے۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ مریم صدیقہ کے حق میں کہا کہ وہ قانتین میں سے تھی اور قانتین جمع مذکر کا صیغہ ہے جس کی رُو سے یہ معنے ہونے چاہئے کہ مریم صدیقہ اُن مردوں میں سے تھی جو خدا کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں مگر چونکہ مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت فرض کرکے صیغہ جمع کا لانا تھا۔ اس لئے مردوں کو تغلیب کر کے صیغہ مذکر کا لایا گیا معنے یہ ہوئے کہ مریم اُس جماعت میں سے تھی جو خدا کے آگے گڑگڑاتے ہیں اسی طرح انکر کے لفظ کو مجموعہ آواز کیطرف مضاف کرنے کی ضرورت سے ایسا ہوا۔

ج نمبر ۲۳۷ - مویشیوں کو خصی کرنے سے بیشک منع آیا ہے اور بزار

٭ سوالات نمبر ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷ کا کاغذ گم ہوگیا ہے۔ سائل انکو دیکھ کر سمجھ لے پہلے سوال کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ علیٰ کل شئی قدیر ہے تو اپنے جیسا پیدا کر سکتا ہے؟ دوسرا سوال انکر الاصوات کے لفظ پر تھا کہ گدھے کی آواز کو نہیق کہتے ہیں تو یہاں اصوات کیوں کہا گیا؟ تیسرا سوال مویشیوں کے خصی کرنے کے متعلق تھا۔

(اڈیٹر)

کی حدیث نیل الاوطار میں یہی ہے (کذا فی النیل)

س نمبر ۲۳۸ - بیت اللہ میں اب جو چار مصلے قائم ہیں یہ جس وقت سے کعبہ بنایا گیا ہے تب سے ہے یا کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے یا سرور کائنات کے وقت سے یا کہ بعد پیغمبر کے اگر بعد پیغمبر کے جاری ہوا تو کیسا ہے بدعت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۲۳۹ - فجر کی نماز میں کھڑا ہو کر دعا مانگنا کیسا ہے؟

س نمبر ۲۴۰ - مسافرت میں کتنی منزل تک میں نماز قصر کرے۔

س نمبر ۲۴۱ - اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے تاڑی شراب پیتا ہے۔ اس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے اور بے نمازی بھی ہے۔

س نمبر ۲۴۲ - داڑھی کہاں تک بڑھی ہو۔ (شیخ عبدالرزاق از کیلوا پرتاپ)

ج نمبر ۲۳۸ - بیت اللہ شریف میں چار مصلے پانچویں صدی ہجری میں بنے ہیں ان چار مصلوں سے اسلام میں سخت تفریق پیدا ہوگئی خدا اُس شخص کو بخشے جس نے یہ بنائے اور اُس پر رحم کرے جو اس تفریق کو مٹا دے دیندار علماء ہمیشہ اس تفریق کو ناپسند کرتے رہے۔ فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار میں لکھا ہے کہ ۵۵۱ھ میں بعض مشایخ۔ جو حج کو آئے تو انہوں نے کعبہ شریف میں متعدد مصلوں پر متعدد جماعتیں ہوتی دیکھکر اسکو نہایت ناپسند کیا۔ ابن الہمام کے شاگرد کا قول لکھا ہے کہ ما یفعلہ اہل الحرمین من الصلوٰۃ بائمۃ متعددۃ وجماعات مترتبۃ مکروہ اتفاقًا جلد اول صفحہ ۳۸۹ ہر مسلمان کو چاہئے کہ ان سب تفریقات کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور خود کسی تفریق میں نہ آئے جو کام خدا اور رسول نے نہ فرمایا ہو انکو دین میں داخل نہ کرے۔

ج نمبر ۲۳۹ - فجر کی نماز میں دعا مانگنا جسکو دعا قنوت کہتے ہیں جائز ہے خصوصًا نزول وبا یا قحط وغیرہ کے وقت تو ضرور چاہئے۔

ج نمبر ۲۴۰ - اس میں علماء کا اختلاف ہے کوئی مرفوع حدیث صحیح اس بارہ میں فیصلہ کن ملتی نہیں اس لئے عرف عام پر رہیگا کہ جتنی مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں اُس میں قصر جائز ہے واجب نہیں۔

ج نمبر ۲۴۱ - ایسا شخص بہت بُرا کرتا ہے پس اُسکو بھائی بندوں کی طرح نرمی سے سمجھانا چاہئے نہ مانے تو بھی نہ چھوڑنا چاہئے۔

ج نمبر ۲۴۲ - لمبی جتنی ہو اولیٰ ہے بقدر چار انگشت کے لمبی رکھکر باقی کو کٹا دینا جائز ہے۔

س نمبر ۲۴۳ - کیا ہے حکم شرع شریف کا اس مسئلہ میں کہ خطبہ جمعہ میں اردو زبان میں پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے اور خطبہ کے وقت خطیب کو ہاتھ میں لاٹھی لینا بہتر ہے یا بغیر لاٹھی کے خطبہ پڑھنا بہتر ہے - اور منبر پر چڑھتے وقت جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ جب خطیب خطبہ کو چڑھتا ہے السلام علیکم کرنا سنت ہے یا نہ کرنا سنت ہے - بینوا توجروا

(محمد اویس از راجکوٹ صدر بازار)

ج نمبر ۲۴۳ - عربی پڑھ کر دیسی زبان میں یا جسے عام طور پر حاضرین سمجھ سکیں ترجمہ کرنا سنت بلکہ رکن خطبہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں قرآن مجید پڑھتے اور وعظ فرماتے تھے (مسلم) ہدایہ میں ہے یبدء قبل الخطبة الاولى بالتعوذ سرا ثم بحمد الله تعالى والثناء عليه والشهادتين والصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم والعظة والتذكير والقرءة (ذكر الجمعة) یعنی خطبہ میں بعد کلمہ شہادت اور درود کے وعظ و نصیحت کرے اور قرآن مجید پڑھے - پس اس طریق سے دیسی زبان میں وعظ کرے تو جائز ہے اور اگر صرف اردو ہی اردو پڑھے جس میں عربی الفاظ کا نام نہ ہو تو جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں قرآن مجید کا پڑھنا ترک ہوتا ہے۔ تعجب ہے بعض لوگ جو اپنی یا اپنے آبائی ایجادات کو سنت نبوی سے اچھا جانتے ہیں وہ خطبہ سے پہلے ممبر پر بیٹھ کر وعظ کہتے ہیں یہ وعظ دیسی زبان میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے ہیں جو محض عربی زبان میں ہوتا ہے گو تمام خطبہ قرآن مجید نہیں ہوتا بلکہ مصنوعی عبارات خلط ملط ہوتی ہیں مگر دیسی زبان نہیں ہوتی - افسوس ہے شریعت نے جو خطبہ وعظ و تذکیر کے لیے مقرر کیا تھا اسکو تو معطل بنا دیا گیا اور اس کی جگہ اپنی ایجاد کو پسند کیا گیا ہے - خطبہ پر کھڑے ہوتے ہو[ئے] السلام علیکم کہنا ثابت نہیں

س نمبر ۲۴۴ - قرآن مجید میں خداوند کریم نے زیادہ قسمیں کس لئے کی ہیں حالانکہ مطلب تو ایک ہی قسم سے طے ہو سکتا ہے - نعوذ باللہ عوام الناس تو زیادہ قسمیں کرنے والے کو کذب کیطرف منسوب کرتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ صاحب اس بات سے پاک ہے - اس کی وجہ بیان فرما دیں -

س نمبر ۲۴۵ - زیور کی زکوٰۃ دینی فرض ہے یا نہیں اور جو مویشی سوداگری کے لئے خرید کئے جائیں یعنی برائے نفع نکالنے کے نہ کسی استعمال دنیاوی کے انکی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

س نمبر ۲۴۶ - بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ دعا اور عبادت اور صدقہ کرنے سے عمر بڑھتی ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ جب کسی بشر کی عمر اپنی اجل پر پہنچ جاتی ہے تو آگے پیچھے نہیں کی جاتی - (کریم بخش خریدار ۸۹۱۰)

ج نمبر ۲۴۴ - قرآن مجید عربی زبان میں ہے اس لئے عرب کے محاورہ میں اسکا ہونا ضروری ہے عرب کے لوگوں میں اس قسم کی قسموں کا عام دستور بلکہ فصیح کلاموں میں موزوں تھا - قیس مجنون کا شعر ہے ؎

الا زعمت ليلى انني لا احبها

بلى وليال العشر والشفع والوتر

مندرجہ بالا شعر میں اس نے تین قسمیں کھائی ہیں پس قرآن مجید کی زیادہ قسموں سے مراد اگر یہ ہے کہ ایک ہی موقع پر زیادہ کیوں ہیں تو یہ جواب ہے کہ عرب کے علم ادب کے مطابق ہے اور اگر کثرت سے مراد یہ ہے کہ سارے قرآن میں بہت سی جگہ کیوں قسمیں آئی ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ تئیس سال کی مدت کے مقابلہ پر بہت نہیں - بلکہ کچھ بھی نہیں - قرآن مجید میں بھی حلاف (زیادہ قسمیں کھانے والے) کو برا کہا ہے لا تطع كل حلاف مهين مگر تئیس سال کی مدت میں چند ایک موقع پر حسب دستور عرب کے قسم کھانے سے کثرت لازم نہیں آتی -

ج نمبر ۲۴۵ - زیور کے زکوٰۃ کے متعلق علماء کا اختلاف ہے خاکسار راقم کے نزدیک فرض نہیں - ہاں مال تجارت پر زکوٰۃ ضروری ہے خواہ مویشی ہوں یا کچھ اور -

ج نمبر ۲۴۶ - اجل کے معنے وقت مقررہ کے ہیں جو وقت کسی کام کا ہے اگر خداوند تعالیٰ نے اس کو اپنے حکم سے پیچھے کر دیا تو پچھلا وقت ہی اجل ہو جائیگا جیسی مقدمہ کی پیشی کہ جو اس کی تاریخ مقرر ہو اس سے مؤخر کر دی جائے تو یہ مؤخر شدہ ہی اجل ہے مطلب آیت کا یہ ہے کہ مقررہ اجل کو کوئی مخلوق پیچھے نہیں کر سکتی لیکن خدا يمحو الله ما يشاء ويثبت - (سائل ہذا کا ایک سوال باقی ہے)

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں میں فرقہ بندی مٹانے کے لئے مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی نے یہ رسالہ لکھا ہے جو اپنے موضوع میں ایک خاص خوبی رکھتا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۲/

دفتر اہلحدیث امرتسر سے مل سکتا ہے

انتخاب الاخبار

کتوں کی موت: مرزا قادیانی کے مرید مرزا افضل بیگ اور اسکا بیٹا عبدالعزیز بیگ اور اسکا نواسا محمد فاضل ساکن بٹی ضلع لاہور تینوں طاعون سے مر گئے۔ تمام گھر ویران ہوگیا۔ مرزا کو الہام کیا گیا کر دعا کریں۔ جواب آیا کہ میں کس کس کے لئے دعا کروں (نامہ نگار۔ سنا مرزا جیو اسکو اب کیا تاویل کرو گے)

افسوس کہ اخبار انڈیا گوجرانوالہ کے مقابلہ میں لاہور کے ایک معزز اسلامی اخبار کے اڈیٹر بھی تنزل کر گئے۔ خدا انجام بخیر کرے۔

میرٹھ میں بھی ایک شخص عباد اللہ مرزائی طاعون سے مرا (نامہ نگار)

راہوں ضلع جالندھر میں ہندو مسلمانوں کا فساد ہوگیا تحقیق ہو رہی ہے۔ (کیا یہ ملک بھی ترقی کریگا)

قانون جدید جس سے پولٹیکل جلسوں کی بندش کی گئی ہے سرحدی پنجاب کے پانچ ضلعوں میں جاری ہوا ہے۔ لاہور، سیالکوٹ، لائل پور، راولپنڈی اور اٹک

امرتسر کی انجمن اسلامیہ، ہندو سبھا اور سکھوں کے دربار کے متولی نے سرکاری خیرخواہی میں اشتہار دئیے تھے۔ اُن کے جواب میں ایک اشتہار نکلا ہے جس میں تینوں کو دبایا ہے۔ خدا کی شان کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

ڈھاکہ کے قریب تھانہ نواب گنج سے ۳ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر پولیس نے اچانک چھاپہ مارا قلب سازوں کا ایک گروہ معہ بہت سے جعلی روپوں اور آلات قلب سازی کے گرفتار کیا

جہلم میں سودیشی تحریک کا جوش مٹ گیا۔ شہر جہلم کے باشندے انگریزی ساخت کے کپڑے اور شکر وغیرہ کا استعمال کرنے لگے۔ (سوڈا واٹر کا جوش تھا)

افواہ ہے کہ امیر صاحب کلکتہ میں ایک بنک جاری کرانا چاہتے ہیں تاکہ افغانوں کو تجارت میں آسانی ہو جائے۔

نواب صاحب ڈھاکہ کو گورنمنٹ نے ۳½ فیصدی سود سالانہ پر ۱۴ لاکھ روپے قرض دیکر انکو عارضی پریشانیوں سے نجات دی (مسلمان نوابوں کی انتظامی نااہلیت کا نتیجہ ہے کہ آخرکار گورنمنٹ سے سودی قرض لئے بغیر گزارہ نہ چل سکا۔ افسوس)

ہز میجسٹی امیر صاحب کابل اپنے مجوزہ طویل دورہ پر روانہ ہوکر ۱۲ ماہ حال کو قندہار میں رونق افروز ہوگئے۔ قندہار میں امیر صاحب کا ارادہ پندرہ روز یا ۳ ہفتہ تک قیام کرنیکا ہے۔

طاعون شکر ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۵ ماہ حال میں کل ہندوستان کی طاعونی اموات میں ہفتہ سابقہ کی نسبت ۱۴۰۱۹ موتوں کی کمی رہی۔ ہفتہ مذکور میں ۱۰۷۰۱ موتیں ہوئیں۔ کل صوبجات میں طاعون کی اموات میں نمایاں کمی ہوگئی۔ منجملہ ۱۰۷۰۱ کے پنجاب میں ۵۳۴۷ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۲۴۸۶ موتیں ہوئی تھیں۔ گویا پنجاب میں سات ہزار سے زیادہ اموات کی کمی رہی۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۰۳۸۱ موتیں طاعون سے ہوئیں۔ (کیا کرشن قادیانی کو لوگوں نے اب مان لیا ہے کہ طاعون کم ہوگیا۔ لف)

ایران گیلانات۔ تبریز۔ رشت۔ کرمان اور شیراز میں سخت فساد ہوئے۔ لوگ شاہ سے درخواست کرتے ہیں کہ آئین کو مستحکم کر دیا جائے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے اجیت سنگھ کے باپ کو بلا کر کہا ہے کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اسے تلاش نہ کرو گے۔ تو تمہارے مربعے جو سرکار نے تمہیں عطا کئے ہیں۔ چھین لئے جاویں گے۔

راولپنڈی کے مقدمات فساد کی تحقیقات کیلئے مسٹر ای۔ مارٹینو صاحب سشن جج دہلی بطور خاص مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں یہ بڑے تجربہ کار اور منصف مزاج ہیں۔

راولپنڈی میں کئی ملزم گم ہیں۔ جن کے نام وارنٹ ہیں۔ گرفتاری پر ۳۰۔۴۰ روپیہ کا انعام شایع کیا گیا

جالندھر کی تمام دیوانی عدالتیں بوجہ طاعون حسب الحکم چیف کورٹ دو ہفتہ کے لئے بند کی گئیں۔

دریافت
رسالہ جہاد
مصنفہ لیکھرام
کا کوئی جواب
لکھا گیا ہے
یا نہیں۔ اگر کسی
نے لکھا ہے
تو اسکے محل و
وقت سے اطلاع
دیجئے کیونکہ
میں نے جواب
لکھنا شروع
کیا ہے۔ اگر
کافی ہو چکا
تو میں نہ لکھوں
موحد راقم

تاکہ اسکا ... صاحب ... انتقال کر گئے ہیں مرحوم کے ورثا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرانی سے ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسری کالم میں ترجمہ کر کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا اله الا الله محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
〃 دوم۔ سورہ آل عمران ونساء۔ ۱۲
〃 سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام و اعراف ۱۲
〃 چہارم تا سورہ نحل ۱۲

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے معہ محصولڈاک صرف ۳

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قران کا مقابلہ تینوں کی اصلی عبارتیں نقل کر کے قران شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے قیمت معہ محصول ۸

اسلام و برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ ۴

چودہویں صدی کا مسیح۔ مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری۔ بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰ قیمت معہ محصول ۸

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۵

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ دہرمپال آریہ۔ جلد اول ۵ جلد دوئم ۶ جلد سوئم ۵ جلد چہارم ۶ ہرچہار جلد [illegible]

ترک اسلام بجواب ترک اسلام مصنفہ دہرمپال

الہامی کتاب وید اور قران کے الہامی ہونے پر مفصل [illegible]

بحث تناسخ۔ تناسخ کے رد میں آریوں سے مناظرہ [illegible] ہندوؤں۔ آریوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں [illegible] کا نزدیک [illegible]

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف ۲ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصولڈاک ۵ روپے

مومیائی جریان بسرعت۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل۔ دق اور ہر قسم کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنکی ہاں بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس کو ایک سال بالپرہیز استعمال کر کے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جوہر انسانی ضائع کر کے پچھتا رہے ہوں وہ اسکو استعمال کر کے طاقت پیدا کر سکتے ہیں۔ چوٹ لگتی ہی چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہوجاتا ہے۔ مباشرت کے ۳ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلی درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے۔ جو بچے کمزور ہوں وہ ان کو ایک رتی روزانہ کھلا کر دیکھیں کسقدر مضبوط بنا دیتی ہے۔ قیمت باایں ہمہ صفات صرف ۱۲ فی چھٹانک معہ محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ سل۔ دق۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ خون کی خرابیوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی خونی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو کر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کر کے دیکھیں قیمت معہ محصول ۱۲

سرمہ مقوی بصر اس کا ہر روز استعمال کرنا آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ دھند غبار کو رفع کرتا ہے۔ فی تولہ معہ محصولڈاک ۱۲

المشتہر عبد الرحمن سپرانٹنڈنٹ دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No 352.

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

ہے جو یہ مصطفےٰ کی گفتار * مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ہے تو نقل کیا ہے؟ * یاں موسم ...

جلد ۴ — نمبر ۳۱

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے	سالانہ	عـہ
والیان ریاست سے	”	ہے
رؤسا و جاگیرداران سے	”	للعہ
عام خریداروں سے	”	عا ۱۲
غیر ممالک سے	”	۵ شلنگ
”	ششماہی	۳ شلنگ
انڈیا والوں سے	”	عہ

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے *

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا *

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا *

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا *

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے *

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے *

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے *

امرتسر * یوم الجمعہ * مؤرخہ ۷ جون سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری

اہل فقہ جیت گیا

امرتسر کا ہفتی اخبار فخر کرتا ہے۔ کہ ہم اس کا جواب نہیں دیتے ہمارے خیال میں بھی اُس کا یہ زعم ایک حد تک صحیح ہے۔ کیونکہ اہل حدیث میں اُس کی بعض باتوں کا جواب قصداً نہیں دیا جاتا۔ مگر وہ کیسی ہوتی ہیں جو ذیل میں ہم بتلاتے ہیں۔

ایک تو وہ عیب شماری اور گالی گلوچ ہے جو خاص خاکسار کی ذات ستودہ صفات سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً اڈیٹر اہلحدیث کی ترکی تمام (۲۹ مارچ۔ ۵ اپریل وغیرہ) جاہل مجتہد۔ بے علم۔ محض لایعقل۔ مفسد۔ فتنہ پرداز وغیرہ۔ ان اوران جیسی باتوں کا جواب تو ہم نہ دیتے نہ دے سکتے نہ جائز جانتے ہیں۔

دوسری قسم کی وہ گالیاں ہیں جو خیریت سے کل قوم اہلحدیث کو اہل فقہ کے قلم سے نکلتی ہیں مثلاً نجدیوں کی مفسدانہ حرکت (۱۲ اپریل) منافق۔ گروہ منافقین وغیرہ (۱۵ مارچ۔ ۱۲ اپریل۔ ۱۰ مئی وغیرہ) چونکہ ایسی قومی حملوں کے جوابات دینے ہی کو اہلحدیث جاری ہوا ہے اس لئے آپکی دُرافشانی کے جوابات دیئے گئے۔ آپنے اہلحدیثوں کو منافق کہنے کی عام وجہ یہ لکھی تھی کہ یہ لوگ جب حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں اس لئے منافق ہیں (ملاحظہ ہو اہل فقہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم اوّل) اس کا جواب ۲۹ مارچ کے اہلحدیث میں دیا گیا کہ کسی خاص موقع پر قومی اتفاق کے رکھنے کو کسی مستحب امر کا ترک کردینا جائز ہے اس پر ایک حدیث اور اُستاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا قول نقل کیا تھا اور مفصل بتلایا تھا کہ اس قسم کے اعمال سے ایسا شخص بجائے مورد عتاب ہونے کے مورد عنایت ہے مگر بدعتی اور حق پسندی؟ آپنے ۱۲ اپریل کے پرچہ میں پھر ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "تصدیق ہوگیا کہ وہابی منافق ہیں" ہم نے سمجھا کہ شاید ہماری پیش کردہ حدیث کا کوئی معقول جواب دیکر اپنا مدعا ثابت کیا ہوگا مگر جونہی ہم نے وہ مضمون پڑھا تو مولوی رُوم مرحوم کا شعر یاد آیا ؎

گر مقلد صد دلیل و صد بیاں * در میاں آرد نہ دارد ہیچ جاں

حرام ہے کہ ہماری پیش کردہ حدیث یا قول کا بھولے سے بھی نام لیا ہو بلکہ محض معزز اڈیٹر شحنہ ہند کو کوس کوس کر چپ ہوگئے۔ اس سے بعد ہم نے سمجھا کہ چیا میں آکر شاید آئندہ کو یہ خطاب منسوخ کردیں مگر جونہی ۱۰ مئی کا پرچہ پہونچا تو اُس کے صفحہ ۲ پر کیا دیکھتے ہیں کہ آپنے مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "ایک نئی منافقانہ چال" خیریت سے یہ عنوان دیکر آپ لکھتے ہیں:۔

"گروہ منافقین نے اپنی جماعت کو خوش کرنے کے لئے ایک اور منافقانہ چال اختیار کی ہے دیکھئے ایک نمبر گروہ منافقین لکھکر لکھا ہے کہ) کیا اڈیٹر اہلحدیث بتا سکتا ہے کہ کسی مسلمان کا منافق بنجانا یا کسی وہابی کا مسلمان ہوجانا مذہب کے صدق وکذب پر اثر ڈال سکتا ہے؟"

دیکھئے! کس استقلال سے اہلحدیثوں کو گروہ منافقین لکھتا ہے گویا کہ بدعتوں کی گھر کی یونیورسٹی نے اہلحدیثوں کے لئے یہ ڈپلومی منظور کرلی ہے۔ بلا سے کہئے مگر جس بنا پر اس نے یہ خطاب تجویز کیا تھا جب اس کا جواب دیا گیا تو جبتک اس کا جواب معقول نہ دیتا کیا شرم وحیا اس کو اجازت دیتی تھی کہ دوبارہ منہ پر وہی لاتا جس کا جواب دیا گیا۔ اسی لئے ہمارے مکرم دوست جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اڈیٹر اہل فقہ کو سمجھایا چنانچہ شاہ صاحب کے خط کا ذکر اس نے ۲۹ مارچ کے پرچے میں خود ہی کیا ہے لکھا ہے۔

"حضرت مولانا (سلیمان) خاکسار کو بذریعہ ایک عنایت نامہ کے نصیحت فرماتے ہیں کہ اخبار کو ذاتیات سے پاک وصاف رکھنا ضروری ہے جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ تم پر ذاتی حملے ہوں ان کا جواب بھی نہ دو اور صبر سے کام لو اسکا نتیجہ اچھا ہوگا اور اخبار کو حد سے زیادہ مہذب رکھو۔ یہ خط درج کرکے آپ وعدہ کرتے ہیں کہ، اب غیر مقلد جسقدر چاہیں گالیاں دیا کریں میں انشاء اللہ اپنے مخدوم ناصح کی مشفقانہ نصیحت پر کاربند رہونگا"

مگر افسوس کہ اس وعدہ کا ایفا آپ نے ایک اشاعت تک بھی نہ کیا جن لوگوں کے پاس اہل فقہ کا فائل ہے وہ ۲۹ مارچ کے بعد کے پرچے اٹھا کر دیکھیں کہ کیسی کیسی مغلظ گالیاں شخصی اور قومی چن چن کر دی ہیں۔ ۱۰ مئی کے پرچے سے ابھی ہم نے حوالہ نقل کیا ہے کہ اہلحدیثوں کا نام ہی گروہ منافقین رکھا ہے۔

اہل فقہ کے حامیو! بتلا سکتے ہو کہ تمہارا ہادی اور راہ نما اور مخز قوم اور افتخار مذہب یعنی اڈیٹر اہل فقہ کیا کچھ کر رہا ہے اور کہاں تک تمہاری جیب کترنے کے علاوہ تمہاری عقل اور دیانت بھی تم سے چھینتا ہے اور قیمت اور امداد لیکر تمہیں دیتا کیا ہے؟ یہ کہ اہلحدیث کے پیش کردہ دلائل کا جواب دینے سے جی چرا کر محض گالیاں سناتا ہے اور پھر الٹی شکایت کرتا ہے۔ آہ کیا سچ ہے

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
نا طاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

کیا مذہب حنفی کی ماہیت یہی ہے واللہ اگر یہی ہے تو سچ جانو۔ اگر مانند شبہ مانند شبہ دیگر نمی ماند۔

اہل فقہ کمپنی کے امرتسری ممبرو! ایمان سے ہمیں بتلاؤ کہ ہمارے وکیل نے تمہارے مذہب کی کہاں تک عزت رکھی ہے اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا کیا جواب دیا ہے؟ کیا ہماری پیش کردہ حدیث اور قول کو چھوا بھی؟ واللہ تمہارے حال پر ہمیں رحم آتا ہے کہ تم لوگ بے خبری میں مارے جا رہے ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ اڈیٹر کو بدستور دکانوں کی گھڑی پر رکھواؤ اور اخبار کسی لائق حنفی مولوی کے سپرد کردو تاکہ لطف بھی ہو اور ہم بھی جانیں کہ ہم کس کے مقابلہ پر لکھ رہے ہیں۔

بدعتی کمپنی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم ہماری نصیحت کو مخالفانہ سمجھو گے مگر تم جناب شاہ سلیمان صاحب کی تحریر کو تو غور سے پڑھو۔ خیر ہم نے تمہیں ایک معقول تجویز بتلائی ہے اب عمل کرنا نہ کرنا تمہارے اختیار۔

آئیے! اب ہم تمکو منافق کی تحقیق بتلائیں۔ منافق دو قسم پر ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو دل میں تو کفر رکھتے ہوں مگر زبان پر اسلام جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ تھے جنکی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ یعنی بعض لوگ ایمان کا دعوی کرتے ہیں مگر ایماندار نہیں ہیں ایسے لوگوں کو منافق فی العقیدہ کہتے ہیں اس قسم کے لوگوں کی نسبت اب فیصلہ ہے کہ آج کل نہیں ہیں کیونکہ اس آزادی کے زمانہ میں کسی کو کیا ضرورت کہ دل میں کفر رکھکر بظاہر کلمہ اسلام پڑھے جبکہ کفر کی اشاعت اسلام سے زیادہ ہے۔

دوسری قسم کے منافق وہ ہیں جن کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ چار خصلتیں جس میں ہوں وہ منافق ہے اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر یعنے امانت میں خیانت کرے۔ جھوٹ بولے۔ وعدہ خلافی کرے۔ لڑائی میں گالیاں دے۔ غرض اس حدیث میں ان چاروں کو ذکر کرنے سے یا تو مخصوص ان چاروں پر حکم ہے۔ یا یہ تمثیل ہیں اور مراد سب کبیرہ گناہ ہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے وہ منافق ہے مگر اس کو منافق فی العمل کہتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کبائر کا ارتکاب کس قوم میں زیادہ ہے۔ یعنی مقلدوں میں یا غیر مقلدوں میں۔ کچھ شک نہیں کہ بھنگ خانوں۔ شراب خانوں میں جتنے ہیں سب حنفی کہلاتے ہیں۔ بلکہ بازاروں کی رنڈیاں اور بھڑوے سب حنفی کہلاتی ہیں قبروں کے مجاور سب حنفی بنتے ہیں۔ قبروں کے گدی نشین تو حنفی [illegible] ہی ہیں

ڈوم - ڈھالی - میراسی اور جتنے جرائم پیشہ ہیں سب کا مذہب حنفی ہے اگیا دنہیں تو مردم شماری کی رپورٹ دیکھ لو جس پر اہل فقہ کو بھی ناز ہے کہ ہماری تعداد زیادہ ہے جیلخانوں میں جاؤ تو منتفی ہیں - ہندو پیشوں کو دیکھو جنہیں جھوٹ کا کچھ شمار ہی نہیں یعنی بیرسٹر - وکیل - مختار - عرائض نویس وغیرہ سب حنفی ہیں - قبروں پر عرس کرنے والے - ڈاڑھی منڈا کر مولود خوانی کرنے والے سب حنفی کہلاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

لطیفہ - مدت کا ذکر ہے امرتسر میں ایک رنڈی پر کسی نے عدالت میں دعویٰ کیا - گواہوں میں ایک اہلحدیث مولوی بھی تھا - سماعت کے وقت انہوں (؟) نے بھی کچھ دخل دیا - رنڈی نے جھنجلا کر کہا - تم وہابی کو کیا مطلب ہم حنفی آپس میں جو چاہیں کریں - واہ ری تیری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس اب بتلاؤ کہ مرتکب کبائر کون لوگ زیادہ ہیں پھر بموجب حدیث شریف جو اگر کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں وہ منافق ہیں یا کوئی اور - مگر شمار کرتے وقت مناسب ہے کہ اڈیٹر اہل فقہ سے نمبر شروع ہو کیونکہ اس نے جناب شاہ سلیمان صاحب کی تحریری وعدہ کیا تھا جس کو تحریری ہی میں توڑا اس لئے ہم کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ شاہ کے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

ہمارے امرتسری بدعتی دوستو! ہماری تحریر سے اگر رنجیدہ ہو تو تم ہی انصاف سے کہو کہ تمکو اگر منافق کہا جائے اور بات بات پر تمہارا نام منافق رکھا جائے تو تمہیں کہاں تک رنج ہوگا پھر یہ رنجیدہ القاب اہلحدیثوں کے لئے تم کس خوشی سے سنتے ہو - غور تو کرو ؎

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے * تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

مولوی چکڑالوی اہل قرآن جواب دیں

لاہور میں ایک فرقہ اہل قرآن ہے جسکا رہبر یا لیڈر مولوی عبداللہ چکڑالوی ہے انکا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کے سوا کسی کتاب کی ضرورت نہیں نہ حدیث کی نہ فقہ کی اور احکام مذہبی سب کے سب قرآن مجید میں مذکور ہیں انہوں نے نماز بھی اپنی الگ بنائی ہے اور ایک رسالہ بھی نماز کے متعلق لکھا ہے جسکا جواب ہم نے دلیل الفرقان میں مفصل دیا ہے خیر اسکا تو یہاں ذکر نہیں بلکہ مطلب ہمیں یہ ہے کہ آپ کا یہ فتوےٰ ہے کہ جو کوئی ہماری بنائی ہوئی نماز بموجب قول اُن کے قرآنی نماز نہ پڑھے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے ہم پوچھتے ہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق کوئی آیت قرآن مجید میں ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھو اور فلاں شخص کے پیچھے نہ پڑھو کیونکہ یہ ایک مذہبی اور دینی حکم ہے حکم بھی ایسا ضروری کہ سب سے مقدم - پس اگر کوئی آیت اس مسئلہ کے متعلق ہے تو مہربانی کر کے جواب تحریر فرماویں اور اگر نہیں ہے تو اقرار کریں مگر یاد رہے کہ ہم آپکا قیاس نہ سنیں گے بلکہ صاف آیت لیں گے جس میں یہ ذکر ہو کہ ایسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اور ایسوں کے ساتھ نہ پڑھو کیونکہ آپکا اصول ہے کہ قرآن مجید میں سب احکام مفصل اور مبین ہیں پس مہربانی سے اسکا جواب جلدی مرحمت ہو -

چند ایک شیعی سوال

اگرچہ شیعوں کے سوالات ماشاءاللہ سب لوگ جانتے ہیں خصوصاً اُن کے قبلہ وکعبہ اڈیٹر اصلاح کے کہنے ہیں ہم نے کسی شیعی سوال کو نقل کرنا بے فائدہ ہے مگر چونکہ ایک دوست مدت سے متقاضی ہیں اس لئے اُن کے سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات ہم دیتے ہیں -

ناظرین بغور سنیں - اڈیٹر

سوال نمبر (۱) جبکہ حضرت علی علیہ السلام ہر فضیلت ولیاقت ذاتی وصفاتی میں خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان سے بدرجہا بہتر تھے تو کیا وجہ ہے کہ حضرت علی کو خلیفہ بلافصل نہ مانا جائے اور نمبر چہارم میں کیوں انکو تجویز کیا گیا ؟

جواب نمبر (۱) اس کا ثبوت نہیں کہ حضرت علی من کل الوجوہ افضل تھے کوئی آیت یا حدیث ہو تو پیش کرو -

سوال نمبر ۲ - جبکہ اصحاب ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان اہل سنت کی کتب یعنی صحیح مسلم وصحیح بخاری و ترمذی ومشکوٰۃ وغیرہ سے ظالم وغاصب ودغاباز وخائن ثابت ہیں تو ایسے لوگ جنہیں یہ صفات ہوں خلافت کے قابل کیوں ہیں اور درود میں جو حضرت نے بتایا اسکے لئے مخصوص ہے شامل کیوں کئے جاتے ہیں ؟

جواب نمبر ۲ - بالکل غلط ہے محض جھوٹ ہے - کذب ہے - افترا ہے - درود میں آل کا ذکر ہے مخصوص انکا ذکر کہاں ہے -

سوال نمبر ۳ ۔ زمین فدک کے جھگڑے کے بعد جناب حضرت فاطمہؓ جن کے بارے میں جناب رسول خدا کی یہ حدیث ہو کہ جس نے فاطمہ کو رنجیدہ کیا اُس نے مجھے رنجیدہ کیا ۔ اور جس نے مجھے رنجیدہ کیا اُس نے خدا کو رنجیدہ کیا اور وہ کافر ہے حضرت ابوبکر سے چھ ماہ تک ایسی ناراض رہیں کہ صورت بھی نہ دیکھی ۔ اور وقت انتقال وصیت فرماگئیں کہ ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا حالانکہ مسلمان کو مسلمان سے تین دن سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہو تو اس صورت میں دونوں میں سے کون مسلمان جانا جاوے ؟

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت فاطمہ کو حضرت ابوبکرؓ نے رنجیدہ کیا نہ وہ رنجیدہ ہوئیں نہ انہوں نے کسی کے پاس اپنا رنج ظاہر کیا ۔ بلکہ راوی نے محض اپنے فہم سے سمجھ لیا کہ فاطمہ خفا ہیں پھر اس پر یاروں نے حاشیہ لگائے ورنہ دراصل بات بالکل خفیف سی تھی جو عموماً بڑے بڑے قریبی رشتوں میں بھی ہوجایا کرتی ہیں لیکن دونوں حضرات مسلمان تھے بلکہ مسلمانوں کے نورعین ۔ ہاں یہ مسئلہ بھی صحیح نہیں کہ تین دن سے زیادہ کینہ رکھنا داخل کفر ہے ۔ گناہ بیشک ہے حضرت فاطمہ کی وصیت کا ثبوت نہیں ۔

سوال نمبر ۴ ۔ خلافت اصحاب ثلاثہ حق تھی یا ناحق یعنی منجانب اللہ تھی یا پنچایتی ؟

جواب نمبر ۴ ۔ جو کام شریعت کے منشا کے مطابق ہو اُس کو منجانب اللہ کہا جاتا ہے پس خلافت حضرات ثلاثہ ان معنے سے منجانب اللہ تھی کیونکہ قرآن مجید میں حکم ہے اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے کام مشورے سے کیا کریں چونکہ حضرات ثلاثہ کی خلافت مشورہ سے ہوئی تھی اس لئے منجانب اللہ کہنا چاہئے اور پنچایتی بھی تھی ۔

سوال نمبر ۵ ۔ وقت انتقال زبانی وصیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کون مانع ہوا ۔ اور حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ کس نے کہا ۔ اور لفظ لَيَهْجُرُ یعنے اس مرد اعرابی کو ہذیان ہے رسول خدا کی نسبت جسکو خدا نے بہترین پس دلکہ کے لقب سے یاد فرمایا ہے کس نے کہا اور ایسے کہنے والیکو ہم کیا کہنے کو قابل ہیں ؟

جواب نمبر ۵ ۔ لفظ لیہجر عربی میں ایک معمولی لفظ ہے جو ہر ایک بیمار کے ہذیان پر بولا جاتا ہے جب وہ شدت تکلیف سے کچھ بڑبڑاتا ہے خواہ وہ معمولی روزمرہ کی باتیں ہوں یا غیر معمولی ۔ اعرابی کا لفظ یاروں کی ایجاد ہے حضرت عمرؓ نہیں کہا پس ایسا شخص کسی طرح سے مجرم نہیں ۔ اگر مجرم ہوتا تو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اُس پر خفا نہ ہوتے جبکہ وہ آنحضرت خفا ہوئے اور اُس شخص کو اپنی

نیت کے لحاظ سے معذور فرمایا تو ہم تم کون ہیں دخل دینے والے ۔

سوال نمبر ۶ ۔ جیش زید بن اُسامہ سے تخلف کرنے والوں پر جناب رسول خدا نے لعن کی ہے وہ تخلف کرنے والے کون تھے ؟

جواب نمبر ۶ ۔ آنحضرت نے جس وقت جیش اسامہ تیار کی تھی اُس وقت حضرت ابوبکر ۔ عمر محکوم تھے لیکن جونہی آنحضرت نے انتقال فرمایا اور گورنمنٹ بدل گئی تو یہ دونوں حضرات بجائے محکوم ہونے کے ایک تو خلیفہ ہوگئے دوسرے مشیر اعلیٰ ۔ اس لئے تخلف ممنوع ان کے حق میں بدل گیا کیونکہ خلیفہ اور اُس کے مشیر اعلیٰ کا صدر مقام میں رہنا اس سے زیادہ ضروری تھا جتنا ۱۹۴۰ء کی لڑائی میں سلطان روم اور اُن کے وزراء کا قسطنطنیہ میں ٹھیرنا ضروری تھا ۔ تاہم حضرت ابوبکر نے حکم نبوی کی پوری تعمیل کی کہ سب سے پہلا کام جو صدیق اکبر نے کیا وہ جیش اسامہ تھا باوجودیکہ مدینہ میں فوج کی ضرورت دیکھکر مشیروں نے اس بات پر زور دیا ۔ کہ جیش اسامہ کو ملتوی کیا جائے مگر صدیق بضد ہوئے کہ جس کام کو حضورؐ نے کرنے کا ارادہ فرمایا تھا ممکن نہیں کہ میں اُسکو نہ کروں اس لئے پہلا کام جو کیا وہ جیش اسامہ تھا ۔ یہی دینداری کا تقاضا ہے اس کی مثال بعینہ یہی ہے کہ نماز میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے مگر امام کا وضو ٹوٹ جائے اور مقتدیوں میں سے کوئی شخص امام کے قائم مقام ہوکر نماز پڑھائے تو اب یہ مقتدی جو حالت موجودہ میں امام ہے اُن احکام کا پابند نہ ہوگا جو بحالت مقتدی ہونے کے اُسپر عائد تھے ۔ کیونکہ اب یہ خود امام ہے لیکن شیعوں کی ہٹ دھرمی چاہتی ہو کہ اس وقت بھی وہ مقتدی کے حکم میں ہے ۔

سوال نمبر ۷ ۔ واقعہ جنگ جمل جس میں کہ حضرت عائشہ حضرت علی سے لڑیں ہیں اور حالانکہ یہ جانتی تھیں کہ جناب رسول خدا نے یہ فرمایا تھا کہ یا علی جو لڑا تجھ سے وہ لڑا مجھ سے اور جو لڑا مجھ سے وہ لڑا خدا سے بس وہ کافر ہو ۔ اب اس صورت میں ہم کس کو کافر جانیں ۔ معاذاللہ حضرت عائشہ کو یا معاذاللہ حضرت علی کو ؟

جواب نمبر ۷ ۔ یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں نہ اس مضمون کی کوئی آیت ہے نہ حدیث ۔ سچ پوچھو تو انہی خوش اعتقادیوں نے مسلمانوں کو کھویا ایسی خدا فرماتا ہے يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ اے کتاب والو! دین میں کوئی بات ناحق زیادتی کی مت کہا کرو ۔

سوال نمبر ۸ ۔ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ میں نے ایک روز جناب رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ مردوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں ۔ فرمایا علی کو ۔

پھر پوچھا کہ عورتوں میں کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا فاطمہ کو۔ پھر کہا کہ اصحاب میں آپ کس کو عزیز رکھتے ہیں فرمایا کہ اصحاب میرے چار ہیں (۱) سلمان (۲) مقداد (۳) ابوذر (۴) عمار یاسر۔ اور ان اصحاب ثلاثہ میں سے کسی کا نام نہیں لیا۔ اب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو واقعی اصحاب نہ تھے یا حضرت عائشہ جھوٹ فرماتی ہیں یا قول جناب رسول خدا کا غلط ہوگا۔

جواب نمبر ۸ - حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آنحضرت کو کون زیادہ محبوب تھا۔ کہا ابوبکر۔ پوچھا گیا پھر کون۔ کہا عمر۔ پوچھا گیا پھر کون۔ کہا ابوعبیدہ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا پھر کون پھر خاموش ہوگئیں (ترمذی)

سوال نمبر ۹ - آیات قرآنی و احادیث نبوی کے شیعہ منکر ہیں یا سنی اور حق پر کون ہے؟

جواب نمبر ۹ - احادیث کے تو فریقین منکر ہیں یعنی شیعوں کی روایات کو سنی صحیح نہیں جانتے اور سنیوں کی روایات شیعہ صحیح نہیں مانتے مگر قرآن مجید کو دونوں فریق مانتے ہیں گو معنے اور تفسیر کرنے میں دونوں کا اختلاف ہے سو یہ اور بات ہے اس کی صحت و غلطی معلوم ہو سکتی ہے۔ حق پر وہی فریق ہے جو بدگو نہیں۔

سوال نمبر ۱۰ - انسان سے جو گناہ اور افعال صادر ہوتے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں یا انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے اور خدا عادل ہے یا ظالم؟

جواب نمبر ۱۰ - انسان سے جو اعمال سرزد ہوتے ہیں اُس کے ارادے سے (جو عطیہ الٰہی ہے) سرزد ہوتے ہیں اس لئے خدا عادل ہے اور نہ ظالم۔

سوال نمبر ۱۱ - مذہب سنی و شیعہ کب سے جاری ہوا اور کون انکا بانی ہے اور باوصف کلمہ گوئی باہم دشمن کیوں ہیں؟

جواب نمبر ۱۱ - مذہب سنی تو وہی ہے جو آنحضرت نے مسلمانوں کو سکھایا مگر اس میں اتنا ہی حصہ جو سنت سے تعلق رکھتا ہے لیکن جو اس میں حاشیے لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں مثلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کون نہیں جانتا کہ ان اماموں سے بعد کی یہ نسبتیں ہیں۔ سنی مذہب انکا ذمہ وار نہیں۔ شیعہ مذہب ابتدا میں پولیٹیکل اختلاف کے رنگ میں تھا۔ بعد میں مذہبی رنگت میں آکر فریق مذہب بن گیا۔ باہمی دشمنی بیوقوفی کا نتیجہ ہے۔

سوال نمبر ۱۲ - حرامی کا حلالی سے اچھا ہونا کیوں اہل سنت سے ثبوت ہے؟

جواب نمبر ۱۲ - حرامی کو محض حرامی ہونے کی حیثیت سے کوئی اچھا نہیں کہتا بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ حرامی اگر بالغ ہو کر کام اچھے کرے نیک اعمال ہو اور صلاحیت اختیار کرے اور حلالی بداعمال ہو تو اس حلالی سے وہ حرامی اچھا ہے کیونکہ قرآن مجید کا عام اصول ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی خدا کے ہاں وہی معزز ہے جو خود متقی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے ؎

ان الفتیٰ من قال ھا انا ذا ✦ لیس الفتیٰ من قال کان ابی

جس کو شیخ سعدی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر ✦ گل از خار است ابراہیم از آزر

سوال نمبر ۱۳ - حضرت عمر کا اپنے ایمان اور حضرت رسول خدا کی رسالت پر شک بعد اسلام قبول کرنے کے کیوں ہوا؟

جواب نمبر ۱۳ - کبھی نہیں ہوا۔ ثبوت لاؤ محض یاروں کی بدگمانی ہے۔

سوال نمبر ۱۴ - ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی موجودگی میں بمقام غدیر رسالتمآب نے کیا اعلان کیا اور جناب علی کو ولیعہدی پر امہات المومنین و حضرت عمر کا مبارکباد دینا کتبہائے اہل سنت سے ثبوت ہے پھر آنکو خلیفہ بلافصل کیوں نہ مانا جاوے؟ (سید سعید علی واسطی ماسٹر قصبہ پنڈراول ضلع بلندشہر)

جواب نمبر ۱۴ - محض بے لطف جھوٹ ہے اصل یہ ہے کہ شیعہ ایک لفظ کو معنے اپنے پاس سے گھڑ لیتے ہیں تو پھر اُس لفظ کو وہ معنے پہنا کر ایسا مشہور کرتے ہیں کہ گویا خود رسالت مآب نے وہ لفظ بس اُنہی معنے میں استعمال فرمایا ہے حالانکہ غلط ہے حضور نے حضرت علی کی نسبت اتنا فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ مولا کے معنے محبوب کے بھی اور والی امور یعنی سلطان کے بھی ہیں اب بنظر انصاف دیکھنا یہ ہے کہ اس جگہ مولا کے لفظ سے کیا مراد ہے سلطان یا محبوب۔ دُور جانے کی بھی حاجت نہیں خود اسی حدیث میں یہ لفظ ہیں اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنے آنحضرت نے بعد فرمانے کلام سابق کے یہ دعا کی کہ اے اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اُس کو دوست رکھ اور جو علی سے بغض رکھے تو اُس سے بغض رکھ۔ یہ آخری الفاظ صاف کہہ رہے ہیں کہ مولا سے مراد محبوب ہے۔ سو اہل سنت علی کو محبوب جانتے ہیں کہئے کون حدیث کا منکر ہے۔ یہ تو دراصل سب اپنے خیالات کا انعکاس ہے ؎

دل کی آئینہ میں ہے تصویر یار ✦ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مصر میں مولود کی مخالفت

مصر کے نامور اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار القاہرہ کی ایک مجلس مولود پر ریمارک کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ مولود کی مجلسیں تمام ممالک اسلامیہ

میں منعقد کیجاتی ہیں۔ مگر ان مجالس کا منعقد کرنا کوئی مذہبی فعل نہیں ہے بلکہ اسکا اصلی مقصد یہ ہے کہ آنحضرت کی مقدس زندگی کے حالات لوگوں کو سنائے جائیں اور اس طرح آنحضرت کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کی جائے اور ان کو معلوم کرایا جائے کہ آنحضرت کی بعثت سے آپ پر خدا نے اپنی کیسی رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں۔ میری رائے میں اگر اس غرض کے لئے یوم ولادت نبوی کی جگہ جنگ بدر کا دن بطور یادگار کے قائم کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں اسلام کو بت پرستی اور شرک پر غلبہ حاصل ہوا اور مسلمانوں کے قدم جم گئے مجھکو افسوس ہے کہ جو اصلی غرض مولود کی مجلسوں سے تھی وہ فوت ہو گئی ہے۔ وہ غرض نہ تو اس طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ مجلسوں کو جھاڑ فانوس اور روشنی کے سامانوں سے آراستہ کیا جائے نہ اس طرح کہ لوگوں کو پھولوں کے ہار پہنائے جائیں اور ان کی پوشاکوں میں عطر ملا جائے نہ اس طرح کہ پرتکلف کھانے لوگوں کو کھلائے جائیں یا انکو لذیذ مٹھائیاں اور خوش ذائقہ میوے تقسیم کئے جائیں۔ نہ اس طرح کہ غزل نما نعتیں اور مناجاتیں گا گا کر سنائی جائیں اور انپر بار بار درود کی آوازیں بلند کی جائیں اور آنحضرت کی ولادت کے متعلق عجیب و غریب افسانے لوگوں کو سنائے جائیں بلکہ جو اصلی مقصد اور خاص غرض ان مجلسوں سے ہے وہ اس کا حاصل ہونا صرف اس طرح ممکن ہے کہ نبوت کے شاندار کارنامے مؤثر الفاظ میں سنائے جائیں اور ان تکلیفوں اور محنتوں کی تفصیل کی جائے جو اسلام کے پھیلانے میں آنحضرت کو اور آپ کے دوستوں کو جھیلنی پڑیں اور شرح طور پر بیان کیا جائے کہ آنحضرت نے مسلمانوں کو کیا تعلیم دی اور اس تعلیم نے ان میں کیا تبدیلیاں پیدا کیں اور آپ کی بعثت سے پہلے اہل عرب کے اخلاق اور معاشرت کی کیا حالت تھی اگر ہر مجلس مولود کے لئے کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جو آنحضرت کی پاک زندگی کے حالات و واقعات اور آپ کی تعلیم و تلقین پر مؤثر پیرایہ اور فصیح و بلیغ طرز بیان میں تقریر نہ دے سکے تو ایسی خاص کتابیں تیار کر دی جائیں جنہیں نہایت عمدگی اور خوبی سے یہ تمام باتیں درج ہوں اور جنکی عبارت سلیس اور دلگداز ہو تاکہ وہ ایسے موقعوں پر کام آسکیں۔ اگر ایسا کیا جائیگا تو اسلام کی اصلی روحانیت مسلمانوں میں پیدا ہو جائیگی اور مذہبی اور قومی جوش ان کے دلوں میں موجزن ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ترکی فوجی افسر ایک مجلس مولود میں شریک ہوا اور اس نے دیکھا کہ خوش آواز لڑکے غزل نما نعتیں گا رہے ہیں اور آنحضرت کا اسم مبارک ادل بدل بدل کر زبان پر لاتے ہیں اس نے حیران ہو کر پوچھا۔ اس حرکت سے کیا مطلب ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ رسول خدا کی تعریف ہے۔ اس نے کہا: میرا نام زیوار ہے۔ اگر کوئی شخص میری تعریف گائے اور میرا نام آواز بدل بدل کر زیوار۔ زیوارا۔ زیوار وغیرہ شکلوں میں ادا کرے۔ تو مجھے یقیناً اس کی یہ حرکت مکروہ معلوم ہوگی اور میں اسکو گھر سے باہر دھکے دیکر نکال دونگا۔ پھر اس بوڑھے ترک افسر نے کہا۔ اگر کوئی شاعر میری شان میں کوئی غزل لکھکر لائے اور اس میں مجھکو معشوق بناکر خطاب کرے اور میرے خط و خال اور زلف و کمر کی تعریف کرے اور میرے وصال کا اشتیاق ظاہر کرے تو اس کا یہ بیان پہلے سے بھی زیادہ مکروہ معلوم ہوگا اور یقین ہے کہ میں اس کو سخت سزا دونگا اور ہرگز ان لغویات کا تحمل نہ کر سکونگا۔ (انسٹیٹیوٹ گزٹ)

وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات

ہماری جماعت اہلحدیث کے قابل فخر مولانا علی نعمت صاحب پھلواروی نے وحدۃ الوجود کے متعلق جوابات بھیجے ہیں جو درج ذیل ہیں چونکہ اس مسئلہ کے بیان میں منطقی اصطلاحات کا ذکر خواہ مخواہ آ جاتا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ عام اردو خواں اسے بخوبی نہ سمجھ سکیں گے۔ ایڈیٹر

جوابات سیزدہ سوالات متعلقہ وحدۃ الوجود مندرجہ اہلحدیث ۵ اپریل

جب تک اسلام کا دل بالا رہا سارے اسرار باطنیہ باطن ہی میں مخفی رہے نہ کسی کو تکلم میں ان کے افشاء کا موقعہ ملا اور نہ شرع میں اعلان کی مجال ہوئی۔ اگر اظہار انکا معتقد فیہ پر کیا بھی جاتا تھا تو درخانہ کو قفل بند کرکے کلید قفل کو زیر زانو دبا کر۔ ع

چو لحد آن شب وصل ڈر لگا ہی رہا + کہیں رقیبوں کو اس راز کی خبر نہ ملے

بہر حال بسبب غلبہ و دبدبہ ملت زمانہ دراز تک تلقین رازہائے خفیہ سینہ بسینہ ہی ہوتی رہی پھر جیسے جیسے بسبب مداہنت علماء و حکام دین میں ضعف آتا گیا۔ کشف اسرار صدریہ پر جرأت بڑھتی چلی۔ یہانتک کہ جو غالب تھا مغلوب ہو گیا اور جو مغلوب تھا غالب اور جو ظاہر تھا باطن بنا اور جو باطن تھا ظاہر۔ اس کے بعد کیا کہنا ہے۔ ع قاف تا قاف صدائے انا الحق دم زد۔ جسکا نتیجہ یہ پیش نظر ہے کہ توحید معبود مفقود۔ اور طریقہ تقرب و مدار سلوک یہی توحید وجود ہے یا توحید شہود۔ ہر سینہ میں انہیں کا خروش ہے وہر دل میں انہیں کا جوش ہے۔ عالم و امی انہیں کا سرگرم حمایت ہے انہیں کا اثبات۔ انہیں کی اشاعت عین سعادت ہے سب تو مشتبین کی صدائے ھل من مبارز ہی بلند ہو رہی تھی چنانچہ اخبار اہلحدیث

گے پرچہ ۵ اپریل میں تیرہ سوالات بطلب جوابات کسی صاحب دل کیطرف سے چھپکر شائع ہوئے - اڈیٹر صاحب ام مجدہ نے مفت مجھے تکلیف حل و نقض کی دی ورنہ مَیں تو اس مسئلہ میں کانوں سے سبھوں کی تقریر سنتا تھا اور آنکھوں سے مختلف تحریر دیکھتا تھا پر خود دم بخود ساکت رہتا تھا - اپنی حالت تھی تو یہی تھی اور ہے تو یہی ہے ؎

بانیم وتحیرہ خوشی ✤ آفاق ہمہ بگفتگویش

مگر تعمیلا للارشاد اُن کے قلم فرسائی کرنی ہی پڑی لیکن تحریر جوابات سے پہلے بعض امور کی حضرت سائل علامہ کی خدمت میں التماس ضروری ہے جنکا ماننا انپر حتم ہے اوّل یہ کہ اجوبہ خواہ اسولہ جدیدہ جو آپ آئندہ لکھیں اگر مسلک تعقل کریں تو علوم عقلیہ مدونہ کے ضوابط منضبط کی اتباع تھوڑی ضرور کرلیں اور اگر تشت ذیل نقل کریں تو اصول استنباط متداولہ کے پوری پابند ہولیں - اور اگر وجدانیات ہی سے کام لیں تو برائے خدا اپنا وجدان نہو بلکہ ہو تو وجدان حذاق صوفیہ وجودیہ کا ہو جیسے محی الدین اکبر رحمۃ اللہ علیہ وابن فارض وعفیف تلمسانی وصدر قونوی وذوالی وغیرہ وغیرہ - دوم یہ کہ تقریر پراگندہ نہو - جدل وصناعۃ میزان کے قواعد کی مراعات تا متر ملحوظ رہے تو حضرات وجودیہ اس مسئلہ وحدت کو وراء طور عقل فرمایا کرتے ہیں اور سوالات مطبوعہ بھی کچھ وراء طور عقل ہی ہیں تو آئے دن اگر یہی انداز تحریر سائل علامہ کا رہیگا سمجھنے میں نفس قدسی کی ضرورت ہوگی وانی لنا تلک من معاشر اھل الظاھر والفئۃ القشریۃ سوم یہ کہ ان تیرہ سوالات کے تین تیرہ کرنے کے پیچھے ہماری بھی چند سوالات اسی مسئلہ کو متعلق جو دل سوختہ کے آہ ہائے شرر بار سے کم نہونگے تحفہ مرسلہ ہونگے ؎

حذر کن ای رقیب از من کہ آتش در دہن دارم - اور انکا حل آپ کے ذمہ ہوگا - اور اب میں جوابات سوالات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں وباللہ ربنا التوفیق وعلیہ التوکل بیدہ ازمۃ التحقیق - جاننا چاہئے کہ وجود کا کبھی اطلاق بمعنے مصدری ہوتا ہے کہ جسکا ترجمہ فارسی میں شدن وبزبان اردو ہونے کو ساتھ کیا جاتا ہے اور کبھی اسکا نفس مصداق پر اطلاق ہوتا ہے جو منشاء انتزاع معنے مصدری کا ہوتا ہے اور جیسا کہ معنے اوّل کو اعتباری وامر انتزاعی ہونے پر اتفاق ہے فکونہ من المعقولات الثانیۃ ویسا ہی معنے ثانی کے امر عینی وواقعی ہونے پر اتفاق ہے لکن وجودیۃ الاطلیاوب تو اس معنے کی ذات میں نزاع ہے وہ لائق محل نزاع ہونے کو ہے - اگر تنازع بین العقلاء ہے تو اسی معنے کر کے اور اسی کی تعیین حقیقت میں اختلاف ہے اور اس میں اقوال شتّے ہیں جمکو بس از تتبع آٹھ قول ملے ہیں - پہلا قول امام ابو الحسن اشعری کا اور دوسرا قول حکما و مشائین کا - اور تیسرا قول علماء متکلمین کا - اور چوتھا قول زین الدین کا - اور پانچواں قول حکماء اشراقیین کا - اور چھٹا قول حکماء متالہین کا - اور ساتواں قول شہودیہ کا - اور آٹھواں قول وجودیہ کا - قول ابو الحسن اشعری کو مذہب قرار دینا میرے فہم میں محض بیجا ہے - فی الحقیقت بناء اس مقدس قول کی احتیاط پر ہے جو ترک مذہب ہے وہ انما ھو محمول علی العجز من الادراک ؎

در حیرت اند مانی وبہزاد چون کشند ✤ نقش جمال یار کہ اوراندیدہ اند

اور یہی احتیاط ہمو گہ اہل حق کا شعار ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم اپنا دنا ہی کوئی ہشیار سمجھے خواہ غافل نادان جانے یا عاقل ؎ باخرابات آشنا و از خرد بیگانہ ایم - اور مذہب مشائیہ ومتکلمین پر بلحاظ ہر تکثیر شرعی وارد نہیں ہوتے اور مذہب اشراقیہ ومذہب وجودیہ کا مرجع واحد ہے اور بادنیٰ توجیہ ملت حنیفیہ کی مخالفت سے محفوظ رہ سکتے ہیں باقی رہے دو مذہب - مذہب متالہین ومذہب وجودیہ انکو توحید اسلام سے جہانتک دور سمجھئے دور نہوگا - آسمان وزمین ہی کا فرق نہیں - سمجھتے ہوں تو سمجھ جائے اسلام کا اثبات ہے ہمہ از وست تو ان دو مذہبوں کی ہدایت ہے ہمہ اوست دین حق کی تبلیغ نہی عن الشرک فی عبادۃ المعبود ہے تو توحید وجودی کی طرف سے ابلاغ نفی اشتراک فی الوجود ہے دعوئے ملت یہ ہے کہ معنا ولا الٰہ الا اللہ قصر صفت علی الموصوف ہے اور ادعاء وحدت یہ ہے کہ مدلول کلمۂ طیبہ قصر موصوف علی الصفت ہے خلاصہ یہ ہے کہ موضوع مذہب متالہین ووجودیہ وحدت وجود حقیقی ہے اور وجود مخلوق کو عین وجود خالق جانتے ہیں وہ وجود حقیقی کو واجب بالذات وحقیقۃ الحقائق مانتے ہیں فالوجود الحقیقی علی المذہبین لیس الا ذاتا واحدا بسیطا ھی لیست بکلیۃ بمعنی القابل للتکثر حقیقۃ ولا جزئیۃ بمعنی لا تقبل التکثر اصلا بل تلک الذات یتصور بتصورات اعتباریۃ انتزاعیۃ واقعیۃ فھی بذاتھا منشاء لانتزاع التعینات الغیر المتناھیۃ وتترتب الآثار والاحکام المختلفۃ علی تلک التعینات الواقعیۃ المنتزعۃ عن الذات الواحدۃ فالمتعین بکل تعین ھو الممکن والمعری عنہ ھو الواجب پس سمجھ لیجئے ؎

مذہب پیر مغان مسلک رندان ہے یہی - اسی کے حضرت سائل علامہ دمبدم اثبات بیجا اور میں اسی کے جوابات کے ضمن میں بیکنی کیا چاہتا ہوں فانصتوا واستمعوا لعلکم ترحمون وتقدس وتعالیٰ ربنا عما یصفون -

جواب سوال نمبرا - وجود حقیقی خواہ مشترک ہو بین الحقائق باجمعہا لفظا ومعنا نفس حقائق سے ہو خواہ مشترک ہو بین الحقائق الممکنۃ بمعنے وجود واجب تعالیٰ نفس ذات حقہ ہو یا حقیقۃ واحدہ ہو غایرہ ہو بماہیت واجبہ وماہیات ممکنۃ جمیعا مختلف ہو بقیود واضافات یا بکمال ونقصان معقول بالتشکیک ہو علی الاختلاف بین ابی الحسن

× اسلئے تو آپکو بلوایا کہ غنچہ کھلی سے (اڈیٹر)

الاشعری والمشائیۃ والمتکلمین والاشراقیہ باتفاق اصحاب مذاہب اربعہ وجود حق وجود خلق سے علیحدہ و ممتاز ہے یقیناً کیونکہ مناط وجودیہ ذات حق وجوب بالذات ہے ومناط موجودیۃ خلق وجوب بالغیر ہے لاستنادہٖ الی الجاعل اور وجوب ذاتی جیسا مستلزم قدم کو ہے مستلزم دوام واستمرار وجود کو ہے اور وجوب بالغیر مستدعی بقاء مابہ الوجوب کو ہے زمان بقا میں واجب بالغیر کے لان الواجب بالغیر ہو الممکن الموجود کما ہو محتاج الی جاعلہ فی حدوثہ فہو محتاج الیہ فی بقائہ فان محوجہ الی العلۃ ہو الامکان والامکان لازم الممکن یستحیل انفکاکہ عنہ پس وجود خلق نہ بنظر وجوب ذاتی وجود حق کے وزن بنظر وجوب بالغیر اپنے جو اسکو من تلقاء وجود حق حاصل ہے کسی طرح وجود حق کے لئے حد ومنتہی نہیں ہوسکتا فبطلت الملازمۃ بجدہ اثباتہا لقد شمر السائل العلامۃ ذیلہ وعسی ان لا تیسر لہ ان یبلغ دون مرامہ الذی رام فیسلہ۔

جواب سوال نمبر۲ - یہاں احداث شق ثالث کا ہوسکتا ہے یعنی قبل از وجود خلق اس وسعت میں کوئی چیز نہ تھی اور اس وسعت میں کسی چیز کے نہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا اس وسعت میں ہو تو اس وسعت میں قبل وجود خلق نہ غیر خدا کوئی چیز تھی اور نہ خدا اور یہی شق ثالث ہوئی۔ دلیل نفی ملازمت پر یہ ہے کہ یہ وسعت عبارت بعد موہوم سے ہے یا بعد مجرد سے جو ہوائش کو مکان ماننا پڑیگا علے اختلاف المذہبین المشہورین المتکلمین والحکماء الاشراقیین اور خدا ظرف ومکان سے منزہ ہے کما حقق فی موضعہ فافہم۔

جواب سوال نمبر۳ - اگر عدم کے وجود ہونے سے انقلاب استحالہ عدم کا طرف وجود کے مراد ہے تو صرف حیز منع میں لاکر لانسلم ہی کہنے پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ باطل محض ہے اور اگر عدم کے بعد لحوق وجود کا مقصود ہے تو صحیح ہے مگر عکس کلی غیر لازم ہے ممکن مخلوق حادث بالزمان میں یہ قاعدہ ضرور متمشی ہے لان مالم یمتنع من ذاتہ بل جاز من ذاتہ عدمہ سابقاً جاز عدمہ لاحقا۔ لیکن واجب الوجود لذاتہ اس سے منزہ ہے لاقتضائہ الوجود من ذاتہ فیمتنع عدمہ۔ فسر الحل انا لانسلم انہ العدم مفہوم واحد بل ہو متعدد متمایز بحسب اضافتہ الی الوجود فالعدم الجائز الرفع انما یقابل الوجود الذی یجوز رفعہ وہو وجود الممکن لا الوجود الذی یمتنع رفعہ وہو وجود الواجب فہذا ہو الاصل الذی نوط بہ الجواب الذی صرحت بہ ما محصولہ ان الدعوی موجبۃ جزئیۃ والموجبۃ کلیۃ کانت او جزئیۃ لا تنعکس الا جزئیۃ واذن تحقق ان السوال ما کان الا مغالطۃ تمویہیۃ وسفسطۃ محضۃ لا یغنی من الحق شیئا۔

جواب سوال نمبر۴ - ممکن کے عدم ووجود کے برابر ہونے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ممکن باستحقاق متحقق عدم ووجود دونوں ہی ہوتا بلکہ یہ معنے ہیں کہ بحسب الذات نہ مستحق عدم ہے ونہ مستحق وجود اور لزوم تعارض بر تقدیر اول ہوسکتا ہے نہ بر تقدیر ثانی اور اگر میں علامہ سائل کے محض خاطر شکستہ نہ کرنے کے خیال سے اس مقدس فہم کی تقلید ہی کرلوں یعنی ممکن کے عدم ووجود میں تعارض مان لوں تو برعایت ضابطہ اذا تعارضا تساقطا دونوں ہی کا ساقط ہوکر پھر دونوں کا عود کرنا لازم آئیگا استلزاماً لارتفاع النقیضین اجتماعہما نہ کہ صرف وجود ہی ساقط ہوگا تاکہ وجود واحد واجب الوجود تنہا ثابت ہو۔ وتحقیق المقام مع التقسیم الی جزء الاقسام ان کل مفہوم ان امتنع عدمہ لذاتہ فہو الواجب وان امتنع وجودہ لذاتہ فہو الممتنع وان لم یمتنع عدمہ ولا وجودہ لذاتہ فہو الممکن۔ والحاصل ان الوجوب استحقاقیۃ الوجود بالذات والواجب لہ ہذہ الصفۃ والامتناع لاستحقاقیۃ العدم بحسب الذات والممتنع لذاتہ لہ ہذہ الصفۃ والامکان استحقاقیۃ الشیٔ لذاتہ لا استحقاقیۃ الوجود والعدم والممکن لہ ہذہ الصفۃ فالواجب لا یعارض وجودہ العدم لترجحہ من ذاتہ والممتنع لا یعارض عدمہ الوجود لترجحہ من ذاتہ واما الممکن فلا یعارض وجودہ عدمہ ولا عدمہ وجودہ لعدم ترجحہما من ذاتہ وہذا ہو تساوی وجودہ وعدمہ فتدبر۔

جواب سوال نمبر۵ - بر تقدیر تعدد حقیقی احتیاج امر ثالث کیطرف جو مابہ الامتیاز وموجب تمایز ہو جبھی ہوسکتی ہے کہ درمیان امور متعددہ کے کوئی مابہ الاشتراک معنے تسلیم کیا جاوے اور یہ ضرور نہیں کیونکہ جائز ہے کہ تمایز ان میں بذواتہا ہو وہذا ہو مذہب ابی الحسن الاشعری ہے فان الوجودات عندہ حقائق مختلفۃ متکثرۃ بذواتہا ووجود کل حقیقۃ عینہا اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو باختیار شقین دلیل کے حل سوال سہل ہے اس لئے کہ تردید بین الشقین مبنی ہے احتیاج پر طرف مابہ التغایر کے اور یہ احتیاج مبنی ہے وجود کے مشترک معنوی ماننے پر وہذا ہو مسلک الحکماء المشائین وکثیر من المتکلمین۔ اور مشائین کے نزدیک وجود واجب متمیز بذاتہ ہے لکون وجودہ وتعینہ عین ذاتہ۔ رہے وجودات ممکنات تو انکا تمایز بلا تمایز معروضات ان کے ہے لکونہا زائدۃ علے الماہیات الممکنۃ وعارضۃ لہا وکل عارض فتمیزہ تبع لتمیز معروضہ اور تمایز ماہیات تعینات مخصوصہ سے ہے اور جنکا تعین کے وجودی ہونے کے قائل ہیں تو انضمام وجود کا ساتھ وجود کے بطرز محال لازم آیا اور جو لازم آیا وہ محال نہیں اور متکلمین وجود کو واجب اور جمیع ماہیات ممکنہ پر زاید کہتے ہیں اور تمایز انہیں بتعینات لاحقہ ہے اور متکلمین تعین کے عدمی ہونے کی جانب مائل ہیں اور یہ تعینات اعدام متعینہ ہیں من قبیل قیود سلبیہ تو اجتماع نقیضین غیر لازم ہے اور جواب تیسری شق پیدا کرکے بھی ہوسکتا ہے وہ یہ کہ مابہ التغایر نہ وجود ہو، نہ عدم وہذا ان لم

بناشد لا على مذهب مثبتي الاحوال لكنه يكفي لا بطال الاستدلال باصالت الاحتمال فلا جرم علی السائل ابطاله حتی یتم استدلاله۔

جواب سوال نمبر ۶ ۔ تجاوز وجود کا وجود سے یعنی انعدام اسکا ہے تو کہ انتقال اسکا ہے موجود سے پھر انضمام اسکا ساتھ معدوم کے اور ایسا ہی تجاوز موجود کا وجود سے ترک کرنا وجود کا ہے جو مستلزم انخلاع کو ہے اس کے وصف موجودیت سے نہ کہ با ترک وجود بقا باسکا ہے وصف موجودیت پر اور اتصاف اسکا ساتھ عدم کے پس نہ وجود بجالت تجاوز عن الوجود معدوم سے پیوستہ ہوگا و نہ موجود بصورت تجاوز عن الوجود ساتھ عدم کے کو وابستہ فالحاصل لم یلزم اجتماع النقیضین علی التقدیرین لان اجتماعہما صدقہما معا لا صدق احدہما فقط (باقی باقی)

اڈیٹر ۔ ایک مضمون وجود کی تائید میں بھی آیا ہوا ہے مولانا کو اس کے جواب کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔

کیا علماء مجھے اس استفسار کا

شافی جواب دے سکتے ہیں کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ازدواج مطہرات میں سے سب سے پہلے کس کی وفات ہوئی اور سب سے پیچھے کس کی معتبر تواریخ سے سنہ وفات لکھا جاوے آنحضرت کی اولاد (بیٹے بیٹیاں۔ نواسے۔ نواسیاں) کتنے تھے اور کس کس سنہ میں انتقال ہؤا۔ بلا اختلاف یا اختلاف دور کر کے صحت کے ساتھ معتبر تواریخ سے جواب دینا چاہئے خلاصہ یہ کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت امام حسین ایک سنہ میں وفات پائی ہیں یا آگے پیچھے اگر آگے پیچھے فوت ہوئے ہیں تو پہلے کون اور بعد کون؟ حوالہ کتب میں زیادہ اہتمام بالاسناد روایتوں کا ہوگا اور بلا سند روایتیں لا یعبأ بہا سمجھی جاویگی حوالہ کی تاریخ فقط اسماء الرجال کی کتابوں پر منحصر نہ سمجھی جاویں۔ ہاں وہ بھی مزید اہتمام کی نظر سے دیکھی جاویگی۔ المستفسر ابوتراب عبدالرحمان خریدار (۱۳۱)

غریب فنڈ

میں جناب حکیم عبداللہ صاحب از مقام جگادہری ضلع انبالہ مبلغ ۱؎ اور ڈاکٹر نبی محمد صاحب از مقام ہردولی ۱؎ اور حافظ وزیر محمد صاحب امرتسری نے ۵؎ مرحمت فرمائی اور ۳؎ نئے نوسی کے وصول ہوئے۔ سابقہ ۱۱؎ کل چار روپے بارہ آنہ للعہ

دو اخبار بنام چراغ الدین موضع چوہنگ پور۔ ڈاکخانہ چھپرار ضلع سیالکوٹ اور محمد یعقوب طالب علم معرفت منشی احمد حسین صاحب سردوپہ محلہ شاہ گنج ڈاکخانہ مہند رو۔ باسکی پور۔

قادیانی کھسیانی بلی

قادیانی کرشن اور اس کی پارٹی کو جو اہلحدیث سے صدمہ پہونچتا ہے

اسکا اندازہ کرشن جی کے اشتہار متضمن پیشگوئی مندرجہ اہلحدیث ۲۶ اپریل سے ظاہر ہو سکتا ہے اس لئے اب وہ اہلحدیث کے مواخذات شدیدہ سے تنگ آکر ابھی کے اہلحدیث کے ایک مضمون کی نسبت گورنمنٹ اور مسلمانوں کو اکساتے ہیں چنانچہ الحکم کے اڈیٹر نے اپنی معمولی عادت کے موافق ۳۱ مئی کے پرچہ میں بہت سا زہر اگلا ہے پھر لطف یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جیسی ذی علم گورنمنٹ کے پاس اپنی عادت کے مطابق اہلحدیث کے مضامین کی تحریف کر کے چغلی کرتا ہے لیکن اس کو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ تمہاری ہمیشہ سے عادت ہے کہ تم مخالف کے کلام کو الٹا لباس پہنا کر دکھایا کرتے ہو مولوی غلام دستگیر۔ مولوی محمد اسماعیل ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ کے واقعات پبلک بھولی نہیں چنانچہ اس مضمون میں بھی اس غدار نے ایسا ہی کیا ہے۔ اہلحدیث میں ہم نے ہندوؤں کی شورش کو بلی کے مقابلہ پر چوہوں کی کمیٹی سے تشبیہ دی تھی جسکا مطلب صاف ہے کہ جس طرح بلی کے مقابلہ پر چوہے کمزور ہیں اسی طرح گورنمنٹ کے مقابلہ پر رعایا بالکل بے دست و پا ہے جسطرح چوہوں کا اجتماع بلی کے مقابلہ پر کچھ نہیں اسیطرح ہندو پارٹی کا ایجیٹیشن گورنمنٹ کی قوت کے مقابلہ پر کچھ نہیں مگر اس صاف و سیدھے کلام کا مطلب دجالی آرگن لکھتا ہے کہ اہلحدیث نے گورنمنٹ کو ایک بلی بنایا ہے جو معاذ اللہ مکر و فریب سے داؤ گھات لگا کر ہندوستانیوں کو ہڑپ کر رہی ہے واہ رے تیری لیاقت۔ خیر اہلحدیث نے تو جو لکھا ہے وہ صاف ہے کہ زوردار اور کمزور کی تمثیل ہے مگر تم تو بتلاؤ کہ تمہارے گروہ نے جو گورنمنٹ کو دجال اور یاجوج ماجوج لکھا ہے دیکھو ازالہ طبع اول ص ۶۸۵ اور آپ خیریت سے مسیح بنتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح دجال کو قتل کر کے اسپر غالب آئیگا اور اسی حدیث کی سند پر وہ مسیح بنتا ہے تو کیا اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ تمہارا ارادہ سے خطرناک ہیں صاف کہنا اگرچہ صاف اور سچ کہنے کی تم لوگوں کو عادت نہیں۔ ایسا ہی لالہ لاجپت رائے سے ہمدردی کرنیکا الزام بھی تمہارا ایک فضول اور بیہودہ بکواس ہے ہم لالہ لاجپت رائے سے انکی لیاقت کے لحاظ سے ہمدردی کرینگے نہ کہ انکو اس کام پر جس میں وہ ماخوذ ہیں اسیطرح تمہاری اور ہذیان بھی فضول ہیں جبکہ ابھی کا اہلحدیث موجود ہے تو گورنمنٹ اس کے مضامین کو خود دیکھ سکتی ہے۔ او نادان! اہلحدیث نے اگر گورنمنٹ کو ممالک اسلامیہ کے نقصانات پر توجہ دلائی تو کونسا جرم کیا جبکہ گذشتہ ایام میں جلسہ کر کے گورنمنٹ کو تاروں پر تار دئے جاتے تھے کہ گورنمنٹ انگریزی سلطان المعظم سے بگاڑ دینے میں مسلمانوں کی فیلنگ کا خیال رکھے مگر چونکہ تم ہمیشہ سے مسلمانوں کے بدخواہ ہو اور تمہارا گروہ محض منافقانہ زبان سے مکہ اور مدینہ پر بھی انگریزی جھنڈا دیکھنے کا متمنی ہے۔ اسلئے تم اہلحدیث کے خلاف گورنمنٹ کو اکساتے ہو۔ او ظالم! تم وہی تو ہو جو ہمیشہ لکھا کرتے ہو کہ مسلمان خونی مہدی کے منتظر ہیں حالانکہ ہم اس کے منکر ہیں آج تم مسلمانوں کے ...... گھٹنے کے دعویدار ہو کر مسلمانوں کو اہلحدیث کے برخلاف جلسہ کرنے کی رائے دیتے ہو۔ بقول سعدی مرحوم لو دانی [illegible] تم مسلمانوں کو کہنے لگتے ہو۔ مادر کہو مسلمان ایسے عقل سے خالی نہیں کہ تمہاری جیسے دشمن دین کے کہنے میں آجائینگے ~ دشمنان کہن دوستان نو کردن ٭ بدست دیو بود عقل را گرو کردن۔ (باقی بقیہ ضرورت)

فتاوے

س نمبر ۲۴۷ - مشکوٰۃ شریف میں دجال کے ذکر میں نواس بن سمعان نے روایت کیا ہے کہ دجال ۴۰ یوم زمین پر پھریگا - اور دن کا اندازہ یہ بیان کیا ہے کہ یوم اوّل ایک سال اور دوم ایک ماہ اور سوم ایک ہفتہ کا اور یوم دیگر مثل یوم سابقہ کی طرح گذرینگے - اور اسی باب میں اسماء بنت یزید سے روایت ہو کہ دجال ۴۰ سال زمین پر پھریگا - اور اندازہ سال وغیرہ کا یہ بیان کیا ہے کہ سال ایک ماہ اور ایک ماہ مثل ہفتہ کے اور ایک ہفتہ مثل ایک یوم کے اور ایک یوم مثل اضطرام السعفۃ ان دونو حدیثوں کی تطبیق بیان فرماویں تاکہ مطلب صحیح ہوجاوے - (کریم بخش خریدار ۸۹۱)

ج نمبر ۲۴۷ - ان دونوں حدیثوں میں دو بیان مختلف ہیں اس لئے تعارض نہیں - اسماء کی حدیث میں دجال کی کل زندگی کا ذکر ہے اور اس زمانہ کی عام لیاقت کا کہ ایسے عیش وعشرت میں منہمک ہونگے کہ اوقات طویلہ انکو قصیرہ معلوم ہونگے اور نواس والی حدیث میں خاص اُس کے فتنے کے زمانہ کا ذکر ہے کہ پہلا روز اُس کا ایک سال کا ہوگا دوسرا ایک ماہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا - یہ کہکر فرمایا سائر ایامہ کایامکم (باقی ایام معمولی ایام ہونگی) پس دونوں حدیثوں میں جب بیان ہی الگ الگ ہے تو تعارض کیسا؟

س نمبر ۲۴۸ - اُس شخص کے حق میں جس کے اقوال وعظ قرآن مجید وغیرہ میں مفصلہ ذیل ہوں کیا حکم ہے (اوّل) آیت شریف ھو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن کے جس کا یہ ترجمہ وہ کرتے ہیں "انسان اپنے کسب و اختیار کے سبب نہ مؤمن بنتا ہے اور نہ کافر بلکہ خدا ہی اسکو جبراً کافر و مؤمن بناتا ہے" (دوسرے) خدا کے سوا اوّل مرتبہ مسجد کا ہے دوسرا مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا مرتبہ قرآن مجید کا - (تیسرے) خداوند تعالیٰ انصاف کو پسند نہیں کرتا ہے بلکہ جو انصاف کرتا ہے وہ مغضوب خدا ہوتا ہے یہی سبب ہے جو حضرت ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے عہدہ ریاست کو چھوڑا ہے - (چوتھے) خداوند تعالیٰ اپنے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں کو دنیا و آخرت میں عزت دیتا ہے اور دوستوں کو ذلت - (پانچویں) شیطان خداوند کریم کی نافرمانی کے سبب مورد عذاب نہیں ہوا ہے بلکہ خداوند کریم نے جبراً کیا ہے کیونکہ اُس کی زبان سے آدم علیہ السلام کے سجدہ کے انکار پر کلمہ توحید جبراً چھینے گئے ہیں - (چھٹے) علم باطن علم ظاہر کے خلاف ہے اور منکر اُس کا کافر ہے اور ثبوت آیت قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے ثابت ہے یہی وجہ ہے جو صاحبان اہل باطن کو حلال وحرام شرعی کی حاجت پابندی نہیں رہی ہے (ساتویں) فرعون ڈوبتے دریا وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام لے لب پر ایمان لانے سے ناجی ہوگیا ہے اور پہلے بھی مقر توحید ہونے کے سبب مشرف باسلام تھا گو ظاہر میں دعویٰ خدائی کرتا تھا - (آٹھویں) نزع میں جان پہنچنے تک ایمان کے قبول ہونے کا وقت ہے (نویں) اپنے متعلقہ مؤنثات کو ترک نماز پر کچھ نہیں کہتے - بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ عورتوں کو جس طرح وہ خوش رہیں رکھنا چاہئے کیونکہ عورت آدمی کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے پسلی سیدھی کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے - سو عورت ناخوش رکھنے سے نہیں رہتی ہے - (دسویں) وظیفہ ایسے شعروں کا پڑھتا ہو کہ اے برادر گر بجو خدا ہی بہشت - یا دکن شعبدہ پیران چشت - (گیارہویں) وہ یہ بھی کہتا ہے - کہ شیطان خدائے تعالیٰ کا سپاہی ہے کہ بلا رضامندی خدا تعالیٰ گمراہ کرتا ہے اگر اس کے حکم سے کرتا ہے تو پھر کوئی بہتی نہیں ہوسکتا - (مرسلہ عبد اللہ محرر ازپٹیالہ)

ج نمبر ۲۴۸ - شخص مذکور بخوبا اخواص ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے شخص کو منبر پر نہ بٹھایا کریں نہ اُسکا کلام سنیں اور اگر کچھ کہنا چاہے تو کسی جید عالم کے پاس بیجا کر اسکو سمجھا دیں نہ مانے تو پاگل خانہ میں پہونچانے کی کوشش کریں - (اخلیل المیف)

س نمبر ۲۴۹ - عشر کا نصاب کتنا ہو اور نہری اور چاہی میں کیا فرق ہے اور کس کو دینا چاہئے اور کون کون جنس کو عشر پڑتا ہے مثلاً گندم - نخود - کماد - کپاس جو وغیرہ

س نمبر ۲۵۰ - دواد اور ضاد کے پڑھنے میں غلطی لازم آتی ہے یا کہ نہیں اور غلط قرءت پڑھنے والے کو کیا حکم ہے؟

س نمبر ۲۵۱ - جو کہ سنتیں نمازمیں ادا کی جاتی ہیں انمیں مؤکدہ کون کون سی ہیں جن کے چھوڑنے سے نماز میں نقصان ہوجاتا ہے؟ (محمد عطا اللہ خریدار ۱۰۵۴)

ج نمبر ۲۴۹ - حدیث شریف میں ہے کہ پانچ وسقوں پر زکوٰۃ واجب ہو پانچ وسقوں کا اندازہ قریب ۹ من پختہ کے ہے - چاہی پر حاصل پیداوار کا بیسواں حصہ ہے مگر نہری پر چونکہ معاملہ آبیانہ وغیرہ بھی دینا ہوتا ہے اس لئے اسکا چالیسواں حصہ ان شاء اللہ کافی ہوگا -

ج نمبر ۲۵۰ - ضاد ظاء کے مشابہ پڑھنا صحیح ہے کتب صرف فقہ عالمگیری و تفسیر کبیر وغیرہ میں ایسا ہی لکھا ہو اور مشابہ بدال کے پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی غلط قرءت اگر کوئی جانکر پڑھے تو سخت گنہگار ہے اور اگر اُس کی تحقیق ہی یہی ہو تو

انتخاب الاخبار

مولوی اللہ دتا جوان صالح ساکن تھل ضلع گوجرانوالہ انتقال کر گیا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللھم اغفر لہ۔ قادیانی الہامی تھیلے سے مرحوم کی متعلق ایک الہام نکلا ہے اسکا جواب آئندہ۔

مرقع قادیانی بحمد اللہ اس ہفتہ جاری ہو گیا جسمیں مرزا قادیانی کی گپ متعلقہ امریکن ڈوئی کی پوری کلی کھولی گئی ہے۔

راولپنڈی میں پولیٹکل ملزموں کا مقدمہ بڑی زور و شور سے ہو رہا ہے۔ مشہور پولیٹکل ملزم اجیت سنگھ اس ہفتہ امرتسر میں شب کے گیارہ بجے پکڑا گیا۔ اسی شب کو سپیشل گاڑی پر لاہور بھیجا گیا۔

شک ہے ایران میں فساد اٹھکر دب گیا۔ ایران میں آثار بیداری کے پائے جانے لگے ہیں۔

بلوہ راولپنڈی کے متعلق منشا رام وکیل اور موتی رام کلرک ابھی تک مفرور ہیں وہ خفیہ طور پر جاپان جانا چاہتے ہیں۔ دونوں کو گرفتار کرنے کیلئے کلکتہ پولیس تلاش میں مصروف ہے۔

مشرقی بنگالہ میں فساد اور لوٹ مار کے مقدمات سرگرمی سے چل رہے ہیں سینکڑوں ملزم گرفتار کئے گئے۔ تمام منڈیوں اور ہاٹوں پر گورکھا فوج اور ملٹری پولیس کے پہرے تعینات ہیں۔ اب مزید اندیشہ کا خوف نہیں رہا۔ روز بروز امن ہوتا جاتا ہے۔ قومی والنٹیروں کا دستہ توڑ دیا گیا۔

چینی گھڑیوں کے بنانے کا ایک کارخانہ کلکتہ میں دیسی سرمایہ سے جاری کرنے کی تجویز ہے۔

بریڈلا ہال لاہور کے میدان میں ۲ ماہ حال کو انڈین ایسوسی ایشن لاہور نے لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی کی نسبت اظہار ہمدردی و افسوس کرنے کے لئے جلسہ کرنے کی اجازت چاہی مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اس سبب سے کہ اس جلسے سے بغاوت و بدخواہی کی تحریک ہوگی جلسہ کرنے کی ممانعت کر دی۔

جاپان نے امریکن گورنمنٹ سے شکایت کی کہ جاپانی خوراک فروشوں سے سان فرانسسکو میں امریکن لوگ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ گورنمنٹ امریکہ نے فوراً تحقیقات کرنیکا حکم دیا۔

شملہ سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کا ارادہ ۱۹۰۸ء میں یورپ کی سیر کرنیکا ہو رہا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے جلسوں کا قانون دہلی میں بھی نافذ کر دیا اب بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دہلی میں بھی کوئی عام جلسہ نہو سکیگا۔ اب تک پنجاب کے چھ اضلاع میں یہ قانون جاری ہو چکا ہے۔

ہندو بوجہ قلت لکڑی کے راولپنڈی میں اپنے مردوں کو دفن کرنے لگے۔

نواب محسن الملک کی طبیعت پھر بگڑ گئی تھی اسلئے ڈاکٹروں کے اصرار پر وہ آخر ایک ہفتہ کے لئے کوہ ہمالیہ شملہ تشریف لے گئے۔

علیگڈھ۔ بریلی۔ بدایوں وغیرہ میں اہل اسلام نے جلسے کر کے پنجاب و صوبہ مشرقی بنگال کی شورشوں پر اظہار تاسف و نفرت کیا اور گورنمنٹ کی کارروائی کو حق بجانب قرار دیکر اسکی وفاداری کی تائید و تاکید کی۔

صوبہ مشرقی بنگال کے اکثر مقامات اور کلکتہ سے ہندو اخبارات کی نامہ نگار بدستور مسلمانوں کی لوٹ مار کی خبریں بھیج رہے ہیں۔

قانون نو آبادی ہائے پنجاب جس کے اجرا نے زمینداران پنجاب خصوصاً نو آبادکاران نہر چناب کی کمریں بالکل توڑ دیں تھیں اور وہ بیچارے جیتے جی مر لئے تھے۔ ویسرائے ہند لارڈ منٹو نے اسکو منسوخ کر دیا۔

پنجاب کا گرمائی مقام قطعی طور پر شملہ قرار دیا گیا ہے۔ ڈلہوزی میں انتقال بالکل نہوگا۔

امسال پنجاب میں ۱۴ لاکھ ۱۷ ہزار ایکڑ رقبہ سے روغنی تخموں کی پیداوار ایک لاکھ ½ ۸۳ ہزار ٹن ہوئی ہے۔

لاہور میں یہ تجویز ہوئی کہ ڈی اے وی کالج کے احاطہ میں ایک بت بیادگار لالہ لاجپت رائے چندہ سے نصب کریں (آخر بت پرست نکلے)

منچوریا میں ریلوے بنانے کے لئے جاپان نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کا سامان امریکہ سے منگوایا۔ جلد سامان بہم پہونچا دینے کی شرط پر جاپان نے زیادہ قیمت اشیاء مطلوبہ کی ادا کی ہے۔

ساحل برہما کے قریب خلیج بنگالہ میں کچھ عرصہ ہوا ایک نیا جزیرہ دریافت ہوا اب معلوم ہوا ہے کہ وہ پھر غائب ہو رہا ہے۔

پنجاب کی پیداوار گندم کا تخمینہ ۳۲۹۸۸۳ ٹن ہے جو پنجسالہ اوسط سے ۶ فیصدی کم ہے۔

مدراس ریلوے کو وزیر ہند نے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۷ء کو خریدنے کا اعلان کر دیا۔

مرآۃ الجہاد۔ پنڈت لیکھرام کی کتاب جہاد کے جواب میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے قیمت ۲ر راقم سے یا مصنف سید وزارت حسین مونگیری سے پتہ بانکی پور پٹنہ طلب کریں۔ بابو منظور الٰہی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ۔

SODRA
8 JUL
07

قابل دید کتابیں

تفسیر شاہی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے دیے گئے دوسرے کالم میں ترجمہ کر کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی گئی ہے جو بحثیں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیے گئے ہیں یہ کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیرات جلد ۵ بنی ہے جن میں سے چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت	عہ	چاروں جلدیں یکبارگی	
جلد دوئم سورہ آل عمران و نسا	عہ	ساتھ خرید نے سے معہ محصول	
جلد سوئم سورہ مائدہ انعام تا عراف	عہ	صرف	
جلد چہارم تا سورہ نحل	پہلا		

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ تینوں کی اصل عبارتیں نقل کر کے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت معہ محصول عہ

اسلام اور برٹش لا دینی سیاست محمدیہ اور قانون انگریزیہ کا مقابلہ ۲ر

چودھویں صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کے سوانحعمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۴ قیمت معہ محصول عہ

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے قیمت ۸ر

تثلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام (مصنفہ سر میاں آریہ) جلد اول ۵ر جلد دوئم ۷ر جلد سوئم ۵ر جلد چہارم ۷ر ہر چہار جلد عہ

ترک اسلام [illegible]
بال ۷ر
مفصل بحث ۱۰ر
بحث نکاح [illegible] مباحثہ ۳ر

نماز اربعہ ہنود۔ آریوں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کی نمازوں کا مقابلہ ۲ر

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر ناصرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی نور اکید دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول ڈاک ۵ روپیہ)

ہومیائی جریان، منی رقت، زردکر دمہ، ابتدائی سل، دق اور تمام کی کمزوری کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ وہ لوگ جنکے ہاں بوجہ کمزوری کے اولاد نہ ہوتی ہو اس کو ایک سال یا پہیز استعمال کر کے قدرت حق کا مشاہدہ کریں جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں غلط کاریوں سے جو ہر انسانی ضائع کر کے پچھتار ہے ہوں وہ اسکو استعمال کر کے طاقت پیدا کر سکتے ہیں چوٹ لگتے ہی چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے۔ مباشرت کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلے درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھے اور کمزوروں کی سچی رفیق ہے جنکے بچے کمزور ہوں وہ انکو ایک رتی روزانہ کھلا کر دیکھیں کس قدر مضبوط بنا دیتی ہے قیمت انیہ صاف صرف عہ فی چھٹانک معہ محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ امر مسلم ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے جن کے نام سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ سل، دق، آتشک، سوزاک وغیرہ خون کی خرابیوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر آپ کبھی کسی خونی مرض مثلاً آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو کر اپنی صحت کا ستیاناس کر بیٹھے ہیں تو ضرور ہی کم از کم ایک شیشی استعمال کر کے دیکھیں قیمت معہ محصول ۶

سرمہ مقوی البصر اس کا ہر روز استعمال کرنا آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔ دھند غبار کو دفع کرتا ہے قیمت فی تولہ معہ محصول ڈاک ۱۲ر

ملنے کا پتہ ہو پرائیٹر دمی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

اہلحدیث

ہے تو ہی مصطفےٰ کی گفتار ۔ مت دیکھ کسی کا قول و کردار
بر اصل ہمو نقل کیا ہے ۔ ان وہم و خیال کا دیا ہے

جلد ۳ نمبر ۴۸

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ والیوں سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ؁ سے
روسا و جاگیرداروں سے ؁ للعہ
عام خریداروں سے ؁ ۱۲ عا
غیر ممالک سے ؁ ۵ شلنگ
پیشگی ہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے ؁ ۸

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے +
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری المقدس

کیا امام بخاری کا بدلہ ہے ؟

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر + پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

امرتسر مطبع ریاض ہند میں ایک رسالہ منظوم چھپا ہے جسکا نام ہے "تازیانہ ملنگ" مصنف اوس کا شیعہ ہے مضمون اوس کیا ہے ابھی کچھ نہ پوچھئے کسی اہل سنت کے سننے کے قابل نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا الشیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے ہم حیران ہیں کہ اس قسم کی تحریرات سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ۔ مسلمانوں کی شکستہ حالت کیا اس امر کی مقتضی ہے کہ گڑے مردوں کو اکھاڑا جائے ۔ مانا کہ شیعوں کے نزدیک ان بزرگوں کی قدر و عظمت نہو ۔ مگر وہ یہ تو جانتے ہیں کہ اہل سنت ان بزرگوں کی عزت کرتے ہیں پھر کیا ان کو معلوم نہیں ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہے کہ مشرکوں کے معبودوں کو بھی برا نہ کہو ۔ اسلیئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء کسی مردے کو برا نہ کہو جس سے زندوں کو ایذا پہونچے ۔

مانا کہ شیعوں کو اہلبیت کی محبت کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ غلو بھی ہو لیکن یہ کیا شرافت اور انسانیت ہے کہ جمہور مسلمانوں کے دلوں کو صدمہ پہونچایا جائے ۔ ہم اسکے متعلق زیادہ کچھ لکھینگے پہلے ہم بادل ناخواستہ چند ایک اشعار کتاب مذکور سے نقل کرتے ہیں (نقل کفر کفر نباشد)

سنیوں میں غوث کی کیا یاد ہے ۔ غوث قریہ ہند کا بغداد ہے
گیارہویں سے سب ہیں سنی سرفراز ۔ یہ ہیں شیخین کی نذر و نیاز
یاری یاری چاہئے تہی سب کی یاد ۔ عبد قادر کیا گیا حق العباد
عبد قادر عبد قادر کب ہوا ۔ نفس پرور اور عبد البطن تھا
حظ نفسانی سے اس کو کام تہا ۔ عارف حق وہ بہانہ نام تہا
مقبرہ پر فوج نادر نے ہگا ۔ ڈر کے اب عبد قادر نے ہگا
گر ولی ہوتا وہ پیر چغتا ۔ تو نہ دیتا شاہ نادر کو سزا
پیر پیران میر میران وہ نہ تہا ۔ ہیں یہ القاب علی رضا مرتضےٰ
تہا کمینہ ذات کا سید نہ تہا ۔ تھا عدو سادات کا سید نہ تہا
یہ کبھی نعلیوں نے لکہا ہے تہا یہود ۔ تہا عدو دشمن دشمن وہ بے نمود

معذرت :- اخبار کا اصل کاتب اپنے رشتہ داروں کی علالت میں مصروف تہا اسلئے اخبار نہ لکہ سکا ۔ مینجر

لا تو نہ دیتا یعنی ضرور دیتا ۔ استفہام انکاری ہے ۔ (مصنف تازیانہ ملنگ)

غوث اعظم بود شیطان الرجیم ۔ گفت بردم مصطفیٰ را تا کریم
نیز در فتنہ نوشت آن کینہ کش ۔ قتل شد شبیر از سیف جدش
جو کہتے یون وہ گدہے کا بول ہے ۔ شکل اسکی قابل لاحول ہے (صفحہ ۱۴)

یہ تو حضرت پیر صاحبؒ کی شان میں ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں یون ہرزہ درائی کی ہے۔

تھا جولاہ ذات کا کم ذات تھا ۔ خادم سادات وہ دن رات تھا
حضرت صادق سے پڑھتا تھا سبق ۔ پر لگے ملنے جو جاہ کے طبق
چاٹ حلوے کی بری ہوتی ہے یار ۔ عقل بھی ماری گئی آخر کی بار
پھر گیا سادات سے وہ بے وفا ۔ ہو نہیں سکتی کمینون سے وفا
دل میں اپنے وہ لگا کرنے گمان ۔ سب جہان سے آج میرا قدر دان
آج سب علمون میں ہون تو طاق ہون ۔ طاق ہون سب شہرۂ آفاق ہون
الغرض گمراہ نعمان ہوگیا ۔ اور تکبر میں وہ شیطان ہوگیا

کس طرح شرافت اور انسانیت کے جامہ سے باہر ہوکر یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ایک بڑی لمبی حکایت لکھی ہے جس میں علاوہ بہتان اور دل آزار افترا کے اسقدر گالیان دی ہیں کہ کسی شریف آدمی کی طاقت نہیں کہ اونکو سن سکے۔ مگر افسوس کہ شیعون کو بزرگان دین کی بدگوئی نے اس درجہ پر پہونچایا ہے کہ عملی انسانیت سے بھی گر گئے ہیں۔ سچ ہے ؎

دشنام مجاز مذہب کہ عبادت باشد ۔ مذہب معلوم و اہل مذاہب معلوم

خیر اس قصے کو تو ہم یہان ہی خدا کے سپرد کرکے اس فتنہ کا سبب تلاش کرتے ہیں کہ کیا ہے۔

ہم اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں ممکن ہے غلط ہو کہ اس طوفان کا باعث اخبار اہل فقہ کے وہ مضامین ہیں جو امام بخاری کی توہین کے متعلق چھپتے رہے ہیں گو شیعون کو امام بخاری کا عوض اتارنا مقصود نہو مگر غیرت خداوندی تو کچھ اور ہی چیز ہے جس کے اسرار تک پہونچنا ہر ایک کا کام نہیں۔ اسلئے خدائی غیرت نے کرشمہ دکہایا اور بدعتیون کو محدثین خصوصاً امام المحدثین کی توہین کا مزہ چکھانے کے لئے ایک دشمن کو اس طرف آمادہ کیا۔ سچ ہے ؎

الامان ہو گا فرشتون کی زبان پر جاری ۔ گر اسیطرح رہا تم شیعون کا

اب سنئے ان بزرگان دین کی کرامت جنکی شیعون نے ہتک کی ہے کہ کتاب جب چھپنے کے سلائی اور کٹائی کے لئے دفتری کے پاس گئی تو دفتری نے قصداً یا سہواً اوسکو الٹا کاٹا کہ سطر. دو سطر تحریر کی بھی ساتھ ہی اڑ گئین۔ مالک کتاب مطبع والون کو نالش کی دہمکی دیتا ہے مالک مطبع نے دفتری کو نوٹس دیا ہے۔ سنا ہے دفتری بمشورہ قانون دانون کے خاموش کتابون کا اقرار ہی نہیں کرتا یہانتک کہ جس آدمی نے کتابیں دفتری کے پہونچائی تہین اوسکی بانہہ ٹوٹ گئی وہ ہسپتال میں پڑا ہے غرض ایسی کچھ الجھن میں معاملہ پڑا کہ کئی دنون تک نہ سلجھا آخر کار تنگ ہوکر فریقین نے کچھ کچھ حرجانہ اٹھایا۔ اور کتابیں لے گئے

مالک مطبع چونکہ مرزائی ہے اسلئے ہم مرزائیون سے عموماً اور مالک مطبع مذکور سے خصوصاً پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب قادیانی کی بھی کوئی کرامت یا معجزہ ایسا ظاہر ہوا کہ اونکی ہتک کرنیوالے ایسی الجھن میں پڑے ہون. جیسے تم لوگ پڑے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ امرتسر کی حنفی پبلک اس کتاب کا کیا انتظام کرتی ہے ہمارے خیال میں بہتر ہو کہ ہر مہینے میں جو گیارہوین کیجاتی ہے اُسی خرچ کو چندہ کرکے اس کام پر لگایا جائے۔ ایسی صورت میں گیارہوین سے کیا فائدہ جبکہ گیارہوین والے کی ہتک ہورہی ہو۔ ہم نے بطور ہمدردی ایک آسان تجویز بتادی ہے۔ اب عمل کرنا نہ کرنا اونکا اختیار ہے اگر ان گیارہوین بازون نے حرکت نہ کی تو شاید اور کوئی اللہ کا بندہ کہڑا ہو جائے ؎ مردے از غیب برون آید و کارے بکند۔

عجب وہم پرستی

یون تو ہندؤن کی قوم بت پرستی کیوجہ سے وہم پرست مشہور ہے مگر آج جس وہم کا ذکر ہم کرینگے وہ شاید ناظرین نے کبھی نہ سنا ہوگا۔ لاہور کے ہندو اخبار سناتن دہرم گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

"چوہے دیوتا ہیں؟ عوام لوگ اس سے واقف ہیں کہ جب کہیں طاعون پھیلتا ہے تو وہان کے چوہے مرینگے علاوہ بہاگ بھی جاتے ہیں لیں ایسے طریقہ سے حال میں جب سے کہ علیگڈہ میں طاعون پہیلا ہے میرے مکان میں بیشتر بکثرت چوہے تھے نہ معلوم کہ کہان غائب ہوگئے یعنی بہاگ

گئے تھے یا بلوں کے اندر ہی رہتے تھے۔ اغلب گمان تو یہ ہے کہ بھاگ گئے ہونگے مگر ایک دن کا ذکر ہے کہ جب ہم چند ایک ہمسائے اپنے مکان سے باہر دوسرے کے مکان پہ بیٹھے ہوئے باہم گفتگو کر رہے تھے تو طاعون کے ایام میں چوہوں کے بھاگ جانے کی نسبت ذکر تذکرہ ہونے لگا۔ اس وقت اتفاق سے میں نے بھی خود جو مشاہدہ کیا تھا اور در اصل صحیح امر تھا بیان کر دیا کہ پیشتر تو میرے یہاں موٹے موٹے چوہے بکثرت تھے مگر اب جب سے طاعون اس جانب پھیل رہا ہے وہ موٹے موٹے چوہے بالکل نہیں ہیں۔ حالانکہ اُن میں سے کوئی مرا بھی نہیں لیکن اب صرف چند چھوٹی چھوٹی چوہیاں رہ گئی ہیں اور نہ معلوم کہ وہ موٹے چوہے سب کہاں بھاگ گئے ہیں۔ بس یہ کہنا ہی تھا کہ رات کو تو میں نے یہ کہا اور صبح ہی موٹے موٹے چوہے گھر میں بکثرت مثل سابق کے نظر آئے گویا کہ وہ رات کو ہی مکان میں آکر موجود ہو گئے تھے پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چوہے دیوتا ہیں نہیں تو وہ میری بات اور خصوصًا ایسی جو مکان میں بھی نہیں کہی گئی۔ کسطرح سُن لیتے اور اُسی رات کو مکان میں بھی سب کیوں آکر نمودار ہو جاتے۔ بس یہ امر صاف اور صحیح طور سے بخوبی ثابت ہے کہ چوہے ضرور دیوتا ہیں! اور اسی مضمون میں یہ نصیحت بھی اخذ ہوتی ہے کہ دیوتاؤں کے راز ظاہر کرنا چاہئے ورنہ ضرور ہی بگھن ہوتا ہے جیسا کہ منتر وغیرہ کے عاملوں کا قول وعمل ہے وہ نہایت ہی درست ہے +

ہندو مسلمان* انگریز سبھی انکو دیوتا کہتے ہیں تفصیل اس کی اس طرح پر ہے کہ ہندوؤں کے دیوتا گنیش جی کی سواری چوہا ہے پس وہ چوہا جو گنیش جی کی سواری میں ہے دیوتا ہوا اور اسی وجہ سے اس کے تمام خاندان بھی دیوتا شمار کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں چوہوں کو پیر پیغمبر اور پیا کہا جاتا ہے۔ شاید یہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہو کیونکہ چوہوں کو بھی تو موسیٰ کہتے ہیں اور اس تناسب کی کوئی اور بھی وجہ ضرور ہو گی کہ جو معنوں سے چوہوں پر لفظ پیغمبر کا صادق آتا ہے۔ اور دوسرا لفظ پیر جو بولتے ہیں اُس کی غالبًا یہ وجہ ہے کہ چونکہ چوہا گنیش جی کی سواری میں ہے اور گنیش جی شیو جی کے پتر ہو کر ایک گنڑ کا کے مالک ہیں پس گنیش جی اور اُنکی سواری وغیرہ سب گنڑ شیو جی کے ستیا ہوئے جیسا کہ بانا شردیت سے شری کرشن بھگوان کا جب یدھ ہو رہا تھا اور بانا شرو یت شیو جی کا پرم بھگت تھا اُس نے کرشن بھگوان سے ہار کر شیو جی کو یاد کیا تب شیو جی مہاراج اپنے بھگت کے سہایتا کیواسطے اپنی کل فوج لیکر آئے تھے اُس میں گنیش جی وغیرہ شیو جی کے سبھی پتر مع اپنے گنڑوں کی سینا کے موجود تھے (شری مدبھاگوت پوران دشم اسکندھ ۶۳۔ ادھیائی) اس سے صاف ظاہر ہے کہ گنیش جی اور اوسکا باہن یعنی سواری سب شیو روپ ہیں اور چونکہ شیو جی تمام دیوتاؤں سے بڑے ہیں اسلئے ہندو ان کو بوڑھا بابا اور مسلمان پیر کہتے ہیں چنانچہ سوموار جو شیو جی کا دن ہے اُسکو مسلمان پیروار بولتے ہیں اور اسی وجہ سے چوہا جو شیو روپ ہے اُسکو بھی پیر کہتے ہیں پس مسلمان چوہونکو جو پیر پیغمبر بولتے ہیں اُسکی وجہ کافی طور پر سمجھائی گئی ہے اب بولنے کے علاوہ دوسرا نظری ثبوت بھی تحریر کرتا ہوں کہ جس گھر میں چوہے زیادہ نقصان کرتے ہوں اُن پر پیغمبر کے نام پر ریوڑی بولدینے اور بانٹ دینے سے نقصان نہیں کرتے اہل اسلام کے طریق سے یہ ایک نا وجہ دیوتا ہونے کی ہے +

انگریز لوگ چوہوں کو پلیگ کا دیوتا سمجھتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر آئیس کے پرس صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ؎

چوہے پلیگ کی سواری ہیں۔ پلیگ چوہوں پر سوار ہو کر آتا ؟

در اصل وجہ اسکی یہ ہے کہ پلیگ کو ہندی میں مہاماری کہتے ہیں یہ ایک قسم کی چھوٹی پرلے یعنی قیامت ہے اور موت کے دیوتا شیو جی ہیں۔ انہیں کو اہل اسلام اسرافیل کہتے ہیں چنانچہ ہندو پرلے کا ہونا شیو جی سے اور مسلمان قیامت کا ہونا اسرافیل

* مہربانی کر کے اپنی کہئے مسلمانوں میں جو ایسا ہو کہ خیال ہو اس کا معقول ثبوت دیجئے (اہلحدیث)

شعر مندرجہ عنوان کے صدق میں جسکو کلام ہو وہ لالہ لاجپت رائے سے آریہ سماج کا برتاؤ دیکھ لے۔

لالہ لاجپت رائے کی بابت ہم آج سے پہلے کسی نمبر میں لکھ چکے ہیں کہ پنجاب کے قابل آدمیوں میں سے ایک قابل وکیل اور سیاسی امور میں بہت کچھ حصہ لینے والے تھے۔ اونکی قابلیت کے لحاظ سے ہمیں اونکے مواخذہ پر سخت ملال ہونا چاہئے اسلئے ہم نے دعا کی تھی کہ خداوند کریم اونکو رہائی دلا کر کسی مفید کام کی توفیق بخشے۔ مگر افسوس ہے کہ جس قوم اور سوسائٹی کے وہ معزز ممبر تھے وہی اون سے علیحدگی کئے جاتے ہیں ہندوؤں اور سکھوں نے تو علی الاعلان کہہ دیا کہ مہاراج ہم نہیں ہیں خیر انہوں نے تو کہنا ہی تھا۔ تعجب تر تو یہ ہے کہ آریوں بالخصوص گوشت خور آریوں نے جنکی سوسائٹی کے لالہ لاجپت رائے فخر تھے اونکا آرگن آریہ گزٹ بھی بظاہر ناراضگی کے لہجہ میں لکھتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے جب سے پولیٹکل امور میں حصہ لینے لگے تھے۔ سماج کا بہت نقصان ہوا یہانتک کہ اسی سماج کا ایک ڈیپوٹیشن لاٹ صاحب پنجاب سے ملا تو کھلے لفظوں میں عرض کیا کہ آریہ سماج کو بحیثیت سماج کے پولیٹکل امور سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ایک مذہبی سماج ہے جسکے جواب میں لاٹ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں تو ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنروں نے یہی رپورٹ کی ہے کہ جہاں جہاں آریہ سماج ہے وہاں ہی شورش ہے اسکے جواب میں ممبران آریہ سماج نے کہا کہ آریہ سماج چونکہ ہر ایک مذہب پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کرتی ہے اسلئے ہر ایک قوم اسکی بدخواہ ہے اور اسکو بدنام کرنا چاہتی ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس گفتگو کے صدق و کذب پر بحث کرنی منظور نہیں بلکہ یہ دکھانا ہے کہ جو خیال مسلمانوں دوراندیشوں کا تھا۔ آخرکار وہ سچا ثابت ہوا۔ ہندوؤں کی اس شورش پر مسلمان لیڈروں نے کہا تھا کہ مسلمانو ہوشیار رہنا یہ لوگ ہمکو ساتھ ملا کر تکلیف کے موقع پر سب یہی کہنے لگ جائینگے کہ ہم ساتھ نہ تھے کیونکہ اسکا اشارہ قرآن مجید میں ملتا ہے۔ پس وہی ہوا جونہی لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ ماخوذ ہوئے چاروں طرف سے صدائیں آرہی ہیں کہ یہ دونوں ہم میں سے نہ تھے۔ کیسا خوفناک سین ہے کہ بقول آریہ گزٹ جس قوم کے لئے شہید ہوئے وہی قدر نہیں کرتی آہ یہ دونوں پولیٹکل ملزم قوم کو مخاطب کر کے بزبان حال گویا یہ کہہ رہے ہیں

انہیں سے

کبھی تو شہیدوں کی قبروں پہ آؤ ۔ یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

غربا فنڈ

میں منشی محمد حسین صاحب کلرک از مقام سہاگپور ضلع ہوشنگ آباد نے مبلغ پانچ روپیہ اور سید غلام جیلانی صاحب [illegible] اور عبداللہ حسن طالب علم امرتسر [illegible] غربا فنڈ سے آئے ہیں مولوی عبد اللطیف اور سید [illegible] جملہ مبلغ [illegible] وہ اخبار بنام رحمت اللہ طالب [illegible] مسجد جھنڈے والی اور عبداللہ [illegible] اطہر پور شرقیہ ریاست بہاولپور جنکی درخواستیں چھپ چکی تھیں سال کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ سابقہ قرض [illegible] داخل خزانہ رہے اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔

درخواست ع۴۳۔ میں غریب آدمی ہوں فی سبیل اللہ اخبار بھیجو محمد اسمٰعیل طالب علم مدرسہ احمدیہ [illegible]۔

ایضاً ع۴۴۔ میں بھی ایک مسکین مشتاق ہوں۔ برکریمان کارہا دشوار نیست سید محمد افضل انبالہ والہ ڈاکخانہ اخلاص پور ضلع ہوشیارپور۔

ایضاً ع۴۵۔ جناب من۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ محمد الدین خان طالب علم حیدرآباد دکن محلہ افضل گنج۔

ایضاً ع۴۶۔ میں حنفی ہوں مگر اخبار اہلحدیث کا شائق۔ محمد زین العابدین کوہی حنفی۔ مقام سماہنی ضلع بھمبر ریاست جموں۔

قصور عقل (بقیہ)

دوسرے حصہ میں جسمیں یہ دکھلایا تھا کہ تعدد یا اختلاف اوصاف وصف قدامت کو بھی مانع ہے بجواب اسکے جو کچھ مخاطب مہاشہ نے فرمایا اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ جسطرح وصف انسانیت کے اندر متعدد مختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز ہے اسیطرح وصف قدامت کے اندر بھی متعدد مختلف اوصاف کے افراد کا داخلہ جائز و ممکن ہے علاوہ اسکے اختلاف اوصاف باہمی کو کیونکر مانع ہو سکتا ہے جبکہ ایک ہی وقت میں پیدا شدہ لاکھوں انسان مختلف اوصاف سے ظاہر ہیں۔

جواب۔ تعدد اختلاف اوصاف پر مبنی ہے اور اختلاف اوصاف کے واسطے فرق مراتب و تعین اقسام لازمی ہے جو کسی وصف خاص خصوصاً وصف قدامت کے اندر باطل ہے اسلئے شرکاء قدیمہ کا تعدد بھی باطل ہے

نیشنل کمرشل ایجنسی
سب سے سستا اور نیا
ہر قسم کے انجن اور مشینیں
مشین جو کہ کل مبلغ ایک ہزار
روپیہ خرچ کرنے پر ملیگا
جو کہ ۴۳ من روزانہ آٹا
ایک سو روپیہ اگر آپ اور
تو ہمارا انجن چلا کر بجلی
دیگر ہر قسم کی مشینیں جو
کاٹنے کی چاول صاف کر
سے پانی نکالنے کی سب
قیمت پر دستیاب ہو سکتی
اور ہاتھ سے چلنے والی
سکتی ہیں ہاتھ سے
مشینیں بھی مل سکتی ہیں جو
میں برف تیار کر دیتی ہیں
اور بسکٹ وغیرہ ہم اپنے
کسی ریلوے سٹیشن پر
سے زیادہ دور بھی
جو مشینیں کام نہ دیگی
اس سے زیادہ ادا کیا
ہے
منیجر
کمرشل ایجنسی نمبر
بازار [illegible]

غرض بات یہ ہے کہ اصل سوال کا جواب کیا دیا؟ ناظرین کی آسانی کے لئے ہم نے جواب پر خط کھینچ دیا ہے۔ دیکھ سکتے ہیں کہ مہاشے کیا فرما رہے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آپ کو جو یہ تکلیف ہوئی ہے تو کیوں ہوئی ہے کیا الشور ظالم ہے کہ اوس نے بے وجہ آپکو یہ تکلیف پہونچائی سوال کیا ماوہ ہے مگر جواب دیتے ہیں کہ جس نے ہمارا رجسٹر پڑہایا اوسے پرماتما ضرور سزا دینگے۔ کیا خوب ع من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید

یہ ہیں آریون کے قابل فخر مناظر جنکی بابت آریہ گزٹ وغیرہ لکہا کرتے ہیں کہ مسافر کا اڈیٹر مسلمانون کو دندان شکن جواب دیتا ہے۔ سچ ہے۔ اندہون میں کانا راجہ۔ اجی جناب سوال تو آپ کی ذات شریف سے تہا کہ آپکو تکلیف کیون پہونچی آپ جواب دیتے ہیں۔ اوس ظالم کو ضرور سزا ملیگی جسنے ہمارا رجسٹر پڑہایا۔ مہاشہ جی جس قاعدہ سے اوسکو سزا ملیگی کیا اوسی قاعدہ سے آپکو ملی یا یونہی الشور نے تمپر ظلم کیا۔ بات ٹہکانے کہو حواس باختہ کیون ہو۔ مگر کیا آپ اہلحدیث کا معقول جواب دینگے؟ ہرگز نہیں ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار اون سے — وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی

ناظرین آگاہ ہونگے کہ کرشن جی نے ایک بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیا تہا جس میں خاکسار کو بددعا دی تہی کہ تم طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں مر جاؤ گے۔ گو آپکی یہ دعائیں اور پیشگوئیان تو بقول استاد کے ع زندونکے مارنے کو مسیح الزمان ہوئے اس قابل ہیں کہ اونکی طرف خیال ہی نہ کیا جائے۔ بلکہ گوز شتر سے کم ہیں تاہم ہم نے آپکی استدعا کے مطابق آپکا اشتہار سارا اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل میں درج کر دیا۔ لیکن ہم نے اسکے جواب کی بابت لکہا تہا کہ آپ بہی اس جواب کو اپنے اخبارون اور رسالون میں درج کرائیں۔ مگر افسوس کہ آپ ایسے عالی ظرف کہان تہے کہ اوس جواب کو بہی نقل کراتے چنانچہ آجتک انہون نے نہ کیا اور نہ کرائینگے۔ یہ ہیں ہمارے مسیح اور یہ ہیں ہمارے مہدی اور کرشن گوپال بلکہ بقول خود خدا کے بیٹے ؎

اب سمندر دیکھ لی ہم نے تیری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی

قادیانی الہام کی گولائی

قادیانی الہامون کی گولائی کا کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں ذکر آیا ہے مگر آج جس الہام کا ذکر ہم کرنے کو ہیں وہ اُن سب گذشتہ الہامون سے فسٹ نمبر ہے۔ وہ یہ ہے۔

"اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی"

اس الہام کو ۱۷ مئی کے الحکم میں مولوی اللہ دتا مرحوم ساکن ہیسل ضلع گورداسپور کی نسبت لگایا ہے جسکے انتقال کا ذکر گذشتہ اہلحدیث میں کیا گیا ہے۔ مرحوم گو عالم نہ تہا بلکہ معمولی نوشت خواند جانتا تہا اور زردوزی کا کام کرتا تہا مگر قادیانی مشن کا مخالف تہا اسلئے اسکی موت پر خوشیان منا کر آخیر میں لکہا ہے کہ

"آخیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے بہی ہمدردی ہے کہ انکا ایک وکیل اس سلسلہ کی مخالفت میں ہلاک ہو گیا اور اس کا بازو ٹوٹ گیا"

مگر کسقدر افسوس اور کمینہ پن ہے کہ ایک معمولی مخالف کی موت پر تو الہام لگائے جاتے ہیں لیکن جب اپنے بڑے بڑے خرانٹ مر جاتے ہیں تو کان پر جون نہیں رینگتی او ظالم تمہارا مولوی عبدالکریم امام مرزا کہان ہے تمہاری پارٹی کا رکن رکین مولوی برہان الدین جہلمی کہان گیا تمہارے گروہ کی دائیں مونچہ کا بال۔ افضل اڈیٹر بدر کا۔ کہان ہے بتلاؤ ان بڑے بڑے رکنون کے مرنے سے بہی تمہارا کوئی الہام چسپان ہوا یا نہیں۔ حالانکہ عبدالکریم کی بابت تمہارے گروہ نے کئی دفعہ الہام سے بتلایا تہا کہ اچہا ہو جائیگا۔ مگر آخر وہ فی ... ہوا۔

ناظرین! الہام مذکور کی گولائی دیکہئے کس بلا کی ہے۔ کوئی ہندو مرے تب سچا کوئی مسلمان مرے تو سچا۔ کوئی آریہ مرے تو سچا۔ کوئی عیسائی مرے تب بہی سچا بلکہ کوئی چوہڑا مرے تو بہی سچا۔ واہ چہ خوش ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب — گربہ شاشید گفت باران شد

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

صراحی چون شود خالی جدا پیمانہ میگردد
بروز تنگ دستی آشنا بیگانہ میگردد

سے خیال کرتے ہیں یعنی اُسی سے منسوب کرتے ہیں پس اس چھوٹی قیامت کے کرنے والے بھی شیوجی ہیں اداد پر صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ چوہا شیو روپ ہے اس لیئے اگر چوہا شیوجی کے حکم کو اپنے اوپر سوار کرا کر لاتا ہے تو اس میں تعجب ہی کیا ہے۔ بس چوہا ایک دیوتا ہے جو ہماری قیامت کے آنے کی پیشتر سے خبر دیتا ہے مطلب یہ ہے کہ تینوں قوموں کے اصول کے بموجب چوہے دیوتا ثابت ہوتے ہیں اور چونکہ اونکا دیوتا پن میری آنکھوں میں بھی آچکا ہے کہ جو اوپر لکھا تھا۔ بس اس میں ہرگز ہرگز شک نہیں ہے کہ چوہے ضرور بالضرور دیوتا ہیں۔"

(پنڈت راج بہاری لال ماتہر علیگڈہ)

مسافر بیچارہ! ڈھب پچھنا

آگرہ کا بازاری اخبار مسافر آریوں کا ناچتا ہوا گالیاں دینے کا قاعدہ ٹھیک ہے۔ اگر کبھی کوئی بات ٹھکانے کی نہیں کہتا کتنا سخن کے مضمون میں تو ایسا بے ڈھب پچھنا ہے کہ نہایت ہی قابل رحم حالت میں ہے!

اہلحدیث میں ایک مضمون چھپا تھا کہ مسافر کا رجسٹر چرایا گیا جس سے اوس کو بہت تکلیف ہوئی اور دوسرے پر مقدمہ چلایا گیا جو سخت موجب تکلیف ہے تو کیوں اوسکو تکلیف ہوئی؟ اپنا عقیدہ مسئلہ تناسخ ضرور اوس نے کسی پہلی جون میں کسی کی چوری کی ہوگی یا اور کسی مظلوم پر مقدمہ کیا ہوگا۔ اس مختصر مگر معقول سوال کا جواب مسافر نے کئی ایک دفعہ دینے کی کوشش کی لیکن ایسی ناکام کہ آریہ سماج کے اس قابل فخر کی جسپر آریہ گزٹ وغیرہ آریہ اخبار ناز کیا کرتے ہیں حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے۔ پہلے جوابوں کو تو ناظرین دیکھ چکے ہیں آج ایک نیا جواب لالہ جی کا نقل کرتے ہیں جو ۲۴ مئی کے مسافر میں نکلا ہے۔ لالہ جی بہت سی بے نقط گالیاں دینے کے بعد لکھتے ہیں۔

"اب ہم آپکے سوال کا جواب دیتے ہیں سنیئے آپ اپنے مئی کے پرچہ میں حسب عادت ہیں دل کھولکر صلواتیں سنانے کے بعد اپنے خیال میں بہت سے بڑا بھاری سوال کرتے ہیں کہ آریوں کا مذہب ہے کہ جو تکلیف یا مصیبت کسی شخص کو پہنچی ہے اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اس شخص نے بھی ایسی ہی تکلیف کسی دوسرے شخص کو اپنی پہلی جون میں پہنچائی ہوگی پس ہمارا سوال بھی انہی کے مذہب کے بموجب ہے کہ مسافر کا رجسٹر چوری ہوگیا تو ضرور ہے کہ پہلی جون میں اسنے بھی کسی کی چوری کی ہوگی اور اس جون میں مسافر پر مقدمہ دائر ہوا جو اس بات کا شاہد ہے کہ پہلی جون میں مسافر نے بھی کسی غریب پر مقدمہ چلایا ہوگا پس اگر آریوں کا مذہب یہی ہے تو مسافر چور اور ظالم ہے اور اگر مسافر چور اور ظالم نہیں تو آریہ مذہب جھوٹا ہے۔ یہ دونوں ضدین ہیں۔ اور اجتماع الضدین کبھی ہو نہیں سکتا"

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے یا خدا * لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

میاں تمہیں کسی تم ہی جیسے جاہل ملاں نے بہکا دیا ہوگا۔ آریوں کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم آریہ سماج کے عقائد سے ایسے ہی بے بہرہ تھے تو سوال ہی کرنے کس مرتے پر گھر سے نکلے تھے کیا سوال کئے بغیر جان نکلی جاتی تھی یا ملائیت میں فرق آجانے کا اندیشہ تھا اور اگر ایسا تھا تو کسی آریہ سے پہلے دریافت تو کر لینا تھا کہ بھائی۔ تمہارا کیا یہی مذہب ہے۔ سنو میاں! یہ مذہب خیر الماکرین کا ہوگا اور وہی تمہیں یاد رہا اور تم بھولکر لکھ بیٹھے ورنہ کجا تمہارا سوال اور کجا ہمارا دھرم۔ اب سنو اور کان کھولکر سنو! ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو تکلیف پہنچاتا ہے یا کوئی اور گناہ کرتا ہے تو اس کا اجر اسے پرماتما دیتا ہے پس جس نے ہمارا رجسٹر چرایا یا جس کمبخت نے چروایا اسے پرماتما ضرور سزا دیگے۔ ہمارے ہاں خیر الماکرین کا راجیہ نہیں ہے کہ اللہ میاں جس سے چاہیں چوری کرائیں جس سے چاہیں ڈاکہ ڈلوائیں جس سے چاہیں زنا کرائیں اور پھر بیچاروں کو بے ایمانی سے دوزخ کی ... صرف سے سزا دلوائیں، شرابیں پلوائیں بڑی بڑی آنکھوں والی لونڈے دکھلائیں کچھ سمجھے! لو اب ہمارا عقیدہ سمجھکر بے شرمی کو بالائے طاق دہر کر پھر سوال کرو ورنہ چلو بھر پانی میں ڈوب مرو"

ناظرین بغور دیکھیے کہ آریوں کے مایہ ناز نے کسقدر گالیاں دی ہیں مگر قابل

* مقدمہ چلانیوالے کو کیوں چھوڑ دیا کیا ڈر گئے۔ (اہلحدیث)

دیکھو صفحہ ۱۹۹ میں ہو ہذا سنہ ۲۸۹ ہجری کئی روز تک سخت زلزلے آیا کئے اور بصرہ میں سخت آندہی آئی ہزاروں درخت گر گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۰۱ میں ہو ہذا سنہ ۲۹۴ ہجری میں ایک پہاڑ زمین میں دہس گیا اور اوسکے نیچے سے پانی نکلنے لگا جس سے بہت سے قریے ڈوب گئے اسی سال ایک مادہ خچر نے بچہ دیا خدا قادر ہے جو کچہ چاہے کرے۔

دیکھو صفحہ ۲۰۳ میں ہو ہذا سنہ ۳۰۷ ہجری میں بغداد میں گرانی کی یہ حالت ہوئی کہ گیہوں کی ایک بوری تین سو دینار میں بکی لوگوں نے مردار چیزیں کہائیں

دیکھو صفحہ ۲۱۱ میں ہو ہذا سنہ ۳۴۴ ہجری میں مصر میں تین ساعت برابر سخت زلزلہ رہا جس سے ہزاروں مکانات گر گئے لوگوں نے بڑے خشوع خضوع سے جناب احدیت سے دعائیں مانگیں۔

پہر سنہ ۳۴۴ ہجری میں سمندر اتر گیا یہاں تک کہ پہاڑ نظر آنے لگے اور ایسی چیزیں نظر پڑیں جو کبہی نہ دیکہی تہیں بہت سے چہوٹے چہوٹے جزیرے نکلے رے اور نواح رے میں زلزلہ عظیم آیا شہر طالقان خسف ہو گیا کل تیس آدمی کے قریب بچ سکے باقی سب ہلاک ہو گئے۔ رے اور مضافات میں بہی کوئی ڈیڑہ سو گاؤں خسف ہو گئے شہر حلوان کا اکثر حصہ زمین میں دہس گیا زمین سے مردوں کی ہڈیاں باہر نکل پڑیں رے میں ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا ایک گاؤں ہوا میں معلق لٹک گیا اور پہر گر گیا۔ زمین سے پانی نکل آیا بعض جگہ زمین میں بڑے بڑے شگاف ہو گئے اور ان میں سے سخت بدبو نکلی اور بعض جگہ سے دہواں۔

پہر سنہ ۳۴۷ ہجری ہو ہذا قم اور حلوان میں پہر زلزلہ آیا اور بہت سے خلق اللہ تلف ہو گئی اور ٹیڑی آئی اور تمام غلہ اور درختوں کو صاف کر گئی۔

دیکھو صفحہ ۲۱۷ میں ہو ہذا سنہ ۳۵۹ ہجری میں عراق میں ایک تارہ ٹوٹا اسکی روشنی آفتاب جیسی تہی اور بعد میں بادل کی گرجنے کی آواز سنائی دے۔

دیکھو صفحہ ۲۲۳ میں ہو ہذا سنہ ۳۸۵ ہجری میں دروازہ اوج کیطرف ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کے دو سر اور دو چہرے اور دو گردنیں تہیں

پہر اسی سال سنہ ہجری میں ایک ستارہ چاند کے برابر نمودار ہوا اور دس راتوں کے بعد غائب ہو گیا لوگ اس ستارہ کو دیکہ کر ڈرتے تہے۔

پہر سنہ ۴۲۵ ہجری میں رملہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ اسکو بالکل تباہ کر دیا زمین سے پانی نکل آیا پچیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے سمندر بقدر ایک روز راہ ہٹ گیا لوگ وہاں مچہلیاں پکڑ رہے تہے کہ یکایک پانی چڑہ آیا لوگ وہیں رہ گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۲۴ میں ہو ہذا سنہ ۴۲۹ ہجری میں جانوروں میں سخت وبا پڑی جس میں ریوڑ غارت ہو گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۳۲ میں ہو ہذا سنہ ۴۶۱ ہجری میں ۳۰ رمضان کو ہی چاند نہ دکہائی دیا دوسرے روز لوگوں نے روزہ رکہا شام کے وقت بہی چاند نہ دکہائی دیا حالانکہ مطلع صاف تہا یہ ایک ایسی بات ہے کہ ایسا کبہی نہیں ہوا تہا

دیکھو صفحہ ۲۳۳ میں ہو ہذا سنہ ۴۶۲ ہجری میں بغداد میں نو دس دفعہ زلزلہ آیا اور حلوان کا ایک پہاڑ ٹوٹ کر گر گیا۔

دیکھو صفحہ ۲۳۴ میں سنہ ۴۶۳ ہجری یمن میں خون کا مینہ برسا کئی روز تک زمین سرخ رہی اور لوگوں کے کپڑوں پر نشان باقی رہے۔

دیکھو صفحہ ۲۴۴ میں ہو ہذا سنہ ۴۹۰ ہجری میں ایک بڑا تارا ٹوٹا اور اسکے ٹوٹنے سے سخت آواز آئی جس سے مکان اور دیواریں ہل گئیں لوگوں نے بڑی دعائیں مانگیں اور خیال کیا کہ قیامت آگئی۔

دیکھو صفحہ ۲۴۱ میں ہو ہذا سنہ ۴۹۵ ہجری میں مصر میں اور شام میں اور جزیرہ میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات گر گئے اور قلعے گر پڑے اور بصرہ کے پاس بہت سے گاؤں خسف ہو گئے۔

دیکھو صفحہ ۲۴۶ میں ہو ہذا سنہ ۵۰۲ ہجری میں عدن میں ایک آگ ظاہر ہوئی جس شرارے رات کو سمندر کیطرف چلتے معلوم ہوتے تہے۔ اور دن کو دریا سے دہواں اٹہتا دکہائی دیتا تہا۔

پہر سنہ ۶۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں آگ ظاہر ہوئی ابو شامہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مدینہ منورہ سے خطوط پہونچے کہ شب چہار شنبہ سوم جمادی الآخر کو مدینہ منورہ میں گرج کی آواز ہوئی اور پہر سخت زلزلہ آیا اور تہوڑی دیر تک برابر زلزلہ آتا رہا یہ حالت ۵ جمادی الآخر تک رہی پہر جمعہ کے دن قریظہ کے قریب سخت آگ معلوم ہوئی شہر مدینہ شریف میں ہم گہروں میں بیٹہے ہوئے تہے تو یہ معلوم ہوا تہا کہ ہمارے پاس ہی آگ لگی ہوئی ہے اوسکے اثر سے وادی شظا میں پانی نکل آیا اور اوس بڑے قصر کے برابر شرارے نکلتے معلوم ہوتے تہے یہاں تک کہ مکہ کے رہنے والوں کی آنکہیں اون شراروں سے چوندہیا جاتی تہیں لوگ قبر شریف حضور صلعم پر حاضر ہو کر توبہ اور استغفار کرنے لگے یہ حالت کئی مہینہ تک باقی رہی۔ دیکھو صفحہ ۲۶۷ میں ہو ہذا سنہ ۷۴۹ھ میں ایسا سخت طاعون پڑا کہ اوسکی مثل کبہی نہ سنا گیا تہا۔ دیکھو صفحہ ۲۷۱ میں ہو ہذا سنہ ۵۵۵ھ

میں طرابلس میں ایک لڑکی لطیفہ نامی تہی تین مردوں سے اوسکا نکاح ہوا مگر کوئی بہی قادر نہ ہو سکا عجب اوسکی عمر پچیس برس کی ہوئی تو اوسکے پستان غائب ہو گئے پہر اوسکے شرم کا گوشت

میں بھی کشمیر جیسے وہم پرست ملک میں کوئی بڑا دینی مدرسہ ہونا چاہیئے مگر مدرسہ ایسا ہو جہاں ہر ایک کلمہ گو قطع نظر اختلافات مذہبی کے فیض پا سکے اسلئے مہتمم صاحب اطلاع دیں کہ کیا مدرسہ مذکور میں اس بات کا کافی انتظام ہے یا یہی ہے کہ چندہ تو سب دیں مگر فیض یاب صرف ایک ہی فرقہ ہو۔

مرزا قادیانی کے دہوکہ کا اظہار

نامہ نگار

اے لوگو خبردار ہو جاؤ قادیانی دہوکہ میں مت آؤ۔ اے انپڑھ لوگو تم پر افسوس۔ اے لکھے پڑھے لوگو تم پر بڑا افسوس اسواسطے کہ جب کبھی خدا کی قدرت کا کوئی نشان آسمان سے یا زمین سے ظاہر ہوتا ہے تو قادیانی صاحب اپنے دعوی نبوت کے ثبوت میں اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے پیش کرتے ہیں۔ اسکے مرید جو کتب تاریخ سے واقف نہیں جھٹ کہدیتے ہیں کہ یہ نشان مرزا صاحب کے دعوی کے ثبوت میں ظاہر ہوا ہے۔ اور جو مرید اپنے آپ کو مولوی بلکہ بڑے مولوی کے نام سے مشہور کر رہے ہیں وہ بھی دیدہ دانستہ ہاں ہاں کرتے جاتے ہیں اگرچہ اُن پر کتب تاریخ سے یہ بات بخوبی واضح ہو کہ خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشان ہمیشہ سے دنیا میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہینگے پس میں اپنے اس دعوی کے ثبوت میں اور مریدان مرزا کو خواب غفلت سے بیدار کرنیکے لئے تاریخ الخلفاء مترجم اردو سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرونگا جس میں خداوند تعالی کی قدرت کے عجائب نشانات کا ذکر ہوگا۔ اور تاریخ الخلفاء کا مصنف مرزا صاحب کے نزدیک معتبر ہے جس کے غیر معتبر کہنے کی مریدان مرزا کو گنجائش نہیں ہوگی۔

دیکھو تاریخ الخلفاء مترجم اردو کے صفحہ ۱۵۲ میں ہو ہذا۔
۱۸۰ھ ہجری میں سخت زلزلہ آیا جس سے اسکندریہ کے منارے گر گئے

دیکھو صفحہ ۱۵۰ میں ہو ہذا۔ سنہ ۲۳۲ھ میں عراق میں ایسی بادسموم چلی کہ کوفہ کی تمام کہیتیاں جل گئیں اور بغداد میں اور بصرہ میں مسافر مر گئے پچاس روز یہی قیامت کا نقشہ رہا۔ ہمدان میں زراعت جل گئی اور مویشی مر گئے اور راستوں میں مسافر ہلاک ہو گئے۔ اسکے بعد دمشق میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ہزاروں مکان گر گئے اور خلقت انکے نیچے دب گئی انطاکیہ اور جزیرہ کا بھی یہی حال ہوا اس واقعہ میں پچاس ہزار آدمیوں سے کم کا نقصان نہ ہوا

پہر ۲۴۱ ہجری میں تارے بہت سے ٹوٹے اور بڑی رات گئی تک آسمان میں ستارے ٹڈیوں کی طرح اڑتے ہوئے معلوم ہوتے رہے۔

پہر ۲۴۲ ہجری میں تونس اور قرب وجوار نیز رے خراسان نیشاپور طبرستان اصفہان میں سخت زلزلہ آیا پہاڑوں کے ٹکڑے اڑ گئے اکثر جگہ سے اتنی جگہ پہٹ گئی کہ جس میں آدمی سما جاتے تہے مصر کے ایک گاؤں آسمان سے پتھر گرے جنکا وزن دس رطل کے قریب تہا

یمن میں ایک پہاڑ میں کچھ ایسی حرکت کی کہ کہیت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ حلب میں ماہ رمضان ایک پرند کو لوگوں نے یہ کہتے سنا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو اللہ اللہ اللہ چالیس مرتبہ کہکر اڑ گیا دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے اس واقعہ کی رپورٹ صدر میں کی اور قریبا پانچسو ۵۰۰ آدمیوں نے اسکی شہادت دی۔

دیکھو صفحہ ۱۸۷ میں ہو ہذا سنہ ۲۴۵ ہجری میں تمام دنیا میں سخت زلزلے آئے شہر اور قلعے اور پل گر پڑے اور انطاکیہ میں ایک پہاڑ سمندر میں گر گیا آسمان سے سخت ہولناک آوازیں سنائی دیں اور بلبیس میں بہت آدمی ہلاک ہو گئے اور مکہ شریف کے چشموں کے پانی غائب ہو گئے متوکل نے عرفات سے پانی لانے کیلئے ایک لاکھ دینار دیئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۴ میں ہو ہذا عراق میں وبا پہیلی جو بربادی جنگ سے کم نہ تہی اس میں بے تعداد آدمی مرے۔ وبا کے بعد بہت سے زلزلے آئے جنمیں ہزاروں جانیں تلف ہوئیں۔

دیکھو صفحہ ۱۹۰ میں ہو ہذا سنہ ۲۸۰ ہجری میں دبیل سے اطلاع آئی کہ ماہ شوال میں چاند گہن ہوا اور عصر کے وقت سخت اندھیرا ہو گیا اسکے بعد کالی آندھی آئی جس نے تین روز متواتر اندھیرا رکھا اسکے بعد فرو ہوئی پہر ایسا زلزلہ آیا کہ ہزاروں گہر گر گئے یہانتک کہ قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کے مکانات کے نیچے سے نکالے گئے۔

دیکھو صفحہ ۱۹۰ میں ہو ہذا سنہ ۲۸۵ ہجری میں بصرہ میں ایک آندھی آئی جسکا رنگ پہلے زرد تہا پہر سبز ہو گیا اور پہر کالی ہو گئی اور کئی روز تک اسیطرح رنگ بدلتی رہی آخر میں ایک چادر گری جسکا وزن ستو درہم تہا اسکے بعد یہ آندھی بند ہو گئی قریبا پانچسو ۵۰۰ درخت گر گئے اور آسمان سے سفید وسیاہ پتھر برسے۔ باقی بر صفحہ ۹

وصف انسانیت کی تشبیہ اس جگہ بے موقعہ ہے اسلئے کہ وصف انسانیت میں فرق مراتب و تعین اقسام جائز ہے بدیں وجہ مختلف اوصاف کے افراد تفریق مراتب و تعین اقسام اسمیں داخل ہیں۔ چنانچہ حکماء ہند نے وصف انسانیت کو بلحاظ اختلاف اوصاف انسانی چار درجوں میں تقسیم کیا ہے برہمن چھتری۔ ویش۔ شودر۔ کیا آپ وصف قدامت کو بھی بلحاظ اختلاف اوصاف تین درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اگر نہیں کر سکتے تو یہ بالکل بے انصافی ہے کہ مختلف اوصاف کے افراد بلا تفریق مراتب و تعین اقسام کسی وصف خاص کے اندر ایک ہی نمبر میں داخل کر دیجاویں اور یہ صریح خلاف عقل ہے۔ اختلاف اوصاف ہم عمری کو ضرور مانع ہے۔ دنیا میں ہر حالت و کیفیت کی شناخت کیواسطے چند نہ کچھ علامات و نشانات جنکو ہم لفظ اوصاف سے تعبیر کیا ہے ضرور رکھے جاتے ہیں چنانچہ شناخت عمر کیواسطے بھی کچھ نشانات و علامات یا اوصاف ایسے ضرور مقرر ہیں جن سے ہمکو متعدد افراد کے مابین نسبت عمری کا اندازہ کرنے میں کافی مدد ملتی ہے ورنہ کیا اسباب و ذرائع ہیں جنکے ذریعہ سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے ایشور و جیو کے درمیان باپ و بیٹی کی نسبت جو صریح اختلاف عمر پر مبنی ہے دریافت کر لی۔ کیا کوئی سماجی دوست ثابت کر سکتے ہیں کہ ایشور و جیو نے باہمی نسبت کا اظہار خود ہی سوامی جی سے کر دیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بس خواہ مخواہ یہی ماننا پڑیگا کہ سب سے پہلے سوامی جی نے اختلاف اوصاف کے ذریعہ اختلاف عمر کا عقدہ حل کیا بعدہ بمصداق مثل معروف (باپ پر پوت پتا پر گھوڑا۔ بہت نہیں تو تھوڑا ہی تھوڑا) ایشور و جیو کے درمیان باپ و بیٹی کی نسبت کا راز طشت از بام کیا۔ اچھا اگر ہم فرض کر لیں کہ اختلاف اوصاف ہم عمری کو مانع نہیں ہے تو اس لاینحل معمہ کو کون جو شیلے نوجوان مہاشہ حل کر سکتے ہیں کہ ان ہر سہ آریہ قدما میں وہ کون اسباب و آثار پائے جاتے ہیں جنکے ذریعہ مابین ہر سہ قدما ہم عمری لازم و ثابت ہے یا وہ کون یورپین نو ایجاد کسوٹی آریہ مہاشوں کے ہاتھ لگ گئی ہے جسکی بنا پر باپ و بیٹی کی نسبت بحال رکھتے ہوئے مابین ہر سہ قدما ہم عمری کا فتوی دیا گیا ہے۔ تیسرے حصہ میں میں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ میرے ان سب اعتراضات کے جواب کے بجائے آریہ مہاشوں نے یہ عذر پیش کیا جو بخیال انکے جواب ہے کہ ہم اگر روح و مادہ کو قدیم نہ مانیں تو دنیا کی علت مادی کہاں سے لائیں۔ اسمیں دنیا پیدا نہو اور بغیر دنیا کے ایشور کی ہستی محض بیکار ہو گی غنیمت سمجھو کہ ایشور کے ہمراہ روح و مادہ بھی ازلی و قدیم ہے ورنہ آج ایشور کو نرا انکار کرنے کی بجائے محض بیکار کہنا پڑتا جو اوس کی ذات کیواسطے نقص ہے۔ اسلئے میں نے بخیال دفعیہ نقص ذات باریتعالی تعدد قدما کے مسئلہ کو بحال رکھکر ایشور کو اپنا ممنون منت بنایا۔ بجواب اسکے میں نے عرض کیا تھا کہ تمہارے عقیدہ کے بموجب اب بھی ایشور کی ہستی محض بیکار ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ تم روح و مادہ و قانون قدرت کو ازلی و قدیم و ناقابل شکست مانتے ہو۔ پس باوجود ایسے عقیدہ کے ایشور کیضرورت ثابت کرو۔ بجواب اسکے مخاطب مہاشہ نے جو کچھ زیب قلم فرمایا اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ بموجب آریوں کا عقیدہ ہے پرماتما ہر لمحہ روحوں کے عدل و انصاف و رحم و سزا و جزا میں مصروف رہتا ہے اسلئے ایشور کی ہستی کی ضرورت ہے اگر ایشور نہ ہو تو یہ کام کون کرے۔ کا جواب۔ پرماتما اوسی قدیم و ناقابل شکست قانون کے بموجب اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے میں ہر لمحہ مصروف و مشغول رہتا ہے جو پرماتما کی ہستی سے متاثر ہونیکے بجائے خود اپنا اثر پرماتما کی ذات پر غالب و قائم رکھتا ہے یا کسی دوسرے قانون کے بموجب۔ اگر کوئی دوسرا قانون نہیں ہے تو ایشور کا دخل درمعقولات چلتی گاڑی میں روڑا دینا خون لگاکر شہیدوں میں داخل ہونا نہیں تو اور کیا ہے۔ غور کرو۔ ایشور ہو یا روح ہو یا مادہ ہو چرند ہو یا پرند ہو۔ یا انسان ہو آریہ خواہ اگنی ہوتر کرتا ہو یا نکرتا ہو جب آگ میں گریگا آگ اپنی گرمی سے اوسکو متاثر ضرور کریگی۔ بس آگ میں گرنا فعل اور اوسکے اثر سے متاثر ہونا ایک لازمی و لابدی نتیجہ ہے۔ اب فرمایئے اس نتیجہ کا دینے والا کون ہے اس میں ایشور کو اپنا عدل و انصاف و رحم صرف کرنیکا کس جگہ موقعہ ملا۔ واقعی امر یہ ہے کہ ایسا مستقل بالذات ناقابل شکست قانون جسکے ساتھ لفظ قدرت کا بھی لگا ہو اور جو بمقابلہ پورین صنعت و حرفت ایشور کی سرب شکتیمانی کو معطل کر دے ایک معقول پسند انسان کو دہریت کی طرف راہنما ہے۔ فقط۔ خاکسار زمان احمد یار خان از ملاوان ۲ اپریل ۱۹۰۷ء

مدرسہ نصرت الاسلام سری نگر کشمیر کے مہتمم صاحب

مدرسہ مذکور کے حامیوں خصوصاً حاجی نصر شاہ صاحب رئیس اداخ کی امداد کا ذکر کر کے مسلمانوں سے مدرسہ کے لئے استمداد کرتے ہیں۔ ہمارے خیال

فتوے

س نمبر ۲۵۲: اس حدیث کے اصل الفاظ کیا ہیں جس کا ترجمہ ہے تم میں سے وہی اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں اچھا ہے۔

س نمبر ۲۵۳: عزل جائز ہے یا نہیں کان نعزل والقرآن ینزل اور ذالک الوأد الخفی والی احادیث کی تطبیق کیا ہے۔

س نمبر ۲۵۴: مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنی شرمگاہ کے بال استرہ قینچی وغیرہ سے کر لینے جائز ہیں یا کس طرح۔ جابر ابن عبد اللہ والی حدیث کے لفظ تستحد المغیبۃ وغیرہ سے استعمال حدید کا حکم یا کم از کم اجازت ثابت ہے یا نہیں۔

س نمبر ۲۵۵: قبض ہو تو پاخانہ پھرنے کے وقت زور لگنے سے پیشاب گاہ سے منی کا قطرہ نکل آتا ہے تو غسل کا اصل حکم ہے۔

س نمبر ۲۵۶: مدت رضاعت میں جب کہ والدین کے جماع سے دودھ پینے والی اولاد کو ضرر ہوتا ہے روزہ ہضم نہیں ہوسکتا جماع کا کیا حکم ہے جبکہ والدین عالم شباب میں ہوں۔ ایکے از ناظرین اہلحدیث

ج نمبر ۲۵۲: اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں خیارکم خیارکم لنسائہم

ج نمبر ۲۵۳: عزل جائز نہیں ان حدیثوں کی تطبیق اہلحدیث مورخہ ۲۴ مئی میں دیگئی ہے دیکھ لیجئے۔

ج نمبر ۲۵۴: عورت کو بھی مردوں کی طرح استرہ وغیرہ کا استعمال جائز ہے غرض صفائی سے ہے آلہ کوئی ہو۔

ج نمبر ۲۵۵: محض منی کے نکلنے سے غسل واجب نہیں جبتک کہ لذت کے ساتھ نہ نکلے پس صورت مذکورہ میں غسل واجب نہیں۔

ج نمبر ۲۵۶: ایک حدیث میں آنحضرت نے فرمایا مجھے خیال تھا کہ میں ایسی حالت میں جماع کرنے سے منع کردوں مگر دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں اور انکو ضرر نہیں ہوتا اسلئے منع نہیں فرمایا لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ اوس ضرر کی نفی ہے جو ہلاکت کے درجہ تک پہونچاتے ورنہ فی الجملہ ضرر تو تجربہ میں آچکا ہے اسلئے جو کوئی اس معمولی ضرر سے بھی اپنے بچے کو محفوظ رکھنا چاہے اور شہوت کا غلبہ بھی نہو تو وہ نہ کرے۔ اگر شہوت کا غلبہ ہو تو جائز ہے

س نمبر ۲۵۷: کتے کا گھر میں نہ رکھنے کی نسبت یہ حکم ہے کہ جس گھر میں کتا ہو گا اوس گھر میں فرشتے رحمت کے نہیں آتے اور شکاری کتے رکھنے کا حکم ہے اور اونکا شکار بھی درست ہے یہ کیا سبب ہے جواب عنایت ہو

س نمبر ۲۵۸: اسوقت میں بوجہ ملازمت وغیرہ کے رخصت نہیں ملتی اور آدمی مجبور ہے۔ بیاہتا عورت کو پردیس میں ہمراہ نہیں رکھ سکتا اب وہ مجرد شخص بیچارہ کیا کرے وہیں میں کوئی صورت نکاح کی نہیں کہ جو مقیم گھر ہو اور طلب اولاد اور شہوت کا حکم نہیں یا مگر صورت میں شرع کی دیوار قائم ہے فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک ہم العادون ایسا علاج مجردوں کے لئے بتلایا جاوے۔

س نمبر ۲۵۹: افتادہ مال میں شرع کی نسبت کام میں لانے کا کس طرح حکم ہے کہ کام میں لاوے یا نہیں جو مال کوئی شخص بجا دی اوسکے برتنے کی شرعًا اجازت ہے یا نہیں اگر نہیں تو کسقدر وہ مال انتظار میں رکھا جاوے۔

ج نمبر ۲۵۷: بعض احکام بوجہ ضرورت بشری کے مستثنی ہوتے ہیں شکاری کتے کا حکم بھی اسی ضرورت پر مبنی ہے۔

ج نمبر ۲۵۸: حدیث شریف میں اس سوال کا جواب یہ ملتا ہے کہ ایسا شخص روزے رکھے نہ ایسے کہ خوب افطار کھا لے بلکہ ایسے کہ جن سے کمزوری غالب آئے جبتک کہ بیوی کو اپنے پاس نہ بلا سکے۔

ج نمبر ۲۵۹: افتادہ مال اگر بہت ہے تو ایک سال تک اوسکی شہرت کرے یعنی مال کا اندازہ اور تھیلی یا گٹھڑی کے کپڑے کا نشان یاد رکھکر عام مجمعوں میں سوال کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوئی ہو تو بتلاؤ اگر کوئی شخص نشانات پورے بتلا دیوے تو اوسکو دیوے نہ بتلا سکے تو سال کے بعد اپنے استعمال میں لا سکتا ہے مگر جب کبھی اصل مالک آوے تو اوسکو ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسی معمولی چیز ہے جسکی عام طور پر تلاش نہیں کیجاتی جیسے دھیلا پیسہ یا حسب عرف عام کوئی اور کم قیمت کی چیز تو اوسکو معمولی تلاش کے بعد استعمال میں لا سکتا ہے مگر اصل مالک کے پہونچنے پر ادا کرنا ہوگا۔ یہ حدیثوں کا مضمون ہے۔

س نمبر ۲۶۰: بوقت جماع اپنی عورت کا دودھ پی لینا اور شرمگاہ کو چومنا چاٹنا جائز ہے یا منع۔ س نمبر ۲۶۱: اپنی عورت کو بی بی کہکر اوس سے باتیں کرنی جائز ہیں یا نا جائز۔ س نمبر ۲۶۲: تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ کے صم لفظی معنے کیا ہیں۔ سائل کے از ناظرین اخبار۔ ج نمبر ۲۶۰: ایک فضول اور قابل ترک حرکت ہے ج نمبر ۲۶۱: اگر اوس ملک کے محاورہ میں بی بی بیوی کا لفظ کسی محرم رشتہ (ماں بہن وغیرہ) سے مخصوص نہیں تو عورت کو بی بی کہہ لینا جائز ہے ج نمبر ۲۶۲: ان لفظوں کے معنے ہیں کہ۔ پریشان بالوں والی عورت کنگھی وغیرہ کرلے اور غائب خاوند والی بال وغیرہ اتار نے سے صفائی کرلے۔ آنحضرت ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو بعض صحابہ جلدی گھروں کو جانے لگے حضور نے منع فرمایا کہ شہر و شہر میں قافلہ پہونچنے کی خبر ہو لے۔ جو عورتیں بوجہ غیبوبت خاوندوں کے اصلاف اور ناستھری ہو رہی ہوں وہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L No 358

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۴ نمبر ۳۴

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔۔۔
والیان ریاست سے ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔۔
عام خریداروں سے ۔۔۔ ۴/ ۱
غیر ممالک سے ۔۔۔ ۷ شلنگ
ر ر ششماہی ۴ شلنگ
انڈیا والوں سے ۔۔۔

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

یوم جمعہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۹ - جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری المقدس

میلاد شریف

اٹھو مومنو! بہر تعظیم سب
تولد ہوئے آج شاہ عرب

یہ شعر تمام مجلس مولود کا خلاصہ ہے تقریر کرنے کرتے غلط ملط روایات بیان کر کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک پہنچتے ہیں تو شعر مندرجہ عنوان پڑھکر لوگوں کو اٹھا دیتے ہیں بلکہ یہ شعر بھی پڑھتے ہیں ؎

ندا از حاملان عرش آمد * کہ برخیز از پئے تعظیم احمد

امرتسر کے بعض اخبار نے چند ہفتوں کی اشاعتوں میں میلاد مروجہ کے جواز بلکہ استحباب کے متعلق مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی لاہوری کا فتویٰ شائع کیا ہوا ہے اسلئے ہم بھی ایک فتویٰ فخر الحنفیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم مغفور کا نقل کرتے ہیں۔ ہمیں اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ناظرین اس فتویٰ کو ملاحظہ کر کے میلاد مروجہ کی حقیقت سے خود ہی آگاہ ہو جائینگے۔ مولانا مرحوم فرماتے ہیں۔

وقت ذکر میلاد کے کھڑا ہونا قرون ثلثہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا جناب فخر عالم علیہ السلام کی سیر اور حالات کا ذکر ان قرنوں میں بطریق وعظ و تدریس و مذاکرہ و تحدیث ہزارہا بار ہوتا تھا۔ مگر کسی روایت میں ثابت نہیں ہوا کہ بوقت ذکر ولادت کوئی کبھی کھڑا ہوا ہو یا کہیں فخر عالم علیہ السلام نے اسکا استحباب یا ادب کچھ ارشاد فرمایا۔ پس اولاً تو یہی حجت اوسکی بدعت غیر اصل ہونے کو کافی ہے اور جیسا کہ اسپر اسقدر غلو ہے کہ عوام جہال اوسکو واجب جاننے لگیں اور تارک پر ملامت کریں خواہ مخواہ منکر اور بدعت سیئہ ہو جائیگا یہ تو ایک امر محدث ہے اگر کسی امر ثابت جائز کو عوام واجب سمجھنے لگیں وہ بھی ناجائز منکر ہو جاتا ہے

پس اولاً تو یہی ثابت ہو چکا کہ اس قیام کا ثبوت ہی کہیں۔ احادیث و آثار سے قولاً و فعلاً تقریراً ہرگز کہیں نہیں ہو سکتا۔ تو یہ امر خود بدعت ہے ثانیاً اگر فرضاً کچھ ہو بھی جائے تو واجب سنت مستحب تو کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ نہایت الامر اگر کوئی عرق ریزی کرے تو مباح تک نوبت آویگی مگر مباح کو سنت واجب جاننے سے پھر بدعت و منکر ہو جائیگا جیسا کہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور روایت عالمگیریہ سے واضح ہے۔ یہ وجہ کہ روح پاک علیہ السلام کی جو عالم ارواح عالم شہادت میں تشریف لائی اوسکی تعظیم کو قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے

مرقع قادیانی ۱۔ جولائی کو ہی نکلنے والا ہے سالانہ قیمت ۔۔۔

کیونکہ اس میں بھی قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریف کے ہونا چاہئے - اب ہر روز کونسی ولادت مقرر ہوتی ہے - پس یہ ہر روزہ اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے کہ **سانگ گھنیا کی ولادت** کا ہر سال کرتے ہیں - یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھیرا اور یہ خود حرکت قبیحہ قابل لوم وحرام وفسق ہے یہ وجہ کہ ان مبتدعین کے زعم فاسد میں شرع پر فتوح علیہ الصلوٰۃ کی اس مجلس پرشر کی محل عاصی اور مجمع فساق میں تشریف لاتی ہو معاذ اللہ اگر یہ عقیدہ ہو کہ آپ عالم الغیب ہیں تو یہ عقیدہ خود شرک ہو قرآن میں ہے وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ - پس بایں عقیدہ قیام کرنا خود شرک ہوگیا - اور جو عالم الغیب نہیں کہے - مگر دوسری دلیل و حجت تشریف آوری کی ہے تو خوب سمجھ لو کہ باب عقائد میں نص قطعی واجب ہے - احاد وظنیات سے عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ ضعاف وموضوعات سے تو باب تشریف آوری میں کوئی روائت قطعی ہے جس پر عقیدہ کیا جائے - پس یہ عقیدہ محض **اتباع ہوی وکید شیطان** ہے - ایسی صورت میں یہ قیام بایں زعم گناہ کبیرہ ہو جاویگا الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت ومنکر اور دوسری صورت میں حرام وفسق ہے - تیسری صورت میں کفر وشرک ہے - چوتھی صورت اتباع ہوی وگناہ کبیرہ ہوتا ہے - پس کسی وجہ سے شرعاً جائز نہیں پھر اسکو واجب سمجھنا صریح مخالفت شارع کی کرکے کافر وفاسق ہوتا ہے عافانا اللہ تعالیٰ اور ضمن تقریر سے اہل فہم کو یہ بھی واضح ہوگیا کہ خود یہ **مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت ومنکر ہے** - اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں واللہ الہادی - ابو مسعود رشید احمد

یہ فتویٰ کسی شیعہ کا نہیں کسی غیر مقلد کا نہیں بلکہ ایک حنفی عالم کا ہے جنکو بحثی اخبار بھی کسی پہلو میں حنفی مانتا ہے مولانا عبد الحی مرحوم لکھنوی کا فتویٰ بھی منع کا ہے - پس ایک طرف مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی کا فتویٰ رکھو اور ایک طرف مولانا گنگوہی اور مولانا لکھنوی کا یہ فتویٰ اور سامنے اپنے فقہ کی معتبر اور مستند کتاب ردالمحتار کو دیکھو - جہاں پر یہ اصول مقرر کیا ہے کہ

اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ

(جلد اول صفحہ ۴۷۵)

یعنے جب کسی حکم کو بدعت اور سنت ہونے میں شک ہو تو بدعت کے خوف سے سنت کو بھی چھوڑ دینا چاہئے -

اس فقہی اصول اور فتوی فقہا کے بموجب بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ میلاد رسمی کا چھوڑ دینا ہی افضل ہے -

کیا ہمارے بدعتی دوست **فقہ** کے حامی اس روائت فقہیہ کو مانیں گے - ہرگز نہیں کیونکہ ان میں حلوا خور ہیں سے

صبح تو جام سے گذرتی ہے - شب دلارام سے گذرتی ہے

عاقبت کی خبر خدا جانے - اب تو آرام سے گذرتی ہے

آریوں سے ایک سوال

ہماری حاجی پنڈتوں کے ہمیشہ سے چھیڑی ہوتی ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ اُن سے معانقہ کریں اب تو وہ بھی پولیٹیکس (سیاسی معاملہ) سے فارغ ہوگئے ہونگے - مگر چونکہ ملاقات سودیشی مشرقی طریق سے ہے - جس میں کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ہوتا ہے اس لئے ہم بھی اپنے متروں کے لئے ایک تحفہ لیجاتے ہیں - اور امید کرتے ہیں کہ وہ اسکو قبول کرینگے - جو یہ ہے :-

ماہ جون کے پہلے ہفتہ میں امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں ٹڈی دل اسقدر آیا کہ خدا کی پناہ پھر ایک ہی روز نہیں بلکہ دو روز تک آتا رہا - اگر ہمارا اندازہ غلط نہ ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی روز میں اسقدر ہوگا کہ تمام دُنیا کی مردم شماری سے جو دو ارب کے قریب کہی جاتی ہے - کئی درجے زائد تھا - دوسرے روز اس سے علاوہ - اب سوال یہ ہے کہ ویدک مذہب کے اصول کے مطابق یہ اتنی مخلوق ایکدم میں کہاں سے آگئی - کیونکہ ویدک دھرم بتلاتا ہے کہ روحوں کا انتقال ہوتا رہتا ہے آدم جون میں آئیں گناہ کئے بہاری کی سزا بھگتنے کو کسی حیوانی جون میں چلی گئیں - وہاں پاپ کی سزا بھگت کر پھر آدم جون میں آگئیں (دیکھو رسالہ ثبوت تناسخ مصنفہ پنڈت لیکھرام صفحہ ۱۹) اس قاعدہ کے مطابق اتنا ٹڈی دل تو شاید تمام دُنیا کے انسانوں کے مرنے سے بھی نہیں بن سکتا - پھر یہ کہاں سے آیا اور مر کر کہاں گیا کس حصہ دنیا میں اُنہوں نے انتقال کیا - امید ہے ہمارے متر اسکا جواب معقول دیکر ممنون فرماویں گے یہ اُن کا اختیار ہے کہ کسی بازاری اخبار کو آگے کرکے ہمیں دو چار ہزار گالیاں دلوائیں - مگر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ گالیوں کے سوا اصل سوال کا جواب کیا ملتا ہے - ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سوال کا جواب دینے کیلئے

اس دنیا سے گذر کر کسی اور دنیا کی خبر لانی پڑیگی ۔ سو خیر وہ یاد رکھیں ؎
قاصد کو آتے آتے ہیں خط اور لکھ رکھوں ✦ میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

آریہ سماج اور پبلک

آجکل چاروں طرف سے آریہ سماج پر ہلا دی ہو رہی ہے کہ اونہوں نے بڑی سردمہری کا برتاؤ کیا لاٹ صاحب کی خدمت میں اونکا ڈیپوٹیشن گیا ۔ تو لاجپت رائے سے کوئی ہمدردی نہیں کی دہلی کے اخبار آفتاب نے تو یہانتک پھبتیاں اڑائی ہیں کہ لکھتا ہے :- آریہ ڈیپوٹیشن ایسا ڈرا کہ گویا آریہ کالج کے اردگرد توپیں لگی ہوئی تھیں ۔ مگر بغور دیکھا جائے تو یہ اعتراضات سب فضول ہیں ذرہ آریہ سماج کی جگہ پر بیٹھکر ان کی حالت کا اندازہ کرنا چاہئے آریہ سماج اس وقت سخت زد میں ہے جبکہ لاٹ صاحب خود کہیں کہ تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر یہی رپورٹ کرتے ہیں کہ جہاں جہاں آریہ سماج ہے وہاں ہی فساد ہو تو ایسے نازک وقت میں کیا آریہ ڈیپوٹیشن کا یہ فرض ہونا چاہئے تہا کہ ایک ایسے شخص سے ہمدردی کرتا جو سرکاری طور پر نہ صرف ملزم بلکہ سخت مجرم قرار پاچکا تہا یا یہ فرض ہونا چاہئے تہا کہ گئی چیز پر صبر کر کے باقی ماندہ کے بچانے کی فکر کرتا کچہ شک نہیں کہ دانا آدمی یہی رائے دیگا کہ جو نقصان ہوا سو ہوا ۔ آئندہ کو باقی کی بچانے کا خیال مقدم ہونا چاہئے ۔ کیا آریہ سماج کو یہ خطرہ نہ ہوگا ۔ کہ ممکن ہے گورنمنٹ حکم دیدے کہ آریہ کالج کے امتحانات یونیورسٹی نہ لیگی ۔ تو اس صورت میں اُن کی انسٹیٹیوشن کو کہانتک نقصان ہوتا کیا یہ توپوں سے کم تہا ۔ آفتاب اپنی نادانی سے سمجھتا ہے کہ توپوں کے گولے ضرور لوہے ہی کے ہوتے ہیں ۔ کیا کالج کے لئے یہ خطرہ توپوں سے کم ہے ؟ ہاں آریہ ڈیپوٹیشن جس کام کیلئے گیا تہا وہ صرف یہی تہا کہ لاٹ صاحب کے دل و دماغ میں جو بدگمانی پیدا ہو رہی ہو اوسکو معدوم یا کم از کم کیا جائے ۔ چنانچہ آریہ ڈیپوٹیشن نے یہ کام نہایت خوبی کیسا تہ انجام دیا ایسے خطرناک مواقع کے لئے حضرت سعدی مرحوم نے ایک شعر اصول کا کہا ہے کہ

اگر بابلندی رسن پیش گیر ✦ وگر بیک سواری رہ خویش گیر

قوم کے لیڈروں کو قوم کی بہتری اور نقصانات کو ملحوظ رکھکر قدم اُٹھانا چاہئے غیروں کے اعتراضات کی پرواہ نہ کرنا چاہئے ۔ یہ دوسری بات ہے کہ آخر وہی ہوا ۔ جو مسلمان لیڈر کہتے تھے کہ ان تلوں میں تیل نہیں ۔ وقت پر پیٹھ دکھا جائینگے ؎
حسینوں سے نہ ملا و دل ہم نے دیکھ رکھے ہیں ✦ نہیں ڈرتے سے رکتے کی شمگر نا کسا کا ڈر ہے

لیجئے ایک نیا رسالہ

بنا دیں کہاں ان گور پرستوں نے کوہا ئی ؎
ایسی خدا پرستوں کی تقدیر پڑ گئی

پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث کی طرف سے ایک رسالہ پھر نکلا ۔ مگر نام وہی عمر کریم لکہا ہوا ہے نام رسالہ کا شفاء القلوب بالتوسل علی المحبوب ہے اس رسالہ میں ناخنوں تک کا زور لگایا گیا ہے اور یہ ثابت کرنیکی سعی کی گئی ہے کہ مردوں سے مدد مانگو ان کے قبروں پر جاکر اپنی حاجتیں پیش کرنی اُن سے استغاثہ کرنا جائز نہیں بلکہ مستحب ہے اور مردے مثل زندوں کے چلتے پہرتے بہاگتے کہاتے پیتے کفن مانگتے کفن چراتے خیانت کرتے سنتے جواب دیتے سواری کرتے قبروں سے نکل نکل بھاگتے واویلا کرتے پکارتے چلاتے فرشتوں کے ہاتھوں سے نکل بہاگتے ہیں وغیرہ وغیرہ مگر دلیل میں بجائے قرآن و حدیث الف لیلہ کے قصوں سے کام لیا گیا ہے کیوں نہ ہو ۔ جو صحاح ستہ سے منہ موڑیگا اوسکو بجز الف لیلہ اور کیا ہاتھ لگیگا ۔ کلام اللہ کی آیتوں اور صحیح حدیثوں سے تو ان مزخرفات کا ثبوت نہیں شاذ و نادر کلام اللہ کی آیت یا حدیث کبھی پیش بھی کیا ہے تو کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بہان متی نے کنبہ جوڑا ۔ کمیٹی مذکور کو حدثنا اخبرنا سے دہوکا ہو گیا کہ یہ احادیث ہیں کمیٹی والوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ایک زمانہ وہ تہا کہ فرضی قصے بھی حدثنا و اخبرنا سے لکھے جاتے تھے الف لیلہ و مقامات حریری جیسی کتابیں ایسی لکہی گئی ہیں ۔ محدثین جیسے امام بخاری یحیی بن معین سعید بن قطان عبداللہ بن مبارک احمد بن حنبل امام مالک کی ضرورت ایسی ہی جگہ ضرورت ہوتی ہے ۔ خوش قسمتی سے اس کتاب کی تقریظ لکہنے والے ایک مولوی عبدالحی صاحب ہیں جو کالجیٹ اسکول کے ہیڈ مولوی بھی ہیں ۔ ہمارے خیال میں روشن خیال اور سمجھدار آدمی ہونگے ۔ لیکن قرآن و حدیث سے کوتہ نظری باعث عجیب ایک تقریظ کی باعث ہوئی ؎

وزیرے چنین شہریارے چنان

ناظرین بطور نمونہ چند مثالیں پیش ہیں

دلیل ایضاً اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے اپنے سند سے یہ کہ کہا عمر بن سلیمان نے کہ ایک یہودی مرگیا اور اُس کے پاس ایک مسلمان کی امانت تھی اور اُس یہودی کا ایک بیٹا تہا جو مسلمان تہا اور اوسکو نہیں معلوم تہا کہ وہ امانت کس جگہ ہے ۔ پس یہ حال اُس نے شعیب جبائی سے بیان کیا کہا اونہوں نے کہ تم برہوت میں جاؤ کہ جو یمن میں ایک موضع ہے اور اُس موضع میں فلاں جگہ ایک کنواں ہے پس پکارو تم اپنے باپ کو اُس میں تحقیق کہ وہ جواب دیگا تمکو جو پوچہنا چاہو ۔ اُن سے سوال کرو پس اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور وہاں جاکر دیا تین مرتبہ اپنے باپ کو پکارا پس جواب دیا اُس نے

پھر پوچھا اُس نے کہ فلاں شخص کی امانت کہاں ہے؟ جواب دیا اُس نے کہ دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے ہے اور کہا کہ وہ دیدو اُسکو ف اس روایت سے بھی مردوں سے مثل زندوں کے بات چیت کرنا ثابت ہوتا ہے مگر قصہ حاتم طائی کے قصہ سے کم نہیں۔

دلیل ایضاً قال ابو عمرو النیشاپوری الخ ترجمہ روایت کیا ابو عمرو نیشاپوری نے کتاب الحکایات میں اپنی سند سے کہ کہا یحیی بن سلیم نے کہ مکہ میں ایک شخص تھا جو خراسان کا رہنے والا تھا لوگ اوسکے پاس امانت رکھا کرتے تھے اور وہ پھر اونکو دیا کرتا تھا پس ایک شخص نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکھے اور چلا گیا نکلا وہ خراسانی پس اُس نے نہیں اعتماد کیا اپنے کسی لڑکے پر اور دفن کردیا اسکو کسی گھر میں اور مرگیا وہ پھر آیا وہ شخص جسکی امانت تھی اور اوسکی لڑکوں سے پوچھا پس کہا اُن لوگوں نے کہ ہم کچھ نہیں جانتے ہیں۔ پس پوچھا اُس نے علمائے مکہ سے جو اُس زمانہ میں تھے کہا اُن لوگوں نے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جنتی ہے اور تحقیق معلوم ہوا ہے ہمکو کہ ارواح اہل جنت کی زمزم میں رہتی ہے پس جسوقت کہ تہائی رات یا آدھی رات گذرے تو تم زمزم پر جاؤ اور اُس کے کنارہ پر کھڑے ہو اور پکارو اوسکو پس تحقیق کہ ہمکو امید ہے کہ وہ جواب دیگا تمکو پس اگر وہ جواب دے تمکو تو پوچھو اُس سے جو چاہو۔ پس مطابق کہنے اُن لوگوں کے وہ گیا اور پکارا پہلی رات اور دوسری اور تیسری اور کچھ جواب نہیں دیا اُس نے پس پھر آیا اُن لوگوں کے پاس اور کہا کہ میں نے تین مرتبہ تک پکارا۔ مگر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کہا اُن لوگوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جہنمی ہو۔ پس جاؤ تم یمن میں اور وہاں ایک جنگل ہے کہ جسکو برہوت کہتے ہیں اور اُس میں ایک کنواں ہے جسکو بلہوت کہتے ہیں اُس میں جہنمیوں کی ارواح رہتی ہیں پس کھڑے ہو تم اُسکے کنارے پر اور پکارو اُسی وقت جسوقت پکارا تھا تمنے زمزم میں پس گیا وہ مطابق کہنے اُن کے رات کو اور پکارا کہ ای فلاں پس اُس نے جواب دیا پہلی ہی پکارنے میں اور بتادیا اونکو وہ جگہ جہاں امانت تھی ف اس روایت سے ندائے موتی اور اُن سے مثل زندوں کے حال دریافت کرنا ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ جائز نہ ہوتا تو علمائے مکہ کہ سلف صالحین سے تھے ہرگز ایسی اجازت نہ دیتے اور اگر بفرض محال اُنہوں نے اجازت دی بھی تھی تو ہر وقت پکارنے کے مردہ جواب دیتا اور وہ جواب اوسکا مطابق نفس الامر کے ہوتا۔ یہ الف لیلہ کے قصہ سے بیش وزن اسکا ہے۔

دلیل ایضاً اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کی ابن الدنیا نے ہشام بن عروہ سے ہے کہ کہا اون کے باپ نے کہ ایک مرتبہ ہم سوار چلے جاتے تھے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور گذرے ہم ایک مقبرہ پر پس دیکھا کہ ناگاہ ایک شخص نکلا قبر سے اپنی کہ جسکو آگ لگی ہوئی تھی اور بندھا ہوا تھا وہ لوہے میں پس کہا اُس نے کہ اے عبداللہ پانی چھڑک پانی چھڑک پیچھے اوسکے ایک شخص دوسرا نکلا اور کہا کہ اے عبداللہ پانی مت چھڑک اے عبداللہ پانی مت چھڑک۔ پس وہ سوار بیہوش ہو گیا۔ پس صبح ہوئی اور حال یہ تھا کہ سب بال اوسکے سفید ہو گئے تھے پس یہ خبر حضرت عثمانؓ کو دی گئی اور انہوں نے کہا کہ اکیلے سفر نہیں کرنا چاہئے یہ واقعہ بھی مثل واقعات قبل کے ہے یہ بھی الف لیلہ کے قصہ سے کم نہیں

دلیل ایضاً:۔ اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں یہ کہ بیان کیا مجھسے قاسم بن ہشام نے اور کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے یحیی بن صالح وحاظی نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے محمد بن سلیمان بن ابو جعفر واعظ نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے راشد بن سعد نے کہا اونہوں نے کہ ایک شخص کی بی بی مر گئی تھی۔ پس دیکھا اُس نے عورتوں کو خواب میں اور نہیں دیکھا اپنی زوجہ کو اُن کے ساتھ۔ پس پوچھا اُس نے اُن سے حال اپنی زوجہ کا پس کہا اونہوں نے کہ چونکہ تمنے اوسکو کفن چھوٹا دیا تھا اسواسطے وہ شرم کرتی ہے ہمارے ساتھ نکلنے سے پس آیا وہ شخص رسول اللہ کے پاس اور اس حال کو بیان کیا۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی معتمد[1] مرنیوالا ہو تو اوسکی معرفت بھیجدو پس آیا وہ شخص ایک مرد انصاری کے پاس کہ جو قریب مرنے کے تھے اور یہ حال اُن سے بیان کیا۔ پس کہا انصاری نے کہ اگر کوئی مردہ کے پاس پہنچ سکتا ہے تو ہم بھی پہنچا دینگے اور وہ پھر مرگئے پس لایا وہ دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے اور اوسکو انصاری کے کفن میں دیدیا۔ پھر جب رات ہوئی تو دیکھا اُس نے عورتوں کو اور اُن کے ساتھ اپنی زوجہ کو اور اوسپر وہ دونوں رنگین کپڑے تھے یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے اسناد میں کچھ خوف نہیں ہے کیونکہ سلیمان بن ابی جعفر مقبول شخص ہیں اور راشد بن سعد ثقہ ہیں اور بہت مرسل حدیثوں کے راوی ہیں ف اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حسب حکم رسول اللہ کے ایک شخص نے ایک صحابی انصاری کو بعد انتقال اُن کے دو کپڑے اسواسطے حوالے کئے کہ وہ اونکی زوجہ کو دیدیں کہ جو مرگئے تھے۔ چنانچہ اُن صحابی نے وہ کپڑا اُس عورت کو دیدیا اور وہ عورت اُس کو پہنکر پھرنے لگی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مردہ کو چھوٹا کفن نہیں دینا چاہئے۔ ورنہ اُس مردہ کو اپنے ساتھیوں میں شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ

[1] یہ قید اسواسطے ہے اگر وہ خیانت نہ کر بیٹھے اور کفن چرا نہ لے (نامہ نگار)

کہ جسطرح سے دنیا میں اگر کوئی آدمی کسی جگہ رہتا ہے اور اوسکو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اُسکے گھر والے وہاں کے جانے والے کی معرفت وہ چیز اُسکے پاس بھیجتے ہیں۔ اسی طرح بجنسہ یہ معاملہ حسب حکم رسول اللہ کے مردہ کیساتھ کیا گیا یعنی ایک مردہ کی معرفت دوسرے مردہ کو کفن بہیجدیا گیا اور اُس کے پاس پہنچ بھی گیا اب کدہر ہیں سماع موتی کے انکار کرنیوالے اس حدیث کو آنکہ کھولکر پڑہیں۔ اور عبرت پکڑیں کہ رسول اللہ تو عام طور سے مردوں کو اُس قسم کے معاملات کرتے تھے کہ جو بجنسہ زندوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہاں سماع موتی سے بھی انکار ہے اور دعوی یہ ہے کہ ہم ٹھیک رسول اللہ کے پیرو ہیں سبحان اللہ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

یہ قصہ الف لیلہ کی ناک کاٹتا ہے۔

دلیل ایضاً اخرج ابن جوزی فی کتاب عیون الحکایات بسند عن محمد بن یوسف الفریابی الخ ترجمہ ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں روایت کی ہے کہ کہا محمد بن یوسف فریابی نے کہ قیساریہ میں ایک عورت تھی پس مر گئی وہ اور اوسکی بیٹی نے اوسکو خواب میں دیکھا۔ پس کہا اُس نے کہ اے بیٹی تو نے مجھکو چھوٹا کفن دیا تھا اسواسطے ہمکو اپنے ساتھیوں میں شرم معلوم ہوتی ہے اور فلاں عورت فلاں روز میرے یہاں آئیگی اور فلاں جگہ میں ہمارے چار دینار رکھے ہوئے ہیں۔ پس اوسکا کفن خرید کر کے اُس عورت کی معرفت میرے پاس بھیجکر وہ لڑکی کہتی ہے کہ مجھکو یہ نہیں معلوم تھا کہ جس جگہ اُس نے بتایا ہو دینار ہیں۔ پس دیکھا جو جسنے تو وہاں دینار تھے جیسا کہ اُس نے بیان کیا تھا اور جس عورت کی معرفت اُس نے کفن مانگا تھا وہ اسوقت تک بیمار تھی مگر بعد اس کے بیمار ہوئی۔ فریابی کہتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئے اور پوچھا کہ اے عبداللہ تم کیا کہتے ہو اور قصہ کو بیان کیا اور وہ حدیث پڑھی جو رسول اللہ نے فرمایا ہے انھم یتزاورون فی اکفانھم یعنی مردے اپنے کفن میں پھرتے ہیں۔ پس کہا میں نے کہ اوسکے واسطے کفن خریدو۔ اور وہ لڑکی اُس عورت کے پاس گئی اور کہا اُس نے کہ اگر تم مرو تو ہماری ماں کے پاس ایک چیز بھیجنے والی ہیں تم اوسکو پہنچا دیجیو۔ پس وہ عورت اُسی روز مر گئی۔ کہ جس روز اُس نے کہا تھا اور کفن میں رکھدیا گیا۔ پھر دیکھا اُس لڑکی نے اپنی ماں کو خواب میں۔ پس اسکی ماں نے کہا کہ اے بیٹی ہمارے پاس فلاں آئی اور ہمکو کفن ملگیا۔ خدا تجھکو جزائے خیر دے۔ ف یہ واقعہ بھی مانند واقعہ ماقبل کے ہے اور اس سے علاوہ اسکے ایک بات یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ مردوں کو بعض حالات آئندہ بھی معلوم ہو جاتے ہیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ عورت مردہ جس نے کفن مانگا تھا اُس عورت کے مرنے کی جسکی معرفت کفن مانگا تھا خبر نہ دیتی اور نہ خبر دینا اوسکا ٹھیک ہوتا۔ انتہی (نامہ نگار) کمیٹی مذکور اپنے اقران کے لئے کفن بھیجدیں پہلے کفن کہنہ ہو گئے ہونگے اور اب نئے نئے انگریزی کپڑے نکلے ہیں جو پہلے نصیب تھے اور دو چار شیروانی وغیرہ بناکر بھیجدیں۔ لیکن معتبر آدمی کے ہاتھ ورنہ پہنچنا مشکل ہے اور طاعونی مردہ بھی نہ ہو۔ ورنہ وہاں طاعون پھیلا دیگا۔ ناظرین یہ ہیں الف لیلہ کے قصے اور ان سے ہے استدلال۔ بھلا یہ کتابیں حدیث کی ہیں یا قصوں کی کتب حدیثیہ میں انکا کب شمار ہوا ہے ہیں بھی خواب وہ بھی اعتقادی مسئلہ واہ رے کمیٹی سبحان اللہ

الراقم عبدالعزیز بن عبدالسلام مبارکپوری

اہل حدیث کانفرنس کی فریاد اہلحدیثوں سے

ایک زمانہ تھا جب کانفرنس کی تجویز پیش ہوئی۔ تو تمام طرف سے واہ واہ جزاک اللہ کے آوازے اور تحسین کے نعرے آتے تھے اور اسکو دیکھنے کے لئے منتیں مانی جاتی تھیں۔ پھر ایک زمانہ ہوا کہ اسکا وجود امکان کے درجہ میں آیا پھر اطلاق میں پہنچا اور سب نے دیکھا کہ باقاعدہ انجمن بن چکی ہے گروہ علماء سے ہمیشہ اختلاف کا خطرہ ہوتا ہے مگر الحمد للہ اس کام میں علماء ہی نے سبقت کی علماء بھی وہ جو قوم میں با اقتدار باوقعت سمجھے جاتے ہیں۔ رجسٹر مرتب ہو چکے ہیں ارکان انتظامیہ کا انتخاب ہو چکا۔ کارروائی شروع ہو گئی جسکی رپورٹ ممبران کی خدمت میں الگ پہنچیگی۔ یہ سب کچھ بحمد اللہ ہوا۔ مگر افسوس کہ حامیان اور بہی خواہان کی طرف سے جیسی کچھ توقع تھی وقوع میں نہ آئی۔ ممبران کی تعداد تا حال دو سو تک بھی نہیں پہنچی۔ حالانکہ اگر اخبار اہلحدیث کے ناظرین ہی کی تعداد اس میں شریک ہوتی۔ تو ہزاروں ہو جاتے۔ غیر ناظرین علاوہ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی دیر اور سستی واقع ہو رہی ہے اسکی وجہ کچھ تو اہلحدیث کی باہمی نزاع نہ ہوگی تو نہیں لیکہ شکر رنجی ہے خیر اس کا بھی افسوس نہیں۔ کیونکہ اس قسم کی شکر رنجیاں نہ ہوتیں تو کانفرنس مذکور کے مقاصد میں اصلاح تنازعات کا کالم درج ہوتا۔ بلکہ باعث اس سستی کا یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کو اس قسم کی باتوں سے مذاق

ع صاحب سروۃ مسئلہ تحقیق فقہا حنفیہ ہیں۔ اول ان سے طے کرو منہ

ہی نہیں وہ جانتے نہیں کہ دنیا میں رہکر عزت سے زندگی کسطرح گذار سکتی ہیں۔ عام طور پر ان کے نزدیک اتباع سنت یہی ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر حالانکہ اتفاق اور اتحاد اور یکدلی کے جو نتائج ہیں وہ نہایت اعلیٰ اور ارفع ہیں کیا جماعت اہلحدیث نے یہ حدیث نہیں دیکھی کہ المسلمون کید واحدۃ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک ہاتھ کی طرح ہوں یعنی ایک ہاتھ کی طرح جہاں لگیں جہاں سے اٹھیں ایک ہی دفعہ اٹھیں۔ یہ وصف آجکل بغیر کسی ایسی عام انجمن کے کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کے ممبر تمام ملک کے چیدہ چیدہ صالح اور باخبر ہوں۔ جو تمام قوم کی یکساں خبر رکھیں جماعت اہلحدیث تعداد میں کم نہیں گو سرکاری مردم شماری کی رپورٹ میں انکی تعداد کسی وجہ سے کم ہو۔ لیکن سفر و سیاحت کرنے سے مجھے اندازہ ہوا ہے۔ کہ حنفیوں کی تعداد کی برابر نہیں تو شیعوں سے کسیطرح کم نہیں اور یوماً فیوماً بفضلہ تعالیٰ ترقی پر ہے مگر بات کیا ہے صرف یہی کہ ان کے خیالات میں اتباع سنت صرف وہی امر ہیں اور بس ؎

زسنت نہ بینی در ایشاں اثر ٭ مگر خواب قیلولہ نان سحر

حالانکہ جن باتوں کی طرف اہلحدیث کانفرنس بلاتی ہے یا بلائیگی اوسکی شان اس حدیث سے معلوم ہوسکتی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوٰۃ قال قلنا بلیٰ قال اصلاح ذات البین فساد ذات البین ھی الحالقۃ۔ یعنے حضور نے فرمایا ہے۔ میں تمکو ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز روزہ اور زکوٰۃ خیرات سے بھی افضل ہے صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں حضور فرمائیے فرمایا وہ باہمی اصلاح اور صلح صفائی کرنا ہے اور فرمایا یاد رکھو آپس کا فساد نیکیوں اور اعمال صالحہ کو حق میں مونڈھنے والا استرہ ہے۔

ہمارے بھائیو! کیا یہ حدیث قابل عمل نہیں ہے۔ کیا یہ حدیث منسوخ ہے یا کسی آیت قرآنی کے برخلاف ہے۔ پس اسی حدیث پر عمل کرنے اور کرانے کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی ہے۔ جسکا بار آور کرنا اور ترقی دینا قوم کی توجہ پر موقوف ہے۔

جو لوگ پورے متبع حدیث اور توحید و سنت کی اشاعت کے دلدادہ ہیں اور اہلحدیث کانفرنس میں شریک ہوتے میں اونکو تردد ہے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ اونکا دعوی اشاعت توحید و سنت غلط ہے کیا وجہ ہے کہ اگر وہ اشاعت توحید و سنت چاہتے ہیں تو کانفرنس میں شریک ہوکر کیوں اسکی ترقی نہیں

کرتے۔ کیوں متفرق قوت کو ایک جا جمع نہیں کرتے مانا کہ کبھی ممبروں میں کسی مسئلہ میں اونکا اختلاف ہو۔ پیدا ہو لیکن جو مسئلہ کانفرنس میں پیش ہوکر طے ہوتا ہے۔ وہ تو کسی خاص شخص کا ذاتی خیال یا مذہب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ سب کا متفق علیہ اصول ہوگا۔ کیا وہ ممبر اگر کسی مسجد میں نماز پڑھنے آجاویں اور یہ حضرت کبھی وہاں ہوں تو اس خیال سے کہ اسکے ساتھ مجھے کسی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اس مسجد میں یا اس جماعت میں نماز نہ پڑھینگے ہرگز نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ کسی ممبر سے کسی مسئلہ کا اختلاف ہی امر کا موجب ہو کہ کانفرنس اہلحدیث میں شریک ہی نہ ہوں حالانکہ حدیث میں فساد کو حالقہ کہا گیا ہے۔ نیک نیت کیلئے تو ایک اتنا ہی کافی ہے۔ (باقی بسلسلہ ضرورت آیندہ)

اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْن

(از نامہ نگار)

یہ ایک میرا الہام تھا جو میں نے الذکر الحکیم کے صفحہ ۲۲ اور المسیح الدجال کے صفحہ ۲۲ پر شائع کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا تھا کہ اس سے مجھے اطمینان ہوگیا کہ اللہ کریم مجھے محفوظ رکھیگا۔ نبی یا رسول ہونیکا کہیں دعوی نہیں کیا۔ بلکہ حدیث متفق علیہ کی رو سے دعوی نبوت و رسالت کو دجالیت مرزا کے ثبوت میں پیش کیا اور بار بار لکھا کہ احادیث میں دجال کی بڑی علامات یہی ہیں کہ وہ جھوٹا ہوگا اور نبوت کا دعوی کریگا یا رسول ہونیکا دعوی کریگا ایک وقت تو وہ تھا کہ مرزا بڑی زور شور سے لکھا کرتا تھا۔ کہ مسلمان قرآن مجید کے ارشاد خاتم النبیین کے خلاف کرتے ہیں۔ جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ابھی زندہ ہیں ایسا ماننے سے تو حقیقی طور پر نبوت کا خاتمہ نہیں ہوتا اور اب آپ خود ہی بات بات میں نبی اور رسول بنتا ہے بلکہ اپنے آپ کو مسیح علیہ السلام سے بڑھکر کہتا ہے ازالہ میں یہ بھی سوال کیا تھا۔ کہ کیا مسیح علیہ السلام جب آئیں گے تب نبوت سے معطل ہوکر محض ایک امام کی حیثیت میں ظاہر ہونگے کیونکہ نبی یا رسول تو خاتم النبیین کے بعد کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر آپ خود ہی کبھی ظلی نبی بنے کبھی امتی نبی بنے کبھی مستقل نبی اور اب کامل نبی اور انبیائے اولوالعزم سے بڑھکر نبی لے کا نے دجالیو پھر تمہارا کیا حق ہے جو میرے الہام اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْن پر اعتراض کرو۔ جبکہ میں خود اس کی تاویل کرچکا اور اسکے خلاف صاف صاف طور پر لکھ چکا۔ یہ تو ایک ایسا ہی اعتراض ہے جیسا کہ کوئی تم جیسا اعتراض کرے کہ یوسف علیہ السلام نے خدا

پیارے نبی کے پیارے حالات:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ قیمت حصہ اول ۸؎ حصہ دوم ۸؎ مینجر اہل حدیث امرتسر

ہونیکا دعویٰ کیا تھا کیونکہ اُنہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستاروں نے اسے سجدہ کیا اور سجدہ سوائے خدا کی اور کسی کے واسطے جائز نہیں اور نبی کا خواب بھی الہام ہی ہوتا ہے - پھر قرآن مجید میں مرسل کا لفظ غیر رسولوں اور نبیوں کے واسطے بھی آیا ہے چنانچہ سورہ یٰسین میں ہے اذ جاءھا المرسلون - اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون - مرسل یزدانی اور مامور من اللہ کے الفاظ خود مرزا ابتداء سے جبکہ وہ نبی یا رسول نہیں بنا تھا - اپنی نسبت رکھتا رہا ہے اور اس آیت کو بطور دلیل پیش کرتا رہا ہے - اے کانے دجالیو! اگر میرے الہام انک لمن المرسلین سے میرا دعویٰ رسالت ہونا ثابت ہوتا ہے تو کیا مرزا کے الہامات ذیل سے مرزا کا خدا - خدا کا بیٹا - خدا کا باپ - خدا کا مثیل ہونا ثابت نہیں ہوتا؟ بیٹے کی نسبت ہے کان اللہ نزل من السماء - انت منی بمنزلۃ اولادی - انت منی وانا منک - کل لک ولامرک - ظہورک ظہوری - سرک سری - اردت ما تریدون - اے کانے دجالیو! جن الفاظ سے عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا فرزند سمجھا کیا وہ ان سے بڑھکر ہیں؟ اگر کوئی شخص ان الفاظ کی بنا پر یہ مانے کہ مرزا خدا ہے کیونکہ صاف طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے اور مرزا کی تاویلات کو رد کرے کیونکہ وہ ظاہر الفاظ کے خلاف کچھ وقعت نہیں رکھتیں مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی میں مرزا نے لکھدیا تھا کہ زلزلہ سے مراد معلوم نہیں کہ زلزلہ ہو یا کوئی اور مصیبت بہار سے مراد موسم بہار ہے یا کچھ اور شاتان تذبحان سے مراد پہلے احمد بیگ اور سلطان محمد لئے گئے ہیں - بعد میں عبدالرحمن اور عبداللطیف عفت الدیار محلھا ومقامھا - پہلے مراد طاعون لی گئی پھر زلزلہ - موت والی پیشگوئی میں ۱۵ حال کی نسبت کہا کہ نہ معلوم ماہ حال سے مراد یہی شعبان ہے یا کچھ اور وغیرہ وغیرہ یہ مسلمہ مسئلہ بھی ہے کہ وحی کے الفاظ جھوٹے نہیں ہو سکتے - ہاں ملہم کا قیاس اور تاویل غلط ثابت ہو سکتی ہیں - پس ان الفاظ کی رو سے مرزا واقعی خدا خدا کا باپ اور خدا کا بیٹا ہے - یہ ہے ایک مقدس تثلیث جو بہن ہے انجیلی تثلیث کی - پھر اے مرزائیو! کس منہ سے انجیلی تثلیث کا خلاف کرتے ہو اور کسر صلیب کے مدعی ہو - سچ تو بولو کہ تم تثلیث کے مصدق - مؤید اور حامی ہو یا مخالف - اس کارستانی پر تمہاری قادیانی تیتنگوں میں ظفر محمد کے یہ الفاظ اڑائے گئے تھے کہ عبدالحکیم خاں چھپا عیسائی ہے علام الغیوب اور علیم فی الصدور تو خدا ہی ہے میں اپنی بھلائی یا برائی پر بحث نہیں کرتا - مگر ظاہر الفاظ کے لحاظ سے کوئی منصف جج یا عادل قاضی مرزا پر عیسویت کا فتویٰ لگا سکتا ہے یا مجھ پر - میرا تو ہر وقت یہی وعظ ہے یہی لیکچر ہے کہ مسلمانوں کے تمام دینی اور دنیاوی ترقی قرآن مجید پر منحصر ہے - دینی تعلیم کے واسطے قرآن مجید کافی ہے رسالت کیلئے محمدؐ اور پرستش کیلئے خداوند عالم - جسکا شب و روز یہ مقولہ ہے :-

من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم - ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - من یومن باللہ یھد قلبہ - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء - ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین -

(ڈاکٹر عبدالحکیم خان از پٹیالہ)

وحدت الوجود کا ثبوت

(نامہ نگار)

بجواب مضمون مندرجہ اہلحدیث ۲۵ - جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جس وجود سے یہاں بحث ہے اُس سے معنی مصدری یعنے بودن مراد نہیں - کیونکہ وہ امر انتزاعی ہے بلکہ یہاں مراد وجود سے مابہ الموجودیت ہے یعنے مصداق وجود مصدری اور منشاء انتزاع وجود مصدری - ان معنی وجود میں مختلف مذاہب ہیں - حکماء اشراقیہ - حکماء مشائیہ - ابوالحسن اشعری - صوفیہ - متکلمین - شیخ الاشراق وغیرہ نے باہم اختلاف کیا ہے - اور ہر ایک کی اس کے متعلق جداگانہ رائے ہے +

ہم اسوقت صرف دو مذہبوں سے بحث کرنا چاہتے ہیں - متکلمین کے مذہب سے اس لئے کہ غالباً وہ حضرت معترض کا مذہب ہوگا اور صوفیہ وجودیہ کے مذہب سے اس لئے کہ وہ اس عاجز ہیچمدان کا مشرب ہے +

حضرات متکلمین رحم فرماتے ہیں کہ وجود بہ معنی مذکور حقائق متعددہ ہیں وجود واجب تعالیٰ علیحدہ ہے اور وجود ممکن علیحدہ - وجود واجب تعالیٰ واجب ذات واجب کیساتھ منضم ہے اور وجود ممکن ذات ممکن کے ساتھ منضم ہے +

حضرات وجودیہ یہ فرماتے ہیں کہ وجود حقیقت واحدہ ہے - وجود واجب تعالیٰ کا عین ذات ہے اور ممکن کا غیر ذات +

حضرات متکلمین کے مذہب پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں اُس میں بعض حسب ذیل ہیں - وجود کا امر منضم ہونا مطلقاً باطل ہے بوجوہ ذیل :-

(اولاً) اس لئے کہ انضمام الشئ الی الشئ فرع ہے وجود منضم الیہ کی - کیونکہ انضمام الشئ الی المعدوم متصور نہیں - پس تقدم منضم الیہ کا انضمام پر وجود [illegible]

* متکلمین کہتے ہیں کہ یہ احوال غیر وجود ہیں جو ذات [illegible]

پس امر منضم (وجود) اور اس کا انضمام نہ بحث لغو ہوگا معہذا جس وجود سے منضم الیہ موجود ہوگا اگر وہ عین امر منضم مبحوث عنہ ہے تو تقدم الشئی علی نفسہ یعنی دور لازم آئیگا اور اگر غیر ہوگا۔ تو وہ وجود بھی لامحالہ علی ہذا التقدیر منضم ہوگا۔ اس وجود منضم میں وہی بحث ہوگی۔ جو پہلے امر منضم کے متعلق ہو چکی ہے۔ پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل +

(ثانیاً) امر منضم مبحوث عنہ کو ہم پوچھینگے کہ موجود ہی یا معدوم۔ معدوم ہوگا تو اس لئے باطل ہے کہ وہ مصداق وجود نہ ہو سکیگا۔ اس کا انضمام کس طرح متصور ہوگا۔ کیونکہ انضمام معدوم چہ معنی دارد تو لامحالہ وہ موجود ہوگا جب موجود ہوگا۔ تو ہم پوچھینگے کہ وہ واجب ہے یا ممکن اگر واجب کہو گے تو تعدد وجبا لازم آئیگا۔ وہو کما تری + اور اگر ممکن کہو گے تو اس کا وجود بھی علی ہذا التقدیر منضم ہوگا اور اس کے متعلق وہی ابحاث ہونگے۔ جو اوپر مذکور ہوئے پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل لہذا وجود مبحوث عنہ کا منضم ہونا مطلقاً محال ہے واجب تعالیٰ کے وجود کا انضمام +

(ثالثاً) اس وجہ سے بھی محال ہے کہ ہرگاہ وجود واجب ذات واجب کے ساتھ منضم ہوگا۔ تو لامحالہ غیر ذات ہوگا لتغائر المنضم والمنضم الیہ۔ تب وہ امر منضم گو مقتضائے ذات ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس تقدیر پر نفس ذات کا محتاج الیہ ہوگا۔ اور ذات اپنی موجودیت میں اس امر منضم کی محتاج ہوگی تو لامحالہ ممکن ٹھہریگی۔ اقتضائے ذات کا اثر اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا کہ امر منضم اس سے منفک نہ ہو یا منفک نہ ہو سکے۔ لیکن اس کا نتیجہ یا اثر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ نفس ذات فی نفسہا موجود بھی ہو۔ کیونکہ اگر نفس ذات فی نفسہا موجود ہوگی تو امر منضم اور اس کا انضمام لغو اور بیکار ٹھہریگا۔ الحاصل جب وجود غیر ذات حق ہوگا تو لامحالہ لزوم امکان سے چارہ نہیں ولیس فلیس +

حضرات وجودیہ فرماتے ہیں کہ وجود حق تعالیٰ عین ذات ہے یعنی نفس ذات حق خود ہی مبداء آثار اور مصداق وجود ہے اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق یعنی ذات حق تعالیٰ ہی ممکنات کے لئے مابہ الموجودیت اور مصداق وجود ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ کو قیوم کہتے ہیں۔ جسطرح نور بنفسہ منور ہے کہ وہ مظلم تو نہیں ہے لیکن در و دیوار کا منور ہے۔ در و دیوار فی نفسہا ظلمانی ہیں۔ لیکن منور بالنور ہیں پس منور دو ہیں (خود نور اور در و دیوار) اور نور واحد ہے۔ خود نور بنفسہ منور ہے (یہاں حمل بعینیہ مبداء ہے) اور در و دیوار بھی منور ہیں۔ مگر

توحید وسنت

بنفسہ منور نہیں ہیں بلکہ بالنور منور ہیں (یہاں حمل بہ قیام مبداء ہے) اسیطرح ذات حق تعالیٰ بنفسہ موجود ہے۔ یعنی مبداء آثار اور مصداق وجود ہے اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق ہیں۔ پس وجود واحد ہے اور موجود دو ہیں۔ ایک بنفسہ موجود ہے وہ تو ذات حق تعالیٰ ہے اور دوسرا بالغیر موجود ہے وہ ذات ممکن ہے یہی مفہوم ہے وحدۃ الوجود کا۔ لیکن حضرت وجود حق کو گاہ وجود مطلق کہتے ہیں لیکن نہ اس طرح جس طرح حضرت معترض نے خیال فرمایا ہے۔ کیونکہ یہاں تین مراتب ہیں۔ ایک لابشرط شئی۔ یعنی جس میں نہ کوئی قید ملحوظ ہو نہ نفی قید۔ دوسری بشرط لا۔ جس میں نفی قید ملحوظ ہو۔ تیسری بشرط شئی جس میں قید ملحوظ ہو۔ مرتبہ بشرط لا صرف ذہن میں موجود ہوتا ہے۔ اور مرتبہ بشرط شئی خارج میں بھی موجود ہوتا ہے۔ لابشرط اعم المراتب ہے۔ ذہن اور خارج دونوں میں موجود ہوتا ہے۔

حضرات وجودیہ وجود تو واجب کو بطور لابشرط شئی مطلق فرماتے ہیں حتی کہ قید اطلاق سے بھی یعنے بطور بشرط لا نہیں ہے۔ جب ایسا ہوا تو لامحالہ فی الواقع موجود ہوگا۔ اس حیثیت سے کہ وہ جانا گیا ہے موجود فی الذہن کہا جائیگا اور قطع نظر اس سے موجود فی الخارج۔ خارج اور ذہن یہ دو موطن عالم بکسر لام کے اعتبار سے قائم ہوئے ہیں۔ اور مطلق کے یہ معنی ہونگے۔ کہ وہ کسی خاص تعین یا مظہر کا پابند نہیں اور کسی شان میں محدود نہیں "کل یوم ہو فی شان" "الا انہ بکل شئی محیط"۔ "ہو الظاہر والباطن"۔ "وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ"۔ "اینما تولوا فثم وجہ اللہ"۔ اب رہا یہ کہ احکام تعین یا مظہر کے اس مطلق یا ظاہر تک پہنچینگے یا نہیں۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ مقید یا مظہر کے احکام و خصائص مطلق یا ظاہر تک نہیں پہنچتے دیکھو۔ انسان عین افراد خود ہے۔ اور اپنے افراد پر بالمواطاۃ محمول ہے۔ لہذا صادق آتا ہے زید انسان اور عمرو انسان لیکن من کل الوجوہ انسان زید یا عمرو کا عین نہیں بلکہ ایک پہلو سے غیر بھی ہے۔ ورنہ لازم آئیگا۔ کہ قضایائے ذیل صادق ہوں۔ الزید عمرو العمرو زید۔ کیونکہ جب انسان من کل الوجوہ زید اور عمرو کا عین ہوگا تو چونکہ عین کا عین عین ہوتا ہے۔ لامحالہ زید عین عمرو ہوگا۔ اور عمرو عین زید ولیس فلیس۔ پس ثابت ہوگیا کہ مطلق اور مقید میں یا ظاہر اور مظہر میں عینیت کے ہر پہلو کے ساتھ غیریت کا بھی پہلو ہوتا ہے۔ ہکذا صرح شاہ ولی اللہ الدہلوی فی ملفوظاتہ الالہامی چونکہ عینیت اور غیریت دونوں کے پہلو ہوتے ہیں لہذا

ایک ذہنی درجہ ہے جس پر کوئی امر متعدیہ مرتب نہیں ہوتا واجب تعالیٰ کا وجود تو مبداء آثار ہے۔ پھر وہ لابشرط شئی کیونکہ ہوا ... علی ہذا شان آتی میں عکس کی حالات منتظر۔

ممکن ہے کہ زید جس وقت محزون ہو۔ عمرو اُسی وقت فرحان و خندان ہو۔ اگر حکم مقید کا مطلق تک یا ظاہر کا مظہر تک پہنچ جاتا۔ تو ایسا ممکن نہ ہوتا بلکہ مثلاً جب زید اندہا ہو جاتا ہے۔ تو تمام دنیا کے افراد انسانی اندہے ہو جاتے ولیس فلیس۔ جیسا کہ مین اپنی اوّل تحریر مین لکھ چکا ہوں۔ اس کا انکار مکابرہ اور انکار بداہت ہے یہ سچ ہے کہ حضرات وجودیہ واجب اور ممکن مین ظاہر اور مظہر کی نسبت خیال فرماتے ہین اور مطلق

قال بحر العلوم فی التنزلات الستۃ ماسوائے او کہ معبر است بہ عالم شیونات و تعینات و مظاہر اوست واو سبحانہ ظاہر است درین شیونات انتہی۔ ہکذا صرح بہ شاہ ولی اللہ الدہلوی فی مکتوباتہ ۱۱۔ فی +

امام الصوفیۃ الوجودیہ حضرت شیخ اکبر رحمہ فرماتے ہین "ہو عین الاشیاء فی الظہور لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء اشیاء" جزو اول کا منشاء ہے کہ حضرت سبحانہ تعالی اشیاء کا مقام ظہور مین عین ہے اور اشیاء مین ظاہر ہے۔ اور اشیاء اوسکی مظاہر ہین۔ جس طرح ایک آئینہ خانہ مین جس مین مختلف رنگ و حالات کے بہت سے آئینہ ہون ایک مین منہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور دوسرے مین چھوٹا ایک مین لمبا معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسرے مین چوڑا کسی مین جیسا کا تیسا معلوم ہوتا ہو۔ مثلاً جب زید اُس آئینہ خانہ مین داخل ہوگا تو بوجہ اختلاف حالات آئینہ کے مختلف اس کے عکوس مختلف الحالات ہونگے۔ پس یہان شخص ظاہر تو واحد ہے مگر وہ با اختلاف مظاہر مختلف طور پر ظاہر ہوا ہے۔ لیکن شخص اور اُس کے عکوس مین عینیت ہے دونون کے خال و خط واحد حرکات و سکنات واحد ہین جب وہ ہنستا ہے تو اُس کے عکوس مختلفہ بھی ہنستے ہین اور یہ روتا ہے۔ تو وہ بھی روتے ہین یہ کھڑا ہوتا ہے یا بیٹھتا ہے یا لیٹتا ہے یا منہ چڑاتا ہے۔ تو وہ بھی کھڑے ہوتے ہین یا بیٹھتے ہین یا لیٹتے ہین یا منہ چڑاتے ہین اور جب یہ غائب ہو جاتا ہے تو وہ بھی اسکے ساتھ ہی چل دیتے ہین۔ حتی کہ جب شخص معکوس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو عکوس بھی اسکی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہین کہ ہم تم ہی تو ہین یا ہم تو کچھ نہین جو ہو سو ہو تم ہی تو ہو۔ کما قال قائل ؎

ہم سبہی مہمان تھے اک تو ہی صاحب خانہ تہا

یہ نتیجہ اور ثمرہ عینیت کا ہے۔ اس عبارت کے جزو ثانی "لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء اشیاء" کے معنی یہ ہین کہ ذات حق اور ذات اشیاء مین عینیت نہین ہے بلکہ غیریت ہے حق حق ہے عبد عبد ہے۔ قال مولانا بحر العلوم فی التنزلات الستۃ درین مرتبہ دو حقیقت متمیز شد یکے ذات موصوفہ با صفات کمالیہ الہیۃ دیگر حقیقۃ متصفہ با صفات کونیہ حقیقۃ اول واجب است و حقیقۃ دومی ممکن و عابد انتہی۔ مثال مذکور مین عینیت کے ساتھ غیریت بہی ہے کیونکہ شخص واحد ہے اور عکوس متعدد شخص از قسم جوہر موجود ہے اور عکوس فی الواقع غیر موجود یعنے نمود بے بود لیس ثابت ہوگیا کہ حضرات وجودیہ کے نزدیک خالق و خلق مین ظاہر و مظہر کی نسبت ہے بہ اعتبار ظہور عینیت ہے اور بہ اعتبار ذوات غیریت اور تباین ہر شئی اس عالم کی حضرت حق سبحانہ تعالی کی ذات و صفات کی مظہر ہے۔ ازان جملہ انسان مظہر تام ہے۔ جیسا کہ مثال مذکور مین وہ آئینہ جس مین صورت جیسی کی تیسی یعنے حسب حالت اصلی معلوم ہوتی ہے اسی لئے ارشاد ہوا کہ اللہ سبحانہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ کیونکہ آدم صفات حق کا سچا آئینہ ہے اور اس کے صفات کا کماہی مظہر ہے ؎

آدمی چیست مظہر جامع ✤ صورت خلق و حق درو لامع

دیکہو مثال مذکور مین ظاہر و مظہر کی نسبت ہے نہ حلول لازم آتا ہے نہ اتحاد سبحانہ ما اعظم شانہ ؎

بیرون و درون گرفتہ ہم تنگ ✤ ہجران و وصال کردہ ہم رنگ

فجاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

سید محمد علی جائنٹ مجسٹریٹ ضلع پرہبنی +

غریب فنڈ

مین از ڈاکٹر برکت اللہ صاحب عظیم آبادی مقیم لکھنؤ ۲ر
خریدار ۲۹۵۱ ۲ر عبدالواحد صاحب سنبل پور ۲ر

فتوی فنڈ سے ۲ر۔ سابقہ ۱۱۲ کل ۶۶ + ایک اخبار سال بھر کے لئے بنام عبدل نمبردار کیمبرج اوفس مدہور پور (بنگال) جاری کیا گیا۔ باقی ۴ر داخل خزانہ

درخواست نمبر ۴۷:۔ اخبار فی سبیل اللہ دلوائے۔ عبد اللہ امیر الدین عدالت گڈھ۔ ضلع سیالکوٹ +

درخواست نمبر ۴۸:۔ کوئی فی سبیل اللہ اخبار دلوائے۔ جمال الدین طالب علم از گرین کوٹ ڈاکخانہ للیانی تحصیل قصور ضلع لاہور +

ایضاً نمبر ۴۹:۔ اللہ دتا نائب مدرس ایم بی سکول دینا نگر ضلع گورداسپور

ایضاً نمبر ۵۰:۔ عبد الجبار دیندار نومسلم معرفت جیٹھی سیان نمبر ۲ ملتان +

ایضاً نمبر ۵۱:۔ بندہ کو پیارے نبی کے پیارے حالات جلد اوّل و دوئم کوئی صاحب خرید دین۔ شبیر محمد موضع لو تحصیل نکودر ڈاکخانہ نو محل ضلع جالندہر

درخواستین بہت جمع ہو گئی ہین اصحاب کرم توجہ فرماوین +

فتویٰ

س نمبر ۲۶۳ :۔ ایک وقت مین ضرورت ہی بکر کو زید کے مال کی جگہ زید مانگنو پر مال بکر کو نہین دیتا اور بکر اوسکی قیمت بھی دیتا ہے اس حالت مین بکر کو زید کا مال بلا اجازت کام مین لانیکا حکم ہے یا نہین ؟ اور بکر کی نیت ہو کہ زید کے مال کی قیمت ضرور بالضرور اوسکو کسیطرح دیدونگا اگر مال کی قیمت کہکر دونگا تو زید نہین لیگا ایسی کارروائی کی نسبت شرعاً حکم ہے یا نہین ؟ اور یہ فعل بکر کا دغا تو نہین ہے ؟ فقط

س نمبر ۲۶۴ :۔ اہلحدیث کے نزدیک ہندوستان دار الحرب ہے، یا دار السلام ؟

س نمبر ۲۶۵ :۔ بکر نے زید کیساتھ ظلم کیا۔ اُس ظلم کا بدلہ لینے مین زید کو خداوندی سزا تو نہ ہوگی۔ زید اس قابل نہین کہ وہ اس آیت کا عامل ہو۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذَالِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

س نمبر ۲۶۶ :۔ ہمسایہ مین فاحشہ عورت مسلمان رہتی ہے اور وہ بیمار ہے بیماری کی حالت مین پرہیزگار شخص کو فاحشہ عورت کی خدمت کرنا درست ہے یا نہین

س نمبر ۲۶۷ :۔ رنڈیوں کو قرآن شریف پڑہانا اور اونکی گھر کا مال کہانا درست ہے یا نہین بعد سورہ عبس کا مضمون تو غالب نہ ہوگا۔

س نمبر ۲۶۸ :۔ پرہیزگار شخص کو ایک فاحشہ عورت نے بدنام کرنا چاہا۔ اس سبب سے کہ مجہسے وہ برا فعل کرے اگر نہ کرے تو یہ کہکر رسوا کرتی ہو۔ کہ یہ شخص چپ ہے۔ افسوس پرہیزگار شخص مجبور اور دو خوف روزگار جانیکا۔ اور بدنام ہونیکا۔ اسکا علاج بتلایا جاوے کہ کیا کیا جاوے۔

ج نمبر ۲۶۳ :۔ اجازت لیکر استعمال کرے اگر اجازت نہین لیسکتا تو استعمال کرلے مگر بوقت تقاضا اوسکی قیمت ادا کردے۔ بلا اجازت کسی کا مال صرف مین لانا جائز نہین خدا فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل

ج نمبر ۲۶۴ :۔ دار الحرب وہ ہوتا ہے۔ جہان پر مسلمان کو نقصان پہنچے تو فریاد نہ کر سکے اور اگر کرے تو قانون تلافی نہ دیا جاوے۔ ان معنے سے سمجہ لو کہ ہندوستان کیسا ہے۔

ج نمبر ۲۶۵ :۔ یہ سوال سمجہا نہین مہربانی کرکے سائلین عبارت صاف لکھا کرین۔ بعض اوقات جواب دینے مین اتنا وقت نہین لگتا۔ جتنا پڑہنے اور سمجہنے مین لگتا ہے۔

ج نمبر ۲۶۶ :۔ درست ہے۔ اس طرح سے کہ فاحشہ کو سمجہاتا رہے اور دل مین نیت رکہے کہ بعد صحت کے شاید یہ توبہ کرکے صالح بن جاوے حدیث شریف مین ہے۔ فی کل کبد رطبۃ اجر یعنی ہر ایک زندہ کو فائدہ پہنچانے مین ثواب ہے۔

ج نمبر ۲۶۷ :۔ رنڈیون کو قرآن مجید پڑہانا تو جائز ہے مگر اُن کے ہان کا کہانا یا کچہ عوض دین لینا حرام ہے حدیث شریف مین ہے مھر البغی حرام یعنی زنا کی کمائی ہر طرح حرام ہے۔

ج نمبر ۲۶۸ :۔ ایسے پرہیزگار کیلئے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ موجود ہے۔ پس اسی کے مطابق عمل کرے۔ اپنی تکلیف اُٹہادے مگر آلودہ نہو

س نمبر ۲۶۹ :۔ اس دیار کی بالکلیہ عادت ہے کہ کسی بزرگ کی مزار پہ شکر یا کوئی شئی از قسم طعام لیجا کر فاتحہ خوانی کے بعد تقسیم کرتے ہین اور حضرت پیر کی گیارہوین سالانہ ماہ ربیع الثانی مین کرنے کے علاوہ ہر ماہ کی ۱۱ تاریخ کو کہانا وغیرہ پکا کر فاتحہ کرکے کہاتے اور کہلاتے ہین علی ہذا ۱۲ ربیع الاول کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۲۱ ذیقعدہ کو حضرت سید محمد گیسو دراز کے فاتحہ کیلئے حلوہ وشنڈہ یا کوئی اور طعام پکا کر فاتحہ دلاتے ہین۔ علی ہذا شب برات و بروز عرفہ و دہم و چہلم و نہ ماہی و برسی غسیہ شرکے موقعوں پر اپنے مردوں کے نام کی فاتحہ کھانے پر دیتے ہین ایسے کہانوں کا کہانا اور ایسی دعوتون مین جانا جائز ہے یا نہین اور یہ کہانے وما اھل بہ لغیر اللہ مین شریک ہین کہ نہین ایسے کہانوں کے کہانے سے آدمی گنہگار رہتا ہے یا کیا ؟

ج نمبر ۲۶۹ :۔ جو کہانا محض خدا کے لئے ہو۔ یعنی فاعل کی نیت یہ ہو کہ اس طعام کو خدا ہی قبول کرنیوالا ہے اوسیکی نذر ہو تو ایسا کہانا کہانا تو جائز ہے مگر اکثر دیکہنے مین اور سننے مین آیا ہے کہ اس قسم کی مجالس کرنیوالون کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ان بزرگوں کے نام کی نذر کرتے ہین اور ان بزرگوں سے حاجات طلب کرتے ہین۔ اس لئے ان کا کہانا حرام ہے یا کم از کم مشتبہ اور یہ مجالس تو ہر حال مین بدعت ہین کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایسی مجالس کین نہ کرنیکی اجازت فرمائی +

مفت

میرے لڑکے نے ایک کتاب الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین لکہی تہی قضاء الٰہی سے فوت ہوگیا۔ مین اُس کتاب کو فی سبیل اللہ تقسیم کرنا چاہتا ہون جو صاحب لینا چاہین ۲ پائی کا ٹکٹ محصولڈاک کیلئے بہیجکر منگا لین (پتہ) سید رحمت علی شاہ

عذاب القبر ۔ [illegible] ہدایت الزوجین ۔ بیوی خاوند کے حقوق کا بیان [illegible]

[illegible]

انتخاب الاخبار

شیخ غلام محمد صاحب اختر اڈیٹر دلچسپ امرتسر نے ایک خط بعنوان آباد کاران نو آبادی ہائے پنجاب لکھا ہے - جو ایسی شورش کے زمانہ مین مفید ہوگا +

شیعون کے جس رسالہ نان و نمک سے گذشتہ نمبر اہلحدیث مین کچھہ اقتباس کیا گیا تہا اوسکا خاتمہ بحمد اللہ یون ہوا کہ شیخ غلام صادق صاحب تحصیلدار آنریری مجسٹریٹ نے ان شیعون کو سمجہا بجہا کر شائع ہونے سے پہلے ہی سب رسالے لیکر ضبط کر لئے شیخ صاحب کا یہ کام بہت ہی دور اندیشی کا ہے - جزاہ اللہ

اس ہفتہ امرتسر اور جالندہر کے درمیان گاڑی کے نیچے ایک شخص نے دانستہ خودکشی کی +

امرتسر مین بہی پولٹیکل جلسون کی ممانعت کی گئی +

شاہ ایران کے برادر خورد سالار الدولہ نے سلطنت کے خلاف کہلم کہلا علم بغاوت بلند کر دیا ہے اور عملی طور پر دونون طرف سے معاندانہ کارروائی شروع ہوگئی ہو صورت معاملات نازک معلوم ہوتی ہے کیونکہ کامرلوز جو ایران مین ایک نہایت جنگجو قوم ہے سالار الدولہ گورنر لورستان کی حمایت اور پشت پناہی پر کمر بستہ ہین اگر خدا نخواستہ باغیون کو کامیابی حاصل ہوگئی - تو موجودہ حالت کا بالکل نقشہ بدل جائیگا +

علی گڈہ کالج کے ٹرسٹیون نے بالقرائے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ آئندہ اگر طلباء کالج کے قواعد کی خلاف ورزی کرین تو اونہین سخت سزا دی جائے

(ذرا یہ بہی ضعیف میر سید)

کلکتہ کا ایک اخبار لکہتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اپنا سیکرٹری اعلی ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاپان روانہ کیا ہے ۱ - (شائع)

پایہ تخت ناٹال (جنوبی افریقہ) سے ایک تار اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ وہان کی پارلیمنٹ مین عنقریب ایک بل پیش ہوگا جسکی رو سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۰ء کے بعد وہان کوئی ایشیائی نسل کا باشندہ نہ جانے پائیگا - موجودہ قلی معاہدہ کی میعاد کے اختتام پر ہندوستان کو واپس بہیجدئے جائینگے +

مسٹر مارلی کی بجٹ سپیچ سے پایا جاتا ہے کہ عنقریب ہندوستان مین سربرآوردہ لوگون کی ایک صلاحکار کونسل قائم ہوگی اور ولائت کی انڈیا کونسل مین ہندوستانی ممبرون کا اضافہ ہوگا - جو غالباً مسٹر آرسی دت اور سید امیر علی ہونگے - مگر حضور وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل مین ہندوستانی ممبر کے تقرر کی بابت ابہی کچہہ پختہ معلوم نہین ہوا +

بنارس مین برقی ٹرمیوے کے اجرا کی منظوری ہوگئی ہے دیگر میونسپل مطالب کے لئے بہی برقی طاقت استعمال کی جایا کرے گی - ٹرمیوے قریباً تین سال کے اندر تعمیر ہوکر اجراء کے قابل ہو جائیگی +

موسم کی نہایت غیر قابل اطمینان حالت کی وجہ سے ہندوستان اور لنکا مین تار کا سلسلہ عارضی طور پر بند رہا +

کشمیر مین ہفتہ مختتمہ ۳- جون کے اندر ہیضہ کے ۲۴۳ کیس اور ۱۰۷ اموات ہوئین - خاص سری نگر اور اس کے نواح مین بہی مرض ترقی کر رہا ہے (کیا یہ بہی کرشن قادیانی کا اثر ہے)

پنجاب کی تعلیمیافتہ ہندو جماعت کے ام تا تعدا اشخاص نے ہمعصر ٹریبیون مین اپنی طرف سے ایک چٹہی چہپوا کر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ پنجاب کی موجودہ ورزش سے ہمین کسی قسم کا تعلق نہین (آبیل مجہے مار)

آگرہ کے اخبار مسافر کی ایڈیٹر ۱۷- جون کو رہا ہونی ہے +

پنجابی اخبار کے مالک اور اڈیٹر کو قید کرنیکا حکم ۱۶- اپریل گذشتہ کو چیف کورٹ کے سنانے پر جن لوگون نے لاہور مین فساد اور ہنگامہ برپا کیا تہا ان کی تحقیقات کے لئے مسٹر بائیڈ جہنگ سے لاہور تبدیل ہوکر اسپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے +

کراچی مین نہایت سخت طوفان باد و باران آیا - سینکڑون کشتیان ڈوب گئین - ہزارہا درخت جڑہ سے اکہڑ گئے - مال کا بہت نقصان ہوا +

ڈہاکہ مین ملٹری پولیس کی ایک جدید نصف پلٹن یوروپین حکام کی ماتحتی مین عنقریب بہرتی کیجانیوالی ہے +

لاہور مین زمیندار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ منعقد ہوا - اس جلسہ مین زمینداروں نے حضور وائسرائے کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے قانون نو آبادیات پنجاب کو منظور نہ کیا اور منسوخ کر دیا +

بہوپال کا ایک بوہرہ مسمی قمرسی قادعلی ایک ایسی پوشاک پہنے ہوئے کہ جو بظاہر کسی راجہ کی معلوم دیتی تہی اور جس پر زمرد اور ہیرے اور موتی ٹنکے ہوئے تہے - چوری کے شبہ مین پکڑا گرفتار کیا گیا - یہ پوشاک ۶۵۰۰۰ روپیہ کی اندازہ کی گئی - یہ پوشاک اندور کے راجہ عالمجی رال شاہ کی ثابت ہوئی - ملزم پر مقدمہ دائر ہے +

کانپور مین کپتان لارنس نے غبارہ مین بیٹھکر ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلندی تک پرواز کی تماشائیون کو دکہلائی - پہر سلامتی کیساتہ چہتری کے ذریعہ سے زمین پر اترا

نسخہ جاتِ مفت خود بنالو نسخہ جاتِ مفت

بال وڑ انیکا ڈر وعرق و تیل و صابون کافور کا گلاس گولی گلاس پارہ کلا مگ ہند یا کافور

اشٹین منجن - طلاء - ادویہ شرعت . . . . مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجربات اور اپنے آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند مجربات شربا میں دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے کو

امرت کی دہار

نے حسن قا[illegible] اسکے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہئے . مختصراً رسالہ آب حیات میں لکھا ہے ایک پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب کریں - امرت کی دہار [illegible] درد پیٹ درد - تمام درد اٹ . بیرونی و اندرونی بخار کھانسی نزلہ سینہ - طاعون - بدہضمی مرگی - ڈاڑہ کا درد - دانتوں کی امراض . درد [illegible] معدہ - امراض جگر - امراض بچگان - دعورات - بھڑ بچھو - سانپ وغیرہ کا کاٹنا - خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھروں پوڑ - بچوں - جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں مکمل علاج ہے . ادویات کے سینکڑوں بوجہ دارکس اس چھوٹی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں . امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے - امرت کی دہار جس کی جیب میں ہے امراض کے خطرت سے محفوظ ہے . امرت کی دہار جب حکیم کے پاس پہنچی ہے اسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے . ۵۰۰ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اس کی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں لا منگواتے ہیں . بڑے بڑی ادویات کے بوجھہ دارکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر پر جانیوالے اب اس کو رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانیکی کی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہم نے اسکے خریدار کیواسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے . ۱۳ ہیں تمام اول نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ ۲/۸ . نمونہ آٹھ آنہ . مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شربا مفت نہ ملیگی ۔

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے . درانحالیکہ اس وقت دنیا کے بڑے بڑے محقق یہ راے رہے ہیں

کہ مرض دراصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دہار کے درحقیقت کل امراض کا قطعی علاج ہے ہزاروں ادویات کے بوجھہ دارکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں . کوئی مرض نہیں جس کا یہ علاج نہیں . ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں بآسانی صرف اس ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے . اپنے دل میں یہ

یکطرفہ ڈگری نہ کر لیجئے

کہ یہ ممکن نہیں ہے . دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض [illegible] ڈاکٹر [illegible] منگوا کر ملاحظہ فرمادیں جو کہ اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں . . .

[illegible] ات مفت

[illegible] رت کی دہار لاہور

اگر آپ دلچسپی اخبار

وشیش اپکارک

دیکھنا ہے تو رسالہ دیکھیں [illegible] نمونہ

آپ خبار وشیش اپکارک

اخبار وشیش اپکارک

بھی طلب

کریں !

ٹھاکر دت شرما وید مالک وشیش اپکارک وشد مالیہ مالک ایڈیٹر اخبار وشیش اپکارک و مصنف رسالہ جات طبی لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

مت دیکھ کسیکا قول و کردار ۔ اصحاب رسول مصطفی کی گفتار

بر اہل حدیث ... نقل کیا ہے

جلد سوم — نمبر (۲۵)

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ
والیان ریاست سے " للعہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے " ۶
ششماہی ۲ ۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری القدس

اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

گذشتہ سے پیوستہ

امرتسر کے بدعتی اخبار کے اڈیٹر کا تو ہم مقابلہ نہیں کرسکتے کیونکہ اُنہوں نے اردو علم ادب میں چند ایک الفاظ ایسے حفظ کر رکھے ہیں کہ کسی دوسرے کی مجال نہیں مثلاً منافق - نجدی - ذریت شیاطین - ذریۃ شیخ نجدی - گروہ منافقین خبیث - گندے - بے ایمان وغیرہ - یہ ہے کل سرمایہ ہمارے بدعتی دوست کا جو وہ وقتاً فوقتاً ہمارے اور کل جماعت اہلحدیث کے حق میں استعمال کیا کرتا ہے خیر ہم خوش تھے کہ کرے - بحکم کل اناء یترشح بما فیہ ہر برتن میں جو ہوتا ہے وہی گرتا ہے، جو کچھ اُن کے پاس ہے وہی ہمکو دینگے مگر غضب یہ ہے کہ وہ اس درجہ بدگمانی میں ترقی کر گئے ہیں کہ خواہ کوئی بھی اُن کے ساتھ بدگمانی کرے وہ ہماری طرف ہی لگا دیتے ہیں مثلاً شیعوں نے رسالہ نان ذمک لکھا جسکا اقتباس اہلحدیث مورخہ ۱۴ جون میں دیا گیا ہے وہ رسالہ بھی اہلحدیث کے نام لگا دیا ہے کہ انہوں نے لکھوایا ہے - خیر ہرچہ از دوست میرسد نیکوست - اس لئے ہم اڈیٹر مذکور سے

تو مایوس ہیں کہ وہ کسی بات کو سمجھ یا معقول جواب دے - پس ہم مفتی فاضل صاحب کے فتوے کا بقیہ جواب دیتے ہیں - مفتی صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز درست نہیں - اون کی پہلی دلیل کا جواب گذشتہ نمبر میں آچکا ہے - آج باقی دلائل کا جواب معروض ہے - خیریت سے آپ دوسری دلیل یہ دیتے ہیں :-

وجہ دوم - جب یہ گروہ فاسقوں سے بتر ہوا - تو اون کی نماز خود مقبول جناب الٰہی نہ ہوگی - لقولہ تعالیٰ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ جب ایسے امام فاجر کی نماز قبول نہ ہوئی تو اسکے مقتدی کی نماز کب قبول ہوگی حالانکہ مقتدی کی نماز امام کی نماز کے ضمن میں ہوتی ہے لقولہ علیہ السلام المؤذنون امناء والائمۃ ضمناء موذن وقت کے امانتدار ہیں اور امام مقتدی کی نماز کے ضامن ہیں - جب نماز متضمن قبول نہ ہوئی تو نماز متضمن کیونکر قابل قبولیت کے ہے والا فالتضمن بہو خلاف الحدیث ۔

افسوس ہے مولانا اس گڑھے میں ایسے گرے ہیں . . . . . کہ لات بات پر ٹھوکریں کھاتے ہیں - مولوی صاحب امیر المؤمنین فاسق ہو - تو حکومت اور اعلیٰ امامت سے

معزول نہین ہوتا۔ غور سے دیکھو شرح عقائد لا ینعزل الامام بالفسق۔ تو کیا ایسا فاسق امیر المومنین جب نماز پڑھائیگا تو آپ اسکے پیچھے پڑھینگے۔ آئیے مین آپکو اسکی سزا بتاؤن علامہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہین۔ فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ خلف الامام الفاجر فھو مبتدع عند اکثر العلماء۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۱۔

یعنی جو کوئی فاسق امام کے پیچھے جمعہ اور جماعت کو چھوڑ دے وہ بدعتی ہے۔ مولانا کہئے کیسے مزاج ہین۔ علاوہ اسکے ردالمحتار کی عبارت کو کیا کرینگے۔ جو گذشتہ نمبر اہلحدیث مین نقل ہو چکی ہے۔ کہ معتزلہ وغیرہ فاسق ہین مگر نماز اُن کے پیچھے جائز ہے۔

یہ جواب بھی علی وجہ التسلیم ہے ورنہ اہلحدیثون کے فاسق ہونیکا ثبوت آپنے کچھ نہین دیا۔ بجز اس کے کہ معتزلی آتش پرست ہین۔ لہٰذا اہلحدیث فاسق ہین۔ واہ سبحان اللہ کیا نئی منطق ہے۔ وہی بات ہوئی۔ کہ چونکہ چاول سفید ہین پس زمین گول ہے۔ آپ کا مطلب بھی آپنے نہین سمجھا۔ مگر ہمین کبھی ضرورت نہین کہ آپکو سمجھا وین +

تیسری دلیل غیرت سے آپ لکھتے ہو۔ ا۔ کہ

وجہ سوم ایسے فاسق کی امامت پر کوئی دیندار راضی نہوگا تو باقی وجہ بھی اسکی امامت حرام ہوئی لقولہ علیہ السلام ثلثۃ لا تقبل منھم صلوتھم من تقدم قوما وھم لہ کارھون الحدیث رواہ ابو داؤد ابن ماجہ۔ تین شخص ہین کہ قبول نہین کیجاتی۔ اُن سے نماز اُن کی۔ جو شخص کسی قوم کا امام تھا اور وہ اسکی امامت پر ناراض ہے۔ جب امام کی نماز قبول نہ ہوئی تو مقتدی کی کیونکر قبول ہوگی +

جواب:۔ اس مین آپکو مغالطہ ہوا یا آپ مغالطہ دے رہے ہین۔ درحقیقت یہ دلیل بھی پہلی دلیل کی طرح خام اور ناقص ہے۔ کیونکہ اہلحدیثین کے مذہب مین فسق ہونیکا ثبوت آپنے نہین دیا۔ علاوہ اسکے یہ کراہت یا ممانعت عارضی ہے یون تو کوئی اندھے اور کانے کے پیچھے بھی نماز پڑھنا ناپسند کرے تو کیا یہ بھی منع ہو جائیگی۔ نہین ہرگز نہین۔ جبتک کہ اوسکی ناپسندیدگی کی کوئی وجہ شرعی نہو۔ پس آپکی اس دلیل سے اگر کچھ ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جس امام مین کوئی وجہ شرعی ناپسندیگی کی ہو۔ اوسکو امام ہونے سے گناہ ہے خواہ وہ امام حنفی ہو یا شافعی ہو۔ مقلد ہو یا موحد ہو کوئی ہو۔ مگر اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ اہلحدیثون کے پیچھے نماز جائز نہین۔ مولانا یہ حرکت مذبوحی آپ کی کب تک چلیگی +

چوتھی دلیل غیرت سے آپ لکھتے ہین:۔

وجہ چہارم:۔ فاسق کی تعظیم کرنی حرام ہے تو امام بنانا بڑا مرتبہ اعزاز و اکرام کا ظاہر ہے جیسے آیت ابراہیمی سے واضح ہوا۔ پس جس شخص نے غیر مقلد کو پیچھے نماز پڑھی اس نے اس فاسق و فاجر کی تعظیم کی۔ پس مقتدی مرتکب فعل حرام کا ہوا۔ اور مرتکب حرام کا آگ مین جلایا جائیگا بلکہ مرتکب کراہت تحریمہ کا بھی امام محمد کے نزدیک دوزخ مین ڈالا جائیگا۔ کذا فی الدر المختار

جواب:۔ امیر المومنین فاسق ہو تو اوسکو معزول کرنیکا حکم نہ دینا یہ اوسکی تعظیم ہے یا نہین؟ اور پھر اسکے پیچھے نماز پڑھنا کیون جائز ہے۔ علاوہ اس کے حدیث شریف مین آیا ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اسی حدیث کی بناء پر صاحب ہدایہ نے فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔ مولانا! صاحب ہدایہ بھی غیر مقلد تو نہ تھا۔ افسوس ہے تم لوگ اہلحدیثون کی ضد مین اپنی کتابون کی بھی پرواہ نہین کرتے۔

ہان مین آپکو یہ بتادون کہ فاسق کون ہین؟ سنئے! قرآن مجید خود بتاتا ہے

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

یعنے فاسق وہ لوگ ہین جو اللہ کے ساتھ وعدہ کر کے توڑ دیتے ہین اور جس چیز کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے اوسکو قطع کرتے ہین اور زمین پر فساد کرتے ہین + اللہ کے وعدے سے مراد ہے توحید اور ملانے کی چیزون سے مراد ہے اخوت اسلامی انما المومنون اخوۃ۔ پس جو لوگ مشرک ہین خدا کے بندون سے حاجات مانگتے ہین اور مومنون مین تفریق ڈالتے ہین کہ ایک جگہ نماز بھی نہ پڑھین جس سے ملک مین فساد پھیلے۔ یہی لوگ فاسق ہین۔ پس آپکی دلیل اگر صحیح ہو۔ تو اونہی لوگون کے حق مین ہے۔ نہ کہ اہلحدیثون کے حق مین جو سوائے خدا کے کسی سے حاجات نہین چاہتے اور حتی المقدور ہر ایک کے ساتھ ملکر نماز پڑھتے ہین۔ مولانا! خدا سے خوف کر کے بتاؤ کہ تم لوگ بھی کہہ سکتے ہو کہ قرآن و حدیث اور فقہ کو ہم مانتے ہین۔ واللہ حلوا خوردن را روئے باید +

پانچوین دلیل مولانا فرماتے ہین:۔

وجہ پنجم:۔ اگر غیر مقلدون کے کنوئین مین خنزیر پیا کرے یا پاخانہ پڑے یا اور کوئی نجاست گرے تو اس سے پانی کنوئین کا اُن کے نزدیک پلید نہین ہوتا ہے اور یہ لوگ ایسے ہی پانی سے وضو غسل کرتے ہین اور کپڑے بھی دہوتے ہین۔ پس نہ اونکا بدن پاک ہوا نہ کپڑا۔ حالانکہ بدن اور

کپڑا پاک ہونا صحت نماز کیواسطے شرط ثابت بالقرآن ہے قال اللہ تعالیٰ۔
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ الآیۃ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا الآیۃ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ۔
پس جب غیر مقلد امام کی نماز بباعث عدم شرائط مذکورہ کے جائز نہ ہوئی۔ تو جو حنفی معتقد وجود شروط مذکورہ کا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھیگا۔ کیونکر اوسکی نماز جائز ہوگی۔ ہرگز جائز نہ ہوگی +

جواب :۔ یہ دلیل ہی ناقص ہے اول تو نقصان اس دلیل مین یہ ہے کہ اہلحدیثون کے کل افراد پر ہر حالت مین یہ حکم نہیں لگ سکتا۔ خاص ایک صورت پر ہے جب وہ بقول آپکے ناپاک پانی سے وضو کرین اور جب وہ ایسا نہ کریں۔ بلکہ وہ تمہارے ہی کنوئین سے یا کسی نہر جاری سے یا کسی ایسے پانی سے وضو کرین، جو فریقین کے نزدیک پاک ہو۔ تو اس دلیل کے مطابق اُن کے پیچھے نماز جائز ہونی چاہئے حالانکہ مفتی صاحب کو یہ منظور نہ ہوگا۔ تو پہر دلیل کے ناقص ہونے مین کیا شبہ۔ دوئم یہ دلیل شافعیون کے حق مین بھی جاری ہونی چاہئے۔ کیونکہ پانی کے مسئلہ مین اُن کا اور اہلحدیثون کا مذہب ایک ہی ہے بلکہ مالکیون کا مذہب اس سے بھی آگے ہے کیونکہ پانی کی پاکی کے لئے دو قلتین (پچہ من پختہ) کی قید بھی وہ نہیں لگاتے۔ بلکہ انکے نزدیک ایک چھٹانک پانی کا بھی وہی حکم ہے۔ جو ایک بڑے دریا کا ہے کہ جبتک پانی مین تغیر نہ آئے پاک ہے تغیر یہ ہے کہ نجاست کی وجہ سے اوسکی بو متغیر ہوجاوے یا مزہ بدل جاوے۔ یا رنگ تغیر پذیر ہو جاوے۔ کہئیے ان بچپیکر بہائیون کے پیچھے بھی پڑہوگے یا نہیں۔ ذرا ردالمختار مصری جلد اول صفحہ ۲۹۶-۳۹۵ ملاحظہ فرما کر بتائیگا۔ اعتبار نہ ہو۔ تو حاجیون سے پوچھئے کہ حرم بیت اللہ مین آپ جیسے متعصب حنفی بھی کس طرح شافعیون کے پیچھے اقتدا کرتے ہین حالانکہ آپکی دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ چاہئے مولانا چھٹی دلیل فرماتے ہین :۔

"وجہ ششم۔ غیر مقلدین میلاد مبارک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وشرف و کرم کو کاتی ہیا کے میلاد بد نہاد کے ساتھ جو سر غنہ کا فرون کا تہا تشبیہ دیتی اگرچہ کتنی ہی تاویلین اس مین کرین۔ لیکن کفر واہانت سے خالی نہیں بنا ءً علیہ بھی کب کوئی محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے نماز پڑہیگا اور جائز رکھیگا" (عبد الصمد ابو یوسف حنفی امرتسری)

جواب :۔ ہماری فاضل مفتی صاحب کی وہی مثال ہے جو ایک سکہل کے ماسٹر سے پیش آئی تہی۔ کہ ماسٹر صاحب کہین بازار مین چلے جا رہے تھے کہ ایک پری پیکر یوریپین لیڈی پر نظر پڑگئی۔ وہ تو اپنی گاڑی مین بیٹھکر اڑ گئی۔ ماسٹر صاحب کے دل ودماغ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ جب کوئی طالب علم سوال کرے یا کچھ سبق پوچھے بس یہی کہدین کہ یہ بھی اُسی ملعونہ کا بہکایا ہوا ہے۔ یہی حال مولانا صاحب کا ہے دنیا مین کوئی قوم یا شخص کوئی جائز یا ناجائز حرکت کرے۔ وہ ان بیچارے غیر مقلدون کے سر تہوپ دیتے ہین۔ ناظرین اہلحدیث اہل حدیث مورخہ ۲۱- جون مین وہ فتوی دیکہہ چکے ہین۔ کہ کس بزرگ کا لکھا ہوا تہا یعنے مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم کا اُسی فتوی مین رسمی مولود کو کہنیا کے جنم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مگر مفتی صاحب اپنے حنفی بہائیون کا گناہ بھی ہمارے ذمے لگاتے ہین یہ نہیں جانتے کہ یہ فتوی تو بزرگان حنفیہ کا ہے نہ کہ غیر مقلدون کا۔ پہر اس سے اگر کچھ ثابت ہوا۔ تو یہ ہوا کہ حنفیون کے پیچھے نماز درست نہیں نہ یہ کہ غیر مقلدون کے پیچھے نادرست ہے +

ناظرین! یہ ہین ہمارے علماء کرام اور یہ ہین مسلمانون کی کشتی کے ناخدا جنکی نسبت یہ کہنا ناموزون نہ ہوگا کہ

آپ کا ہونا بہی اپنی شامت اعمال ہے

یہ دلائل تو آپکے دیکھ گئے باقی دلائل جو آپنے ابہی محفوظ رکہے ہین۔ جب پیش کریں گے تو دیکہہ لینگے۔ مگر غالباً وہ اس سے زیادہ نہ ہونگی ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

آخر مین ہم مولانا سے ایک سوال پوچھنے کا حق رکھتے ہین غالباً اُس سوال کا جواب دینا مولوی صاحب کا فرض ہوگا۔ وہ سوال یہ ہے کہ :۔

آپ تو مقلد ہین اور مقلد کی شان صرف یہ ہے کہ اپنے امام کی دلیل بیان کرے نہ کہ استدلال کرے۔ استدلال کرنا مجتہد کی شان ہے۔ پس آپنے جو یہ چہہ دلیلیں لکہی ہین۔ کیا آپکی اپنی ایجاد ہین۔ یا آپ کے متبوع امام کی۔ اگر آپکا اپنا استدلال ہے تو یہ آپکا کام نہیں کیونکہ آپ مقلد ہین اور مقلد کی شان نہیں کہ استدلال کرے مسلم الثبوت وغیرہ کتب اصول (ملاحظہ ہون) پس اگر آپنے خود استدلال کیا ہے۔ تو آپ بہی غیر مقلد ہوئے۔ لہذا یہ فتوی آپ پر بہی عائد ہوگا اور اگر آپکے امام نے یہ دلائل لکہے ہین اور آپنے اُن سے نقل کئے ہین تو براہ مہربانی حوالہ دیجئے۔ کہ کس کتاب مین امام ابوحنیفہ صاحب کے یہ دلائل اس دعوی پر مذکور ہین۔ غالباً آپ اس سوال کو ہمیشہ کے لئے یاد رکھینگے +

بدعتی پارٹی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ اس کے متعلق
کمیٹی کر کے کسی سب ایڈیٹر کو گالیان دینے پر مامور کرو گے مگر یاد رکھنا گالیان
دینے سے تمہارے مذہب کی سچائی ثابت نہ ہوگی۔ البتہ یہ ثابت ہوگا کہ تم گالیان
بڑی بڑی رنگین دے سکتے ہو۔ پس اگر مذہب کی سچائی پھیلانا چاہتے ہو۔ تو ہمارے
پیش کردہ حوالجات کا جواب دو۔ اور ایمانداری سے ہماری طرح ہمارے کلام کو ہمارے
لفظوں میں ہی نقل کرنا ورنہ سمجھا جاویگا کہ ؎

بیخودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

فیصلہ۔ آجکل ہم میں اور ہمارے بھائیوں میں بڑا نزاع اس بات میں ہے
کہ اہل سنت کون ہے اور اہل بدعت کون؟ گو حضرت پیران پیر رضی اللہ
عنہ نے غنیہ میں اہل بدعت کی کئی علامات لکھی ہیں۔ منجملہ ان کے بڑی علامت
علامت یہ ہے کہ محدثین اور اہلحدیث کو برا کہنے والے بدعتی ہیں لیکن آج ہم چاہتے
ہیں کہ اس نزاع کا فیصلہ کلی کر دیا جاوے۔ فیصلہ بھی ایسے جج سے کرایا جاوے
جس پر فریق ثانی کو کامل اعتماد ہو۔ ہماری مراد اس قابل جج سے حضرت
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے اہل سنت کی جو تعریف فرمائی ہے وہ ہم نقل
کر کے ناظرین کو رائے زنی کا موقع دیتے ہیں۔ ہمارے احباب شرح فقہ اکبر مطبوعہ
مجتبائی دہلی کھول کر اپنے سامنے رکھیں۔ جہاں لکھا ہے :۔

سئل ابو حنیفہ رح عن مذھب اھل السنۃ والجماعۃ فقال ان تفضل
الشیخین ای ابا بکر و عمر و تحب الختنین ای عثمان و علیا و ان ترے
المسح علی الخفین و تصلی خلف کل بر و فاجر (ص ۹۲)

یعنے امام ابو حنیفہ صاحب سے اہل سنت کے مذہب کی بابت سوال کیا
گیا تو آپ نے اوسکی چند علامتیں فرمائیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو افضل جاننا
اور حضرت عثمان اور علی سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنا اور ہر نیک و
بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا۔

مولانا! اپنی دلیل نمبر ۲ و ۳ و ۴ کو دیکھو اور اپنے امام کے اس فیصلے کو
پلٹ۔

یہ تو ہے اہل سنت کی تعریف اور بدعتی کی تعریف بھی شرح فقہ اکبر سے ہم
بتا آئے ہیں کہ من ترک الجماعۃ خلف الامام الفاجر فھو مبتدع۔ یعنی جو کوئی
فاسق فاجر امام کے پیچھے نماز نہ پڑھے وہ بدعتی ہے۔ پس ان دونوں تعریفوں کو
جا بجا بتا دیں کہ اہل سنت کون ہیں اور اہل بدعت کون؟ ؎

میرے دل کو میری طرف آکر دیکھکر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

خیر آپ سے تو فیصلہ ہو گیا۔ اب میں ان تنگ ظرف علماء کی طرف متوجہ ہوتا ہوں
جو بات بات پر فتویٰ دیا کرتے ہیں کہ فلاں کے پیچھے نماز درست نہیں فلاں
کے پیچھے نہیں وہ آن تو بتا دیں کہ ان کے پاس کوئی صحیح نص بھی ہے جس
پر حکم پایا جاتا ہو کہ اس قسم کے لوگوں کے پیچھے جائز ہے اور اس قسم کے پیچھے
جائز نہیں۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ مسلمانوں کے ہادی اور مسلمانوں کی
کشتی کے ناخدا ہو کر کیسے منجدھار میں ان کو ڈبوتے ہیں خدا اور رسول کے ارشاد
کے سوا محض اپنی نفسانیت سے حکم اختراع کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل واضح
ہے کہ انسان تین قسم پر ہیں۔ مومن متقی یا فاسق یا فاجر۔ یا مشرک کافر تیسری
قسم کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دونوں قسموں کی بابت ارشاد فرمایا
کہ صلوا خلف کل بر و فاجر۔ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھا کرو۔ امام بخاری
نے ایک باب باندھا ہے۔ امامۃ المفتون والمبتدع۔ اس میں لکھا ہے کہ
سید الطائفہ حضرت حسن بصری سے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا
گیا تو حضرت ممدوح نے فرمایا کہ صل و علیہ بدعتہ یعنے بدعتی کے پیچھے نماز
پڑھ لو۔ اوسکی بدعت اوسکی گردن پر ہے تمہیں تو نہیں لگجاویگی۔ بعض
تنگ ظرف لوگ قیاس اور اجتہاد کیا کرتے ہیں کہ فاسق و فاجر اور بدعتی
تو خود برے ہیں۔ وہ ہماری وکالت کے لائق کیونکر ہونگے۔ اسلئے ہم ان کے
پیچھے کیونکر پڑہیں۔ سو ایسے مجتہدوں کے لئے حضرت امیر المومنین عثمان
ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا وہ زرین قول سناتا ہوں جو حضرت ممدوح نے
حالت محاصرہ میں فرمایا تھا۔ جس کو امام بخاری باب مذکور میں لائے ہیں۔ پس غور
سے سنئے اور للہ انصاف کیجئے کہ مسلمانوں میں تفریق ڈالنے والے کون ہیں

دخل علی عثمان وھو محصور فقال انک امام عامۃ و نزل بک ما تری
و یصلی لنا امام فتنۃ و نتحرج فقال الصلوۃ احسن ما یعمل الناس فاذا
احسن الناس فاحسن معھم و اذا اساؤا فاجتنب اساءتھم ۔

یعنے ایک شخص عبید اللہ بن عدی حضرت عثمان کے پاس اس وقت پہنچے۔
جس وقت باغیوں نے اونکو گھیر رکھا تھا (جسمیں وہ آخرکار شہید ہوئے) تو عرض کیا
کہ آپ تو سب لوگوں کے امام ہیں اور اس ناقابل برداشت تکلیف میں ہیں۔

عیسائیوں ا
کے ممبروا
ڈیفنس اسلام کو
جموں سیالکوٹ
گجرات جہلم
لاہور امرتسر جا
انبالہ میرٹھ او
اور مرزائیوں کو
ڈیفنس اسلام
سے اسلام کی صدا
شہادتیں مندرجہ
ہے کہ حضرت مسیح
جانے کے متعلق جو
درج ہے وہ اصل
کے صلیب دیئے جا
قدیمی سچی یعنی عبد
یعنی مرزائی بالکل
کر رہے ہیں قیمت
موجودہ انجیل سے
تردید تثلیث
شجرہ نسب
انجیل مقدس کے
پورا کرنا غلطی
اور حضرت اسمٰعیل
حضرت عیسیٰ
انجیل مقدس میں
ذکر درج نہ ہونے
کا سچی کے فتنے کے
کے غلط بیان کا
موجودہ مرزا
انجیل مقدس
۵ ہونے کے تیرہ ثبوت درج ہیں بیان کرتا ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی امت محمدیہ کا اکیسواں چھوٹا نبی ہے اور اسمیں مرزا غلام احمد کے نبی نہ ہونے کا اشارہ ثبوت الہاموں منجانب

اور ہمکو باغی لوگ نماز پڑہاتے ہے اور ہم اس مین ہرج جانتے ہین (غرض اوسکی یہ تھی کہ آپ فتویٰ دین کہ ہم ان باغیون کے ساتھ نماز پڑہین یا نہ) حضرت عثمان نے فرمایا کہ لوگ جسقدر کام کرتے ہین - اُن مین سے نماز سب سے اچہا کام ہے - پس جب لوگ اچہا کام کرین تو اُن کے ساتھ ہوکر اچہا کام کر لیا کرے - اور جب برا کام کرین (یعنی نماز کے سوا کوئی اور برا کام کرین) تو اونکی برائی سے الگ ہوجایا کرے ؎

اللہ اکبر یہ تھی راست گوئی اور یہ تھی کمال دیانت داری کہ اونہی باغیون کی بابت سوال ہے - جنہون نے حضرت امیرالمومنین کو بلاوجہ گہیر رکہا ہے اور آخرکار اسی گہیرے مین شہید بھی کر دیا - اونہی کے حق مین یہ فتویٰ ہے کہ نماز اُن کے ساتھ پڑھ لیا کر - کیون نہ ہو - بڑون کی بڑی شان ہے +

کیا کوئی بتا سکتا ہے ؟ کہ باغی کس درجہ کے گنہگار ہین فاسق بلکہ زنا معقول کے سزا ج واجب القتل ہوتے ہین اُن کے پیچھے تو نماز کے جواز کا فتویٰ امیرالمومنین حضرت عثمان رضؓ دیوین - مگر آج ایک مولوی صاحب کے مخالف رائے ہونا اُن باغیون سے بھی بدتر سمجہا جاوے - پس نہ نماز قبول - نہ روزہ - نہ حج نہ زکوۃ - کیون نہ ہو ؎

شنوں چشم بد دور ہین آپ دین کے * نمونہ ہین خلق رسول امین کے

مسلمانون پر خدا کا فضل تہا - کہ گو ان مین بہت سا اختلاف ہُوا - مگر ان میر ارکان اسلام ایسے تھے کہ سب کے سب اونپر جمع ہو سکتے تھے - کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین شرکت تھی - کلمہ کے بعد ارکان عبادت مین نماز تھی - اس مین شرکت تھی - زکوۃ مین شرکت تھی - حج مین شرکت تھی - روزہ مین شرکت تھی - مگر وائے برحال ما کہ ہماری شومئی قسمت سے ایسے ایسے تنگ ظرف علماء پیدا ہو گئے جو مسلمانون کو کسی دینی کام مین جمع ہُوا نہین دیکہنا چاہتے - پس وہ یاد رکہین ؎

جسکہ اصحاب کو احباب سے جُدا کردو
ہم نے اُس کے تئین ابلیس کا نانا جانا

میری علالت مین چہ میگوئیان

میری دائین بانہ مین جو دو تین ماہ سے درد تہا - پہلے تو معمولی بہت خفیف - پہر دفعۃً ایک روز درد شدید ہو گیا - یہان تک کہ

اسسٹنٹ سول سرجن کے مشورہ سے پچکاری کے ذریعہ مارفیا (دوا) پہنچایا گیا اس سے بعد درد کا انتقال پہلو کی طرف ہو گیا - اُس جگہ بھی بمشورہ صاحب اسسٹنٹ سول سرجن پچکاری سے مارفیا پہنچایا گیا بحمد اللہ اب آرام ہے - خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے - خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ بحکم ؎

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلان را زوال نعمت وجاہ

شہر مین مختلف قسم کی افواہین اڑ رہی تھین ایک روز شب کو ۱۰ - ۱۱ بجے کے درمیان پانچ چھ کس احباب میرے گہر آئے تو بعد مزاج پرسی کے کہنے لگے کہ ہم نے اُسپتال شُنا تہا کہ آپ آخری دمون پر ہین - مین نے کہا زندگی کا تو کسی کو اجارہ نہین مگر جیسے سو تم دیکہہ لو - اسی روز صبح کو ایک دوست کی زبانی معلوم ہُوا کہ ایک موقع پر چند ایک مرزائی باتین کر رہے تھے - کہ ثناءاللہ کا تو آخری دم ہے - اور بیٹا اوسکا قید ہو گیا ہے دوست مذکور نے کہا - مین نے اُن سے کہا اونکا تو بیٹا ہونا نا بالغ (۱۲ سالہ) کا ہے - ایک اور صاحب عبدالرزاق خان کی حیرانی مین میرے دوست حکیم محمد الدین صاحب کے پاس پہنچے کہ مجھکو منشی غلام احمد صاحب اڈیٹر اہل فقہ نے نہایت افسوس کے لہجہ مین کہا ہے کہ ثناءاللہ کی کمر مین سخت دنبل ہے - جس سے وہ سخت تکلیف مین ہے - اب کیا ہوگا ؟ ان سب چہ میگوئیون سے بڑہکر یہ ہے کہ چند روز ہوئے ابہی درد ہی تہا - کہ ایک شخص موضع تہہ غلام متصل قادیان کا آیا کہ مین آپکی زیارت کو آیا ہون - ہمارے علاقہ کے مرزائیون نے مشہور کر رکہا ہے کہ ثناءاللہ مر گیا - ایک بٹالوی بزرگ کا بیان ہے کہ قادیان مین مشہور ہے کہ ثناءاللہ کو فالج ہو گیا - حالانکہ مین ہر روز مکان سے نکلکر دفتر کو آتا جاتا بلکہ قریب مغرب سیر کو بھی جاتا تہا - ہماری محلہ مین مرزائی اور مرزائیون کے مخبر بھی مجھکو دیکہتے ہین +

خیر یہ تو ہُوا ایک طرفہ بیان اب دوسری طرف کی سُنئے - میرے معالج ڈاکٹر صاحب ایک روز صبح ہی تشریف لائے - فرمایا آج مجھکو ایک بزرگ خواب مین آکر فرما گئے ہین کہ مولوی صاحب کو یہ دوا جو دیتے ہو نہ دو - بلکہ فلان قسم کی گولیان دو - جو اسی مرض کیلئے مفید ہین - بعض دوست ایسے گہبرائے ہوئے تھے کہ حضرت آدم کی طرح اپنی عمر کا حصہ بخشنے کو طیار تھے - آخرکار خدا کے فضل و کرم سے انجام بخیر ہُوا - درد معمولی ریحی تہا اور کچھ نہین - اسی کے متعلق ایک خط کا ذکر کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - ایک دوست ضلع میانوالی سے لکہتے ہین :-

دنے کے بیس ثبوت اور مختلف قسم کے بائیس عقیدہ کے باطل ہونے کے ثبوت ہیں قیمت ۸ پیچھو ندر ۱۲/۳ حضرت عیسٰے کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی مسیح موعود نہ ہونیکا ثبوت قیمت ار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ- یہان ایک ہیڈ ماسٹر سکول انگریزی سکونتی میانوالی رہتا ہے- اور وہ مرزائی ہے اور اکثر اوقات اُسکے ساتھ مباحثہ رہتا ہے اور اُس نے فی الحال کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی مین مرجائیگا اور یقیناً وہ مرجائیگا- ایک آدمی تدریس خواندہ ہے اُس نے وعدہ قلت فہمی مرزائی اُس سے کرلیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہونگا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی مذہب سے انکار کرو- اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک ہو جاؤ- اُس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہو- اُس نے جواب لکھا کہ بیشک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا بشرطیکہ ہمارا شائد استدراج ہوجائے اور سُنا جاتا ہے کہ اُس نے جاسوس رکھے ہوئے ہین۔ زہر دے دیتے ہین چونکہ آنجناب اسلام کے حامی ہین۔ اور اکثر اوقات اوسکے ساتھ مباحثہ کرتے رہتے ہین اور سُنت والجماعت کو ترقی دیتے رہتے ہین- مین آپکا خادم ہون اور آپکو خبر کرتا ہون- کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہنچ جائے- خدا آپکا محافظ ہو اور آپکو زندہ سلامت با کرامت رکھے-

راقم .... از میانوالی

راقم خط کو واضح ہو کہ مرنا جینا تو انسان کے اختیار سے باہر ہے یہ تو کوئی بڑی بات نہین- بڑی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دام او فتادہ ایسے مضبوط جال مین جکڑے گئے ہین کہ کوئی صورت ان کے نکلنے کی نہین کوئی اُن سے یہ تو پوچھے کہ ہم دونون کے مرنے سے پہلے ہی اگر تم مرگئے اور تحقیق نہ کیا- تو تمہارا کیا حال ہوگا- یاد رکھو کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کو چھری مارنے وغیرہ سے اگر مین مرا تو مرزا کی دعا غلط ہوجائیگی کیونکہ اُس نے لکھا ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا- کسی انسان کی شرارت سے نہین- پس میرے دوستو! یاد رکھو- لکل اجل کتاب-

بقیہ جوابات متعلق وحدۃ الوجود

مرقومہ مولانا علی نعمت صاحب پہلواری جواب سوال ۵

یہ کہکر کہ دونون باہم چسپان ہونگے یا علیحدہ ومباین یہ کہنا کہ بہرحال ایک دوسرے کیلئے حال ہوگا یا محل ظاہر منقوض- اس تحریر کا مآل اسی پر ہے کہ بحالت چسپیدگی واتصال وبحالت علیحدگی وانفصال ہر دو تقدیر پر ایکدوسرے کے حال ومحل ہونے سے خالی نہوگا- حالانکہ یہ باطل ہے کیونکہ علیحدگی وانفصال منافی حلول ہے ہان بحالت چسپیدگی حلول ہوسکتا ہے فان الانضمام یستلزم القیام المستلزم لحلول احدھما فی الاخر اما بالسریان او بالطریان- پس خصم اختیار انفصال ومباینت جواب دیسکتا ہے یعنے وجود خالق جل وعلا وجود خلق سے وجود خلق وجود خالق سے علیحدہ ہے ولا ضیر فلم یثبت دعواہ اور استشہاد بقول لبید توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے- لبید گو کافر تہا مگر باعتبار وجود یہ کافر نہ تہا- اس مصرع مین درحقیقت اوسکو شرک سے قرار ہے نہ کہ وحدت وجود کا اقرار وحجتنا علیہ فہم من ارسل الینا التبلیغ لا الہ الا اللہ الناطق بتوحید المعبود الذی اورثہ دینہ من ابیہ خلیل المبعوث بالملۃ الحنیفۃ البیضاء لا توحید الوجود الذی ورثہ اہلہ من الفئۃ الہالکۃ الطاغیۃ المنالتہ والاشراقیۃ الفادیۃ المتقوۃ فی الظلماء- اللہم احینی ایای وکل من یحبنی او احبہ وثبتنا انا توفیتنا علی ارسلۃ واتباع کل ثابتا علیۃ ازلتہ

جواب سوال نمبر ۶- عالم یا عالم کے کل اجزاء کے متغیر ہونے سے عالم کا امر عارضی ہونا- اور وجود خارجی یعنے واقعی نہ رکھنا لازم نہین آتا اسلئے کہ کوئی شے وہ حال سے خالی نہین یا محض اعتباری ہے ثبوت اوسکا اگر ہے تو باعتبار معتبر وانتزاع منتزع ہے وفرض فارض وانتزاع مخترع ہے- یا حقیقی ہے- متحقق اوسکا واقع مین ہی ونفس الامر مین- اعتبار وانتزاع وفرض واختراع پر موقوف نہین ہے- سواء کان ثابتا او متغیرا- اور عالم با جزائہ اسی قبیل سے ہے موجود حقیقی ہے واقع مین موجود ہے- نفس الامر مین متحقق ہے وجود خارجی مستقل رکھتا ہے نہ کہ عبارت صرف اعراض مجتمعہ سے ہے در عین واحد کما ہو مزعوم الوجودیہ- ہان ذو تغیر ضرور ہے- لیکن ذو تغیر ہونا عالم کا منافی اوسکی موجودیت فی الواقع اور ثابت فی نفسہ اور مستلزم اعتباری وامر عارضی ہونیکو نہین ہے- وشتان بینہما- کیف وان المستدلین بہذا الدلیل علی حدوث العالم ہم القائلون ثبوت العالم ثبوتا واقعیا لا اعتباریا وتحققہ فی الخارج وکینونتہ فی نفسہ ولم یشعر واحد منہم من طرف التغیر بتلک الملازمۃ الموہمۃ المتخیلۃ کانیاب الغول التی لا یعلمہا الا ذو الفضول وحاش للہ ان تستشعر بہا فیہ- وانما یستشعر بہا ہم استشعروا بہ مما استدلوا بہ علی ما ہم استدلوا علیہ وہذا ہو الاستشعار الصحیح الذی ینالہ ایدی الافکار الثاقبۃ وتلمسہ انامل الانظار الصائبۃ

جواب سوال ۷- جواب باختیار شق مخالفت من کل الوجوہ- وشق موافقت

ببعض الوجوہ دون بعضہا دونو کے ممکن ہے اور نہ شق مخالفت من کل الوجوہ پر وجود خالق کا ضد وجود خالق ہونا لازم آتا و نہ شق موافقت ببعض الوجوہ دون بعضہا پر مثل ہونا توجیہہ عدم تضاد کی یہ ہے کہ تخالف یا عبارت ہے مجرد عدم اشتراک سے فی الصفات النفسیہ یعنی قید عدم امتناع اجتماع بھی فی محل واحد من جہتہ واحدۃ اُسمین ملحوظ نہیں ہے یا ہے بر رسم اول التزام تخالف پر عدم لزوم تضاد ظاہر ہے دبر رسم ثانی اگرچہ تخالف عام مطلق ٹھیر یگا۔ مگر التزام عام مستلزم لزوم کا نہیں ہوسکتا کسی خاص کے بعینہ لجواز تحققہ فی ضمن خاص آخر من الخواص المتارجۃ تحتہ اور توجیہہ عدم تماثل کی یہ ہے کہ تماثل عبارت ہے اشتراک سے فی جمیع صفات النفس اور اس اشتراک کو مشارکت فیما یجب ویمکن ویمتنع لازم ہے پس وجود خلق کو اگرچہ موافقت ساتھ وجود خالق کے ہے ببعض الوجوہ مثلاً اشتراک بحسب الاسم کما ھو عند ابی الحسن الاشعری یا اشتراک در مطلق مفہوم وجود کما ھو علی زعم المشائین لیکن مماثلت مفقود لتخالفہما فی صفات النفس جمیعًا وفقدان المشارکۃ بینہما فی الاحکام الواجبۃ والممکنۃ والممتنعۃ لعدم تساویہما فی تمام الماھیۃ

جواب سوال نمبر ۱۰:۔ حضرات وجودیہ کے نزدیک وجود حقیقی عین ذات حق ہے وہ وجود حقیقی ایک سے زیادہ نہیں ہے وہی حقیقت الحقائق ہے۔ و دیگر حقائق عبارت تعینات عارضہ سے ہے اُس وجود کو یا خود وجود سے جو متعین ہے بتعینات عارضہ پس وجودات مخلوقات غیر قائم بالذات ہیں۔ ان ھی الا اعراض مجتمعۃ فی عین واحد۔ تو اس میں شک نہیں جب مخلوقات کا وجود علیحدہ وجود حق سے منفصل اُس سے مغائر اوسکے جانا جائیگا۔ اوسکو قائم بالذات اس معنے کرکے ماننا ہوگا۔ لیکن اس میں ہرگز کوئی محذور نہیں اور جس محذور کو سائل علامہ نے لازم ٹھیرایا ہے ابلہ فریبی سے دور نہیں۔ بدیہی البطلان ہے بدیہی البطلان ہے۔ بدیہی البطلان ہے لانہ غایۃ ما یلزم ھی المشارکۃ فی خصۃ سلبیۃ عدم القیام بالغیر لا فی صفۃ اثبات فضلا عن المشارکۃ فی جمیع صفات النفس او اخصہا فلا یتحقق تماثل وجود الخلق بوجود الحق علی مذھب من مذاھب العقلاء علی اختلافہم فی الشروط المشروطۃ فی المماثلۃ فانی یفوت عن وجود الخلق امکانہ الذی ھو المحوج الی خالقہ فی حدوثہ وبقائہ وکیف یستغنی عنہ بل لم یزل ولا یزال محتاجا الیہ لاطانہ +

جواب سوال نمبر ۱۱:۔ بیشک علم اللہ تعالی کا بذاتہ ہو یا بغیرہ صفت قدیم ہے

اور بلاریب مخلوق متغیر ہے لیکن تغیر مخلوق ہرگز مستلزم تغیر علم باری جل علا نہیں تا بخوف لزوم جہل۔ حق لینے غیریت کو باطل اور باطل یعنی عینیت کو حق مانکر علم حق کو حضوری بحالت عینیت تسلیم کیا جاوے۔ اسلئے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ علم حق نہ مجعول وارتسام ہے۔ ونہ بحضور علی نحو من الانحاء التسعۃ عند اھل المذاھب المعروفۃ اعنیما الانطباعیۃ والعینیۃ الساریۃ فی ادمغۃ الوجودیۃ بلکہ علم حق صفت حقیقیۃ واحدۃ بسیط ہے قائم ہے بذات حق ذات تعلقات کثیرہ ہے۔ باشیاء کثیرہ کما ھو مسلک المحققین من المتکلمین اور یہ صفت بحقیقۃ ذواتہا قدیم ہے۔ وتعلقات حادث ہے کیونکہ تعلقات عبارت ہیں اضافات حادثہ سے بوقت حدوث حوادث۔ فانما یلزم من تغیر الحوادث المخلوقۃ تغیر ھذہ التعلقات دون تغیر تلک الصفۃ الحقیقیۃ القدیمۃ

(جواب سوال نمبر ۱۲) ہر فرد مخلوق کے ساتھ اللہ تعالی کا تعلق خاص ہونا بلاریب ضروری امر ہے۔ لیکن اس تعلق خاص کی تعلق قدرت پر محمول کرنیکو مستبعد جاننا بعید از عقل ہے کیونکہ مناط استبعاد بزعم سائل علامہ اگر ہے تو لزوم انفکاک صفت قدرت ہے از قادر موصوف بصفت قدرت عند التاثیر برتقدیر انفصال وجودات خلق از وجود حق۔ وجزم باین لزوم غیر معقول ہے وانما نشاء منہ ھذا الغلط لما التبس علیہ بعض الکیفیات النفسانیۃ ببعض الکیفیات المحسوسۃ الفاعلۃ مثل الحرارۃ والبرودۃ وغیرھا من الکیفیات المشروطۃ تاثیرھا بالمماسۃ والعجب من الصوفی السائل کل العجب انہ انعقل عن عجائب الخوارق الصادرۃ من اھل السیمیاء والھیمیاء والریمیاء وغرائب تاثیرات انظار اصحاب مسمریزم وانارھم المشھودۃ فکیف لم یعثر علی اعاجیب العلم الذی یدعی انہ من اھلیتہ کالاغاثۃ والافاضۃ وما خلاھما من الخوارق التی لا تضرھا بعد المسافۃ وبالجملۃ ھذا قیاس مع الفارق واذ لم یجز قیاس الکیفیۃ النفسانیۃ علی الکیفیۃ المحسوسۃ فانی تقاس علیہا قدرۃ اللہ تعالی علی تخلیق خلقہ وابداعہ وانہ تعالی جل ربنا لہ الاسماء الحسنی وانہ لہ المثل الاعلی +

جواب سوال نمبر ۱۳:۔ غیر جنس کا کلام سمجھ میں نہیں آتا یہ قول۔ اگر بطریق حکم کلی ہے تو غیر مسلم ہے اور اگر بطریق حکم جزئی ہے یا بطریق اہمال طریق متاخرین جو مستلزم حکم جزئی کو ہی تو مسلم ہے۔ لیکن مفید بھی نہیں۔ لان احد المتخاطبین فی الجنس یفھم کلام الآخر المتکلم بلغتہ بالضرورۃ۔

وان کل کتاب سماوی لما ہو منزل بلسان کل قوم نزل علیہ فافہم وتامل فیہ

قال السائل اس قسم کے اور بھی بہت اعتراض ہین ان کے جواب آنے پر ارسال خدمت ہونگے *

یقول المجیب۔ اللہ اکبر تب تو بڑی اوقات صرف کرنا ہوگا۔ مجھے شکوہ ایڈیٹر صاحب سے ہے یا آپ اپنے سے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

ہان ہان اب خیال آیا۔ خدمت دینی بھی تو ہے۔ تو خیر حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا *

قال السائل:۔ اور مین دعوی سے کہتا ہون کہ جو آیت اللہ تعالی کی توحید کے ثبوت مین ہے اُسی آیت سے وحدت وجود ثابت کرونگا *

یقول المجیب * حضرات شیعہ رحمۃ اللہ علیہم کے پاس بھی ایک قاعدہ ہے جو زیربینات سے تعبیر کیا جاتا ہے کیا ہی قاعدہ ہے۔ جس آیت سے چاہتے ہین۔ جناب مرتضوی کی مدح اور جس آیۃ سے ہو دیگر خلفاء پر قدح۔ اور جس نص قرآنی سے قصد کرلتے ہین استحقاق وراثت فاطمہ اور جو ظاہر نظم کتاب اللہ ہو۔ اُسی سے وصیت مرتضویہ۔ بذریعہ اسکے ثابت ہی کر لیتے ہین۔ سچ ہے ایراہی کے ہاتھون مین عنان قرآن ہے *

قال السائل:۔ اور آج تک اللہ تعالی کے جاننے والون مین ایسا کوئی بھی نہین سُنا گیا جسنے مخلوقات سے اللہ تعالی کو علیحدہ کرکے دیکھ لیا ہو *

یقول المجیب * الا من اجتباہ اللہ تعالی وھداہ الی الصراط المستقیم من الانبیاء والمرسلین من لدن آدم الی خاتم النبیین والذین اقتدوھم واتبعوھم باحسان من الذین سبقونا بالایمان والذین شارکونا فی الاذعان والایقان حق الان ما ولئک ھم المبرءون من ھذہ الفریۃ ونحن الا حقون بھم بنعمۃ ربہ * ایڈیٹر۔ اگر مضمون صاف اردو نہوا تو آئندہ درج نہوگا کیونکہ ناظرین شاکی ہیں

غریب فنڈ

اس دفعہ مستری غلام نبی صاحب خریدار ۱۳۰ نے ۱ روپیہ مرحمت فرمائے ہین۔ بقایا ۱۴۸ - کل ۱۴۹

ایک اخبار بنام حافظ عبد الواحد مقام سنگرول پیر ضلع اکولہ دیڑہ سال کیلئے جاری ہوا۔ ۲ روپیہ قرض ہے *

درخواست نمبر ۵۲ :۔ میان غلام مصطفے از مقام بومیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

درخواست نمبر ۵۳ :۔ حافظ حاکم الدین از سکھو چک ضلع گورداسپور *

حساب دوستان دردل

اصحاب ذیل کی قیمت ماہ جولائی ۱۹۱۰ء مین ختم ہے۔ جن اصحاب کو وی پی لینے مین کچھ عذر ہو۔ ادا لپسی ڈاک مطلع فرماوین ورنہ حسب دستور پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ جس صاحب نے غریب فنڈ مین کچھ دینا ہو۔ وہ بھی اطلاع بخشین۔ تاکہ رقم غریب فنڈ بھی اضافہ کرکے وی پی بھیجا جاوے۔ (مینیجر)

٣٢٣	پٹیالہ	٨٢٨	گوالیر گرنٹ
٣٢٤	ہرہا	٨٢٩	بنکوٹر
٦١٠	شہر احمد خان جتوڑ	٨٣٠	مالیر کوٹلہ
٦١١	باندہ	٨٣١	سیالکوٹ
٦١٣	انبالہ	٨٣٢	کلکتہ
٦١٦	اترولہ	٨٣٣	پٹیالہ
٦٢٠	بریلی	٨٣٤	پٹیالہ
٦٢٥	نگوی	٨٣٥	شہر کریڈنہ
٦٢٨	(یہ وصول ہوگئی۔ مینیجر) زیلی	٨٣٦	چیچکل گونڈل بارہ
٧٠٤	سیوان	٨٣٧	عبد اللہ پور
٧١٠	شیخ علی لچہ	٨٤٠	پٹیالہ
٨١٤	معواڑہ	٨٤٣	ٹوبہ ٹیک سنگھ
٨١٩	ڈیرہ دون	٨٤٤	مدہوپور
٨٢٠	سوہاگ پور	٨٤٦	حیدرآباد دکن
٨٢١	بدایون	٨٤٧	حیدرآباد دکن
٨٢٢	ایبٹ آباد	٩٠٥	فرید پور
٨٢٥	کاگ ناٹ	١١٢٥	دلکشا لکھنؤ

استفسار

سرکار نے اپنے ملازمان کیواسطے ایک قاعدہ جاری کر رکھا ہے کہ اگر سرکاری ملازم اپنی تنخواہ سے ماہوار بموجب شرح مقررہ کی سرکار مین کٹوا تا رہے تو بعد پنشن یا اتفاقیہ مرگ یا جو وقت مقرر اُس نے اپنے معاہدہ مین کیا ہو۔ اُسوقت سرکار مقرر کردہ روپیہ اُسکو ادا [illegible] *

عہد عتیق و جدید سے ختنہ کا ثبوت

(۱) دیکھو پیدائش باب ۱۷ آیت ۹ تا ۱۴- پہر خدا نے ابرہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو گے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے اور تم اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا - کیا گہر کا پیدا ہُوا کیا پردیسی سے خریدا ہُوا جو تیری نسل کا نہیں لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جائے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہوگا- اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہیں ہُوا- وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا-

ف :- کہاں ہیں وہ عیسائی اور پادری جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم توراۃ کو مانتے ہیں - عہد شکنی کون کر رہا ہے اور عہد کو پورا کون کر رہا ہے ؟

(۲) پیدائش باب ۲۱ آیت ۲ تا ۴- جسوقت ابرہام کا ختنہ ہُوا وہ نیرہ برس کا تہا +

(۳) دیکھو احبار باب ۱۲ آیت ۱ و ۲ خدا نے موسیٰ سے ہمکلام ہو کر فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ جو عورت کہ حاملہ ہو- اور وہ لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنوں میں رہتی ہے ناپاک ہوگی اور آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کیا جاوے +

(۴) دیکھو انجیل لوقا باب ۱ و ۵۹ تا ۶۱ - اور یوں ہُوا کہ وہ آٹھویں دن لڑکے کا ختنہ کرنے آئے اور اوسکا نام ذکریاہ جو اوسکے باپ کا تہا رکھنے لگے پر اوسکی ماں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ اُسکا نام یوحنا رکہا جاوے +

(۵) دیکھو لوقا باب ۲ آیت ۲۱ - اور جب آٹھ دن پوری ہوئے کہ لڑکے کا ختنہ ہوا- اسکا نام یسوع رکہا گیا جو اُس کے پیٹ کے پڑنے کے آگے فرشتے نے رکہا تہا +

ف :- عیسائیو! یہ یسوع ابن مریم ہے جسکا ختنہ آٹھویں دن ہُوا اسکے بنی کا خلاف کون کر رہا ہے ؟

(۶) دیکھو انجیل یوحنا باب ۷ آیت ۲۲ - یسوع نے جواب میں انہیں کہا میں نے ایک کام کیا اور تم سب اوسکے باعث تعجب کرتے ہو+ موسیٰ نے تمہیں ختنہ کا حکم دیا حالانکہ وہ موسیٰ سے نہیں بلکہ باپ دادوں سے ہے +

(۷) دیکھو اعمال باب ۷ آیت ۸ - اور اُس نے اُس سے ختنے کا عہد کیا- سو اس سے اسحاق پیدا ہوا اور آٹھویں دن اُسکا ختنہ کیا

(۸) اعمال باب ۱۶ آیت ۳- پولس نے چاہا کہ اُسے اپنے ساتھ لیچلے تب اسکو لیا کے ان یہودیوں کے سبب جو اُن اطراف میں تھے اُس کا ختنہ کیا- کیونکہ وے جانتے تھے کہ اُس کا باپ یونانی تہا - ف :- افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو عہد عتیق اور جدید کو تو زبان سے کتاب مقدس کہتے ہیں- لیکن اُسکے ایک ایسے حکم پر عمل نہیں کرتے - جو خدا کی طرف سے حضرت ابراہام کی معرفت مقرر ہو چکا ہے جسکا عمل در آمد بہی حضرت ابراہام نے خود کیا اور اپنے بیٹے اسمعیل اور اسحاق میں بہی کیا اُن کے بعد یوحنا نبی اور حضرت یسوع مسیح کا بہی آٹھویں دن ختنہ کیا جانا ثابت ہوتا ہے خدا کے ایسے حکم سے جو عہد ابدی ہو- دیدہ دانستہ لاپرواہی کرنا عیسائیوں کا کام ہے ڈبل افسوس ہے ایسے لاپرواہ فرقہ پر کہ کتاب کو تو کتاب مقدس اور الہامی مشہور کریں- اُسکے ایک ایسے حکم کی تعمیل نہ کریں- جو اُس کتاب میں خدا کیطرف عہد ابدی مقرر ہو چکا ہو- (خریدار نمبر ۴۲ م)

بیجا تہمت اور سفید جھوٹ

جناب اڈیٹر صاحب! اہل فقہ کے اخبار میں ہماری مسجد کا قصہ لکہا گیا ہے- کہ کسی غیر مقلد نے وَلَا الضَّالِّین ہونے سے پہلے ہی آمین کہدی پہر جب امام نے وَلَا الضَّالِّین پڑھی- تو پہر کہی اسپر لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ ایسا کرنا کہاں جائز لکہا ہے- تو غیر مقلد مذکور نے کہا- جائز ناجائز سے ہمیں مطلب نہیں- ہماری غرض تو فساد کرنے سے ہے یہ محض جہوٹ ہے- اصل یہ ہے کہ مسجد مذکور میں دونوں گروہ نماز پڑہتے ہیں ایک روز ایک اجنبی آدمی آگیا- اُس نے غلطی سے ایسا کیا- مگر وہ خود ہی اسپر ایسا نادم ہُوا کہ سلام پہیرتے ہی مسجد سے نکل گیا نہ کسی نے اُس سے پوچھا اور نہ اُس نے فساد کا جواب دیا- مگر ہمارے بہائیوں کو خواہ مخواہ جہوٹ بولنے کی جو عادت ہے اسلئے اُنہوں نے جہوٹ گہڑ لیا+

بقلم خود اسد بخش لوہار- کٹڑہ رام گڑھیاں

ادب العرب زبان عربی کا مسلم اور مستند اُستاد- عدیم الفرصت اصحاب کیلئے بہت مفید ہے - قیمت ۲ /

تقابل ثلاثہ :- تورات - انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ - قرآن شریف فضیلت قابل دید کتاب ہے قیمت ۸؍ معہ محصول

فتاویٰ

س نمبر ۲۷۰ - اہل اسلام میں اکثر ہندی کلنگا سہرا باجا گانے کے ساتھ شادیاں ہوتی ہیں اور تناول طعام کی دعوتیں ایسے موقعوں پر بنام نہاد ہلدی کا کھانا - لون چاٹی - بتی کی نیاز وغیرہ - گو اس میں کسی کے نام کی فاتحہ نہیں ہوتی دیجاتی ہیں ایسی دعوتوں کا قبول کرنا اور جانا باوجودیکہ ہم دیکھتے اور جانتے ہیں کہ وہاں بدعات مذکورہ بلا روک ٹوک دہڑلے سے ہوتی ہیں جائز ہے یا نہیں اور ان کھانوں کا کھانا کیا حکم رکھتا ہے اُس وقت جبکہ باجا وغیرہ وہاں بج رہا ہو کھانے کے لئے جانا یا دوسرے مکان میں وہاں سے کھانا منگا کر کھانا کیسا ہے -

س نمبر ۲۷۱ - ولیمہ عقد خوانی ہی کے روز بعد از عقد اگر کیا جائے تو ہو سکتا ہے یا نہیں یا ایک شب گذرنے کے بعد (شب زفاف کے بعد) ہی کرنا لازمی ہے بلوغ المرام کی اس حدیث کی تشریح فرمائی جائے " ولیمہ پہلے روز کا سنت - دوسرے روز کا مستحب اور تیسرے روز کا شہرت " یہاں پہلے روز سے کونسا روز مراد ہے اور عقد خوانی کے بعد دولہن کا ولی دولہا اور دیگر براتیوں کو جو کھانا کھلاتا ہے ولیمہ ہو سکتا ہے یا کیا -

س نمبر ۲۷۲ - بچہ کا عقیقہ ساتویں روز جیسے جمعہ کو پیدا ہوا ہے تو پنجشنبہ کو کرنا اور اسی روز اُس کا نام رکھنا ضروری و مستحب ہے - یا آنکہ جب استطاعت اور مقدرت حاصل ہو بلا لحاظ روز پنجشنبہ جب اور جس روز چاہے کر سکتے ہیں اور بچہ کا نام روز پیدائش ہی رکھ سکتے ہیں ؟ اور بوقت ذبیحہ بز عقیقہ ایک عربی دعا جسکا یہ مضمون ہے کہ یہ بکرا فلاں بن فلاں کے عقیقہ میں ذبح کرتا ہوں الٰہی تو اس کا خون اُس کے خون کے بدلے اور اس کے بال اُس کے بال کے بدلے اور اس کی جان اُس کی جان کے بدلے وغیرہ وغیرہ قبول کر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتے ہیں ثابت ہے یا نہیں اور اس دعا کے پڑھنے میں کوئی قباحت تو نہیں ہے ؟

س نمبر ۲۷۳ - زید طل کے ایک تھان کی قیمت ادھار ۱۲ روپیہ اور نقد للعہ روپیہ بتاتا ہے ایسی بیع و شرا جائز ہے یا نہیں - اور اس میں کوئی شائبہ ربوٰا کا تو نہیں ہے -

س نمبر ۲۷۴ - اقل مدت و مسافت سفر کیا ہے جسمیں نماز قصر واجب ہے ایک مرشد ضلع گلبرگہ کا رہنے والا ہے اس لئے برائے استفاضہ فیوض باطنی یا بغرض استحصال آمدنی سالانہ دورہ کرتا ہے اُس کے مریدوں کے مکانات شہر گلبرگہ کے اطراف واکناف دو دو چار چار کوس کے فاصلہ سے بہت دور تک پہیلے ہوئے ہیں اس لئے اوّل روز بلا ارادہ قیام زائد از دو روز اپنے ایک مرید کے مکان جو گلبرگہ سے صرف تین کوس پر ہے اُتر پڑا - اور دوسرے روز دوسرے مرید کے گاؤں میں بھوں نیت جو پہلے مرید کے گاؤں سے صرف دو کوس ہے جا ٹہیرا اسی طرح وہ کل ضلع کا دورہ کرتا ہے اُسپر تا واپسی مکان قصر واجبی ہے یا نہ ؟

س نمبر ۲۷۵ - ایک شخص نادانستگی سے ایک ناپاک کپڑے سے نماز پڑہا بعد ازاں اسکو معلوم ہوا کہ کپڑا ناپاک تہا اسکو اس واقفیت کے بعد (ا) اگر وقت نماز باقی ہے تو دہرانا (ب) اگر نماز کا وقت گذر گیا ہے تو قضا کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟

س نمبر ۲۷۶ - ننگے نہانا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو برہنگی کی حالت میں جو وضو کیا گیا ہے وہ نماز کیلئے کافی ہے یا نہیں - اگر نماز کیلئے کافی ہے تو ایک چوتھائی سے زیادہ بدن (ستر کا) کھلنا ناقض وضو ہے یا نہ -

ج نمبر ۲۷۰ - کھانا اگر نذر لغیر اللہ نہیں ہے تو حلال ہے مجالس کی بدعات اور رسوم قبیحہ سے بچنے کے لئے اگر نہ جائے تو بہتر ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اس کو بھی شامل ہے -

ج نمبر ۲۷۱ - نکاح سے دوسرے روز کو یوم اوّل سمجھنا چاہئے اور تیسرے روز کو یوم ثانی - ولیمہ کرنا دولہا کا حق ہے پس دلہن کے ولی کا کھانا کھلانا ولیمہ کے قائم مقام نہیں ہو سکتا -

ج نمبر ۲۷۲ - مجھے یاد نہیں کہ یہ دعا کسی حدیث میں آئی ہے -

ج نمبر ۲۷۳ - ادھار پر نقد سے زیادہ قیمت لینا جائز ہے اس مسئلہ کے دلائل اہلحدیث میں کئی ایک دفعہ ذکر ہو چکے ہیں -

ج نمبر ۲۷۴ - اقل مدت سفر میں سخت اختلاف ہے تین میل کے بھی بعض علما قائل ہیں دلیل انکی ایک حدیث ہے جو مسلم کی روایت سے آئی ہے جسمیں ذوالحلیفہ تک (جو مدینہ منورہ سے قریباً تین میل تہا) قصر کرنیکا ثبوت ہے مگر خاکسار کی ناقص تحقیق میں قصر واجب نہیں بلکہ غایت سے غایت جائز ہے اور اقل مدت قصر میں اختلاف ہے اس لئے اتمام افضل ہے - مسافر جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اسکو قصر کا حکم حاصل ہو جاتا ہے (واجب یا جائز جو جسکا مسلک ہو) پس شخص مذکور قصر کر سکتا ہے

ج نمبر ۲۷۵ - بموجب حکم قرآن وحدیث کے کپڑا پاک ہونا چاہئے اسلئے انکی سابقہ نماز تو صحیح نہوئی پس وہ قضا ضرور کرے -

ج نمبر ۲۷۶ - پردہ میں یا کسی علیحدہ جگہ میں ننگے نہانا جائز ہے ایسی حالت کا وضو

انتخاب الاخبار

امرتسر کے معزز مسلمان رئیس شیخ غلام صادق صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملا مبارک ہو (نتیجہ ؟)

امرتسر کے وکیل بابو گوپال داس بھنڈاری کو رائے بہادر ملا۔

کلکتہ میں بائیسکل کی چوری بڑھتی جا رہی ہے چنانچہ جوزف رابرٹس مسٹر جی بلینڈ کی بائیسکل چرانے کی علت میں ۴ مہینے کے لئے قید سخت کا سزایاب ہوا۔

کتے کا گوشت کھانا جرمنوں نے اہل سیکزونی سے سیکھا سیکزونی جرمنی کا ایک صوبہ ہے۔ اب تو تمام اہل جرمنی اس کے عادی ہو گئے ۱۸۹۰ء میں ۳۱۲ کتے صرف شہر سیمٹس میں ذبح کیے گئے اور ۱۰۳ شہر لیپزگ میں ۱۸۹۶ء میں ۸۶۴ کتے تمام سیکزونی میں ذبح ہوئے ۱۸۹۹ء میں یہ تعداد ۱۲۶۰ تک بڑھ گئی تھی جو ۱۹۰۱ء میں ۲۵۰۲ تک پہونچ گئی یہانتک کہ ۱۹۰۲ء میں یہ تعداد ۲۸۶۹ تک پہنچ گئی تھی

مولانا شبلی نعمانی رو بہ صحت ہیں لیکن ابھی زخم کو پوری طرح سے آرام نہیں ہوا ہے۔ خدا موصوف کو جلد تر صحت کلی عطا فرمائے۔

اخبار "بندے ماترم" کے اڈیٹر مینیجر اور چھاپنے والے کو نوٹس دی گئی ہے کہ دفعہ ۱۲۴ الف اور تحریک بغاوت کے اور اور دفعات کے وہ لوگ مجرم کیوں نہیں قرار دئے جائینگے ؟ اہلکاران "بندے ماترم" سے ایک نائب انگلشمین کو یہ خبر ملی ہے کہ "اخبار سنجیا" کے ساتھ بھی یہی کارروائی ہوئی ہے ہمعصر انگلشمین کہتا ہے کہ مذکورہ بالا اخباروں کے خلاف پولیس نے ابتک کوئی کارروائی نہیں کی ہے لیکن مسٹر گیسٹ چیف سکرٹری کے دستخط کے مذکور الصدر مضمون کی نوٹس بنام اخبارات بندے ماترم ہا مہرو سد ہاکر ریہ چارو مہر کی خرابی ہے۔ چارو مہر سنجیا وغیرہ بان اور ہم آہنگ ہے) اور جگانتر (یہ تینوں دیسی زبان میں ہوتے ہیں) جاری ہو چکے ہیں۔ نوٹس کا مضمون یہ ہے کہ اخبارات لانیہ سخت جملے استعمال کرتے ہیں اور قانون کے خلاف تے ہیں۔ اگر یہ اخبارات علیحدہ علیحدہ کیفیت نہ دیتے جائیں گے تو ان پر مقدمے چلائے جائیں گے۔

کلکتہ میں اب تک پولیٹکل جلسوں کی رپورٹیں خفیہ طور پر لیجاتی تھیں۔ اب ہر جلسہ میں پولیس کی طرف سے ایک رپورٹر علانیہ طور پر شریک ہوا کریگا۔ اگر اہل جلسہ کو اس باب میں کچھ اعتراض ہوگا تو جلسہ منتشر کر دیا جائیگا۔

برٹش پارلیمنٹ میں لالہ اجیت رائے اور اجیت سنگھ کی نسبت بہت سے سوالات کیئے گئے۔ مسٹر مارلے نے ان کے جواب میں کہا کہ لالہ اجیت رائے اور اجیت سنگھ ایک دوسرے سے علیحدہ نہ تھے بلکہ دونوں متفق اور شریک تھے سر ڈنزل اٹلیسن نے اس بات میں میرا اطمینان کر دیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے دونوں کے جلاوطن کرنے میں جو کارروائی کی وہ بہت واجب و ضروری تھی اور میرے اتفاق رائے سے کی گئی تھی جس قانون کی رو سے وہ جلاوطن کئے گئے ہیں وہ مردہ اور فرسودہ نہیں ہے۔ بلکہ زندہ اور قابل عملدرآمد ہے دونوں قیدیوں کی ذاتی آسائش اور گذارہ کا ان کی حیثیت کے مطابق انتظام کیا گیا ہے۔ نیز کہا کہ ان کے باب میں علانیہ سوالات کرنا اور ان کا جواب دیا جانا مصلحت کے خلاف ہے۔

ڈھاکہ میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد پر غور کرنے کیلئے جو کانفرنس ہونے والی تھی، وہ ایک نامعلوم تاریخ کے لیے ملتوی ہو گئی ہے۔

دہلی میں بھنگیوں نے ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا۔ مسٹر بالینڈ اسسٹنٹ سررشتہ صفائی کی لات مارنے سے ایک بھنگی مر گیا۔ اسپر ناراضی ہوئی۔ صاحب بہادر ضمانت پر رہا ہیں بھنگیوں نے کام شروع کر دیا۔ (رشتہ باش دو دل یک شود بشکند کوہ را)

مرادآباد میں دو برہمن عورتیں جمعہ گذشتہ کو مسلمان ہوئیں۔

ہنگامہ راہوں ضلع جالندھر کے سزایافتگان نے سیشن میں اپیل دائر کر دیا ہے لیکن مجرموں کی ضمانتیں منظور نہیں ہوئیں۔ ہندوؤں کی سزایابی پر راہوں میں دونوں فرقوں کے تعلقات میں مزید کشیدگی واقع ہو گئی ہے۔

کرمان (ایران) میں امیدواران پارلیمنٹ کے انتخاب کے موقعہ پر حال میں سخت شورش برپا ہوئی اور بہت سا کشت و خون و توعمیں کی بار (جوش مبارک)

SOHDRA ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث امرتسر
۵ جولائی

نسخہ جات مفت خود بناؤ نسخہ جات مفت

بال اڑانے کا پوڈر و عرق و تیل و صابون۔ کافور کا گلاس۔ گولی و گلاس ... گلاس گندھک۔ مالا کافور۔
اسٹین۔ منجن۔ طلاء۔ ادویہ مسہلات و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے
مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند تجربات شرما میں دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دھارا کو مفت نذر کیا جاتا ہے

امرت کی دھارا

امرت کی دھارا تقریباً کل امراض مثل سر درد۔ پیٹ درد۔ تمام دردہائے بیرونی و اندرونی۔ بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ ہیضہ۔ طاعون۔ بدہضمی۔ مرگی۔ ڈاڑھ و دانتوں کی امراض۔ درد آنکھ۔ پھوڑا۔ امراض معدہ۔ امراض جگر۔ امراض بچگان و عورات۔ بھڑ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا ... جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں انکا بھی علاج ہے۔ ادویات کے سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے [illegible] امرت کی دھارا جسکی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے امرت کی دھارا جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے امرت کی دھارا جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے۔ ۵۰۰ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اس کی فروخت ہوتی ہے بعض بعض احباب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں۔ بڑی بڑی ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں امرت کی دھارا کو ہر گھر میں پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہم نے اس کے خریداروں کے واسطے تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام اصل نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچاؤ ہوگا۔ جیسا نام پایا ہے اس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہیئے مختصراً رسالہ آب حیات میں لکھا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ ۲/۸ نمونہ آٹھ آنہ مگر نمونہ کے ساتھ تجربات شرما مفت نہ ملیگی۔

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے۔ دراصل اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق اس رائے پر ہو گئے ہیں کہ

مرض دراصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دھارا درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں ادویات کے بوجھدار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں آسانی سے ایک شیشی ہی کنبہ کا علاج کر سکتا ہے۔ اپنے دل میں یکطرفہ **ڈگری نہ دیجئے** کہ یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض ہے۔ کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں۔ پس ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آبحیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرماویں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے۔ نوٹ خط و کتابت کیواسطے اتنا پتہ کافی ہے "امرت کی دھارا۔ لاہور"

ٹھاکر دت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ مالک و ایڈیٹر اخبار دیش مصنف رسالہ جات طبی لاہور

دیش اپکارک ... نہیں دیکھا ... ابھی ... تحفہ اخبار دیش اپکارک ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے +
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت چھپ ہونگے +

Registered L. No. 352

اخبار اہلحدیث
امرتسر

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ...
روسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداروں سے ...
غیر ممالک سے ...
ششماہی ...
انڈیا ماہوار سے ...

اجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے +
جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۸ - جون سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری

اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

ع :- ایں خانہ تمام آفتاب است

امرتسر کے حنفی اخبار کی بابت ہمکو ہمیشہ سے شکایت ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے محض الہڑپن سے کہتا ہے نہ دلیل دیتا ہے نہ دلیل جانتا ہے اسلیے ہمکو بار ہا چند حنفی علما بھی اسکو خطاب کرنے سے منع کر چکے ہیں - چنانچہ جالندھر مین چند ایک حنفی علما نے مجھکو جواب دینے سے منع فرمایا - ایک صاحب نے تو یہی فرمایا کہ میں تو اس اخبار کو دیکھتا بھی نہیں - تم نے خواہ مخواہ اس کو مخاطب کر رکھا ہے کوئی عالم ہو تو اسکے جواب مین لکھو - ایسے ... کے جواب مین لکھنا تو خواہ مخواہ کی تضییع اوقات ہے - میں نے اسپر عذر کیا کہ گو وہ عالم نہیں مگر انہوں میں کا نمائندہ تو ہے اسکی جہالت کی مثالیں ہم کئی ایک دفعہ بتا چکے ہیں - علاوہ جہالت کے اعلیٰ درجہ کی ... ہے کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا - کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس کلام کو اصل لفظوں میں نقل کریگا وہ تو اپنی اصلی شکل میں نہایت صاف اور شستہ با دلیل ہوگا - پھر میں جو جواب بے دلیل لکھونگا - تو میرے ناظرین ہی مجھے سخت ملامت کرینگے اسکی مثالیں بارہا ہم بتا چکے ہیں - آج بھی ایک دو مثالیں بتا کر ہم انہو اصل مضمون پر آوینگے +

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا کہ اہلحدیثوں کا نام اس نے **منافق** رکھا ہوا ہے - جسکی عام وجہ اس نے یہ بتلائی تھی کہ جب یہ لوگ حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر نہیں کرتے - اس کا جواب کئی ایک دفعہ دیا گیا اور حدیث سے بتایا گیا تھا کہ قومی فساد کے خطرہ سے کسی مستحب امر کا کسی خاص مقام میں چھوڑ دینا جائز ہے - اسپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کا قول بھی نقل کیا تھا - جسکا مفصل ذکر ۷ جون کے پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر سکتے ہونگے - مگر باوجود کافی جواب ملنے کے بھی وہ منافق کہنے سے باز نہ آیا - تو اس سے حدیث مذکور کا جواب مانگا گیا - اس الہڑ و دنگل آکر اپنے ناظرین کی آنکھوں کے آنسو پونچھنے کو ۱۴ جون کے پرچہ میں حدیث مذکور کا جواب دیتا ہے مگر سبحان اللہ کیسا صاف اور عالمانہ جواب ہے - جو بے شک ... کے شایان شان ہے :- ۱۴ جون کے پرچہ میں بصفحہ ۵ لکھتے ہیں :-

خیر یہ ہے آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہوتے ہیں

اور تمام مومن بیشک مقلدین ہیں وہابی کوئی ایسا نہیں۔ سبحان اللہ آپ تو خوب دور کی سوجھی۔

حالانکہ ہمنے یہ نہیں لکھا کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہیں بلکہ یہ آپکی خیانت مجرمانہ ہے جو آپکی طبیعت ثانیہ ہو گئی ہوئی ہے۔ غضب کی بات ہے کہ بجائے عالم یا جاہل اسمر تاول اکثریہ سے نہیں پوچھتا کہ تم ہماری کلام کو ہمارے الفاظ میں کیوں نقل نہیں کرتے۔ تمہارا کیا حق ہے کہ تم خواہ اُس میں تصرف کرکے لچتی در لیعنی لگاتے ہو۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ اُلٹے شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے علمی مضامین کا جواب اہلحدیث نہیں دیتا۔ معلوم نہیں آپکے کونسے علمی مسائل ایسے لاینحل چھوڑے گئے ہیں یاد رکھو ہم ہمیشہ تمسے تقاضا کرینگے کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل کرو۔ خیانت مجرمانہ کرنیکا تمہارا حق نہیں مندرجہ ذیل مثال کو ملاحظہ کرو کیسی سخت مجرمانہ خیانت تم نے کی ہے جہاں ہمارے کلام کو یوں نقل کرتے ہو۔

"لکھتے ہیں کہ ہم نے حدیث سے ثابت کیا تھا کہ زناق جائز ہے۔ مگر جناب من! آپکی حدیث دانی معلوم ہو چکی نہ آپ حدیث سمجھ سکیں نہ اسکا مطلب بیان کر سکیں ہاں آپ کا حدیث سے استدلال ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک وہابی زانی اور چور سے کسی نے کہا تھا کہ ان بری افعال سے باز آؤ تو اس نے جواب دیا کہ چوری اور زنا جنت میں داخل ہونے سے مانع نہیں کیونکہ حدیث میں ہے۔

من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنیٰ وان سرق۔ یعنی جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا اور چوری ہی کرے۔ کیوں نہیں۔ آخر اہل حدیث کہلاتے ہیں اور یہ انکا معمول ہے کہ اپنا مطلب کسی طرح سے نکال لیں خواہ خلاف قرآن و حدیث ہی ہو جاوے"۔

ناظرین! ملاحظہ فرمائیے کہ ہمارے دونوں دعوے کیسے ثابت ہیں ایک تو یہ کہ یہ مذکورہ قادیانی سنت کے مطابق ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا بلکہ بگاڑ کر لکھتا ہے کیونکہ اوسکا ضمیر خائف ہے کیا ہمارا کلام یہی ہے جو اس نے ہماری طرف نسبت کیا ہے کہ ہم نے کبھی یہ فقرہ نہیں لکھا کہ ہم نے حدیث سے ثابت کیا تھا کہ زناق جائز ہے۔ **تف** ہے ایسی خیانت مجرمانہ پر اور حیف ایسی ایمانداری پر۔ تماشائی کہتے ہیں ذرا اپنا لکھا۔ اِن کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ مدعی اخبار کرامیو! اور نامہ نگار و! تم بھی اس خائن کو نہیں سمجھا سکتے کہ ایسا سفید جھوٹ تم کو کس نے سکھایا ہے کیا فقہ کی حمایت یہی ہے کہ جھوٹ بولکر مخالف کو بدنام کیا جاوے۔ پھر یہ بیچارہ مخالف کو جو کافی جواب دینے پر قدرت رکھتا ہے اور تمہارا ناک میں دم بند کرنے پر خوب قادر ہے

اسی لئے ہم نے تجویز کیا تھا کہ منصفین کی ایک مجلس مقرر کرو۔ ہم اس میں بتادینگے کہ تم ہمارے کلام کو نقل نہیں کرتے اور جواب کبھی یونہی اناپ شناپ دیکر اپنے ناظرین کا وقت کھوتے ہو۔ مگر تمہارا اندر کا چور ڈھیر ہے تمکو کب اسکی اجازت دے سکتا تھا۔ اسلئے تم نے اس تجویز کو نہ مانا۔ اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ ہم نے یہی لکھا جو تم نے نقل کیا۔ مگر خیریت سے آپ نے اسکا جواب کیا دیا؟ سبحان اللہ اس سے بھی بہت اچھا جو کسی گاؤں میں دو پنڈتوں کا مباحثہ ہوا تھا ایک پنڈت نے کہا مہاراج ارچو (فرمائی) دوسرے پنڈت صاحب نے کہا **ارچرو۔ مچرو۔ ڈہچرو۔** پس اس فریق نے پنڈت جی کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور ڈھول بجاتے ہوئے جلوس نکالا کہ مہاراج نے

ایک کے تین دئے

قریب حال اس بدبختی یا بد قسمتی کا ہے۔ الیسی زبانوں کو سنکر لوگ تالیاں بجاتے ہیں اور بازاروں میں کہتے پھرتے ہیں کہ مہاراج نے ایک کے تین دئے لیکن وہ اتنا نہیں سوچتے کہ ایسے جواب دینے سے بجائے فتح پانے کے خود مذہب کی بدنامی ہے اور داناؤں کے نزدیک تمہاری دیانت اور لیاقت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اے جناب کسی وہابی زانی سے نہیں کہا ہوگا بلکہ کسی حنفی مستند عالم نے کہا ہوگا (آپکا اختیار ہے کہ اوسکو چور کہو یا زانی) سنو! ہم آپکو اس عالم کا نام بھی بتائے دیتے ہیں اسکا نام ہے علامہ عمر نسفی جنہنے عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ اھل الکبائر من المؤمنین لا یخلدون فی النار وان ماتوا من غیر توبۃ (کبیرے گناہ کرنے والے آخرکار نجات پا جاوینگے) اور اس دعویٰ پر شارح علامہ تفتازانی یہی حدیث لاتے ہیں۔ پھر اس پہ تیرتا پانی۔ آپ فخر کرتے ہیں کہ اہل فقہ مکہ شریف میں جاتا ہے جسکی اصل خبر اتنی ہے کہ امرتسر کا ایک تاجر حج کو گیا اس نے وہاں جا کر ہندی بدعتیوں کو ترغیب دی تو شاید ایک آدھ نے منگا یا مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ اس سے اخبار کی خوبی کیا بڑھ گئی کیا یہ سچ نہیں کہ؂

خر عیسےٰ اگر بمکہ رود ✦ چوں بیاید ہنوز خر باشد

اور سنو! اس بیچارے حنفی عالم (ملا عمر نسفی اور علامہ تفتازانی) کو بھی کہیں غیر مقلد نہ کہہ دینا انہوں نے بھی اپنے پاس سے نہیں کہا بلکہ اُس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے لیا ہے خطرہ ہے کہ تم ابوذر کو بھی وہابی کہدو کیونکہ تمہارا تو اصول ہے کہ؂

جو سچ کہتا اُسے کہتے وہابی ✦ ملانے لوگ کرتے ہیں خرابی

اس لئے تمہیں بتا دوں کہ ابوذر نے بھی سید الوہابیین علیہ الصلوۃ والسلام سے لیا ہے

…کے سرے مصنوعی دانت ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ المشتہر شیخ خلیل الرحمن ڈاکٹر ڈنٹسٹ امرتسر (پنجاب)

جبکہ یہ حدیث ہے - کہو کیا کہتے ہو +
منکریہ تو بتاؤ کہ ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب کیا ہوا اس تقریر میں تو تم نے اپنی معمولی ناواقفی سے اس حدیث (لا الہ الا اللہ والی) کی تکذیب کری ہو نہ کہ ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب دیا - اہل فقہ کے نامہ نگار صاحب تمہیں کچھ اس بیچارے کی حالت کرو - وہ تمہارا منہ تاک رہا ہے +

اسی طرح تم نے مدرسہ تائید الاسلام کے واقعات بھی غلط اور محض کذب لکھے ہیں مگر چونکہ وہ ہماری ذات خاص پر حملہ ہے اسلئے ہم باتباع سنت اسکا جواب نہیں دیتے - ہاں اتنا کہتے ہیں کہ نہ ہم نے مدرسہ کو مسجد سے باہر نکالا نہ ہم نے مدرسہ کو بگاڑا نہ ہم مدرسہ کا مہتمم تھا اسکا ثبوت - اپنا ہو تو حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق مہتمم مدرسہ تائید الاسلام اور خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال اعلی ممبر مدرسہ مذکور سے پوچھ لو - تم نے اہلحدیث کے علماء پر ذاتی حملے کئے ہیں مگر ہم ذاتی حملوں کے جواب میں تمکو مطلع کرتے ہیں کہ جھوٹی اور ذاتی چوٹوں سے مذہب ثابت نہیں ہوگا - نیز تم جانتے ہو کہ تمہاری حالات اور معاملات کی صفائی کا ہمکو اسی قدر علم ہے جتنا کہ دائیہ کو پیٹ کا ہوتا ہے مگر ہم اسکو ایک چھوٹے درجہ کی باتیں جانتے ہیں -

اہل فقہ کے حامیو! سنتے ہو - اب ہی کہو گے کہ اہلحدیث ہم کو برا کہتا ہے

آہ ہ

تمہیں تقصیر اس محبت کی جو ہی میری خطا لگتی + مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

تیرا اس تمہید کے بعد ہم آپکے ایک مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جنکا فتوی ۱۴ - جون کے مدنی اخبار میں شائع ہوا ہے وہ یہ ہے :-

استفتاء:- حنفیوں کی نماز غیر مقلدوں کے پیچھے ہوجاتی ہے یا نہیں اگر نہیں ہوتی تو کیوں ؟ مع آیات شریف و احادیث منیف تحریر فرماویں - بینوا - توجروا -

(محمد عبد اللہ شکیب اکمل - جنڈیالہ)

الجواب بتوفیق ملهم الصدق والصواب (از مولانا مولوی ابو یوسف عبد الصمد صاحب امرتسری دام الطافہم) کسی غیر مقلد کے پیچھے سنی کی نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوتی ہے - اگر کوئی حنفی غلطی سے کسی غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھے تو اوسپر اعادہ یعنے دوبارہ پڑھنا نماز کا فرض ہے کیونکہ ان کے کسی فرقہ کے پیچھے بروئے قرآن و حدیث نماز جائز نہیں بچند وجوہ -

وجہ اول :- صحت امامت کیواسطے اسلام و ایمان بحکم قرآن اور باتفاق

کافہ اہل اسلام شرط ہے - حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا تحقیق میں بنانیوالا ہوں تجکو واسطے لوگوں کے امام - ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا - کیا میری اولاد دوں سے بھی پیشوا بنایا جائیگا - اللہ تعالی نے جواب دیا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ نہیں پہونچیگا - عہد میرا کافروں کو - یعنی کافروں کو امامت و پیشوائی کا مرتبہ نہیں ملیگا لفظ امام دونوں اماموں کو شامل ہے کبری ہو یعنی خلافت - کافر خلیفہ نہیں بن سکتا ہے یا صغری یعنے امامت نماز کی - کافر امام جماعت نہیں ہوسکتا ہے علامہ شامی نے ردالمحتار میں لکھا ہے کہ صحت امامت کی چھ شرطیں ہیں مسلمان ہونا - بالغ ہونا - عاقل ہونا الخ اگرچہ شرط امامت مسلمان ہونا محتاج تحریر کے نہیں - لیکن واسطے تسکین و تبرید خاطر سائل کے لکھنا پڑا جب تقریر مذکور معلوم ہوگئی تو اب سننا چاہئے کہ جو فرقہ غیر مقلدوں کا مثل چکڑالوی اور مرزائی کادیانی و من دان و منہم باتفاق علماء محققین زبان مرتد کا فر قرار دیا گیا ان کے پیچھے ہرگز کسی نماز جائز نہیں بسبب موجود نہ ہونے شرط صحت امامت کا جو اسلام و ایمان ہے باقی فرقہ دوسرا جو ظاہر میں کافر نہیں مگر معتزلی ہونے سے کوئی ایک اس فرقہ سے خارج نہیں - چنانچہ اس کے رسائل دیکھو سے جو ایک نے دوسری پر تردید تحریر کی ہیں معلوم ہوتا ہے لہذا یہ گروہ فرق ناری جہنمی میں داخل ہوا - ان کے حق میں جناب رسالتماب ارشاد فرماتے ہیں القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم - رواہ احمد - قدری یعنی معتزلی آتش پرست ہیں - اس امت کے اگر بیمار ہوجائیں - توان کی عیادت مت کرو - اور اگر مرجائیں توان کے جنازے پر حاضر مت ہو - جب ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا آپنے ارشاد فرمایا - توان کے پیچھے کب نماز جائز ہوگی - کیونکہ فاسق سے یہ لوگ بدتر ہو گئے - فاسق فاجر کی نماز آپنے حاضر ہونا واجب کر دیا لقولہ علیہ السلام صلوا على كل بر و فاجر اور ان کے جنازہ پر حاضر ہونا حرام کر دیا لقولہ علیہ السلام وان ماتوا فلا تشهدوهم اور نیز امکان اذب بادنی کا مثل ان کا شرق من الشمس ہے "

جواب ۱:- مولانا کے علم و فضل کا چرچا تو بہت سنتے تھے مگر فتوی نہ دیکھا تھا معلوم ہوا کہ ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی + جاکر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

آپنے اس دلیل میں اتنی غلطیاں کی ہیں کہ میں ان سب کو بیان نہیں کرسکتا
اہم جسقدر گنجائش ہے عرض کرتا ہوں :۔

سنیئے ! نمبر ۱ امامت کے متعلق ۲ ظالم کے متعلق ۳ قربانی جانور کے متعلق ۴ اہلحدیث کے متعلق ۵ معتزلہ کے متعلق ۶ امکان کذب کے متعلق ۷ پھر اصل مسئلہ کے متعلق ؛

ذرا کان لگا کر سنیئے ! تا آپکو معلوم ہو کہ کس قوم کو اور کس شخص کو آپنے چھیڑا ہے یاد رہے ؏

انا صخرۃ الوادی اذا ما زحمت ✦ واذا نطقت فانی الجوزاء

امام کا لفظ تین معنے میں آتا ہے۔ یعنی امیر المومنین ۔ امام الصلوۃ ۔ نبی
کی امامت مطلقہ ہے کہ اس کا منکر کافر ہے۔ امیر المومنین کی امامت کو یہ درجہ
نہیں بلکہ اہلسنت کے اول امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہما کی امامت کو دیکھئے کہ انکار تو بجائے خود ان پر گمان بد کرنے والے
کو بھی آپ کی کتابوں میں کافر نہیں لکھا گیا (ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر مطبوعہ
مجتبائی دہلی صفحہ) امام الصلوۃ تو بالکل ہی کم درجہ ہے۔ جس کے لئے یہ
بھی شرط نہیں کہ قریشی ہو یا سید ہو۔ سلطنت کا مالک ہو یا نہ ہو۔ فوج بھی رکھتا
ہو یا نہ ہو۔ بخلاف اسکے امام امیر المومنین کے لئے یہ سب امور شرط ہیں چنانچہ شرح
عقائد نسفی میں ہے :۔

ویکون من قریش ولا یجوز من غیرھم ویشترط ان یکون من اھل الولایۃ
المطلقۃ الکاملۃ سائسا وقادرا علی تنفیذ الاحکام وحفظ حدود الاسلام و
انصاف المظلوم من الظالم

"یعنی امام امیر المومنین کے لئے شرط ہے کہ قریش سے ہو۔ غیر سے نہ ہو اور کامل
اختیار رکھتا ہو۔ احکام جاری کرنے اور اسلام کی حدود کی حفاظت اور مظلوم کو
ظالم سے انصاف کرنے پر قادر ہو"

یہ سب شرطیں امیر المومنین کی ہیں۔ ان میں کوئی شرط بھی امام نماز
کیلئے نہیں کہ لئے ضروری نہیں مثلاً قریشی ہونا یا حاکم ہونا۔ ظالم سے بدلہ لینے
پر قادر ہونا کیونکہ انبیاء عموماً غیر قریش میں ہوئے ہیں اور بہت سے ایسے ہوئے ہیں
کہ ان کو کفار نے قتل کر دیا۔ غرض انصاف کیا جائے۔ تو امام کا اطلاق ان تینوں
معنوں میں یا تو حقیقت مجاز ہے۔ یا مشترک ہے گو یہ عام قانون ہے کہ
للحقیقۃ والمجاز اولی من الاشتراک (مسلم) لیکن ان معانی ثلاثہ کی ماہیت کا تفاوت

اور تباین ایسا ظاہر ہے کہ ذہن کا تبادر اسطرف ہوتا ہے کہ یہ لفظ (امام) ان معانی ثلاثہ
میں مشترک ہے۔ مگر ہم آپکی خاطر سے حقیقت مجاز ہی مانے لیتے ہیں اور یہ تو علماء
اصول کا متفقہ مسئلہ ہے کہ الجمع بین الحقیقۃ والمجاز لا یجوز (نور الانوار وغیرہ کتب اصول فقہ)
ہونا) پس قرآن مجید میں جو حضرت ابراہیم کے حق میں امامت کا لفظ آیا ہے اور اس
امامت کی ظالموں سے نفی کی گئی ہے ظاہر ہے کہ امام کا استعمال اسجگہ حقیقت ہے
کیونکہ امامت نبوت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ امامت صلوۃ سے پس آپنے جو اس لفظ
کے دوسرے معنی مجازی بھی داخل کئے تو حقیقت مجاز کو جمع فی الارادہ ہونا آپکو لازم آیا
یا نہیں جو آپکی کتب اصول مذکورہ کے خلاف ہے۔ مولانا صاحب بڑا افسوس ہے کہ آپکی عمر
کا آخری حصہ اب اس عزت کا مستحق ہونے کو ہے کہ ؏

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ✦ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

مختصر یہ کہ آپکے دعویٰ اور دلیل میں مطابقت نہیں آپکا دعویٰ ہے کہ امامت صلوۃ
غیر مقلدوں کی جائز نہیں اور دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ان کی درست نہیں
ان ھذا من ذلک اسی کو کہتے ہیں ؏

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ گوید

۲ ظالم کی تحقیق بھی آپنے نہیں کی۔ ظالم مشرک کو ہی کہتے ہیں ان الشرک
لظلم عظیم۔ ظالم اصحاب کبائر کو بھی کہتے ہیں۔ دیکھیے اپنے بابا کی دعا ربنا
ظلمنا انفسنا۔ ظالم عرف میں اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی حق تلفی
کرے۔ ان تینوں معانی کی تحقیق بھی امام کے لفظ کی طرح ہے۔ قرآن مجید کی آیت
پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ظالم سے مراد مشرک ہے کیونکہ جس طرح امامت
نبوت اعلیٰ درجہ کی ہے اسی طرح شرک بھی اعلیٰ درجہ کا ظلم ہے غور سے پڑھو۔ ان
الشرک لظلم عظیم نیز اگر اصحاب کبائر مراد ہوں تو لازم آتا ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے
اسکے پیچھے نماز جائز نہ ہو حالانکہ تمام فقہا بلکہ آپ خود بھی اس ضمن میں فاسق فاجر
کے پیچھے نماز کو جائز کہتے ہیں تو بتلائیے آپکے دعویٰ اور دلیل میں تقریب کیا ہے
آپکا دعویٰ ہے کہ غیر مقلدین کی امامت صلوۃ جائز نہیں دلیل سے ثابت ہوا۔ کہ
مشرکوں کو نبوت نہیں ملیگی (چہ خوش)

۳ یہیں تو آپ نے اپنے ملانہ پن کا کافی ثبوت دیا۔ مولانا آپکو کس ظالم نے تعلیم
دی تھی کہ اس قسم کا فتویٰ لکھئے جبکہ آپکو یہ بھی خبر نہیں کہ قادیانی۔ چکڑالوی بالکل
الگ ہیں۔ ان کو اہلحدیثوں (غیر مقلدوں) میں سے سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی
حضور پادری عماد الدین وغیرہ کو پہلے حنفی تھے تو اب اگر سوال ہو کہ حنفی کیسے ہیں

انشاء العرب
یعنی
صرف نحو کا اردو
معلم جسکو تیار
ہوگیا ہے۔
عربی دانوں
اور عربی سیکھنے
والوں کے لئے
اس سے بہتر
مفید اور کارآمد
غالباً کوئی رسالہ
نہیں ہوگا
عوام کے علاوہ
علماء کرام نے بھی
اسے بڑی
پسندیدگی کا
اظہار فرمایا ہے
اس کے مطالعہ
سے ایک اردو
خواں بلا مدد
استاد عربی
میں پورا ملکہ
حاصل کر سکتا
ہے۔ قیمت
بارہ آنہ ۔۶

تو یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ بعض حنفی تو مرتد ہیں جیسے پادری عماد الدین وغیرہ
واللہ اگر یہ جواب صحیح ہوگا۔ تو وہ آپکو آنکھ پھوڑ کر اوپر کی سیڑھی ہم کو اُٹھا لینگے
اگر کوئی شخص مسلمانوں کا حال پوچھیگا تو یہ جواب دینا پڑیگا کہ مسلمان دو قسم کے ہیں
ایک وہ ہیں جو مرتد ہیں جیسے پادری عماد الدین وغیرہ ایک وہ ہیں جو ایسے نہیں
واہ سبحان اللہ مولانا کی تقسیم اور آپ کی نسبت کا علم ہی۔ خوب ہے۔ اجی
جناب کسی مذہب کو چھوڑ کر الگ ہو جانیوالا اس مذہب میں شمار نہیں ہو سکتا
ورنہ بہت سی خرابیاں لازم آئینگی۔ ہاں آپ ان دونوں کو جو اہل کہیں گا آپکا
مذہب تھا یا آپکو اجازت نہ دیگا کہ انکو کافر کہو کیونکہ شرح فقہ اکبر میں ہے۔
لا نکفر اھل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے)

لطیفہ:۔ اسی بدعتی پارٹی کے ایک واعظ جو خیریت سے اچھے گنبد والی
مسجد کے امام ہیں چوک فرید میں وعظ فرما رہے تھے تو آپنے دانشمندی کی کہ غیر مقلد
رسول اللہ کو نہیں مانتے کسی نے پوچھا کون نہیں مانتا تو آپنے فرمایا دیکھو لاہور کا
چکڑالوی نہیں مانتا واہ مولانا آپکو کیا کہنا ہیں سچ ہے۔

آپکا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

سوم آپنے اہلحدیث کی بابت سمجھنے میں غلطی کہائی ہے۔ اے جناب اہلحدیث
کے اعتقاد وہی ہیں جو آپ کی عقائد نسفی میں لکھے ہیں نہ وہ معتزلہ ہیں نہ خارجی
ہیں نہ بدعتی ہیں نہ مشرک ہیں نہ قبر پرست ہیں نہ مولود خواں ہیں نہ کسی قبر کے
مجاور ہیں۔ غرض انکا مذہب یہ ہے

آنچہ قال ست و نہ قال الرسول ۔ فضل بو فضول خواہ اے فضول

افسوس آپنے معتزلہ کو دیکھا نہیں اسی رسالہ میں آپ لکھتے ہیں کہ معتزلی
آتش پرست ہیں۔ حالانکہ آپکی پیش کردہ حدیث میں صاف لفظ قدریہ کا موجود ہے
اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو خدا کی تقدیر سے منکر ہیں نہ معتزلہ اس سے منکر ہیں نہ
اہلحدیث اس سے انکاری ہیں۔ پھر آپ مسجد کی چار دیواری میں کیا لکھ رہے ہیں
کیا آپنے سمجھا کہ دنیا ساری آپ کی مسجد میں ہے۔ تقدیر کی تفسیر دو طرح سے ہے معتزلہ
تقدیر کے معنے علم باری کے تعلق بالاشیاء کرتے ہیں۔ یہ بھی تسلیم تقدیر ہے نہ کہ
انکار۔ اگر کسی اہلحدیث نے دوسرے کو معتزلہ کہا ہے اور آپ نے اوسکو اس سے
تو بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہلحدیث معتزلہ نہیں۔ اسی لئے تو وہ اپنے مخالف کو معتزلہ کہتے
ہیں۔ علاوہ اسکے اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا۔ کہ تمام اہلحدیثوں کا مذہب معتزلہ ہے
کیا ایک آدھ کے ایسا ہونے سے سب ہو جائینگے اے جناب الحنفی! دیکھو کا سبا

ولا ملکتساً کو الگ دو کے انکا ذہب ثابت ہوتا ہے تو حنفی بھی سب معتزلی اور
بدعتی ہیں کیونکہ علماء گنگوہ۔ دیوبند اور ان کے ہمخیال آپ جیسے ضعیفوں کو مشرک
اور بدعتی کہتے ہیں اور آپ انکو معتزلی حالانکہ دونوں حنفی ہیں کہئے کیا منشا مبارک
ہے ۔

دوم یہی بھی آپنے سب کا خطبہ پڑھ سنایا۔ اجی جناب آپکو معلوم نہیں کہ جس
اس مسئلہ کے امام تو حنفی ہیں وہ حنفی بھی کوئی معمولی حنفی نہیں بلکہ وہ حنفی ہیں جنکا
نام نامی آپکے اور آپکی ساری پارٹی کے اعتقاد درست ہونے کی دلیل بنایا تھا۔ مرحوم مغفور
نے اپنے اشتہار مورخہ ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۳ھ میں ایسا لکھا تھا۔

مدار علم وعمل مرشد الطالبین خاتم المحدثین عمدۃ الفقہاء زبدۃ الخبیر
المفضل المجدد جناب مولانا حضرت رشید احمد صاحب گنگوہی

کہئے ابھی سمجھے یا نہیں کہ امکان کذب باری کے کون قائل ہیں اگر نہ سمجھا
تو اپنے صدر دہلوی سے پوچھ لو ۔ اگر کچھ معقولیت رہا ہو کر آگئے ہوں ۔

سوم آپنے اصل مسئلہ میں تو بالکل ہی غلط گوئی سے کام لیا ایسا کہ نہ معلوم آپنے
کالی ٹاک کیا نہ علوم شرعیہ کا نہ قرآن کا نہ حدیث کا نہ فقہ کا۔ بلکہ یوں کہئے کہ شاید ان
کا نہ اسلام کا۔ علوم الہیہ کا ذکر تو پہلے ہو چکا۔ اسی ضمن میں آپکی قرآن دانی کا
اظہار بھی ہو چکا ہے حدیث دانی کا یہ حال ہے کہ قدریوں کی حدیث موحدین
پر لگاتے ہیں اور معتزلوں کو آتش پرست بتاتے ہیں حالانکہ خود گور پرست
ہیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ کوئی معتزلہ آپکی یہ تقریر سن پائے تو آپکو یہ شعر لکھ بھیجیگا
کہ ؎

انہوں نے خود فرعون شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم ان کو بتا دینگے

پھر قرآن وحدیث ہی کا خلاف کرتے تو سمجھا جاتا کہ آپکو قرآن وحدیث سے
چونکہ الفت نہیں نہ مزاولت ہے اسلئے غلطی ممکن ہے غضب تو یہ کیا کہ فقہ کو بھی
ٹاپ گئے اگر کوئی نہیں پوچھتا ایسا غضب کیا کہ فقہ کا بھی خلاف کیا۔
لیجئے اب غور سے سنئے گا۔ کلیجہ تھام کر سنئیگا۔ جن معتزلوں کو آپنے آتش پرست
بنایا ہے اور غریب گمراہ موحدین اہلحدیث کو بوجہ کوشش ان کے ساتھ
ملایا ہے انہیں مولوی فاضل کی ڈگری سرکار کو واپس کر دوں اگر آپ کو فقہ کے
حوالہ سے انہی معتزلوں کے پیچھے نماز نہ پڑھا دوں لیجئے سنئے! اور فقہ
کی معتبر اور مستند کتاب ردالمحتار مصری جلد پنجم صفحہ ۱۹۶ نکالکر پڑھئے کہ:۔

انہم فساق و عصاۃ ضلال یصلی خلفہم و علیہم

یعنی معتزلہ اور دیگر اہل ہوا کافر نہیں بلکہ گنہگار ہیں اور گمراہ ہیں اُن کے **پیچھے نماز جائز ہے** ۔ اور ان کا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے

بد عقیدہ الکو جی کون دہرم ہے ؟

مولانا آپکے یہ روایت کسی غیر مقلد کی کتاب ردالمحتار میں پڑھی ہو یا عبدالوہاب نجدی کے کسی مقلد نے گھڑی ہے افسوس ہے ان لوگوں کے حال پر کہ ان کو اپنی حالت کا علم نہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں ۔ قبر پرستی کرنا ۔ غیر اللہ سے مدد مانگنا شیئاً للہ پڑھنا ۔ غیر متبع کو متبوع بنانا ۔ قبروں کی مجاوری کرنا ۔ قبروں کا طواف کرنا ۔ رسول کو عالم الغیب جاننا ۔ غرض دنیا بھر کے شرک و کفر کرنا ۔ مگر اہلسنت کہلانا کیا ہی خوب ہے

بت کریں آرزو خدائی کی * شان ہے تیری کبریائی کی

خلاصہ یہ کہ آپکے فتوی کی دلیلوں میں مولوی ولی صاحب غلطیاں سر دست میں نے لکھی ہیں امامت جنت پر آپنے امامت صلوۃ کو قیاس کیا ۔ ظالم کی تمیز نہیں کی معتزلہ کو قدریوں سے ملایا اور اہلحدیثوں کو معتزلہ سے اور معتزلہ کو آتش پرست بنایا پھر ان سب باتوں پر طرہ یہ کہ آپکا یہ فتوی قرآن و حدیث اور فقہ کے بھی خلاف ہے کیا کرتی ہے کہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل کرکے باقاعدہ جواب دو ۔ باقی آپکی دلائل ستہ کا جواب آئندہ ۔

میں حنفی تھا

جناب مولوی صاحب السلام علیکم !

قسم ہے اللہ کی بندہ حنفی تھا اہل فقہ کے دیکھنے سے اسلام کے برخلاف مسئلے دیکھکر اور سنکر حنفی مذہب کو چھوڑا ۔ اب بندہ اہل حدیث ہو گیا اور بندہ امام مسجد ہے محلہ سیتلا میں ۔ اب بندہ کو مسجد سے جواب دیتے ہیں کہا گیا ہے کہ مسجد میں نہ آنا یہ مذہب حنفی کی ہے اور میری بابت کسی مولوی حنفی نے بھی فتوی دیدیا ہے کہ مسجد سے نکال دو ۔ بہت ہی بندہ کو تکلیف ہوئی ۔ یہ میری کیفیت اخبار میں درج کر دینا ۔ راقم حافظ امام الدین جالندھر

آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور کھاد

پیڑنے کے بیلنے آہنی ۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں + ۵۲

مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

جن دنوں میری ع[illegible]

موسومہ تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر بعض علماء کرام نے مخالفت کی آواز اٹھائی تو اس مخالفت کے ہیرو (سرگروہ) تین بزرگ تھے ۔ ایک میرے صاحب التعظیم استاد جناب ابو ابید مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری دامت برکاتہم دوسرے جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (مقیم امرتسر) سوئم ہماری جماعت اہلحدیث کے نامور لیڈر جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ۔ ان تینوں بزرگوں نے جب میری نسبت فتوی مرتب کیا جسکا نام تھا الاربعین مختصر مضمون اسکا یہ تھا کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج اور اہل بدعت معتزلہ وغیرہ میں داخل ہے جب یہ فتوی شائع ہوا تو میں نے اسکا جواب لکھا جسکا نام تھا الکلام المبین فی جواب الاربعین مگر جواب دینے سے پہلے اور پیچھے بھی میں درخواست کرتا رہا کہ آپ حضرات کسی ایک عالم یا چند ایک علماء کو منصف تسلیم فرماویں جو آپکے اعتراضات اور میرے جوابات دیکھکر فیصلہ کردیں وہ دونوں فریق منظور کرلیں ۔ لیکن ان حضرات نے میری یہ درخواست منظور نہ فرمائی ۔ اتفاق حسنہ سے آرہ صوبہ بہار میں جلسہ تھا جہاں علماء اہلحدیث کی ایک اچھی کافی تعداد موجود تھی ۔ خدا بھلا کرے حافظ عبداللہ صاحب دہلوی کا کہ انہوں نے میری جماعت کرانے پر کچھ اعتراض کیا اور بنا اعتراض وہی فتوی پیش کیا ۔ اسپر ایک شب تو میری عدم موجودگی میں علماء کرام کے آپس میں بحث ہوتی رہی ۔ دوسرے روز مجھے بھی طلب کیا گیا ۔ اثناء گفتگو میں میں نے کہا کیا قوم میں کوئی ایک بھی اس قابل نہیں کہ اس نزاع کیلئے اوس کو منصف مانا جائے جو فیصلہ کردے کہ مصنف تفسیر اہل سنت سے خارج ہے یا داخل ۔ بعد کسی قدر گفتگو کے قرار پایا کہ ہاں قومی طور پر اس فیصلہ کے لئے تین منصف بنائے جائیں ۔ جناب مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب غازیپوری ۔ جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی ۔ جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب مقیم چھپرہ یہ حضرات ثلاثہ اگر فیصلہ کردیں کہ مصنف اہل سنت سے خارج ہے تو مصنف رجوع کریگا ۔ اور اگر داخل رکھیں تو ہم اہلحدیث کی جماعت مصنف کو اپنے میں سمجھینگے ۔ یہ بھی قرار پایا کہ گو یہ فیصلہ قومی طور پر عام فیصلہ ہوگا ۔ تاہم اس نزاع کے بانیوں کو بھی اس معاہدہ میں شریک ہونے کیلئے تحریک کیجائے چنانچہ تینوں حضرات (جناب مولوی احمد اللہ صاحب ۔ مولوی عبدالجبار صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب) کو منصفوں کیطرف سے خط لکھے گئے ۔ منکران

تینون حضرات مین سے صرف جناب مکرم مولوی احمد اللہ صاحب نے معاہدہ پر دستخط فرمائے۔ باقی دو حضرات نے تسلیم منصفی سے انکار کیا۔ آخر منصفوں نے فیصلہ کیا کہ گو مصنف سے چند غلطیاں ہوئی ہین۔ لیکن اہلسنت بالخصوص اہلحدیث سے خارج نہین۔ چنانچہ حضرت مولانا مولوی احمد اللہ صاحب نے کمال دیانتداری اور بے نفسی سے یہ نمونہ سلف جبکو جمعہ کے روز منبر پر کھڑا کر کے خطبہ پڑھوایا۔ بعد نماز بزبان خود اعلان کیا کہ ہم تو مولوی ثناء اللہ کو اہلحدیث سے خارج جانتے تھے لیکن منصفوں نے جو ہم سے علم و تقوی وغیرہ مین بہت بڑھے ہوئے ہین اس کو داخل اہلحدیث رکھا ہے اسلئے ہم بھی اسکو داخل سمجھتے ہین۔ پھر حضرت ممدوح نے اسی مضمون سے ملتا جلتا ایک اشتہار بھی شائع کیا۔ لیکن چونکہ مین اس نزاع کو ابتدا سے خانگی نزاع جانتا تہا۔ اسلئے رسالہ بازی پر ناخوش ہو کر خانگی فیصلہ چاہتا رہا اور یہی کہتا رہا کہ آپ حضرات نے جو فتوی لکہا ہے اوسکو مع میرے جواب کے سلسلہ منصفون کے پیش کر کے فیصلہ کرالو جس سے میری غرض یہ تھی کہ قوم مین ایک نظیر قائم کر دون تاکہ آئندہ کو اس قسم کے فتوون کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ چنانچہ بالآخر کو جماعت اہلحدیث کے امام جناب مولوی حافظ حکیم محمد داؤد صاحب کی معرفت جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی سے سلسلہ جنبانی کی اور خواجہ حبیب اللہ صاحب امرتسری کی وساطت سے جناب مولوی محمد حسین صاحب سے خط و کتابت ہوتی رہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب ممدوح کا اور میرا اقرارنامہ لکہا گیا جو درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہون۔ ان کے جوابات مصنف تفسیر مذکور بپابندی اصول تفسیر مندرجہ اتقان دیگا ان جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوری علماء (جو بتراضی فریقین قائم ہوگی) مین پیش ہونگے اگر مجلس شوری اون جوابات کو دیکھکر فیصلہ کرے کہ مصنف مجیب اُن اغلاط کیوجہ سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعی فرقون مین داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہلسنت سے خارج نہ کیا تو معترض بھی خارج نہ سمجھیگا واللہ علی ما نقول شہید

ابو الوفا ثناء اللہ - امرتسر ۱۵ ۔ ابوسعید محمد حسین بقلم خود

مصنف — معترض

اس معاہدہ کا مضمون صاف ہے کہ ارباب شوری کی سپرد صرف داخل یا خارج کرنے کا مضمون ہو گا اگر ارباب شوری کسی آیت کی تفسیر پر اعتراض کرینگے مگر اس اعتراض کو موجب اخراج نہ جانینگے

تو مصنف اوسکی تسلیم پر مجبور نہ ہوگا بلکہ اس اختلاف کو اختلاف رائے سے تعبیر کیا جائیگا امید ہے کہ بہت جلد اب فیصلہ ہو کر میں انجناب مکرم مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کی ماتحتی مین مقابلہ مخالفین کو نکلینگے اور اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے بولینگے کہ

جذبۂ عشق بحدیست میان من و تو ✦ کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

خدا کرے ان دو بزرگون کے بعد تیسرے حضرت کا دل بہی قومی ضرورت کو محسوس کر کے ترقی قبول کرے۔ اور وہ منصفی تسلیم فرمالین تو پھر ہمیشہ کیلئے اہلحدیثون سے تفرقہ دور ہو جاوے۔ اے خدا تو ہمکو ہمارے نالیکی طرف توجہ دلا۔ آمین

نزول مسیح قادیانی

یکم اپریل ۱۹۱۰ء

"یہ مضمون مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی ایک تصویر ہے گو کسی واقعی کی حکایت نہین مگر ان قادیانی مشن جس بناء پر چل رہا ہے اوسکا نقشہ نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے۔ چونکہ راقم مضمون کی غرض صرف قادیانی مشن کی تصویر کھینچنا ہے اسلئے اہلحدیث مین درج ہونے سے اڈیٹر اہلحدیث پر ناشروع کام کا الزام عائد نہین ہو سکتا تاہم راقم مضمون انہوں اس مضمون مین ہر طرح ذمہ دار ہین۔" (اڈیٹر)

حضرت غبارہ آگیا۔ مبارک ہو!

"یہ الفاظ جوش مسرت سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کے منہ سے نکلے جو ہاتہ مین ایک انگریزی خط لئے بے تحاشا دوڑتے ہوئے بیت الفکر مین داخل ہوئے۔

صبح کے سات بجے ہونگے اعلیحضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیت الفکر مین بیٹھے ہوئے تھے جہان آپ کو خدائے پاک سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا کرتا ہو اور جہان سے وہ ہر صبح چار پانچ نہایت پر لطف اور نشاط انگیز الہام لے کر نکلا کرتے ہین لیکن آج خلاف معمول اکیلے نہ تھے بلکہ چند برگزیدہ اصحاب کا مجمع تہا جو جلوت مین تو مرزا صاحب کو اعلیحضرت اور حجۃ الاسلام اور مسیح موعود بھی کچھ کہتے ہین۔ لیکن خلوت میں جب تمائش و تصنع کا پردہ اٹھ جاتا ہے تو "کار دیگر می کنند"۔ ان مین سے ایک تو حکیم الامت علامہ نور الدین تھے۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم تھے اور ایک مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر تھے ✦

جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہین یہ وہ زمانہ تہا جب حضرت مرزا صاحب کی ادعائے نبوت کا آفتاب نصف النہار پر پہونچ چکا تہا۔ آپ کی امت کی تعداد پانچ لاکھ نفوس سے متجاوز

اس رسالہ میں نماز کو اہلحدیث طرز میں بالتفصیل لکہا گیا ہے۔ ایسے مفید رسالہ کا ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہونا ضروری ہے قیمت صرف ۱ /

سبیل المسلمین یہ ایک رسالہ ہے جسمیں مسلمانون کو فرقہ بندیان چھوڑ کر ایک بننے کی ہدایت کی گئی ہے۔ قیمت ۱ /

ہو چکی تھی - شیر انگلستان کی روبہانہ خوشامد اور رو عمل اسلامیہ کی سفیہانہ مذمت کر کے تو جناب اپنے وقت کے منصور بلکہ بلعم باعور بن چکے تھے مگر ان باصفا کی ارادت نے آپ کے خزانہ میں گنج قارون اور رنجیت آن انا المہدی کی شان پیدا کر دی تھی اور آپکے الوہیت انتساب اقبال کا پرچم اُس عظیم الشان منارہ پر سے عنقریب لہرانے کو تھا جسکے حالہا سال کی پیہم کوششوں اور کئی لاکھ روپیہ کے صرف نے دجّال کا تالاب بیچارے مریدوں کی پائی پائی اور چھ چھ روپیہ ماہوار کی آمدنیوں سے اُن کا بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر بہ ہزار ساماں پیوستہ کر کے بھر گیا تھا، واقعہ نفس الامری بنا کر دکھا دیا تھا وہ مینار جسپر سے از روئے روایات قدیمہ مسیح موعود کے ربانیات اجلال کا نزول دنیا میں مقرر ہونے کو ہے جناب مرزا صاحب کے دعاوی کی تائید میں قادیان میں بن کر تیار ہو چکا تھا - پیرس کے ایفل ٹاور - لنڈن کے سینٹ پال - دہلی کے قطب مینار بلکہ کوہ ایورسٹ کے کنگرہ کو اس مینار کی بلندی ثریا تک تھی اور اب فقط اسبات کی تھی کہ حضرت مسیح موعود جو مہدویت مسیحیت احمدیت اور کرشنیت سبھی طرح کے پاپڑ بیل چکے تھے اپنا آخری کرشمہ دکھائیں - یعنی اس مینارہ سے فوق العادت طور پر نیچے اُتر کر اپنے مریدوں کو اچنبھے میں ڈال دیں +

مرزا صاحب نے حسب معمول اپنے خاص حواریوں سے جنکی جیبوں کو آپکے لنگر فنڈ سے بہت قریب کی نسبت ہے یہ مشورہ کیا تھا کہ مینارہ کی بدولت کی تصدیق کے لئے آسمان سے اُترنے کا کونسا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو بیسویں صدی کی مہذب نبوت کے شایان شان ہونے کے ساتھ نہایت ہی انوکھا ہو - اس مسئلہ پر بہت دیر تک غور و خوض ہوتا رہا - آخر آسمانی صحیفہ الحکم کے مدیر کی تحریک اور حکیم الامت کی تائید کی بنا پر یہ رائے بالاتفاق قرار پائی کہ ولایت کی کسی غبارہ ساز کمپنی سے ایک عمدہ غبارہ بنوا کر منگوایا جاوے - جسپر مسیح موعود کسی تاریخ مقررہ کو جسکی پیشگوئی پیش از پیش کر دی جائے سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کریں اور غبارہ مینار پر لا کر اُتارا جائے اسکے ساتھ ہی یہ رائے بھی قرار پائی - کہ اُس روز اُمّت قادیانی کے جملہ نفوس کو انوار سماوی سے مستنیر اور فیوض آلہی سے مستفیض ہونے کے لئے قادیان میں دعوت دی جائے تاکہ جسوقت مرزا صاحب کا غبارہ مینارہ کی چوٹی پر آکر ٹھہرے تو اُن کی نظریں اس خرق عادت پر پڑیں اور جب اعلیحضرت نیچے اُتریں تو کل اُمّت لبیک لبیک یا مسیح الموعود لبیک! کے نعرے مارتے ہوئے آپکے قدم لے - اسی مشورہ کی بنا پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے جن کی نسبت جناب مرزا صاحب کو الہام ہو چکا ہے کہ انگریزی انشاء پردازی کے فن میں بڑے بڑے اہل زبان بھی اُن کے آگے پانی بھرتا ہے بمبئی کے ایک کمیشن ایجنٹ کے نام انگریزی چٹھی کا مسودہ تیار کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک لاکھ روپیہ تک کی لاگت کا ایک غبارہ جس میں دس آدمی بآسانی سفر کر سکیں اور جو جدید ترین اکتشافات متعلقہ فن غبارہ سازی کا بہترین نمونہ ہو - ولایت کے کسی کارخانہ غبارہ سازی سے بہت جلد تیار کرا کے بھیج دیا جائے اور ۳۰ - مارچ ۱۹۱۱ء تک قادیان میں پہنچ جائے یہ خط بالعجلت تمام بمبئی روانہ کر دیا گیا - اس کے دوسرے روز جو جنوری سنہ۱۹۱۱ء کی تیسری تاریخ تھی - مرزا صاحب نے بیت الفکر سے برآمد ہو کر اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو جو حاضر باشان دارالامان کہلاتے ہیں اپنی زبان الہام ترجمان سے یہ بشارت دی کہ یکم اپریل سنہ۱۹۱۱ء کو ایک بہت بڑا آسمانی نشان ظاہر ہونیوالا ہے جو دنیا کو محو حیرت کر دیگا اور جو لوگ اُس نشان کے ظاہر ہونے پر بھی میری رسالت کو تسلیم نہ کریں گے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے آپ نے اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ زبردست اور روشن نشان جو عالم کباب کے نزول معین التوابکا نعم البدل ہے قادیان میں ظاہر ہوگا - پس ہماری کل اُمت کو لازم ہے کہ اُس روز اس نشان آسمانی کے مشاہدہ کے لئے صبح ہی سے شام تک موجود رہیں - یہی خبر قادیانی گزٹ یعنے الحکم اور اُس کے سوتیلے بھائی ریویو آف ریلیجنز اور اسکی حقیقی بہن بدر میں بعض ایڈیٹوریل نمک مرچ کے ساتھ چھپوا دی گئی اور بہت جلد گروہ قادیانی کا نقل محفل بن گئی - وطن - اہل حدیث - پیسہ اخبار اور دیگر اخباروں نے جو پیشین گوئیوں کی عدم تعیین زمانی کے متعلق جناب مرزا صاحب بالقابہ کے طرز عمل سے بخوبی واقف ہیں - اس موقوعہ پیشین گوئی کے ساتھ یکم اپریل کا دُم چھلا لگا دیکھکر طرح طرح کی چہ میگوئیاں کیں اور آخر یہ بھانپ ہو رہے کہ یہ بھی مرزا کے شطحیات و ہفوات کے تنوع کا ایک کرشمہ ہے +

جنوری اور فروری کا مہینہ گذر گیا - مارچ کے چھبیس دن بھی گذر گئے لیکن بمبئی کے یورپین کمیشن ایجنٹ نے جس کے پاس روپیہ پیشگی پہنچ چکا تھا باوجود اُس وعدہ کے جس کے ایفا کے لئے انگریزی کارخانہ دار مشہور ہیں غبارہ نہ بھیجا جب قادیان سے تقاضا ہوا - تو اُس نے یہی جواب دیا کہ غبارہ اگلے جہاز میں آتا ہے وصول ہوتے ہی بلٹی کر دیا جائیگا اب تو بیت الفکر کی مجلس شوری کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے +

مفتی محمد صادق :- غبارہ اگر نہ آیا اور یکم اپریل کو آسمانی نشان نہ ظاہر ہوا

توبڑی خرابی ہوگی۔ لوگ دور دراز مقامات سے آکر جمع ہو رہے ہیں تین لاکھ آدمی آبھی چکے۔ میلوں تک خیمے ہی خیمے نظر آرہے ہیں"

شیخ یعقوب علی:۔ "اونہہ! کوئی تاویل کردی جائیگی۔ کہہ دیا جائیگا کہ لوح محفوظ پر یکم اپریل کے معنی یکم جولائی کے ہیں"

حکیم الامت:۔ "تمہاری میں جانئے تمہاری تاویل۔ یہ نہیں دیکھتے ہو کہ لنگر زنڈ کا روپیہ بیدریغ خرچ ہو رہا ہے پانچ لاکھ آدمیوں کو دو وقت کھانا کھلانا اور ایک وقت کی چاء بھی دینا کس قدر مصارف کا باعث ہوگا۔ میں نے اگرچہ باورچیوں کو حکم دیدیا ہے کہ ایک وقت صرف دال پکائیں اور گوشت دوسرے وقت ہو۔ لیکن کفایت پھر بھی لاکھوں ہی کے وارے نیارے ہو جائینگے اور جو روپیہ ہمنے سالہا سال کی کوششوں اور سازشوں اور عبدالحکیم اور ثناء اللہ اور انشاء اللہ جیسے منہ پھٹ مخالفین کی طعن وتشنیع سن سن کر جمع کیا ہے وہ سب ان عقل کے اندھوں کے پیٹوں کی نذر ہو جائیگا۔ جنہیں ہمنے یہاں پھانس رکھا ہے"

مسیح موعود:۔ "حکیم جی خفا کیوں ہوتے ہو۔ روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو امت پر ہی کہاں گیا کچھ پلے میں"

حکیم الامت:۔ "کیوں جی! اب آپ ہمارے آگے بھی دقّل کی لینے لگے بڑا آیا میرا امت والا۔ ایسے میں نہ ہوتا تو تجھکو تو کوئی تین کوڑی کو بھی نہ پوچھتا۔ دعا دے نورالدین کو جسکی بدولت تو بروز محمد اور مثیل مسیح اور خدا جانے کیا کیا بن گیا ورنہ جو کچھ تو اصل میں ہے اوسکو تو بھی جانتا ہے اور میں بھی"

شیخ یعقوب علی:۔ "اور مجھے چھوڑ ہی گئے جس کے ہاتھ میں الحکم کی باگ ہے"

اس الہامی گروہ میں یہ تو تو میں میں ہو ہی رہی تھی کہ مولوی محمد علی صاحب وہ خط لیکر بیت الفکر میں داخل ہوئے جسکا ذکر ہمنے شروع میں کیا ہے خط کا مضمون انہوں نے پڑھکر سنایا تو سب کی خفگی دور ہو گئی۔ باچھیں کھل گئیں خصوصاً حضرت مرزا صاحب تو یہ سنکر کہ غبارہ آگیا پچاس سال کی الٹی زقند لگا کر پچیس سال کے نوجوان کی طرح مشق رقص کرنے لگے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ

"ترد علیک انوار الشباب سیاتی علیک زمن الشباب وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثلہ"۔

والا الہام جو آپ پر چار سال ہوئے نازل ہوا تھا اس وقت پورا گیا۔

جب مولوی محمد علی صاحب خطبے سنا چکے اور سامعین کا جوش مسرت فرو ہو چکا تو غبارہ کی تیاری وغیرہ کے متعلق مشورہ ہونے لگا۔ مولوی صاحب نے غبارہ کے آجانے کی خبر کے علاوہ یہ خوشخبری بھی سنائی۔ کرامت احمدیہ جو ہونہار نوجوان غبارہ کی طریقہ پرواز کی تعلیم پانے کے لئے تعمیل الہامات ربانی کی فنڈ سے ولایت بھیجا گیا تھا وہ بھی آج شام کو قادیان پہنچ جائیگا۔ کیونکہ اُس کا تار بٹالہ سے ابھی وصول ہوا ہے۔ شام سے غبارہ کی تیاری شروع ہو جائیگی۔ پھر رات رہے سے ہمیں غبارہ میں سوار ہو جانا چاہئے۔ اس رائے پر حکیم الامت اور دوسرے حضرات نے صاد کیا۔

آج کا دن مرزا کی معراج تھا۔ اس انتظار میں کہ کب آسمانی نشان کے پورا ہونے کا وقت آئے جسکا اعلان بہ بانگ دہل کئی مہینے پہلے سے کیا جا چکا تھا مرزا اور اُسکے حواریوں کو ایک ایک منٹ ایک ایک دن ہو گیا خدا خدا کرکے شام ہوئی اور مرزا شہباز بیگ غبارہ باز بھی آپہنچے مرزا نے جوش شادمانی سے بے اختیار ہوکر اس نوجوان کو جسے خلائے بسیط میں کچھ عرصہ کیلئے اُس کے حواریوں کی جان کی محافظت تفویض ہونیوالی تھی گلے لگا لیا اور حکیم الامت نے جو عشق مجازی کو عشق حقیقی کا پہلا زینہ تصور کرتے ہیں اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا۔ رات بھر مرزا کو نیند نہ آئی۔ اٹھ اٹھ کر گھڑی دیکھتے تھے کہ کتنے بجے ہیں حکیم الامت اور دوسرے حواریوں کی رات بھی آنکھوں میں کٹی۔ علی ہذا القیاس اس مقدس پڑاؤ میں جہاں خیموں کی قطاریں کئی میل تک چلی گئی تھیں نشان موعودہ کے انتظار میں لوگ اختر شماری کر رہے تھے۔

آخر وقت مقررہ آپہونچا۔ غبارہ میں گاس بھر دی گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ریشمی متحرک شامیانہ زمین سے کچھ اوپر کھڑا جھوم رہا ہے۔ اور اگر وہ مضبوط رسی نہ ہو جس نے اسے مرزا صاحب کے پائیں باغ کے ایک درخت کے تنہ سے جکڑ رکھا ہے۔ تو طرفۃ العین میں تارہ ہو جاوے مرزا صاحب ایک نہایت شاندار لباس زیب تن کئے اور عطر میں بسے ہوئے خراماں خراماں حواریوں کے حلقہ میں غبارہ کے قریب پہنچے اور پہنچتے ہی فرمایا کہ اسے ہٹاؤ اب ہم سوار ہونگے۔ شہباز بیگ نے جو یورپ کی آنکھیں دیکھے ہوئے تھا۔ اپنے مرشد کے اس بے تکے فقرے پر باوجود حفظ مراتب کے جی ہی جی میں مزے لئے اور کہا کہ حضرت یہ اونٹ تھوڑا ہیں جو گھٹنے ٹیک کے بیٹھ جائے تامل فرمائیے میں سیڑھی لگاتا ہوں چنانچہ سیڑھی لگائی گئی اور مرزا صاحب نے بسم اللہ کہکے اس پر قدم رکھا تو یا تو سیڑھی ہی بے ڈھنگے طور پر رکھی گئی تھی اور یا بوجہ مشق اولین ہونے کے حضرت مرزا صاحب کا مرکز ثقل قائم نہ رہا۔ بہرحال سبب خواہ کچھ بھی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ قدم رکھتے ہی حضرت امام زمان سلیل الرحمان مہدی معہود مسیح موعود اپنی شان جلالی وآن جمالی کے دھڑام سے چاروں شانے چت زمین پر آرہے۔ پیچھے حکیم الامت کھڑے تھے

عذر:۔ بوجہ تسلسل مضمون ہذا اور علالت طبع مولوی صاحب کے فتوے درج نہیں ہو سکے

مسیح موعود کے ناگہانی ہبوط کو کش ثقل نے جو زبردست تحریک پہنچائی تھی ۔ اُس کا اثر ان پر بھی ہُوا اور ان کے ساتھ وہ بھی اثر افراد مصیبت بقدر اپنے قد کی خمدار درازی کے زمین کی پیمائش کرتے نظر آئے ۔ مالی کی بے احتیاطی سے باغ کی نالیوں میں سے پانی بہ نکلا تھا اور صحن باغ میں سامان لغزش بالکثرت فراہم ہو گیا تھا مسیح موعود اور حکیم الامت کو سنبھالنے کیلئے مدیر الامت یعنی شیخ یعقوب علی تراب جو جھکے تو اُن کا پاؤں بھی رپٹا اور انہوں نے بھی اپنے جسم کو اس ساحت نیم شبی کی نذر کر دیا مولوی محمد علی اور مفتی محمد صادق کا بھی یہی حشر ہُوا ۔ غرض بجز شہباز بیگ کے جو اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی خرق العادت کوشش میں اپنے جسم بلکہ دل اور پسلیوں کو تکلیف مالا یطاق دے رہا تھا باقی سب حواریوں کے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے ۔ اور متانت و ثقاہت سب نفرو ہو گئی ۔ اس شان کو تو ابلی کیسا تھا جب یہ حضرات اُٹھے تو ان پر کسی رسل اور اس کے حواریوں کا گمان نہ ہوتا تھا ۔ کہ چند نباش ہیں جو مخدوم الملۃ کے مزار سے ابھی ابھی برآمد ہوئے ہیں ۔

اس حادثہ کی وجہ سے ان سب میں کھلبلی سی پڑ گئی مدیر الامتہ جو سب سے زیادہ وہمی ہیں فرمانے لگے کہ برا شگون ہوا حکیم الامتہ نے تشفی کی راہ سے کہا کہ شگون وگون سب لغو مسیح موعود جو حکیم الامتہ کی ہاں میں ہاں ملانے کو نشانات آسمانی کا سب سے زبردست اقتضاء خیال کرتے ہیں فرمایا سچ تو ہے بدشگونی کیسی ؟ ایسے اتفاقات ہر روز پیش آیا کرتے ہیں ۔ مفتی محمد صادق جن کے لئے جگت انسانی کا خیال سوہان روح ہے کہنے لگے اس موقع پر ثناء اللہ امرتسری اور عبد الحکیم پٹیالوی موجود نہیں ورنہ وہ ضرور ایسی تہ قہقہہ اڑاتا کہ مسیحیت و مشیخت سب بھول جاتے ۔ مولوی محمد علی جو سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے اپنی انگریزی دانی کا ثبوت دیا کرتے ہیں ایک انگریزی مثل دُہرا دی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ کام وہ اچھا ہے جس کا انجام اچھا ہو ۔ غرض کپڑے بدلنے کے چند منٹ پہلے کلف جوڑے منگوائے گئے اور مسیح موعود مع اپنے خدم و حشم کے نہا دہو کر اور از سر نو آراستہ و پیراستہ ہو کر مع الخیر غبارہ میں سوار ہو گئے +

مشتہرہ پروگرام کے بموجب غبارہ ساڑھے چار بجے چھوٹ جانا چاہئے تھا لیکن بیچ میں اتفاقیہ طور پر جو کیچڑ میں لوٹ لگائی گئی تھی ۔ اسکی وجہ سے کوئی آدھ گھنٹہ کی دیر ہو گئی ۔ ٹھیک پانچ بجے کا عمل تھا کہ شہباز بیگ نے غبارہ کی رسی کھولدی مثیل مسیح کی سواری اوج ہوا پر بلند ہوئی اور غبارہ نشینوں نے جن کا کلیجہ بعد زمین سے الگ ہوتے ہی دھک دھک کرنے لگا تھا خلائے بے پایاں کیطرف گھبرائی ہوئی نظر ڈالی اور یکزبان ہو کر کہا ۔

در پیش ہائے بے پایان درین طوفان بحر افزا + دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

غبارہ بلند ہوتا گیا کچھ دیر تک تو مسیح موعود اور اُن کے حواری آنکھیں بند کئے ہوئے بلا بات چیت کئے بیٹھے رہے ۔ لیکن جب گرد ہوا کے طبقہ فوقانی کی لطافت نے اُن کے اضمحلال کا بدعمل کرنا شروع کیا تو ہاتھ پاؤں میں کچھ گرمی بہت سکت آگئی اور اُنہوں نے آنکھیں کھول کر ذرا ڈرتے ڈرتے نیچے نگاہ ڈالی ۔ ابھی تک چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا ۔ دریچہ افق میں سے صبح کاذب کی دھندلی دھندلی روشنی نمودار ہو چلی تھی ۔ لیکن یہ روشنی اتنی تیز نہ تھی کہ بلندی پر سے روئے زمین کا منظر صاف صاف دکھائی دے سکے مسیح موعود نے شہباز بیگ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ اچھی طرح پو نہ پھٹ لے غبارہ کو قادیان کے گرد چکر دو ۔ اور اونہیں خوب سیر کرائیو اور جب طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو تو آہستہ آہستہ غبارہ کو مینارہ پر جا اتارنا +

صبح کاذب کا پردہ اُٹھا ہی تھا کہ اس گروہ کثیر الانفار نے جو مینارہ کے چاروں طرف دور دور تک پھیلا ہُوا تھا ۔ آسمان پر ٹکٹکی لگا دی ۔ تھوڑی دیر نہ گذر پائی تھی کہ ایک تیز ترین بعد رفتار و تمکنت مینارہ سے کوئی سو گز جانب شمال گھومتا ہُوا نظر آیا ۔ چونکہ سب کسی آسمانی نشان کے ظہور کے منتظر تو تھے ہی ۔ ایسے دیکھتے ہی ایک ساتھ پکار اُٹھے کہ ہو نہ ہو یہی وہ نشان ہے جسکی حضرت نے خبر دی تھی اور باواز بلند اُنہوں نے صلواتیں بھیجنی شروع کیں ۔ اور جب غبارہ ذرا نیچے آیا ۔ اور اون کی اشتیاق آمیز نگاہیں جناب مرزا صاحب اور اُن کے حواریوں پر پڑیں تو اُن کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ رہی اور سب نے چلانا شروع کیا ۔ بارک اللہ یا مسیح الموعود ! السلام علیک یا مہدی المعہود !! ھنیئا لک یا زبدۃ الاصفیا !!! السلام علیک یا عمدۃ الانبیاء ۔!!!

یہ شور جو پانچ لاکھ گلوں سے نکل رہا تھا رہ رہ کر بلند ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی آواز دس میل تک پہونچی مگر دفعتہ سب کے سب ساکت و صامت ہو گئے ۔ چاروں طرف سناٹا چھا گیا ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص پر گویا بجلی گری +

یہ بلا کا سکوت جو شور محشر سے ہزار حصہ زیادہ ڈراونا تھا بے سبب اور بے محل نہ تھا کیونکہ وہ شخص جسے وہ مامور من اللہ اور رسول برحق سمجھے ہوئے تھے جو سالہا سال سے مسند رسالت پر براجمان رہا تھا جسکی شان میں اللہ میاں آئے دن عرش پر قصیدہ خوانی کیا کرتے تھے اور جو آج اونہیں اپنے آسمان سے نازل ہونیکا آخری ہتھکنڈا دکھا کر اپنی عقیدت کا سکہ اُن کے دلوں پر جمایا چاہتا تھا بجائے مینارہ پر نازل ہونیکے یکایک دہم سے زمین پر آگرا +

حقیقت حال یہ ہے کہ جسوقت شہباز بیگ نے غبارہ کے اُس پیچ کو کھولا کہ جس سے کوئی خاص سمت اختیار کی جاسکتی ہے بہت سی ذکیاوت بنانا چاہا تو گیس کا خزانہ غبارہ کی بناؤ کے کسی حصہ کی وجہ سو دفعتہً بڑے زور سے پھٹا اور ایسا دھماکا ہوا جیسا توپ کے چلنے سے ہوتا ہو - شہباز بیگ کا دم تو اوسی وقت نکل گیا لیکن دوسرے حواریوں کا صرف کان کے پردے پھٹ گئے اور سب کے سب بیہوش ہوگئے اسکے ساتھ ہی غبارہ نیچے گرا حُسن اتفاق یا شومیٔ قسمت سے نیچے ایک بہت بڑا گھورا تھا حضرت مسیح موعود معہ اپنے چار رمل حواریوں کے اسی گھورے پر گرے - اگر زمین سخت ہوتی تو ہڈیاں چکنا چور ہوجاتیں لیکن زندگی کے ابھی کچھ دن باقی تھے گھورے کی وجہ سے جان بچ گئی - پھر بھی پانچوں میں سے کوئی ایک بھی بچ سکا - حضرت مرزا صاحب کی ایک ٹانگ بالکل ٹوٹ گئی اور ہمیشہ کیلئے بیکار ہوگئی اور اسکے ساتھ ہی ایک تیز شیشہ کے ٹکڑے کے لگنے سے ناک آدھی اُڑ گئی - حکیم الامت کی آنکھ میں ایک کھپچی گھس گئی اور ڈھیلا پچک ہوگیا - مفتی محمد صادق کی ریڑھ کی ہڈی کو سخت ضرب پہونچی - شیخ یعقوب اور مولوی محمد علی کا ایک ایک ہاتھ شانہ کی ہڈی پر سے ٹوٹ گیا - غرض مثیل مسیح معہ اپنے حواریوں کے آسمان سے اُترے تو سہی مگر اس طرح کہ خود بدولت تو نکٹے اور لنگڑے تھے ایک حواری کانا تھا - ایک لولا تھا اور دو لُنجے تھے اور ہم ہی تو سب کے سب تھے ✦

کچھ دیر تک امت قادیانی اس عبرت خیز اور دہشت زا نظارہ کو دیکھکر مبہوت و بیخود رہی - اُن کے دلونکی اُسوقت جو حالت تھی قلم میں طاقت نہیں کہ اوسکا پورا اندازہ کرسکے اور زبان میں قدرت نہیں کہ اُسے اچھی طرح ظاہر کرسکے بجلی کی سی سُرعت کیساتھ ہزاروں خیالات یکے بعد دیگرے اُن کے دلوں میں دوڑ گئے قادیانی طرز استدلال نے اگرچہ سالہا سال کی مزاولت سے انکی عقلونکو کند اور اُن کی فہم و ادراک کو مسخ کر رکھا تھا لیکن اس اٹل اور زبردست منطق کا کیا جواب تھا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو خاصہ خاصان رسل ظاہر کرتا ہو اور جسکی خدا کی نظروں میں اتنی بڑی وقعت ہو کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور محمدؐ تک بھی اسکے سامنے ڈانٹ دیئے جائیں لیکن اسکی ہمیشہ تعریفیں اور خوشامدیں ہی ہوا کریں وہی شخص اس ذلت اور رسوائی کیساتھ بحال تباہ نجاست میں لتھڑا ہوا گھورے کے ایک ناپاک ڈھیر پر پڑا ہے اسوقت مرزا کی تاویلیں وادیلیں سب دہری رہ گئیں لوگوں کے دلوں میں شک و شبہ اور بداعتقادی کا ایک تلاطم بپا ہوگیا اور سب ایک ساتھ لکپار اُٹھے ✦

پشتی ازلی جھوٹا ہے جسے ہم عیسیٰ سمجھتے تھے وہ تو دجال نکلا - شکر ہے کہ اسکی حقیقت ہم پر خدا نے وقت پر کھولدی - ورنہ ہماری گردنوں میں تو ابدی لعنت کا طوق پڑ ہی چکا تھا - کوئی ضرورت نہیں ہم کو کسی مثیل مسیح کی یا رسول کی - خاتم النبیین کی نبوت ہماری لئے کافی ہے اور اُن کا دین جو ہر طرح سے کامل و مکمل ہے ہماری ضروریات کا پورا

کرنیوالا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ونعوذ باللہ من کل ھفوۃ و زلۃ الذی جاء ما قدو بعدہ ✦

اس کے بعد لوگوں نے اپنا اپنا رخت سفر باندھا اور ہر ایک کے دل میں یہی خواہش موجزن تھی کہ اس مقام ضلالت سے جو سالہا سال تک اوسکی گمراہی کا باعث بنا رہا ہے جہاں تک جلدی ہو چل دیں - چل ومسے ✦

✦ ✦ ✦ ✦ ✦

✦ ✦ ✦ ✦ ✦

قادیانی طلسم کو ٹوٹے ہوئے ایک سال کا زمانہ گذر چکا ہے اور آج مرزا کے آسمان سے نزول پر نازل ہونیکی پہلی سالگرہ یعنی یکم اپریل ۱۹۱۱ء کا دن ہے مسیح قادیانی اور اوسکے ضلالت انتساب گروہ کا جو حشر ہوا وہ ایسا عبرت خیز ہے کہ آئندہ ایک عرصہ کے لئے مدعیان نبوت و ملتبسین رسالت کے حوصلوں کو خواہ اُن کی جبلی ڈھٹائی اور بیجگری کیسی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو پست کر دینے کیلئے کافی ہے حکیم الامت تو نزول من السماء کی مشہور و معروف تاریخ کے بعد ہی سے آنکھ پر انگلی رکھے ہوئے روپوش ہوگئے ہم نے سُنا ہے کہ آجکل وہ بہ تبدیل ہیئت راجہ سر امر سنگھ بہادر کے پرائیویٹ دواخانہ کے کمپونڈر ہیں لیکن معلوم نہیں یہ روایت کہاں تک صحیح ہے - مولوی محمد علی - شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صادق کی حالت کبھی کچھ زیادہ اچھی نہیں اول الذکر دفتر تہذیب اخبار میں مترجمی کی خدمت پر مامور ہیں - اگرچہ اُن کے ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں جنکی اصلاح منشی محبوب عالم صاحب کے بھائی منشی عبدالعزیز صاحب کو کرنی پڑتی ہے - تاہم مولوی صاحب موصوف کی قدر دانی کی بدولت مبلغ ماہوار کا بیش قرار مشاہرہ پاتے ہیں ثانی الذکر اخبار وطن کے مطبع کے پریس میں ہیں اور ثالث الذکر مطبع اہل حدیث کے پیچ کش ہیں - سب سے زیادہ افسوسناک انجام حضرت مرزا صاحب کا ہوا یعنی آپکا قلب اولٹ گیا اور آپ لاہور کے دار المجانین (پاگل خانہ) میں بھیجدیئے گئے دار المجانین (پاگل خانہ) کا جو حجرہ آپ کی سکونت کیلئے مقرر کیا گیا ہے اوسمیں ایک آئینہ بھی لگا ہوا ہے سُنا گیا ہے کہ آپ اکثر اس کی سیر کیا کرتے ہیں اور یہ شعر گنگناتے ہیں ؎

چہری سے اونکی کٹوا کر - فلک نے ✦ خدا جانے ہماری ناک کیا کی

خدا کی شان دیکھو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب آجکل لاہور ہی میں مامور ہیں اور دار المجانین (پاگل خانہ) کے ساکنین کی دیکھبھال انہیں سے متعلق ہے دار المجانین میں مرزا صاحب مسیح کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ مسیحیت کا خبط باوجود مسلوب الحواس ہونیکے ابھی تک سر پر سوار ہے - ڈاکٹر عبدالحکیم خان جب ان کو دیکھنے آتے ہیں تو ان کی قوت حافظہ کو جو

انتخاب الاخبار

رسالہ مان وتمک کا شیوہ مصنف بنالہ میں ماخوذ ہے۔ (برائی کا بدلہ برا)

امرتسر میں اس ہفتہ خوب بارش ہوئی۔ برسات کی ابتدا ہو گئی۔

امرتسر کی پولیس اب اس تفتیش میں ہے کہ اجیت سنگہ امرتسر میں کہاں پھرتا رہا دیکھو کس کس پر زد لگتا ہے۔

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ میں ابتک ۵۰ گواہوں کی شہادت ہو چکی ملزموں کے وکیل بیانت سنگہ بیجنی جگن ناتھ مسٹر کنز بین اور سردار سیوا رام نے پیروی مقدمہ سے اس بنا پر علیحدہ ہونے کی اجازت طلب کی کہ ملزموں کی بریت میں کوشش کرنے سے انکے بہت سے دشمن ہو گئے ہیں جو انکی جان ومال اور آبرو کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں۔ جج نے اُن کی درخواست منظور کر لی۔ (نہایت کمزوری ہے)

ڈہاکہ میں ہندو اور مسلمانوں کی لیڈروں کی ایک مشترک کانفرنس ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق قایم کرنے کی تجاویز سوچنے کے لئے منعقد ہوئی مشرقی اور مغربی بنگالہ ۳۰ معزز ہندو اس کانفرنس میں شریک تھے نواب صاحب ڈہاکہ نے کانفرنس میں ہندو اور مسلمانوں میں اتفاق ہو جانے پر بہت زور دیا۔

طفلس میں ایرانی انقلاب پسندوں نے ایرانی کانسل اور اُن کے سکرٹری پر حملہ کیا۔ سکرٹری مارا گیا۔ ایرانی کانسل بچگیا۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔

طہران میں ترکی سفارتگاہ کے مترجم کو قتل کر کے قاتل فرار ہو گیا۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ حال میں طاعونی اموات تمام ہندوستان میں ۱۹۹۲ ہوئیں گویا ہفتہ سابقہ کی نسبت اس ہفتہ ۵۱۳۰ موتیں کم ہوئیں۔ پنجاب میں ہفتہ مذکور میں ۱۱۲۷ موتیں ہوئیں۔

مسٹر گوکہلے آجکل ایک عرضی پر معزز لوگوں کے دستخط کرا رہے ہیں جس کو وہ بمعیت مسٹر جناح اگلے ہفتہ شملہ جا کر حضور ویسرائے کے پیش کرینگے اس عرضی کا مطلب یہ ہے کہ لالہ لاجپت رائے کی خطا گورنمنٹ معاف کر کے انکو جلاوطنی سے رہائی بخشے۔ (ہمارے خیال میں ابھی جلدی ہے)

دمیاط (مصر) میں ایک مولود کی مجلس میں شیخ حسن علی نے جو ایک مصری فاضل ہیں آنحضرت کے صحیح حالات لوگوں کو سنائے اور کوئی ایسا عجیب غریب افسانہ نہیں بیان کیا جس کے سننے کے عام مسلمان عادی ہیں۔ اثناءِ تقریر میں انہوں نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور اُن کی قبروں پر سر جھکانا اور چڑھاوا چڑھانا قطعاً ناجائز ہے ایسی کوئی حرکت مسلمانوں کو نہیں کرنی چاہیئے اس تقریر سے عوام میں ایک شورش پیدا ہو گئی اور انہوں نے فاضل ممدوح کو کافر اور ملعون ٹھیرایا اور اُس کو گالیاں دیں اور اُس پر پتھر پھینکے۔ اب یہ معاملہ گورنمنٹ تک جا پہونچا ہے اور جامع ازہر کے علماء سے اس کی نسبت فتویٰ طلب کیا گیا ہے۔ (ذوالقرنین۔ دلبس والی شد)

رسالہ ان وتمک جس سے کچھ اقتباس ۲۴ جون کے پرچے میں کیا گیا بعض دوست کسی انتظام سے لکھ کر طلب کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ جناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر نے سب ضبط کر لئے ہیں ایسا ہے کہ کوئی نہیں ملسکتا۔

میری صحت کی بابت دوست دریافت کرتے ہیں مجھے یہی دیکھو جو کئی روز تک تکلیف شدید ہی باقی رہے انتقال کر کے پہلو میں چلی گئی مگر الحمد للہ اب کچھ کام کر سکتا ہوں گو درد کسی قدر باقی ہے دعا فرماویں کہ خدا صحت کامل بخشے۔ (ابوالوفا)

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اپنا تیسرا بیٹا اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاپان روانہ کیا ہے۔

سشن جج الہ آباد نے جے۔ ایف وسٹن کو ایک بائیسکل چرانے کے جرم میں ۱۰ سال قید سخت کی سزا دی۔

چراپونجی میں جو آسام کی پہاڑیوں میں آباد ہے اور کثرت بارش کے لئے مشہور ہے ۱۴ جون سے پہلے تک ۲۴ گھنٹے میں ۱۹۔ انچ بارش ہو گئی۔

ملتان میں ایک بابو پکڑا گیا جس نے اپنے آپ کو انسپکٹر کارخانجات ظاہر کر کے ایک کارخانہ سے چالیس پچاس روپے وصول کئے۔ ملک محمد حیات خاں ای۔ اے۔ سی کی عدالت میں اسپر مقدمہ دائر کیا گیا۔

ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے جو تنگ پٹری کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لیکر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کی طرف سے توسیع کیا جائیگا اسکی تجویز طویل بحثوں کے بعد قطعی طور پر قرار پائی ہے۔ اننت ناگ یا اسلام آباد بھی اس سلسلہ میں لایا جاویگا۔

دینا ناتھ ایڈیٹر ہندوستان بھی گرفتار کر لیا گیا۔ جرم ناقابل ضمانت۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگی

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند سنت درج ہونگی۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

بس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم ...

نمبر ۳۶

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۱۲/

ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر۔ یوم جمعہ۔ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء مطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری

انجمن مصلح الاخوان

مسلمانوں کی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے کئے دن ان میں طرح طرح کے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ مذہبی اختلافات تو اس درجہ مضر نہ تھے۔ اگر ان کو اسی حد پر کہا جاتا جس پر وہ سلف سے خلف تک پہونچے تھے۔ مگر چونکہ ان اختلافات میں ذاتی رنجشوں کو ملایا گیا ہے اسلئے نتائج بد پیدا ہونے لگے مذہبی اختلافات کے علاوہ ذاتی کدورتیں اور رنجشیں آئے دن مسلمانوں کا ستیاناس کر رہی ہیں۔ نت نئے دن مقدمات دیوانی اور فوجداری کے ہنگامے قائم ہیں۔ ان حالات کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو آٹھ آٹھ آنسو نہ روتی ہو۔ کون دل ہے جو اس صدمہ سے نہ کڑھتا ہو۔ اسلئے میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جو ہمدردان قوم کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے کہ اس مرض کے علاج کے لئے ایک انجمن قائم ہو جو مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کیا کرے۔ اس کا فرض ہوگا کہ جہاں کہیں دو برادریوں میں یا دو شخصوں میں کسی قسم کی رنجش ہو تو اسکو مٹانے کی کوشش کرے۔

قومی طور پر تو اس کام کی جو ضرورت ہے وہ مخفی نہیں۔ مذہبی طور پر جو ہدایت ہے اس کے متعلق ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں:۔

الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین

یعنی حضور نبوت فرماتے ہیں کیا میں تم کو ایک ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز۔ روزہ اور خیرات۔ صدقات سے بھی افضل ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں حضور فرمائیے تو آپ نے فرمایا وہ کام باہمی اصلاح کرنا ہے۔

دیکھئے **اصلاح** کا رتبہ حضور نے کیا فرمایا۔ اور اسلامی کاموں کے لئے تو ہر جگہہ کم و بیش انجمنیں ہیں مگر اس ضروری کام کے لئے مخصوص کوئی انجمن نہیں اسلئے ایسی انجمن کا وجود نہ صرف امرتسر میں ضروری ہے بلکہ ہر ایک شہر۔ قصبہ اور دیہات میں بھی ضروری ہے۔ اس انجمن کا فرض یہ ہوگا۔ کہ کسی کے مذہبی امور میں مداخلت کرے بلکہ یہ ہوگا کہ مسلمانوں میں نزاعات اور بے جا شقاق کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اسلئے اسکے ممبر جملہ کلمہ گو مسلمان ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ لوکل ہمعصر **وکیل** اور **اہل فقہ** بھی اس کی تائید میں بہت کچھ لکھینگے

جو صاحب ایسی ضروری اور مفید انجمن کے ممبر بننا چاہیں وہ بہت جلد خاکسار

مرقع قادیانی ماہوار رسالہ ہے۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے۔ قیمت سالانہ عہ نمبر ۲ شائع ہو چکا ہے۔ منیجر مرقع قادیانی امرتسر

اصلاح دین ملک کارروائی شروع کیجائے
دلکار زقیر و اجتہو ہیچ استخارہ نیست

نیا بہتان

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

آجکل کے مناظرہ میں جہاں کئی ایک خوبیاں ہیں ایک سخت عیب یہ ہے کہ مخالفین کی نسبت بہتان لگا کر بعض لوگ فتحیابی چاہتے ہیں۔ مگر یہ عادت غالباً انہیں لوگوں کی ہے جو خود بھی جانتے ہیں کہ راست گوئی سے فتح نہوگی۔ جماعت اہلحدیث کی نسبت مدت تک یہ بہتان رہا کہ رسول اللہ کو نہیں مانتے۔ پھر جب پبلک نے اسکو بہتان سمجھا تو یہ مشہور کیا کہ درود نہیں پڑھتے۔ اسکو بھی جب پبلک نے محض فضول سمجھا اس سمجھا تو اب ایک نیا شگوفہ پیدا کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین نہیں مانتے۔ چنانچہ اخبار اہل فقہ ۲۸ جون میں امرتسری ایک مراسلت نکلی ہے جسکا شروع یوں کیا گیا ہے:۔

"اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۵ء میں دیکھا کہ آیت کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو یا رسول اللہ مگر رحمت واسطے تمام عالموں کے) میں لفظ رحمت کو اخبار مذکورہ بالا کے ایڈیٹر نے مفعول لہ بتایا جسکی غایت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کاملہ کی نفی کرکے آخرت کے لئے ذخیرہ تیار کریں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" اہل فقہ ۲۸ جون ۱۹۱۵ء

اس امرتسری تحریر کا تو رنج نہیں کیونکہ اس کے راقم کو اہلحدیث سے کئی ایک قسم کے رنج جمع ہیں۔ ممکن ہے انہی کا یہ نتیجہ ہو۔ رنج بلکہ تعجب ہے تو یہ ہے کہ عصر جدید کے الگ تھلگ رہنے والے قابل اڈیٹر نے بھی یہی عام بہتان اہلحدیث پر لگا دیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اخبار اہلحدیث امرتسر۔ اہل فقہ امرتسر۔ اصلاح سارن میں سے گوشہ جنگ جاری ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث نے ایک سوال کے جواب میں لکھدیا تھا کہ آنحضرت کو رحمۃ للعالمین کہنا غلط ہے اور قرآن کی آیت کے معنی یہ ہیں۔ خدا نے رحم کرکے ان کو بھیجا ہے کہ جو ان کی سچی پیروی کریگا اسپر رحم کیا جاویگا۔ نہ یہ کہ آپ کی ذات بابرکات تمام عالموں کے لئے خود رحمت ہے۔ اخبار اہل فقہ و رسالہ اصلاح نے اسپر سخت گرفت کی اور بجا اعتراض کیا۔ عصر جدید بابت جولائی"

تعجب اور افسوس کی وجہ یہ ہے کہ اہلحدیث کی جس عبارت پر جھگڑا ہے اسکو رسالہ اصلاح اور اہل فقہ نے خود نقل کیا ہے جس میں اس بہتان کی کافی تردید ہے۔ چنانچہ اہل فقہ ۲۸ جون کے پرچہ میں نامہ نگار مذکور خود اہلحدیث کی عبارت بایں الفاظ نقل کرتا ہے جو یہ ہے:۔

"ہاں یاد آیا کہ آپ نے ایک آیت بھی لکھی ہے ہم سمجھ گئے کہ یہ ہماری غلطی ہے کہ ہر ایک مشرکانہ عقیدہ پر جو پوچھے بلکہ تم نے یہ بھی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ چنانچہ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ حضور کی ذات بابرکات تمام عالم کے لئے رحمت ہے۔ اتنے مضمون سے کوئی ایماندار انکار نہیں کرسکتا مگر کہنا یہ ہے کہ آیت موصوفہ کا مطلب کیا ہے۔ نحوی قاعدہ کی رو سے آیت میں لفظ رحمۃ مفعول لہ ہے جسکی بابت نحویوں کا قول ہے کہ وہ حقیقتاً فاعل کی صفت ہوتا ہے جیسے ضربت زیدا تادیبا یعنی زید نے عمرو کو ادب سکھانے کی غرض سے مارا۔ اس مثال میں جیسے ضرب زید کا فعل ہے تادیب بھی زید ہی کا ہے"

اس عبارت میں جتنے حصہ پر ہم نے خط دیا ہے صاحب عصر جدید اور راقم مراسلت اگر غور اور انصاف سے دیکھتے تو کبھی یہ الزام اور بہتان نہ لگاتے جو انہوں نے لگایا۔ عصر جدید کی نسبت ہمیں گمان ہے کہ وہ باوجود وکیل ہائیکورٹ ہونے کے مخالف کے بیان سے متاثر ہوا ہے ورنہ آپنے اصلی عبارت اہلحدیث کی نہیں دیکھی۔

بات صرف یہ ہے کہ آیت کریمہ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ کے معنی نحوی قاعدہ کے مطابق کئے ہیں۔ ہماری تحقیق میں رحمۃ مفعول لہ ہے مگر صاحب مراسلت اسکو صحیح نہیں مانتا لیکن شکر ہے کہ اسی اہل فقہ کا بیلدار روی ہوشیار نامہ نگار اسی ۲۸ کے پرچہ میں دیانتداری کے ساتھ بہتان بازی سے بچکر اصل نزاع لکھکر ہماری ترکیب کی تصحیح اور صاحب مراسلت کی تردید کرتا ہے چنانچہ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے

"اس آیت کے متعلق ہماری آپکی اصل نزاع تو یہ ہے کہ لفظ رحمۃ کو آپ مفعول لہ بتلاتے ہیں اور میں مفعول سے اسکو حال قرار دیتا ہوں۔ آپ کی تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرسل ہونا لوگوں پر خدا کی رحمت ہے۔ اور میری پیش کردہ تفسیر کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے حضور کو عالم پر رحمت (ذو رحمت یا رحیم) بنایا ہے۔ نحوی قاعدہ سے دونوں ترکیبیں صحیح اور ہر دو تفسیریں ٹھیک ہیں کہ (شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالقادر صاحبان نے بھی

اسی کالم میں یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے جو علمی قاعدہ مفعول لہٗ کا لکھا ہے مجھے اس سے انکار نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں اہل فقہ کے امرتسری نامہ نگار کا جواب پھلواروی نامہ نگار نے کافی دیدیا ہے، اسلئے ہم زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ واقعی بات یہی ہے جو اس ہونہار نامہ نگار نے لکھی ہے کہ نزاع صرف ایک ترکیب نحوی میں ہے نہ کسی عقیدہ میں۔ جیسا کہ پہلے دونو صاحبوں نے سمجھا اور غلطی سے بہتان تک نوبت پہونچائی۔ جسپر ہمیں یہ کہنے کا موقع ملا ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

ہاں پھلواروی ہونہار نے جو ہم سے مطالبہ کیا ہے وہ بھی معقول ہے لکھتا ہے کہ:۔

"ہاں اگر آپکا یہ دعوی یا خیال ہو کہ بلاغت ومعانی کے قاعدہ سے یہی معنی (مفعول لہٗ) کو ترجیح ہے تو اس کے لئے دلیل کی ضرورت ہے ثبوت لائیے اور کوئی ایسی مثال مع ثبوت پیش کیجئے کہ کوئی ایسا لفظ جو بقاعدہ نحو مفعول لہٗ (یا حال) دونو بن سکتا ہو اسکو مفعول لہٗ قرار دینا اولی وارجح ہے"

پس اب ہمارے ذمہ صرف یہ ہے کہ ہم اپنی ترکیب کو راجح ثابت کریں۔

پس بغور سنئے۔ حال کی تعریف ہے کہ ما یبین ہیئت الفاعل او المفعول یعنی جو فاعل یا مفعول کی ہیئت بیان کرے وہ حال ہے۔ حال کی نسبت جمہور نحویوں کا مذہب ہے کہ مشتق ہونا چاہئے نہ کہ مصدر۔ شارح جامی نے بنا بر مصنف اگرچہ اس شرط سے انکار کیا ہے تاہم اتنا مانتے ہیں ان الاغلب فی الحال الاشتقاق یعنی اس میں شک نہیں کہ حال اکثر اوقات مشتق ہوتا ہے نہ مصدر نہ جامد۔ علاوہ اس کے مانا کہ حال مصدر بھی ہو سکتا ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مصدر بمعنی مشتق ہو کر حال بنیگا نہ بمعنی مصدری۔ چنانچہ تم نے خود ہی تسلیم کیا ہے کہ خدا نے حضور کو عالم پر رحمت۔ ذو رحمت یا رحیم بنایا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ مصدر کو بمعنی مشتق لینا مجاز ہے اور یہ تو عام قاعدہ مسلمہ ہے کہ مجاز بوقت تعذر حقیقت ہوتا ہے یعنی جب تک حقیقت ممکن ہو مجاز کا ارتکاب ناجائز ہے۔ علامۃ المجاز استحالۃ الحقیقۃ پس رحمت کا لفظ آیت کریمہ میں جب مصدر ہے اور اس کو بمعنی مصدری لیکر مفعول لہٗ بنانا آپ بھی جائز مانتے ہیں تو پھر مجاز کا ارتکاب بقاعدہ مذکورہ کی رو سے کیونکر جائز ہوگا۔ علاوہ اس کے

حال چونکہ عامل کے لئے ایک قید ہے اسلئے اس کی اصل یہ ہے کہ وہ منتقلہ ہوتا ہے اور آیت کریمہ میں حال منتقلہ ماننے سے لازم آئیگا کہ آنحضرت سے بعد ارسال رحمت کا وصف مسلوب ہو جس سے وہی خرابی آپ پر لازم آئیگی جو ہم پر بہتان لگایا گیا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ حال مستمرہ بھی ہوتا ہے مگر مستمرہ ہونا اُس کیلئے مجاز ہے نہ حقیقت۔ ورنہ اپنے عامل کیلئے قید نہ بن سکیگا۔ یہ ہے ہماری ترکیب کے رجحان کی دلیل۔ مختصر یہ کہ ہماری ترکیب میں نہ خلاف جمہور لازم آتا ہے نہ ارتکاب مجاز جو بوقت امکان حقیقت حرام ہے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ مفسرین کے دو قول ہیں لیکن کیا ہمارا حق نہیں کہ ہم اُن میں غور کر کے صحیح یا اصح قول کو اختیار کریں۔ اگر نہیں تو علوم کے حاصل کرنے میں کیوں وقت لگایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اپنے علم سے کام نہ لو صرف گذشتہ مفسرین کی کاسہ لیسی کرو وہ حقیقت میں یا تو علم سے آشنا نہیں یا اُسے ناقابل استعمال جانتے ہیں۔

اہل فقہ کے نامہ نگارو!

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم + لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

رہی یہ بحث کہ رحمت للعالمین میں العالمین سے کیا مراد ہے سو اسکی تحقیق کچھ مشکل نہیں اگر علما کی نوش اعتقادیوں سے نظر اٹھا لیجائے اور قرآن مجید کی اس مضمون کی تفسیر تلاش ہو تو بالکل سہل امر ہے۔ قرآن مجید کی سورہ توبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والاشان میں ارشاد ہے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ یعنی نبی ایمانداروں کے لئے رحمت ہے۔ ایک مقام پر فرمایا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا یعنی قرآن مومنوں کے لئے رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے سراسر نقصان ہے قرآن اور نبی اس صفت میں مترادف ہیں جنکے لئے قرآن رحمت ہے انہی کے لئے نبی رحمت ہے جنکے لئے قرآن موجب ہلاکت ہے انہی کے لئے نبی بھی موجب تباہی ہے پس قرآن کی تفسیر قرآن سے تلاش ہو تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ؎

مہتری در قبول فرمان ست
ترک فرمان دلیل حرمان ست

اہل قرآن

لاہور کے اہل قرآن مولوی صاحب سے ہم نے سوال کیا تھا کہ آپ نے جو حکم دے رکھا ہے کہ جو کوئی ہماری طرح نماز نہ پڑھے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ کسی اُمت میں یہ قاعدہ

اُن ... مرزائیون
... لگ گئے
... ہون ذ جموں
... یا د گجرات جہلم
... بلہ۔ لاہور امرتسر
... بالہ میرٹھ اور دہلی
... مرزائیوں کو مات کر دیا ہے
... انجیل مقدس اسلام
... شہادتیں مندرج
... حضرت عیسیٰ کے
... متعلق جو قصہ انجیلو
... شمعون ہنگاری
... اسلئے قدیمی مسیحی
... مسیحی یعنی مرزائی
... کر ہیں قیمت
... قدس سے انکار صلیب
... قبلہ ثانی
... مجید کا انجیل مقدس
... کرنا اور غلطیو نکو
... اسماعیل قربانی
... مسیح کا ختنہ کرانا
... مریم کی قابلیتو نکا
... نبی کا آنا
... غلط بیانی کا
...
... جسمیں انجیل
... خاتم النبیین
... بیان کیا ہے کہ
... محمدیہ کا۔
... جسمیں مرزا
... اظہار مختصر
... موعود ہونیکے ثبوت قیمت ۸ المشتہر عبد الواحد حاجی بابا ریفارمر۔ جموں۔

مقرر ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے پڑھو اور فلاں کے پیچھے نہ پڑھو۔ اس کا جواب آج تک نہیں آیا۔ مہربانی کر کے اس کا جواب عنایت کریں۔

آریوں کی خوشی سے ہمیں بھی خوشی ہے

آگرہ کے اخبار مسافر کے اڈیٹر پنڈت بھوجدت پر نفش نویسی کی وجہ سے گورنمنٹ کی طرف سے جن دنوں مقدمہ چلایا گیا تو پنڈت جی نے اس روز کو مبارک روز کہا تھا جس کی وجہ انہوں نے یہ لکھی تھی کہ آریہ سماج میں اس مقدمہ کی وجہ سے ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی۔ اسلئے ہم اس دن کو مبارک دن کہتے رہے۔ ہم نے انہیں دنوں لکھا تھا کہ آپ کی اس خوشی میں ہم بھی شریک ہیں۔ لیکن مقدمہ کے نتیجے پر مزید خوشی کا اظہار ہوگا۔ اسلئے فیصلہ کا انتظار رہا۔ الحمد للہ کہ انتظار رفع ہوا۔ آریہ گزٹ ۶ جولائی کے دیکھنے سے ہم کو جو رنج ہونا چاہیئے تھا وہ بپاس خاطر پنڈت جی خوشی سے بدل گیا یعنی پنڈت جی کو **ایک مہینہ کی سخت قید** ہوئی جس کی بقول آریہ گزٹ اپیل بھی نہ ہوگی۔

آج ہمارے لئے افسوس کا موقع تھا کہ ہمارا ایک سلانی مدمقابل ایک مہینے کے لئے ہماری نظر سے غائب ہوتا ہے مگر کیا کریں جس کی خاطر ہم نے رنج کرنا تھا۔ جب وہی اس دن کو مبارک روز کہتا تھا تو لاچار ہم بھی بقول ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جسمیں تری رضا ہے

مہوست مذکور کو مبارکباد کہتے ہیں۔ ہاں اتنا اور بھی عرض کرتے ہیں ؎

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

تقلید

(از جناب مولوی مولا بخش خان صاحب بہاری مقیم جمالپور ضلع مونگیر)

آج دو تحریریں دو شخصوں کی ایک محبوب شاہ حنفی اور دوسری محمد غوث حنفی کی جو پرچہ مورخہ ۱۸ اپریل اہل فقہ میں مندرج ہے میری نظر سے گذری۔ گو ان دونوں نام کے حنفیوں نے اپنے مقابلین اہل حدیث کو کلمات واہیات سے جو شان اہل علم سے بعید ہے بلکہ یہ کام رذیلوں اور نامہذبوں کے ہیں یاد کئے ہیں مگر ہم حتی المقدور ایسے کلمات نامہذب سے احتراز کریں گے صرف انکے دعاوی اور دلائل سے بحث کرینگے۔ ان دونوں صاحبوں نے جو دلائل پیش کئے ہیں وہ ہرگز ان کے مدعا پر چسپاں نہیں ہوتے بلکہ ان کے ہی مذہب پر ان کے زد پڑتے ہیں۔ سنو آپ تقلید کا معنی بیان کر کے (کسی کی بات بے دلیل مان لینا) اس کی دو قسم ہیں حرام اور واجب۔ حرام آپ نے اس کو لکھا ہے جو مقابلہ قرآن و حدیث کے آبائی رسوم کو پیش کرے مگر آپ نے آبائی رسوم کی تفصیل و تحقیق نہ کی جس سے یہ معلوم ہوتا کہ تقلید مروجہ رسوم آبائی میں داخل ہے یا اس سے خارج۔ اب مجھ سے سنئے یہ تقلید مروجہ جس میں اہل متعصب حنفیہ مبتلا ہیں منجملہ رسوم آبائی ہے کیونکہ جو بات دین میں بلا اجازہ شریعۃ غرا پائی جاوے اور وہ محدث ہو اور وہ بتقلید آباء کے چلی آوے وہ طریقہ رسم آبائی ہے۔ آپ اسی تقلید مروجہ کا ثبوت دیں کہ شارع اور بانی اسلام نے کس جگہ اس کی اجازت دی ہے اگر آپ نہ دیں اور ہرگز نہ دے سکینگے تو میں ہی آپ کی خاطر سے اس کا رسم آبائی ہونا دکھلاتا ہوں۔ غور سے سنو علامہ ابن امیر الحاج حنفی شرح تحریر میں جو اصول حنفیہ میں معتبر اور مستند کتاب ہے فرماتے ہیں ان القرون الماضیۃ من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ومفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا یفتی فی شیء من الاحکام الا بقولہ انتہی۔ مفاد عبارۃ مذکورہ کا یہ ہوا کہ تقلید شخصی کی حرمت پر اجماع ہے۔ کہئے اب بھی تقلید شخصی کے رسوم آبائی ہونے میں کسر ہے اگر کچھ کسر باقی ہے تو اور سنئے۔ آپ کے مستند مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں تحت آیت مَآ اَلۡفَيۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا کے فرماتے ہیں۔ دریں آیت اشارہ است بابطال تقلید و طریق الخ اور آپ کے مستند مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فوز الکبیر میں فرماتے ہیں۔ اگر نمونہ یہود خواہی ببینی علماء سوء را کہ طالب دنیا باشند و خو گرفتہ بتقلید سلف و معرض از کتاب و سنت و تعمق و تشدد و استحسان عالمے را مستند ساختہ از کلام شارع معصوم بے پروا شدہ باشند و احادیث موضوعہ و تاویلات فاسدہ را مقتدا ساختہ باشند تماشا کن کانھم ھم انتہی یعنی اگر نمونہ یہود دیکھنا ہو تو ان مقلدین کو دیکھ لو۔ اگر آپ کی نیوش ہو سکے نہ حق پوش تو ان اقوال کو بغور سمجھکر اس تقلید مروجہ کو رسم آبائی بلکہ رسم یہود سمجھکر اپنے ہی اس کلام مندرجہ اہل فقہ (کہ کتب فقہ و تفاسیر وغیرہ میں اسی تقلید کی مذمت مذکور ہے) قابل ذم سمجھکر تقلید سے دست بردار ہو کر متبع سنت ہو جاوینگے ورنہ اپنے منہ سے مذموم ٹھیرینگے۔

اور دوسری قسم تقلید کی نسبت آپ یہ فرماتے ہیں کہ بحکم آیت فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے کسی عالم سے مسئلہ پوچھکر اسپر عمل کرنا واجب ہے میں کہتا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ یہ آیت بیان حکم تقلید میں وارد ہے یا نہیں۔ اس سے تقلید شخصی کا ثبوت نہیں ہوتا ہے جسکو مدعی آجکل کے حنفی ہیں۔ مفاد آیت سے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اہل علم سے بوقت لاعلمی کے پوچھ لو جیسا تخصیص کسی شخص کی نہیں بلکہ بصورۃ تخصیص کے تعمیم کو محض قیاس ورائے سے خاص کرنا آیت کو منسوخ کرنا ہے اور یہ باطل ہے۔ دیکھو اپنا اصول فقہ۔ علاوہ اس کے اس آیت سے جو تقلید کا حکم نکلتا ہے وہ جاہل کے لئے ہے۔ پھر آپ لوگ یعنی مذہب حنفی کے مولویوں کو تو غیر مقلد ہونا چاہئے مولوی ہوکر جو تقلید کرتے ہو تو وہ آیت سے نہیں معلوم ہوتا۔ اب دو ہی صورۃ ہے یا تو علماء مذہب حنفیہ آج سے غیر مقلد ہو جاویں ورنہ اپنے جہل کے مقر ہوں۔ لطیفہ۔ حنفیہ اپنی دلیلوں میں قران اور احادیث نقل کر کے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہتے وہ سکتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں۔ کیونکہ غیر مجتہد کو تقلید واجب ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ قران وحدیث ہم نہیں سمجھتے۔ کیا طرفہ تماشہ ہے کہ قران وحدیث سمجھتے ہی نہیں ہیں اور پھر قران وحدیث کو اپنے خصم کے مقابلہ میں بے سمجھی سے پیش بھی کرتے ہیں۔ بھائی بڑے شیر بہادر ہو کہ عقل ونقل دونوں سے لڑتے ہو۔ اقرار بھی کرتے ہو اور انکار بھی کرتے ہو۔ اگر یہ کہو کہ ہم جو کچھ قران وحدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ اس بنا پر ہے کہ امام اعظم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ یہ محض کذب ہی اس جگہ صرف آپ سے اسی قدر سوال ہے کہ آپ کے امام ہمام نے آیت فاسئلوا اھل الذکر کا یہ مطلب کس جگہ لکھا ہے۔ اگر ثبوت نہ دیسکو تو اسی طرح اور آیات واحادیث کے سمجھنے کا حوصلہ کر کے عامل بالحدیث ہو جاؤ اور یہ عار تقلید کا گلے سے نکال ڈالو۔ آپ فرماتے ہیں۔ اور یہ تقلید غیر مجتہد کے لئے بدلائل عقلیہ ونقلیہ واجب العمل ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ غیر مجتہد کے تحت میں دو فرد ہیں۔ ایک عالم غیر مجتہد اور دوسرا عامی جاہل اگر آپ کا مطلب دونوں سے ہے تو غیر مجتہد عالم کی تقلید کے وجوب کو آیت مستدلہ آپ کی فاسئلوا اھل الذکر اٹھا دیتی ہے کیونکہ شرط ان کنتم لا تعلمون سے وہی لوگ سوال کے حکم میں شامل ہونگے جو جاہل ہیں نہ عالم کما لا یخفی علی اللبیب اور اگر آپ غیر مجتہد عالم کو عالم نہیں سمجھتے ہیں تو البتہ زیر حکم آیت کے داخل ہونگے۔ مگر آپ لوگ عالم نہیں ٹھہرینگے۔ پھر آپ لوگوں کو کوئی عالم نہیں کہیگا اور مقلد مولویوں کو جاہل کہنا ہے تو آپ لوگ بہت خفا ہوتے ہیں۔ دیکھو اب مولوی مقلدوں کو کوئی جاہل کہے تو خفا نہ ہونا بلکہ بسر وچشم قبول کر لینا۔ آپ نے جو تقلید کے وجوب پر دلیل قائم کی ہے گو وہ طول طویل ہے مگر خلاصہ اس کا یہ ہے کہ (اس تقلید میں ایک قوت مقناطیسی رکھی گئی ہے جو کہ ہر غیر مجتہد سلیم الفطرۃ کو اپنی طرف کھینچ لانے پر مجبور کرتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کی فطرۃ میں تقلید کا مادہ موجود ہم دیکھتے ہیں) آپ نے جب تقلید کے فطرتی ہونے پر یہ حجت قائم کی کہ انسانی فطرت میں تقلید کا مادہ ہم موجود دیکھتے ہیں تو غیر مجتہد کا قید لگانا گویا مجتہد کو اس فطرۃ سے علیحدہ کرنا ہے اور اس میں اس فطرۃ کا مادہ موجود ہونا آپ تسلیم نہیں کرتے ہیں تو یہ فطرۃ مادہ انسان کا نہیں ٹھیرا ورنہ یہ تخلف بعض افراد کا کیسا۔ پس یہ دلیل عقلی آپ کے ہی بیان سے منقوض ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر اس کا فطرتی ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو اس سے یہ کیونکر لازم ہوتا ہے کہ یہ تقلید اللہ تعالے کے دین میں صحیح اور قابل تسلیم ہو اور کسی کے قول کو بلا حجت تسلیم کر لینا مستلزم اس کے وجوب کا ہو۔ دیکھو اگر کسی نے کسی کے قول کو مان لیا تو یہ تقلید اس کی اس کے اعلم کے قول کے تسلیم کرنے میں اسکو مجبور نہ کریگی۔ اور اس کی یہ تقلید حجت وبرہان کے ترک کو مستلزم ہوگی۔ وھو قبیح عند اہل العلم وسلیم الفطرت۔ پس اس تقلید ہی نے آپ کی تقلید کی لید نکالدی۔ علاوہ ازیں ہر ایک مذہب کا مقلد اپنی تقلید مذہبی میں آپ کی اس تقریر کو جاری کر کے اپنی تقلید کا وجوب ثابت کریگا۔ پھر تو شرک وکفر وغیرہ اعمال قبیحہ جو تقلیداً کئے جاتے ہیں وہ سب آپ کی اس دلیل سے واجب ہو جاوینگے۔ اب آپ کا شعر منقولہ تھوڑے تغیر کے ساتھ کیا ہی آپ کے حسب حال موزون ہو گیا ؎

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم — یہود وہمی وکفار شد مست

یہ تو آپ کی دلیل عقلی کا نتیجہ ہوا جس سے کفر وشرک وغیرہ کے گھر آباد ہو گئے۔ اب آپ کی دلیل نقلی کا تار وپود کھولا جاتا ہے بغور سنو حدیث ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا سے آپ نے استدلال تقلید کے وجوب پر کی ہے اولاً تو آپ نے لفظ حدیث کو غلط نقل کی ہے جو بقاعدہ عربیت بھی غلط ہے۔ یعنی الی جحرھا کو الی الجحرھا بنایا ہے۔ دوم اس حدیث سے تقلید کا وجوب کیونکر ثابت ہوتا ہے کیا کسی جگہ کی خیریت وافضلیت اس جگہ کے تمامی امور

کو واجب کردیتی ہے۔ توپھر توکہ و مدینہ وغیرہ میں جتنے امور مروج ہیں سب ہی واجب ہونگے۔ ولاریقل بہ سفیہ آپ کے اس اجتہاد ناسداد سے وہ سب امور سنن و مستحبات و مباحات جو فقہ میں مندرج ہیں اور امام اعظم اس کے قائل ہیں اور ملک حجاز میں مروج نہیں وہ سب گاؤخورد دریابرد ہوگئے۔ اُن سب مسائل کو آپ ترمیم فرماکر فقہا اور کتب فقہ کی غلطی کا ایک اعلان کردیجئے یہ جواب تو آپ کے فہم کے موافق و مطابق ہے۔ ورنہ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ملک حجاز ہر زمانہ میں دینداری کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ حدیث میں سید المرسلین آئندہ زمانہ کے لئے یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ملک حجاز دین کی روشنی سے منور ہوگا۔ اور تمامی ملک سے دین کی روشنی رفوچکر ہوجائیگی۔ اگر آپ کے نزدیک یہی زمانہ مراد ہے تو آپ کو اپنی بیدینی کا اقرار کرنا پڑیگا کیونکہ مضمون یہ ہے کہ دین حجاز کی طرف ایسا سمٹ جائیگا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں۔ پس دین سمٹکر حجاز کی طرف چلاگیا اور آپ کے پاس دین نہ رہا۔ اور آپ نے جو حدیث مذکور سے مراد لی ہے محققین علماء حنفیہ اسکو تسلیم نہیں کرتے ہیں بلکہ اسکی تردید فرماتے ہیں سنو علامہ عینی حنفی شرح بخاری میں فرماتے ہیں قال الداؤدی کان ھذا فی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقرن الذی کان فیہم والذین یلونہم خاصۃ لانہ کان الامر مستقیما وقال القرطبی فیہ تنبیہ علی صحۃ مذھبہم وسلامتہم من البدع وان عملہم حجۃ کما رواہ مالک قلت ھذا انما کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین الی انقضاء القرون الثلاثۃ وھی تسعون سنۃ اما بعد فقد تغیرت الاحوال وکثرت البدع خصوصا فی زماننا ھذا علی ما لا یخفی انتہیٰ

یعنی داؤدی نے کہا کہ یہ فضیلت رسول اللہ صلعم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں تھی کیونکہ اسوقت دین کا حال اچھا تھا اور قرطبی نے کہا کہ اس حدیث میں تنبیہ ہے اس بات پر کہ مذہب اہل حجاز کا صحیح ہے اور بدعت سے سالم ہے اور اُن کا عمل حجت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بات خاص رسول اللہ صلعم اور صحابہ کے زمانہ میں تھی جب تک قرون ثلثہ تمام ہوئی اور وہ نوے ۹۰ برس ہیں اور بعد قرون ثلثہ کے حالات بدل گئے اور بدعتیں پھیل گئیں خاصکر ہمارے زمانہ میں انتہی اور ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں ولا ادرک الاولون ما ادرکہ الآخرون کما علیہ اھل زماننا الغافلون لحکما بحرمۃ المجاورۃ فی الحرمین الشریفین من شیوع الظلم وکثرۃ الجہل وقلۃ العلم وظہور المنکرات وفشو البدع والسیئات واکل الحرام والشبہات انتہیٰ

یعنی اگلے لوگ پچھلوں کا حال دیکھتے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے غافلوں کا حال ہے تو بلاشک وہ حرمین میں رہنے کو حرام کہتے کیونکہ ظلم اور جہالت اور کم علمی اور گناہ اور بدعت اور حرام خوری کثرت سے جاری ہے۔ یہ دو ہمارے پاس دو شاہد عادل محقق حنفیہ سے یعنی علامہ عینی حنفی اور ملا علی قاری حنفی مکی ہیں جو اس حدیث سے ہمارے مخاطب کے استدلال کو غلط بتلاتے ہیں اور اس کو ڈانٹ دکھلاتے ہیں کہ حرمین شریفین میں بدعت وغیرہ کی کثرت ہے پھر وہاں کا فعل کیونکر حجت ہوسکتا ہے کیا اب بھی کوئی منصف حنفی مدعی ڈگری نہیں دیگا۔ اور ہمارے مخاطب کے دعویٰ اور دلیل کو جو اس کے دعویٰ پر چسپاں نہیں ہے خارج نہیں کریگا۔ (باقی آئندہ)

ڈاکٹر وید حکیم صاحبان کی خدمت میں اپیل

اسوقت میرا یہ مطلب ہے کہ میں ایک رسالہ لکھ رہا ہوں جسمیں پبلک کی نہایت مفید نسخہ جات لکھی جاوینگی اور وہ بالکل مفت تقسیم کیا جاویگا۔ جن وید حکیم یا ڈاکٹر صاحبان نے ۹۰ فیصدی سے زیادہ صحت کرنیمیں شہرت حاصل کی ہے اُن سے خط و کتابت کر رہا ہوں جولا ہے گو نزدیک ہیں انکے پاس با جو نسخہ جات میں بخل کرتے ہیں انکے پاس خود جاؤنگا اور اسطرح سے تمام نسخہ جات اکٹھے کرونگا۔

جو صاحب اسکو پڑھیں۔ اگر اُن کے پاس کوئی نسخہ نہایت ہی مفید ہے۔ وہ براہ مہربانی مجھکو لکھیں۔ دیگر ناظرین سے درخواست ہے کہ ان کی ہاں جس جس حکیم وید یا ڈاکٹر نے شہرت حاصل کی ہے یا جس صاحب کے پاس اسکے واسطے نہایت اعلیٰ نسخہ ہے ان سب کا نام میرے پاس لکھدیں میں اُنسے درخواست کرونگا کہ تباہ ہوتی ہوئی ہندوستانیوں کی خاطر اسکو لکھدیں۔ آپ صاحبان میں سے بھی جس جس صاحب نے جو دوائی یا نسخہ مفید پایا ہے وہ براہ مہربانی اطلاع بخشیں۔ یہ رسالہ جلد تیار کیا جاویگا اور ہزاروں بلکہ اگر ہوسکا تو لاکھوں کا پیاں چھپواکر مفت تقسیم کیجاوینگی کوشش کیجاویگی کہ مختلف زبانوں میں اسکو نکالا جاوے اسکو واسطے بھی مجھکو مدد کی ضرورت ہے جسکیواسطے یہ عرض کرونگا۔ ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر اخبار دیش اوپکارک لاہور

ایڈیٹر۔ امید ہے کہ ناظرین حکما و ڈاکٹر صاحبان اس اعلان کیطرف دل سے متوجہ ہونگے۔ چوحق بر تو باشد تو بر خلق باش

عیسائیوں کے نبی کی خبر

ڈیفنس اسلام کی سیالکوٹ، وزیرآباد، راولپنڈی گجرانوالہ، جالندھر، لدھیانہ کی عیسائیوں نے ڈیفنس اسلام حصہ اول کی صداقت میں ہے میں بیان کرتی ہے صلیب دیئے جانیکے میں درج ہے وہ اصل کی صلیب دیئے جانیکا یعنی عیسائی اور بالکل گمان کی پیرو مورچے انجیل تردید تثلیث جو شہرہ نسخے قرآن کی بیانات کی کیسی صحیح کرنا اور حضرت یحیٰ جانا حضرت کا انجیل مقدس میں ذکر درج نہ ہونے اور ان کا کفنے کو دن گونگا رہنے دور ہونیکا ثبوت قیمہ مورچہ وہم مرزا مقدس سے محمد صلعم کے ہونیکے تیرہ ثبوت اور جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے اکیسواں جھوٹا نبی ہونے غلام احمد کے نبی نہ ہونے اور الہامی ہونیکے منجانب اللہ نہ ہونیکے بیس ثبوت اور مختلف قسم کے بائیس عقیدوں کے باطل ہونیکے ثبوت ہیں قیمت ۸/ چھوند رباط ۱۲/ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے اور مرزا غلام احمد کے مہدی

آٹا پیسنے کی مشین آہنی کماد پیڑنے کے بیلنے آہنی۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں

بوسۂ قبر

یا ایہا الناظرون! پرچہ اہل فقہ مطبوعہ ۔ صفر میں ایک مضمون میں نے دیکھا جس میں قبر کو بوسہ دینے پر بحث کی گئی تھی گو تا مضمون نگار حسن پھلواری صاحب کے طرز تقریر پر ہمیں سخت تعجب ہے کہ آپ نے اس مسئلہ پر ایسی بحث کی ہے جس سے جواز اسکا ثابت ہوتا ہے مگر پھر آپ لکھتے ہیں :-

"یہاں مجھ اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسۂ قبر کوئی ضروری و مسنون و مستحب شئی ہے اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ بوسہ قبر مطلقاً جائز ہے" (اہل فقہ مورخہ ۲۲ مارچ)

تو پھر جناب بوسۂ قبر کیا ہے عجب بات ہے نہ ضروری ہے نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ مطلقاً جائز تو پھر کیا بلا ہے ۔ جب اتنی بات جناب سمجھ چکے تھے کہ بوسۂ قبر نہ مسنون ہے نہ مستحب نہ جائز تو پھر اتنی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت کیا پڑی تھی ۔ جو فعل خود آپ کے نزدیک نہ مسنون ہے نہ جائز وغیرہ ۔ تو اسپر عمل کرنا روا نہیں ہوگا جب عمل روا نہیں تو ایسے بُری فعل کا رواج دینا عام میں ظاہر کرنا ہی کسقدر برا ہے افسوس صد افسوس ۔ جب عالم ہو کے کہلا کے لیے ضعیف ضعیف باتوں کو جس میں بعض علماء موافق ہیں تو اکثر مخالف ظاہر کرکے عوام کو بہکایا تو اب مسلمانوں میں توحید کیسی پھیلیگی اور کیا ہوگا ۔ عموماً مشائخوں اور علماء کی یہی حالت ہوگئی ہے خدا بچائے آہ

~ مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی + ازیں آئین بد دینان پشیمانی پشیمانی

افسوس ~ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔ دوست حسن پھلواری صاحب خود آپ کے مذہب کے اکثر علماء اس سے منع کرتے ہیں پھر آپنے اپنے مذہب اور اپنی کتب کے خلاف کیسے لکھا اور جو بعض علماء نے اسکو جائز رکھا ہے یا تو وہ غلطی کرگئے ہیں کیونکہ اصولی مسئلہ ہے المجتہد یخطی ویصیب ۔ اس قول کے مطابق زلّت سے نہ کوئی عالم چھوٹا ہے نہ کوئی مجتہد (الا کلام رسول اللہ وقولہ) یہ تو ہمارا جواب آپ کے تمام مضمون کا ہے کہ ایسی باتیں بصرف علماء کی زلّت سے ہیں کوئی حدیث صحیح متواتر اس پر شاہد نہیں مگر آپنے مسند امام احمد کی حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن مروان نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنا منہ رکھے تھے مروان نے کہا اے شخص کچھ جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے ۔ (اور وہ منہ رکھنے والے ابو ایوب صحابی تھے) الخ گو اس حدیث کو اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے جنہیں سے امام نسائی بھی ہیں مگر تاہم اس حدیث میں ایک صحابی کا فعل ہے اور اب اس حدیث کو سنکر آپ کیا کہیں گے جس میں صاف خود آنحضرت کے قول مبارک سے اس فعل کے

افعال کا منع آیا ہے دیکھو کیسی کھلی حدیث ہے عن انس ابن مالک قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ ای صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم ترجمہ حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول کوئی ہم میں ملتا ہے اپنے بھائی یا آشنا سے تو کیا اس کی تعظیم کو جھکنا چاہیے آپ نے فرمایا نہیں ۔ پوچھا کیا اس سے معانقہ کرنا اور اسکو بوسہ دینا فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا اسکا ہاتھ پکڑکر مصافحہ کرنا ۔ آپنے فرمایا ہاں (ترمذی) اب آپ بتلا سکتے ہیں کہ آنحضرت نے جھکنے سے کیوں منع کیا (اسکی وجہ ہماری آخری تقریر میں ابھی انشاء اللہ معلوم ہوگی) خیر چلیئے ۔ پیارے ناظرین اور پیارے دوستو! سمجھ کہہ سکتے ہو جب اس حدیث کے مطابق (انحناء) احیاء کے لئے تک جائز نہیں ۔ تو کہا یہ جائز ہو کہ انحناء کرتے ہوئے بوسہ دیں اور بوسہ دیتے وقت سجدہ کی شکل ہو جائے (اللھم احفظنا) دوسرے صحیحین میں دیکھو خود حضرت عمر نے ایک مسنونہ فعل حجر اسود کے بوسہ پر کتنی کراہت ظاہر کی ہے کجا یہ کہ ایک غیر مسنونہ ۔ غیر مستحب ۔ غیر ضروری (بقول آپ ہی کے) فعل کو اکرہ اور اشبہ بالشرک نہ خیال کریں یہانتک تو احادیث سے ہم نے کام لیا مگر اب علماء کے اقوال سے اسکی ممنوعیت دیکھئے ۔ احیاء العلوم میں ۔ . . . امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مس المشاھد وتقبیلھا من عادۃ الیھود والنصاریٰ ترجمہ قبروں کو چھونا بوسہ دینا یہود ونصاریٰ کی عادت ہے ۔ استغفر اللہ ۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے **تفہیمات** میں ہے من ذھب الی بلدۃ اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما شابھھا لاجل حاجۃ یطلبھا فانہ اثم اثما اکبر من القتل والزنا لیس مثلہ الا من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعو اللات والعزیٰ ۔ ترجمہ جو کوئی اپنی کسی حاجت طلبی کے لئے اجمیر یا سالار مسعود غازی یا مثل اس کے اور کسی قبر کیطرف جاوے تو اسکا گناہ قتل وزنا کے گناہ سے بڑھکر ہے اور اسکا حال مخلوق پرستوں کے حال کے مطابق ہے یا لات اور عزیٰ (کافروں کے بت) کے پجاری کے برابر ہے ۔

صاحبو! انصاف سے کہو جب قبر کی طرف حاجت کے لئے صرف جانا ہی زنا سے بڑھکر گناہ ہے تو کجا یہ کہ جاکر قبر کو بوسہ دینا جائز ہو اور گناہ نہو ۔ اگر یہاں آپ کہینگے کہ بغیر حاجت طلب کرنے کے جائز ہے تو جناب قصور معاف ۔ یہود ونصاریٰ

الہامات مرزا ۔ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح وبسط سے کی گئی ہے ۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت کی ٹانگیں توڑ دینے اور اسکی چولیں ڈھیلی کرنے کو کافی ہے قیمت ۵/ منیجر اہلحدیث امرتسر

بھی تعظیم ہی سمجھ کر پرستش کرنے لگے ہیں اور اُن سے حاجت طلب کرتے - پہلے پہل شیطان ایسی باتوں کو سوجھاتا ہے کہ اس میں کیا قباحت ہے یہ کیا بُرا ہے پھر اس سے بڑی کام کرواتا ہے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) جن باتوں سے شرک پیدا ہونیوالا ہے اُنکا انسداد بھی ایک امر شرعی ہے نہ اُسکی ترغیب جیسے حضرت عمر نے اُس درخت کو جہاں حضرت نے بیعت لی تھی پرستش کے خوف سے اکھڑوا دیا تھا - آہ اگلے لوگوں کے کیا اچھے طور تھے دیکھیے زمانہ کیا ہو گئے افسوس عظامہم بالیۃ ودیارہم خالیۃ رسومہم تدعفت وجسومہم قد انطفت حتے ما بقی منہم احد - شعر

تبدلہم ایام البلاد تبدلات ✦ وذرۃ ہم ریب المنون فغرقوا

ایسے ہی اصحاب اور ایسے ہی علماء کی کوشش سے توحید روم سے شام تک پورپ پہنچی - نہ ان حضرات کو اپنی نام وری مقصود تھی نہ ہی انکو ضد اور ہٹ سے کام (رحمہم اللہ تعالی اجمعین) مگر آجکل کے علما . . . . یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے ضعیف ضعیف باتوں سے نافہم بے علم لوگ دہوکا کھا جائیں گے اور علاوہ بر آں ایک فعل کو باوجود ضروری نہ جاننے کے مشتہر کرنا تو سخت نادانی ہے - کیا جناب عالی! آپ کتب فقہ کو بھی بالائے طاق رکھدیتے ہیں اور آپ کے علماء کو دیکھیے کیا کہہ رہے ہیں - کیا آپ وہی حضرت نہیں جو اہل فقہ کے پہلے پہلے نمبروں میں ایک نمبر میں یہ درج کروایا تھا کہ اہل حدیث اسی وجہ سے اہل حدیث نہیں ہیں کہ سماع موتی - توسل - استمداد کے قائل نہیں اور حالانکہ احادیث میں یہہ سب ہے (خیر ہمنے اسکا معقول جواب اہل حدیث کے کسی نمبر میں بایں عنوان (سماع موتے - توسل - استمداد ثابت نہیں) دیا تھا اور اسکا رد کتب فقہ اور احادیث سے کیا تھا - باوجود اسکے کہ آپکا دعوی حنفی المذہب ہونیکا ہے مگر سماع موتی - توسل - استعانت کو جایز بنایا تھا اور حنفی المذہب ہیں نہ سماع موتے ہے نہ استعانت وغیرہ - اسی طرح اب بھی آپنے اپنے مذہب اور کتب اور اپنے علماء کے خلاف کیا ہے - اب خبردار طوالت کے خوف سے کہیں تو مختصر عبارت لکھدیتے ہیں اور جہاں عربی یا فارسی عبارت اصل کتب میں طول تھی اسکا مختصر ترجمہ لکھدیتے ہیں اور کتب کے نام بھی لکھے جائینگے جسکو خواہش ہو ان کتب کا ضرور مطالعہ کرے تاکہ اس مسئلہ کی پوری تحقیق معلوم ہو سکے -

(۱) درمختار میں لکھا ہے کہ زمین بوسی حرام ہے طحطاوی نے اسکی علت یہ بتائی ہے کہ اس میں سجدہ غیر خدا کی صورت معلوم ہوتی ہے اور یہ عین المحیات صفحہ ۱۹ میں بھی لکھا ہوا ہے - اب بتاؤ سجدہ غیر خدا شرک ہے یا نہیں - جب زمین بوسی سجدہ غیر خدا کے مشابہ ہے تو کیا بُرا کیا سید الالقاب مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو قبر بوسی کو مشابہ بشرک کہا (دنا نام ذلک تفصیل)

(۲) شیخ نور الحق ابن شیخ عبد الحق صاحب حنفی دہلوی رسالہ جنائز میں لکھتے ہیں "دست نہد بر قبر و مسح نکند و بوسہ ندہد و منحنی نشود و بخاک نمالد کہ این عبادت نصاری است کذا فی عامۃ الکتب" ترجمہ - کوئی شخص قبر پہ ہاتھ نہ رکھے مسح نہ کرے قبر کو بوسہ نہ دے جھکے نہ خاک ملے - یہ سب عبادت نصاری کی ہے اسی طرح ہے عام کتابوں میں " پھر اس عبارت کے بعد مولوی اسمی صاحب کے سفینۃ النجات اور شیخ عبد الحق صاحب کے ترجمہ مشکوۃ سے بوسہ قبر وغیرہ کی ممانعت بتلائے ثابت کئے ہیں اور پھر مختصر الفلاح نووی اور لباب المناسک اور شرح عین العلم و رسالہ ملا علی قاری کی عبارت لکھے ہیں - جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بوسہ نہ لیوے قبر شریف کی زیارت کے وقت دیوار کا اور نہ اُسکو چھوے کیونکہ وہ خاصہ بعض ارکان کعبہ کا ہے مثل حجر اسود کے اور نہ جھکے اور نہ طواف کرے اس لئے کہ طواف خصیصہ کعبہ شریف کا ہے اشئے یہ سب حرام ہیں اور یہ جو انبیا اور اولیا کے قبروں کے گرد جو جاہل پھرتے ہیں گو وہ اصل میں مشایخ و علما ہوں انکے کرنیکا کچھ اعتبار نہ کرے اور نہ جھکے اور نہ زمین بوسی کرے کیونکہ یہ سب بدعت غیر مستحسن مکروہ ہے اور سجدہ جو ہے اُس کے حرام ہونے میں کچھ شک ہی نہیں - پھر اسی قبر بوسی کے بدعت مکروہ تحریمی ہونے پر قول زمخشری اور مستملی اور شرف کا لائے ہیں مستملی کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ قبر کے بوسہ دینے - سجدہ کرنے وغیرہ میں کوئی حدیث ہے نہ آیت اور نہ سنت ہی اور نہ کوئی اثر صحابی کا اور نہ اس باب میں کوئی قول امام معتبر کا ہے اور بوسہ دینا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے ثابت ہی نہیں (اس عبارت کو غور سے دیکھو اور ضرور رسالہ جنائز کا مطالعہ کرو) تو پھر سب حال کھل جائیگا - اور پھر اکثر علماء کے اقوال سے اسکا رد پاؤگے -

(۳) اور سنو (۳) مدارج النبوۃ میں ہے اور اُس کی عبارت یہ ہے "بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آنرا و کلہ نہادن حرام و ممنوع ست و در بوسہ دادن قبر والدین روایت فقہی میکنند و صحیح آنست کہ لا یجوز ست" ترجمہ - قبر کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا کلہ رکھنا حرام ممنوع ہے اور جو روایت فقہی ہے کہ قبر والدین کو بوسہ دینا یہ جائز نہیں ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ یہ جائز نہیں -

فتوحات اہلحدیث - جسمیں ... پنجاب - اودھ - بنگال اور ہندوستان کی عدالتوں میں اہلحدیث کی ... قیمت ۸
منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

اور سنو: ابن الحاج اپنی کتاب مدخل نام میں بنائے قبر کے گرد پھرنے ہاتھ لگانے کپڑے اس پر ڈالنے سے منع کر کے کہتے ہیں کہ یہ سب بدعت ہے کیونکہ تبرک تو تابعداری سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتا ہے (اور جو اہوار کے تابع ہیں) ایسے کاموں سے - اور نہ تھی پرستش بتوں کی اگلے کافروں میں مگر اسی تعظیم اور تبرک سمجھنے کی وجہ سے اور اسی واسطے مکروہ کہہ گئے ہیں اکثر علماء کعبہ کی دیوار کو یا مسجد کی دیوار کو یا قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر چومنے سے - انتہیٰ

غور کی جا ہے علماء سلف کی کتنی احتیاط تھی کہ وہ دیواروں کعبہ بلکہ قرآن شریف تک چومنے سے منع کر گئے تو جناب قبر کا بوسہ کب اور کیسا روا ہوگا ناظرین تمکین انصاف آگین ان اقوال کو غور سے دیکھیں اور سمجھیں - ان اقوال میں بعض علماء کے قول سے بوسہ قبر حرام معلوم ہوتا ہے اور بعض کے قول سے بدعت وغیرہ - پھر مولوی ثناء اللہ صاحب حامی کتاب وسنت ماحی شرک وبدعت نے کیا انوکھی بات کی جو اسکو مشابہ شرک کہا اور جو آپ کو غضب میں ڈالا مولوی صاحب ثناء اللہ ہمت نے خوب کیا جو مشابہ شرک بتایا - سنو! ہم اس کی وجہ بتاتے ہیں - حدیث بالا جو ہم نے نقل کیا ہے اُس میں انحناء منع آیا ہے اور علماء نے بھی اس سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ یہ مثل رکوع کے ہو جاتا ہے اور رکوع اور سجود خاص خدائے وحدہ لاشریک لہ کیلئے ہے اور شرک کی تعریف یہ ہے کہ ذات وصفات میں غیر خدا کو شریک کریں - ایک صفت جو خاص خدا ہی کے لئے مخصوص ہے اور ایک عمل جو خاص خدا ہی کے لئے خاص ہے پھر اُس عمل میں غیر کی شرکت کیا شرک نہیں - کیا آپ کو اس کے شرک ہونے میں شک ہے - جب بوسہ قبر کو دیا جائیگا تو سر قبر پر رکھنا پڑیگا اور انحناء مثل رکوع ضرور ہوگا - اور یہ کچھ سجدہ اور رکوع سے کم نہیں اور سجدہ اور رکوع خاص خدا کے لئے ہے - اب فرمائیے کیا مشابہ شرک کہنا بُرا ہوگیا - لیجئے میں اشبہ بالشرک کہتا ہوں - صاحبو! اب ہم انجم اور وطن کی مخالفت پر پوری تصدیق کرتے ہیں اور پھر اسکو سچ جانتے ہیں جو وطن انجم کی عبارت سے مفہوم ہوتا تھا کہ اہل فقہ سے شرک ترقی پر ہے - غضب تو یہ ہے جس احتیاط کو علمائے سلف کام میں لاتے تھے چند علماء کے اقوال تو پیش کر دئیے ہیں مگر جو اکثر آن گنت علماء نے اسکو منع کہا ہے حرام بتایا ہے اُسکا خیال ہی نہ کیا رہا - حدیث صحیح سے تو آپ قیامت تک اسکا جواز نہ نکال سکینگے اور جو حدیث مسند امام احمد کی نقل کی ہے اُس میں اکثر محدثین کو کلام ہے پھر یہ حدیث ضعیف قابل تمسک اہل سنت الجماعت اہل حدیث کے کیسے ہوگی - ذرا سنبھل کر تقریر فرمایا کیجئے - غضب غصہ کی کوئی بات نہیں ــــ

ہر آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال -

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

ویدسی عجیب قسم کی طلاق (قسم اول)

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۴ میں لکھا ہے کہ :-

"جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دی کہ اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہوسکیگی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے لیکن اُس بیاہے ہوئے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے" ف اس عبارت سے صاف مثل آفتاب نیمروز کی مانند ظاہر ہو رہا ہے کہ وید کا یہ حکم ہے کہ جس مرد سے اولاد پیدا نہوتی ہو وہ اپنی عورت کو خود اجازت دیوے کہ اے نیکبخت جا اور کسی دوسرے مرد سے اپنے اندر نطفہ ڈلوا کر اولاد حاصل کر لے واہ رے وید مقدس تیری حیا سوز تعلیم سے قربان •

ویدسے دوسری قسم کی طلاق

ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۵۵ میں لکھا ہے کہ "اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کر کے اُسے بیاہے خاوند کے وراثت اولاد کرے"! ف اس عبارت سے صاف روشن ہو رہا ہے کہ مرد کی اجازت کی سوا بھی عورت غیر مرد سے جماع کر سکتی ہے اور اگر اُس سے اولاد پیدا ہو جائے تو اُنکو اپنے پہلے خاوند کی جائیداد کا وارث کر سکتی ہے واہ رے وید مقدس تیری خلاف عقل اور حیا سوز تعلیم سے قربان - کوئی عورت جب خاوند سے ناراض ہو جاوے اُسکو تو دوسرے شخص سے اولاد کا بہانہ کر کے زنا کرنے کی اجازت دیتا ہے پھر اس انصاف کے بھی قربان جسکا لڑکا یعنی جس کے نطفہ سے پیدا ہوا اُسکا تو وہ وارث نہو اور جسکا وہ نطفہ نہیں تو اُسکا اُسکو وارث بتاتا ہے - تو خود ہی انصاف کر یہ تیری عقلمندی ہے یا نادانی - (خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۸۲)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ - اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت - قیمت ۲ ملنے کا پتہ: **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

* علامہ ابن کے اُس باب پر اسکا ذکر نہیں بلکہ منہ رکھنے کا ہے جو عموماً غم زدہ آدمی کیا کرتا ہے (اڈیٹر)

فتاوے

س نمبر ۲۷۷ - گھروں میں محفل میلاد کا انعقاد کرنا یا محفل میلاد میں دعوت دینے پر شریک ہونا وبعد قصائد خوانی وغیرہ وپس از ختم میلاد و فاتحہ خوانی جو مٹھائی اس محفل میں تقسیم ہوتی ہیں اس کا کھانا کیسا ہے

س نمبر ۲۷۸ - اگر کسی نے رکوع سے اٹھتے وقت بجائے تسبیح تکبیر کہی یا اکثر بحالت رکوع سجدہ کی تسبیح کہی یا اس کے خلاف تو نماز ہوگی یا نہ - جہری فرض نماز میں امام کو لقمہ دینا چاہئے یا نہ -

س نمبر ۲۷۹ - جب توسل ناجائز ہے - تو دعائیں کو اردو یا فارسی یا عربی ان الفاظ سے دعا کرنی جائز ہے یا نہیں - مرا خاتمہ نیک کردی خدا بطفیل جناب احمد مجتبیٰ وسیلے سے ابوبکر و عثمان کے بہ عثمان و بہر علی مرتضیٰ - بہر حسنین و فاطمہ کے سے تو مقبول کر بس یہ میری دعا - خدایا بحق بنی فاطمہ بہ تو بر قول ایمان کنم خاتمہ اگر دعوتم رد کنی ور قبول بہ من و دست و دامان آل رسول -

اللھم ارزقنی فی الدنیا زیارۃ الحرمین الشریفین واعطنی فی الآخرۃ شفاعۃ السید الثقلین بحرمۃ جد الحسن والحسین اللھم اصلح لی من ذریتی ومن اھلی ومن مالی ومن ما بوسیلۃ النبی وآلہ الامجاد (محمد حسین از کورنگل ضلع گلبرگہ)

ج نمبر ۲۷۷ - مروجہ محفل میلاد تو سخت بدعت قبیحہ ہے - اس میں مٹھائی اگر نذر لغیر اللہ یا بغرض شہرت ہے تو وہ بھی حرام ہے حدیث شریف میں ہے لا یوکل طعام المتبارئین یعنی ریاکاری اور شہرت طلبی کی دعوت نہ کھائی جائے اور اگر دونو آفتوں سے پاک ہے تو حلال ہے مگر مجلس مذکور میں شریک ہو کر کھانا گناہ سے خالی نہیں -

ج نمبر ۲۷۸ - نماز ہو جائیگی - احتیاطاً سجدہ سہو کرے - امام کی غلطی پر تلقین کر دینا جائز ہے - ممانعت کی کوئی معقول وجہ نہیں -

ج نمبر ۲۷۹ - اس قسم کے الفاظ سے وسیلہ پکڑنا کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا - اگر یہ جائز ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عباس کو ساتھ لیکر مینہ مانگنے نہ جاتے بلکہ یہ کہتے کہ اللہ اسے اللہ بطفیل احمد مجتبیٰ ہم پر مینہ برسا - جب نہ کیا اور کسی صحابی نے یہ راہ نہ دی تو معلوم ہوا کہ اس قسم کے توسل اس زمانہ میں مروج نہ تھی پس جائز نہیں

ان سوالوں کے ۸ / کے ٹکٹ داخل ہوئے جو غریب فنڈ میں دئیے گئے -

ج نمبر ۲۸۰* - زکوٰۃ کا مال سردار قوم کے پاس جمع ہونا چاہئے - اگر سردار نہ ہو تو حسب الحکم قرآنی تقسیم کرنا چاہئے جنمیں مسافر بھی حقدار ہیں پس واعظ اگر غریب آدمی ہے تو زکوٰۃ کے مال سے انکی خدمت بھی جائز ہے - مسافر غنی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں - ہاں اگر وہ مسافری میں ایسا شکستہ حال ہے کہ اپنے مال سے جو دور دراز ملک میں ہے فائدہ نہیں لے سکتا تو اسکو بھی دینا جایز ہے غنی کو صدقات کا کھانا جائز نہیں ہے -

ج نمبر ۲۸۱ - جنبی عورت کو سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں - سر پر ہاتھ سے تین دفعہ پانی ڈال لے بس کافی ہے - حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے -

ج نمبر ۲۸۲ - جنبی کو نماز قرآن وغیرہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے مگر کھانا کھانے سے منع نہیں -

ج نمبر ۲۸۳ - تجارت کے غلہ میں وہ زکوٰۃ نہیں جو پیداوار میں ہے بلکہ جو زکوٰۃ مال تجارت میں ہے وہ ہے جسکا حساب سال بعد ہوتا ہے -

حسب قاعدہ ۸ / کے ٹکٹ وصول ہوئے جو غریب فنڈ میں دئیے گئے - جزاک اللہ -

س نمبر ۲۸۴ - داڑھی کس قدر رکھنی چاہئے جس حدیث سے داڑھی کا منڈانا منع ہے وہ مطلوب ہے -

س نمبر ۲۸۵ - جو داڑھی والے کو سخت ملامت کرے اور کہے کہ داڑھی منڈانے سے کوئی گناہ نہیں یہ ملاں لوگوں کا جھوٹ ہے -

س نمبر ۲۸۶ - سوالی اگر منڈا یا غیر شرعی یا کفار یا نا معلوم ہو تو اسکو کچھ راہ خدا دینا چاہئے یا کہ نہ - ہر ایک کا مفصل جواب عنایت فرما دیں

س نمبر ۲۸۷ - چہرہ کے بال پیشانی والے اور منہ والے اور ناک والے اور گردن کے بال بھی چھوانے منع ہیں یا نہیں - (خریدار نمبر ۹۵۱)

ج نمبر ۲۸۴ - قرآن مجید سے داڑھی کا ثبوت ملتا ہے لا تاخذ بلحیتی حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا میری داڑھی نہ پکڑو - حدیث شریف میں آیا ہے کہ مشرکوں کی مشابہت نہ کیا کرو داڑھی لمبی رکھا کرو - یہ حدیث بخاری مسلم کی روایت ہے - ج نمبر ۲۸۵ - داڑھی والوں کو ملامت کرنیوالا سخت گنہگار اسے توبہ کرنی چاہئے - ج نمبر ۲۸۶ - سوالی کوئی ہو اسکا حق ہے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے قرآن کا حکم ہے اطعموا القانع والمعتر ج نمبر ۲۸۷ - ان بالوں کے نوچنے کی ممانعت

* ان جوابوں کے سوالات بلکہ یہ جوابات ہی گم ہو گئے تھے - کئی دنوں بعد جوابات ملے مگر سوالات نہیں ملے اس لئے سائل اپنا مطلب جوابوں ہی سے پا لے - (اڈیٹر)

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کو آجکل الہام بالکل بند ہیں۔ افسوس

راولپنڈی میں وکلا ماخوذین کا مقدمہ ہنوز چل رہا ہے۔ ان کے علاوہ قریباً ۴۴ آدمی اور گرفتار ہوئے ہیں۔

لاہور میں بھی اڈیٹر انڈیا اور اڈیٹر ہندوستان کا مقدمہ چل رہا ہے فرد جرم لگایا گیا۔

مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی دو تین ہفتوں سے سخت علیل ہیں ناظرین دعائے خیر کریں۔ اللہم عافہ واعف عنہ۔ مولانا صاحب آجکل مظفرپور میں پیشگاہ حکیم فضل حسین صاحب مقیم ہیں (اس کے بعد تار آیا کہ بیماری سے آرام ہے ضعف [illegible]

مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی کو بھی وجع صدر کی تکلیف رہتی ہے ناظرین دعا فرمادیں۔ خدا ان حضرات کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

بدایوں میں مولوی عبدالقادر مرحوم کا عرس تھا بیرونجات سے مولوی صاحبان آئے تھے۔ اڈیٹر اہل فقہ بھی شریک تھے۔ وعظ میں بیان ہوا کہ قبروں کو تعظیمی سجدہ جائز ہے۔ میں نے اڈیٹر اہل فقہ سے بھی پوچھا کہ کیا قبروں کو سجدہ جائز ہے۔ انہوں نے بھی کوئی معقول جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب کی قبر شریف سے جب چلے ہیں تو قوال گاتے جاتے تھے کہ یہ میلہ ہے قادری فقیروں کا اس میں سرور انبیا بھی سر جھکاتے ہیں۔ مولوی صاحبان پیچھے سے ان قوالوں پر پھولوں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ یہ ہیں ہمارے مسلمانوں کے رہنما (نامہ نگار)

امرتسر سٹیشن پر اس ہفتہ چار آدمی گاڑی سے کٹے۔ ذمہ دار کوئی نہیں۔

النجم لکھنو نے مرزا صاحب حیرت دہلوی کے ساتھ ملکر اعلان کیا ہے کہ کوئی شیعہ مجتہد بھی قران مجید کا ایک رکوع صحیح نہیں پڑھ سکتا۔

بعض بنگالی کلکتہ میں مسٹر مارلے کی تمام تصانیف کی جلدیں جمع کرکے جلانے والے ہیں (کوٹھی کا غصہ گودڑی پر)

ضلع سیالکوٹ کے اکثر دیہات کی گیہوں اس سال زیرہ کی پھوٹی بہت ثابت ہوئی ہے۔ جو نکالیے تو کف دست سے گیہوں کے دانے ہوا ہو جاتے ہیں۔ آٹا اس گیہوں کا سیاہ رنگ کا تیار ہوتا ہے۔ (عموماً اس دفعہ تمام پنجاب میں گیہوں کا دانہ چھوٹا اور سیاہ ہے)

مقدمہ تنذلیشن لاہور میں ملزمان ایشر داس و امبا پرشاد کے نام گرفتاری کا سرکاری اشتہار نافذ کیا گیا اور دونوں کی جائداد ضبطی کا حکم دیا گیا جسمیں خورشید عالم پریس گوجرانوالہ بھی شامل ہے۔

جناب مولوی محمد عثمان صاحب خلف مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم علیگڈہی بحکم گورنمنٹ علی گڈھ کے قاضی مقرر کئے گئے۔ اہلحدیث کی طرف سے **مبارک**۔

مقدمہ بلوہ راولپنڈی میں عبداللہ نام مفرور گواہ جسپر دروغ حلفی کا الزام تھا۔ گجرات سے پکڑا آیا۔ گواہ نے کہا کہ بے انت سنگھ پلیڈر نے ورغلایا تھا۔ اسپر اسکو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے بے انت سنگھ پلیڈر سے بھی جواب طلب کیا ہے۔ یہ نیا شگوفہ ہے دیکھئے کیا ہو۔

لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ مانڈلے میں ایک ہی قلعہ میں ایک دوسرے سے ۵۰ قدم کے فاصلے پر رہتی ہیں اور باہم بات چیت نہیں کرسکتے۔ اور ایک پوری گورکھا کمپنی ان کی حفاظت کرتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے کے آرام کے لئے ایک پلنگ اور ضروری سامان موجود ہے مگر اجیت سنگھ کو اس سے کم۔ اس کی حیثیت کے مطابق ملا ہے۔ (امرتسر کا ایک شخص چشم دید بیان کرتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے کے لئے دو اسپہ گاڑی بھی سیر کے لئے ہے۔)

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۲۲ جون کو ۹۳۴۴ اموات طاعون سے واقع ہوئیں

نواب صاحب جوناگڈھ کے لئے آئندہ پندرہ توپوں کی شاہی سلامی سر ہوا کریگی۔

برازیل کے دو علما نے ایک عجیب تدبیر ایجاد کی ہے کہ انسان کا جسم بعد وفات کے گویا بالکل پتھر کا ہو جاتا ہے۔ امتداد زمانہ سے بگڑنے نہیں پاتا ہے۔ اس طریق سے انسانی لاش سے ہی یادگاری بت کا کام لے سکتے ہیں کہ جس سے بڑھکر ہو بہو صورت ناممکن ہے۔ صاحبان مذکور نے اپنی ایجاد کا پیٹنٹ کرا لیا ہے۔ صورت اور خط و خال اور رنگت وغیرہ میں بھی مطلق فرق نہیں آنے پاتا ہے۔

*میلہ جالپور کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ۱۲ ہندو روسا کو ایک ہزار روپے سے لیکر دو سو روپے تک حسب حیثیت سزائے جرمانہ دی۔

نسخہ جات مفت

خود بنالو

نسخہ جات مفت

بال اُڑانیکا پوڈر و عرق و تیل و صابون۔ کافور کا گلاس۔ گولی گلاس پارہ۔ گلاس گندھک۔ الالاکافور۔ الہسٹین منجن۔ طلاء۔ ادویہ مسرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ نخبۃ التجربات شرائط میں دیئے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہارکو مفت نذر کیا جاتا ہے + +

امرت کی دہار

نے جس کا نام پایا ہے اُس کے مکمل بیان کیواسطے ایک دفتر چاہیئے مختصر رسالہ آب حیات میں ملسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں۔ امرت کی دہار تقریباً کل امراض مثل سردرد۔ پیٹ درد۔ تمام درد۔ نکسیر۔ قے۔ دست۔ پیچش۔ بخار۔ کھانسی۔ نزلہ۔ ہیضہ۔ طاعون۔ بدہضمی۔ ہسکی۔ ڈاڑہ کا درد۔ دانتوں کی امراض۔ درد کمر۔ مخبوط الحواس۔ امراض معدہ۔ امراض جگر۔ امراض بچگان و عورات۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا۔ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں اور عورتوں کو ہوا کرتی ہیں حکمی علاج ہے۔ ادویات کے سینکڑے وزن بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق حاضر ہے امرت کی دہار جسکی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویہ کی کم ضرورت ہے۔ .. دس سو سے زیادہ شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں بڑے بڑے ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانیکی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے ہم نے اس کے خریداروں کے واسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اس میں تمام اصل نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ ۸/ نمونہ آٹھ آنہ۔ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شرائط نہ ملیگی۔

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہو کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے وہ ان کا خیال اسوقت دنیا کی بڑی بڑی تحقیقات سے غلط ثابت ہو چکا ہے کیونکہ

مرض دراصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دہار درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں دوا کی بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں آسانی سے صرف ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے اپنے دلمیں یہ خیال فضول کبھی نہ کیجئے کہ یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سے آئیکا فرض ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آب حیات مفت منگا کر ملاحظہ فرمادیں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے نوٹ خط و کتابت کیواسطے اتنا پتہ کافی ہے۔ امرت کی دہار لاہور

ٹھاکردت شرما ویدیا مالک [illegible]

قبا ایش مصنف رسالہ جات طبی لاہور

آج ہی ایک کارڈ لکھکر رسالہ آب حیات مفت منگائیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم ہو رہا ہے۔ مالک [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352.)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر پنجاب

بیرون آیت مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + جس طرح ہو جہاں نقل کیا ہے + ہاں مجھ کو وغیرہ کا ...

نمبر ۳۷ جلد ۴

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ؍؍ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ؍؍ للعہ

عام خریداروں سے ؍؍ ؍ ؍

؍؍ ششماہی ؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

؍؍ ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

آریہ سماجی اور پبلک

آجکل پبلک کا خیال آریوں کی طرف بیطرح الٹ رہا ہے

مسلمان۔ عیسائی بلکہ آریہ سماج کے سگے یا کم از کم علاقی بھائی ہندو بھی مخالف سمت ہی کو جا رہے ہیں۔ سب کے سب اس کوشش میں ہیں کہ پولیٹیکل خرابیاں آریوں کے سر تھوپدیں۔ عیسائی اپنا دکھڑا روتے ہیں۔ مسلمان اپنا۔ ہندوؤں کی تو بس کچھ نہ پوچھو وہ تو اس فکر میں ہیں کہ شام سے پہلے پہلے آریہ سماج کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا جائے۔ بڑی شکایت ان سب قوموں کی یہ ہے کہ آریہ سماجی بدزبانی سے تمام لوگوں کی دل آزاری کرتے ہیں۔ ہر ایک مذہب اور پیشوایان مذہب پر بیجا نکتہ چینیاں دل آزار طریقہ سے کرتے ہیں گو یہ الزام ایک حد تک صحیح ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ نتیجہ کے لحاظ سے انکی دل آزاری میں خصوصاً مسلمانوں کو ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ ہے آریہ سماجیوں کے متعلق جسقدر ہمکو تجربہ ہے ان سے مباحثات اور مناظرات جسقدر ہماری ہوئے ہیں وہ ایک تجربہ کے لئے کافی ہیں۔ اس لئے ہم اس وسیع تجربہ کی بنا پر نہایت آزادی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج کی چھیڑ چھاڑ گو دل آزار طریق پر ہو مگر اسلام اور اہل اسلام کو مذہبی طور پر کسی طرح کا ضرر نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ بشرطیکہ مسلمان مناظر قابل اور نبرد آزما ہوں۔ ہم نے بڑی بڑی جگہ مناظروں مثل دیوبند اور نگینہ وغیرہ میں دیکھا ہے کہ قبل از مباحثہ مسلمانوں میں اگر دس سیر خون ہوتا تھا تو مباحثہ دیکھکر اور ختم ہونے پر بلا مبالغہ بیس پچیس سیر ہو جاتا تھا۔ مسلمان جان جاتے تھے کہ ہمارا مذہب بھی کسی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے۔ جس پر ایسے معمولی ہوا کے جھونکے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ بلکہ پہونچ ہی نہیں سکتے مگر یہ شرط ضروری ہے کہ اسلامی مناظر تجربہ کار ہو نہ یہ کہ صرف یونہی کیچھوے کہتا ہوا میدان میں آجائے۔ کیونکہ آریوں سے مناظرہ کرنا ذرہ کار دارد ہے

بیا در بزم رنداں تا ببینی عالم دیگر + بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

بلکہ اگر کوئی ہمارا بیان مبالغہ نہ سمجھے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کو آریوں کیوجہ سے اتنا فائدہ ہوتا رہا ہے کہ کسی بڑے زور آور مصلح سے نہ اس معہ کا عشر بھی نہیں۔ بسا اوقات خالص توحید کے مسائل اگر مسلمانوں کو سنائے جائیں تو جو لوگ باپ دادا کی لکیر کے فقیر ہیں انکو سننا نہیں چاہتے مگر جب کبھی آریوں کیوجہ سے سنائے جائیں اور خاص اسی غرض سے جلسہ ہو یا مباحثہ کے میدان میں جمع ہوں تو خالص توحید جو قرآن مجید کا اصل سبق ہے سب کے کانوں میں بآسانی

مرقع قادیانی۔ ماہوار رسالہ ہے جس میں مرزا قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے۔ قیمت سالانہ عمر۔ منیجر مرقع قادیانی امرتسر دفتر اہلحدیث

منیجر۔ [illegible]

پہونچا سکتے ہیں اس موقع پر کسی کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی - بلکہ چاروں طرف سے سبحان اللہ - جزاک اللہ - مرحبا کے نعرے بلند ہوتے ہیں - سچ ہے بقول شخصے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست

اس لحاظ سے ہمیں امید تھی کہ اگر آریہ سماج سے اسی طرح مباحثات کی چھیڑ چھاڑ دس بیس سال تک چلتی رہی تو مسلمانوں کی بہت سی اصلاح ہو جائیگی بلکہ مسلمانوں میں ایک نئی طرح بھنک جائیگی جو معمولی وعظ اور تقریروں سے نہیں ہو سکتی مگر افسوس کہ آریہ سماجی آجکل ایسے کچھ گرداب میں آ گئے ہیں کہ صدای برنخواست آہ ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن * ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

کچھ شک نہیں کہ ہمیں آریوں کی موجودہ تکلیف میں اُن سے ہمدردی مگر اس کا سبب بتانا بھی خالی از فائدہ نہیں اسلئے جہاں تک ہمارا اپنا خیال ہے جسکو ہم بہت صحیح اور مبنی بر واقعات جانتے ہیں - یہ ہے کہ آریوں کے متعلق پٹھان کے ٹکے والی مثال صادق آتی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک شوریدہ سر نے ایک مہذب جنٹلمین کو بے موقع چھیڑا تو جنٹلمین نے بجائے کچھ کہنے سننے کے ایک ٹکا اس کو انعام دیا - شوریدہ سر نے سمجھا کہ ایسی حرکت پر عموماً انعام ملا کرتا ہو گا چنانچہ اسی خیال میں اس نے ایک پٹھان کو چھیڑ دیا - پٹھان صاحب نے حسب عادت چھرا نکالکر اس کا کام تمام کر دیا - یہی مثال ہمارے سماجی متروں کی ہوئی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے بزرگوں کو انہوں نے کوسنا شروع کیا حضرات انبیاء کے حق میں بدزبانی سے پیش آئے - ہندؤں کے بزرگوں کو گالیاں دیں اور اسکا نام رکھا واقعات کا اظہار (جس نے آریوں کی گالیوں کا شمار دیکھنا ہو وہ ہماری کتاب تغلیب الاسلام جلد اول اور دوم کا دیباچہ ملاحظہ کرے) اس بات کا مہذب آریوں کو بھی اعتراف ہے کہ سماج کا طرز تحریر و تقریر ناموزوں ہے دیکھئے اخبار پرکاش لاہور ۹ - اپریل کے صفحہ ۷ پر گوروکل کے جلسہ کی کیفیت لکھتے ہوئے ایک صاحب رام دیو جی بی اے کی تقریر ان لفظوں میں درج ہے کہ "ہمارا طریقہ تحریر و تقریر اس قدر ناموزوں ہے کہ اس میں تبدیلی کرنے کی سخت ضرورت ہے" یہ تقریر بی اے مذکور نے کسی لیکچر میں نہ کی تھی کہ کسی کو (درصورت غلط ہونے کے) رد کرنے کا موقع نہ ہوتا بلکہ کانفرنس شوری کے وقت تھی تاہم کسی نے اسکا رد نہ کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی خود دل سے مانتے ہیں کہ ہمارا طریقہ تحریر و تقریر دل آزارانہ ہے جس سے مسلمانوں عیسائیوں اور ہندؤں کے دل پاش پاش ہیں مگر ان بیچاروں سے بجز صبر و شکیبائی کے کیا ہو سکتا تھا پس انہوں نے ایسا ہی کیا کہ باقاعدہ جواب دیئے اور لیں - مگر جب اس شوریدہ سر کیطرح انکے خیالات نے ترقی کی تو پولیٹکل تقریروں اور تحریروں تک بھی انہوں نے وہی چال اختیار کی لیکن ہاں خیر گذری سے مخاطب پٹھان صاحب تھے یعنی گورنمنٹ اس نے بھی برتاؤ کیا جو آخر سب نے دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے * وہ ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

اب سوال یہ ہے کہ اس کے بعد آریہ سماج کا رُخ کدھر کو ہو گا - کیونکہ آریہ سماج خاموشی ؟ یہ نہ ہو گا ؎

آخر بشر کیواسطے کچھ شغل چاہئے * کیا کیجئیگا اس ستم ناروا کے بعد

اس سوال کا جواب دینا ہمارا کام نہیں نہ کسی آریہ کا - بلکہ زمانہ خود آئندہ اس کا جواب دیگا - ہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے کنٹری فیلو (ملکی بھائیوں) کے اس غم میں شریک ہوں اس لئے دعا ہے کہ خدا آریہ سماج کو موجودہ غم سے نجات دیکر کسی اچھے کام میں لگائے - آمین *

اجتہاد اور تقلید

۵ - اپریل سے پیوستہ

بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم اس مفید مضمون سے بہت دور جا پڑے - ۵ - اپریل کے بعد ہم اس کے متعلق کچھ نہ لکھ سکے - گذشتہ پرچوں میں ہم نے اس مضمون کو علم اصول کی تقسیم الفاظ کے خاتمہ تک پہونچایا تھا یعنی یہ بتایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن فہمی کے لئے الفاظ کی کئی ایک تقسیمات کی ہیں اُن کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہم کر چکے ہیں آج ہم اس بحث کے دوسرے مرحلہ پر آتے ہیں -

یہ بات نئے سرے سے بتا دینا ضروری جانتے ہیں کہ مسائل فقہی تین قسم پر ہیں - اول قسم تو وہ ہیں جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں دوئم وہ ہیں جو قیاسات کے ذریعہ سے اخذ کئے گئے ہیں - سوئم وہ ہیں جو محض اقوال الرجال ہیں - ان تینوں قسموں کی تفصیل کرنا ہمارے اس مضمون کا موضوع ہے - تاکہ یہ بات بخوبی واضح ہو سکے کہ جماعت اہلحدیث کی نسبت جو یہ بات مشہور ہے کہ یہ لوگ فقہ سے منکر ہیں یہ کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط ہے اور یہ کہ جو کچھ جماعت اہلحدیث کہتی ہے علماء سلف میں بھی کوئی اسکا مؤید ہے یا یہ کوئی نئی بات ہے -

علماء اصول نے قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے کے لئے کئی ایک اصول مقرر کئے ہیں منجملہ ان کے چند ایک کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہوا ہے -

چونکہ زمانہ بعید ہو گیا نیز اتنے عرصے میں کئی ایک نئے خریدار ہوئے ہیں اس لئے

مختصر سے الفاظ میں اُن نمبروں کا خلاصہ بتلاتے ہیں۔

علماء اصول کے ہاں چار چیزیں قابل سند ہیں (۱) کتاب اللہ قرآن مجید (۲) حدیث شریف (۳) اجماع (۴) قیاس۔ قرآن مجید اور حدیث کے سمجھنے کے لئے علماء اصول نے الفاظ کو کئی قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ عام۔ خاص۔ مشترک حقیقت مجاز وغیرہ الفاظ کی یہی تقسیم حدیث شریف میں بھی کام آتی ہے اسلئے جتنی بحث گذشتہ نمبروں میں الفاظ کے متعلق ہم لکھ آئے ہیں وہ حدیث دانی میں بھی کارآمد ہے جیسی کہ قرآن فہمی میں مفید ہے۔ حدیث کے متعلق جو مباحث ہیں وہ اصول حدیث کے متعلق ہیں۔ ان مباحث میں علماء اصول کو محدثین سے کوئی بہت بڑا اختلاف نہیں۔ صرف چند ایک باتوں میں ہے جنکو ہمارے مضمون سے چنداں تعلق نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ علماء اصول کے نزدیک حدیث شریف بھی قابل سند اور شرعی دلیل ہے۔ حدیث کے منکر کو علماء اصول نے بدعتی لکھا ہے (دیکھو نورالانوار وغیرہ کتب اصول) غرض یہ کہ جو مسائل قرآن وحدیث سے بپابندی قوانین وقواعد مدونہ نکالے جائیں اُن سے نہ اہلحدیث منکر ہیں نہ کوئی صاحب عقل سلیم انکار کرسکتا ہے جسکی مثالیں ۱۰ اپریل کے اہلحدیث میں ہم بتا آئے ہیں ایک آدھ مثال یہاں بھی ذکر کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں حکم ہے کُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی روزہ کی رات کو پو پھٹنے تک کھانا کھایا کرو۔ اس آیت کے ظاہری الفاظ میں حکم تو یہی ہے جو ترجمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سحری کا صبح تک کھانا جائز ہے مگر فقہی مسئلہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ روزہ دار جنب (بے غسل) کی حالت میں اگر صبح کرے یعنی صبح ہونے تک غسل نہ کرے تو اس کے روزے میں خلل نہیں آتا کیونکہ آیت مرقومہ سے جب اتنا ثابت ہوا کہ صبح کی پو پھٹنے تک کھانا پینا علی ہذا القیاس جماع جاری رکھ سکتا ہے تو غسل کے لئے قبل از صبح کوئی وقت نہ ہوا پس صبح کیوقت اگر جنب کیحالت میں ہو خواہ جماع سے فراغت اُس کو بہت مدت پہلے ہوچکی ہو تو روزہ کی صحت میں کوئی نقص نہیں آتا۔ غرض اس قسم کے جو مسائل قرآن وحدیث سے مستنبط کئے جاتے ہیں اہلحدیث اُن سے کسی طرح منکر نہیں ہوسکتے اور جن احادیث میں فقہ کی تعریف آئی ہے مثلاً حضور کا ارشاد ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین یعنی جس آدمی کے حق میں خدا بھلائی چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے علی ہذا القیاس یہ ارشاد کہ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے) یہی انہی معنے میں ہے انکے علاوہ قرآن وحدیث کو باقاعدہ سمجھنے کی فضیلت بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں بکثرت آئی ہے انہی معنے سے حضور نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اللھم فقہ فی القرآن (ای اللہ اس کو قرآن کی خوب سمجھ عطا کر) پس یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایسی فقہ اور ایسے علم سے کوئی صاحب ایمان یا صاحب عقل سلیم انکار کرے جن لوگوں نے صحیح بخاری پڑھی ہے یا کبھی اُسکا ایک آدھ صفحہ بلکہ ایک دو سطریں بھی سُنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ امام المحدثین امام بخاری اس قسم کی فقہ پر کیسے باقاعدہ طالب اور تنبیہ کرتے ہیں انہی معنے سے علما کہتے ہیں کہ صحیح بخاری فقہ کی کتاب ہے بخاری نقیہ ہی نہیں بلکہ فقیہ گر ہے جس کسی کو اس میں شبہ ہو وہ بدگوؤں کی بدگوئی سے کان بند کرکے صحیح بخاری کو خود دیکھے اور کسی اُستاد سے باقاعدہ پڑھ کر پھر دیکھے کہ دو ہی روز میں اُس کے منہ سے نکلجاتا ہے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ من پنداشتم

(باقی باقی)

انجمن مصلح الاخوان

کی تحریک جو پچھلے ہفتہ کی گئی تھی امرتسر میں قبولیت و شنی گئی۔ جو سنتا ہے اپنا نام ممبروں میں بخوشی بھجواتا ہے بلکہ یہی آواز آتی ہے۔ کہ ایسی انجمن کا مخالف کون مسلمان ہوگا۔ فہرست ممبران کسی آئندہ پرچہ میں درج کیجاویگی مگر میں اتنے ہی کو کامیابی نہیں جانتا بلکہ میری غرض یہ ہے کہ ہر ایک قصبہ شہر۔ دیہات میں غرض جس جگہ مسلمانوں کی معتد آبادی ہو وہاں ایسی انجمن کا ہونا ضروری ہے۔ کیا ہماری بیرونی احباب ہمیں یہ خبر فرحت اثر جلد نہ بھیجینگے کہ بیرونجات میں بھی اس قسم کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ بیرونجات کی اس قسم کی انجمنیں امرتسر کی انجمن کی شاخ نہیں یا ماتحت ہیں نہیں بلکہ وہ اپنی مصلحت دیکھکر جو مناسب جانیں کریں۔ ہاں وقتاً فوقتاً امرتسر کی انجمن سے اگر کسی قسم کے مشورہ کی امداد چاہینگے تو دریغ نہ ہوگا ✣

ہمارے دوست

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی اشاعت میں ایسے کچھ خاموش ہیں کہ گویا بہت سا کام کرکے تھک گئے بلکہ سو گئے ہیں اس لئے انکو جگانے کیلئے یہ آواز کیجاتی ہے کہ ؎

خیری کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر ٭ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

پیدا ہونا ابھی بہت سا باقی ہے اور آپ سو رہے ہیں یہ نہ مبارک ہیں پس اہلحدیث کو تعداد ان کوشش کریں کہ اشاعت مستقل ہو۔ ثواب اخروی کے علاوہ انعام مقررہ بھی چاہئیں تو حاضر ہے۔ (اڈیٹر)

تفسیر ثنائی اُردو

جس کی چار جلدیں ۱۲ پارہ چھپ کر تیار ہیں اب پانچویں جلد بھی شائع ہونیوالی ہے۔ ہم ناظرین حدیث کی خاطر یہ اعلان کرتے ہیں کہ چار دں جلدوں کی مجموعی قیمت مبلغ چھ روپیہ ہیں مگر تا طیاری جلد پنجم چار روپیہ پر چاروں جلدیں مل سکینگی محصول علاوہ۔ پانچویں جلد کی قیمت تیار ہونے پر ظاہر کیجائیگی پس شائقین اس موقع کو غنیمت سمجھیں ٭

تقلید

گذشتہ سے پیوستہ

آپ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری شافعی تھے اور ثبوت میں شاہ ولی اللہ کا قول رسالہ انصاف سے نقل کرتے ہیں۔ ومن ھذا القبیل محمد بن اسماعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ الخ حضرات منصفین غور کریں کہ ہمارا مخاطب کیسا دلیر اور طرار ہے کہ پہلی عبارت رسالہ انصاف سے کاٹ کر جو اس کے مدعا کے مخالف تھی من ھذا القبیل سے نقل کر کے امام بخاری کا مقلد ہونا ثابت کیا اور یہ سمجھا کہ یہی عبارت ناظرین کو مشکوک کردیگی کہ امام بخاری کا شافعی ہونا کس قبیل سے ہے۔ اب میں پوری عبارت شاہ صاحب کی نقل کر کے ناظرین کی خدمت میں ان حضرات کی حق پوشی اور ناحق اندیشی ظاہر کرتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب رسالہ انصاف میں امام بیہقی کا مجتہد منتسب ہونا نقل کر کے فرماتے ہیں ومعنے انتسابہ الی الشافعی انہ سلک طریقتہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ واذا خالف احیانا لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہ فی مذہب الشافعی ومن ھذا القبیل محمد بن اسماعیل البخاری الی اخر ما نقل المعترض۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس نے امام بخاری کو شافعیوں میں داخل کیا ہے تو ان کی یہ مراد نہیں کہ وہ امام شافعی کے فروعات اور اجتہادیات میں مقلد تھے بلکہ انکی مراد یہ ہے کہ تلاش

وترتیب الادلہ میں وہ ایسے طریق پر چلے جو امام شافعی کے طریق کے موافق ہوگئے اور اجتہاد میں انہوں نے وہ طرز اختیار کی جو امام شافعی کے طرز اجتہاد کے موافق پڑ گئی اور یہ بات لابدی ہے کہ جب کوئی مجتہد اجتہاد کر کے مسائل استنباط کرتا ہے تو وہ اجتہاد اسکا کسی نہ کسی مجتہد کے اجتہاد کے موافق ضرور ہی پڑتا ہے پس اس سے مقلد ہونا کیونکر لازم آتا ہے۔ نہایت تعجب ہے معترض کی اس سمجھ پر کہ شاہ صاحب امام بخاری کو مجتہد منتسب میں داخل کرتے ہیں اور معترض انکو مقلدین میں سمجھتا ہے سے بریں عقل و دانش بباید گریست۔ کیا مقلد و مجتہد میں ہی آپ لوگوں کو تمیز نہ رہی مجتہد منتسب بھی فی الحقیقت مجتہد مستقل ہے مولوی عبد الحی لکھنوی مرحوم جن لوگوں پر نہوں نے امام محمد و ابو یوسف کو مجتہد فی المذہب میں داخل کیا ہے نافعی ظاہر فرما کر لکھتے ہیں فالحق انہما مجتہدان مستقلان نالا برتبۃ الاجتہاد المطلق الی قولہ فمن ثم عدہما المحدث الدہلوی فی الانصاف وعبد الوہاب الشعرانی فی المیزان من المجتہدین المنتسبین الخ بلاوہ اسکے تاج الدین سبکی کا امام بخاری کو شافعیوں میں داخل کرنا بلا حجت و بلا ثبوت و دلیل ہے اور وہ عند العقلاء قابل تسلیم نہیں۔ سا تویں صدی والا شخص تیسری صدی والے کی حالت کو بیان کرے تو وہ بلا ثبوت کیونکر تسلیم کر لیا جائے۔ امام الائمہ امام بخاری کا مجتہد ہونا خود انکی تصانیف سے ظاہر ہے خصوصا صحیح بخاری سے امام ممدوح نصوص کے عموم سے یا اشارہ سے یا فحوا وغیرہ سے مسائل کو استنباط و استخراج کرتے ہیں اور تراجم صحیح بخاری میں ایسے ادق مسائل اجتہادیہ کتاب و سنت سے استنباط کئے ہیں جنکا بیان سے باہر ہے خود شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں واستنبط من الاحادیث معانی کثیرۃ الی قولہ استنباطا من الحدیث بنحو من الاستنباط من نصہ او اشارتہ او عمومہ او ایمائہ او فحواہ انتہی حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں ذلک الشہر من جہم من الفضلاء فقہ البخاری فی تراجمہ انتہی کہیے یہ کام مجتہد کا ہے یا مقلد کا اور سلف جو معاصر امام بخاری تھے آپ کو مجتہد اور فقیہ لکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجر مقدمہ میں فرماتے ہیں۔ حدثنا حاشد ابن اسماعیل قال قال ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزہری محمد بن اسماعیل افقہ عندنا وابصر بالحدیث من احمد ابن حنبل فقال رجل من جلسائہ جاوزت الحد فقال ابو مصعب لو ادرکت مالکا ونظرت الی وجہہ ووجہ محمد بن اسماعیل لقلت کلاہما واحد فی الفقہ والحدیث انتہی یعنی امام ابو مصعب فرماتے ہیں کہ امام بخاری

ہمارے خیال میں امام احمد سے بڑھکر مجتہد اور عارف حدیث ہیں اسپر ایک مرد نے عتراض کیا کہ ایسی میں آپ نے مبالغہ کیا ہے تو امام ابو مسعود نے جواب دیا کہ اگر تو امام مالک کا زمانہ پاتا اور امام بخاری اور امام مالک دونوں کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ دونوں اجتہاد اور حدیث میں برابر ہیں منصفین غور کریں کہ جس شخص کو اُس کے زمانہ کے علما امام احمد بن حنبل سے بڑھکر بتادیں اور امام مالک کا اُسکو ہمسر کریں اُسکو آجکل کے حنفیہ کوئی امام شافعی کا مقلد بتادیں کیا اندہیر ہے - اور نیز اسی مقدمہ میں حافظ ابن حجر لکھے ہیں کہ قتیبہ بن سعید نے فرمایا کہ میں مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کے پاس رہا ہوں مگر جب سے ہوش سمبہالا ہے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا - وہ ایسے اپنے زمانہ میں تہے جیسے صحابہ میں حضرت عمر اور نیز قتیبہ نے فرمایا کہ اگر امام بخاری صحابہ کے زمانہ میں ہوتے تو وہ قدرت خدا کے ایک نمونہ ہوتے اور ایک روایت میں امام قتیبہ سے یہ منقول ہے کہ میں حدیث میں نظر رکہتا ہوں اور اجتہاد بہی رکہتا ہوں اور مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کا ہم مجلس بہی رہا ہوں مگر میں نے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا - امام قتیبہ سے کسی نے نشہ والے کی طلاق کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے سائل کو امام بخاری کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ امام بخاری احمد بن حنبل اور اسحاق اور علی بن مدینی ہیں خدا انکو تیرے پاس لے آیا ہے اور امام یعقوب بن ابراہیم دورقی اور نعیم بن حماد خزاعی فرماتے ہیں کہ امام بخاری اس امت کے مجتہد ہیں ایکمرتبہ امام بخاری بصرہ میں آئے تو محمد بن بشار نے کہا کہ آج سب مجتہدوں کے سردار اس شہر میں داخل ہوئے ہیں - امام اسحاق بن راہویہ کی امام بخاری نے ایک حدیث میں غلطی نکالی تو امام اسحاق نے مان لیا اور فرمایا اے گروہ اہل حدیث کے اس نوجوان امام بخاری کو دیکھو اور اس سے حدیث لکھو اگر یہ شخص حسن بصری کے زمانہ میں ہوتا تو وہ بہی حدیث کی پہچان میں اور اجتہاد میں اس کے محتاج ہوتے علاوہ اس کے اور بہت سے اقوال ائمہ کے ہیں جنہوں نے امام بخاری کو فقیہ اور مجتہد لکہا ہے ناظر بصیر مقدمہ فتح الباری اور البدایہ والنہایہ امام ابن کثیر کو ملاحظہ کرے علامہ بحر العلوم حنفی لکہنوی نے شرح مسلم الثبوت وغیرہ میں لکہا ہے والا فقد وجد بعدهم ایضا ارباب الاجتہاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاہری ومحمد بن اسماعیل البخاری انتہے علامہ ابو الفیض محمد بن علی الفارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول میں لکہا ہے کہ بڑے بڑے نقیہ متبحر اپنی تحقیق پر چلنے والے کسی کی تقلید نہ کرنے والے تیس علما ہیں جنمیں امام ترمذی اور ابو داؤد اور امام نسائی اور امام بخاری وغیرہ ہیں اگر کسی شخص کو بسبب جہالت کے امام بخاری کا مجتہد ہونا انکی صحیح بخاری سے معلوم نہو تو وہ انتے کثیر التعداد اہل علم کے بیان و شہادت پر ہی جو انکے معاصر اور کوئی استاذ تہے امام ممدوح کے مجتہد ہونے کو تسلیم نکرے تو وہ شخص قابل خطاب نہیں بلکہ مستوجب تعزیر و عتاب ہے - امام بخاری اکثر مقام میں امام شافعی پر رد فرماتے چنانچہ عینی شرح بخاری میں لکہتے ہیں قال ابن بطال اراد البخاری رد قول الشافعی ان شعر الانسان اذا فارق الجسد نجس واذا وقع فی الماء نجسه انتہی جو شخص امام شافعی کے مسائل پر رد کرے اُسکو شافعی کہنا آپ جیسے ذی ہوش کا کام ہے اسی طرح اور بہت مقام ہیں جہاں امام شافعی پر امام بخاری نے رد کیا ہے دیکھو شرح بخاری - آپ لکہتے ہیں کہ امام ابو داؤد صاحب السنن شافعی یا حنبلی تہے میں کہتا ہوں کہ وہ نہ شافعی تہے نہ حنبلی بلکہ عامل بالحدیث متبع سنت مجتہد تہے جن لوگوں نے انکو شافعی یا حنبلی لکہا ہے وہ کچھ ثبوت نہیں دیتے ہیں اسی واسطے یہ قول متعارض انکے حق میں صادر ہوئی کسی نے انکو شافعی لکہدیا اور کسی نے حنبلی پس بحکم اذا تعارضا تساقطا کے انکی شافعیت و حنبلیت باطل ہوگی علاوہ اسکی انتساب مذہبی چند طرح کے ہوتے ہیں ایک انتساب ایسا ہوتا ہے کہ ترتیب دلائل و اجتہاد میں وہ کسی امام کے موافق ہو جائے جیسا کہ تحریر سے شاہ ولی اللہ صاحب کی معلوم ہوا پس یہ انتساب مثبت انکی تقلید کو نہوگا - اور ایک انتساب یہ ہے کہ وہ شخص فروعات و اجتہادیات میں کسی کا مقلد ہو مگر یہ کام جاہل کا ہے اور امام ابو داؤد عالم حافظ الحدیث تھے - پانچ لاکھ حدیث نوک زبان پر رکہتے تہے جنکی کتاب کی نسبت امام غزالی وغیرہ علما کا قول ہے انہ کاف للمجتہد في مغنی عن التقلید یعنی کتاب ابو داؤد مجتہد کے لئے کافی ہے اور مقلد کو تقلید سے بے پرواہ کرتی ہے ایسے شخص کی نسبت تقلید کا الزام لگانا گویا اپنے جہل کا اقرار کرنا اور انکے حق میں بیجا الزام لگانا ہے علامہ ابو الفیض فارسی کا قول جواہر الاصول سے ابہی مذکور ہو چکا کہ امام ابو داؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ کسی کے مقلد نہ تہے آپکے مستند مولانا شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں وکان صاحب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاہب لکثرۃ موافقتہ له کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی وکان لا یتولی القضاء ولا الافتاء الا مجتہد ولا یسمی الفقیہ الا مجتہدا انتہی (باقی آئندہ)

ہر قسم کی ... المشتہر حاجی عبد الواحد باتیل ریفارم جموں

تقریظات (ریویو)

مومیائی

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے مصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے - قیمت فی چھٹانک عہ/ مع محصولڈاک - ملنے کا پتہ - مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

ذوالفقار حیدری

جلد دوم

مسٹر دہرمپال آریہ کی کتاب تہذیب الاسلام کا مکمل جواب تغلیب الاسلام تو دفتر اہلحدیث سے دیا گیا تہا - یہ کتاب ذوالفقار بہی اُسی کا جواب ہے - جواب کیا ہے لیس برابر کا جوڑ ہے - کیونکہ اس کے مصنف بہی ایک جدید الاسلام ہیں جیسے دہرمپال جدید الآریہ - کتاب کی ضخامت ۲۵۰ صفحوں کی ہے - قیمت ۱۲/ پتہ - لکھنؤ مولوی گنج - بابو رام گوپال صاحب پنشنر جدید الاسلام - (کیا اچھا ہو کہ آپ اپنا نام اسلامی ظاہر کریں)

بشارات محمدیہ

اس کتاب میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئیاں لکھی ہیں - بائیبل سے تو اور علمائے بہی لکھی ہیں مولینا صاحب موصوف نے زیادہ کام یہ کیا ہے کہ ویدوں سے بہی آنحضرت کے حق میں پیشگوئیاں دکہائی ہیں یہ مزیت اگر مقبول ہو تو رسالہ قابل دید ہوگا - لکہائی چہپائی بہت عمدہ قیمت ۲/ پتہ دفتر الہادی سیالکوٹ -

توراۃ سے طلاق کا ثبوت

دیکہو استثناء باب ۲۴ - آیت اول سے اگر کوئی مرد کوئی عورت کے لئے اس سے بیاہ کرے اور بعد اس کے ایسا ہو کہ وہ اسکی نگاہ میں عزیز نہ ہو اس سبب سے کہ اس نے اس میں کچہ پلید بات پائی تو وہ اسکا طلاق نامہ لکہ کے اس کے ہاتہ میں دے اور اُسے اپنے گہر سے باہر کرے اور جب وہ اس کے گہر سے نکل گئی تو جا کے دوسرے مرد کی ہو وے پر اگر دوسرا خاوند بہی اس سے ناخوش ہو وے اسکا طلاق نامہ لکہکے اس کے ہاتہ میں دیوے اور اپنے گہر سے نکالدے یا اگر دوسرا شوہر اُسے جورو کرکے مر جاوے تو روا نہیں کہ اسکا پہلا شوہر جس نے اُسے

نکالا تہا اُسے پہر کرے - (خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

اڈیٹر الفقہ جواب دے

از نامہ نگار

صفحہ ۱۸۷ شامی کے حاشیہ پر درمختار میں ہے ولو زاد تابعہ الی ستۃ عشر لانہ ماثورہ

یعنی اگر نماز عیدین میں سولہ تکبیروں تک زیادہ کرے تو امام کی متابعت کرے کیونکہ یہ ماثورہ ہیں -

رد المحتار (شامی) جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ میں ہے لانہ تبع للامام تجب علیہ متابعتہ وترک رائیہ برای الامام یعنی مقتدی امام کا تابع ہے مقتدی پر متابعت امام کی واجب ہے اپنی رائے امام کی رائے پر چہوڑ دینی چاہیئے -

اب سوال یہ ہے کہ جب حنفی مذہب میں متابعت امام کی اس قدر ضروری لازم ہے تو حنفی کو اس امام کی متابعت کیوں نہیں لازم ہوگی جو امام فتح المبین اور آمین بالجہر کہتا ہے یعنی بربنا و متابعت مذکورہ مقتدی کو بہی آمین و رفع یدین امام مذکور کے پیچہے کرنا چاہیئے؟

عروۃ بن الزبیر کا کیا فعل تہا کیوں انکا پاؤں کاٹا گیا تہا -

البیان نمبر ۲ مطبوعہ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴۶ میں لکہا ہے

امام ابوحنیفہ رحمہ نے فرمایا ہے اذا ظہر الحق فہو مذہبی

سوال امام صاحب نے ان لفظوں کے ساتہ کہاں فرمایا ہے اور انقطاع بارہن حدیث صحیح سے ثابت ہے اور عدم الانقطاع برای امام موصوف ہے پس اڈیٹر البیان کا لکہنا کیونکر صحیح ہوا یعنی امام صاحب کا قول حدیث کے مطابق ہوتا تو فہو مذہبی لکہنا زیبا تہا -

عبدالرحمان خان از مرجا

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل صاحبان نے چندہ عنایت فرمایا -

شیخ عبدالرزاق صاحب از مقام کینو (دیبا)	۸/
جناب مولوی عبدالرحمان صاحب دلال پور	۲/-
جناب حافظ محمود علی صاحب از انہیاری	عہ/
نقولی فنڈ	۱۲/
میزان	عہ/ ۱۲/
قرضہ	۲/
باقی	عہ/ ۱۰/

درخواست نمبر ۵۲ - مولوی محمد سعید طالب علم پنجاب - ۲۰ برس کی عمر - متصل ملتان

درخواست نمبر ۵۵ - اہلان خان از مقام ڈنگہ متصل مشن سکول ضلع گجرات -

تہذیب سے دشمن دو ہو جاتے ہیں

تسلیم! مزاج شریف۔ اگر آپ مضمون ذیل کو پسند فرماتے ہین تو اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین اسکو طبع کردین۔ اسکی اور ایک نقل جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کے خدمت عالی مین روانہ کی ہے وہ بھی اگر اسکو پسند کرتے ہین اپنے اخبار مین طبع کردینگے اور اسپر کچھہ ریمارک کرتے ہین تو وہان ہی کردین گے۔

اس بات کا تجربہ بھائیون کو ہوا ہوگا۔ خاکسار خریدار ہے اخبار اہل فقہ کا بارہوین اپریل ۱۹۱۰ء سے اور خریدار ہے اخبار اہلحدیث کا، دین جون سنہ مذکور سے۔ افسوس ہے کہ پچھے گذشتہ مہینون کے نہ اڈیٹر اہل فقہ نے روانہ کیا نہ اڈیٹر اخبار اہلحدیث نے حالانکہ منی آرڈر کیے کرین پران کو روانہ کرنے کی درخواست بھی (اگرچہ وی پی ہو) اسواسطے کہ معلوم کرلین کہ بد تہذیبی کس کی جانب سے ہے خاکسار کے خیال خام میں یہ بات آئی۔ (اگرچہ کوئی اس خیال کا مخالف ہو تو بھی اسکا کچھ شکوہ نہین) کہ ہردو اخبار منگواکے دیکھے کہ کون حق پر ہے اور کسکی جانب سے بد تہذیبی کی بنا ہے۔ زبان علماء سے یہ بات بہت بعید ہے کہ بحث میں گالی گلوچ ہو۔ دیکھو اخبار اہلحدیث، جون ۱۹۱۰ء کا پرچہ صفحہ ۲ (حضرات اہلحدیث کبھی اخبار اہل فقہ کو منگوانا چاہئے) اگرچہ خاکسار ان باتون کے لکھنے کا لائق نہین مگر کیا کرتا کہ چل پڑی خبر ہو سو ہوا اسپر کبھی تو حضرات ناظرین با انصاف ان ہردو اخبار مین تہذیب و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش اور مضمون لکھتے رہنا اور کوئی بات خلاف نقل و عقل ہو تو میٹھی زبان مین اسکو دلیل سے رد کرنا۔ کہا جاسکتا ہے کہ اہل فقہ و اہل حدیث مین اتفاق ہونا غیر ممکن ہے مانا کہ اتفاق نہو تو بھی کیون تہذیب کو ہاتھ سے جانے دینا۔ اگر کوئی کہے کہ خیر اشنیعت و دیگران را نصیحت کہ اہلحدیث کو غیر مقلدین کہنا کیا یہ بد تہذیبی نہین تو جواب یہ ہے کہ یہ خطاب بہا سال سے چلا آتا ہے۔ اور مقلدین وہی جو تقلید شخصی کو واجب جانتے ہین اب کے اہل حدیث ان کی غیر تین یعنی وہ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے بلکہ اوس کو بدعت یا شرک کہتے ہین اگر اہل حدیث ہی خطاب کرین تو ان سے کوئی کتاب حدیث کی تصنیف نہین ہوئی نہ سب احادیث پر ان کا عمل ہے۔ اہل حدیث وہی ہین جو کتب حدیث تصنیف کئے گئے ہیں اور جنکو ہزارہا حدیث یاد تھے۔ اگر کوئی منصف مزاج ہوا خوب غور کرتا ہے تو شروع بنا مقلدین کو بدعتی و مشرک کہنے کی آپکے اہل حدیث سے ہوئی کہ وہ مقلدین ائمہ اربعہ کو مشرک و بدعتی لکھنے لگے اسبات پر آپکے اہل حدیث کے اکثر کتب گواہ ہین دور کیون جاتے ہو۔ اخبار اہلحدیث، جون کا پرچہ دیکھو کہ اسمین رافضیہ کے جواب نمبر ا مین لکھا گیا ہے کہ "مذہب سنی وہی ہے جو آنحضرت نے مسلمانون کو سکھایا مگر اسمین اتنا ہی حصہ

جو سنت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جو اس مین حاشیہ لگائے گئے ہین سو بعد کے ہین مثلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کون نہین جانتا کہ ان اماموں سے بعد کی نسبتین ہین سنی مذہب ان کا ذمہ دار نہین الخ"

خاکسار کہتا ہے کہ رافضیہ کی تردید مین حنفی شافعی پر طعن کرنا مناسب نہین کیونکہ بزرگان دین رافضیہ کی تردید مین حنفی شافعی کی تائید کئے ہین نہ کہ طعن اسبات پر تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی گواہ ہے اور اسپر ایک مضمون خاکسار نے ۱۹ وین مئی کے خط مین اور ۸ وین جون کے خط مین لکھکر جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو طبع کیلئے روانہ کیا تو ضکہ اس ہندوستان مین یہ بلا و بد پھیلی ہے کہ غیر مقلدین مقلدین کو بدعتی و مشرک کہتے ہین حالانکہ تمام روئے زمین کے مسلمان حنفی و شافعی وغیرہ ہین۔ سو دلیل کی حاجت نہین کہ وہ ظاہر ہے۔ مولوی صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی کتاب اتحاف النبلا دیکھو کہ اس مین بڑے بڑے محدثین کرام و مفسرین عظام کو حنفی یا شافعی وغیرہ لکھا گیا ہے (یا ین آپ غیر مقلد رہے افسوس) اور غیر مقلدین کے مستند عالم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح و شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح جن سے یہ لوگ قرآن و حدیث کی سندین مسلسل لئے تھے۔ اور اب تک وہ سندین ان کے پاس موجود ہین۔ وہ بھی تو رسالہ انصاف مین اور بستان المحدثین مین مصنفین صحاح ستہ کو اور امام نووی و ابن حجر عسقلانی و قسطلانی وغیرہ کو (جن کی کتابین پڑھکر یہ لوگ مولوی ہین) شافعی لکھتے ہین اور امام طحطاوی و ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث و شاہ ولی اللہ محدث و شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ علیہم اجمعین جن کی حدیث دانی کا ڈنکا تمام دنیا مین بج رہا ہے حنفی تھے سو دلیل کی حاجت نہین کیا یہ سب بدعتی ہین نعوذ باللہ من ذالک جو جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب لکھتے ہین کہ:- جو اسمین حاشئے لگائے گئے ہین سو بعد کے ہین مثلاً حنفی شافعی وغیرہ الخ۔ خاکسار کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو مذہب نہین سکھلایا سکھلایا سو دین اسلام سکھلایا۔ اوس وقت میں صحاح ستہ نہین تھے جب صحاح ستہ تصنیف پاکر دنیا مین منتشر ہوئے اسی واسطے شاہ صاحب رسالہ انصاف کے صفحہ ۴۲ مین لکھتے ہین کہ دوسری صدی کے بعد مجتہدون کے مذہب کی پابندی ظاہر ہوگئی اور ایسے کم تھے۔ جن کا مجتہدین کے مذہب پر اعتماد نہو اور غیر مقلدین بحوالہ حجۃ اللہ البالغہ جو شاہ صاحب کی ہی تصنیف ہی کہتے ہین کہ چوتھی صدی سے مذہب معین کی پابندی ظاہر ہوئی تو اس سے ہماری حجت کو اور تقویت ہوئی۔ کہ صحاح ستہ بعد دوسری صدی کے یعنی تیسری صدی مین تصنیف ہوئے دیوبات

× سلسل موجود نہ تھے منجر ہے اسطرح بدعتی ہی مدت سے چلا آتا ہے دو ڈیڑھ سو تو اہل قرآن وہ جسنے قرآن تصنیف کیا ہو پھر حدیث میں مسلمانوں کو کیوں اہلقرآن کا لقب ہے
عـــہ اسکا جواب اسی پرچہ میں مضمون تقلید میں

تاریخ ولادت ووفات محدثین صحاح سے ثابت ہے) اور چوتھی صدی میں مشہور ہوئے اور مذاہب بھی الہامی ہیں کہ بسبب ان کتب کے تیسری صدی میں مدون ہوئے اور چوتھی صدی میں مشہور ہوئے۔ کیونکہ چاروں مذاہب کے دلائل انہیں موجود ہیں گویا کہ وہ چاروں مذاہب کی حقانیت پر گواہی دیتے ہیں اور شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ اثنا عشریہ میں شیعہ کے دین کے بیان میں لکھتے ہیں کہ

مذہب نام اس راہ کا ہے کہ جسنے اسپیوں کو فہم شریعت میں کھلے الخ اور مذہب کو طرف خدا تعالیٰ کے اور فرشتوں کے اور پیغمبروں کے نسبت کرنی کمال بیخردی اور نادانی ہے الخ

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو دیکھا ہوا کہ مذہب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ نے نسبت کیا اور یہ بھی آپکی بڑی خوش فہمی ہے کہ ایڈیٹر اخبار اہل فقہ کو ناحق امام بخاری رح کی توہین کیا کرکے لکھنے لگے اور ۱۴ اوین جون کے اخبار اہل حدیث میں اس عنوان کی بحث میں دیکھا امام بخاری کا بدلہ ہے" رافضیہ کے غلیظ دشنام جناب حضرت امام اعظم رح و حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے بابیز جناب دیگر اور اپنے پاکیزہ پرچے کو رافضیوں کی غلیظ گالیوں سے ناپاک بنا دیا بقول آپکے امام بخاری کی توہین کیا سو ایڈیٹر اہل فقہ نے کیا نہ کہ امام اعظم رح و غوث اعظم قدس سرہ۔ پس یہ دشنام ایڈیٹر اہل فقہ کو ہوتے تو کہہ سکتے تھے کہ یہ امام بخاری کا بدلہ ہے۔ مگر دو بزرگوں کو گالیوں سے۔ اور مثل مشہور ہے۔ کہ جو شین لیپے وہ سپنے مین دیے" پس ایسا ہی مولانا کے مین مین جو لیا وہ رافضی کی کتاب مین دیکھا" رافضیوں کے گالیاں طبع کرا کر گویا آپ ان گالیوں کا دینا ہو۔ حالانکہ حضرت امام اعظم رض و حضرت غوث الاعظم قدس سرہ غیر مقلدین کے بھی امام ہیں چنانچہ امام اعظم رح امام بخاری رح کے استادوں کے استاد ہیں اور غوث اعظم رض حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے پیروں کے پیر ہیں۔ پس ایڈیٹر اخبار اہل فقہ نے امام بخاری کی بعض احادیث میں جو کلام کیا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ دوسرے محدثین کا قول بیان کیا ہے دیکھو اسباب پر اخبار اہل فقہ ۳ مئی صفحہ ۶ و ۷ پس اسکو توہین امام بخاری سمجھکر رافضیوں کے دشنام چھاپنا کسقدر ان بزرگوں سے حسد و تعصب ہے قدیر؟ امید ہے کہ اسپر آپ مذہب حنفی کے حامی و مددگار اور غوث الاعظم قدس سرہ کو اپنی مراد کے ملاینگا ہو جاوینگے تو یہ جھگڑا الوٹ جائیگا۔ آپس میں مسلمانوں کو اتفاق ہو جائیگا مولانا اسمعیل شہید رح جو سید احمد صاحب قدس سرہ کے مرید ہیں۔ وہ صراط المستقیم کے صفحہ ۱۳۲ و ۱۶۶ میں حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم و قرۃ الثقلین

لکھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کا اسم مبارک سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ہے غوث کے معنی ہیں فریاد رس فریاد کو پہنچنے والا لیکن حق تعالیٰ نے آپ کو وہ قدرت و طاقت دیا ہے کہ آپ مسلمانوں کی فریاد کو درگاہ رب العزت میں عرض کر کے ان مرادوں کو پہنچا دیتے ہیں اور یہ آپ کے قصیدہ غوثیہ جو مجموعہ وظائف مطبوع مجتبائی دہلی کے صفحہ ۱۰ میں طبع ہوا ہے ثابت ہے آپ کا لقب اور حضرت نعمان بن ثابت امام اعظم حق تعالیٰ کی ہی طرف سے ہیں کیونکہ یہ القاب تمام دنیا میں بہت مشہور و معروف کہ کسی کا لقب ایسا مشہور نہیں کہ یہ مانند اسم اعظم کے ہیں۔ پس ایسے جلیل القدر بزرگوں کو کوئی رافضی بد کہے تو گویا اس نے دوازدہ امام کو بد کہا اور اس کا بدلہ دوزخ ہے کیونکہ دوازدہ امام بھی ان بزرگوں کی گواہی و تعریف کر گئے ہیں اور وہ سب دلائل یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں

آخبار اہل حدیث کی ۷ مئی جون کے ۶ صفحہ میں مسمریزم مولود مرشدی کی مخالفت اور اخبار المؤید کا حوالہ ہے۔ مگر یہ مخالفت کس بات میں ہے یہ پرچہ میں مرقوم ہے معلوم ہوا۔ ایک شرک کا اصل خدا جانے کہ وہ مجھ سے ہے یا سچ ہے۔ آپ کو حجت ہوا۔ مگر رسالہ انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ جس کی مقبولیت پر مشاہیر ماہرین و تقریظین علماء عرب و عجم کے ہیں۔ آپ کو پسند ہوا۔ اگرچہ آپنے بھی بخلاف دوسرے غیر مقلدین کے پرچہ مذکور میں مجلس مولود کو جائز کہا ہے۔ نواب بھوپال نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۹۰ میں لکھا ہے کہ محفل مولود ایک بدعت منکرہ ہے) مگر یہی اسباب ہیں یہ ہے کہ محفل کو روشنی اور خوشبو سے آراستہ کیا جاتا ہے اور لوگوں کو لذیذ کھانا کھلایا جاتا ہے اور آنحضرت صلعم کا مدح غزلوں میں کیا جاتا ہے پس ان سب کا جواب رسالہ مذکور میں بدلائل قرآن وحدیث موجود ہے اور اخبار اہل فقہ ۶ مئی جون صفحہ ۶ سے ۸ تک جشن میلاد کے دلائل موجود ہیں۔ غیر مقلدین اپنے مکانوں میں اور تقریب کے جلسوں میں فانوسیں و چراغیں روشن کرنا اور عید کی نماز جو ان کے ہاں سنت ہے۔ اس میں بہتر کپڑے پہننا بدن کو خوشبوئی ملنا جائز ہوا (حالانکہ پنجوقتہ نماز جو فرض ہے اس کے یہ اہتمام نہیں) مگر آنحضرت صلعم کی ولادت کی خوشی میں (یعنی مجلس مولود میں جس میں قرآن مجید وحدیث شریف و سیر اور آپکی تعریف و توصیف قصائد میں پڑھنا) ناجائز ہوا۔ میلاد شریف میں کیا برا کام ہوتا ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے غربا دوست آشنا کو کھانا کھلایا جاتا ہے کیا یہ فعل برا ہے؟ بقول آپکے بدعت ہی ہے مگر حسنہ ہے نہ کہ سیئہ دیکھو نووی شرح مسلم باب الجمعہ صفحہ ۲۸۷ والا نہ صحاح ستہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نہیں تھے وہ بھی بدعت کہلاوینگی

* ہمکو بھی حنفی مذہب ہی مخلوق ہو مراد ہیں اگنا ہم خوش (ایڈیٹر)

؎ قرآن مجید کے ۲۹ ویں پارہ کی سورہ جن میں اسکا رد ہے (ایڈیٹر)

ریاض الازہار فی اعمال سید الابرار المعروف بہ دوازدہ مجلس کے صفحہ ۳ مین حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے نہین مومن کامل نہین ہوتا ہے تم سے جبتک نہ ہون مین دوست تر نزدیک اسکی ذات اور مال اور اولاد اور ماں باپ اور سارے آدمیون سے انبار اہل ذرہ ۷ وین جہان کے پیش کردہ حدیث مین ذکر جان و مال کا نہین ہے مگر اس کے مقبولہ مین بحوالہ بخاری شریف مضمون نفس کے متعلق مرقوم ہے پس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنا جان و مال اپنی اولاد ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے۔ اولاد اور ماں باپ اپنے لئے جان دیوے کہین تو نہین دیویگا مگر جہاد مین جو ہر کوئی سے لیے ہوتا ہے اسمین جان دیتا ہے۔ پس جہاد تو ہر وقت نہین ہوتا ہے مگر جشن میلاد شریف ہر وقت ہر سال ہوتا ہے جہان کا جیسا پیارا ہے مال بھی اسکا محبوب ہے پس ایسے محبوب مال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مین خرچتا ہے تو مومن کامل ہو جاتا ہے۔ پس مقلدین آپ کی محبت میں جشن میلاد کرتے ہین اپنے محبوب مال خرچتے ہین اجر عظیم پاتے ہین دغیر مقلدین محروم ہین۔ چنانچہ یہ بات قرآن مجید اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ ابولہب جسکی مذمت مین سورہ تبت نازل ہوئی وہ آپ کی ولادت کی خوشی مین تو بیٹنے لونڈی کو آزاد کیا اوسی سبب اسکے وہ دوزخ مین جس انگلی سے اشارہ کر کے آزاد کیا تہا اس انگلی سے پانی پیتا ہے تو مومن کو بہ سبب اس جشن ولادت کے جنت مین کیا کیا درجے حاصل ہون گے۔ ہان اس محفل میلاد مین جسجگہ بدعات سیئہ ہون تو منع کرو۔ مگر اصل مولود کو اور خوبارا در دوست آشنا کو بہا نا کہ یا ایسے کو اور آپ کی بڑائی کو ست رد کو اسبات میں علما دیو بندی نے ہزارون کتب تصنیف کی ہین دیکہو الدر المنظم فی حکم عمل مولود النبی الاعظم اور جناب السید مولانا مولوی شاہ عبد الحیی صاحب مرحوم بنگلوری کی۔ جین دوم گلزار ثبوت مولود ہے بارہ تک انشاء اللہ تعالی۔

راقم محمد بدر الدین وظیفہ خوار ڈپٹی انسپکٹر آف ویکسینیشن مقام راجندری ضلع

جواب:- آپکے سارے خط کا خلاصہ چند لفظون مین ہے کہ آپکو یہ معلوم نہین کہ دونون اخبارون مین سے زیادتی کسکی جانب سے ہے اور یہ کہ مذہب اور دین دو چیزین الگ الگ ہین اور یہ کہ مولود مروجہ کا انکار جو غیر مقلدین کرتے ہین بیجا ہے اور یہ کہ اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا اور یہ کہ رافضیون کی کتاب سے اقتباس کیون کیا۔ دغیرہ دغیرہ سو نمبر اول کی بابت عرض ہے کہ آپ ۱۱- اپریل سے اہل فقہ کے خریدار ہین مگر افسوس کہ آپکو اسی پرچہ کے صفحہ ۳ پر یہ مضمون نظر پڑا جسکی سرخی یہ ہے۔ "تصدیق ہوگیا کہ وہابی منافق ہین" پہر اس کے بعد ہر ایک نمبر مین منافق گروہ منافقین۔ گروہ شیطان۔ ذریت نجدی۔ شیاطین فاسق اور فاسقون سے بدتر وغیرہ الفاظ کو خوب ورد کیا گیا ہے نمونہ کے طور پر سنئے ایک نظم سے آپکو ایک دو شعر سناتے ہین ۲۱ جون کا اہل فقہ نکالکر دیکہو کیا ہی اہل فقہ کی حمایت ہو رہی ہے لکہتے ہین ؎

یہ بددین وہابی عجب بدسیر ہین + نجاست مین **سگ** ہین تمامین خر ہین
بجا ہے جو دیندار کرتے حذر ہین + کہ اس رمز سے واقفی باخبر ہین

کیا کوئی مہذب اپنے مخاطب کو ان الفاظ سے یاد کریگا۔ بدعتی کا لفظ ایسا برا نہین مولود کو آپ بھی بدعت حسنہ کہتے ہین پس بدعتی ہوئے نہ۔

نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ آپنے فیصلہ کر دیا کہ مذہب کوئی چیز نہین کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم کردہ نہین بلکہ محض علماء کی آراء کا مجموعہ ہے اور یہی اہلحدیث کا قول ہے۔ مگر تحفہ کے کسی نمبر مین عبارت مذکورہ نہین ہے +

نمبر ۳ مولود مروجہ سے مقلدین بھی سخت منکر ہین آپ نہ جانتے ہون یا بھولے ہون تو ذرا اہل فقہ ۲۱- اپریل کا جواب کو سب سے پہلے پہنچا تہا صفحہ ۳ پر دیکہئے کیا لکہا ہے

جناب مستطاب عمدۃ العلماء زبدۃ الکملاء حامی سنت ماحی بدعت
حضرت مولانا **رشید احمد** صاحب گنگوہی اور حجۃ قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ
حکیم الامت حضرت مولانا محمد **اشرف علی** صاحب تہانوی ادام اللہ برکاتہم

یہ دونون حنفی بزرگ اور ان کے تمام زیر اثر علماء سب مولود کو بدعت بلکہ کنہیا کے جنم سے تشبیہ دیتے ہین۔ پہر یہ کیا انصاف ہے کہ جو کام آپکے بڑی بڑی علماء بلکہ مجدد کرین وہی اہلحدیث کرین۔ تو انہون پر غصہ ہو اور ان بیچارون پر خفا ہون۔

نمبر ۴ اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا تو توہین کے سر سینگ ہوتے ہین ۱۹- اکتوبر ۱۹۱۵ء کے پرچہ مین لکہا تہا کہ امام بخاری کا درجہ فن حدیث مین کوئی اعلی نہین خود امام بخاری کے شاگرد بھی اُن سے روایت نہین کرتے کیا توہین ہے یا توصیف + انصاف سے کہنا۔ جانب داری سے کام نہ لینا +

نمبر ۵ رافضیون کی کتاب سے اقتباس بغرض تعریض کے کرنا کوئی گناہ نہین بہر حال ہم آپکے مشورہ کی قدر کرتے ہین کہ تہذیب سے دشمن دوست ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے اپنے مخاطب اور اوسکے ہم مذہبون کو کبہی منافق یا شیطان یا سگ یا خر وغیرہ الفاظ قبیحہ سے یاد نہین کیا اور آئندہ بھی نہین کرینگے بلکہ ہم اُن کو اپنا بہائی جانتے ہین۔ اور جانینگے۔ ہان یہ ضرور کہینگے کہ اخواننا بغوا۔

فتوے

س نمبر ۲۸۷: - عام لوگون کا خیال کہ اولیاء اللہ فوت نہین ہوتے ہمیشہ زندہ رہتے ہین

س نمبر ۲۸۸: - فاتحہ کا پڑھنا امام کے پیچھے فرض ہے اور قرات کا سننا بھی فرض ہے جبکہ امام الحمد شریف پڑھ چکا ہو۔ اور قرات پڑھ رہا ہو تو جو مقتدی کہ اس حالت مین پیچھے آکر امام کے کھڑا ہو تو وہ قرات سنے یا کہ الحمد شریف پڑھے اگر الحمد پڑھے تو قرات کو سننے کا تارک اگر قرات سنے تو بغیر الحمد رکعت نہ ہوئی جواب با حدیث لکھین اور اخبار مین درج کرین +

س نمبر ۲۸۹: - جمعہ کی دوسری بانگ سنا ہے کہ حضرت صلعم کے زمانہ مین نہ تھی پیچھے حضرت عمر نے جاری کی ہے یہ عمل رسول صلعم کے برخلاف ہے یا کہ نہین اگر برخلاف نہین تو اوسکی وجہ درج فرما دین اگر یہ برخلاف نہین تو تراویح بیس بھی حضرت عمر نے شروع کی تھین ان سے کیون انکار ہے؟ خریدار ۹۰۵۱

ج نمبر ۲۸۷: - زندون سے مراد اگر یہ ہی کہ اونکی روحین جسم سے نکلتی نہین تو غلط ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کو دفن کفن کیون کرتے ہین۔ جنازہ کیون پڑہتے ہین۔ ان کے جنازہ مین جو مردون کے لئے دعا ہے وہ کیون پڑھتے ہین اور اگر اونکی مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو خدا کے ہان عزت کے ساتھ رزق ملتا ہی خوش و خرم ہین تو خیر یہ صحیح ہے۔ مگر اسکا مطلب یہ نہین کہ ان سے کسی قسم کی مدد مانگی جاوے کیونکہ جب ہمارے سامنے حقیقی زندگی کیساتھ موجود تھے اس حال مین بھی اون کو ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہین دیا گیا۔ تو بعد انتقال کرنے کے کیا ہوگا۔ جبکہ وہ ہماری فریاد بھی نہین سن سکتے قرآن مجید مین ہی۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ یعنی جن لوگون کو پکارتے ہین ان کو ذرا بھی اختیار نہین اگر تم اونکو پکارو۔ تو وہ تمہاری سنتے نہین اگر سن بھی لین۔ تو قبول نہین کر سکتے +

ج نمبر ۲۸۸: - جتنے وقت تک الحمد پڑھنے کا حکم ہے اتنے وقت تک سننے کا حکم نہین جیسے نماز مین ملنے کے لئے اللہ اکبر کہکر شریک ہوتے وقت امام کی قرات کا سننا اور خاموش رہنا فرض نہین۔ یعنی جسطرح امام کے ساتھ ملنے کیلئے اللہ اکبر کہنے کی اجازت حنفی بھی دیتے ہین اور اتنا بولنا خاموشی کے برخلاف نہین جانتے اسیطرح سے فقیہہ اور اہلحدیث سورہ فاتحہ پڑہنی کو خاموشی کے خلاف نہین کہتے۔ پس فاتحہ کے پڑہنے سے سننے کی فرضیت کا ترک نہین آتا

ج نمبر ۲۸۹: - جمعہ کی دوسری اذان حضرت عثمان کے وقت ہوئی ہی جو اجماع صحابہ سے بروایت صحیحہ ثابت ہے تراویح بیس رکعت کا انکار اہلحدیث کو نہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ اٹھ رکعتین چونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے۔ اسلئے وہ تو سنت ہے اور بیس رکعت کا اول تو حضرت عمر سے بروایت صحیحہ ثبوت نہین۔ اگر ہو تو چونکہ صحابی کا فعل ہے اسلئے نوافل مستحبہ کے حکم مین ہے۔ یہی تقریر علامہ ابن الہمام حنفی شارح ہدایہ نے کی ہے اور یہی تقریر احسن ہے۔ کیونکہ جسطرح صحابی کا رتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہین اسیطرح صحابی کے فعل کا مرتبہ بھی آنحضرت کے فعل کے برابر نہین ہم آپکے وصول ہوکر داخل ترتیب فتاوی کئے گئے آپکی یہ تجویز کہ ایک ضمیمہ مین ایک اخبار صرف فتووں کا ہو اور لوگون کو منظور نہوگی۔ نیز مضامین کی کثرت بھی اس تجویز کی اجازت نہین دیتی +

س نمبر ۲۹۰: - ایک ہندو زمیندار مسلمان رعایا سے کسی کام مین مدد چاہتا ہے ایک فریق کہتے ہین کہ ہندو زمیندار کو مدد دینا جائز نہین ہے دوسرا فریق کہتا ہے کہ جائز ہے۔ زمیندار مذکور کہتا ہی کہ اگر مدد نہ دو گے۔ تو ظلماً کام کراونگا رعایا مسلمان کہتی ہین کہ مزدوری لینگے زمیندار مزدوری سے انکار کرتا ہے مگر کھانا دینے کو کہتا ہے۔ تو اب زمیندار کا کھانا لینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج نمبر ۲۹۰: - ایسے مسائل کا جواب عرف عام سے ہوتا ہے یعنی اگر زمینداروں اور مزارعون مین یہ دستور عرف عام ہوتا ہے۔ کہ وقت بے وقت زمیندار مزارع سے کوئی کام کرا لیتا ہے۔ تو کر دینا چاہئے۔ کیونکہ العرف کالشرط

س نمبر ۲۹۱: - بازار و دریا کا گھاٹ وہاٹک کا ٹھیکا لینا جائز ہے یا نہین؟

ج نمبر ۲۹۱: - کام اگر جائز ہے تو ٹھیکہ بھی جائز ہے +

س نمبر ۲۹۲: - رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کہار جو کھٹولی وغیرہ لے چلتے ہین تھے یا نہین اگر تھے تو صحابہ اور سپہسوار ہوکر کہین گئے ہین۔ اور عورتین کھٹولی پر جا سکتی ہین یا نہین قرآن وحدیث سے جواب +

ج نمبر ۲۹۲: - کھٹولی وغیرہ قسم کی سواریان تو ثابت نہین البتہ قسم کی

انتخاب الاخبار

بابو درباری حسین صاحب اورسیر خریدار نمبر ۱۰۲۱۔ اپنے مقدمہ کے لئے ناظرین سے دعا کے خواستگار ہیں۔

مستری رحمت اللہ ساکن امرتسر کا والد بدحواسی میں کہیں گم ہو گیا ہے ناظرین سے اس کے دعا کی درخواست ہے۔

لاہور کی میونسپلٹی تجویز کر رہی ہے کہ ان لوگوں سے جو بذریعہ ریل لاہور میں آئیں بحساب ایک آنہ فی کس درجہ اول۔ آدھ آنہ فی کس درجہ دوم۔ اور ایک پیسہ فی کس درجہ درمیانہ و درجہ سوم ٹیکس وصول کرے۔

(جو انتہائی اندھیر یک جوے سیم ہے کہ گرد آید تا ابر روز گنجے)

سنا ہے کہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے تمام سکولوں میں اس مضمون کا ایک سرکلر نافذ کیا ہے کہ آئندہ کسی مدرسہ میں کسی اخبار کا پرچہ نہ خریدا جائے جب تک کہ پہلے محکمہ سے اسکی بابت اجازت نہ لیلی جائے (جلد فیصلہ ہوا۔ اور خیر ہوا)

بمبئی میں گرانی غلہ کی وجہ سے لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ اور قحط سالی کی علامات نمودار ہے۔

اخبار انڈیا کے مقدمہ میں ۹ جولائی کو ملزموں کی صفائی کی شہادت ختم ہو گئی آئندہ تاریخ پیشی ابھی مقرر نہیں ہوئی۔

افواہ ہے کہ اخبار جھنگ سیال پر بھی جو جھنگ سے شائع ہوتا ہے سرکاری مقدمہ چلایا گیا ہے۔

پلیگ ڈیوٹی کے متعلق چار زائد سرکاری ڈاکٹروں کی خدمات گورنمنٹ پنجاب کے سپرد کی گئی ہیں۔

البانیا کا مصمم ارادہ ہے کہ طرابلس الغرب کی حفاظت کا کامل سامان مہیا کیا جائے اور جس طرح ہو سکے اس کی مضبوطی اور استحکام کی کوشش کیجائے۔

نواب صاحب رامپور نے اپنی ریاست میں مفت تعلیم دینے کا اعلان کر دیا ہے اور ساتھ ہی اس کے گاؤکشی کی ممانعت کر دی ہے۔ (کیوں نہو امیر صاحب کابل کی تقریر کا اثر ہے۔)

پچھلے دنوں بمبئی کی لیجسلیٹو کونسل میں علاوہ دیگر باتوں کے مسٹر حبیب اللہ نے گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ گجراتی زبان میں جو کتابیں مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں ان میں سے ایک چھٹی کتاب کے ۱۴ ویں سبق میں ایسی باتیں مندرج ہیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ گورنمنٹ نے اس بارہ میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

جبلپور میں جن مولویوں پر نفاق پھیلانے کا الزام عائد تھا وہ بوجہ عدم شہادت رہا ہو گئے۔

کلکتہ میں ایک شخص تار توڑنے کے جرم میں چھ ماہ کی قید کا سزایاب ہوا۔

ہمعصر ٹریبیون راوی ہے کہ باریسال میں گورکھا سپاہی قومی والنٹیروں کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے بلا کسی تمیز کے لڑکوں پر حملہ کر رہے تھے۔

جاپانی دلہن کے بارہ احکام - جاپانی عورتوں کے بارہ احکام ہیں جو دلہن کو بیاہے جاتے وقت سنائے جاتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے یہ بارہ صلاحیں ہیں جو ماں اپنی بیٹی کو رخصتی کی [illegible] سنا دیتی ہے۔

(۱) بیاہے جانے کے بعد سے تم ہماری [illegible] نہیں رہیں۔ اسلئے تمہیں چاہئے کہ ساس اور سسر کی اطاعت کرو۔ ٹھیک ویسی ہی جیسے اب تک تم نے ماں باپ کی فرمانبرداری کی۔

(۲) جب تم بیاہی جا چکیں تو شوہر تمہارا خداوند اور مختار ہے۔ خاکسار اور مہذب بنو۔ خاوند کی اطاعت بیوی کے لئے ایک اعلیٰ صفت اور بڑی نعمت ہے۔

(۳) محبت سے ساس کے دل میں گھر کرو۔

(۴) حسد اور رشک نہ کرو۔ شوہر کو جو تمہاری محبت ہو اس کیلئے حسد سم قاتل ہے۔

(۵) اگرچہ قصوروار تمہارا شوہر ہی ہو۔ ہرگز تم غصہ نہ کرو۔ اس کو برداشت کرلو۔ اور جب شوہر رضامند ہو تو نہایت نرمی سے تم اس کی غلطی جتا دو۔

(۶) فضول مت بولو۔ پڑوسن کی بدگوئی مت کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔

(۷) سویرے اٹھو دیر کرکے سوؤ۔ دوپہر کو مت سوؤ پچاس سال کی عمر تک تھوڑی تھوڑی شراب پیو جلسوں میں شرکت نہ دو۔ میلے ٹھیلے میں پل نہ پڑو۔

(۸) منجموں سے ہونیوالی بات نہ پوچھو۔

(۹) گھر کرنا سیکھو۔ خانہ داری میں کفایت شعاری برتو۔

(۱۰) جوان بیاہے جانے پر بھی کمسنوں کی مجلس میں آمد و رفت نہ بڑھاؤ۔

(۱۱) زرق برق پوشاک مت پہنو۔ ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے سے زیب تن کرو تاکہ متانت ظاہر ہو۔

(۱۲) باپ کی دولت اور عزت و منزلت پر گھمنڈ نہ کرو۔ اگر باپ امیر تو اس کی دولت کا چرچا شوہر کی برادری والوں کے آگے نہ کرو۔

* (یہ نصیحت سب نصیحتوں سے بڑھکر ہے۔) (اہلحدیث)

۱۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

مفت نسخہ جات خود بنالو مفت نسخہ جات

بال اڑانے کا پوڈر، عرق و تیل و صابون ۔ کافور کا گلاس ۔ گولی و گلاس پارہ ۔ گلاس گندھک ۔ مالا کافور

استین منجن ۔ طلا ۔ ادویہ سرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

عجب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند مجربات شہریا مین دئیے گئے ہین ۔ جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے ۔

امرت کی دہارا

نے جسقدر نام پایا ہے اُس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہئے مختصر رسالہ آبحیات مین لکھسکتا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کرین ۔
امرت کی دہار تقریباً کل امراض مثل سر درد ۔ پیٹ درد ۔ تمام دردہاے بیرونی و اندرونی ۔ بخار ۔ کھانسی ۔ نزلہ ۔ ہیضہ ۔ طاعون ۔ بدہضمی ۔ مرگی
ڈاڑھ کا درد ۔ دانتون کی امراض ۔ درد آنکھ ۔ پھوڑا و امراض معدہ ۔ امراض جگر ۔ امراض بچگان و عورات ۔ بچھو بھڑ ۔ سانپ وغیرہ کا کاٹنا ۔ خارش وغیرہ
وغیرہ کا جو عام طور پر گھرون مین بوڑہون ۔ بچون ۔ جوانون اور عورتون کو ہوتی رہتی ہین حکمی علاج ہے ادویات کے سینکڑون بوجہ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی
کے سامنے ہیچ ہین **امرت کی دہار** جس گھر مین موجود ہے وہان ایک حکیم حاذق حاضر ہے **امرت کی دہار** جسکی جیب مین ہے امراض کے خطرے سے
محفوظ ہے **امرت کی دہار** جس حکیم کے پاس رہتی ہے اوسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ۔ ۵۰۰ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہے بعض بعض
اصحاب سینکڑون شیشیان سالانہ منگواتے ہین بڑے بڑے ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہین سفر مین جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہین ۔
امرت کی دہار کو ہر گھر مین پہنچانے کی خواہش کو پورا کرنے کیواسطے ہمنے اسکے خریدارونکیواسطے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اسمین تمام اصل نسخے ہین سینکڑون روپیہ کے خرچ سے بچا رہیگا
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؍) **نمونہ** آٹھ آنہ مگر نمونہ کے ساتھ **مجربات شہریا** مفت نہ ملیگی

ابھی تک لوگ کہتے ہین

کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے درانحالیکہ اسوقت دنیا کی بڑی بڑی محقق باتین رائج ہو رہی ہین کہ

مرض دراصل ایک ہے اور اُس کا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دہار درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزارون ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہین
کوئی مرض نہین جسکا علاج نہین ۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر مین باسانی صرف ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے
اپنے دل مین **یکطرفہ ڈگری** نہ کر لیجئے کہ یہ ممکن نہین ہے دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض ہے پس ایک
پیسہ کا کارڈ لکھکر **رسالہ آبحیات** مفت منگوا کر ملاحظہ فرماوین جو اسی غرض کیواسطے ہزارون کی تعداد مین چھپوایا ہے +

نوٹ :- خط و کتابت کے واسطے اتنا پتہ کافی ہے "امرت کی دہار ۔ لاہور"

اگر آپ نے ابھی تک **دیش اپکارک** نہین دیکھا ... تو رسالہ دیش اپکارک ... طلب کریں

ٹھاکر دت شرما
وشندھالیہ مالک و اڈیٹر اخبار دیش اپکارک و مصنف رسالجات طبی **لاہور**

اہلحدیث خرید ... بجناب مولوی ... مدرس سوہدرہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر - پنجاب

[illegible] قول مصطفیٰ کی گفتار ... مت دیکھو کہ کیا کہا ... بیان ہو ... کہا ہے

نمبر ۳۹

قیمت اخبار
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
آجرت اشتہارات
[illegible]

اغراض و مقاصد
(۱) مذہب اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
قواعد و ضوابط
(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) [illegible]
(۳) مضامین [illegible]

امرتسر یوم جمعہ - مورخہ ۲ - اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۱ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

مسیحیت کی خصوصیت

اس عنوان سے ایڈیٹر صاحب نور افشان نے ایک مضمون لکھا ہے - جسے ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے سارا نقل کیا جاتا ہے جو درحقیقت عیسائی مذہب کے دعووں کا فوٹو ہے اسلئے ناظرین اسے بغور پڑہیں - بعد اسکے جواب بھی غور سے دیکہیں مضمون مذکورہ یہ ہے۔

مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اس کو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے - سو یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جسمین طاقت ہو کہ انسان کو از سر نو زندہ کرے - گناہ کی مزدوری موت ہے گناہ کے ارتکاب سے انسان نے خدا کیطرف سے اپنا منہہ پھیر لیا ہے اور خدا نے اپنی حضوری اس مین سے ہٹالی ہے - اگر انسان جیتا ہے تو نفسانی اور دنیاوی آلائش مین مبتلا ہو کر جیتا ہے - اس کا کہانا پینا سب نفس کے متعلق ہوتا ہے - کیونکہ دنیا کی طرف اُس کا رُخ ہے اور دنیا ہی اُس کا کہانا پینا ہے - اس صورت مین تو یہ جو مسلمانون اور ہندوؤن کے نزدیک ہے - کچہہ معنی نہین رکھتی - اپنی اصلاح کرنی تو یہ نہین ہے - اصلاح ارادون سے ہوتی ہے - لیکن جہان ہماری روحانی زندگی مین موت واقع ہوتی ہے وہان ہمارا ارادہ کس کام کا ہے - ہمکو نئی پیدائش کی ضرورت ہے - اور ہماری توبہ کے یہ معنے ہین کہ ہم دنیا کیطرف سے مر جاوین اور ہمارا رُخ خدا کیطرف ہو جاوے اور ہمارا کہانا پینا آئندہ وہی ہو - مسیح کا یہ دعویٰ کرنا کہ مین ہی ایک نجات دہندہ ہون اور کہ زمین و آسمان پر اسکو کوئی نام نہین دیا گیا کہ جسکی طفیل نجات حاصل ہو - یہ دعویٰ اسبات پر مبنی ہے کہ خدا وند وہ طاقت عطا فرماتا ہے - جس سے انسان خدا پسند نیکی کر سکے اور یہی مسیحی مذہب کی فضیلت ہے اخلاقی تعلیم تو دیگر مذاہب مین بھی پائی جاتی ہے اور اسکی نسبت مسیحیت انکار نہین کرتی - کیونکہ اُس کا قول ہے کہ دیگر لوگ الہام نہ رکہکر بھی خدا کی شریعت کی شہادت اپنے دلون مین رکھتے ہین - اس لئے اگر دیگر مذاہب مین اخلاقی تعلیم کے متعلق بہت کچہہ مسیحیت کے ساتہہ مشابہ ہے - تو یہ اعتراف کرنے سے ہمکو کسی طرح کا اندیشہ نہین ہے بلکہ اس اقرار سے ہم دیگر مذاہب کے نزدیک آجاتے ہین اور وہ ہمارے نزدیک - لیکن مسیح کا یہ دعویٰ کہ مذہب میں ہی خاص ہادی اور راہنما ہون - اس بات پر منحصر نہین ہے کہ وہ ہمکو نیک تعلیم دیتا ہے یا کہ

مرقع قادیانی بابت یکم اگست ۱۹۰۷ء شائع ہو چکا ہے - ۱/ کے ٹکٹ بہیجکر نمونہ منگوا سکتے ہیں - قیمت ۱/ سالانہ

اسکی اخلاقی تعلیم دوسرے گروؤں اور بزرگوں سے بڑھکر ہے گو اس میں بھی شک نہیں ہے کہ اسکی تعلیم واقعی دوسروں پر ترجیح رکھتی ہے لیکن اس نے ایک کام کیا ہے جو کہ دوسرے رشیوں نبیوں یا پیغمبروں نے نہیں کیا اور وہ یہ ہے کہ جو اس نے کہا اسپر وہ خود کاربند ہوا اور علاوہ اس کے وہ یہ بھی کرنے کو آمادہ ہے کہ اپنے شاگردوں کو بھی طاقت عطا فرماوے کہ وہ بھی اسکی سی زندگی بسر کریں یہ امر مسلمہ ہے کہ عوام سچائی کو جانتے تو اچھی طرح سے ہیں - لیکن اسپر عمل نہیں کرتے ایک فلاسفر کا یہ قول بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ عام تجربہ ہے کہ نیکی کیا ہے؟ اس کو میں خوب جانتا تو ہوں اور اسکو پسند بھی کرتا ہوں لیکن کچھ تا ہوں تو بدی ہی کرتا ہوں - یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے پیرو ان مذاہب کے فضائل تو بیان کرتے ہیں - لیکن ان پر کاربند نہیں ہو سکتے - ان مذاہب کی تعلیم کا اثر ہیچ ہے - ہاں ظاہری فرائض پر تو کاربند ہوا جاتا ہے کیونکہ وہ ہلکے پھلکے ہوا کرتے ہیں لیکن خدا کو دل و جان سے پیار کرنا اور ہمسائے کو اپنے جیسا جاننا اسپر وہ کاربند نہیں ہوتے - ہمیں کیا کرنا چاہئے اسکے متعلق تو شرع ہو باقی ہے کہ روزہ رکھنا - زکوۃ دینا - پنجوقتہ نماز پڑھنا بیڑا پار کرتی ہے - لیکن جسکو کہنا کیا چاہئے اس پر کاربند نہیں ہوا جاتا ہے لیکن مسیحیت کی یہی خصوصیت ہے کہ مسیح خداوند نہ صرف اخلاقی تعلیم دیتا ہے کہ انسان کو کس قسم کی زندگی بسر کرنا چاہئے - بلکہ انسانی جامہ پہنکر وہ خود اخلاقی زندگی کا نمونہ بنکر دکھلاتا ہے اور وہ پیروؤں کو بھی طاقت عنایت کرتا ہے کہ وہ بھی وہی زندگی بسر کریں - ہاں ابتدا میں اسکا پیرو ٹھوکریں کھاتا ہے - اور اسکی زندگی ناسکمل ہوتی ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ بہتر بنتا جاتا ہے - یہ ایک صحیح شہادت ہے اور جو تجربہ پر مبنی ہے کہ غیر اقوام میں انسان تہذیب اور اخلاق دونوں میں گرتا ہی گیا ہے - اور مسیحی ملکوں میں انسان ترقی ہی کرتا گیا ہے نہ صرف انکی زندگی کا پیمانہ اعلیٰ ہوتا گیا ہے - بلکہ سوسائٹی کے طریقے اور خیالات بھی اعلیٰ اور پاکیزہ ہوتے گئے ہیں - یہی ایک مذہب ہے - جسکو قدرت کا مذہب کہنا چاہئے - کیونکہ اسمیں یہ طاقت ہے کہ گری ہوئی انسان کو جلا دے اور اٹھا دے اسکے لئے بھی شہادت موجود ہیں ہزارہا ایسے ہوتی ہیں جو شیطان کے فرزندیت سے نکلکر خدا کی فرزندیت میں ہو گئے - ہم یہ مان سکتے ہیں کہ بہت ایسے بھی عیسائی ہیں - جو مسیحی مذہب کے اصول پر نہیں چلتے - لیکن پھر بھی ان کی عام زندگی تہذیب اور اخلاق کے لحاظ سے دوسروں سے اچھی ہوتی ہے -

(اخبار نور افشاں - ۱۱ - جولائی ۱۹۰۶ء)

جواب :- اس مضمون میں جہاں جہاں نمبر دئیے ہیں وہ قابل غور ہیں - اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیح اور مسیحی مذہب اپنے پیروؤں کو ایک روحانی طاقت بخشتا ہے جو دوسرے مذہب میں نہیں - ہم بہت خوش ہوتے اگر یہ دعوے واقعات اپنے اندر ثبوت بھی رکھتا - بجائیکہ ہم انجیلوں میں دیکھتے ہیں کہ مسیح کے پہلے پیروؤں میں ایسے بھی تھے - جنہوں نے خود حضرت ممدوح کو چند پیسوں کے لالچ میں پکڑوا دیا اور صبح ہونے سے پہلے پہلے تین دفعہ ان پر لعنت کی - ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول پیروؤں کا نمونہ ہمکو ایک ایسا راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے کہ کسی نبی کے پیروؤں میں نہیں ملتا - حضور پر تمام عمر میں بڑی مصیبت اور حضور کے خادموں کی آزمائش کا وقت ہجرت کی رات کا تھا - یعنے جسوقت حضور نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو کوچ فرمایا تھا - اسوقت حضور کے ایک خادم نے یہ جان نثاری کی کہ حضور کے باہر جانے کے وقت آپ کے بستر پر خود لیٹ گیا کہ مخالفین محاصرین اگر اندر آئیں تو بیشک میرا کام تمام کردیں - مگر حضور کی ذات پر آنچ نہ آئے دوسرے خادم نے یہ جرأت دکھائی کہ حضور کو لیکر نکل گیا اور باہر غار ثور میں کئی دنوں تک چھپے رہے - مگر جان نثار کے استقلال کی یہ حد کہ مجال نہیں کوئی خبر تک ہو حالانکہ کھانا اسی کے گھر سے آتا رہا - پھر اسی غار سے نکلکر دو سو میل سے زیادہ کا سفر مدینہ تک طے کیا مگر مجال نہیں کوئی خیانت یا نیت بد پیدا ہو - حالانکہ اسی جان نثار کے چھوٹے چھوٹے بچے مکہ معظمہ میں موجود تھے جنکی نسبت بہت کچھ تفکرات ہو سکتے تھے - مگر اس جان نثار خادم نے ذرہ بھر پرواہ نہ کی اور یہ کہتا ہوا الخ

دل لیا ہے تو جان بھی لیلو ٭ ہمسے بیدل رہا نہیں جاتا

تمام اپنے گھر بار بال بچوں کو لات مار کر اپنے ہادی برحق کا ساتھ دیا کیا اڈیٹر صاحب اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ میں بتا سکتے ہیں ٭

اس تقریر میں تو پیروان کا مقابلہ ہے آئیے ہم آپکو مذہب کا مذہب سے مقابلہ سنائیں

الہامی کتاب - قرآن شریف اور وید کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ صاحبان کی بحث ... قیمت ۱۰/

مگر نہ آپکی طرح کہ صرف زبانی دعوی بلکہ بحوالہ آیات ۔ غور سے سنیئے !

قرآن مجید کا تو اصل مطلب اور اعلیٰ مقصد ہی یہ ہے کہ بندون کو خدا سے ملایا جائے ۔ دیکھئے کیا ہی لطیف پیرائے مین ارشاد ہے ۔

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین

لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین (پارہ ۸ ع ۶)

اے نبی تو کہہ دے کہ میری نماز اور قربانی بلکہ جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العلمین کے لئے ہے جسکا کوئی شریک نہین اور مجھے یہی حکم ہے اور مین اُس کے فرمانبردارون سے پہلا ہون ۔

ایک موقعہ پر ارشاد ہے ۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (پارہ ۲۹ ع ۱)

یعنی تم اللہ کا نام یاد کیا کرو ۔ اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اوسکے سوا اور کوئی معبود نہین ۔ پس تم اُسی کو اپنا کارساز بناؤ ۔

ایک مقام پر ہادی اسلام کی طاقت کا اظہار ہے کہ

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (پ ۲۸ ع ۱)

یعنی نبی ان لوگون کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اپنی صحبت سے نیک اور پاک کرتا ہے اس دعوی کو نہ صرف زبان تک رکھا بلکہ کر کے بھی دکھا دیا جسکے لئے عرب کی پہلی اور پچھلی زندگی کا مقابلہ زندہ ثبوت ہے جسکی نسبت یہ کہنا غیر موزون نہین کہ ع

وحوش اور بہائم کو انسان بنایا ❊ گڈریون کو عالم کا سلطان بنایا

مسیح کی شان مین تو ہم کچھ کہہ نہین سکتے ۔ وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہین کہ اونکی نسبت جو اعتقاد عیسائیون نے لگا رکھے ہین ۔ یہ نہ اُنہون نے سکھائے نہ اُنہون نے رکھے ۔

خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید مین جو ذکر ہے اُس سے بڑھکر تو کیا اوسکو برابر بھی کسی کتاب مین نہین ۔ غور سے سنیئے !

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ (پ ۲ ع ۴)

یعنی بعض لوگ ایسے ہین جو اللہ کے سوائے اور لوگون کو شریک بناتے ہین ۔ یعنی خدا کے ساتھ شریک کرتے ہین ۔ اس شرک کا بیان یون فرمایا کہ الٰہی محبت رکھتے

ہین جیسی اللہ سے چاہئے یعنے اللہ کے برابر کسی کی محبت کرنا قرآن کے محاورہ مین شرک ہے ۔ پھر اسی کے ساتھ ہی اصل توحید کیطرف اشارہ کرنیکو فرمایا :-

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ

یعنے جو لوگ ایماندار ہین وہ اللہ ہی کی محبت مین سب سے زیادہ مضبوط ہین اس آیت قرآنی مین خاص لطیف نکتہ یہ ہے کہ اس مین خدا کی محبت کرنے کو کسی امر کے صیغہ سے بیان نہین کیا کہ تم سارے زور سے اسکی محبت کرو ۔ جیسا کہ انجیل مین ہے نہین بلکہ اس مین جملہ اسمیہ کے طور پر بیان ہے ۔ جس مین صیغہ امر سے بہت زیادہ مبالغہ ہے ۔ کیونکہ امر کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے لیکن ہر ایک امر کی خلاف ورزی موجب کفر نہین ہے اسلئے امر کے صیغہ مین یہ زور نہین جو جملہ اسمیہ مین ہے ۔ کیونکہ اس کا مفاد تو یہ ہے کہ ایماندار وہی ہے جسکو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہو ۔ اگر ایسا نہین تو اُس مین ایمان ہی نہین ۔ اسکی مثال یہ ہے کہ سکول کا ماسٹر اپنے شاگردون کو تاکید سے کہے کہ خوب دل لگا کر سبق یاد کرو ایک مضمون تو یہ ہے ۔ مگر ایک یہ بھی ہے کہ بورڈ پر لکھوا دے کہ طالب علم وہی ہے جو سبق یاد کرے ۔ پہلے حکم مین یہ زور نہین جو دوسرے مین ہے غالباً لٹریچر سے واقف آدمی کو اس مین شک نہین ہو سکتا کہ پہلا حکم ایک معمولی ہے دوسرا حکم بہت زوردار ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ جن عیسائیون (مثل مصنف عدم ضرورت قرآن) نے یہ دعوی کیا ہے کہ قرآن مجید مین خدا سے محبت رکھنے کا حکم نہین ۔ وہ قرآن کو نہین سمجھے ۔

ایکہ آگاہ نہ عالم درویشاں را ❊ تو چہ دانی کہ چہ سودا ست ایشاں را

ہان بغیبر قرآن اپنے کیسے پر ایسا عامل ہے کہ قرآن مجید بلا کھٹکا کہتا ہے :-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (یعنی تمہارے لئے اللہ کا رسول عمدہ نمونہ ہے ۔ اسی نمونہ کے مطابق تم کام کرو)

یہ بھی خوب کہی کہ غیر اقوام مین انسان تہذیب اور اخلاق دونون مین گرتا ہی گیا اور مسیحی ملکون مین انسان ترقی ہی کرتا گیا ۔ اس فقرہ نے تو اڈیٹر صاحب کی نسبت ہمارے نیک گمان کو صدمہ پہنچایا معلوم ہوتا ہے یا تو وہ تہذیب اور اخلاق کے معنے نہین جانتے ۔ یا دانستہ غلط بحث کرتے ہین ۔ مہربان من ! آپکی سابقہ تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ انسان کے لئے اعلیٰ معراج یہ سمجھتے ہین کہ وہ خدا کا ہو کر رہے ۔ پس اس تعریف کے مطابق آپ انصاف سے بتلا سکتے ہین کہ آج عیسائی ممالک مین یہ وصف ہے ؟ عام طور پر خدا ہی کو جواب ہے

آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور کھاد پیلنو کے بیلنے آہنی ۔ مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہین +

شراب نوشی۔ زناکاری کی حد نہیں۔ دغابازی کوئی عیب نہیں۔ حق تلفی کوئی بڑا کام نہیں۔ مین چاہتا تہا کہ آپ کو یہان بیٹھے ہی یورپ کی ذرا سیاحت کروا مگر مین جانتا ہون۔ کہ آپ خود کبھی اس سے منکر نہ ہونگے اسلئے سردست آپ کو تکلیف نہین دیتا۔ پہر یہ بھی دیکہنا ہے کہ مسیحی ممالک نے جو ترقی کی ہے یہ عیسائی مذہب کو ساتہہ لیکر کی ہے یا اُسے چہوڑ کر۔ جناب من! ہم تے تو یہ دیکھنا ہے کہ مذہب کیا کہتا ہے یہ نہین دیکہنا کہ مذہب والے کیا کرتے ہین آپ یا مین تاریخ کو مٹا نہین سکتے۔ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ مسلمانون نے جو ترقی کی تہی۔ وہ اسلام کو راہنما بنا کر اپنے ساتہہ لیکر کی تہی۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانون کی ترقی کے ساتہہ ساتہہ اسلام کی ترقی بہی نظر آتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ مسلمانون کا پہلا طبقہ جیسا کہ اسلامی پابندی پر مضبوط تہا۔ ترقی مین بہی اعلےٰ معراج پر پہونچا تہا۔ لیکن جونہی انہون نے اسلام کو چہوڑا۔ یا جسقدر اوسکی تعلیم کو چہوڑا اُسیقدر تنزل ان کا ہوا۔ برخلاف اسکے عیسائیون کا پہلا طبقہ مسلمانون کے پچہلے طبقہ سے مشابہ ہے۔ یعنے تیسری چوتہی صدی عیسوی تک عیسائیون کی حالت ناگفتہ بہ تہی۔ بڑی ذلت کی زندگی گذارتے تہے۔ کئی دفعہ بادشاہون کے حکم سے ان کا قتل عام ہوا۔ جو عیسائی ہوتا اوسکی خیر نہ ہوتی۔ بیچارے سر چہپائے پہرتے جناب والا کیا یہ واقعات ہمکو سبق نہین دیتے۔ کہ عیسائی مذہب اپنے اندر ترقی قومی نہین رکھتا جو اسلام رکھتا ہے ورنہ آپکو یہ ماننا ہوگا کہ عیسائیون کو پہلے طبقون کی نسبت آجکل کے ممالک متمدنہ کے عیسائی مذہب کے زیادہ پابند ہیں اگرچہ یہ تو تاریخ عالم کو نئے سرے سے لکہنا ہوگا۔ کیا خوب ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے ✤ ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے

مختصر یہ کہ مسیحی ممالک (یورپ) نے بیشک ترقی کی ہے مگر نہ یہ کہ عیسائی مذہب کی راہنمائی سے بلکہ مذہب کو چہوڑ کر اپنی راہنمائی سے۔ پس ایسی ترقی کو مذہب کے آثار سے بتانا صریح مغالطہ ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو مسیحی ممالک کی مختصر سی کیفیت بہی دکہائی جائیگی ؎

شیشہ سے کیطرح اے ساقی ✤ جیسے پیوست کہ پہری بیٹھے ہین

تفسیر ثنائی اردو

جلد اول عمر — جلد دوم ۱ — جلد سوم ۱ — جلد چہارم ۱ — جلد پنجم ۱ — جلد ششم ۱

چاروں جلدوں کو یکمشت خریدار سے للعہ محصول علاوہ

اِجتہاد اور تقلید

سابق مین ہم لکہہ آئے ہین کہ فقہ کے مسائل تین قسم پر ہین۔ ایک تو وہ ہین۔ جو قرآن و حدیث سے باصول مقررہ استنباط کئے جاتے ہین۔ جن کی مثالین سابق مین ہم دے آئے ہین۔ آج ہم دوسری قسم کے مسائل پر آتے ہین جنکو مسائل قیاسیہ کہتے ہین۔ اس قسم کے مسائل کی تسلیم پر اجماع اور سب علما کا اتفاق نہین بلکہ بعض علماء قیاسی مسائل سے منکر بہی ہین۔ اُن کی دلیل یہ ہے کہ خداتعالی نے ہمارے لئے قرآن مجید مین واضح احکام نازل فرمائے ہین چنانچہ ارشاد ہے:- نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (ہم نے ایسی کتاب اُتاری ہے۔ جو سب چیزون کو واضح بیان کرتی ہے) اور حدیث شریف مین ہے الحلال بین والحرام بین یعنے حلال اور حرام دونون واضح ہین۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احکام شرعیہ وہی ہین۔ جو قرآن و حدیث کے الفاظ سے سمجہے جائین اور بس۔ علماء اصول نے اسکا جواب دیا ہے کہ احکام قیاسیہ بہی قرآن و حدیث ہی سے مستخرج ہوتے ہین چنانچہ نور الانوار مین ہے۔ ان القیاس کاشف معانی الکتاب یعنے قیاس موجد حکم نہین بلکہ مُظہر ہے جو بات عوام کی سمجہ سے مخفی ہوتی ہے اوسکو مجتہد قیاس سے ظاہر کر دیتا ہے۔ خیر اس بحث سے گذر کر ہم قیاس کی تعریف کرتے ہین۔ جو علماء اصول نے کی ہے نور الانوار مین ہے۔ تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلۃ۔ اصل سے مراد وہ حکم ہے۔ جو قرآن و حدیث مین ہو اور فرع سے مراد وہ حکم ہے۔ جو اوس پر قیاس کیا جائے۔ اسی اصل کو مقیس علیہ اور فرع کو مقیس بہی کہتے ہین۔ پس معنے اس تعریف کے یہ ہوئے کہ منصوص حکم یعنے جو مسئلہ قرآن و حدیث مین ہو۔ اوسکی علت معلوم کرکے اوسپر دوسرے مسئلہ کو قیاس کرنا یعنے اس دوسری چیز پر بہی وہی حکم لگانا جو منصوص امر مین ہو اسکو قیاس کہتے ہین۔ اسکی مثال عام فہم یہ ہے کہ شراب کی حرمت جو قرآن و حدیث مین ہے اسکی علت جو معلوم کرین تو پتہ ملتا ہے کہ اس حرمت کی علت نشہ ہے پس اس علت کو اور نشہ آور چیزون مین معلوم کرکے اُن پر بہی یہی حکم جاری کیا گیا یعنے بہنگ وغیرہ منشی اشیاء پر بہی حرمت کا حکم ثابت ہو گیا (یہ ایک فرضی مثال ہے ورنہ قیاس کے لئے شرط ہے کہ فرع یعنے مقیس مین کوئی نص موجود نہو۔ اور بہنگ وغیرہ نشہ آور چیزون مین نص موجود ہے کل مسکر حرام (ہر نشہ آور چیز حرام ہے)

قیاس کے لئے کئی ایک شرائط بہی ہین۔ یہ نہین کہ ہر ایک موقع پر

ضمیمہ الفرقان بجواب اہل القرآن — مولوی چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ نمبر ۸ کا جواب — ۲/

قیاس کرنا جائز ہو۔ ان شرائط کا ذکر بھی ضروری ہو کتب اصول میں عموماً وہ شرائط مذکور ہیں۔ نورالانوار کے متن کی عبارت یہ ہے :۔ کہ

وشرطه ان لایکون الاصل مخصوصاً بحکمه بنص آخر وان لایکون معدولاً به عن القیاس ۔ وان یتعدی الحکم الشرعی الثابت بالنص بعینه الی فرع ھو نظیرہ ولا نص فیه ۔ الخ	قیاس کے لئے یہ شرط ہے کہ اصل حکم جسپر قیاس کرتا ہو اپنی جگہ کیساتھ مخصوص نہ ہو اور یہ کہ اصل حکم بجائے خود خلاف قیاس نہ ہو اور یہ کہ جو حکم متعدی کیا جائے وہ شرعی حکم ہو جو اپنے موقع پر نص صریح

کے ساتھ ثابت ہو۔ اور اپنی فرع کیطرف جو اوسکی نظیر ہے ۔ جاری کیا جاوے جس میں کوئی اور نص نہ وارد ہوئی اور یہ بھی شرط ہے کہ اصل حکم متعدی کرنے کے بعد اپنی اصلی حالت پر بدستور رہے ✦

ان چاروں شرطوں میں سے پہلی کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے ۔ خزیمہ اکیلا جس امر کی شہادت دیوے کافی ہے دوسرے گواہ کی اوسکے ساتھ ضرورت نہیں ۔ یہ حکم چونکہ خزیمہ کے ساتھ مخصوص ہے اسلئے اوسپر قیاس کر کے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلان امام بھی چونکہ خزیمہ کیطرح راست گو متقی اور صادق القول ہے اسلئے اوسکی شہادت بھی دو کے قائم مقام ہوگی۔ نہیں دوسری شرط کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے ۔ نماز کے اندر قہقہہ مارکر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔ اسپر قیاس کرکے یہ حکم نہیں نکال سکتے کہ جنازہ میں اگر ہنسے تو بھی وضو ٹوٹ جائیگا ۔ کیونکہ یہ حکم (نماز کے اندر قہقہہ مارنے سے وضو ٹوٹنے کا) خود خلاف قیاس ہے اسلئے کہ وضو تو اپنے نقیض سے ٹوٹتا ہے اور قہقہہ مارنا وضو کی نقیض نہیں ہے لیکن چونکہ حدیث میں آیا ہے (حدیث صحیح نہیں ہے مگر فقہا اسکو تسلیم کرتے ہیں) اسلئے اسکو خاص اپنی ہی محل پر رکھینگے اور دوسری جگہ اسکو جاری نہ کرینگے ✦

تیسری صورت کی مثال یہ ہے کہ خمر کے نشہ کیوجہ سے کوئی شخص اسپر قیاس کرکر دیگر نشہ آور چیزون کا نام ہی خمر رکھ لے تو یہ قیاس اصطلاحی نہ ہوگا ۔ کیونکہ کسی چیز کو خمر کہنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے ۔ بلکہ یہ تو لغت سے تعلق رکھتا ہے ✦

نتیجہ ۔ قیاس کی تعریف اور شرائط مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ صاف اور صریح نکلتا ہے ۔ کہ جو لوگ یا رسول اللہ ۔ یا نبی اللہ وغیرہ الفاظ کا کہنا جائز کہتے ہیں وہ غلط ہے ۔

تفصیل اسکی یہ ہو کہ آجکل بدعت پسند لوگ عموماً اپنے مصنوعی درود میں

بصیغہ خطاب کہا کرتے ہیں صلی اللہ علیک یا رسول اللہ یا نبی وغیرہ اور کہتے ہیں یا رسول اللہ فریاد رس ۔ یا کہتے ہیں تمہاری ذات اقدس کا سہارا یا رسول اللہ ۔ اور اس کے جواز پر دلیل لاتے ہیں ۔ التحیات کے صیغہ خطاب کو کہتے ہیں ۔ چونکہ التحیات میں آیا ہے ۔ السلام علیک ایہا النبی ۔ یہاں بصیغہ خطاب آنحضرت کو سلام کہا گیا ہے اسلئے ہم بھی یا رسول اللہ کہتے ہیں ۔ اسکی تقریر کا مطلب یہ ہو کہ ہم اسپر اسکو قیاس کرتے ہیں ۔ تعجب ہے ۔ یہ قیاس کرنے والے دراصل مولوی صاحبان ہوتے ہیں جنکا یہ قول ہو کہ قیاس کرنا مجتہد کا کام ہے جو فلان فلان علم رکھتا ہو ۔ جسکو اتنی ہزار حدیثوں پر اطلاع ہو ۔ جو ناسخ منسوخ صحیح ضعیف کو جانتا ہو ۔ آجکل کسکو اتنا علم ہو کہ قیاس کرسکے اسلئے تقلید واجب ہے ۔ مگر کیسی جلدی خود ہی اس ساری تقریر کی تکذیب کردیتے ہیں کہ اپنے مخترعات مسائل پر خود ہی قیاس سے استدلال کرتے ہیں ۔ خیر یہ تو اونکی دورنگی کا ذکر تھا ۔

اب سنیئے اصل مسئلہ کا جواب کہ فقہا نے قیاس کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں ۔ اون میں یہ شرط بھی ہے کہ اصل مقیس علیہ خلاف قیاس نہ ہو اور اگر خلاف قیاس ہے تو اوسکو اپنے محل ہی پر رکھینگے اور اسپر دوسری چیز کو قیاس نہ کرینگے التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کہنا خلاف قیاس ہے اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود جو بڑی فقیہ اور کے صحابہ میں تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ہم (صحابہ) اس کو یوں پڑھتے تھے ۔ السلام علی النبی ۔ یعنے بجائے خطاب کے غیب کے صیغہ سے مضمون ادا کرتے تھے ۔ اگر خلاف قیاس نہوتا تو صحابہ ایسے کیوں چھوڑتے ۔ پس اگر ہم عبداللہ بن مسعود کی اس روایت پر عمل نہ بھی کریں یعنے السلام علی النبی نہ کہیں بلکہ السلام علیک ایہا النبی ہی پڑھیں تو بھی چونکہ یہ حکم یعنے صیغہ خطاب بجائے خود خلاف قیاس ہے اسلئے اسکو اپنے ہی محل پر رکھا جائیگا اور اسپر قیاس کرکے دوسری جگہ اسکو جاری نہ کیا جاویگا ۔ ورنہ فقہا کا اصطلاحی قیاس نہوگا ہاں اپنا اختراعی قیاس اس کا نام رکھیں تو اختیار ہے (باقی باقی)

اہلحدیث کانفرنس نے

اس سے پہلے ایک مضمون متعلقہ توحید کشمیری زبان میں نظم کراکے کشمیر میں شائع کیا تھا جسکی وہاں بہت ضرورت تھی اب تجویز تھی کہ ہندی ناگری میں

ایکسا چھوٹا سا مضمون توحید و رسالت کا چھپوا کر بنارس وغیرہ اضلاع مین تقسیم کیا جاوے - کیونکہ اسلام کی اصل غرض تو یہ ہے کہ بندگان خدا کو خدا کی توحید بتلا کر راہ مستقیم پر رکھا جاوے اسی غرض کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی تھی اسلئے جس جس جگہ ظلمت شرک زیادہ چھائی ہوگی - کانفرنس کا فرض ہے کہ حسب حیثیت وہان نور توحید پہنچاوے - چنانچہ اسی خیال سے یہ تجویز ہوئی ہے کہ ناگری مین رسالہ شائع کیا جاوے - اس مین شک نہین کہ اہلحدیث کانفرنس کا ایک دفعہ ذکر آ گیا مگر ہم افسوس کئے بغیر نہین رہ سکتے کہ جماعت اہلحدیث یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ یہ بُت ایسا مضبوط ہے کہ اس مین روح ڈالنے کی حاجت ہی نہین - بغیر امداد پہنچائے یہ سب کچھ کر لیگا - حالانکہ دُنیا کا کوئی کام بغیر مال کے چل نہین سکتا پس جماعت اہلحدیث کو سمجھ لینا چاہئے کہ اگر وہ توحید و سنت کے شائق ہین - تو اہلحدیث کانفرنس کے وجود کو غنیمت جانین - اس کے ذریعہ سے اُن کا تمام شوق متعلقہ اشاعت توحید پورے ہو سکتے ہین - اس کو امداد دین - اسکو تجویز سمجھائین اُس کے ممبر بنین اور دون کو ممبر بنائین +

کانفرنس کی یہ بھی تجویز ہے کہ ایک واعظ خوش بیان مخلص کارگر رکھا جائے جو اسکے مقاصد کی اشاعت کرے - انشاء اللہ بہت جلد یہ تجویز ظہور پذیر ہوگی سر دست ایک رکن انتظامی (جناب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی) کی رائے درج ذیل ہے آپ فرماتے ہین :-

"بخدمت مخدومی مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس اہلحدیث سلمہ اللہ تعالی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - نامہ نوازش مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء بدریافت رائے بابت طبع رسالہ بخط ہندی وناگری جسمین توحید و رسالت کا ذکر ہو سر دست ایک واعظ رکھا جاوے جو اہلحدیث کانفرنس کی اشاعت کرے وارد ہوا - مجھکو اس نامہ عالی سے بہت ہی مسرت ہوئی اور بے انتہا خوشی کہ الحمد للہ جناب صدر انجمن صاحب و سکرٹری انجمن کو اشاعت اسلام کا خیال آیا - مولانا کانفرنس اہلحدیث کو کچھ کر کے دکھلانا چاہئے - اور ہمیشہ اسکے صدر انجمن مع سکرٹری و ممبران کارکنان کی نظر اس آیت شریفہ قرآن کریم پر ہونی چاہئے :-

وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور یہ بھی اللہ کریم کا ہی حکم ہے شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ

مولانا! بخاری شریف مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی اگر خدا تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت کر دے تو تیرے واسطے دنیا مین اس سے بہتر کوئی نعمت نہین ہے دونون امر مین آپکے کہنا ہے کہ آپ سب سے مقدم اس کام کو کرین کہ غیر قوم کے کانون تک توحید و رسالت کا ذکر پہنچا دین اللہ کریم مواخذہ سے بچا دے - مین اسمین چندہ دینا بھی ضروری سمجھتا ہون - لہذا مبلغ دو روپیہ[x] بھیجتا ہون آپ اس صرف مین شامل فرما دین"

انجمن مصلح الاخوان

کے متعلق امرتسر مین کوشش ہو رہی ہے لوگ ممبر ہونے کا شوق ظاہر کرتے ہین بیرونجات سے بھی خطوط ممبری کے آئے ہین - ایک صاحب پورنیہ بنگال سے لکھتے ہین :-

مولانا! السلام علیکم - اہل حدیث مطبوعہ ۱۲- جولائی مین انجمن مصلح الاخوان کے انعقاد کے متعلق جناب نے جو اپنا خیال ظاہر فرمایا ہے اُسے پڑھکر دلکو نہایت مسرت ہوئی - واقعی اسوقت ہر شہر قصبہ و دیہات مین ایسی انجمنون کی اشد ضرورت ہے - کیونکہ ہم مسلمانون کی کوئی جگہ یا برادری ایسی نہین - جہان باہمی خانہ جنگی موجود نہو - انشاء اللہ یہ انجمن دینی و دنیاوی دونون قسم کی بہبودی کا باعث ہوگی - مین امید کرتا ہون کہ ہر ایک نیک نیت مسلمان (جسکے دل مین کچھ بھی قومی ہمدردی ہوگی) اس مفید انجمن کا ممبر بننے کے علاوہ دوسرے برادران دین کو بھی اس مین شریک کر کے بحکم وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ سعادت دارین حاصل کریگا - خاکسار دلی اشتیاق کے ساتھ اس مبارک انجمن کا ممبر بننا چاہتا ہے امید کہ اسکے مفصل پراسپکٹس بھی بہت جلد مرتب کر کے قوم کو ممنون فرمائیگا ع بر کریمان کارہا دشوار نیست

الراقم خاکسار غلام محمد از پورنیہ

اسی طرح اور احباب نے بھی شوق ظاہر کیا مگر واضح رہے کہ میری غرض اس تحریک سے یہ نہ تھی کہ بیرونی احباب کو امرتسر کی انجمن مین شامل کیا جاوے

[x] میرے پاس ابھی تک نہین پہنچے شاید ابن صاحب کے پاس پہنچے ہونگے (ابوالوفا)

نمبر ۶ سے صفحہ ۲۱۰ ۳۶۰ ۶۳۸ ۶۱۷ ۸۴۱ ۸۵۰ ۸۵۳ ۸۵۵ ۸۵۷ ۸۶۰ ۸۶۲ ۸۶۴ ۸۶۷ ۸۶۹ ۸۸۳ ۸۸۴ ۹۲۲ ۱۰۵۴ ۱۱۳۱

بلکہ یہ بھی اور ہے کہ جو صاحب قومی درد رکھتے ہین - وہ اپنے اپنے مقامون پر اپنے ہمخیال احباب کو جمع کرکے ایک مختصر سی انجمن اس غرض کے لئے بنا لین جو مسلمانون مین وقتاً فوقتاً مصالحت کرایا کرے - ممکن ہے بعض احباب یہ خیال کرین کہ ہمارے ساتھ کوئی ملتا نہین اونکو چاہئے کہ اپنے خیالات عالیہ کو ذرہ پستی مین لائین - یعنی یہ خیال نہ کرین کہ ایک بہت بڑی انجمن مثل حمایت اسلام لاہور باقاعدہ ہونی چاہئے بلکہ اونکو یہ خیال کرنا چاہئے کہ جس طرح شروع حالت مین انجمن حمایت اسلام تھی اسیطرح ہم چند ایک احباب خواہ دو ہون یا چار آپیز مین معاہدہ کرین اور اس کا نام انجمن **مُصلِحُ الاِخوَان** رکھکر کارروائی شروع کرین اور لوگون کو ترغیب شرکت دیتے رہین - پھر دیکھین کہ کیا نتائج پیدا ہوتے ہین - خدا کی پاک کتاب کا صریح حکم ہے کہ اَصلِحُوا بَينَ اَخَوَيكُم یعنی مسلمانون کی باہمی مصالحت کرایا کرو - کچھہ شک نہیں کہ جسطرح فساد کرنیوالون کو گناہ ہے اوسیطرح اُن کی مصالحت کرانے پر قدرت رکھکر نہ کرانیوالون کو بھی گناہ ہے پس ہمارے احباب کوشش کرین اور دل مین جان رکہین کہ خدا کے ہان نیک کام ضائع نہین جاتا - ہمعصر **اہل فقہ** اور معزز **وکیل** وغیرہ اسلامی پرچون سے بھی اس کی تائید کی توقع ہے :-

---

آمین بالجہر

(از مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدرآباد دکن)

ناظرین پر تمکین انصاف آگین - اخبار اہل فقہ مین تہوڑا زمانہ ہوا - آمین بالسر کا ایک شجرہ شائع ہوا تھا - جسمین آمین بالسر کو ثابت کرنیکی کوشش کیگئی تھی - اس شجرہ کو شائع ہوکر ایک یا ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا ہوگا مگر میرا اسوقت تک توجہ نہ کرنا صرف چند افکارات کے باعث تھا - گو وہ افکارات ابھی تک موجود ہین اور خداوند تعالیٰ انشاء اللہ بمصداق فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا دور کردیگا - آپ لوگ بھی دعا مانگین - مگر چند احباب کی مجبوری سے اب مین اسکے درپے آمادہ ہوا ہون - خدا مجھے اپنے مقصد مین کامیاب کرے - معزز حضرات اس شجرہ مین جو آمین بالسر کا ثبوت دیا گیا ہے - وہ طبعزاد کسی مقلد کا ہے وہ اپنے اصول اور چال کے مطابق تقلید ہی سے کام لیتے ہوئے یہ بتلایا ہے کہ فلان خلیفہ آمین بالسر کو پسند کرتا تہا فلان صحابی آمین بالسر کو پسند کرتے تھے مگر اسکے متعلق کوئی حدیث پیش نہ کی - بعض حدیث پیش کرکے مین توجہ کی احادیث ہی سے اختفا مراد لیا ہے - افسوس ہے اُن اسلام کے مدعیون پر جو اسلام کا دعوی کرتے ہین مگر کبھی کسی مسئلہ کو قرآن و حدیث سے ثابت نہین کرتے مگر فلان کے قول فلان کے طریقہ عمل کو بیچ مین ڈالتے ہین اسلام کو مثل ہنود کے شاستر سمجھہ گئے ہین جیسے ہنود کے دہرم شاسترون مین لکہا ہے کہ منو کا یہ قول ہے - اپاستب اسکے خلاف کہتا ہے وغیرہ - اسی کے مطابق اسلام کے مدعیون نے خدا اور رسول کو چھوڑ کر یہ کہنے لگے ہین کہ فلان عالم نے اس طرح کیا ہے فلان نے اس طرح بیان کیا ہے مگر یہ نہین سمجتے کہ کیسا قول حدیث و قرآن کی موجودگی مین کیسے حجت ہوگا اور یہ بھی خیال نہین کرتے کہ ایک آدھ صحابی یا کسی عالم یا خلیفہ کا خلاف ہمارے لئے کیسے حجت ہو سکیگا جیسے امام قاضی محمد ابن علی الشوکانی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ صحابہ اور تابعین اور اُن کے بعد کے اقوال حجت نہین ہوتے اور یہی مذہب جمہور کا تہا عربی عبارت یہ ہے :- واختلفوا ھل یکون حجۃ علی من بعد الصحابۃ من التابعین ومن بعدھم علی اقوال احدھا انہ لیس بحجۃ مطلقا والیہ ذھب الجمہور الحاصل حدیث کے موجود ہوتے نہ کسی صحابی کا قول قابل حجت ہے نہ کسی عالم کا قول - اسیطرح جب آمین بالجہر کی احادیث تمام کتب صحاح علاوہ صحاح اور مسندون مین اچھے واضح ہون تو پہر آمین بالسر کو صرف اسیوجہ سے کہ فلان صحابی نے اختیار کیا تہا - اور فلان خلیفہ کا یہی مذہب تہا - اختیار کرنا نری سفاہت ہے مین دعوے سے باور کراتا ہون کہ آمین بالسر کے متعلق کوئی واضح حدیث نہیں جیسی کہ آمین بالجہر کیلئے بکثرت موجود ہین بلکہ یہ اگر کہون بجا ہے کہ آمین بالسر کیلئے حدیث ہی کوئی نہین جو کچھہ کہ حدیث کو اپنی دلیل مین لاتے ہین وہ وہی حدیث ہین جو آمین بالجہر کی شان مین وارد ہین - مگر تاویلاً آمین بالسر کیطرف لیجاتے ہین - ہم اُن احادیث کا ذکر ابھی انشاء اللہ کرینگے - اس مین شک نہین کہ مصنف شجرہ نے بڑی ہی محنت سے شجرہ کو تیار کیا - مگر افسوس اسکا ہے کہ اسمین واضح احادیث پیش نہ کیا اور آمین بالجہر کے متعلق لکھہ مارا کہ ایک دو ہی احادیث اس باب مین ہین ایک وائل ابن حجر وغیرہ من الفہوات والخرافات اس زعم فاسد کو توڑنے کیلئے اس سے عمدہ کوئی تجویز نہین پاتا ہون - کہ آمین بالجہر کی چند احادیث منجملہ احادیث کثیرہ صحیحہ کے کتب صحاح مین سے اس مضمون مین نقل کرون اور یہ دکہاؤن کہ آمین بالجہر کی احادیث بہت ساری ہین ایک یا دو کہنا صرف تعصب ضد ہٹ سے ہے اور شجرہ مین تو ایک دو صحابہ ایک دو خلیفہ کا نام لیا گیا ہے - ہم اب اسکے مقابل امام ترمذی صاحب کتاب ترمذی

اطلاع

...کی قیمت اگست مین ختم

... مینجر

...گر ۲۴۶ - دہلی

...ر - ۶۳۱ - بروڑ

...پور - ۷۱۶ - وورانگلہ

...ر - ۷۵۲ - نابہہ

...گر - ۸۴۲ جوانسن برگ

...ن - ۸۵۲ جبلپور

...لی - ۸۵۴ امرتسر

...ٹ - ۸۵۶ سمبڑیال

...ڈہ - ۸۵۹ - روپڑ

...ر - ۸۶۱ چہاونی لاہور

...ا - ۸۶۳ گمبٹ

...ور - ۸۶۵ پٹیالہ

...ل - ۸۶۸ مہدالوان

...ٹ - ۸۷۲ سرائے جمن

...در - ۸۷۵ حیدرآباد دکن

...ر - ۸۹۳ - اجودہیا

...ر - ۱۰۵۵ - مرلا

...دوالی - ۱۰۵۸ - مرالہ

... - ۱۱۳۷ اکوٹ

کا ایک قول نقل کرتے ہیں جسمیں آپ بہ اچھی طرح واضح ہو گا کہ اکثر صحابہ
اور اکثر تابعین کا یہی آمین بالجہر مذہب تھا۔ پھر اب صاف شعبہ والے صاحب کیا کہینگے
کثرت اس زمانہ کی آمین بالجہر پر ظاہر ہوتی ہے آمین بالسر کے صرف ایک یا دو
ہی صحابی بتائینگے۔ سنو! قال الترمذی فی جامعہ۔ باب ما جاء فی التامین
حدثنا بندار قال انا یحیی ابن سعید و عبد الرحمن ابن مہدی قالا انا
سفیان عن سلمۃ ابن کہیل عن حجر ابن عنبس عن وائل ابن حجر قال سمعت
النبی قرء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وقال آمین مد بہا صوتہ
وفی الباب عن علی وابی ہریرۃ قال ابو عیسی حدیث وائل ابن حجر حدیث
حسن وبہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی والتابعین ومن
بعدہم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیہا وبہ یقول الشافعی
واحمد واسحاق (وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن سلمۃ ابن کہیل عن حجر
ابی العنبس عن علقمۃ ابن وائل عن ابیہ ان النبی قرء غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین فقال آمین وخفض بہا صوتہ قال ابو عیسی سمعت محمدا
یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبۃ فی ہذا واخطا شعبۃ فی
مواضع من ہذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس وانما ہو حجر ابن عنبس ویکنی ابا السکن و
زاد فیہ عن علقمۃ ابن وائل ولیس فیہ عن علقمۃ وانما ہو حجر ابن عنبس
عن وائل ابن حجر وقال خفض بہا صوتہ وانما ہو مد بہا صوتہ۔ انتہی کلامہ
اس عبارت میں ترمذی حدیث شعبہ جسمیں آمین بالسر کا ذکر ہے۔
جرح کرتے ہیں اور اسکو غلط ٹھیراتے ہیں اور اسی عبارت سے یہ صاف ظاہر ہو گا
کہ صحابہ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر ہی تھا ذرا غور سے نظر ڈالئے۔
(ترجمہ) امام ترمذی رحمۃ اللہ نے اپنی جامع میں کہا ہے (باب آمین کہنے میں)
روایت ہے وائل ابن حجر سے سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے بعد آمین بلند آواز سے کہتے تھے اور اس
باب میں سیدنا علی اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہا ابو عیسی نے حدیث وائل
ابن حجر کی اچھی حدیث ہے اور اسکے قائل اہل علم کے قطع نظر اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور تابعین اور تبع تابعین ہیں۔ اور رائے دیتے تھے۔ اسی آمین
بالجہر پر اور آمین بالخفی کے مانع تھے۔ امام شافعی امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب
آمین بالجہر تھا اور جو شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ ابن کہیل سے وہ حجر ابی العنبس
سے وہ علقمہ ابن وائل سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ پھر فرمایا آمین لیست آواز سے
(اب اس پر امام ترمذی جرح کرتے ہیں) کہا ابو عیسی نے سنا میں نے محمد (بن اسمعیل
بخاری سید المجتہدین راس المحدثین) کو کہ فرماتے حدیث سفیان کی (جسمیں
آمین بالجہر کا ذکر ہے) صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے شعبہ نے اس باب میں کئی
جگہ خطا کیا ہے۔ ایک تو لکھا ہے کہ عن حجر ابی العنبس۔ اور اصل میں ہے
حجر ابن العنبس جسکی کنیت ابو السکن ہے نہ ابو العنبس۔ اور دوسرا زیادہ کیا
ہے اس میں عن علقمۃ ابن وائل اور اصل میں عن علقمۃ نہیں ہے اور
جو اس میں ہے وہ یہی ہے۔ عن حجر ابن العنبس عن وائل ابن حجر (تیسرا
اور یہ بھی لکھا ہے۔ آمین کہتے ہوئے حضرت نے آواز کو پست کیا۔ دراصل یہ ہی
کہ حضرت نے آمین بلند آواز سے کہا (انتہی کلام امام الترمذی) اس عبارت
میں آمین بالسر حدیث شعبہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ صحابہ
تابعین تبع تابعین احمد ابن حنبل۔ شافعی اسحق رحمہم اللہ وغیرہم کا مذہب آمین
بالجہر ہی تھا۔

اب یہاں سے احادیث کثیرہ صحیحہ وارده درباب آمین بالجہر نمبر وار سنئے آپنے
(۱) ترمذی کی پہلی ایک حدیث وائل بن حجر سے آمین بالجہر میں ابہی گذر چکی ہے
اب دوسری حدیث ترمذی کی دوسری طرح سے ملاحظہ فرمائیے۔ باب
ما جاء فی فضل التامین۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ
ما تقدم من ذنبہ (ترمذی) ترجمہ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ اور جس شخص کی
آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو گی اوسکے گناہ بخشے جائینگے۔ انتہی
بعض لوگ اس حدیث کو آمین بالسر پر لیجاتے ہیں یہ بالکل غلط ہے کیونکہ
خود اس حدیث کے ان الفاظ سے کہ اگر امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔ یہ ظاہر
ہوتا ہے۔ کہ آمین ایسا پکار کر سب مل کر کہیں کہ فرشتوں کی آمین کیساتھ ملے
پھر دوسرا یہ کہ اس حدیث کو اور دیگر حدیثیں واضح کر دیتی ہیں۔ جو ابہی آپ
معلوم کر سکتے ہیں ۔

(۳) ابو داؤد میں دو حدیثیں وائل کی ہیں۔ ہم اوسکو چھوڑ کر اور دو تین حدیثیں
نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ قال

آمین حتی یسمع من یلیھا من الصف الاول - (ترجمہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑہتے تو آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ سُنتے - انتہی (دوسری حدیثون مین اسکے بعد اتنا اور آیا ہے کہ حضرت کی آواز کو صف اول سُنتے بعد سب کے سب آمین ملکر کہتے +

(۳) اور حدیث ابوداؤد بروائت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسطرح ہے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر (ترجمہ) حضرت صلعم نے فرمایا ہے امام جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو - اسلئے کہ جس کسی کا آمین کہنا فرشتون کی آمین سے ملیگا - تو اوسکے اگلے پچہلے گناہ بخشے جاوینگے + (سبحان اللہ)

(۴) ابوداؤد ہی مین ہے - حدثنی ابو مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زھیر النمیری وکان من الصحابۃ فتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفۃ قال ابو زھیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فوقف النبی یسمع منہ فقال النبی اوجب ان ختم فقال رجل بای شیء یختم فقال بآمین فانہ ان ختم بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین - انتہی - مختصر مطلب اس عبارت کا یہ ہے ابوزہیر نمیری صحابہ سے تھے اور یہ عمدہ حدیثین بیان کیا کرتے تھے - ایک وقت اونہون نے یہ حدیث بیان کی آدمی کو چاہئے جب دعا مانگے تو اوسکی استجابت کیلئے آمین کہے ابوزہیر نے کہا کہ ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے تھے - پس ہم ایک شخص پر آئے جو کسی مسئلہ مین جھگڑ رہا تھا - یا مبالغہ کرتا تھا وہان پر آنحضرت کہڑے ہوگئے اور فرمانے لگے واجب کرلے تو اگر ختم کرے - اُس شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسی چیز سے ختم کردین آپ نے ارشاد فرمایا ساتھ آمین کے اگر آمین کے ساتھ دعا وغیرہ ختم ہوجائیگی تو وہ دعا وغیرہ ضرور قبول کیجائیگی - اب وہ آدمی جو حضرت سے پوچھ رہا تھا واپس چلا گیا - اور ہر ایک سے کہتا تہا اے فلانے ختم کر ساتھ آمین کے - انتہی +

اِس حدیث مین قطع نظر آمین کہنے کے یہ بھی بات آنحضرت صلعم کی زبان سے معلوم ہوتی ہے کہ آمین استجابت دعا ہی نہ کہ دعا کیونکہ ختم دعا پر آمین کہنے سے دعا قبول ہوجاتی ہے - اور جو بخاری شریف مین عطاء نے آمین کو دعا کہا ہے وہ خود کی رائے ہے× - اس حدیث صحیح کے موجود ہوتے عطاء کا قول قابل حجت نہین - فافہموا ولا تعجلوا +

(۵) ابن ماجہ مین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین (ترجمہ) علی نے کہا مینے رسول پاک کو سُنا ہے کہ آپ ولا الضالین کے بعد آمین کہتے تھے

(۶) اسی ابن ماجہ مین ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی السلام والتامین - (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ آنحضرت سے روائت کرتی ہین - کہ آپنے فرمایا نہین جلتے ہین یہود کسی چیز پر مگر سلام اور آمین کہنے پر +

(۷) اس سے واضح ابن ماجہ کی حدیث بروائت ابن عباس ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین - (ترجمہ) ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا یہود کسی چیز سے نہین جلتے - مگر آمین کہنے سے پس تم بھی اُن کے جلانے کے لئے آمین زور سے کہو - انتہی - اب جو لوگ آمین بالجہر سے چڑتے ہین - گو وہ یہودی نہون مگر ایک خصلت اونکی اونمین ہے اسلئے ہمکو بھی واجب ہے کہ مطابق حکم آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فاکثروا من قول آمین کے آمین زیادہ زور سے کہین

(۸) بخاری شریف کی واضح حدیث یہ ہے امّن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجۃ (ترجمہ) آمین کہا ابن زبیر نے اور جو لوگ کہ اُن کے پیچھے تھے یہانتک آمین کا آوازہ ہوا کہ مسجد گونج گئی - انتہی +

الحمد للہ یہانتک ہمنے آمین بالجہر کا ثبوت دیا - اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اپنے مقصد مین کامیاب آئے - مگر آخری گذارش یہ ہے کہ جو صاحب ہماری مضمون آمین بالجہر کا رد کرنا چاہین - تو ہماری پیش کردہ احادیث و اقوال کو ضعیف جھوٹے بتلائین - جب ہی وہ رد ہماری مضمون کا متصور ہوگا +

× فاتحہ مین جو درخواستین ہین - اُن کے لئے تو آمین استجابت ہے مگر خود دعا بھی ہے (ایڈیٹر)

فتاوی

س نمبر ۳۰۲ :- مرد بدست خود بکی پیسکر آٹا کہا دی تو کچہ حرج تو نہیں ہے سنتے ہیں- بہادری میں فرق آتا ہے؟

س نمبر ۳۰۳ :- آپ مفصل تعداد اُن اہلحدیثون کی کہ جو باوز بلند آمین شریک جماعت ہو کر کہتے ہیں- شہر آرہ- اور امرتسر او دہلی کی بتلا سکتے ہیں کہ کسقدر ان تین شہرون مین اہلحدیث ہین +

س نمبر ۳۰۴ :- مدرسہ احمدیہ فنڈ کو جو ڈاکٹر نذکر اہی پیرسر کے ضلع پٹنہ قائم ہے اس میں مسلمانون کی لا انتہا رقم اسوقت جمع ہو سکتی ہے یا نہیں اور اسکے امین آپکے نزدیک امانت دار ہیں یا کیا؟

س نمبر ۳۰۵ :- مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور امین صاحب- آپ صاحبون کی عدم موجودگی مین اور کوئی صاحب اخبار اور کانفرنس کا کام کر سکتے ہین یا نہیں؟

س نمبر ۳۰۶ :- جلسہ مدرسہ احمدیہ آرہ جو امکی سال دہلی ہوگا- اس مین کون کونسے معاملات سوچ رکھے ہین یا نہیں؟ حافظ محمود علی از اندہیاری

ج نمبر ۳۰۲ :- شرعی ممانعت تو کوئی نہیں

ج نمبر ۳۰۳ :- اہلحدیثون کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکتی لا یعلم جنود ربك الا هو

ج نمبر ۳۰۴ :- ڈاکٹر نذکر الہی بیرسٹر میں جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین ہین- مگر وہ مدرسہ احمدیہ فنڈ کے نہیں ہین بلکہ وہ اہلحدیث کانفرنس کے ہین- اُن کی دیانت اور امانت مین مجھکو شک نہیں

ج نمبر ۳۰۵ :- ہماری عدم موجودگی مین ہمارے نائب کام کر سکتے ہین- ممبران کانفرنس کی فہرست بہی کسیوقت شائع کیجائیگی +

ج نمبر ۳۰۶ :- مدرسہ احمدیہ کا جلسہ امسال دہلی مین ہونا مجھے معلوم نہیں کس نے تجویز کیا ہے- مہتمم صاحب مدرسہ کو بہی اسکی خبر نہوگی غالباً آپ مدرسہ احمدیہ اور اہلحدیث کانفرنس کو ایک ہی جانتے ہین یہ غلطی ہے +

آپکی یہ تجویز نہایت معقول اور عمدہ ہے کہ طاعون کے دفعیہ کیلئے لوگ اعمال صالحہ کرین- یتیمون اور بیوون کی خبر گیری کرین- زناکاری چھوڑ دین- خدا آپکو اس تجویز کا نیک اجر دیوے اور لوگون کو توفیق عمل بخشے- ۳ر کے ٹکٹ آپکے

پہنچے جو غریب فنڈ مین دے دئے گئے +

س نمبر ۳۰۷ :- امامت مسجد تنخواہ مقرر پر جائز ہے یا نہیں (راقم خود مولوی)

ج نمبر ۳۰۷ :- تنخواہ مقررہ پر امامت کرانا جائز ہے جبکے معنی یہ سمجھے جائینگے کہ نماز تو خدا کا فرض ہے- مگر پابندی سے خاص مسجد مین وقت مقررہ پر حاضری یہ تو اوسپر خدائی فرض نہیں اسکا عوض تنخواہ ہے- پس کوئی قباحت نہیں حدیث مین آیا ہے صحابہ نے اپنے امام کو چندہ کر کے کپڑا بنا دیا تہا- ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- موذن اُس شخص کو مقرر کیجو- جو اپنی اذان پر مزدوری نہ لے- یہ بھی صورت مذکورہ کے جواز کو مخالف نہیں- کیونکہ اس مین بھی اگر ناپسندیدگی ہے- تو اذان کی اُجرت لینے پر ہے مگر ہمنے پہلے بتلا دیا ہے- کہ صورت مذکورہ مین امام نماز کی تنخواہ نہیں لیتا- بلکہ اُس پابندی کی لیتا ہے جو فرض خداوندی سے زائد ہے + اگر کوئی صاحب اسکے خلاف رائے رکہتے ہون- تو اطلاع بخشین-

س نمبر ۳۰۸ :- موت طاعون شہادت ہست یا نے؟

س نمبر ۳۰۹ :- اعتقاد مسئلہ جبر و قدر بچہ نوع سے باید دانست؟

ج نمبر ۳۰۸ :- موت طاعونی کی بابت حدیث شریف مین آیا ہے- کہ ایک قسم کی شہادت ہے +

ج نمبر ۳۰۹ :- مذہب اہل حق بین الجبر و القدر ہی جبر نہین خدا کے علم مین سب کچھ ہی بندہ باختیار عطیہ الہی خود کاسب ہے +

س نمبر ۳۱۰ :- پہلی صدیون پر مجدد کون کون سے ہو ئے ہین- اس صدی کے کون ہین؟ راقم ایضاً

ج نمبر ۳۱۱ :- مجددون کی تعیین کوئی امر شرعی نہیں- ہر عالم خادم دین جو توحید و سنت کی اشاعت کرے وہ مجدد ہے- خواہ ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گاؤن مین ہوئے مگر اعتقادات اور اعمال وہی سکہائے جو اصل دین مین ہین نہ کہ اپنے اختراعی اور ایجادی کہ کبہی رسول بنے کبہی نبی کبہی خدا کا بیٹا کبہی خدا- اس صدی کے مجددون کو بھی اسی نشان سے پہچان لو +

س نمبر ۳۱۲ :- سحر استمداد جنیات کو کہتے ہین یا اسکی حقیقت کچھ اور ہے؟ راقم ایضاً

ج نمبر ۳۱۲ :- سحر کلمات خبیثہ کے اثر سے بھی ہوتا ہے- اور جنیات کے اثر سے بھی +

اہل حدیث کا مذہب :- فرقہ مرضیین کے مسائل بغیر کسی فریق کی دل آزاری کے لکھے ہین قیمت ۳ر

انتخاب الاخبار

جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری کی بیوی (برادر زادی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی) فوت ہوگئی ہین مولوی صاحب موصوف جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہین -

مرزا صاحب قادیانی کو مدت کی بندش کے بعد الہام ہوا "الیس اللہ بکاف عبدہ" (خبر ندارد - کیا گولائی ہے)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب (سابق مرید مرزا) کو الہام ہوا ہے کہ ۴ جولائی سے ۱۴ ماہ کے اندر مرزا صاحب اس جہان سے کوچ کر جائینگے - (حقیقت میں یہ الہام مرزا صاحب کی تائید مین ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب جان کر بہشتی مقبرہ کی وصیت کر چکے ہین .. آئندہ دیدہ باشد)

ہز میجسٹی امیر کابل ۱۷ جون کو قندہار سے چلکر ۱۱ ماہ حال کو ہرات پہنچے + **قندہار سے ہرات** ۴۰۰ میل دور ہو امیر صاحب نے اس سفر مین اوسطاً ۱۷ میل روزانہ طے کئے +

آنریبل مسٹر گوکہلے کو بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری ممبرون نے حضور وائسرائے کی کونسل واضعان آئین و قوانین کا ممبر بکر منتخب کیا +

مسٹر مارلے (وزیر ہند) نے ایک سوال کے جواب مین کہا کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگہ کو مطلع کر دیا گیا ہے - کہ وہ اگر چاہین تو وائسرائے کے پاس اپنی عرضی بھیج سکتے ہین - چنانچہ لالہ لاجپت رائے نے ایک عرضی وائسرائے کے پاس بھیجی ہے مگر مسٹر مارلے نے اُسکا مضمون بتانے سے انکار کیا دغالبا یہ لکہا ہوگا کہ مین گورنمنٹ کا وفادار ہون - میری نسبت بغاوت کا خیال غلط ہے)

امام یمن نے ذیل کی شرطین حضور سلطانی مین پیش کی ہین جن سے فتنہ و فساد کی آگ جو اس ملک مین شعلہ زن ہو رہی ہے فرو ہو سکتی ہے - (۱) یمن کے سرکاری دفاتر مین ترکی زبان کی جگہ عربی زبان کا استعمال کیا جائے - مگر اس سے وہ خط وکتابت مستثنیٰ ہے جو باب عالی اور یمن کے درمیان ہوتی ہے (۲) ٹیکس لگانے اور دیگر انتظامی احکام جاری کرنے مین شریعت اسلامی کا لحاظ کیا جائے (۳) یمن کے حکام عدالت یمن سے انتخاب کئے جائیں اور اُن کے انتخاب کرنے اور معزول کرنے کا اختیار خود امام کے ہاتھ میں دیا جائے - مگر باب عالی کو بحیثیت قوت حاکمہ کے ان تمام معاملات میں نگرانی رکھنے کا حق حاصل ہو - (۴) امام مکہ کو جو اختیارات اور حقوق حاصل ہیں وہ تمام اختیارات اور حقوق امام یمن کو بھی عطا کیئے جائیں - (۵) باب عالی یمن کے لئے گورنر مقرر کرے مگر شرط یہ ہے کہ وہ انصاف پرست ہو اور اگر اُس سے کوئی ظلم وقوع میں آئے تو امام براہ راست جلالت مآب سلطان کی خدمت میں شکایت پیش کرے - اس صورت میں باب عالی کی طرف سے ایک کمیشن تحقیقات مقرر ہو - اور اگر گورنر کی زیادتی ثابت ہو تو وہ اپنے عہدہ سے معزول کیا جائے - (۶) امام کی خط وکتابت باب عالی سے براہ راست ہو اور کوئی ترکی افسر درمیان میں حائل نہو - (۷) باب عالی یمن میں علوم مذہبی اور علوم مفیدہ کی تعلیم کے لئے مدارس جاری کرنے اور آبپاشی اور زراعت وغیرہ مفید عام امور کی بنیاد ڈالنے کی ذمہ داری کرے (۸) امام یمن باب عالی کو سونے - تانبے - لوہے اور پتھر کے کوئلے کی کانوں کی تلاش کرانے میں مدد دیگی - جس سے دولت عثمانیہ کو بمقابلہ اُن ٹیکسوں اور محصولوں کے جو اب جاری ہیں بیحد فائدہ ہوگا - باب عالی اس امر کی ذمہ داری کرے کہ ان کانوں کی آمدنی میں سے دس فیصدی آمدنی امام کو عطا کرے - ان شرائط کی خاتمہ پر امام نے لکھا ہے کہ اگر باب عالی ان شرائط کو منظور کرے تو اس بات کی ذمہ داری کا حق کہ یہ شرطیں پوری کی جائینگی کسی ایسی سلطنت کو ہونا چاہیئے جو یمن اور ممالک عثمانیہ کے معاملات سے الگ تھلگ اور بے واسطہ ہو - مصری اور ترکی اخبارات نے تمام شرائط کی تائید کی ہے مگر اخیر امر سے مخالفت کی ہے - واقعی یہ بھی قابل مخالفت

ایران کا تازہ اخبار "وطن" لکھتا ہے کہ طہران (دارالسلطنت ایران) میں عنقریب صنعت وحرفت کی تعلیم کے لئے ایک عالیشان مدرسہ قائم کیا جائیگا - حال میں اس غرض کے لئے ایک لاٹری ڈالی گئی ہے -

اخبار مظفری لکھتا ہے کہ رشت (ایران) میں ایک مدرسہ ریشم کے کیڑوں کی پرورش کا طریقہ سکھانے کے لئے قائم کیا گیا ہے -

فرمانروائے کوریا نے اپنے معزول ہونے اور ولیعہد کو حکومت سپرد کرنے کا اعلان کیا ہے اور سیئول (دارالحکومت کوریا) کے باشندوں نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اگر جاپان نے اُن کے آقا کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو وہ اپنے ملک کی حمایت میں خون کے آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہیں -

ٹرکی نے امریکہ کے ایک کارخانہ کو دو بڑے زرہ پوش جنگی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے - (بیداری اور ترقی کے آثار ہیں)

حافظ محمد صاحب کلانوری کے والد انتقال کر گئے حافظ صاحب جنازہ غائب کو خواستگار ہیں

ایک قیمتی رائے

(نوٹ) ایک دفعہ ضرور آزمائیں

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے نامی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء کالم اول میں ہماری مومیائی کی بابت فرماتے ہیں

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے ۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری، درد کمر، دمہ، ابتدائی سل و دق، ضعف دماغ وغیرہ کے واسطے اکسیر ہے ۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے ۔ ذائقہ خوشگوار ۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک استعمال کر سکتا ہے ۔ قیمت فی چھٹانک ۸ عہ ۔ آدھ پاؤ ہے معہ محصولڈاک

برقی سٹ اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن طلاء کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامردی شست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جسکی الش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرض سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے

قیمت معہ محصولڈاک (۵ روپے)

(پتہ) منیجر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ترجمۃ القرآن اردو

اعلیٰ قسم کا نرالا ۔ نہایت سلیس اور بامحاورہ مگر مستند ۔ کیونکہ یہ ایک خاص شخص کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ۔ شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبد القادر صاحب کے مشہور عالم ترجموں کو نہایت سلیس عبارت میں بامحاورہ کر دیا ہے ۔ اختلاف مذاہب کا پورا لحاظ رکھا ہے ۔ کسی خاص رائے کی تائید نہیں کی گئی ۔ اور یہ ترجمہ مولوی نجم الدین صاحب مصنف سیرۃ الشافی وغیرہ کے ہاتھ سے انجام کو پہونچا ہے ۔ ہر ایک شخص اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے

تقطیع حمائل کے طور پر نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوشخط چھپا ہے ۔

آیات کے نمبر حوالوں کی سہولیت کے خیالات سے معنوں کے اوپر لکھے ہیں اور ہر صفحہ کے سر پر سورہ کا نام اور نمبر واضح حروف میں لکھا ہے ۔

فہرست مضامین کامل حروف تہجی کی ترتیب پر آخر میں شامل ہے جس سے ہر مضمون سے خواہ قصص سے متعلق ہو یا احکام کے ۔ عقائد سے متعلق ہو یا ارکان سے باسانی پوری پوری واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کسی دیندار اور متقی مسلمان یا حق پسند کو اس کے بغیر نہیں رہنا چاہیے ۔

عربی متن کے بغیر چھپا ہے کیونکہ ترجمہ کی ضرورت اکثر انہیں اشخاص کو پڑتی ہے جو عربی سے نا واقف ہوتے ہیں اسلئے ان کے لئے عربی متن کی ضرورت نہیں تلاوت کے لئے قرآن شریف کے نسخے کثرت سے مل سکتے ہیں ۔ متن کے بغیر ترجمہ چھاپنے سے ... یہ ہے کہ کتاب چھوٹی ہوگی باسانی ساتھ رکھ سکینگے ۔ ... جو متن کے لئے جا بجا ... گذشتہ زمانے میں ضروری تھیں اب چھاپہ خانہ ... قرآن شریف کا متن ... کی ... کیونکہ لا یمسہ الا المطہرون ... مسلمانوں کو بھی ... تو کامل شریف عربی کے ساتھ ...

قیمت ایک روپیہ کی جلد سنہری حروف ... تین روپے علاوہ محصولڈاک

نجوم الفرقان

یہ کتاب اپنے طرز کی نرالی ہے اور کوئی صاحب جو تلاوت قرآن شریف میں سرگرم اور اسکے مطالب و احکام کی تفتیش و تجسس میں مشغول ہیں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ یہ نجوم نہایت کامل و جامع ہے قرآن شریف کے جملہ الفاظ بلا قید حروف تہجی اپنے اپنے ماخذ کی نیچے جمع کئے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ان تمام سورتوں اور آیتوں کا حوالہ جہاں جہاں وہ الفاظ واقع ہوئے ہیں بقید نمبر کے دیا ہے ۔ اس سے ہر ایک شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔ اگر آپ کو کسی خاص متعلق کل تعلیمات و ہدایات قرآنی کو معلوم کرنا ہے تو اس کے ذریعہ سے ہفتوں اور مہینوں کا کام گھنٹوں اور منٹوں میں ہو سکتا ہے ۔ اگر آپ کسی خاص آیت کی تلاش میں ہیں جس کا موقع آپ کو بھول گیا ہے اور اس کا فقط ایک لفظ یاد رہ گیا ہے ۔ اس نجوم کے ذریعہ سے وہ آیت منٹوں میں بلا فائدہ ورق گردانی کے بغیر مل سکتی ہے ۔ ماخذ دریافت کرنا عربی صرف و نحو سے ناواقف شخص کے لئے مشکل ہے مگر اس نجوم میں ایسے جامع قواعد بتا دئے ہیں کہ اس سے ہر ایک شخص تھوڑے سے مطالعہ کے بعد باسانی ماخذ نکال سکتا ہے ۔ زیادہ اہم یہ ہے کہ اس نجوم کے حوالہ جات نمبر سورہ و نمبر آیات کے لحاظ سے لکھے گئے ہیں جو عموماً قرآن شریف کے نسخوں میں جو بازار میں ملتے ہیں نہیں لگائے گئے ۔ اسلئے اس میں ایک جدول ایسی جامع شروع میں لگائی گئی ہے جس کے ذریعہ سے آیت کا نمبر معلوم ہوتے ہی فی الفور رکوع کا نمبر معلوم ہو سکتا ہے اور کسی قسم کی دقت آیت کی تلاش میں واقع نہیں ہوتی ۔ اسکے علاوہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کی حمائل جس کی طرز بالکل نئی قسم کی ہے یعنی جملہ الفاظ ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ بڑی صفائی کے ساتھ لکھے ہوئے مع نمبر آیات کے جو وضاحت کی غرض سے حاشیہ میں دئے گئے ہیں طبع ہو رہا ہے نمونہ کا ورق درخواست کرنے پر مل سکتا ہے ہم نے ادب کے خیال سے اسکا نمونہ اخبار کے ہمراہ شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا ۔ اس حمائل کے ساتھ اس نجوم کے استعمال میں اور بھی آسانی ہوتی ہے ۔ یہ نجوم قریباً سات سو صفحوں پر ختم ہوئی ہے ۔ تقطیع جیبی کپڑے کی جلد ۔ سنہری نام ۔ کاغذ اعلیٰ چھپائی عمدہ ۔

قیمت چار روپیہ ۔ باقی مطبوعات کی مفصل فہرست درخواست کرنے پر مل سکتی ہے

منیجر فیض بخش پریس ۔ فیروزپور شہر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

REGISTERD. L. No. 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی تحریر [illegible]

شرح قیمت

سالانہ [illegible]

شرح اشتہارات

امرتسر - یوم جمعہ ۹ - اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۸ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

تفسیر ثنائی اردو

کی پانچوین جلد بھی عنقریب نکلنے والی ہے موجودہ چار جلدون کی قیمت مبلغ ؎ ہے مگر جو صاحب پانچوین جلد کے شائع ہونے سے پہلے چارون جلدون کے خریدار بنینگے ان سے رعائتی مبلغ للعہ لئے جائینگے ۔ محصول علاوہ

انجمن مصلح الاخوان ہمہ جا مبارکباد

ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

الحمدللہ علی کل حال پرچہ اہلحدیث ۱۲ - جولائی کا نمبر ورود لایا - ہمارے ہان ایک مقدمہ تھا - جس مین شرکت اخوان کی ضرورت تھی - فضل الہی سے اس مجلس کا نام انجمن مصلح الاخوان رکھا - بحمداللہ مقدمہ فیصل ہوا - از طرف اہالی انجمن مصلح الاخوان کرنول (مدراس) ہدیہ سلام قبول باد -

راقم قاضی عبدالرحیم از کرنول

ایڈیٹر: امید ہے اسیطرح اور احباب بھی اپنی اپنی جا اپنے احباب کو اسطرف متوجہ کرکے اس مبارک تحریک کی تکمیل کرینگے جزاہم اللہ - ذرہ سی توجہ درکار ہے - کچھ مشکل نہین گذشتہ پرچہ مین تجویز بتائی گئی ہے +

اجتہاد اور تقلید

گذشتہ نمبر مین ہم نے اس مضمون کو قیاس کی شرائط تک پہنچایا تھا اور اُن کی نتائج کی اطلاع دی تھی - آج ہم اسکے متعلق مزید توضیح کرنا چاہتے ہین -

علماء اصول نے جو علمی قواعد جو لکھے ہین اور ان قواعد کی تفصیلات مین بڑی بڑی کتابین لکھی ہین - کیا یہ کتب مطولہ صرف اسلیے ہین کہ طالب علم ان کتابون کو پڑھکر دستار فضیلت باندھکر مساجد کی امامت کرائین - یا کچھ اور مطلب بھی ہے - کہ ان قواعد کو استعمال مین لائین اور احکام شرعیہ کو ان قواعد سے جانچین - کچھ شک نہین کہ اگر غرض اول مطلوب ہو تو کوہ کندن و کاہ برآوردن کی مصداق ہے - مگر وہ غرض کیون ہونے لگی - بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ احکام شریعت کو ان قواعد سے جانچین اور عمل کرین - پس اگر یہہ غرض ہے تو کچھ شک نہین کہ ایک بہت بڑی مفید اور کارآمد غرض ہے - مگر افسوس ہے کہ اس غرض کو متعین کرنے سے آج وہ بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ چٹکیون مین حل ہو جاتا ہے - جسکا نام تقلید ہے - تفصیل اس

مرقع قادیانی نمبر ۳ تک شائع ہوچکا ہے قیمت سالانہ عہ -

اجمال کی یہ ہے کہ مسلمان دو قسم پر ہین ایک تو عالم ہین جو قرآن و حدیث کے احکام کو ان قواعد اصولیہ مذکورہ سے جانچ سکتے ہین - دوسرے جاہل ہین جنکو یہ قابلیت نہیں - اب سوال یہ ہے کہ ان مین سے تقلید کس پر فرض ہے اگر کہین کہ جاہلون پر تو اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ ہے جو ہم بھی جانتے ہین - اور کل دنیا کے علماء مانتے ہین کہ عوام کالانعام پر فرض ہے کہ اپنے زمانہ کے علماء سے مسائل پوچھین اور عمل کرین - بس یہی اُن کا مذہب ہے اور یہی اونکی تحقیق ہے جس عالم سے اُن کو حسن ظن ہو اور دریافت کر کے عمل کرین - اسلئے کہا گیا ہے کہ من تبع عالما لقی اللہ سالما یعنے جو کوئی کسی عالم کی پیروی کریگا وہ خدا کو بگیناہ ملیگا - چنانچہ علامہ شامی ردالمختار مین لکھتے ہین :- قالوا العامی لا مذہب لہ بل مذہبہ مذہب مفتیہ

مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۶

یعنے عامی آدمی کا کوئی مذہب نہین اُسکا مذہب تو وہی ہے جو اُسکے مفتی کا ہے - پھر اسکی دلیل مین لکہا ہے کہ :-

وعلله فی شرح التحریر بان المذہب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال وبصر بالمذہب علی حسبہ او لمن قرء کتابا فی فروع ذلک المذہب وعرف فتاوی امامہ واقوالہ واما غیرہ ممن قال انا حنفی او شافعی لم یصر کذلک بمجرد القول کقولہ انا فقیہ او نحوی

یعنے مذہب تو اوسکا ہوتا ہے جسکو کچھ علم لیاقت اور مذاہب مین مناسبت واقعی ہو یا جسنے کوئی کتاب فروعات اُس مذہب کی پڑھی ہو - اور اپنے امام کے فتاوی اور اسکے اقوال معلوم کئے ہون - لیکن جو ایسا نہین بلکہ محض عامی ہے اوسکا اپنے آپکو حنفی کہلانا ایسا ہے گویا اوسکا نحوی یا منطقی یا فلسفی کہلانا جو محض جھوٹ ہے دوسری صورت اس دعوی کی کہ عوام کو تقلید کرنی چاہئے یہ ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین کی پیروی کرین سو اسصورت کی تردید عبارت مرقومہ مین کافی ہو چکی ہے کہ عوام کا یہ دعوی کرنا کہ مین حنفی ہون محض غلط اور بالکل جھوٹ ہے +

رہے علماء جو اپنی عمر کا ایک معتد بہ حصہ تحصیل علم مین صرف کرتے ہین اور قرآن و حدیث کو باقاعدہ پڑہتے ہین اُن کے حق مین تقلید کا کیا حکم ہے ؟ اسکا جواب ان علوم کے پڑہنے کی غرض و غایت ہی سے حاصل ہو سکتا ہے کہ ان علوم کے پڑہنے کی غرض جب یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو ادلہ شرعیہ سے جانچکر تسلیم کیا جائے - تو پھر تقلید کہان رہی ؟ کیونکہ تقلید کی تعریف تو یہ ہے کہ اتباع الرجل غیرہ فیما سمعہ یقول او فی فعلہ علی زعم انہ محق بلا نظر فی الدلیل (قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار) یعنی تقلید اسکو کہتے ہین کہ آدمی کسی کے قول یا فعل کا اتباع کرے - اس گمان پر کہ وہ حق پر ہے بغیر اسکی دلیل جانچنے اور دیکھنے کے "

تقلیدی اس تعریف کو دیکھکر کون شخص کہہ سکتا ہے کہ کسی پڑہے لکہے آدمی پر تقلید واجب ہے کیا تحصیل علم کا یہی نتیجہ ہے - کیا علوم آلیہ اور کمال منطقیہ کی یہی انتہا ہے - کیا دماغ فلسفیہ مین یہ بات سما سکتی ہے ؟ کہ عمر کا ایک اچھا حصہ تو مدارس مین تحصیل علم کے لئے صرف کیا مگر نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ اماموں کے قیاسات کو تسلیم کرین اور اُن کی دلیل کی بھی جانچ نہ کرین - اب ہم یہ دکہانا چاہتے ہین کہ آجکل مقلدین علماء خود بھی تقلید کے مخالف ہین - جو تصنیف آجکل کے مقلدین علماء کی دیکھو اس مین برابر اپنے خیالات کو مدلل کیا ہوتا ہے ہر ایک دعوی کی دلیل ہوتی ہے - اور عجیب عجیب موشگافیان ہوتی ہین حالانکہ مقلد کی یہ شان نہین کہ خود کوئی دلیل لائے بلکہ اپنے امام کی تابعداری کرے نہایت سے نہایت یہ کر سکتا ہے کہ اپنے امام کی پیش کردہ دلیل کو پیش کرے کہ میرے امام نے یہ مسئلہ فلان دلیل سے لیا ہے - جو اُسی امام کے الفاظ مین بتا تا اُس کا فرض ہے اگر اور کسی دلیل سے استدلال کریگا - یا اُس دلیل کو بطرز جدید بیان کریگا - تو خود مستدل ہو جائیگا مقلد نہ رہیگا دیکہو مسلم الثبوت تلویح وغیرہ +

آگے ہم ایک اور طرح سے بہی اس مسئلہ کو صاف کرین علماء اصول کا اتفاق ہے - المجتہد یخطی ویصیب یعنے مجتہد جیسا رائے صائب کو پہنچتا ہے غلطی بھی اُس سے ہو جاتی ہے پس مجتہد کا ہر قول ذوالاحتمالین ہوا کہ صحیح ہے یا غلط - جسکا نتیجہ یہ ہے کہ مجتہد کی ہر ایک بات کو دلیل سے جانچنا ضروری ہوا - اسی لئے حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری دلیل نہ جانتا ہو اُسکو میرے قول پر فتوی دینا حرام ہے + (بہت ٹھیک)

اِس غلطی کو کون جان سکتا ہے - وہی جس نے علوم حاصل کئے ہون - پس بوجہ اسکے کہ مجتہد کی غلطی اوپر واضح ہو جاوے وہ حال سے خالی نہیں یا تو اُس غلطی کو مثل صحت کے تسلیم کئے بیٹھے اور آنکھین بند کر

اشتہار [illegible] غلام حسین [illegible] ضلع گوجرانوالہ [illegible] -

مجتہد کے قول پر عمل کئے جانے یا چھوڑ دے۔ لیکن صورت اولیٰ کا اختیار کرنا غالباً کسی اہل علم اور اہل ایمان کی شان سے نہیں ہے اور صورت ثانیہ مین تقلید باطل ہوئی۔

غالباً ہمنے اس بحث مین کسی سفسطہ اور مغالطہ سے کام نہین لیا۔ بلکہ وہی کہا ہے جو علماء اصول نے کہا ہے اور جو نتائج بتلائے وہی ہین جو صاف اون اصولون سے حاصل ہوتے ہین۔ جو علماء اصول نے مقرر کئے ہین +

ہمین سخت افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مقلدین علماء مضمون تقلید مین خلط بحث کرتے ہین یعنے یہ نہین بتلاتے کہ تقلید کن پر فرض ہے علماء پر یا جہلاء پر۔ بلکہ یہانتک ضد اور ہٹ سے کام لیتے ہین کہ تقلید کی تعریف بھی نہین کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اہلحدیثون کو الزام دیتے ہین کہ تم امام بخاری کے مقلد ہو۔ گویا ان کے نزدیک کسی ثقہ (معتبر) آدمی کی روایت کا قبول کرنا بھی تقلید ہے۔ چہ خوش! حالانکہ وہ خود بھی ان محدثین کی روایات کو تسلیم کرتے ہین۔ تو پھر وہ بھی اُن کے مقلد ہوئے اور امام ابوحنیفہ کے تو تھے ہی۔ پس ثابت ہوا کہ اُن کے نزدیک بھی ایک امام کی تقلید واجب نہین بلکہ کئی ایک کی۔ کیا خوب ؎

اولجھا ہے پاؤن یار کا زلف دراز مین
لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

پس علماء مقلدین مناظرین کا فرض ہے کہ حسب قاعدہ مناظرہ اپنے دعوی کو صاف کرین اوسکی تعیین کرین یعنے پہلے بتلاوین کہ تقلید کیا ہے؟ اور کن کن لوگون پر فرض ہے؟ بعد ازان اُس دعوی پر دلیل لائیں یہ کیا تحقیق ہے؟ کہ جھٹ سے پڑھ دیا۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا۔ اور نتیجہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حنفی تھے لہذا ہم بھی حنفی ہین۔ دیکھو اہل فقہ مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ بغور دیکھا جائے۔ تو اس قسم کے استدلالات بتلا رہے ہین کہ ہمارے بھائی خود ہی تقلید کو بازیچہ طفلان ہی جانتے ہین۔ کیا خوب! (باقی دارد)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲ر مجلد

آریہ سماج اور پالیٹکس

اس عنوان پر آجتک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ آریہ سماج کے مخالف کہتے ہین کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے مگر آریہ سماجی اس سے منکر ہین لیکن بغور دیکھا جائے تو ان کا فیصلہ بالکل آسان ہے جسطرح انسان ایک وقت مین جاگتا ہے۔ دوسرے وقت مین سوتا ہے۔ یہ دونون متضاد اوصاف ایک ہی انسان کو مختلف اوقات مین حاصل ہوتے ہین۔ اسیطرح آریہ سماج بیا دو وصف مختلف اوقات کے لحاظ سے ہین۔ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی (جسکے لئے بلحاظ لیاقت لالہ صاحب کے ہمین بھی صدمہ ہے اور ہم آریہ سماج کے اس غم مین شریک ہین) سے پہلے تو آریہ سماج کو پولیٹیکل پارٹی ہونے کا وصف حاصل تہا۔ مگر لالہ صاحب کی جلاوطنی کے بعد نہ تہا۔ اس معمہ کو حل کرنے کے لئے ہم آریون کے لیڈر کی تحریرین پیش کرتے ہین جو آجکل کسی اور رنگ مین جلوہ نما ہین

لالہ منشی رام جی مہتمم گرو کل نے ایک مضمون ست دہرم مین لکہا تہا۔ جو اہلحدیث مورخہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء مین ہمنے نقل کیا تہا۔ جسکا عنوان تہا "اب آریہ جہاد کرینگے"

ناظرین کو اس معمہ کے حل کرنے اور آریہ سماجیون کے ہاتھی کے دانت کی حقیقت کھولنے کیلئے آج ہم اُسے پہر نقل کرتے ہین لالہ صاحب ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کے پرچہ مین لکھتے ہین:-

"کیا جوش مردانگی کے آثار اسوقت بنگال مین بالکل نہین ہین بیس سال پیشتر تو یہ کہنا شائد ممکن ہوتا۔ لیکن سرفلر کی مہربانی سے آج حالات بدلے ہوئے ہین اگر کوئی بیس سال پہلے کہتا کہ بہارت مین اتنا پولیٹیکل جیون آچکا ہے۔ کہ لوگ پولیٹیکل حقوق کی رکشا مین اپنی منشا لون کو قربان کرنے کو تیار ہونگے اور دیویان ان حقوق کی رکشا مین زیور پہینک دینگی تو کوئی اس پر وشواس کبھی نہ کرتا۔ لیکن سرفلر کے چند ماہ کے شاسن نے نہ معلوم لوگون کے اندر کیا غضبناک سپرٹ پہونکدی ہے کہ آج ہم اخبارون مین پڑہکر آنسو بہاتے ہین کہ اس بیر لڑکے کے پتا نے جسکی پولیس کے لئے شہادت کا درشن ہم اوپر کر چکے ہین۔ اپنے زخمون سے بہری ہوئی پتر کو جو کہ چرکے کارن کانپ رہا تہا۔ سکا تفرلس کی میز پر رکہا اور کانپتی ہوئی رقت آمیز آواز مین کہا کہ

اعلان۔ توریت۔ انجیل اور قران شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت ... محصول ...

ہیں بڑا ہی خوش ہوتا۔ اگر پولیس کی لاٹھیوں سے بپیر اتپر مرجاتا اور جسوقت اس مکان پر جہان پولیٹیکل قیدی کشیتر بین شانتی کا سندیسہ لیکر آئے ہوئے بیروں پر مجبر دلانہ اور ظالمانہ وار کیا گیا یادگار بنانے کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوا تب ایک دیوی نے جو کہ بابو بپن موہن گھوش کی دہرم پتنی ہیں۔ اپنا سونیکا بالا کانفرنس کے پردہان کے پاس بھیجا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ جبتک یہ ظلم ستم جاری رہیگا بھوشن دھارن نہیں کرونگی"۔ وہ گورنمنٹ بالکل بہری ہے شو نیہ سمجھنی چاہئے۔ جو ان علامات کی اصلیت کو نہیں سمجھتی۔ جسمین سمجھ کا اتنا بھی مادہ نہیں ہے وہ اپنی ہستی پر آپ کلہاڑہ مارتی ہے بنگالی بھائیو! یہ تمہاری آزمائش کا وقت ہے تمہارے لیڈر و دوان اور عالم ہیں۔ انہوں نے سبہیہ سنسار کے اتہاس کا بغور مطالعہ کیا ہوا۔ وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک قوم جسمیں قومی حمیت کا مادہ موجود ہے۔ تقریر اور تحریر کی آزادی کی ٹڑی قدر کرتی رہی ہے اور اس بیش بہا حق کی رکھشا میں خون کی ندیان بہائی جا چکی ہیں۔ باریسال کانفرنس کے بعد اب تک جو تمہارا رویہ رہا ہے وہ مردانگی کا ہے سارے بھارت (ہندوستان) کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سرفلر کی کارروائیان زبان حال سے مفصلہ ذیل الفاظ میں تمہیں چیلنج دے رہی ہیں کہ "اٹھو! جاگو! یا ہمیشہ کے لئے گرے رہو"۔ اگر اب تم دب گئے۔ تو یاد رکھو ہمیشہ کیلئے تم غلام ہی رہوگے۔ اور آزادی کے مزہ چکھنا تمہارے لئے سرو تہا اسمبھو (بالکل محال) ہو جائیگا۔ اب گورنمنٹ کا کوئی حق نہیں ہے کہ اس ملک کی حکومت چلانے کے لئے ہم سے کسی سہایتا کی آستہا رکھے"۔ اگر ہمارے ملک کی تعلیمیافتہ جماعت آج تک لیجسلیٹو کونسلوں میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بلا شادہ کام کر کے گورنمنٹ وقت کا ہاتھ بٹاتی رہی تو وہ محض اس لئے کہ لارڈ مکالے اور لارڈ رپن جیسے مہاتماؤں کے انکا مہا پرشو پر بہت ہی کر دی ہوئی تقریرین جنمیں ہمیں بتلایا گیا تھا کہ انگریز ہندوستان کے فائدے کیلئے ہی اس دیش پر راجیہ کرتے ہیں اور یہ کہ آہستہ آہستہ بھارت کے راجیہ کا بہت سا حصہ بھارت پتروں

(ہندوستانیوں) ہی کے سپرد کیا جائیگا۔ پڑہکر اور سنکر ہم بھول گئے تھے کہ ہم ایک ودیشی گورنمنٹ کے ماتحت ہیں۔ اب تو ہمارے حاکم زبانی طور پر بھی ہمکو یہ تسلی نہیں دیتے"۔

یہ مضمون پالیٹکس کے جس اعلیٰ معراج پر پہنچا لکھا گیا ہے وہ خود اس کے حرف حرف سے ظاہر ہے۔ مگر اب جس آرین اخبار کو دیکھو وہ یہی راگ الاپتا ہے کہ آریہ سماج ایک دہارمک سبہا (مذہبی سوسائٹی) ہے اسکو پالیٹکس سے کوئی مطلب نہیں۔ یہ محض مخالفوں کے بہتان ہیں۔ چونکہ آریہ سماج کے مخالف مباحثات میں سبکدوش نہیں ہو سکتے اسلئے ایسے ایسے اتہامات لگاتے ہیں کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل پارٹی ہے"۔ واللہ ہم جب یہ فقرہ سنتے ہیں کہ آریہ سماج کے مخالف مسلمان آریوں سے مباحثہ میں ہمیشہ کمزور رہتے ہیں۔ تو ہم بغور دیکھتے ہیں کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔ اس قسم کی غلط آوازہ تو زمین برداشت کر سکتی ہے نہ آسمان۔ پھر ایسی خلاف واقع آواز کو بولنے کیونکر برداشت کیا۔ پھر اس آواز کی صحت اور غلطی تو ایسے لوگوں سے مخفی نہیں۔ جو آریوں اور مسلمانوں کے مباحثات میں کبھی شریک ہوئے ہوں۔ ہماری غرض اسجگہ مذہبی پہلو سے نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ آریہ سماجی آجکل خود غرضی میں ایسے کچھ حواس باختہ ہیں کہ اپنے جملہ دعاوی کو بھول گئے ہیں۔ اہلحدیث کو خدا تعلی خودی سے محفوظ رکھے نہ اسکی عادت ہے لیکن ہمیں سخت تعجب ہوتا ہے کہ آریہ سماجی جس طرح مذہبی مباحثات میں زبانی ہیج پیچ سے کام لیتے ہیں اگر کوئی ناواقف اُن کے مقابلہ پر ہو۔ تو اپنی مسلمہ کتابوں کے مضامین سے بھی انکار کر جاتے ہیں۔ اسی طرح پولیٹیکل بحث میں بھی وہ حق پوشی سے نہیں رکتے۔ پرکاش وغیرہ آرین اخبار بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہر طرح ہمکو تکالیف پہنچائیں۔ جب مباحثات میں تنگ آئے تو عدالت تک پہنچے۔ مگر آریہ سماج کبھی عدالت نہیں گئی۔ دیکھو اس دعوی میں کتنی بڑی حق پوشی ہے مناظرہ سے تنگ آکر عدالت سے مدد لینا کیا ہے؟ کہ ہمکو دیانندیوں کے جواب سکھائے؟ اجی لالہ صاحب اگر کوئی عدالت میں گیا۔ تو آپ لوگوں کی فحش گوئی اور بدکلامی سے گیا نہ کہ مباحثہ میں دلائل سے تنگ آکر۔ تمام ہندوستان میں بڑے پیمانہ کے مباحثہ دو ہی ہوئے ہیں۔ ایک فیروزپور دوسرا نگینہ میں۔ ان دونوں کی مصدقہ روئیداد میں چھپ چکی ہیں کیا آپ بتا سکتے

[illegible] عدالت میں گئے

الہامی کتاب – وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر آریوں اور مسلمانوں کی بحث قیمت ۱/- [illegible]

۔ پہر آپکا یہ دعوی کہ آریہ سماج کبہی عدالت مین نہین گئی۔ کیسا سفید جہوٹ ہے۔ تمام عمر مین آریہ سماج کو پنڈت لیکہرام کے قتل پر عدالت تک پہنچنیکا موقع ملا تہا۔ سو کیا سماج نے کبہی کمی کی تھی۔ کیا قاتل کے پکڑوانے پر ہزارہا روپیہ کا اشتہار نہ دیا تہا۔ کیا مسلمانون کی معزز انجمن حمایت اسلام اور مرزا صاحب قادیان کی تلاشی نہ کرائی۔ اگر قاتل یا قاتل کا کوئی ہمراز پکڑا جاتا تو نہین معلوم اوسکو تم لوگ کس جون مین بہیجتے۔ کیا فرید کوٹ کے سٹیشن ماسٹر آریہ کے قتل پر کچہہ کمی کی گئی۔ اسکے علاوہ اور کونسا موقع تم لوگون کو ملا ہے کہ کسی کو معاف کیا ہو۔ عدالت تک نہ جانے کا فخر بھی تو جب ہی ہوسکتا ہے کہ موقع ملنے پر نہ جائے ورنہ عصمت بی بی ست از بے چادری +

آریہ سماج کی اس شکائت کا جواب بھی ہم کئی ایک دفعہ دے چکے ہین۔ جو کہا کرتے ہین کہ ہمارے مخالف ہمکو گالیان دیتے ہین۔ اسکا جواب ہم نے اہلحدیث اور تغلیب الاسلام مین واقعات صحیحہ سے یون دیا تہا کہ آریہ سماج کی عمر آج تیس سال کی ہے۔ یعنے سوامی دیانند سماج کے بانی ہین چنانچہ ہمارے اس دعوی کو آریہ اخبار عموماً مانتے ہین۔ آریہ گزٹ تسلیم کرتا ہے کہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال کی ہے۔ پس اب تحقیق بالکل سہل ہے کہ گالیان دینے اور فحش بکنے کی ابتدا کس جانب سے ہے +

سوامی دیانند کی کتاب **ستیارتھ** دنیا سے گم نہین ہوئی اُس میں دیکہہ سکتے ہین کہ سوامی جی نے کس طریق سے مباحثہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اپنے مخالفین ہندو۔ عیسائی۔ مسلمانون اور جینیون وغیرہ کو کن کن دل آزار الفاظ اور توہین آمیز فقرات سے یاد کیا ہے۔ (ایسے الفاظ کی فہرست ہم اخبار اہلحدیث اور تغلیب الاسلام جلد معلم مین دکہا چکے ہین) پس کوئی آریہ سماجی ہمکو یہ دکہا دے کہ اس فہرست سے پہلے کس مخالف نے آریہ سماج یا اوس کے بانی کی نسبت کوئی بُرا لفظ استعمال کیا ہے پس ؎

ذرہ انصاف تو کیجے لکالا کس نے شر پہلے

اس سوال کے جواب مین ہمارے دیانندی دوست یون گویا ہوتے ہیں: کہ ستیارتھ پرکاش سے پہلے کئی ایک کتابین مسلمانون نے ہندوؤن کی برخلاف لکہین۔ جس مین وید کے دہرم کو برا کہا گیا۔ مگر دانا جانتے ہین۔ کہ یہ جواب "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے۔ کیا کسی پڑہے لکہے آدمی سے یہ بات مخفی ہے کہ جن باتون کی بنا پر مسلمان مصنفون نے ہندو مذہب کے رد کئے تھے۔ اونہی باتون کی وجہ سے آج آریہ سماج ہندوؤن پر پہبتیان نہین اڑاتے۔ ہندوؤن کی مذہبی کتابون (پرانون) کو بہنگ نوشون کی تصنیف بتاتے ہین۔ پہر کہتے ہین کہ ہندوؤن کی گالیان ہم تک پہنچتی ہین۔ بہلا جب تم خود مانتے ہو۔ کہ آریہ سماج کی عمر اسوقت تیس سال سے زیادہ نہین۔ تو تیس سال سے پیشتر کے واقعات بحیثیت سماج تم پر کیا اثر پہنچا سکتے ہین۔ جب تم نہ خود ہندو بنتے ہو۔ نہ وہ تمکو اپنے میں جانتے ہین۔ تو پہر ان کے معاملات سے تمہین کیا مطلب؟ مگر وقت پر کچہہ کہنا تو ہوا۔ صحیح یا غلط سے مطلب نہین۔ حقیقت مین یہ ایک ایسی کھلی صداقت ہے کہ آریہ سماجیون سے اسکا جواب ہو ہی نہین سکتا۔ اسلئے محض وقت ٹالنے کو ادہر اُدہر کی کہدیتے ہین ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر
پردہ مین گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

کھلی چٹھی
بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
از مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی

"مرزا صاحب نے ایک مضمون انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مین لکہا یا تہا۔ جسکا مطلب یہ تہا کہ مسلمان خونی مہدی کے قائل ہیں اسلئے اُن سے خطرہ ہے اور مین جہاد کا مخالف ہون میرا مرید عبداللطیف کابل مین اسی لئے مارا گیا کہ جہاد کو منع کرتا تہا۔ اسکے جواب مین مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون اسی انگریزی اخبار مین لکہایا۔ جسکا خلاصہ تہا۔ کہ تم جہوٹ کہتے ہو۔ مسلمانون کی کسی صحیح روایت مین نہین ہے کہ مہدی اور مسیح جنگ کرین گے۔ بلکہ وہ معجزات و کرامات سے اشاعت اسلام کرین گے۔ اور عبداللطیف جہاد کے سبب سے نہین مارا گیا بلکہ تمہاری نبوت کاذبہ کی تصدیق اور حضرت مسیح کی توہین کرنے سے مارا گیا۔ اسکے متعلق مولانا صاحب کی یہ چٹھی اغراض درج کرنیکے آئی۔ جو درج ذیل ہے

مولانا صاحب کے مضمون کی نسبت قادیانی اخبار نے پہلے بھی رائے

طلب کی ہے - جسکا جواب مرقع قادیانی نمبر۲ میں ہماری طرف سے نکلیگا- (اڈیٹر)

مولانا صاحب فرماتے ہیں

تیرے مضمون مندرجہ سول ملٹری گزٹ ۱۹-جولائی ۱۹۰۷ء سے جو تشویش (کھلبلی) آپ کی پارٹی (اہل لاہور اور قادیان وغیرہ) میں پھیلگئی- مجھکو اسکا علم ہوگیا-

اس تشویش کی موجب آپ کی ذات اور آپ ہی کا قلم ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں مدت سے خاموش تہا- آپ ہی کے آرگن الحکم کی تحریک سے میں نے ایک نصیحت نامہ ۱۷-مئی کو آپ کے نام لکہا- اسکے جواب میں آپ نے ۲۲-مئی کے خط میں دجل و جدال سے کام لیا اور اسکے ساتھ ایک بیہودہ دجل و جدال کتاب حقیقۃ الوحی میرے پاس بھیجدی- پھر اسی پر اکتفا نہ کرکے ۲۸-مئی ۱۹۰۷ء کے سول ملٹری گزٹ میں آپ نے ایک ایسا مضمون شائع کردیا جس نے تمام مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے صادق دوست ہز مجسٹی امیر افغانستان پر سخت بیرحمانہ اور غیر شریفانہ اور بر خلاف واقعہ حملہ کیا جس سے کروڑوں مسلمانوں کا دل دکھایا؀

یہ خط اور یہ مضمون دیکھکر حمیت حق اور حمایت اسلام اور ایک بادشاہ اسلام مجھے باعث و محرک ہوئے کہ میں اس دجل و جدال پر گورنمنٹ اور اسلامی پبلک کو آگاہ کردوں- اور حدیث نبوی الدین النصیحۃ للہ و رسولہ ولائمۃ المسلمین ولعامتہم عمل میں لاؤں بناءً علیہ اس خط ۲۲ مئی کے جواب میں میں نے ایک کہلی چٹھی ۲۰-مئی ۱۹۰۷ء کو لکہی جو زیر طبع ہے اور اشاعۃ السنۃ جلد ۲ میں درج ہوکر عنقریب ملاحظہ سے گذریگی- انشاء اللہ تعالی- اور مضمون مذکور سول ملٹری کے جواب میں ایک آرٹیکل اڈیٹر سول ملٹری گزٹ کو مخاطب کرکے شائع کیا- جو ۲ جولائی کو مرزائی کمپنی کے اخص ارکان کی مجلس میں بمقام قادیان پڑہا گیا- اس مجلس میں اس آرٹیکل کے پڑہے جانے سے وہ شور و غل پیدا ہوا- جو ہرقل قیصر روم کی مجلس میں آنحضرت صلعم کے خط پڑہے جانے سے پیدا ہوا تہا اور ان لوگوں کے ہوش و حواس کو اس آرٹیکل نے پراگندہ کردیا اور لیجیو پکڑ لو جانے سنبھالو کا نعرہ بلند ہوا- کوئی کہتا سول ملٹری گزٹ میں اس کا جواب شائع ہونا چاہئے- کوئی کہتا اڈیٹر سول اسکو نہ چھاپیگا- ایک مستقل پمفلٹ اس کے جواب میں شائع ہونا چاہئے- کوئی بدحواس کہتا کہ راقم آرٹیکل پر مباہلہ کا تیر چلانا یا گولہ مارنا چاہئے- کوئی سراسیمہ و خوف زدہ کہتا- اسکے جواب میں کچھہ بھی مشتہر نہ کرنا چاہئے بلکہ محض خاموشی اختیار کرنی چاہئے - جسپر حضرت اقدس کمپنی کے افسر نے یہ فرمایا کہ اس صورت میں گورنمنٹ ہم پر بدظن ہوجاوے گی آخر اس تجویز پر اتفاق رائے ہوا- کہ پمفلٹ شائع کرکے معزز افسران گورنمنٹ کے پاس بھیجدینا چاہئے اور یہ کام مولوی محمد احسن صاحب یا حکیم نورالدین صاحب کے سپرد ہو کہ نواب صاحب بہوپال کی تالیفات جمع کرکے انمیں سے نواب صاحب کے خیالات متعلق آمد خونی مہدی نکالکر یہ ثابت کرنا چاہئے کہ راقم آرٹیکل مذکور نے نواب صاحب کو اپنا امام و پیشوا مانا ہوا ہے لہذا یہ بھی گویا آمد خونی مہدی کا قائل ہے -

حاضرین مجلس میں ایک اجنبی آدمی بھی شامل تہا- اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب خدا کیطرف سے ہیں- تو پہر وہ اور لوگوں سے رائے اور مدد کیوں لیتے ہیں- اور کیوں اسمیات میں خدا تعالی سے حکم نہیں لے لیتے- اور نیز اگر وہ خدا کی طرف سے ہیں تو گورنمنٹ کی بدگمانی کی کیوں پرواہ کرتے ہیں مگر اس خوف زدہ حواس باختہ کمپنی نے اس اجنبی کی رائے کیطرف کچھ توجہ نہ کی اور یہی رائے پاس ہوگئی کہ اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ ضرور شائع ہونا چاہئے- خاکسار نے یہ حال سنکر پہلے اس کو زبانی ایک طالب علم راست گو کے ذریعہ پیغام بہیجا- اور اب اس کہلی چٹھی کے ذریعہ یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ اگر مولوی محمد احسن صاحب یا کسی اور صاحب مددگار مرزا جی کو میدان مقابلہ میں قلم اٹھانے اور اس آرٹیکل کی جواب میں پمفلٹ کے شائع کرنے کا حوصلہ ہو- تو یہ خاکسار ...... اسکا مواد و سامان بہم پہنچانے کو حاضر ہے وہ تصانیف نواب صاحب کی جو رسالہ چاہیں- خاکسار سے منگا کر طلب کریں اور جس نمبر رسالہ اشاعۃ السنہ میں نواب صاحب کے خیالات کا بیان اور آپ پر بحث ہے اور وہ اردو و انگریزی میں شائع ہوچکے ہیں- انکو بارسال قیمت اعلی درجہ (فی ماہ یا فی پرچہ عام جو روسا سے لیجاتی ہے- (جنمیں مرزا صاحب بھی شامل ہیں کیونکہ وہ اپنی است جدیدہ کے اعلی رئیس و فرمانروا ہیں- اور تمام رئیسوں کے برابر آمدنی رکھتے ہیں) ارسال کرکے طلب کریں- پہر پمفلٹ تیار کریں- اور ثابت کریں کہ آمد مہدی کے منتظر و معتقد سب کے سب باغی سرکار انگلشیہ ہیں اور اسکا جواب اس خادم الاسلام والمسلمین اور اڈوکیٹ اہلحدیث سے لیں اور اسکا لطف حاصل کریں اور مزہ چکہیں؀

اس چیلنج کے ساتھ اس کمپنی کو نصیحت کرنا بہی ہمارا فرض ہے- کہ وہ

محافظو

ہم نے برسوں کے امراض دنداں کے ایجاد کیا ہے پس اگر کیڑے نے کہا لیا ہوں ہلتے ہوں منہ سے بدبو آتی خون آتا ہو تو ہمارا کریں- خدا کے فضل ہے کہ ہندوستان کی کوئی سفید دوا جو دانتوں کو ہمیشہ خوبصورت اور چمکیلا رکھے قیمت فی ڈبہ مصنوعی آنکہیں اعلی درجہ سے ہر وقت موجود

شیخ خلیل ڈاکٹر دنداں (پنجاب)

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام در بیان تراویح قیمت ۲ علاوہ محصول

خام خیال وسودائی محال کو اپنے دماغوں سے نکال پھینکے گی وہ اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں تمام مسلمانان معتقدین آمد مہدی کو باغی ثابت کر دینگی اور اس ہیز عہدہ برآ ہونگے۔ پندرہ برس میں پہلے ان سے اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں کیا ہوا۔ جو آئندہ ہوگا۔ لہذا اپنی خیر چاہتے ہو تو وہ اسی اجنبی کی رائے پر کاربند ہو کر اب چپ ہی ہو رہو۔ اور اس رباعی پر عمل کرو ؎

آنانکہ چشم بگل عقیق وا کنند * انہر چہ فہم رنگ نگیر و حیا کنند

درمیچشے کہ غیر خموشی علاج نیست * پرہیز است تکیہ بجیپ و حیا کنند

غازیپور کی ایک مولانا صاحب

اسٹیشن گرنڈیہ تشریف لائے۔ اپنے رہ رہے ہیں ایک شخص کو غیر مقلد بنا کر وعظ کی محفل میں جہاں کثرت سے مقلدین جمع تھے مولویصاحب کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ یہ شخص غیر مقلد ہے۔ اسکو توبہ کرا دیجئے۔ مولویصاحب نے اسکی تجدید ایمان کے لئے کلمہ پڑھایا اور توبہ کرایا کہ آئندہ سے آمین بالجہر اور رفع یدین نہیں کرینگے۔ بمعنی مقلد ہونا قرار کیا کہ ہاں میں آپ پر ایمان لایا اور آمین بالجہر و رفع یدین سے توبہ کیا۔ اہل مجلس نے بڑی خوشی کی اور مولوی صاحب نے تو ایسی خوشی کی کہ گویا ایک ملک کو فتح کر لیا۔ واہ واہ ہماری بہادر ہو اتم نے بہت بڑا ضروری کام کیا زمانہ نگار اگر بہا

بوسۂ قبر

(مرقومہ جناب مولوی مولا بخش صاحب ساکن جمالپور ضلع مونگیر)

بوسۂ حجر و شجر و مدر و قبر شیوہ کفار اشرار و ہنجار مشرکین بد کردار ہے مسلم پاک طینت تارک بدعت و مومن محب سنت اس سے دور ہیں۔ و نہایت نفور و نہم ما قیل ؎

لب گزیدہ اقیار را چہ بوسہ زنم * عقیق کندہ نام دگر چہ کار آید

اخبار اہل فقہ مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۸ء میں خاندان پھلواری کے ایک صاحبزادہ نے اڈیٹر اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کے اس جواب پر کہ (بوسۂ قبر حرام و مشابہ شرک ہے) اعتراضات کئے ہیں اور اس جواب کو مولانا کے غیر مسلم اور غلط خیال کیا ہے۔ آہ افسوس افتا و فتوی نویسی بھی بچوں کا کھیل ہے کہ جو جیا ہا لکھدیا نہ تو معارف علمیہ پر دسترس اور نہ اقوال علماء سلف سے خبر بگڑیوں اور کالمونہ پر اعتراض جما کر اپنی شہرت کا اظہار کر لیا ؎

ہمہ اندر زمن بتو اینست * کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

افسوس اسپر نہیں ہے کہ اعتراض کیوں کیا ہ کاش اعتراض صحیح ہوتا۔ تو اسپر افسوس ہے کہ ایسے مسائل جو متفق علیہ درمیان محققین حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ و صوفیہ کے ہیں اسپر بھی آجکل کی بدعت پسند معترض ہوتے ہیں اور بڑی فخر سے اعلان کیا جاتا ہے کہ میں وہابی کش ہوں مگر اس بوسۂ قبر کے جائز میں وہابی کشی سے نمبر بڑھکر آپ حنفی و صوفی کش بھی ہو گئے۔ جیسا کہ آئندہ بنقل اقوال علماء حنفیہ و صوفیہ آپ کے اس بیجا خون کا خون بہا طلب کیا جائیگا۔ قبل اسکے کہ میں آپ کے دلائل مجوزہ بوسۂ قبر سے بحث کروں۔ آپ کے اس استفسار کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو اہل حدیث سے آپ طالب ہیں آپ لکھتے ہیں (کہ اس فعل کو حرام مطلق اور قریب شرک یا شرک کسطرح مان لیں۔ جبتک کہ قرآن و حدیث سے کوئی معتبر دلیل و ثبوت اس دعوی کی انکی آگے پیش نہ کی جاوے)

آپ کی اس خوش طلبی پر کہ قرآن و حدیث سے جبتک کوئی معتبر دلیل الخ ہیز نہایت خوش ہوا کہ آپ بھی اب دبی زبان سے قیاس و اجماع کو تسلیم نہیں کرتے ورنہ اس تخصیص کا کیا فائدہ۔ اب بوسہ قبور کی حرمت اور مشابہ شرک ہونیکی دلیل سنئے! عن العرباض بن السارية قال صلى بنا رسول الله صلعم الى قوله فانه من يعش منكم من بعدى فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه احمد وابو داؤد والبيهقى فى المدخل والترمذى وصححه وابن ماجه

اس حدیث میں امام الائمہ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بعد اختلاف بہت ہوگا۔ ایسے اختلاف میں صورت نجات کی آنحضور نے صرف یہی فرمائی۔ کہ اتباع سنت سید المرسلین اور پیروی طریقہ خلفاء راشدین کی جاوے اور بدعتوں سے احتراز کیا جاوے۔ پھر بدعت کی تعریف فرما کر اسکو ضلالت و گمراہی فرمایا۔ آنحضور نے جو طریقہ زیارت قبور کا بعد منع کے ارشاد فرمایا اور خود مدت العمر اسپر عامل رہے۔ اس میں بوسۂ قبور کو ارشاد نہ فرمایا اور نہ خود کیا اور خلفاء راشدین سے کوئی روایت بوسۂ قبر کی ثابت نہیں ہوئی۔ اسوقت کتب سنت و دواوین اسلام موجود ہیں یک حرف بھی اس فعل کے ثبوت میں پیش نہیں کر سکتے پس اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور بدعت بنص رسول خدا ضلالت و گمراہی ہے۔ پس بوسۂ قبر ضلالت و گمراہی ہوئی۔ اب اسکے حرام ہونے میں کوئی کسر نہ رہی اور چونکہ بوسۂ قبر بیشتر از بوسہ تودہ خاک نہیں ہے۔ تعظیما و حبا للمقبر کیا جاتا ہے اور یہ فعل مشرکوں کا ہے۔ جو اپنے بتوں سے کرتے ہیں اور خداوند تعالی نے اسکو اپنی تعظیم کیلئے حجر اسود میں ٹھیرایا ہے۔ اسلئے کسی قبر وغیرہ کا بوسہ بجب و تعظیم و جلب منفعت جیسا کہ گور پرستوں میں مشاہدہ ہوتا ہے

نداں

تجربہ کے بعد جملہ
واسطے بینظیر مجرب
آپ کے دانتوں کو
ہو یا کبھو پہلے ہو گئی
یا درد کرتے ہوں
ہو یا مسوڑوں کی
بے نظیر منجن ہستعمال
سے پایہ دعوی
ہے کہ آج تک اس قسم
ایجاد نہیں ہوئی۔
ا کمزور مضبوط اور
امراض سے محفوظ
معہ محصولڈاک ۴ر
امراض چشم کے لئے
بہ مصنوعی دانت
بہتے میں المشتہر
الرحمن
امرتسر
(ب)

شرک ہے - قال اللہ تعالیٰ :- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اور مشرک لوگ بعد دخول جہنم یہ بولینگے - کما قال تعالیٰ - تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین - حالانکہ یہ تسویہ وبرابری انداد وان کیساتھ خداوند تعالیٰ کے خلق ورزق واماتت واحیاء وملک وقدرت میں نہ تھی - بلکہ حب وتذلل میں وہ برابری کرتے تھے اور یہ غایت درجہ کا ظلم ہے - کیف یسوی التراب برب الارباب - اس شرک کے توابع سے ہے شرک ساتھ اللہ تعالیٰ کے افعال واقوال وارادات ونیات میں - پس شرک افعال میں داخل ہے - سجدہ کرنا غیر خدا کا اور طواف کرنا غیر بیت اللہ کا اور حلق راس واسطے عبودیت اور خضوع غیر اللہ تعالیٰ کے اور بوسہ احجار کا غیر حجر اسود کے کہ یمین خدا ہے زمین پر اور بوسہ دینا استلام قبور کا اور سجدہ کرنا طرف انکے حالانکہ رسول خدا نے لعنت کی اس شخص پر کہ قبور انبیاء وصلحاء کو مسجد بناوے اور اس میں نماز خدا ہی کی کیون نہ پڑھے - لعنت فرمائی ہے - اب خیال کرو جسنے قبر کو مثل بت کا بنا لیا ہو اور بوسہ وطواف وغیرہ سے اسکو پوجتا ہو اسپر کتنی لعنتین ہوتی ہونگی - اور شرک الفاظ میں داخل ہے حلف بغیر اللہ قال رسول اللہ صلعم من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رواہ احمد وابوداؤد وابن حبان وصححہ الحاکم - اور اسی میں داخل ہے قول قائل کا ما شاء اللہ وشئت کما ثبت من النبی صلعم انہ قال لہ رجل ما شاء اللہ وشئت فقال اجعلتنی للہ ندا قل ما شاء اللہ وحدہ حالانکہ مشیت انسانی بنص کتاب اللہ ثابت ہے کما قال تعالیٰ - لمن شاء منکم ان یستقیم اور شرک ارادہ ونیت میں داخل ہے - ریا وسمعہ وغیرہ کما ثبت بذالک الاحادیث

علامہ ابو محمد مقدسی حنبلی فرماتے ہیں - وقد روینا ان ابتداء عبادۃ الاصنام کانت ھی تعظیم الاموات باتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتہی +

اور علامہ ابن الحاج مالکی کتاب مدخل میں طواف قبر شریف اور مسح جدار قبر اور ڈالنے کپڑے اور رومال سے سخت تحذیر فرماتے ہیں اور ان کو منجملہ عبادت جاہلیت کے شمار کرتے ہیں +

الحذر الحذر مما یفعلہ بعضھم من الطواف بقبرہ علیہ الصلوۃ والسلام ومسح البناء والقاء الثیاب والمنادیل علیہ وذلک کلہ من البدع لان

التبرک انما یکون بالاتباع وما کانت عبادۃ الجاھلیۃ الا من ھذا القبیل ولاجل ذلک کرہ علمائنا التمسح بجدار الکعبۃ او بجدار المسجد والمصحف وتعظیم المصحف قرأتہ والعمل بما فیہ لا تقبیلہ والقیام بہ کما یفعلہ بعضھم انتہی ما فی المدخل +

اور علامہ ابن قدامہ حنبلی صاحب المغنی فرماتے ہیں :- ولا یجوز اتخاذ المساجد علی القبور لان النبی صلعم لعن الیھود والنصاری علی ذلک وقد روینا ان ابتداء عبادۃ الاصنام تعظیم الاموات واتخاذ صورھم والتمسح بھا والصلوۃ عندھا انتہی +

سنتے ہو گور پرستو! قبور کے بوسہ دینے والو اور اسپر چادر چڑھانے والو - علامہ ابن الحاج وغیرہ کیا فرماتے ہیں کہ کافرون کی بت پرستی کی ابتدا تمسح وتقبیل وغیرہ ہی سے تھی - اب بھی اسکے مشابہ شرک ہونے میں تامل کروگے اور نہ مانوگے اگر تمہارے پاس کوئی دلیل جواز بوسہ قبور ہے - تو اسکو پیش کیون نہیں کرتے اور الٹا مانعین سے طلب کرتے ہو - دیکھو تعظیم اور تقبیل عبادت کے عنوانات سے ہے - اسی واسطے کعبہ میں استلام رکن اور تقبیل حجر اسود مشروع ہوئی وہاں سبب حافظ ابن قیم کتاب الزاد والمعاد میں تقبیل غیر حجر اسود کو منجملہ انواع شرک افعال کے ارشاد فرماتے ہیں حافظ الشریعت محدث ہذہ الامۃ نے جمع کثیر میں اشارہ غیر حجر اسود کے بوسہ سے بوجہ اسکے کہ اس میں شائبہ شرک کا پایا جاتا ہے منع فرما دیا - چنانچہ بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی میں عمر فاروق رض سے روایت ہے :-

انہ جاء الی الحجر الاسود فقبلہ وقال انی اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت رسول اللہ صلعم یقبلک ما قبلتک انتہی +

علامہ عینی حنفی اس حدیث کی تحت میں لکھتے ہیں :- فیہ کراھیۃ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ من الاحجار وغیرھا +

فقہاء حنفیہ اسی بناء پر استلام رکنین کو سوا رکن اسود ویمانی کے مکروہ فرماتے ہیں - کیونکہ حضرت رسالتماب سے ثابت نہیں ہوا - حالانکہ بعض صحابہ نے اسکو کیا تھا - درمختار میں ہے ویکرہ استلام غیرھما انتہی +

اور علامہ خفاجی شرح شفا میں الشرح اثر حضرت عمر کے تحریر فرماتے ہیں - وفی الحدیث من الاحکام انہ یکرہ تقبیل ما لم یرد بہ الشرع بتقبیلہ کما یفعلہ بعض العوام من تقبیل قبور الانبیاء والاماکن المبارکۃ انتہی

اگر یہ سب تحریر آپکو اطمینان بخش نہو۔ تو آپکو مین آپکے گہر کی سُناتا ہون سنو! درمختار مین ہے :۔ ما یفعلون من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ آثمان لانہ یشبہ عبادۃ الوثن و هكذا فی تحفۃ الملوك +

علماء مذہب حنفیہ اس مین مختلف ہین کہ زمین بوسی سے وہ کافر ہوتا ہے یا نہین۔ صاحب درمختار اسمین یہ فیصلہ کرتے ہین کہ یہ زمین بوسی اگر بوجہ عبادت و تعظیم ہو۔ تو کفر ہے اور بوجہ تحیہ ہے تو کفر نہین۔ لیکن گنہگار صاحب کبیرہ وہ ضرور ہے چنانچہ درمختار مین وہ لکھتے ہین۔ هل یكفر ان علی وجہ العبادۃ والتعظیم كفر وان علی وجہ التحیۃ لا وصار آثما مرتكبا بالكبیرۃ۔ انتہی

اس زمین بوسی اور قبر بوسی مین جو وہ بہی فی الحقیقت زمین بوسی ہے۔ کچہ فرق نہین۔ فحکمہا واحد۔ لیجئے اب تو آپکو اپنی ہی مذہبی کتب سے بوسہ قبر جو یہ بہی زمین بوسی ہے مشابہ شرک ہونا اور بُتون کی پرستش کے مشابہ ہونا معلوم ہُوا اور یہ بہی معلوم ہُوا کہ اگر کوئی قبر بوسی کرے بہ نیت عبادت و تعظیم میت کے تو وہ کافر ہے اور اگر یہ قبر بوسی بطور تحیہ کرے تو وہ گنہگار صاحب کبیرہ ہے جب آپ بوسۂ قبر کی حرمت و مشابہ شرک ہونیکے دلائل سُن چکے تو اب محققین علماء مذاہب اربعہ کے اقوال بگوش ہوش سُنیئے۔ آپکے امام ہمام اعظم کوفی سرہ ستہ لہ بوسہ کے عدم جواز کے قائل ہین۔ بجز حجر اسود کے وہ کسی کے بوسہ کو جائز نہین فرماتے خواہ زندہ ہو یا مردہ خواہ وہ قبر ہو یا تہان یا چلہ ہو یا کوئی مکان شیخ عبدالحق محقق حنفی دہلوی ترجمہ مشکوۃ مین بشرح حدیث افیلتزمہ ولیقبلہ قال لا کے فرماتے ہین۔ معانقہ اگر خوف فتنہ نباشد مشروع است خصوصاً نزد قدوم از سفر واز ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کراہیت بوسیدن دست و دہان و چشم و معانقہ آمدہ است واستدلال بہمین حدیث کردہ و میگویند کہ آنچہ گذاشت کردہ اند در ثبوت این اشیا بیش از نہی است انتہی۔ اور علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار مین فرماتے ہین۔ قال الشرنبلالی فی رسالۃ المصافحۃ بعد ما ذكر كلاما فی التقبیل نقلا ستفید من هذا خمسۃ اقوال فی قبلۃ التحیۃ احدها كراهۃ التقبیل مطلقاً وهو قول الامام الخ۔

جب امام ابو حنیفہ صاحب بوسہ دست وغیرہ زندہ صلحا کو مکروہ فرماتے ہین تو بوسہ قبر کو جو ثابت پرستی ہے کیونکر جائز فرمائینگے مصنف ابوبکر ابن شیبہ مین ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے یک جماعت کو دیکہا کہ سنگ مقام ابراہیم کو چہوتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالی نے اس پتھر کے مسح کا حکم نہین دیا بلکہ حکم اسکا یہ ہو کہ متصل اسکے نماز پڑہو۔ امام ابن القیم اغاثہ مین فرماتے ہین :۔ ولقد انكر السلف التمسح بحجر المقام الذی امر اللہ ان یتخذ منہ مصلی كما ذكرہ الازرقی عن قتادہ قال انما امروا ان یصلوا عندہ ولم یؤمروا بمسحہ الخ

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض مین فرماتے ہین :۔ ولا یمس القبر بیدہ فیكرہ الصاق الظهر والبطن بجدار القبر المكرم ویلحق بجدارہ جدار الساتر علیہ المستور بالحریر الآن لما فی ذلك من مخالفۃ الادب معہ صلعم ومن ثمہ تعین علی كل احد ان لا یعظمہ صلعم الا بما اذن اللہ فیہ لامۃ معہ صلعم فی جنسہ مما یلیق بالبشر فان مجاوزۃ ذلك یفضی الی الكفر العیاذ باللہ انتہی +

اور علامہ ابن ملقن محشی استاد حافظ ابن حجر عسقلانی شرح عمدہ مین لکہتے ہین :۔ لا یشرع التقبیل الا للحجر الاسود وایدی الصالحین من العلماء وغیرهم وللقادمین من سفر بشرطان لا یكون امرد ولا امرءۃ مشتہاۃ وبوجوہ الموتی الصالحین وكل ذلك قد ثبت فی الاحادیث الصحیحۃ وفعل السلف واما تقبیل الاحجار والقبور والجدران والستور وایدی الظلمۃ والفسقۃ واستلام ذلك جمیعہ فلا یجوز ولو كانت احجار الكعبۃ والقبر الشریف وستورها وصخرۃ بیت المقدس فان التقبیل والاستلام ونحوها تعظیم والتعظیم لا یجوز الا فیما اذن فیہ انتہی۔ كذا فی الصواعق +

شیخ الاسلام کتاب کشف الغطا مین فرماتے ہین :۔ و دست نہ نہد بر قبر و مسح نکند و بوسہ نہد و منحنی نشود۔ و روی بخاک نمالد کہ این عادت نصاری است و مشائخ در منع آن تشدد بسیار داشتہ کذا فی عامۃ الکتب و در فقہ ابو اللیث وضع یدین را الایاس گفتہ و ابو موسی حافظ گوید آنچہ جمہور فقہا گفتہ اند از منع صحیح است زعفرانی گفتہ ہمین گذشتہ است شد و آنچہ عوام مردم الآن کنند۔ بدعتہا است منکر است شرعاً و بالجملہ شک نیست در بودن مثل این امور بدعت زائدہ بیجا ئدہ و تعظیم صلحا باین چیزہا تعلق ندارند چنانچہ جہال فہمیدہ اند انتہی کذا فی مآۃ مسائل علامہ شیخ الاسلام کی عبارت سے چند باتین معلوم ہوئین اور بوسۂ قبر عادت نصاری کی ہے جو شرک ہے ہوتا ہین ثانیاً علماء حنفیہ اسکو منع مین بہت سختی کرتے ہین ثالثاً اکثر کتب حنفیہ مین حرمت بوسہ قبر مذکور ہے۔ رابعاً جمہور فقہاء حنفیہ نے کہا ہے کہ قبر کا بوسہ ممنوع ......

فتاویٰ

س نمبر ۳۱۳: ۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے یا وضعی؟

ج نمبر ۳۱۳: ۔ روح کا تعلق جسم سے عینی ہے +

س نمبر ۳۱۴: ۔ جوہر ہے یا عرض؟

س نمبر ۳۱۵: ۔ حیات سے قائم ہے یا بذات خود؟

س نمبر ۳۱۶: ۔ روح کی ذاتی صفات کس قدر ہین؟

س نمبر ۳۱۷: ۔ استخارہ کس طرح کیا جاتا ہے ۔ اس مین اشارہ بھی شرط ہے یا نہین ۔ اگر اشارہ ہو تو شیطان کے افترا کا گمان تو نہین؟

س نمبر ۳۱۸: ۔ اور قرآن شریف سے کسطرح کیا جاتا ہے؟

س نمبر ۳۱۹: ۔ اہل قبور سے مدد چاہئے یہ کہنا کہ اے ولی اللہ آپ دعا بارگاہ حق تعالی مین کرین ۔ بندہ کے حق مین جائز ہے یا نہین؟

س نمبر ۳۲۰: ۔ شریعت اور طریقت جدا جدا شے ہین یا ایک ہی شے کا نام ہے

س نمبر ۳۲۱: ۔ فوتہ کے حق مین کونسی دعا ماثورہ ہے؟

س نمبر ۳۲۲: ۔ کسقدر کلمہ شریف پڑھنے سے نجات ہو سکتی ہے اور پڑھتے وقت حضوری قلب و فہم معانی بھی شرط ہے یا فقط پورا کرنا تعداد کا ہے +

س نمبر ۳۲۳: ۔ منکر حدیث کو کیا سمجھنا چاہئے ۔

س نمبر ۳۲۴: ۔ نماز میں ذکر قلبی کرنا مخل نماز کی ادائگی کا تو نہیں ۔

س نمبر ۳۲۵: ۔ آیات قرانی منسوخ الحکم کتنی ہیں اور ناسخ کتنی اور منسوخ التلاوت والحکم کتنی اور منسوخ التلاوت کسقدر اور منسوخ التلاوت کونسی حدیث کی کتاب میں مندرج ہیں (عبد الحکیم خاں لسوبدار قصبہ بہوراں)

ج نمبر ۳۱۴: ۔ روح شرعی جوہر ہے ۔

ج نمبر ۳۱۵: ۔ حیات سے قائم ہے بذات خود نہیں ۔

ج نمبر ۳۱۶: ۔ روح کی ذاتی صفات کوئی نہیں جو ہے یا خلقی ہے یا کسبی مثلاً ذکی اور غبی ہونا خلقی ہے ۔ نیک و بد ہونا کسبی ۔

ج نمبر ۳۱۷: ۔ استخارہ دو رکعت نفل پڑھکر دعا ماثورہ پڑھی جاتی ہے ۔ اشارہ ہونا شرط نہیں ۔ اشارہ میں غلطی بھی ممکن ہے ۔

ج نمبر ۳۱۸: ۔ قرآن شریف سے استخارہ کرنا کوئی امر شرعی نہیں ۔ نجومیوں کا طریق ہوگا ۔

ج نمبر ۳۱۹: ۔ اہل قبور سے مدد مانگنا شرک ہے ۔ یہ کہنا کہ آپ میرے لیئے اللہ تعالے کے ہاں دعا کرو ۔ زندوں کے حق میں تو جائز ہے ۔ مگر مردوں کے لئے جائز نہیں کیونکہ وہ حاضر و ناظر نہیں کہ سن لیں ۔ اپنے اپنے مقام پر ہیں ۔ اسی لئے ان کے حق میں خدا فرماتا ہے وہم عن دعائہم غافلون ۔ یعنی وہ بزرگ جنکو لوگ پکارتے ہیں ان کی پکار سے وہ بے خبر ہیں

ج نمبر ۳۲۰: ۔ شریعت احکام شرعیہ کا نام ہے اور طریقت ان کے راسخ استعمال کو کہتے ہیں ۔ اس کے متعلق ہمارا ایک رسالہ بھی ہے جس کا نام ہے شریعت اور طریقت (قیمت ا/) اس میں مفصل مذکور ہے ۔

ج نمبر ۳۲۱: ۔ استغفار میت کے لیے سب دعاؤں سے زیادہ مفید ہے

ج نمبر ۳۲۲: ۔ نجات کے لئے کلمہ پڑھنے کی تعداد کوئی نہیں ۔ دل میں مضبوط توحید کا ہونا شرط ہے اور معنی سمجھکر حضور قلب سے پڑھنا چاہئے نہ کہ طوطے کی طرح زبان سے ۔

ج نمبر ۳۲۳: ۔ منکر حدیث کو علماء نے بدعتی لکھا ہے ۔

ج نمبر ۳۲۴: ۔ نماز کے اندر وہی اذکار پڑھنے چاہئیں جو اس کے لئے مخصوص ہیں ۔ قلب کو معانی کی طرف متوجہ رکھے ۔

ج نمبر ۳۲۵: ۔ آیات منسوخہ کی تعیین میں کوئی آیت یا حدیث نہیں آئی اسی لئے علماء کا اس میں سخت اختلاف ہے ۔ پانسو سے پانچ تک اختلاف ہے اسلئے کوئی خاص تعداد مقرر نہیں کیجا سکتی ۔

س نمبر ۳۲۶: ۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین آیا بہشت میں جائیں گے ثبوت نص اخبار فرمائیں ۔

س نمبر ۳۲۷: ۔ مولوی محمد اسمعیل شہید دہلوی کو جو شخص کافر کہے اُسے کیسا سمجھنا چاہیئے ۔

س نمبر ۳۲۸: ۔ عشق خدا تعالی کی ذاتی صفت ہے یا صفاتی وغیرہ اور صفات ذات کتنی ہیں ۔ اسم ذاتی خاص کونسا ہے یعنی اسم معرفت ۔ راقم سائل ایضاً

ج نمبر ۳۲۶: ۔ آنحضرت کے والدین کے بہشتی ہونے کی بابت کوئی حدیث نہیں آئی لہذا ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ۔ البتہ تمنا ہے کہ خدا اُن کو اس لائق کرے ۔

ج نمبر ۳۲۷: ۔ مولوی اسمعیل شہید کو بُرا کہنے والا گنہگار ہے ۔

ج نمبر ۳۲۸: ۔ عشق خدائی کے معنی محبت کے ہیں جو اپنے نیک بندوں سے کرتا ہے یہ وصف صفاتی ہے ۔ صفات ذاتی آٹھ ہیں ۔ سمع ۔ بصر ۔ قدرت وغیرہ

نماز اربعہ ۔ یعنی آریوں ۔ ہندوؤں ۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کی نمازوں کا مقابلہ قیمت ۲/ مجر

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ ہیضہ کی آمدن ہونیوالی ہے (قادیان سے کبھی خیر کی آواز بھی آئی ہے)

شیخ داؤد صاحب کرنولی (مدراس) جو بڑے پکے توحید و سنت کے شیدائی تھے۔ انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللہم اغفرلہ

امرتسر بلکہ پنجاب مین عموماً کئی روز امساک باران اور سخت گرمی کے بعد عمدہ بارش ہوئی +

بابو عبد العزیز (سابق جگہ مہا پرشاد) کے نام کا ایک خط ہندوستان اخبار مین چھپا ہے کہ مجھکو عبد العزیز نام سے یاد نہ کیا جائے بلکہ مین جگہ مہا پرشاد ہون۔ (مفصل آئندہ)

اخبار انڈیا گوجرانوالہ اور اخبار ہندوستان لاہور کے اڈیٹر کو پانچ پانچ سال سخت قید کی سزا ہوئی اور ہندوستان کا سٹیم پریس بھی ضبط

ذکا خیل اور آکا خیل آفریدی اپنے اپنے جرگہ کابل کو بھیجنے والے ہین ان دونون فرقون کو روپے کی ضرورت ہے +

کلکتہ مین دیاسلائی کا ایک اور کارخانہ جاری ہوا۔ اس کارخانہ کے مالک ڈاکٹر راش بہاری گھوش ہین۔ اس کارخانہ کے منیجر دو جاپان کے تعلیم یافتہ ہندوستانی ہین +

سشن جج جہلم نے ایک جیب کترے کو صرف پانچ آنے چرانے پر ۵ سال قید بامشقت کی سزا دی (بہت اچھا کیا)

لکھنؤ کے لال باغ کی روشین تیار کرتے ہوئے مزدورون نے ایک پرانی توپ زمین سے نکالی۔ توپ ہندوستانی ساخت کی ہے اور آٹھ فٹ لمبی ہے

پولیس کے ایک کانسٹیبل کو کلکتہ مین دو مہینے قید بامشقت کی سزا اس جرم پر دیگئی کہ اس نے ایک چھکڑے والے سے ایک پیسہ ڈرا دھمکا کر لے لیا تھا +

لائل پور مین ایک شخص بر سر بازار لالہ لاجپت رائے کا گیت گاتا تھا بخیال شورش گرفتار کیا گیا۔

بابعالی نے گورنمنٹ یونان کو سخت شکایتی مراسلہ بھیجا ہے کہ یونانیون کو مسلح گروہ متواتر یونانی سرحد عبور کر کے مقدونیہ مین آتے جاتے ہین اگر ان کو نہ روکا گیا تو یونانی مفسدون اور مسلح انقلاب پسند دستون کے برخلاف مقدونیہ مین سخت کارروائی کیجائیگی (دیکھنے کی ضرورت کیا تھی ہتھیار کیون دیتے ہین)

ایک وکیل صاحب نے مرتے وقت اپنی جائداد پاگلون اور بیوقوفون اور سودائیون کے درمیان تقسیم کر دی جب لوگون نے اسکی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ جن لوگون سے مجھے ملی انہیں کو پھر واپس کئے دیتا ہون (گویا مقدمہ کرنیوالے پاگل ہیں)

آنریبل مسٹر گوکھلے وِیسرائے صاحب کی کونسل میں پھر بطور ایڈیشنل ممبر کے منتخب ہو گئے ٹربیون مخبر ہے کہ آئندہ ماہ فروری میں مسٹر مارلے کی ایک شاہی کمیشن ہندوستان کا ملاحظہ کرنیکو آئے گی اسکا دورہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیگا۔

دولتلو پرنس عزیز پاشا حسن نے یمن کی شورش کے متعلق سلطان المعظم کی خدمت میں ایک جنگی سکیم پیش کی ہے۔

بابعالی نے مارشل فیضی پاشا کی کمک کے لئے ۲۰ ہزار فوج روانہ کی ہے۔ (خدا شرے برانگیزد کہ در آن خیر باشد)

ہفتہ مختتمہ ۲۰ جولائی میں پنجاب کے اضلاع میں جن میں تمام میونسپل قصبات شامل ہیں طاعونی اموات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کرنال ۱۷۔ انبالہ ۱۹۔ ہشیار پور ۸۔ جالندھر ۲۔ فیروزپور ۲۷۔ منٹگمری ۱۔ لاہور ۱۸۸۔ امرتسر ۱۵۔ گورداسپور ۳۶۔ سیالکوٹ ۳۷۔ گوجرانوالہ ۱۰۹۔ گجرات ۲۱۶۔ شاہ پور ۸۔ جہلم ۳۰۔ راولپنڈی ۴۵۱۔ اٹک ۴۵۔ میانوالی ۱۔ جھنگ ۳۔ لائل پور ۳۔ ریاست پٹیالہ ۱۔ نابہ ۴۔ کل میزان ۱۴۲۹۔ میزان ہفتہ گذشتہ ۲۶۳۱۔ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ کی میزان ۳۸۔

مراکو کی سخت حالت: سلطان مراکو کی فوج نے سرحد پر قوم خماس کے دیہات پر حملہ کر کے اس قوم پر کامل فتح حاصل کی سلطانی فوج نے بہت سے آدمیون کو قتل کیا۔ اور قوم مذکور کے دیہات لوٹ کر ان میں آگ لگا دی۔ اس قوم کے پاس رسولی نے پناہ لی تھی۔ سر ہیری میکلین کو رسولی نے ابھی تک رہا نہیں کیا۔ رسولی کے جاسوس یہ خبرین مشتہر کر رہے ہیں کہ اگر سلطان کی فوج نے رسولی کا زیادہ تعاقب کیا تو رسولی سر ہیری میکلین کو قتل کرا دیگا۔ مگر حکام مراکو اس خبر کو محض دھمکی تصور کرتے ہین

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی میں لکھتے ہیں

کہ اول میں ہماری مومیائی کی بابت لکھتے ہیں

مومیائی ہم نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے ۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری ۔ درد کمر ۔ ابتدائی سل و دق ۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے ۔ ذائقہ خوشگوار ۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک استعمال کر سکتا ہے :۔

قیمت فی چھٹانک ہے ۔ آدھ پاؤ ہے محصولڈاک

روغن فولاد } جریان کو دفع کرتا ہے ۔ ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے **قیمت** فی شیشی (عہ)

معجون مقوی دماغ } ہر قسم کی دماغی کمزوری درد سر ۔ نزلہ زکام ۔ ضعف بصر کے واسطے مفید ہے ۔ دفتروں کے کلرک منشی اور وہ اصحاب جن کو دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں ۔ خوش ذائقہ ہے **قیمت** فی ڈبیہ

سرمہ مقوی البصر } دھند ۔ جالا ۔ غبار کے واسطے مفید ہے اس کا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو تقویت بخشتا ہے **قیمت** فی تولہ ۲ ۔ محصول

علاوہ ازین ہر مرض کی دوائی ہم سے منگوائیں ۔ مریض کی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے

(پتہ) مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اُردو ۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں ۔ دوسرے میں کالم میں ترجمہ کے لفظ لفظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کلی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو ۔ تفسیر سات جلدون میں ہو گی جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں ۔ جلد پنجم زیر طبع ۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت	عہ
” دوم سورہ آل عمران و نسا	عہ
” سوم سورہ مائدہ و انعام و اعراف	عہ
” چہارم انفال تا سورہ کہف پارہ ۱۶	عہ

چارون جلدون کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ؎ ہے

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ } آریون کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے ۔ قیمت ار

ہفوات مرزا ۔ قادیانی کے ہفوات میں مناظرہ قیمت ۲ پائی

تقابل ثلاثہ ۔ یعنی توریت ۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحوں کے تین کالمون میں تینون کتابون کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کیگئی ہے عیسائیون کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصولڈاک عہ

آیات متشابہات ۔ اول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳ر

تہذیب ۔ مذہبون کے فرائض کا بیان ۔ ار

فتوحات اہلحدیث ۔ چیفکورٹ ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ و بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے ۴ر

الہامی کتاب ۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ علماء کی مفصل بحث کیا ہے ۔ تمام مباحثہ کا فیصلہ ہے ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت ۔ ار

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. N 352

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

جب اصل ہو تو نقل کیا ہے * یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے * مصطفیٰ کی * سنتیں بتلا رہا ہے * حدیث دیکھ کی کا قول کر رد

نمبر ۴۲ جلد ۳

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " للعہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ
عام خریداروں سے " عا؍ ۱۲
" " ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے " ۳ شلنگ
" " سالانہ ۵ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

امرتسر - یوم جمعہ - ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۵ ہجری القدسی مطابق ۲۳ اگست سنہ ۱۹۰۷ء

منکرین حدیث کی نیرنگیان

گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ پرچے میں ہم نے اس مضمون کی تمہید لکھکر بتلایا تھا کہ اہل فقہ اور اس کے نامہ نگاروں کی پارٹی کس قدر حدیث کی عزت اور عظمت کرتے ہیں اور کیسی بے دردی کے ساتھ احادیث میں تعارض پیدا کر کے متعارضانہ حالت ہی میں چھوڑ جاتے ہیں اصل مقصود انکا یہی ہوتا ہے کہ جس طرح بن پڑے احادیث میں تعارض ثابت کیا جائے تاکہ عوام لوگ احادیث نبوی سے بدگمان ہو جائیں در حقیقت یہ بھی حدیث سے ایک قسم کا انکار ہے - گو زبان سے اقرار کیا جائے -

خیر اس کے بعد ہم آپ کے اصل مضمون کا جواب دیتے ہیں -

آپ نے بصد کوشش جابر کا ایک قول اور ایک مرفوع حدیث عزل[1] کے متعلق نقل کر کے لکھا تھا کہ ان دونوں میں تعارض ہے - (مفصل دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۴ مئی) جس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ جابر کا قول تو خود انکا فہم اور درائت ہے جو بحکم اصول روایت و درائت حجت نہیں - اس کے جواب میں چاہئے تو یہ تھا کہ اس امر کی تکذیب کرتے کہ یہ اصول نہیں ہے مگر ایسا تو وہ کرے جسکو کسی مسئلہ کا تحقیق کرنا عالمانہ طریق سے مقصود ہو وہ علمی اصول سے واقف بھی ہو - مگر جسکو یہ غرض نہو اور نہ وہ واقف ہو لیکن مضمون لکھنے اور حدیث نبوی کی توہین کرنے کا اسکو شوق چرا جاتا ہو - تو بیچارہ کیا کرے - اسلئے آپ نے خیریت سے اسکا جواب یوں دیا - آپ لکھتے ہیں :-

" یہی ہمارا مدعا تھا سو الحمد للہ آپ نے خود ہی بخاری شریف کی حدیثوں میں یا بقول آپ کے روایات میں تعارض و تخالف مان لیا اور تصریح کر دی کہ بخاری شریف کی تمام حدیثیں ہرگز واجب العمل نہیں اس لئے کہ بخاری شریف میں بقول آپکے ڈھکوسلے اور خیالی باتیں جو کسی وجہ سے حجت شرعی نہیں ہو سکتیں بکثرت مرقوم و مسطور ہیں جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث سے تو عزل کا جواز معلوم ہوتا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع میں اسی کو ذرا خفیف طرح سے منع کیا گیا ہے سچ فرمائیے کہ ع "من چہ گویم و طنبورہ من چہ می سراید" کا مضمون اس جگہ درست اور راست آتا ہے یا نہیں " (اہل فقہ - ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء)

جواب :- بھائی تمکو کس نے مجبور کیا تھا کہ تم ایسے مشکل مضامین لکھنے کی جرأت کر دکریں اپنی اور اپنی پارٹی کی عزت کھوتے ہو - یہ مانا کہ تمہیں کوئی اور مشغلہ نہیں اور تم جانتے ہو

[1] جماع کیوقت انزال منی فرج سے باہر کرنے کو عزل کہتے ہیں (منہ)

ہمیشہ یاد رہے کہ گم شدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت - تیسری ہفتہ قیمت اربعد ازاں ۲ رفی پرچہ - اخبار اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے - مینجر

کہ بیگار بیکار سی بہلی ہے۔ مگر کیا آپ کو شطرنج۔ چوپٹ وغیرہ اشغال نہیں رہے کہ دینی امور میں تم لوگ خواہ مخواہ دست اندازی کرتے ہو حالانکہ تم لوگوں نے اپنی عمر کا کوئی حصہ تحصیل علوم دینیہ پر نہیں لگایا۔ بلکہ اپنے فرقے کے مولویوں کے اُردو رسائل تمہارے مایۂ ناز ہیں تمہاری حالت کیسی قابل رحم ہے اسلام کی حالت تم سے بھی زیادہ قابل رحم ہے کہ ہر ایک کہ دمہ جسکو نہ علم ہے نہ دیانت ہے نہ راست بازی نہ راست گوئی ہے وہ بھی اسلام کی حمایت اور اصلاح پر آمادہ ہوتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؛

بھائی صاحب! خدا تمکو فہم و فراست عطا کرے۔ معلوم ہوا کہ آجتک تم نے سمجھ رکھا ہے کہ علماء اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ صحیح بخاری میں جو کچھ بھی ہے سب واجب العمل ہے خواہ حدیث مرفوع ہو یا موقوف۔ خواہ کسی صحابی یا تابعی کا قول۔ مجتہد کا اجتہاد ہو یا محدث کا قول۔ بھائی واللہ اگر یہ تمہارا خیال ہے جیسا کہ تمہاری تحریر سے ثابت ہوتا ہے تو (سَآءَ مَا تَحْكُمُوْنَ) بڑا غلط خیال ہے بلکہ علماء کا یہ دعوے ہے کہ صحیح بخاری میں جو احادیث مرفوعہ یا اقوال موقوفہ مروی ہیں" اقوال اور احادیث اپنے مروی عنہ تک صحت کے ساتھ پہونچتی ہیں۔ مثلاً ایک روایت بخاری میں یوں ہے کہ قال رسول اللہ آں حضرت نے فرمایا۔ ایک میں ہے قال مالک۔ (امام مالک نے یوں کہا)۔ تو بخاری کے راویوں کی دیانت اور راست گوئی کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں روایتیں اپنے مروی عنہ تک پہونچتی ہیں۔ یعنی پہلی روایت آں حضرت تک پہونچتی ہے اور دوسری امام مالک تک۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ان دونوں کو ہم یوں سمجھینگے کہ گویا ہم نے ان کو انکے اصل مروی عنہ یعنی آں حضرت سے اور امام مالک سے خود سنا۔ رہی یہ بات کہ جس طرح حدیث مرفوع یعنی قول نبوی سند اور شرعی دلیل ہے اسی طرح امام مالک کی بات بھی حجت شرعی ہے ایسا نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا تو اُس صورت میں ہوسکتا ہے جب امام مالک کو بھی وہ رتبہ حاصل ہو جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ لیکن جس صورت میں امام کی زندگی میں خود اُن سے ایک بات سنکر ہم اسکو حدیث نبوی کے برابر سند اور حجت شرعی نہیں بنا سکتے تو بخاری کے روایت کرنے سے اس میں یہ قوت کہاں سے آجائیگی؟ ایسے علمی ہودوں کو ڈھکوسلے کہنا انہی لوگوں کا کام ہے جنکا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ اسی لئے میں نے تمکو ایک قلمی خط میں لکھا تہا کہ تمکو احادیث نبویہ کی بابت جسقدر شکوک ہیں تم میرے پاس آکر ہفتہ دو ہفتے رہو اور تسکین کر جاؤ مگر تمہیں مضامین لکھنے کا شوق چرایا جاتا ہے۔ بہتر اپنا شوق پورا کرو۔ ایک وقت آنیوالا ہے کہ کہا جائیگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا۔ آگے چلو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مولانا صاحب! اسی قسم کے انحراف کی بدولت آپ کے اجلہ علماء نے ذات شریف کو جماعت اہلحدیث سے خارج کر دیا تہا۔ جیسا کہ رسالہ اربعین غزنویہ و اتحق الیقین کے دیکھنے سے بوجہ احسن ہماری دعا کی تائید ہوتی ہے اور اب تک تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى الخ کے مصداق بنے ہوئے ہیں"

جواب :۔ افسوس اس میں آپ نے اپنی دیانت اور راست بازی کو بٹہ لگایا۔ مگر تم منفرد نہیں تمہارا بڑا بہائی سراج الاخبار کا اڈیٹر بہی تم سے پہلے یہی راگنی الاپ چکا ہے آخر تم ایک ہی تہیلے کے چٹے بٹے ہو۔ بخاری پر طعن قائم ہو جانے چاہیے سینکڑوں جھوٹ بولنے پڑیں۔ اب سنو اصل واقع۔ آپ کو معلوم ہے کہ اصل قصہ یہ ہے۔ بعض علماء امرتسر نے کسی خاص غرض اور وجہ سے میری عربی تفسیر پر ایک فتوے مرتب کیا کہ مصنف تفسیر اہل سنت سے خارج ہے اسکا میں نے جواب لکہا تو فتوے مذکورہ کے مفتیوں میں سے اکابر علماء نے لکہا کہ مصنف اہل سنت سے خارج نہیں اس کے بعد تین برگزیدہ علماء منصف منتخب ہوئے انکا بہی متفقہ فیصلہ ہے جو شائع ہو چکا ہے کہ مصنف اہلحدیث سے خارج نہیں۔ کہئے اسکا نتیجہ یہ ہے جو نتیجہ پیدا کیا ہے تف ہے ایسے جھوٹ پر اور ۔۔۔۔ ہے ایسی راست گوئی پر۔ علاوہ اس کے وہ نزاع تو تفسیر کے چند مقامات پر تہا نہ کہ اس بات پر جو جناب نے اختراع کی ہے۔ آگے چلو۔ آپ کہتے ہیں:

"دیکھیے اب ہم آپ کی اس چالاکی کا بخیہ بہی ادہیڑ کر دکھاتے ہیں۔ ہمارا دعوی ہے کہ بخاری شریف کی دونوں حدیثیں اول موقوف ثانی مرفوع جواز عزل پر صاف دلالت کرتی ہیں اور مسلم شریف کی حدیث جو جدامہ بنت وہب سے مروی ہے اسکے منع کا حکم دینے کی وجہ سے دونوں حدیثوں کے مخالف و معارض ہے اور ہم اس تعارض و تخالف کو بحول اللہ و قوتہ دلائل قاہرہ و براہین زاہرہ سے ثابت کرتے ہیں۔

دلیل اوّل۔ اگر بخاری کی حدیث اوّل میں عزل کی اجازت اور ثانی میں ممانعت ہوتی تو حضرت بخاری صاحب عزل کے منع ہونیکا علیحدہ باب باندہتے جیسا کہ محدثین علیہم الرحمہ کا دستور ہے واذ لیس فلیس"

جواب :۔ ناصح نہ دی خدا تجھے اے ہیچ جنوں + دیکا تمام عقل کے بخئے اُدہیڑ تو۔

ناظرین! ذرہ راقم مضمون کے دعوے کو خوب یاد کر کے بتلا دیں کہ ایسا دعوے کسی ایسے شخص سے ہوسکتا ہے جو حدیث نبوی کو مانتا ہو؟ خیر بہر حال آپ کچھ ہی ہوں ہمیں تو آپ کے جواب دینے سے غرض ہے۔ بس غور سے سُنئے!

آپکا دعوے بخاری مسلم کی حدیثوں میں تخالف اور تعارض ہونے کا ہے اور یہ

ماخوذ از [illegible] - [illegible] - [illegible] اور رسالوں کی [illegible] ۱۲ [illegible]

تو شائد آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ دعوے ذات البین یعنی اُس کی دو جانبیں ہیں۔ ایک طرف بخاری دوسری طرف مسلم۔ پس یہ دلیل آپکی ناقص ہو کیونکہ اس سے یہ دعوے ثابت ہونا غائت سے غائت اگر آپکی اس دلیل کو مان لیا جائے تو یہ ثابت ہوگا کہ بخاری کی دونوں حدیثیں جواز عزل پر دلالت کرتی ہیں لیکن اس بیان سے آپکے دعوے کو کیا نسبت آپکو یاد نہیں یا معلوم نہیں کہ آپ کا دعوے صحیحین میں تعارض تبلانیکا ہے نہ کہ جواز عزل کا۔ انصاف سے کہنا جو شخص ان دونوں دعووں میں تمیز نہ کرسکے اُسکا یہی منہ ہے کہ احادیث نبویہ پر اعتراض کرے؟

آئیے! اب ہم آپ کو اصلیت تبلادیں۔ امام بخاری نے جو باب باندھا ہے نہ اُس میں جواز کا لفظ ہے نہ منع کا۔ بلکہ صرف یہ لفظ ہیں **باب العزل** اس باب میں امام بخاری پہلے جابر کا قول لائے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اترتا تھا جس سے جابر نے از خود نتیجہ نکالا ہے کہ عزل جائز ہے اسی کو ہم نے کہا تھا کہ یہ خیال نہ تو حدیث ہے نہ آئت ہے بلکہ صرف جابر کا اپنا فہم ہے اس قول کے بعد امام بخاری مرفوع حدیث لائے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جب لوگوں نے عزل کرنے کی بابت پوچھا تو حضور نے ذرہ خفگی کے لہجے میں فرمایا اوانکم لتفعلون قالہا ثلاثا یعنی تین دفعہ حضور نے فرمایا کیا تم عزل کرتے ہو۔ اس کے بعد اس کے عبث اور فضول ہونے کی طرف اشارہ فرمایا مامن نسمة کائنة الی یوم القیمة الا ہی کائنة یعنی جس غرض سے تم عزل کرتے ہو کہ عورت حاملہ نہو وہ پوری نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جس جان کی بابت قدرت نے پیدا ہونے کا فیصلہ کیا ہے وہ پیدا ہو کر ہی رہیگی۔

غور کیجئے کہ یہ الفاظ عزل کے جواز پر دلالت کرتے ہیں یا بیہودہ اور فضول ہونے پر۔ ان الفاظ میں تو حضور نے نہائت ہی حکیمانہ انداز سے عزل کو منع فرمایا ہے ہاں ہم مانتے ہیں کہ اتنی شدت اور کھلے لفظوں میں نہیں جتنا کہ دوسری حدیثوں میں ہے۔ لیکن جو لوگ علم منطق سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کلی مشکک کے افراد میں تفاوت ہوا کرتا ہے بلکہ ہونا ضروری ہے۔

پس باب مذکور میں موقوف اور مرفوع حدیثیں لاکر امام بخاری نے منع عزل کا ثبوت دیا ہے اور دکھایا ہے کہ جواز عزل پر صرف جابر کا قول دلیل ہے جو بحکم اولی روائت و درائت حجت شرعی نہیں ہے اور منع پر صریح مرفوع حدیث موجود ہے۔

پس آپکی دلیل اوّل کا جواب دو لفظوں میں ہے کہ ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست۔

مختصر یہ کہ بخاری کی حدیث بھی منع کی دلیل ہے اور مسلم کی روائت بھی ممانعت کرتی ہے مگر ان دونوں کی ممانعت کے مراتب میں شدت اور ضعف کا فرق ہے۔ جیسا شراب کی حرمت والی آیتوں میں فرق ہے ؎

درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست

(باقی دارد)

اجتہاد اور تقلید

۲۰ اگست کے پرچہ میں ہم نے اس مضمون کو تقلید کی حد تک پہونچایا تھا اور ثابت کیا تھا کہ جبتک علوم آلیہ کی تعلیم و تدریس جاری ہے تقلید کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اس کے متعلق ایک بات کا ذکر رہ گیا تھا جو آج لکھتے ہیں۔

ہم سے کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب بڑے رتبہ کے عالم تھے بہت بڑے متقی تھے بڑے زاہد تھے۔ آپ کے علم و فضل کی کئی ایک حکائتیں سنائی جاتی ہیں جو عموماً خوش اعتقادیوں پر مبنی ہیں۔ ایک حکائت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کے پاس چند لوگ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ پوچھنے آئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ تم سب ملکر ایک کو منتخب کرو جو بات وہ پوچھیگا میں جواب دونگا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو امام صاحب نے فرمایا کہ بس اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑہنا چاہئے جس طرح تم نے میرے سامنے ایک کو وکیل مقرر کرکے باقی خاموش ہو رہے ہو اسی طرح خدا کے سامنے امام مقرر کرکے خاموش رہنا چاہئے (دلائل فقہ۔ جلد اوّل) لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ حکائت امام ابوحنیفہ صاحب کی سخت توہین اور اعلے درجہ کی منقصت کرتی ہے جس سے اگر امام صاحب کا کوئی مخالف یہ ثابت کرنا چاہے کہ امام صاحب کو دینیات اور الٰہیات میں ذرہ حصہ نہ تھا۔ تو اسکو بہت کچھ اس حکائت سے مدد مل سکتی ہے کیونکہ انسان کے سامنے تو وکیل کرکے خاموشی اس لئے کیجاتی ہو کہ وہ سب کی آوازوں کو سن نہیں سکتا سب کے الفاظ کو سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن خدا کی تو یہ شان ہے کہ حدیث قدسی میں ہے اگر تمام انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہوکر اپنی اپنی تمام آرزوئیں خدا سے مانگیں اور خدا اُن کی سب مرادیں دیدے تو بھی خدا کے خزانوں میں کوئی کمی نہ آئے۔ کیا اس وقت جو دنیا کے تمام لوگ خصوصاً مسلمان خدا سے دعا کرتے ہیں تو سب کے سب ایک شخص کو امام بنا کر کرتے ہیں۔ سینکڑوں۔ ہزاروں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان ایک

ہی وقت میں مانگتے ہیں تو کیا خدا کو ان سب کی دعائیں سننے میں کوئی دقت یا تکلیف ہوتی ہے تعالیٰ شانہ وجل مجدہ علاوہ اس کے اگر کوئی امام کتنا بڑا عالم زاہد متقی۔ اعلیٰ درجہ کا عارف ہو تو کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی رضی وغیرہ رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر ہوگا؟ پھر جب ان کی تقلید کا بھی حکم نہیں تو کسی اور کا کیا حق ہے۔ امام شافعی جیسے مجتہد کا قول ہے (لا یقلد احد منہم) یعنی صحابہ میں سے کسی کی تقلید بھی جائز نہیں (دیکھو نور الانوار وغیرہ) حنفیہ کے ایک بڑے مستند امام کہتے ہیں لایجب تقلید الاول لا یدرک بالقیاس یعنی مسائل قیاسیہ میں کسی صحابی کی تقلید واجب نہیں +

اس بحث میں آیت حدیث اور اقوال علماء سے ہم بہت کچھ دلائل پیش کر سکتے تھے مگر چونکہ ہمارے مضمون کی بنا صرف علماء اصول کے مقررہ قواعد پر مبنی ہے اس لئے ہم نے اور کسی دلیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ ہاں تبرکاً ایک آیت لکھتے ہیں خود ہی سنئے!

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (تم اس کلام کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کے ہاں سے آتا ہے اس کے سوا کسی اور دوست احباب کی تابعداری نہ کرو)

اس آیت نے حصر کر دیا کہ اطاعت اور اتباع صرف انہی احکام کی ہے جو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی کے پہونچتے ہیں۔ ان کے سوا اور کسی کی نہیں۔ قیاسی مسائل کی نسبت ہم مفصل بحث کر آئے ہیں کہ درصورت ثبوت رکھنے کے وہ احکام بھی وحی کی قسم سے ہیں اور درصورت ثبوت نہ رکھنے کے کوئی شے نہیں +

شروع مضمون سے ہم بتلاتے چلے آئے ہیں کہ فقہ کی تین قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے جو بقاعدہ مقررہ اصول فقہ احکام مستنبط ہوتے ہیں دوم مسائل قیاسیہ جو بطریق قیاس استخراج کئے جاتے ہیں (ان دونوں قسموں کی بحث مع مثالوں کے پہلے مفصل گذر چکی ہے) تیسری قسم وہ مسائل فقہیہ ہیں جو نہ قرآن سے نہ حدیث سے مستخرج ہیں بلکہ محض علماء کے اقوال ہیں۔ اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں مگر ہم ایک دو یہاں بتلاتے ہیں۔

فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار میں لکھا ہے کہ قالوا لو رعف فکتب الفاتحۃ بالدم علی جبہتہ وانفہ جاز للاستشفاء وبالبول ایضا (مصری جلد اول صفحہ ۱۴۷)

یعنی اگر کسی کو نکسیر پھوٹے اور وہ اپنی ماتھے اور ناک پر خون یا بول کے ساتھ سورہ فاتحہ لکھ لے تو علاج کے لئے جائز ہے"

اسی طرح سے اور سینکڑوں ہزاروں فقہی مسائل ہیں جن کا نہ کوئی ماخذ ہے نہ کوئی تفصیلی

نہ قرآن سے مستنبط ہیں نہ حدیث سے بلکہ محض اقوال الرجال ہیں پس ایسے مسائل فقہ کو اہلحدیث دلیل شرعی نہیں جانتے۔

خلاصہ تمام بحث کا یہ ہے کہ مسائل فقہ تین قسم پر ہیں ایک قسم قرآن و حدیث کے الفاظ سے مستنبط ہیں دوسری قسم کے مسائل اوصاف معتبرہ پر قیاس سے مستخرج ہیں۔ تیسری قسم محض اقوال الرجال ہیں اہلحدیث تیسری قسم کے مسائل فقہیہ کی تسلیم سے بالکل انکاری ہیں اول اور دوم قسم میں سے ان مسائل سے منکر ہیں جو قرآن و حدیث سے مخالف ہوں ورنہ بشرط استخراج اور استنباط صحیح کے ان کو تسلیم کرتے ہیں یہی مذہب تمام سلف اور خلف کا ہے۔ اس بحث پر ایک شہادت اور مثال دیکر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم حنفی پانی پتی کتاب مالابد منہ میں فرماتے ہیں:۔

"ایں ہمہ مسکرات نزد امام محمد رحمہ اللہ حرام است اگرچہ یک قطرہ ازاں خورد ونجس است بنجاست خفیفہ۔ رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ کثیر آں سکر آرد قطرہ ازاں حرام ست وہرچہ مسکر است خمر است یعنی ہمچو خمر است در حرمت ونجاست ونزد امام ابی حنیفہ رحمہ سوائے چہار شراب سابقہ اذا شربہا لاحقہ آنچہ بقصد لہو خورد حرام است واگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن ایں قول امام متروک است وفتویٰ بر قول محمد است" (صفحہ ۱۱۴)

اس مثال میں قاضی صاحب مرحوم نے جو فیصلہ دیا ہے یہی اہلحدیث کا مذہب ہے کہ جس کسی کا قول و فعل قرآن و حدیث کے برخلاف ہو وہ مقبول و منظور نہیں چنانچہ قاضی صاحب مرحوم دیباچہ مالابد میں فرماتے ہیں:۔

"قول و فعل ہر کسے کہ سرمو از قول و فعل پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آں را رد باید کرد"

بس سنو! ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے	دردانۂ درج مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی	کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا	جس نے پایا یہیں سے پایا
گو غوث و قطب و مقتدا ہے	وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے

تفسیر القرآن عربی کے متعلق ایک سوال

مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب زاد لطفہ

سلام علیکم ۔ چونکہ عرصہ سے اربعین کے شائع ہونے پر آپکی تصنیف تفسیر القرآن عربی کے بعض مسائل کی نسبت اختلاف ہے چنانچہ علمائے آرہ آپکی مسلمہ منصفین نے چودہ غلطیات کو قائم رکھا ہے جنکی ترمیم اب تک آپکی طرف سے مشتہر نہیں ہوئی اگرچہ بعض بعض کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ آپکو اُن غلطیات کے ترمیم کرنے سے انکار ہے اور آئندہ تفسیر طبع ہونے پر ترمیم کر دینگے ۔ میری درخواست یہ ہے کہ اگر فی الواقع آپ کو اُن غلطیات مسلمہ علمائے آرہ کی ترمیم خواہ بخیال مصالحت خواہ بطور عقیدت منظور ہے تو آپ غلطیات کی تصحیح تفسیر القرآن میں لگا دیویں اور اُن غلطیات کی ترمیم اپنے اخبار اہلحدیث میں صریحاً بلا کسی مجمل الفاظ کے شائع کر دیویں تو عوام کا اعتراض جو آپکی نسبت ہے غالباً رفع ہو جاویگا اور خصوصاً مجلوں تک کیواسطے کافی دلیل ہوگی ۔ والسلام

احقر محمد شریف عفی عنہ (امرتسری ڈپٹی کلکٹر نہر)

جواب: میں تو ہمیشہ سے مصالحت کا جویاں ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے اس نزاع کے متعلق منصف تجویز کئے تھے ۔ گو منصفوں کے سپرد یہ کام نہ تھا اور نہ میں اسکا پابند تھا کہ اُن اغلاط کو تسلیم کرونگا بلکہ بعض داخل وخارج کے فتوے کا فیصلہ انکی سپرد تھا ۔ چنانچہ منصفوں نے اس امر میں فیصلہ صاف دیا کہ مصنف کو اہلحدیث سے خارج کرنا ظلم ہے ۔ تاہم میں نے جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی کو اس مضمون کا رقعہ لکھ دیا ہوا ہے کہ علماء آرہ کی چودہ اغلاط کو درج تفسیر کر دونگا میں اُن معانی کو بھی صحیح جانتا ہوں ۔

اُن چودہ مقامات میں سے بعض کی تسلیم تو میں فیصلہ آرہ مطبوعہ میں کر چکا ہوں ۔ باقی مقامات میں بھی علماء آرہ کے معانی درج کر دونگا جنکو میں بھی صحیح سمجھتا ہوں ۔ اب تک تفسیر مذکور کا کوئی نسخہ نہیں رہا ۔ طبع دوئم میں درج ہو جاوینگے ۔

بوسہ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

ثالثاً حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ اگر تجکو رسول خدا بوسہ نہ دیتے تو میں ہرگز تجکو بوسہ نہ دیتا اسی صورت میں کہ بوسہ ہر ایک چیز کا جائز ہے جیسا کہ تمہارا خیال ہے محض فضول ودور کی کلام ہے کما لا یخفیٰ حضرت عمر فاروق کے کلام میں ایک راز مخفی ہے وہ یہ ہے کہ بوسہ جمادات میں مظنہ شرک ہے اور بت پرستوں کے نزدیک یہ بتوں کی تعظیم ہے اس لئے آپنے اسوقت ایک بڑی مجمع میں اس قول کو بیان فرما کر گور پرستی اور بت پرستی کے باب کو مسدود فرمایا اور یہ اعلان کر دیا کہ بوسہ بغیر اذن ہرگز درست نہیں کما لایخفیٰ علی الذکی ۔ رابعاً جس سند پر ان مجوزین کا اعتقاد و استناد ہے یعنی حضرت معاویہ کا سب کنوں کا بوسہ لینا جب وہی محل اعتراض سے سالم وباقی نرہا اور صحابہ نے اسپر اعتراض کیا اور پھر معاویہ نے اسکو تسلیم کر لیا اور اس بیموقع بوسہ سے رجوع کیا تو اب مستندین کا استناد ہباءً منثوراً ہوگیا ۔ صراط مستقیم میں ہے وقد روی ان ابن عباس ومعاویۃ طافا بالبیت فاستلم معاویۃ الارکان الاربعۃ فقال ابن عباس ان رسول اللہ صلعم لم یستلم الا الرکنین الیمانیین فقال معاویۃ لیس شئ من البیت متروکا فقال ابن عباس لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرجع الیہ معاویۃ وبتفاق العلماء علی ما مضت بہ السنۃ من انہ لا یشرع الاستلام والتقبیل لمقام ابراھیم الذی ذکرہ اللہ تعالیٰ فی القران وقال واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فاذا کان ھذا بالسنۃ المواترۃ وباتفاق الائمۃ لا یشرع تقبیلہ بالفم ولا مسحہ بالید فغیرہ من مقامات الانبیاء اولیٰ ان لا یشرع تقبیلھا بالفم ولا مسحھا بالید انتہیٰ[لہ] اور اگر غور کروگے تو حضرت معاویہ کے قول سے ہی جواز بوسہ ہر چیز کا مفہوم نہیں ہوتا ہے جیسا کہ مجوزین کا خیال ہے کیونکہ انہوں نے حضرت ابن عباس کے اعتراض پر یہ جواب دیا کہ بیت اللہ کی کوئی شئے متروک اس بوسہ سے نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر بیت اللہ کی نسبت جواز بوسہ کا خیال انکو بھی نہیں تھا پس مجوزین کی سوء فہمی اس سے ظاہر ہوتی ہے شاید یہی خیال حافظ ابن حجر نے اس قول کی تردید کی طرف توجہ نہ کی کہ استنباط کا فاسد ہونا ظاہر ہے اور جو یہ فرماتے ہیں (کہ حافظ ابن حجر کا اس نقل پر سکوت کرنا انکی رضا پر دال ہے) سو یہ آپ کی سوء فہمی ہے ۔ اکثر کتابوں کو دیکھو کہ انمیں مختلف مذاہب کو نقل کرتے ہیں مگر ہر جگہ اُسپر تردید نہیں کرتے گو انکی نزدیک وہ مسئلہ مردود ہی کیوں نہو تمثیلاً ودایک مثال نقل کرتا ہوں ۔

اوّلاً تو اسی عبارت منقولہ میں آپ کی حافظ ابن حجر کا قول یہی ہے واستبعد اتباع صحۃ ذلک اور حافظ نے اس پر کوئی قدح نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ حافظ صاحب اس قول سے راضی ہیں حالانکہ آپ کے نزدیک یہ قول قابل قبول نہیں ثانیاً جلال الدین سیوطی اکلیل میں تحت آیۃ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا کے فرماتے ہیں استدل بہ من قال ان اجماع اہل

لہ ترجمہ نہونے سے اردو دانوں نے شکایت کی ہے آئندہ کو ہر ایک نامہ نگار عربی کا ترجمہ کر دیا کرے (اڈیٹر)

البیت حجۃ لان الخطا جس فیکون منفیا عنہم اور اسپر کچھ رد وجرح نہ کیا اور دوسرے مقام میں فرماتے ہیں تحت آیت الزانیۃ والزانی الخ کے واستدل الخوارج بالآیۃ علی ان حد المحصن الجلد دون الرجم۔ اور اسپر کچھ جرح ورد نہ کیا۔

پھر آپ لکھتے ہیں (کہ امام احمد تقبیل قبر کو لا باس بہ کہتے ہیں) اگر یہ قول امام احمد کا کتاب العلل والسوالات میں فی الواقع باسناد صحیح واقع ہے تو مخالف اس کے یہی قول امام احمد کا ہے صراط المستقیم میں ہے قال ابو بکر الاثرم قلت لابی عبد اللہ یعنی احمد بن حنبل قبر النبی صلعم یمس ویتمسح بہ فقال ما اعرف ھذا قلت لہ فالمنبر فقال اما المنبر فنعم قد جاء فیہ قال ابو عبد اللہ شئی یروونہ عن ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن ابن عمر انہ مسح علی المنبر الی ان قال قیل لابی عبد اللہ انہم یلصقون بطونہم بجدار القبر وقلت لہ رایت اہل العلم من اہل المدینۃ لا یمسونہ ویقومون ناحیۃ فیسلمون فقال ابو عبد اللہ نعم وھکذا کان ابن عمر یفعل انتہی یعنی ابو بکر اثرم کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے سوال کیا کہ قبر نبوی کو چھونا درست ہے یا نہیں تو امام نے فرمایا کہ میں اسکو نہیں پہچانتا ہوں یعنی سلف سے ایسا فعل نہیں پایا گیا ہے پھر میں نے کہا کہ منبر نبوی کو چھونا درست ہے یا نہیں تو فرمایا کہ ہاں کیونکہ ابن عمر مسح کرتے تھے اور امام احمد سے یہ بھی کہا گیا کہ لوگ اپنے پیٹ کو قبر نبوی کی دیوار سے ملاتے ہیں اور میں نے یہ کہا کہ علماء اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ لوگ دیوار قبر نبوی کو نہیں چھوتے تھے ایک طرف کھڑے ہوتے اور آں حضور پر سلام کہتے امام احمد نے فرمایا کہ یہ بات صحیح ہے ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام احمد مس قبر کو بدعت جانتے تھے اور بوسہ قبر جو اسپر بھی زائد ہے وہ بدرجہ اولیٰ بدعت ہوگی اسی دلیل سے کہ سلف سے پایا نہیں گیا اب بتقدیر صحت قول منقولہ آپ کے امام ممدوح سے اس مسئلہ میں دو روایت ہوئی آپ تو فرقہ اہل رائے سے ہیں آپ کے گھر میں جو مختلف رائے امام ابو حنیفہ صاحب سے پائی جاوے اسکے لئے کوئی قاعدہ منضبط ہے یا نہیں اگر آپکو معلوم نہو تو مجھ سے سنئے! علماء مذہب حنفیہ نے ان مسائل کے لئے جو امام سے مذکور ہیں دو طبقہ بنائے ہیں ایک طبقہ مسائل الاصول ہے جسکو ظاہر الروایت بھی کہتے ہیں اور دوسرا طبقہ غیر ظاہر الروایت ہے اور وہ مسائل بھی امام سے مروی ہیں لیکن ان کتابوں میں نہیں ہیں جو ظاہر الروایت کے لئے متعین ہیں اور وہ نوادر کہلاتے ہیں اسواسطے کہ ان مسائل کی شہرت ایسی نہوئی جو ظاہر الروایت کی ہوئی ایسی صورت میں ظاہر الروایت کی روایت مقدم ہوگی نوادر سے۔ باقی رہا یہ کہ اسپر کوئی قرینہ ہے کہ امام احمد کی وہ روایت جو عبد اللہ انکے صاحبزادہ نے کی ہے نوادر ہے تو میں کہونگا علماء حنابلہ وفقہاء احمدیہ جو عارف مذہب حنبلی ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں جو مذہب حنبلیہ پر وضع کئے گئے ہیں وہ سب اس بوسہ قبر کو ناجائز فرماتے ہیں چنانچہ ابن قدامہ حنبلی اور ابو محمد مقدسی حنبلی کا قول مذکور ہوچکا اور علامہ زعفرانی کا قول کہ امام احمد بوسہ قبر پر سخت انکار رکھتے تھے گذرچکا اور آپ کے شیخ الکل مولوی عبد الحی صاحب مرحوم محققین حنابلہ کا یہی مسلک بتلاتے ہیں کما مر۔ اور حضرت حلبی جو فقہاء حنابلہ سے ہیں جنکو ہمارے زمانہ کے پیرزادہ چھوٹا خدا سمجھتے ہیں بوسہ قبر کو عادت نصاریٰ کی بتلاتے ہیں کما سیاتی اور علامہ ابو الوفاء ابن عقیل جو مذہب حنابلہ میں مجتہد ہیں اور محی السنہ علامہ بغوی کے معاصر ہیں فرماتے ہیں لما صعبت التکالیف علی الجہال والطغام عدلوا عن اوضاع الشرع الی تعظیم اوضاع وضعوھا لانفسہم فسہلت علیہم ولم یدخلوا بہا تحت امر غیرہم وقال ہم عندی کفار بہذہ الاوضاع مثل تعظیم القبور واکرامہا بما نہی عنہ الشرع من ایقاد النیران وتقبیلہا وتخلیقہا وخطاب الموتی بالحوائج الخ کذا فی اغاثۃ اللہفان للعلامۃ ابن القیم پس یہ دلیل بین ہے کہ امام ممدوح سے وہ روایت حنبلیوں کے نزدیک نامقبول ہے۔ اور وہ روایت شاذ ونادر ہے علاوہ اس کے امام احمد کا قول حجت نہیں کہ خواہ مخواہ وہ تسلیم کرلیا جاوے امام ممدوح نے کوئی دلیل اس کے جواز کی نہیں فرمائی اور تمپر سخت تعجب ہے کہ امام اعظم کے خلاف میں بوسہ قبر کے جواز پر امام احمد کے ایک قول بے دلیل کو نقل کرکے امام اعظم کی تقلید سے دست بردار ہوتے ہو اس لئے کہ تم صوفیوں کا یہ آبائی رسم ہے اور اہل حدیث اگر امام اعظم کے قول کو خلاف میں احادیث کے نہیں مانتے ہیں تو تم لوگ انکو غیر مقلد وہابی کہتے ہو کہو یہ کیسا انصاف ہے

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ علامہ عینی نے شرح بخاری میں اپنے استاد علامہ زین الدین عراقی سے تقبیل اماکن شریفہ وقبور صالحین وغیرہ کے جواز واستحباب کے متعلق طولانی بحث کی ہے) کیا اچھا ہوتا کہ آپ اس بحث طولانی کو نقل فرماتے تو ہم سے اور آپ سے پورا فیصلہ ہوجاتا ورنہ ایسی بے جا دہمکی اہل حدیث نہیں ڈرتے ہمکو علامہ عینی کے اس تقلید شیخ پر تعجب ہوتا ہے کہ امام کی تقلید چھوڑ اپنی حنفیت میں بٹا لگایا یہی علامہ عراقی آمین بالجہر ورفع پر جو زور لگا گئے ہیں شیخ عینی نے اسکو بالائے طاق رکھدیا ہم اوپر بحوالہ امام نووی شافعی بوسہ قبر کے عدم جواز پر اتفاق علماء نقل کرچکے ہیں اور ایسا ہی بحوالہ صاحب مجالس الابرار حنفی اس بوسہ قبر کے عدم مشروعیت پر اتفاق علماء مسلمین نقل کرچکے ہیں پس ایسے متفق علیہ مسئلہ پر متاخرین کے ایک آدھ شخص کی بات کو ماننا ناحق خون انصاف کا کرنا ہے۔ (باقی آئندہ)

چند ضروری سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے مقلدین و غیر مقلدین ان مسائل میں کہ :-

(۱) بعد نماز جمعہ نماز ظہر نہ پڑھنے کے لئے کسی حدیث صحیح میں ممانعت آئی ہے یا نہیں؟

(۲) نماز جمعہ اصل ہے یا نماز ظہر یا دونوں؟

(۳) کیا نماز جمعہ ظہر کا بدل ہے - اگر ہے تو کیا کسی حدیث صحیح میں تصریح آئی ہے؟

(۴) کیا رسول علیہ السلام نے نماز جمعہ پڑھکر نماز ظہر کی رخصت بھی دی ہے؟

(۵) کیا آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آج نماز ظہر معاف ہے؟

(۶) کیا نماز جمعہ مسقط ظہر ہے - اگر مسقط ظہر ہے تو اسپر کیا دلیل ہے - کیا کسی آیت یا حدیث میں اس طرح ہے کہ نماز جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہو جاتی ہے؟

(۷) کیا عدم نقل مستلزم عدم وقوع ہے؟

(۸) نماز ظہر کا پڑھنا ہفتہ یا اتوار یا سوموار کے دن سرور عالم سے تصریح تام بوم کسی حدیث صحیح میں آیا ہے؟

(۹) اگر کوئی شخص معذور یا غیر معذور جمعہ نہ پڑھے تو اس کے لئے چار رکعت ظہر پڑھنا کسی حدیث صحیح سے ثابت ہے یعنے تارک جمعہ پر ظہر کے وجوب کی کونسی دلیل ہے؟

(۱۰) کیا نماز جمعہ اور نماز ظہر کی فرضیت کا حکم ایک ہی وقت میں صادر ہوا یا مختلف اوقات میں؟

(۱۱) اگر نماز جمعہ کا حکم بعد حکم فرضیت نماز ظہر صادر ہوا تھا تو تعداد رکعات کے لحاظ سے کیا ضروری نہیں کہ ظہر جمعہ کے واسطے نص قطعی ہو اور بصورت نہ ہونے نص قطعی کے نماز ظہر کیوں ترک کی جائے؟

مستری غلام حسین گھڑی ساز ورکشاپ امرتسر

تردید تابعیت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اخبار اہل فقہ جو امام صاحب کی تابعیت پر بحث کر رہا ہے وہ انہیں اقوال کے ساتھ اور انہیں دلائل کو پیش کر کے جو متعصبین احناف سلف نے گپ شپ اڑا دیا گیا جواہی ہم اپنے اس طول طویل مضمون میں کما حقہ ثابت کرینگے (انشاء اللہ تعالیٰ) احناف سلف نے زبردستی تابعیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے دلائل امام صاحب کی تابعیت علمائے محدثین سے ثابت نہیں۔

احناف سلف کیا کچھ نہ لکھ گئے امام صاحب کے لئے تو جھوٹی احادیث بنالی ہیں جیسے سراج امتی وغیرہ - اور مہدی علیہ السلام مقلد ابو حنیفہ ہونگے من الخرافات الخرافات اسی طرح تابعیت کا دعوٰی بھی منجملہ انہی ہوسات کے ہے - امام صاحب کی تابعیت کے ثبوت میں ملاقات ان اصحاب سے بتلاتے ہیں جنکو ہم نمبروار ذکر کرتے ہیں اور پھر نمبروار رد کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو سہولت ہو - (۱) عبداللہ ابن ابی اوفی ابن علقمہ سے کوفہ میں ملاقات ہوئی (۲) سہل ابن سعد الساعدی سے بھی ملاقات ہوئی (۳) حضرت انس سے ملاقات ہوئی (۴) ابو الطفیل عامر بن واثلہ سے مکہ میں ملنا ہوا (۵) جابر ابن عبداللہ سے (۶) عبداللہ بن انیس الجہنی سے (۷) عائشہ بنت عجرد (۸) واثلہ ابن الاسقع سے (۹) عبداللہ ابن حارث ابن جزء سے بھی امام صاحب نے ملاقات کی انتہیٰ۔

تردید:— یہ تو ضرور ہے کہ نمبر ۱-۲-۳-۴-۸-۹ کے صحابہ امام صاحب کے زمانہ میں تھے مگر بالتحقیق خود علمائے احناف سلف کے اقوال سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے اُن سے ملاقات نہیں کی بلکہ امام صاحب انکے زمانہ میں چھوٹے لڑکے پانچ چار برس کے تھے امام صاحب کوفہ ہی میں رہتے تھے صحابہ سے جا کر نہیں ملے اور نہ اُن سے کوئی حدیث سنی اور نہ کچھ روائت کی چنانچہ ابن طاہر حنفی مؤلف مجمع البحار جو ماہر فن حدیث و اخبار ہیں - نمبر ۱-۲-۳-۴ کی نسبت لکھتے ہیں :— وكان في ايام ابي حنيفة اربعة من الصحابة انس بن مالك بالبصرة وعبد الله ابن ابي اوفى بالكوفة وسهل ابن سعد الساعدي بالمدينة وابو طفيل عامر ابن واثلة بمكة ولم يلق واحدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه يقولون انه لقي جماعة من الصحابة وروى عنهم ولم يثبت ذلك عند اهل النقل انتهى كلامه (ترجمہ) امام ابو حنیفہ کے زمانہ میں یہ صحابہ تھے انس بن مالک بصرہ میں - عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں سہل ابن سعد الساعدی مدینہ میں - اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکہ میں - لیکن امام صاحب کسی سے نہیں ملا اور نہ کسی حدیث کو اُن سے سنا - اور جو حنفی لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب صحابہ کی ایک جماعت سے ملے ہیں اور اُن سے روائت کئے ہیں بالکل غلط ہے یہ اہل نقل کے پاس ثابت نہیں - اور سنو! اسی طرح ملا علی قاری حنفی شرح شرح النخبہ میں علامہ سخاوی سے روایت فرماتے ہیں کہ کہا علامہ نے کہ امام صاحب بوجہ صغر سنی کسی سے نہیں ملا اور نہ کسی سے روایت کی چنانچہ عبارت انکی یہ ہے ان المعتمد انه لا رواية للامام عن احد من الصحابة لصغره في زمن ادراكه اياهم انتهى (دیکھو) اسی طرح قاضی علامہ

فتوحات اہلحدیث جس میں ہائی کورٹ - چیفکورٹ - پنجاب - بنگال - مدراس - بمبئی اور لندن تک کے فیصلے بحق اہلحدیث درج ہیں قیمت ۴ر مینیجر

شمس الدین ابن خلکان نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے۔ وادرك ابوحنيفة من الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين وهم انس بن مالك بالبصرة وعبد الله ابن ابی اوفی بالكوفة وسهل ابن سعد الساعدی بالمدينة وابو طفيل عامر ابن واثلة بمكة ولم يلق واحدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه يقولون انه لقی جماعة من الصحابة ولم يثبت ذلك عند اهل النقل۔

صاحبو! اسکا بھی ترجمہ بعینہ وہی ہے جو ابھی آپ پہلی عبارت علامہ ابن طاہر حنفی میں دیکھ آئے ہیں۔ اور سنو! امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الاسماء میں فرماتے ہیں قال الشيخ ابو اسحٰق فی الطبقات هو النعمان ابن ثابت ابن زوطى ابن ماه مولى تيم الله ابن ثعلبة ولد سنة ثمانين من الهجرة وتوفى ببغداد سنة خمسين ومائة وهو ابن سبعين سنة اخذ الفقه من حماد ابن ابی سليمان وكان فی زمان اربعة من الصحابة انس بن مالك وعبد الله ابن ابی اوفی وسهل ابن سعد الساعدی وابو الطفيل عامر ابن واثلة ولم ياخذ عن احد منهم انتہی کلامہ) ترجمہ شیخ ابو اسحاق طبقات میں فرماتے ہیں امام صاحب کا نام تھا نعمان یہ بیٹے ہیں ثابت کے ثابت بیٹے ہیں زوطی کے اور زوطی ماہ کے اور ماہ غلام تھے تیم اللہ ابن ثعلبہ کے۔ امام پیدا ہوئے تھے ۸۰ھ ہجری میں اور انتقال ہوا بغداد میں ۱۵۰ھ ہجری میں انتقال کیوقت عمر امام صاحب کی ۷۰ برس کی تھی انکے فقہ کے استاد حماد ابن ابی سلیمان ہیں انکے زمانہ میں چار صحابہ تھے حضرت انس حضرت عبد اللہ ابن ابی اوفی حضرت ابو الطفیل حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہم مگر امام نے اُن سے کوئی حدیث نہیں لی اور نہ کچھ روایت کی انتہی۔ اسی طرح کی تک بھگ عبارت کے ساتھ شیخ ابن طاہر حنفی مجمع البحار میں فرماتے ہیں وابو حنيفة النعمان ابن ثابت ابن زوطى ابن ماه الامام الكوفى مولى تيم الله ابن ثعلبة وهو من رهط حمزة الزيات وكان خزازا يبيع الخز وكان جده من اهل كابل او بابل مملوكا لبنی تيم فاعتقه وقال اسمعيل ابن حماد ابن ابی حنيفة نحن من ابناء فارس من الاحرار وما وقع علينا رق ولد جدی سنة ثمانين وذهب به الى علیؓ وهو صغير فدعا له بالبركة فيه وفی ذريته ومات ببغداد سنة خمسين ومائة على الاصح وكان فی ايامه اربعة من الصحابة انس بن مالك وعبد الله ابن ابی اوفی وسهل بن سعد الساعدی وابو الطفيل ولم يلق احدا منهم ولا اخذ عنه واصحابه يقولون انه لقی جماعة من الصحابة وروى عنهم ولا يثبت ذلك عند اهل النقل انتہی (مختصر ترجمہ) ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت ثابت بیٹے زوطی کے زوطی بیٹے ماہ کے ماہ غلام تھے تیم اللہ ابن ثعلبہ کے۔

اور تھے دادا امام صاحب کے اہل کابل سے یا بابل سے۔ اور کہا اسماعیل بن حماد ابن ابی حنیفہ (یعنی پڑپوتے ابو حنیفہ کے) نے کہ ہم ابناء فارس سے ہیں میرے دادا پیدا ہوئے تھے ۸۰ھ میں اور میرے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گئے تھے اور اسوقت آپ بچہ تھے تو حضرت علی نے آپ کے لئے اور آپکی ذریت کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ وفات دادا کی بغداد میں ۱۵۰ھ میں ہوئی (یہ مذہب بھی صحیح ہے) اور آپ کے زمانہ میں چار صحابہ تھے۔ انس بن مالک۔ عبد اللہ ابن ابی اوفی۔ سہل بن سعد۔ ابو الطفیل۔ لیکن آپ کسی سے نہیں ملے اور نہ کوئی حدیث ہی نہ کوئی روایت لی۔ اور جو صاحب ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ آپ نے روایت کیا ہے یہ اہل نقل کے پاس ثابت نہیں انتہی۔ اس سے بھی ظاہر ہوا کہ آپ کسی سے نہیں ملے اور نہ کچھ آپ نے لیا مگر جو اس کلام میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی سے آپ ملے اور علی نے برکت کی دعا کی۔ یہ غلط اور خلاف عقل ہے کیونکہ خود کلام بالا سے اور خود امام صاحب کے پوتے ہی کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی ہے۔ پھر بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وفات کا سن ملاحظہ فرمائیے حضرت علی ۴۰ھ میں فوت ہو چکے تھے کتنا بڑا تفاوت ہے۔ اس سے تفاوت کو تو امام ناصر کے حضرت تو آپ کے ساتھ ایک خاص دلچسپی رکھتے ہیں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں تا فصلوا ولا تجدوا میری خیال میں اس عبارت میں اسماعیل صاحب سے غلطی ہوئی ہے بلکہ جد اعلیٰ نے حضرت علی سے ملاقات کی ہوگی۔

خیر اب تک تو آپکو چند مثبتہ دلائل سے یہ بتلایا گیا ہے کہ امام صاحب کو نمبر ۱۔۲۔۳۔۴ کے صحابہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ امام صاحب صغیر السن تھے۔ خیر اب چلیئے نمبر (۵) کے صحابی حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی کیفیت سنئیے! جابر ابن عبد اللہ کا انتقال باختلاف روایات ۷۳ھ یا ۷۴ھ میں ہوا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ۶۸ھ میں اور وفات کیوقت جابر رضی اللہ عنہ کا سن مبارک ۹۴ برس کا تھا اور بصرہ کو آپ اپنی آخر عمر میں تشریف لے گئے تھے۔ اگر ہم ان مختلف روایات کو بھی مدنظر رکھیں تو ولادت امام صاحب کی بعد وفات جابر رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوتی ہے کیونکہ پیدائش امام صاحب کی ۸۰ھ میں باتفاق روایات ہے اور وفات جابر رضی اللہ عنہ کی اس کے قبل ۷۳ھ یا

ـــہ یا ۷۸ھ میں ہے۔ یہ بھی بہت بڑا تفاوت ہے تو پھر جابر رضی اللہ عنہ سے امام صاحب کی ملاقات کیسے ہوئی ہوگی ہذا المحال چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تہذیب الاسماء سے صاف روشن ہے توفی جابر ابن عبداللہ بالمدینۃ سنۃ ثلاث وسبعین وقیل ثمان وسبعین وقیل ثمان وستین وھو ابن اربع وتسعین سنۃ رضی اللہ عنہ وکان ذھب بصرہ اخر عمرہ انتھے۔

اس سے بڑھکر ابن شاہین کی عبارت میں تصریح ہے وہ کہتے ہیں کہ ۷۸ھ تک جابر زندہ ہی نہیں رہے اور ولادت ابوحنیفہ کی ۸۰ھ میں ہے پھر کیسے کہو کیا جاسکے کہ امام نے ان سے ملاقات کی ہے اور روایت کی ہے چنانچہ عربی عبارت یہ ہے ھذا وھو صریح فان جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ باتفاق اھل الرایات مات فی بضع وسبعین ولم یعش الی ثمانین وھی التی ولد فیھا الامام ابوحنیفۃ فکیف یتصور روایۃ عنہ انتھے۔ اب تو غالب کہ آپ ناظرین کو اس میں بھی شک نہ رہا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی اور وہ قبل از ولادت امام انتقال کر گئے۔

اب صحابی نمبر (۶) یعنی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ چھبیس برس قبل تولد امام کے ۵۴ھ میں انتقال کر گئے اور بعض روایت کے مطابق تولد امام کے چھ برس پہلے ۷۴ھ میں وفات پائے تھے تو پھر اب بتلائیے کہ امام تو ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور پھر عبداللہ بن انیس سے کیسے روایت کرینگے۔ افسوس کیا یار لوگ گپ اڑاتے ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں صاف بتلاتے ہیں کہ وفات عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ۵۴ھ میں ہوئی۔ عبداللہ ابن انیس الجھنی ابو یحیی المدنی حلیف الانصار صحابی شھد العقبۃ واحدا ومات بالشام فی خلافۃ معاویۃ رضی اللہ عنہ سنۃ اربع وخمسین ووھم من قال سنۃ ثمانین انتھے۔ یہ بھی اب کچھ آپ پر مخفی نہیں کہ امام کے کئی سال قبل عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پاگئے ہیں۔ امام نے ان سے کوئی روایت نہیں کی اور نہ ملاقات کی۔

اب آگے چلئے نمبر (۷) کے عائشہ بنت عجرد کی طرف آئیے۔ یہ غریبہ تو صحابیہ ہی نہیں تھی چنانچہ رد المحتار کی عبارت سے ظاہر ہے قولہ بنت عجرد اسمھا عائشۃ واعترض بان حاصل کلام الذھبی وشیخ الاسلام ابن حجر العسقلانی ان ھذہ لا صحبۃ لھا وانھا لا تکاد تعرف انتھے (ترجمہ) بنت عجرد جسکا نام عائشہ ہے اسکو حافظ الحدیث و اسماء الرجال محمد ابن احمد ابو عبداللہ ذہبی ترکمانی اور شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ یہ عورت صحابیہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے اسکو بھی آپ ضرور خوب سمجھ گئے ہونگے)

اب نمبر (۸) کے صحابی واثلہ بن اسقع کی طرف آئیے۔ یہ ایک مشہور صحابی ہیں ملک شام میں آئے تھے ۸۵ھ تک زندہ رہے ہیں اور وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۰۵ برس کی تھی چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ہویدا ہے واثلۃ ابن الاسقع بالقاف ابن کعب اللیثی صحابی مشھور نزل الشام وعاش الی سنۃ خمس وثمانین ولہ مائۃ وخمس سنین انتھے اسی طرح امام نووی کی عبارت تہذیب سے روشن ہے وتوفی بدمشق سنۃ ست او خمس وثمانین وھو ابن ثمان وتسعین قالہ ابو مسھر وقال سعید ابن خالد توفی سنۃ ثلث وثمانین وھو ابن مائۃ وخمس سنین (ترجمہ) وفات پائی ہے واثلہ ابن اسقع نے دمشق میں ۸۶ھ یا ۸۵ھ میں اسوقت عمر آپکی ۹۸ برس کی تھی اسکو ابومسہر نے کہا ہے اور سعید ابن خالد نے کہا کہ اس صحابی کا انتقال ۸۳ھ میں ہوا ہے اسوقت عمر آپکی ۱۰۵ برس کی تھی اب ہم اگر ان سب مختلف روایات کو بھی مدنظر رکھیں یعنی ۸۵-۸۶-۸۳- تو بھی یہ صاف ظاہر ہے کہ امام صاحب اسوقت صغیر پانچ برس کے یا تین برس کے علی حسب الروایات۔ کیونکہ ولادت امام ۸۰ھ میں ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہوگا کہ امام صاحب اپنی اس صغر سنی میں سیر کرکے دمشق شام کو جاکر ملاقات کرتے اور حدیث سنتے فافہموا ولا تعجلوا۔ اب اس میں بھی آپ کو کوئی شک نہیں رہنا چاہیئے۔

اب آگے چلئے نمبر (۹) کی طرف آئیے یہ صحابی بھی ۸۵ھ یا ۸۶ھ یا ۸۷ھ میں انتقال فرما گئے ہیں اور صحیح ۸۶ھ ہے جیسے شیخ الاسلام امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تقریب سے ظاہر ہے عبداللہ ابن الحارث ابن جزء بفتح الجیم وسکون الزائ بعدھا ھمزۃ الزبیدی بضم الزاء صحابی ابو الحارث سکن مصر وھو اخر من مات بھا من الصحابۃ سنۃ خمس او ست او سبع وثمانین والثانی اصح انتھے (مختصر ترجمہ) یہ صحابی عبداللہ ابن جزء ۸۵ھ یا ۸۶ھ یا ۸۷ھ میں مصر میں انتقال کر گئے ہیں اور یہ مصر ہی میں رہتے تھے صحیح یہ ہے کہ آپنے ۸۶ھ میں انتقال فرمایا ہے اور یہ آخر صحابہ کے ہیں انکو بعد کوئی صحابی باقی نہ رہا۔ اس میں بھی آپ غور کرسکتے ہیں کہ امام کی ولادت ۸۰ھ میں ہے اور یہ صحابی بھی ۸۶ھ یا ۸۵ یا ۸۷ میں انتقال کر گئے ہیں علی حسب الروایات امام صاحب اسوقت ۵ برس کے تھے یا ۶ برس کے یا ۷ برس کے یہ کیسے ممکن ہوگا کہ اس چھوٹی عمر میں اپنے اقربا کو چھوڑ کر سیر کرکے ملاقات کرتے اور حدیث سنتے اور ایسے وسیع خیال اس چھوٹی عمر میں ہوں۔ (باقی آئندہ)

فتاوے

س نمبر ۳۴۱ - قرآن مجید میں ہے کہ حالتِ سکر میں نماز مت پڑھو لہذا عرض ہے کہ افیون کا نشہ سکر میں داخل ہے یا نہیں اگر داخل سکر ہے تو افیون خور کی نماز کیونکر جائز نہیں کیونکہ دن رات میں کوئی وقت ایسا نہیں جو افیون کا خمار افیون خور کو نہ رہتا ہو۔ (ابو رشید محمد عبد الوحید خاں از قائم گنج محلہ جلوتی)

ج نمبر ۳۴۱ - افیون کی نسبت طبیبوں کا اختلاف ہے کہ مسکر نہیں مفتر ہے یعنی دماغ کو چکرا دیتی ہے نشہ آور نہیں ہے۔ غالب رائے یہی ہے کہ مسکر ہے۔ پس حالت سکر میں افیونی کی نماز جائز نہ ہوگی اس لئے افیون کو چھوڑ دینا چاہئیے۔ یہ نہیں کہ افیون کی خاطر سے نماز چھوٹ جائیگی۔ اگر کوئی برہنہ تن ننگا پھرنے کا عادی ہو جائے تو نماز اس کو معاف نہ ہوگی۔ بلکہ برہنگی کو روکنا واجب ہوگا۔

س ۳۴۲ - قول صحابی کی تعریف کیا ہے اور کسکو کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے جواب دو۔

س نمبر ۳۴۳ - قول صحابی حجت ہے یا کہ نہیں اگر نہیں تو کونسی دلیل مانع ہے۔ قرآن حدیث سے جواب دو۔ (امام الدین کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

ج نمبر ۳۴۲ - قول صحابی وہ ہے جو صحابی کوئی شرعی مسئلہ تبلادے یا کسی آیت کی تفسیر کرے مگر اس مسئلہ میں کوئی آیت یا حدیث نقل نہ کرے نہ حوالہ دے۔ اسکو قول صحابی اور موقوف روایت بھی کہتے ہیں۔

ج نمبر ۳۴۳ - قول صحابی کی بابت کتب اصول حدیث میں لکھا ہے لیس بحجۃ یعنی شرعی دلیل نہیں۔ مطلب یہ کہ اس کے انکار یا خلاف سے گناہ نہیں کیونکہ صحابی کو یا کسی عالم امت کو منصب شریعت نہیں۔ خدا فرماتا ہے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ ہاں جو قول صحابی کا ایسا ہو جسکی نسبت یہ معلوم ہو کہ کسی قیاس یا اجتہاد سے معلوم نہیں ہو سکتا اس کی بابت گمان ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا ہوگا اس لئے وہ حجت ہے اسکی مثال دیا کرتے ہیں کہ اس میں آئندہ یا گذشتہ زمانہ کے واقعات کا بیان ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ صحابی اسرائیلی روایات نہ بیان کرتا ہو اگر اس صحابی کی عادت سے یہ بات ثابت ہوگی کہ وہ اسرائیلی روایات بیان کرتا ہے تو یہ قول بھی مرفوع حدیث کے حکم میں نہ ہوگا۔

س نمبر ۳۴۴ - سفر میں رمضان شریف کے روزہ کی نسبت کیا حکم ہے۔

س نمبر ۳۴۵ - سفر کی تشریح مفصل طور پر آیا کہ سفر دنوں کا یا سفر فاصلہ کا اور تعداد ہر ایک۔

س نمبر ۳۴۶ - مفصلہ ذیل اشخاص کے بارہ میں کیا حکم ہے (الف) ریل گاڑی کے گارڈ (ب) ریل گاڑی کے ڈاک بابو (ج) ڈاک کا ہرکارہ (د) یکہ بان یا گاڑی بان (س) وہ مزدور جو چار چار پانچ پانچ یا اس سے کم یا زیادہ کوس کے فاصلہ کے گاؤں سے شہر والے میں آکر محنت یا مزدوری کرتے ہیں اور بغیر محنت گذارہ نہیں کر سکتے۔

س نمبر ۳۴۷ - آیا بھیڑ کا گوشت جو مینگنی کھانے والی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ (فضل محمد سائل ۲؍ لنڈہری)

ج نمبر ۳۴۴ - سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ نہ رکھے اور حضر میں رکھ لے تو یہ بھی جائز ہے۔

ج ۳۴۵ - سفر کی تشریح میں بہت بڑا اختلاف ہے بعض علماء تو تین میل کو بھی سفر میں داخل سمجھتے ہیں بعض ۳۶ میل کی قید لگاتے ہیں۔ حدیث مرفوع فیصلہ کن کوئی اس بارہ میں میری نظر سے نہیں گذری۔ اس لئے صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ عرف عام پر چھوڑا جائے جس مسافت کو عرف عام میں سفر کہتے ہیں وہ سفر ہے اقامت کی بابت ایک حدیث ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تین روز کی نیت سے اگر ٹھیرے تو مسافر ہے چار یا چار سے زیادہ ٹھیریگا تو مقیم ہے۔

ج نمبر ۳۴۶ - ریل کا گارڈ وغیرہ اشخاص بھی مسافر ہیں۔ مگر خاکسار راقم کی ناقص تحقیق میں سفر میں قصر کرنا جائز ہے اتمام یعنی پوری نماز پڑھنا افضل ہے سلف میں بھی اس بات کے قائل علماء تھے۔

ج نمبر ۳۴۷ - بھیڑ حلال ہے حرمت کی کوئی دلیل نہیں۔

س نمبر ۳۴۸ - گائے یا بھینس جو کبھی جنتی نہیں یہاں لوگ اس کو بہیلا کہتے ہیں اس کی قربانی درست ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۳۴۹ - ہڈی کا خرید فروخت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۳۵۰ - سورج نکلتے اور ڈوبتے اور وقت زوال نماز و تلاوت دونوں منع ہیں یا ایک ہی بات یا دونوں درست ہیں؟ (حافظ عبد القادر مشوایہ)

ج نمبر ۳۴۸ - گائے یا بھینس مذکور کی قربانی جائز ہے۔ انعام میں شامل ہیں۔

ج نمبر ۳۴۹ - ہڈی کی خرید و فروخت جائز ہے۔

ج نمبر ۳۵۰ - اوقات ثلاثہ مذکورہ میں نماز پڑھنا منع ہے۔ تلاوت قرآن منع نہیں۔ (باقی آئندہ)

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا قادیانی کے سوانح عمری بالطرز ناول صفحات ۱۲۰ قیمت ۸؍ مولوی محمد ... ملنے کا پتہ منیجر

انتخاب الاخبار

جناب حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی ایک ہفتہ تک دفتر اہلحدیث میں قیام پذیر رہے۔ گذشتہ جمعہ کو انجمن نصرت السُّنۃ کی طرف سے بشتہار دیا گیا کہ حافظ صاحب موصوف مسجد جمعہ مولانا مولوی احمد اللہ صاحب میں جمعہ پڑھینگے اسی روز جناب مولوی محمد حسین صاحب بھی تشریف لائے۔ جمعہ کا خطبہ مولویصاحب موصوف نے پڑھایا اور بعد نماز وعظ حافظ صاحب نے فرمایا۔ رونق عمدہ تھی۔ حافظ صاحب نے اثناء وعظ میں اہلحدیث کانفرنس کیطرف بھی اشارہ کیا جسکی مزید تشریح مولوی ثناء اللہ صاحب نے بعد میں کردی اور فرمایا کہ جس کسی نے مفصل قواعد دیکھنے ہوں وہ مجھ سے لیکر دیکھ لے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

امرتسر میں ایک فاحشہ کے ایک غیور دوست نے پہلے اُسکی ناک اُڑا دی بعد میں قتل کر ڈالا اور حوالہ پولیس ہُوا۔

سلطان المعظم نے وفدیمن کو فرمایا کہ:-

"ما بدولت نے یمن سے بدیں غرض تمکو طلب کیا تہا کہ تمہارے ملک میں جو واقعات وحالات گذر رہے ہیں اُن کی تفصیل خود تمہاری زبان سے معلوم ہو اور اپنی وفادار رعایا کی نسبت نیک نیتی اور بہی خواہی کے جو خیالات ہمارے دل میں موجزن ہیں وہ بلا واسطہ تم پر ظاہر کیئے جائیں"

"ما بدولت کو اس خبر کے سُننے سے کہ بعض باشندگان یمن نے شورش اور بغاوت اختیار کی نہائت افسوس ہُوا۔ ہماری ہرگز یہ خواہش نہیں تہی کہ مسلمانوں کا خون بہایا جائے۔ مگر بدبختی کا جو طریقہ ان ہنگامہ پردازوں نے اختیار کیا وہ بلحاظ شریعت اور قانون کے ناقابل معافی اور دین ودنیا میں اُن کے لئے نقصان اور ہلاکت کا موجب اور خدا اور رسول کی نارضامندی کا باعث تہا۔ مابدولت کی خواہش ہے کہ تم باشندگان یمن کو ہمارا اسلام پہونچاؤ اور ہماری نیک نیتی اور بہی خواہی کا اُن کو یقین دلاؤ"

"اس بنا پر کہ ہماری دلی خواہش اپنی رعایا کی بہبودی اور آسائش کو ترقی دینا ہے ہم نے وزرا کو حکم دیا تہا کہ وہ یمن کی انتظامی اصلاحات پر ایک یادداشت تیار کریں چنانچہ انہوں نے جو یادداشت مرتب کی ہے وہ ہماری عین مرضی کے مطابق ہے اور اس سے اہل یمن کو ترقی کرنے اور زمانہ حال کے تمدن کی روشنی حاصل کرنے اور اُن کی جان ومال کی کامل حفاظت ہونے اور یمن کی عدالتوں اور مالی اور ملکی محکموں کے صلاح پانے کا یقین واثق ہوتا ہے۔ مابدولت نے اِس یادداشت کے جاری کرنیکا حکم صادر کردیا ہے"

"مابدولت نے علاوہ اُن تمغوں کے جو تمہارے سینوں پر آویزاں ہیں یہ بھی حکم دیا ہے کہ بطور یادگار اِس امر کے کہ تم مرکز خلافت میں حاضر ہوئے چند نقری نشان بھی تمکو عطا کیئے جائیں جو نشان لیاقت کے نام سے موسوم ہیں۔ تمہاری واپسی کے لئے سلطانی جہاز تیار ہے اور امید ہے کہ تم صحت اور عافیت کے ساتھ اپنے عزیز وطن میں پہونچو گے اور اپنی قوم کو مابدولت کا سلام اور پیغام پہونچاؤ گے"

کلکتہ کے سادہن پریس کے کارخانے کی تلاشی لینے کے لئے سرکاری پولیس جارہی تہی کہ تیس لٹھ باز مفسدوں نے اُسپر حملہ کیا۔ دو ملزم گرفتار ہوئے جو ضمانت پر رہا ہیں اور ۱۹۔ اگست کو اُنکا مقدمہ پیش ہوگا۔

۴ اگست کو بمبئی میں ہزمیجسٹی امیر افغانستان کی تخت نشینی کی سالگرہ نہائت دہوم دہام سے منائی گئی۔

بمبئی کے ٹون ہال میں ایک جلسہ بسرپرستی آنریبل فیروزشاہ مہتہ کلکتہ کی مشہور طوائف گوہرجان کا گانا سُننے کے لئے منعقد کیا گیا جس سے ایک یتیم خانے کی امداد مطلوب تہی۔ گوہرجان نے انگریزی۔ ہندوستانی اور مرہٹی گیت گا کر حاضرین کو محظوظ کیا اور پانسو روپیہ نقد بذات خود یتیم خانے کو دیئے۔ علاوہ اس کے جلسے کے ٹکٹوں سے پانچہزار روپیہ وصول ہُوا۔ (آثار قیامت سے ہے۔ کہ حلال اورحرام کی تمیز نہ ہوگی۔)

مسٹر مارلے (وزیرہند) نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لاہور کے بلوائیوں کو جو سزائیں دی گئی ہیں اُن میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اِس سوال کے جواب میں کہ جو ہندوستانی تعلیم پانے کے لئے انگلستان میں آتے ہیں اُن کو باغیانہ خیالات سیکھنے کا موقع نہ دیا جائے کہا کہ اِس غرض کے لئے حال میں ایک کمیٹی قائم کیگئی ہے۔

سر ایڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں کہا کہ مصر میں سیلف گورنمنٹ کے قائم ہونے سے جبتک کہ مصری اِس کے لئے تیار ہوں ظلم اور رشوت ستانی کا دروازہ کھل جائیگا۔ (کیسا فضول اور رکیک عذر ہے)

ہزمیجسٹی امیر نے حکم دیا ہے کہ قندہار سے کابل تک موٹو کار کی قابل سڑک بنائی جائے۔

امرتسر میں تیسرے چوتھے روز عمدہ بارش ہوجاتی ہے۔

مولوی عبدالہادی صاحب ساکن بتیا اپنے لڑکے کی صحت کی دعا کے خواستگار ہیں اللہم اشف

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اُردو :- پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بامزہ شافی - تفسیر کے ہمراہ ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں - جلد پنجم زیر طبع ہے +

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲/ — جلد دوم سورۃ آل عمران و نسا قیمت ۱۲/

جلد سوم سورۃ مائدہ انعام - اعراف قیمت ۱۲/ — جلد چہارم تا سورۃ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲/

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے مع محصولڈاک دس ...

تقابل ثلاثہ :- توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ - قیمت مع محصول عمر

الہامی کتاب :- وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان و آریہ عالموں کی بحث - بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کا الہامی ہونیکا ثبوت - قیمت ۱/

فتوحات اہلحدیث - چیفکورٹ - ہائیکورٹ - پنجاب - اودہ - بنگال و انگلستان میں اہلحدیثوں کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے - قیمت ۳/

آیات متشابہات :- اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق - قیمت ۳/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب - قیمت ۲/

شادی بیوگان و نیوگ :- آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے - قیمت ۱/

تہذیب :- مہذبوں کے فرائض کا بیان - قیمت

مینجر مطبع اہل حدیث

یہ اخبار ہفتہ ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. n. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ ۹ؕ
والیان ریاست سے ، ، ۶ؕ
رؤسا و جاگیرداروں سے ، ، ۵ؕ
عام خریداروں سے ، ، ۴ؕ
، ، ، ، ششماہی ۲ؕ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
، ، ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار * پیغمبر مصطفیٰ جسی گفتار * جب اہل حدیث نقل کیا ہی * یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

جلد ۳ نمبر ۳۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا *
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا *
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا *

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے *
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاوینگے *

امرتسر - یوم جمعہ - مؤرخہ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ ہجری القدس مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء

امرتسر میں صفائی کی شکایت

قابل توجہ صاحب پریذیڈنٹ کمیٹی

امرتسر کے لوکل اخبار عموماً اور اہلحدیث خصوصاً امرتسر کی صفائی کیطرف میونسپل کمیٹی کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی کی لاپرواہی سے تنگ آکر لوکل اخبار اب خاموش ہوگئے۔ مگر اہلحدیث کو بحکم قرآنی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (اللہ کی رحمت سے بے امید نہ ہونا چاہئے) بے امیدی نہیں اسلئے کہنے سے نہیں رک سکتا خصوصاً جب اہالی شہر کی تکلیفات کو دیکھتے ہیں تو بیچاروں کی حالت زار پر رحم آتا ہے کہ انکی خوبی قسمت سے ایکا ایسے رفاہ عام محکمے کے افسر بھی وہی لوگ ہیں جو انکی زبان سے انکی تحریر سے براہ راست واقفی حاصل نہیں کرسکتے جبتک انگریزی میں اسکا ترجمہ کرکے نہ سنایا جائے بخوبی مطلب نہیں سمجھتے۔ امرتسر کی آبادی اور محاصل کے مقابلہ پر امرتسر کی صفائی کمیٹی کے لئے موجب شرم ہے۔ ہم ممبران کمیٹی کی شکایت نہیں کرتے کہ وہ انتخاب کے موقع پر کیا ہوتے ہیں اور بعد کرسی نشینی کے کیا بنجاتے ہیں کیونکہ انکا تو سالہا سال سے اہالی شہر کو تجربہ ہے کہ ممبران کو ممبر بننے سے تو بجز کرسی نشینی کے سوا اور کوئی مطلب نہیں اسلئے وہ تو اپنے مطلب کے پکے ہیں۔ انکی ہم کیوں شکایت کریں۔ شکایت ہے تو امرتسر کے رائے دہندوں کی ہے جو باوجودیکہ تین سال تک کس مپرسی کی حالت میں کوئی ممبر انکی آسائش یا فائدے کی نہیں سوچتا۔ سوچنا تو بڑی بات ہے کہنے سے سنتا بھی نہیں تاہم اڑی وقت انکی خوش آمدوں میں پھنسکر انہی کو انتخاب کرتے ہیں۔ خیر اس رونے کا تو یہ مقام نہیں اس لئے ہم اصل بات کہتے ہیں کہ شہر میں صفائی کی تکلیف کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ اعلیٰ افسر آرام طلب اور خود غرض ہیں۔ داروغوں کو کیا غرض کہ تنگ و تاریک کوچوں میں جائیں۔ انکی کمال مہربانی ہے کہ بڑے بڑے بازاروں میں ادہر ادہر گشت لگا کر وقت پورا کردیں اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوچوں میں جہاں بازاروں کی نسبت گھن آبادی ہوتی ہے عموماً گندگی کے ڈہیر لگے رہتے ہیں۔ داروغہ صاحبان کی لاپرواہی سے ماتحت عملہ بھی غافل ہے۔ پھر مہتروں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جونہی سنا کہ کوئی افسر آنے والا ہے جھٹ سے اُس عاقد کی صفائی کی گئی۔ پھر بس۔ بارش کے موقع پر بازاروں میں کیچڑ کے تودے لگجاتے ہیں دوکاندار بمشکل اپنی اپنی دوکان سے ہٹا کر ادہر ادہر لگا رکھتے ہیں۔ صفائی کے افسر

پاس سے گزرتے ہیں مگر مجال نہیں کہ کوئی اُٹھائے یا اُٹھوائے آخر چند روز کی تکلیف کے بعد اُسی جگہ دب جاتا ہے پھر جب بارش ہوتی ہے تو وہی کیچڑ پھر تازہ ہو کر تکلیف دہ ہو جاتا ہے - اس لئے ہم ہمیشہ سے یہ تجویز بتلاتے آئے ہیں کہ ایک داروغہ خاص اس کام کے لئے رکھا جائے کہ اہل شہر اپنے محلوں کی شکایات زبانی یا تحریری اُس کے پاس پہونچائیں - اُس کے ماتحت چند ایک مہتر مع سامان باربرداری اور مناسب تعداد میں سقے اُسکے دفتر میں حاضر رہیں - جونہی کسی محلہ سے کوئی شکایت پہنچے فوراً مہتر بھیجکر وہاں پر صفائی کرائی جائے اور علاقہ دار کی رپورٹ بالا افسر کو کرے موجودہ صورت میں بھی شکایتی خط لکھے جاتے ہیں مگر اس میں نتیجہ مفید اور جلد نہیں نکلتا - آج خط لکھیں کل صاحب سکرٹری کو ملے پھر پرسوں وہ داروغہ صفائی کے حوالہ کریں تو جو تیسرے روز داروغہ صاحب توجہ کریں تو کہیں جاکر وہاں سے میلا اُٹھے - اتنے دنوں تک غلیظ مقام کی جو کیفیت ہوگی وہ کسی سے مخفی نہیں اسلئے ہم با ہمدردی صاحب پریزیڈنٹ کی توجہ اس تجویز کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اگر داروغہ الگ اس کام کے لئے نہ رکھا جائے - تو سردست یہ کام اسسٹنٹ سکرٹری کے سپرد کیا جائے اور شہر میں بذریعہ منادی و اشتہارات کے اعلان کر دیا جائے کہ جس جگہ غلاظت گندگی یا سڑک کی ناصفائی ہو وہاں کے آنے جانے والے اپنی شکایات صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کے دفتر میں تحریری یا تقریری پہنچا دیں تو انکی شکایات فوراً رفع ہو جائیگی *

اہلحدیث اپنے ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب اور دیگر ممبران سے عموماً اور اپنے محلے کے علاقہ دار شیخ محمد جمیل صاحب ممبر سے خصوصاً توقع رکھتا ہے کہ اس تجویز کو تکمیل تک پہنچانے میں سعی بلیغ فرماوینگے - اہلحدیث نے جس طرح ان صاحبوں کو توجہ دلائی ہے - انکی سعی کرنے پر انکا شکریہ بھی شائع کریگا - ورنہ کچھ اور

مولوی - منشی - پنڈت اور بابو -

ان چاروں لفظوں کے اصطلاحی معنے یہ ہیں کہ مولوی اُس شخص کو کہتے ہیں - جو اسلام کے علوم دینیہ کو عربی زبان میں سمجھا ہو - اور منشی اُس کو کہتے تھے جو فارسی و اُردو کی انشا پردازی کی مہارت رکھتا ہو - پنڈت وہ ہے جو ہندو دہرم کی واقفیت بذریعہ سنسکرت زبان کے جانتا ہو اور بابو اُنکو کہتے ہیں جو انگریزی دفتر میں نوشت خواند کر سکتا ہو - ان چار لفظوں میں سے دو لفظ ہمارے اسوقت زیر بحث ہیں یعنی مولوی اور پنڈت -

ایک زمانہ میں مولوی اور پنڈت کا لفظ ایک ایسا مقدس اور متبرک سمجھا جاتا تھا کہ اس کے برابر کوئی لفظ نہ تھا چنانچہ کہا گیا ہے کہ ؎

علم مولا ہو جیسے وہ مولوی * جیسے حضرت مولوی معنوی

مگر جونہی اس گروہ نے اپنا تقدس چھوڑا یعنی وہ اعمال اور اطوار اختیار کئے جنکی وجہ سے انکی تقدس میں نقصان آیا یہاں تک کہ شعراء نے انکی پھبتیاں اُڑائیں کہ ؎

کوئی مسئلہ پوچھنے ان سے جائے * تو گردن پہ بار گراں لیکے آئے
اگر بد نصیبی سے شک اس میں لائے * تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے
ستوں (چشم بد دور) ہیں آپ دیں کے
نمونہ ہیں خُلق رسول امیں کے -

اس گستاخی میں کچھ علماء کا قصور تھا تو کچھ انکے مخالفوں کا بھی اس لئے غیرت خداوندی نے ایک صورت پیدا کر دی جو آج سے پہلے وہم و گمان میں بھی نہ تھی یعنے ایک ایسی جماعت پیدا ہوئی جو بجائے مولویوں کی پھبتیاں اُڑاتے ہیں - ڈراما بناتے ہیں - سوانگ بنا بنا کر انکی نقلیں اُتارتے ہیں مگر خود مولوی کہلاتے ہیں اس تجویز الٰہی سے قدرت نے دونوں قوموں کو سزا دی ہے - علماء کرام کو تو اس طرح کہ انہوں نے اس مقدس منصب کی جب عزت نہ کی تو انکے سامنے ایسی جماعت پیدا ہوگئی جنکی بد اعتقادی - بد اعمالی ظاہری اور باطنی بد اطواری کے لحاظ سے علماء کرام انکو سخت بُرا جانتے تھے - مگر لطف یہ ہوا کہ نام میں ان حضرات کے وہ شریک ہوگئے یعنی یہ کون ہیں؟ مولوی فلاں صاحب بی اے - یہ کون ہیں؟ پنڈت فلاں صاحب ایم اے - یہ کون ہیں؟ مولوی فلاں صاحب وکیل - یہ کون ہیں؟ پنڈت فلاں صاحب ایل ایل بی -

غرض ان مذہبی القاب اور مناصب کی وہ مٹی پلید ہوئی کہ الامان والحفیظ ہم مدت تک ان اسرار خداوندی کو غور سے سوچتے رہے آخر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس اصطلاح میں جو نئی قائم ہوئی کہ ہر ایک بی اے مولوی - ہر ایک کچہری کا وکیل محرر اور اکسٹنٹ مولوی - ہر ایک سکول کا ماسٹر مولوی کہلاتا ہے اس میں خدا نے دونوں گروہوں کو انکی اعمال کی سزا دی ہے -

مولویوں کو تو اس طرح سے کہ ان کے مقدس لقب میں اُن لوگوں کو شریک کیا گیا جو اُس کے اہل نہ تھے - نو تعلیم یافتوں کو اس لئے کہ یہ لوگ مولویوں کے نام پر پھبتیاں اُڑاتے تھے اور مولویوں کو بڑی سختی سے کوسا کرتے تھے خدا نے اُنکو

اہلحدیث کا مذہب - فرقہ موحدین کے مسائل بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ۳ر منیجر

اس طرح سزادی کہ آخر اسی لقب سے خود بھی ملقب ہوئے۔ اب اگر مولویوں کو برا کہیں گے تو کم سے کم اشتراک اسمی کی وجہ سے خود بھی تو اس برائی میں برابر کے حصہ دار ہونگے۔

امیر صاحب کابل کی تشریف آوری کے موقع پر علی گڈھ کالج میں مولانا شبلی صاحب سے میں باتیں کر رہا تھا کہ ایک صاحب آئے جنکی وضع قطع غیر مشروع اور بظاہر نہایت حقیر تھی مولانا شبلی نے اُن سے میرا تعارف کرایا کہ یہ مولوی فلاں صاحب ہیں۔ میں نے اسوقت دل میں کہا سچ ہے ؎

آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

ہم نہیں کہتے کہ ہماری تعلیم یافتہ پارٹی مولوی نہ کہلائیں۔ بیشک کہلائیں جب یہ دستور کی بات ہے کہ غریب کا گھر اُجڑتا ہے تو جو جس کے ہاتھ لگتا ہے لے جاتا ہے۔ گروہ علماء پر جب نادر شاہی لوٹ پڑی تو سب سے پہلے انکی عزت برباد ہوئی۔ ازاں بعد انکی مالی حالت خراب ہوئی اس سے بعد جب کچھ نہ رہا تو انکا نام (جو محض برائے نام تھا) بھی ادھر اودھر کے ایرے غیرے لوٹ کر لیگئے جو بالکل قانون قدرت کے مطابق ہوا۔ مگر افسوس کہ یہ مقدس نام جیسا اپنے مقام پر ذلیل تھا دوسرے مقام پر تبدیل یا وسیع ہونے سے زیادہ ذلیل ہوا۔ آہ!

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا ؎
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

خیر یہ تو تھی ایک راز حقیقت کی تحقیق۔ اب ہم اپنی تعلیم یافتہ پارٹی سے سوال کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہ لوگ اپنی شائستگی کے واسطے سے اس سوال پر خوب غور کرینگے وہ یہ ہے کہ جب یہ مولوی کا لفظ ایسا مکروہ ہے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں مولوی کا نام سنتے ہی اس کے مسمی کی حقارت آجاتی ہے تو پھر یہ کیا دوراندیشی اور عقل کی بات ہے کہ یہی لفظ آپ لوگ خود اپنے لئے تجویز کر رہے ہیں اسی لفظ سے بولتے ہیں اسی لفظ سے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی کے بلانے پر ہاں کر سکتے ہیں کیا اتنا نہیں سوچتے کہ اگر ہم واقعی مولوی ہیں تو اُس ذلت کے مصداق ہیں جو ہمارے دلوں میں اس گروہ کی نسبت موجود ہے کہ مولویوں نے مسلمانوں کو ڈبویا۔ بڑے تنگ ظرف۔ کمینہ اخلاق۔ بدخلق۔ زمانہ ناشناس بیوقوف۔ تنگدلی وغیرہ وغیرہ تو پھر آپ لوگوں کو کیا مصیبت اور ضرورت پڑی کہ خود بھی اس ذلت میں انکے طور پر شریک ہوتے ہیں۔ کیا معلوم نہیں کہ یزید قاتل امام سے پہلے اس نام میں کوئی برائی نہ تھی لیکن جب سے امام حسین کا قتل مشہور ہوا

اور اُس کے فاعل کا نام سنتے ہی اُسکی بدی کی طرف ذہن منتقل ہونے لگا تو کسی مسلمان نے اپنا نام یزید رکھنا پسند نہ کیا۔ ٹھیک اسی طرح اگر آپ لوگ مولویوں سے واقعی ایسے کشیدہ خاطر ہیں تو کیوں یہ نام مولوی کا اپنے سر پر لیتے ہیں۔ جنکا ہی ہے انہی کو رہنے دیجئے۔

شاید آپ کہیں کہ ہم تو کسی کو کہتے نہیں کہ ہمکو مولوی لکھو۔ پھر ہمارا کیا قصور۔ ای جناب کہنا دو قسم پر ہوتا ہے ایک زبانی کہنا۔ دوئم سنکر نارضگی نہ کرنا۔ بلکہ اسکو ثابت رکھنا۔ جب آپ لوگوں کو کوئی مولوی صاحب کہتا ہے تو آپ اس کی آواز کو بخوشی سنتے ہیں اس نام سے خط لکھتا ہے تو جواب دیتے ہیں۔ پھر کہنا اور کسکا نام ہے۔ بھلا اگر آپ کو کوئی شخص پادری یا پنڈت کہے تو آپ اسکو نہ روکینگے؟ اور اُس کا جواب دینگے! ہرگز نہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہم رسالہ دکن ریویو میں ایک بہت بڑی فہرست اسی قسم کے مولویوں کی دیکھتے ہیں جنکا نمونہ بتلاتا ہے کہ ؎

گر مولویت ہمیں ست کہ ایشاں دارند
وائے گر از پس امروز بود فردا

مولویت تو ایک بڑا مقدس منصب ہے۔ ظاہری شکلوں پر بھی تو آثار اسلام نظر نہیں آتے۔ امرتسر میں ایک دوکان پر اسی قسم کے ایک مولوی صاحب تشریف فرما تھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے برادر کلاں منشی محمد علی صاحب مرحوم بھی وہاں آگئے۔ صاحب دوکان نے منشی صاحب کا مولوی صاحب سے تعارف کرایا کہا کہ یہ فلاں مولوی صاحب ہیں منشی صاحب بوجہ اپنی دینداری کے انکی شکل کو دیکھ دیکھکر ایسے متحیر ہوئے جیسے کوئی ہندی لندن کے عجائب خانہ کو دیکھکر محو ہوجاتا ہے پھر اُن مولوی صاحب کو کچھ نصیحت فرمائی مگر مولوی صاحب موصوف بزبان حال انکو کہتے تھے ؎

نہ کریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا لیگی۔

ہماری اس بیان سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ ہم اس نام میں بخل کرتے ہیں کہ کیوں یہ لوگ مولوی بنتے ہیں حاشا وکلا بخل کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر ایک قوم میں افراد مختلف اوصاف کے ہوتے ہیں۔ امیر غریب۔ نیک و بد جس قوم میں اکثر افراد جس وصف کے ہونگے وہ وصف تمام پر صادق آئیگا۔ دیکھئے یورپ کو متمول اور ہندوستان کو غریب کہا جاتا ہے حالانکہ بعض افراد ہندوستان میں ایسے بھی ہیں جو

یورپ کے کئی ایک کو مول لیکر چھوڑ دیں اور پرواہ بھی نہ کریں مگر چونکہ یہ صنف بہت ہی قلیل افراد میں ہے اسلئے ہندوستان غریب ہے اور یورپ متمول۔ پس اسی قاعدہ کی رُو سے مولویوں کی نوع یا قوم جو آج بُری ہو رہی ہے یہ نہیں کہ سب کے سب بُری ہیں۔ ایسا کبھی نہ ہوا نہ ہوگا ؎

خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

بعض بلکہ بہت سے افراد کی وجہ سے یہ بُرائی پیدا ہوئی جنکی بابت یہ کہنا بہت ہی موزوں ہے کہ ؎

کیا علم دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے ٭ کیا دین برحق کو بد نام انہوں نے

پس جب موجودہ صورت میں موجودہ افراد کی وجہ سے یہ بدنامی ہے تو اگر یہ نئی جماعت بھی انمیں آملی جن کی خیر بیشا سے شکل ہی مولویوں والی تو کجا (بالشتنا ترکی ٹوپی) مسلمانوں والی بھی نہیں نماز روزہ وغیرہ احکام شرعیہ اخلاقیہ تو نصیب اعدا پھر تو ایک ناہرین کی نظر میں یہ امر بہت ہی واضح تر ہو جائیگا کہ مولویوں کی کل جماعت ایسی ہے جسکا نتیجہ ہوگا کہ دو تل مولویوں کو بُرا جانیگا جس بُرائی کا حصّہ ان جنٹلیمنوں کو بھی برابر کا پہونچیگا۔ ہم اس میں حیران تھے کہ آخر یہ کیسا ماجرا ہے کہ ان تعلیم یافتوں نے مولوی کا لفظ اپنے لئے اختیار کیا یہ تو مولوی کے نام سے چڑتے اور ناک بہوں چڑھاتے تھے آخر اس کی وجہ ہمیں ایک تو وہ سمجھ میں آئی جو ہم سنے اوپر بتلائی ہے کہ غیرت خدائی کا یہ کرشمہ ہے یعنی کبھی تو یہ لوگ مولویوں پر سے دق کرتے تھے اب یہ زمانہ بھی آیا کہ خود مولوی بن گئے۔

کیا خوب ؎ کبھی معشوق تھے وہ بھی جو اب عاشق کہاتے ہیں
کسیکا دل دکھایا تھا اُسی کی داد پاتے ہیں

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گروہ پیدا ہوا تو انہوں نے پہلے نام منشی کو تو پسند نہ کیا کیونکہ وہ تو اولڈ فیشن کا تھا۔ بابو بھی کچھ تھرڈ کلاس کا معلوم ہوا جس میں کوئی قومی عزت نہ تھی اس لئے بحکم نزلہ بر عضو ضعیف میریزد۔ آسانی سے انکو مولوی کا لفظ ملگیا۔ پس یہ بن پڑھے مولوی بن بیٹھے۔ بہت خوب۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہماری غرض اس مضمون لکھنے سے یہ ہے کہ ہم بتلا دیں کہ اٰتِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ (ہر ایک مستحق کو اسکا حق دیا کرو) جو نام اور منصب کسی قوم یا شخص کا ہے اُسی کو زیبا ہے۔ یہ تو فائدہ عربی مولویوں کا ہے اور مولویوں کی بدنامی اور بدگوئی جو ہو رہی ہے اُس سے بچ رہنا تعلیم یافتہ پارٹی کا فائدہ ہے۔ ہمیں تو دونوں جانب تعلق ہے حضرات علماء کرام ہمارے معزز بزرگ ہیں تو تعلیم یافتہ بھی ہمارے بھائی ہیں مگر تعلیم یافتوں کو

بتاؤ کے البتہ ہم شاکی ہیں کہ یہ لوگ وضع میں، اطوار میں۔ لباس میں۔ عبادات میں۔ اخلاق میں مسلمانوں سے ممتاز ہونے کے علاوہ انکے بزرگوں کے اسماء صفاتیہ پر بھی قبضہ کرنے لگے تو ہمارے منہ سے یہ نکلنا کوئی بیجا نہ ہوگا کہ ؎

تجھ کس کس کو دوں دل میں تری ٹہوں سو لے قاتل
کٹاری کو۔ چھری کو۔ بانک کو۔ خنجر کو۔ پیکاں کو۔

تردید تابعیت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

(گذشتہ اشاعت سے پیوستہ)

اور ایک جو یہ روایت ہے کہ عبد اللہ ابن جزء سے کہیں امام صاحب نے وقت حج کی ملاقات کیا۔ اس کی سند صحیح نہیں اسکا رد خود رد المحتار میں ہے وا ما ما جاء عن ابی حنیفۃ انہ قال حج مع ابیہ سنۃ ست وتسعین و رای عبد اللہ بن الحارث بن جزء یدرس بالمسجد الحرام وسمع منہ حدیثا فرد جماعۃ منہم الشیخ قاسم الحنفی بان سند ذلک فیہ قلب وتحریف وفیہ کذاب بالاتفاق وبان ابن جزء مات بمصر ولابی حنیفۃ ست سنین وبان ابن جزء لم یدخل الکوفۃ فی تلک المدۃ انتہیٰ (ترجمہ) لیکن جو روایت ہے کہ ابو حنیفہ جسوقت باپکے ساتھ حج کو گئے تھے تو دیکھے تھے عبد اللہ بن جزء کو اور یہ مسجد حرام میں سبق دیتے تھے امام نے اُن سے ایک حدیث سن لی۔ اس روایت کا رد ایک جماعت نے کر دیا ہے انہیں سے شیخ قاسم صاحب حنفی ہیں اس لئے کہ سند اس روایت کی تبدیل و تحریف پائی ہوئی ہے اور اسکا راوی بالاتفاق کذاب ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ عبد اللہ ابن جزء صحابی مصر میں انتقال کئے اسوقت امام صاحب کی عمر ۶ برس کی تھی اور پھر ابن جزء کوفہ میں نہیں گئے تھے (یعنی جب کوفہ میں نہ گئے تو پھر ملاقات کیسی ہوگی اور امام صاحب تو ۶ برس کے تھے یہ بھی ممکن نہیں کہ آپ اس صحابی کے پاس گئے ہوں) فافہم ولا تعجل اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ اس روایت کا راوی احمد بن صلت الحمانی کذاب ہے چنانچہ شیخ ابن طاہر حنفی تذکرہ موضوعات میں فرماتے ہیں فابن جزء مات بمصر ولابی حنیفۃ ست سنین والآفۃ من الحمانی قال ابن عدی ما رایت فی الکذابین اقل حیاء منہ قال الدارقطنی کان یضع الحدیث وقد وقع لنا ہذا الحدیث من وجہ آخر وہو باطل ایضا واخرجہ ابن الجوزی فی الواہیات (ترجمہ) عبد اللہ بن

اشتہار ... تفسیر ... قرآن شریف ... فضیلت ...

جز صحابی نے تو مصر میں انتقال کیا اس وقت عمر امام صاحب کی ۶ برس کی تھی
یہ سب آفت جمالی راوی سے ہے ابن عدی نے کہا ہے کہ اس سے بڑھکر جھوٹا
میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اس سے بڑھکر بے حیا کسی کو نہیں پایا اور دارقطنی نے
کہا کہ یہ راوی جھوٹی حدیثیں بنالیا کرتا ہے اور ابن جوزی نے اسکو واہیات میں ذکر
کیا ہے۔ الحمد للہ والمنہ ہم اپنے دعوے کو ثابت کر چکے کہ امام نے کسی صحابی سے ملاقات
نہیں کیا کوئی صحابی تو قبل ولادت امام کے انتقال فرمائے اور کسی کے زمانہ میں
امام صاحب چھوٹے تھے۔

ناظرین جب امام صاحب نے کسی سے ملاقات نہیں کی تو یہ کیسے تابعی ہو سکتے
ہیں۔ صحابی وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو آپکی صحبت فیضِ صحبت
میں رہا ہو اور تابعی وہ ہیں جو صحابہ کو دیکھا ہو صحابہ سے ملاقات کی ہو امام صاحب
نے تو کسی کو نہ دیکھا نہ کسی سے ملاقات کی جیسا کہ ابھی میں نے ثابت کر دیا ہے۔
پھر باوجود اس کے امام صاحب کو تابعی کہنا نری سفاہت ہے۔

ہدائت:- اگر کوئی صاحب ہمارے مضمون کا رد کرنا چاہے تو ہمارے پیش کردہ
دلائل کو غلط ٹھیرائے ورنہ اور گپ شپ جواب تصور نہ کئے جائیں گے۔ فقط

(راقم　ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)

بوسہ قبر
گذشتہ اشاعت سے آگے

اور یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد کا یہ
قول ابن تیمیہ کو دکھلایا انہوں نے بڑا تعجب کیا"
بھائی تعجب کا مقام کیوں نہو کیونکہ امام احمد سے
روائت عدم جواز بوسہ کی ایسی مشہور و معروف کتب حنبلیہ میں تھی کہ جس کے خلاف
نقل میں ضرور ایک واقف کار کو تعجب ہونا ہی چاہئے اس سے یہی معلوم ہوا کہ کتب
حنبلیہ میں وہی روائت عدم جواز بوسہ کی معروف و مشہور تھی ورنہ ابن تیمیہ جیسا شخص کہ
علاوہ مذہب حنبلیہ کے نقل وقوف مذاہب میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا کما صرح بہ
الذہبی متعجب ہونا ہرگز نہیں کما لا یخفی علی الفہیم۔

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ مجنوں کے دو شعر کیا خوب ہیں" یا للعجب الی
این یذہب بہم ہذا الہذیان کہاں مسئلہ شرعی کا اثبات اور کہاں مجنوں کا قول
واہیات۔ اس زمانہ کی نیرنگی اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ شعر شاعر کا کہ مستند کی دلیل
شرعی سے نہیں ہے برہان شرعیہ ہو اور شعر مجنوں و دیوانہ کا جسکو مجنوں بیہوش و دیوانہ
کے پسند نہ کرے موقع و محل استدلال میں مذکور ہو۔ سچ فرمایا اللہ تعالی نے الشعراء

یتبعہم الغاون۔ یہ بھی صاحبزادہ کی تحریر غرائب المقام و عجائب دلدادہ سے ہے۔
ولنعم ما قیل ؎ زراز خفتہ گردوں چہ دم زنی کہ ہنوز۔
ہمی نہم نشناسی سنان و در دارا۔

اس کے بعد آپ بحوالہ عینی لکھتے ہیں" وقال المحب الطبری ویمکن الخ یعنے محب
طبری کہتے ہیں کہ تقبیل حجر اسود اور استلام ارکان سے ہر چیز کی تقبیل جسکی تقبیل میں خدا
کی تعظیم نکلتی ہو جواز کا استنباط ممکن ہے" اس استنباط و اجتہاد کا ابطال ہو چکا ہے کما مر
کہ یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے علاوہ اس کے یہ استنباط ائمہ مجتہدین کے اصول کے
جنکا اجتہاد مسلم ہے خلاف ہے محب طبری کو اسکا بھی اقرار ہے کہ جواز بوسہ قبور وغیرہ
میں کوئی خبر وارد نہیں ہے جیسا کہ یہ عبارت انکی فانہ لم یرد فیہ خبر بالندب
سے ظاہر ہے جس سے صاحبزادہ کی دلیل سابق یعنی اثر ابو یوسف و قصہ بلال سے
جو انہوں نے بوسہ قبور کو ثابت کیا ہے کی تردید بھی نکلتی ہے دیکھو اسی عدم ورود
دلیل سے علماء حنفیہ حکم کراہت کا فرماتے ہیں اور اکثر مسائل میں اس اصول کا لحاظ
رکھتے ہیں چنانچہ صاحب ہدایہ بعد طلوع فجر کے دو رکعت سنت کے سوا پڑھنے کو
مکروہ کہتے ہیں اس دلیل سے کہ انہ علیہ السلام لم یزد علیہما اور صلوۃ کسوف میں
خطبہ کی نفی میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں لانہ لم ینقل اور صلوۃ استسقا میں تقلیب ردا
کی نفی میں یہ لکھتے ہیں ولا یقلب القوم اردیتہم لانہ لم ینقل انہ صلعم امرہم
بذالک اور خاص مسئلہ استلام میں کتاب ہدایہ کی کتاب الحج میں یہ مذکور ہے ولا یستلم
غیرھا فان النبی صلعم کان یستلم ہذین الرکنین ولا یستلم غیرہما اور عبارت
درمختار کی کراہت استلام غیر رکنین میں سابق مذکور ہو چکی افسوس نادانستگی بھی عجب مرض
ہے کہ آدمی اپنے مذہب کی تردید کر رہا ہو اور اُس کو کچھ خبر نہیں پس یہ قول محب طبری
کا حنفیوں کے نزدیک باطل ہے قابل تسلیم نہیں اور یہ تحریر محب طبری کی فہم صحابہ
بھی جو اعلم امتہ ہیں مخالف ہے۔ حضرت ابن عباس کا انکار جو حضرت معاویہ پر غیر رکن
یمانیین کے استلام پر کیا تھا وہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اخرج احمد فی مسندہ عن مجاہد
عن عباس انہ طاف مع معاویۃ بالبیت فجعل معاویۃ یستلم الارکان کلہا فقال
لہ ابن عباس لا تستلم ہذین الرکنین ولم یکن رسول اللہ صلعم یستلمہما فقال
معاویۃ لیس شئی من البیت مہجورا فقال ابن عباس لقد کان لکم فی رسول
اللہ اسوۃ حسنۃ فقال معاویۃ صدقت اور ایسا ہی حضرت عثمان سے استلام غیر رکن
یمانی کے پایا گیا ہے کما اخرج الامام احمد فی مسندہ قال یعلی طفت مع عثمان
فاستلمنا الرکن قال یعلی فکنت مما یلی البیت فلما بلغنا الرکن الغربی الذی

بالا سود جرت بیدی نستلم فقال ما شانک فقلت الا نستلم فقال الم تطف مع رسول اللہ صلعم فقلت بلی فقال ارایتہ یستلم ھذین الرکنین الغربیین قلت لا قال افلیس لک فیہ اسوۃ حسنۃ قلت بلی قال فانفذ عنک انتہیٰ
عمر کا قول ما قبلتک سابق گذر چکا پس ایسے بڑے بڑے صحابہ کے مقابلہ میں محب طبری وغیرہ کے قول کا کیا وزن ہو سکتا ہے غالباً محب طبری شافعی ہیں دیکھو کہ امام شافعی بھی بجز رکن یمانی کے اوروں کو بوسہ کو ناجائز فرماتے ہیں اور امام معاویہ کے قول کا جواب ابن عباس کو انکو انکار پر جواب دیا تھا کیسا معقول جواب دیتے ہیں - علامہ قسطلانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں اجاب عنہ ای عن قول معاویۃ اما ننا الشافعی بانا لا ندع استلامھما ھجرا للبیت وکیف یھجرہ من یطوف بہ لکنا نتبع السنۃ فعلا و ترکا و لو کان ترکنا استلامھما ھجرا لکان استلام ما بین الارکان ھجرا ولا قائل بہ انتہیٰ اب امام شافعی کے مقابلہ میں انکو مقلد کی بات ماننا کتنی بڑی بے انصافی ہے امام ابن قیم فرماتے ہیں قال صاحب المناسک ویستلم الرکن الیمانی والحجر الاسود لا غیرھما من الارکان فاستلامہ بدعۃ منکرۃ انتہیٰ کذا فی الھدیٰ
پھر آپ کہتے ہیں داگر بوسہ قبر شرک یا مشابہ شرک ہوتا یا اس کی حرمت شرعاً ثابت ہوتی تو ایسے ایسے ائمہ محدثین الخ) یہ اعتراض آپکا ایسا نہیں ہے کہ قابل جواب نہ تھا تھوڑی دہ نست کا آدمی بھی اس سوال کو آپ کے آپ پر لوٹا کر یہ سوال آپ سے کر سکتا ہے کہ اگر یہ بوسہ قبر جائز ہوتا اور اس کے جواز کی کوئی دلیل ہوتی تو ایسے ایسے ائمہ و محدثین و محققین مذاہب اربعہ جنکے اقوال سبق میں مذکور ہو چکے حرام و شرک و مشابہ شرک و بدعت کے قائل ہوتے اور خدا کے حلال کو حرام نہ سمجھتے تو اسکا آپ کیا جواب دینگے جو جواب آپ دینگے وہی اس طرف سے سمجھیں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ باوجود دعوے پڑھے ہونے کے ایسا مہمل سوال کرتے ہو اور رات دن کتابوں ہی پڑھتے پڑھاتے ہو کہ یہ امام اعظم کے نزدیک حلال ہے اور امام شافعی کے نزدیک حرام وغیرہ وغیرہ پھر ایسا بیجا و مہمل سوال اگر کوئی شافعی یہ کہے کہ امام اعظم نے جو فلاں امر کو حرام کہا ہے اگر یہ حرام ہوتا تو امام شافعی اسکی حلت کے قائل نہوتے اور صاحبزادہ پر بھی اس اصل کے موافق اس اعتراض کو تسلیم کرنا ہوگا - اتنو کا رخانہ فقہ کا درہم برہم ہو جائیگا باش غیر مقلد ہو کہ آپ کے لیے کہ فقہ حنفیہ کا ایک مسئلہ مختلف فیہ کو ثابت نہ رکھا اور سب کو دریا برد اور گاؤ خورد کر دیا آدمیں تمکو فخر الحنفیہ و استاد المحدثین امام عبداللہ بن مبارک کا ایک مناظرہ سناتا ہوں جس میں آپ ہی جیسے شخص نے انپر ایسی قسم کا ایک اعتراض کیا تھا اور امام ممدوح نے اسکا جواب معقول دیا تھا ابن مبارک جب کوفہ تشریف لیگئے تو وہاں کے لوگوں سے نبیذ مشتد کی نسبت مناظرہ ہوا اور جب وہ مناظرہ میں بند ہو گئے تو ایسا ہی مہمل سوال کیا قال قال یا ابا عبد الرحمن فالنخعی والشعبی وسمی عدۃ معھما کانوا یشربون الحرام فقلت لھم دعوا عند المناظرۃ تسمیۃ الرجال فرب رجل فی الاسلام مناقبہ کذا وکذا وعسیٰ ان تکون منہ زلۃ افیجوز لاحد ان یحتج بھا فان ابیتم فما قولکم فی عطاء وطاؤس وجابر بن زید وسعید بن جبیر وعکرمۃ قالوا کانوا خیارا قلت فما قولکم فی الدرھم بالدرھمین یدا بید قالوا حرام قلت ھؤلاء راوہ حلالا فماتوا وھم یاکلون الحرام فبھتوا وانقطعت حجتھم کذا فی اعلام الموقعین -

(باقی دارد)

مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے خط کا جواب
اور
ایڈیٹر بدر و الحکم کی غلط گوئی کا رد با صواب

جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی آجکل خط و کتابت قادیانی پارٹی سے ہو رہی ہے مولویصاحب موصوف نے ایک مضمون لاہور کے انگریزی اخبار میں چھپایا تھا - اس مضمون سے قادیانی پارٹی بہت کھسیانی ہو رہی ہے کیونکہ جو کچھ منصوبے وہ آجتک طفل تسلیوں کی طرح دل میں ٹھانے ہوئے تھے کہ مولوی صاحب آخر کار ہماری طرف رجوع کر آئینگے - اس مضمون سے تمام ملیا میٹ ہو گئے اسپر مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مولویصاحب کو خط لکھا کہ آپ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں تو ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کو کیوں کافر نہیں کہتے حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایکساں ہے - نیز مرزائی اخباروں میں لکھا گیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے بھی رجوع کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کرینگے ان سب باتوں کا جواب مولویصاحب دیتے ہیں - (اڈیٹر)

میرے پرانے دوست مولوی محمد احسن صاحب
میں نے آپکا خط مورخہ ۲۲ جولائی مندرجہ بدر ۲۵ جولائی ۱۹۱۰ء کمال تعجب و افسوس سے پڑھا - اس خط میں آپنے میرے مضمون ۱۶ جولائی پر (جو سول ملٹری گزٹ ۱۸ و ۱۹

جولائی ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا ہے) دو نادرست الزام (ایک قطعی دوسرا شرطی) قائم کئے ہیں جنہیں آپ نے علم و فہم و دانائی و حق گوئی سے کام نہیں لیا۔

آپکا قطعی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب دربارہ نجات اتباع خاتم النبیین کو ضروری نہیں ٹھیراتا جیسا آپ نے (خاکسار کو کہتے ہیں) انکو اُس مضمون (۷ جولائی) میں سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے۔

آپ کا شرطی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے خط ۹ جولائی میں دمولوی نور دین صاحب کے نام جو انہوں نے لکھا ہے اور وہ بدر ۲۵ جولائی میں مشتہر ہوا ہے یقیناً وہی دعوے وہی عقائد ظاہر کئے ہیں جو مرزا صاحب نے کئے ہیں کہ "میں مسیح موعود ہوں۔ نبی ہوں۔ رسول ہوں۔ رحمۃ للعالمین ہوں" وعلیٰ ہذا القیاس جنکی وجہ سے آپنے مرزا صاحب کو کافر۔ مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ اب اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب کی مانند کافر، مرتد واجب القتل سمجھتے ہیں تو لازم ہے کہ سول ملٹری گزٹ میں اسکا اشتہار دیں اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو ان عقائد اور دعاوی کی نظر سے کافر مرتد واجب القتل نہ کہینگے تو یہ بے انصافی ہوگی اور اس صورت میں آپکو ڈاکٹر صاحب کی بیعت و پیروی لازم ہوگی۔

الزام اول کا جواب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب آنحضرت صلعم کا اتباع و ایمان اُس شخص کے لئے جسکو آنحضرت صلعم کی دعوت پہونچ چکی ہو ضروری اور شرط نجات جانتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے اسکو جہنمی کہہ چکے ہیں اور اخبار وطن ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء میں اسکا اشتہار کر چکے ہیں اور آپ لوگوں کے اس الزام کو محض اتہام قرار دے چکے ہیں اصل عبارت وطن ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا صاحب میں جو نمبر ۱۲ جلد ۲۱۔ اشاعت السنہ میں درج ہوکر عنقریب شائع ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ (جن لوگوں نے اصل عبارت وطن نہ دیکھی ہو وہ جلد ۲۱۔ اشاعت السنہ کا انتظار کریں) (یا اسی پرچہ میں آئندہ صفوں میں ملاحظہ کریں)

الزام دوم کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے مرزا صاحب کے صرف دعوی نبوت و رسالت وغیرہ عقائد کفریہ کو اسلامی حکم سیاسی ہز ہائنس فرمانروائے افغانستان کا سبب و موجب قرار نہیں دیا بلکہ انکا انبیا علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح بن مریم کی توہین کرنا اور انکو گالیاں دینا۔ (جو رعایا اہل اسلام میں پولیٹیکل جوش پھیلانے اور نقص امن عامہ خلائق پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے) ہز ہائنس امیر افغانستان اور جنکی مانند دیگر خود مختار اسلامی فرمانروایان و حکام کے (نہ عوام غیر حکام کے) سیاسی حکم قتل کا موجب قرار دیا ہے۔

میرے اصل مضمون اردو میں جو رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۲۱ میں شائع ہوگا مرزا صاحب کے دعوائے نبوت و دیگر عقائد کفریہ کو سبب سیاسی حکم قتل نہیں ٹھیرایا گیا اور نہ کسی پہلی تصنیف یا تحریر میں ایسا پایا گیا ہے تاکہ اس کے مطابق حکم قتل ڈاکٹر صاحب یا کسی اور مدعی و معتقد کفریات کا الزام قائم ہو سکے۔ مترجم مضمون نے انگریزی ترجمہ میں آپکے دعوی کو بھی شامل و داخل سبب کر دیا۔ اور خاکسار نے اس دعوائے نبوت کو اصل سبب حکم سیاسی مثل (توہین و دشنام دہی پیغمبر) ضمیمہ یا موید نہ بالاستقلال سبب) سمجھ کر اسکو ترجمہ سے نہ نکالا۔

کوئی شخص ہزار کلمہ کفر بکے دعوئے پیغمبری کرے یا اور عقائد کفریہ ظاہر کرے وہ سیاسی حکم سلاطین سے قتل تب ہی کیا جاویگا جبکہ اُسکے کفریہ اقوال و افعال سے اسلام کے پولیٹیکل نظام میں خلل واقعہ اور نقص امن عامہ خلائق وقوع میں آنیکا اندیشہ ہوگا۔

اقوال افعال و عقائد کفریہ کا موجب کفر ہونا بھی اسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان عقائد کا معتقد اور ان دعاوی کا مدعی عمداً و عناداً ایسے عقائد کا اظہار و ارتکاب کرے اور اگر وہ اس میں کوئی غلطی کرے یا لاعلمی و اصول و احکام اسلام سے ناواقفی کی وجہ سے اسکا مرتکب و معتقد ہو گیا ہو یا نفس کا دہوکہ کھا جائے اور حدیث النفس کو وحی الٰہی سمجھکر مدعی نبوت یا رسالت بن بیٹھے یا اور کفریات بکنے لگے یا شطحیات زبان پر لاوے تو باوجودیکہ اُس کے افعال و اقوال و عقائد کو کفر قرار دیا جائیگا اس شخص پر یقیناً فتوے کفر نہ لگایا جائیگا جب تک کہ اصول اسلام سے اسکا جحود و انکار و تکذیب ثابت نہ ہو۔ اسکی تفصیل ہماری مضمون کفر و کافر بضمن جلد ۴۔ اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۸۸۱ء اور ریویو براہین احمدیہ بضمن جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں ہو چکی ہے۔ اور کسی قدر اسکا تتمہ ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا مندرجہ نمبر ۱۲ ج ۲۱ میں بیان ہوا ہے جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بناءً علیہ ڈاکٹر صاحب اسوقت تک بعض ان دعاوی کے ساتھ جو دعاوی مرزا صاحب کے ہمرنگ و ہم سنگ بقول آپ کے ان سے سرزد ہوئے ہیں ان تاویلات کے ساتھ فتوے کفر سے بچ سکتے ہیں جیسے مرزا صاحب انکا موجودہ حال کھل جانے سے پہلے ریویو براہین احمدیہ میں بچائے گئے تھے اور بعض دعاوی میں وہ فتوے کفر سے اس وجہ بچ سکتے ہیں کہ اصول و مسائل اسلام سے ناواقفی کے سبب حدیث النفس کو وحی الٰہی سمجھکر انہوں نے وہ دعاوی کئے ہیں نہ جحوداً و عناداً و تکذیباً للشریعۃ المحمدیۃ کما ثبت ذلک کلہ بالشواہد الواضحۃ والتجارب الکاملۃ من صاحبکم المتنبی القادیانی۔

القصہ ڈاکٹر صاحب نے اگر ایسے دعاوی کئے ہیں تو وہ ابتدائی درجہ میں ہیں اور

اجتہاداً بعض کلمات کفریہ زبان یا قلم میں لائے ہیں اور مرزا صاحب درجہ انتہائی پر پہنچ چکے ہیں اور جحوداً وعناداً الزام کفر پر جمے ہوئے اور ڈٹے ہوئے ہیں شتان بینہما۔

لہذا ڈاکٹر صاحب قبل از استکشاف اعتقاد و خیالات و تحقیق و عرض و تاویل اس فتویٰ کے محل نہیں ہوسکتے جو ہندوستان و پنجاب کے صدہا علماء نے مرزا صاحب کے جحود و عناد کو انکی تصانیف و تقاریر اور شبانہ روزی بیست سالہ اقوال و افعال سے ثابت و محقق کر کے ان پر لگایا ہوا ہے۔ ہم نے ہاں ہم ڈاکٹر صاحب سے اس باب میں خط و کتابت کرینگے اور امید ہے کہ اگر انہوں نے دعوے رسالت و مسیحائیت کیا ہی ہوگا اور مرزا صاحب کے ایک خلیفہ چراغ دین جمونی کی (جو آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کر کے پہلے ملہم بن بیٹھا تھا پھر آخر کو آپ سے منحرف و مرتد ہو گیا تھا) طرح آپ ہی کے فیض سے اپنے خیال میں ملہم ہوگئے ہیں اور اپنے احادیث النفس کو الہامات الٰہیہ سمجھ بیٹھے ہوں تو وہ ہمارے اس مضمون اور کھلی چٹھی کو پڑھ کر ان دعاوی سے دست بردار ہو جائینگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور اگر وہ بھی مرزا صاحب کی طرح آخر کھل کھیلے اور باوجود خیالات و دعاوی نبوت و مسیحائیت پر مصر رہے تو محکمہ عالیہ شریعت محمدیہ بواسطہ آپکے خادم اشاعۃ السنۃ النبویہ کے ان پر بھی وہی فتوے لگایا جائیگا جو مرزا صاحب پر لگایا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرات اڈیٹران بدر والحکم! آپ لوگوں نے جو کچھ بدر ۲۵ جولائی والحکم ۳۰ جولائی میں لکھا ہے محض غلط اور برخلاف واقع ہے۔ آپ لوگوں نے اس میں خود دھوکہ کھایا کہ یا دیدہ دانستہ اوروں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔

مضمون سوال میں میرا سابق اعتقاد سے رجوع کرنا تب ثابت ہوتا جبکہ اس سے پہلے میں کسی تحریر یا تصنیف میں یا کسی مجلس میں اس مضمون کے برخلاف اپنا اعتقاد ظاہر کر چکا ہوتا حالانکہ میں نے کسی تحریر میں یا زبانی تقریر میں کبھی اس اعتقاد کا اظہار نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم اور انکے رفیق امام مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام آئینگے تو تلوار چلائینگے اور دین اسلام کو بزور شمشیر[1] پھیلائینگے جو آجتک کسی ہادی اسلام سے نہیں ہوا نہ بانی اسلام علیہ السلام سے اور نہ آپکے خلفاء و قائم مقام سے۔ اگر میرے اعتقاد سابق کی نسبت آپکا یہ دعوے ہے تو بنقل میری صحیح کلام کے اس دعوے کا ثبوت آپ لوگوں کے ذمہ ہے اور اگر آپ لوگوں نے اپنی غلط اجتہاد سے یہ خیال و قیاس کر لیا ہے کہ چونکہ خاکسار اہلحدیث ہے اور احادیث صحیحہ کا فیصلہ اسکا عین مذہب و اعتقاد ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ میں حضرت مسیح و امام مہدی کا بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور کافروں پر تلوار چلا کر ان کو مسلمان بنانا آچکا ہے لہذا خاکسار کا بھی اعتقاد ہوگا۔ تو اس صورت میں آپ لوگوں کا اس قیاس و خیال میں صادق ہونا (جسکا اخبار بدر میں جابجا بدر صادق لکھکر دعوے کیا گیا ہے۔ اور حکم ہونے کے لیے تو راستی لازم ہی ہے) تب ہی مسلم ہوگا جبکہ آپ ایسی احادیث صحیحہ کو اپنے اخباروں میں مشتہر کر دیں جنمیں یہ بیان ہو کہ حضرت مسیح و امام مہدی برخلاف سیرت نبوی و خلفاء راشدین بزور شمشیر اسلام پھیلائینگے اور زمین میں خونریزی کر کے کافروں کو مسلمان بنائینگے۔

جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کی آپ صاحبان پیش کرینگے اسی قدر بحساب فی حدیث ایک اشرفی انعام پائینگے۔ مگر اس میں یہ شرط ملحوظ رکھنے کے لائق ہے کہ جو حدیث پیش کریں وہ صحیح ہو جسکا معیار ابن الصلاح وغیرہ ائمہ حدیث نے یہ بیان کیا ہوا ہے کہ وہ حدیث کسی کتاب ملتزم الصحت میں (جیسے بخاری مسلم میں) پائی گئی ہو یا کسی امام حدیث نے اس کو صحیح کہا ہو۔ صرف کسی ایسی کتاب میں جو ملتزم الصحۃ نہو (جیسے کتاب ترمذی و سنن ابی داؤد وغیرہ ہیں) اس حدیث کا پایا جانا کافی نہیں ہے کتب حدیث اور کلام ائمہ حدیث تک پہونچنا آپ لوگوں کو مشکل ہوگا۔ لہذا آپ کے لئے مناسب ہے کہ ایسی حدیث پیش کرنے سے پہلے اپنے ہی امام مہدی زمان اور متنبی قادیانی کے رسالہ حقیقت المہدی کے ٹائیٹل پیج کا صفحہ ۲ ملاحظہ کریں جسمیں اس قسم کی جملہ احادیث کو غیر صحیح و موضوع قرار دیا ہے۔

اگر اس مضمون کی حدیث آپ لوگوں کو نہ ملے تو اپنے اس خیال غلط اجتہاد کو واپس لیں اور اپنے اخباروں میں صاف یہ اقرار مشتہر کر دیں کہ ہمنے جو اڈیٹر اشاعۃ السنہ پر رجوع کا الزام لگایا ہے وہ صحیح نہیں غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے اس الزام رجوع سے ہمارا خود رجوع ہے۔

یہی جواب ان علماء کی طرف سے ہے جن سے آپ لوگوں نے اس رجوع کی بابت استفسار کیا ہے[1] (از انجملہ جو صاحب اس خاکسار کو اپنا ایڈوکیٹ (وکیل) تسلیم کر چکے ہیں۔ انکی طرف سے مجھے یہ بھی کہنے کا حق ہے۔ آپ لوگوں نے انکی کسی تصنیف یا تحریر میں انکا پرانا یہ اعتقاد دیکھا ہے کہ حضرت مسیح و امام مہدی تلوار چلانے اور دنیا میں خون بہانے کو آئینگے) و از انجملہ جو حضرات مجھے اپنا وکیل نہیں سمجھتے وہ جو جواب چاہیں دیں مگر انکی خدمت میں بھی مجھے استدعا عرض کرنیکا حق ہے کہ وہ حضرات جبتک میرا مضمون آسمانی مسیح اور اسکا رفیق مہدی[2] جو عنقریب جلد ۲۲۔ اشاعۃ السنہ میں شائع ہونیوالا ہے ملاحظہ نہ فرمالیں اس درخواست و سوال کا کوئی جواب نہ دیں۔ انکی حق میں یہی آسان

---

[1] ہمارا جواب مرتع قادیانی نمبر ۱ بابت ماہ ستمبر میں ملیگا۔ (اڈیٹر)

[2] اشاعۃ السنہ کی اشاعت کا عنقریب ہی ذکر ہوگا۔ قریباً کی مانند ہی اسلئے انتظار شائق ہو۔ (اڈیٹر)

سے اسلام بزور شمشیر پھیلانے کے معنے یہ ہیں کہ کافر کو تلوار دکھا کر دھمکایا جائے کہ یا تو اسلام قبول کر و یا قتل۔ اس قسم کی جنگ تو کبھی کسی نبی نے نہیں کی مولوی صاحب کو اسی سے انکار ہے

ومناسب یہی امر ہے کہ وہ بھی اس سوال کی جواب دہی کے لئے خاکسار ہی کو وکیل کردیں اس زمانہ میں اور آجکل کے جھگڑالوؤں سے وکیلوں ہی کے ذریعہ سے اچھی طرح بھگتان ہوتا ہے۔

٭ اور مرزائی پارٹی اور دیگر اہل مذاہب باطلہ جدیدہ کی نبض شناسی اور جوابدہی میں جو ملکہ اشاعۃ السنہ کو حاصل ہے وہ دوسروں کو کم حاصل ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ۔

مولوی محمد احسن صاحب آپ حسب وعدہ اس جواب کو اخبار بدر وغیرہ میں مشتہر کردیں۔

اڈیٹر صاحبان۔ آپ ہی اپنا فرض منصبی ادا کریں اور اس مضمون کو درج اخبار کردیں۔ (ابوسعید محمد حسین)

مرزا صاحب قادیان اور ڈاکٹر عبدالحکیم خاں

چند روز ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک خط متضمن اپنے الہامات کا حکیم نورالدین صاحب کے دریافت کرنے پر حکیم صاحب کو لکھا تھا۔ اس خط میں چونکہ ڈاکٹر صاحب نے دو بڑے غضب کئے تھے ایک مسیح کا نام اپنے لئے بتایا تھا جس پر مرزا صاحب اور اُن کے حواریوں کو طیش آنا لازمی تھا کہ ہیں ہم تو اتنی مدت تک لعن طعن سنکر بھی مسیحیت میں کامل نہ ہوئے تو کون ہے کہ ہماری برابری کرے۔ دوسرا غضب یہ کیا کہ اُن الہاموں میں ایک الہام مرزا صاحب کی موت کا بھی تھا کہ ۲ جولائی سنہ ۰۷ء سے ۱۴ ماہ کی مدت میں تشریف لیجائیں گے یک نہ شد دو شد۔ اس لئے اُس خط کے متعلق قادیانی اخباروں میں آجکل بڑے زور شور سے بحث ہوتی ہے۔ نیچے کی مراسلت مع جواب بھی اسی کے متعلق ہی جو بھیجی ہے۔ (اڈیٹر)

مکرم بندہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب۔

السلام علیکم۔ کل مجھکو مولوی عبداللہ خاں احمدی ریلوے سٹیشن پٹیالہ پر ملے اور انہوں نے بتلایا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے مسیح اور رسول ہونیکا دعوے کیا ہے۔ پہلے تو وہ اپنی فرزند کو مسیح بتلاتے تھے اب خود مسیح بن گئے ہیں۔ اپنے آپ کو رسول بھی کہتے ہیں اخبار بدر میں خود انکا خط موجود ہے۔

آج میں نے اخبار بدر مورخہ ۲۵ جولائی پڑھا۔ اس میں آپ کے ۸۔ الہام چھپے ہیں۔ جن میں یہ چار الہام بھی ہیں۔

(۳) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

(۴) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ۔

(۶) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

اس کی بابت یہ سوالات ہیں۔

(۱) کیا الہام نمبر ۳ کے موافق آپ اپنے آپ کو رحمۃ للعالمین سمجھتے ہیں۔

(۲) کیا الہام نمبر ۴ کے موافق آپ اپنے کو مرسل جانتے ہیں۔

(۳) کیا الہام نمبر ۶ کے موافق آپ اپنے آپ کو رسول حق اور بشیر و نذیر جانتے ہیں۔

(۴) الہام نمبر ۷ میں دجالی فتنہ سے مراد آپ کی مراد کون فتنہ ہے اور مسیح ہونے سے مراد آپ کی کیا ہے۔ کیا جس آنے والے مسیح کی بشارات احادیث میں ہیں۔ آپ وہی مسیح ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں کیا آپ مہربانی سے مطلع فرماوینگے کہ اس الہام کے صحیح معنے کیا ہیں۔

آپ نے مولوی نورالدین صاحب کو یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ اس فقرہ میں خدا کا مسیح اور مرسل رسول کی مراد کیا آپ نے خود اپنی ذات سے لی ہے۔ یا یہ فقرہ حسب معتقدات مولوی نورالدین صاحب تعریضاً لکھا گیا ہے۔

اڈیٹر اخبار بدر نے مولوی محمد حسین صاحب اور اڈیٹر پیسہ اخبار کو ان دعاوی پر روشنی یا تاریکی ڈالنے کے لئے متوجہ کیا ہے لیکن میں نے یہ بہتر سمجھا کہ خود آپ سے ہی اس کے متعلق دریافت کرلیا جائے۔ صاحب البیت ادری بما فیہ۔

نیازمند محمد سلیمان عفی عنہ از پٹیالہ

رفیق ربانی قاضی محمد سلیمان صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رات میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ آپ ایک کوچ پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی میں بیٹھا ہوں۔ آپ ایک حدیث صحیح سے میری تصدیق فرماتے ہیں۔ پس آپ میرے رفیق ہیں۔ آپ کے خط کا جواب اس تحریک آسمانی کے بعد عرض کرتا ہوں۔

(۱) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی جو کل عالم پر لعنتیں برساتا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دیتا۔ حقیقی رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتا ہے کہ انہوں نے زمین کو خون سے بھر دیا اور خون کی

نہریں چلادی ہیں اور دنیا کی تباہی کو اپنے لئے عید قرار دیتا ہے۔ وہ میرے مقابلہ میں فنا ہوجائیگا اور دجالی فتنہ پاش پاش۔

(۲) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے بسنن انبیاء اور منشائے ایزدی کے مطابق ہوگی۔ اللہ کریم کی محبت۔ ولایت۔ نصرت اور ہدایت میرے شامل حال رہیگی۔

(۳) اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اسکی وہی تعبیر ہے جو نمبر ۲ میں بیان ہوچکی۔

(۴) دجالی فتنہ سے مراد مرزائے قادیانی کا فتنہ ہے۔ مسیح کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف سے ہلاک ہوجائیگا۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور خداوند عالم کی طرف سے مجھے بار بار یہی علم ملا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وسید المرسلین ہیں۔ آپ کے بعد جو کوئی شخص نبی یا رسول ہونیکا دعوے کرے وہ کذاب اور دجال ہے۔ قرآن مجید پر تمام مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح منحصر ہے۔ جبتک وہ قرآن مجید سے غافل ولاپرواہ ہیں۔ اسوقت تک انکا دین درست ہوسکتا ہے نہ دنیا۔ نمبر ۱-۲-۳ کے الہامات کی میں یہی تاویل سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی تبلیغ میرے ہاتھ سے سرانجام پذیر ہوگی۔ مجھکو الہام ذیل ۱۸۹۸ء میں ہوا تھا جبکہ میں نارنول میں متعین تھا۔

اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اس الہام کے بعد مجھکو رب العالمین نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ مفتاح القرآن۔ تذکرۃ القرآن اور تفسیر القرآن میرے قلم سے شائع ہوئے۔ تفسیر القرآن انگریزی میں بھی شائع ہوسکی۔ پس میری مسیحیت اور رسالت کی یہی تاویل ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف میں ہلاک ہو اور تبلیغ قرآنی مجھ سے ہوسکے۔ انبیاء علیہم السلام تو دنیا سے گذرچکے ہاں انکے بروز اور مثیل تاقیامت رہینگے۔ تاکہ کشف اور رویا ہے صادقہ۔ نبوت۔ رسالت۔ الہام ایک رفت گذشت قصہ نہ بن جائیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ وحی منقطع ہوچکی اور اب محض مبشرات باقی رہ گیا ہیں۔

میں نے جو یہ فقرہ لکھا تھا کہ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ اس میں مسیح اور مرسل کے الفاظ سے یہی مراد ہے کہ خداوند عالم نے مجھکو ان پاک ناموں میں ہلاکت دجال اور تبلیغ قرآن کی بشارت دی ہے۔ تمام مسلمان اپنی اولاد کے نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر اس نیت سے رکھتے ہیں کہ انکے مبارک نام موجب برکت وسعادت ہوں اور وہ اعمال واخلاق میں ان سے مشابہت پیدا کریں۔ جیسا اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسےٰ یا موسےٰ رکھتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ انکو انکی سعادت اور برکت سے حصہ مل چکا۔ یا مل جائیگا پس جو نام اسلام میں جائز ہیں وہ خدا کیلئے کیوں حرام یا قابل اعتراض ہونگے والسلام۔ الراقم محمد عبدالحکیم خاں ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ ۷ اگست

اڈیٹر۔ مگر آپنے اپنی مراد واضح کرکے بتادی لیکن چونکہ مسلمان پہلے ایک دفعہ ایسے الفاظ والقاب سے ڈنک کھاچکے ہیں اس لئے انکا چونکنا واجبی ہے بہتر ہے کہ ایسے القاب اگر آپکو الہامی بھی ہوں تو ان سے جو مدعا ومقصود ہو ان الفاظ کو پہلکہ میں شائع کیا کریں۔ اس مضمون کے متعلق ہم نے مرقع قادیانی میں ذرہ تفصیل سے بحث کی ہے جو انکم ستمبر کو شائع ہوگا۔

حساب دوستان در دل

ستمبر کے مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم

ہے۔ ان کے نمبر درج ذیل ہیں۔ ہرچند لکھا جاتا ہے کہ جس صاحب کو انکار ہو وہ اطلاعی کارڈ لکھ بھیجیں تاہم بعض دوست بڑی سرد مہری سے وی پی واپس کرتے ہیں جو نہایت ہی معیوب ہے۔ مینیجر

۳۶۴	درگھانہ	۸۶۸	منو ناتھ بھنجن
۳۸۵	میرٹھ	۸۶۹	ڈاٹہ ہانسر
۳۹۰	شیر گڑھ	۸۸۱	بٹھنڈہ
۶۳۲	شواپور	۸۸۸	نور چک
۶۳۶	ہریہر	۸۹۱	سکھو چک
۶۳۹	ستار گنج	۸۹۲	جالندھر
۶۴۱	قریشی	۸۹۶	خانقاہ ڈوگران
۶۴۶	واسک	۸۹۷	ٹانٹہ مئو
۷۰۲	امرتسر	۸۹۸	کواتھہ
۷۶۵	سیرسیاں	۸۹۹	ستی چک
۸۱۹	سنام	۹۰۰	ٹیا برج
۸۳۸	امرتسر	۹۶۸	کندن سیاں
۸۷۰	بنجی گڑھ	۱۰۸۱	لاہور
۸۷۱	فیض خان	۱۰۶۳	چھواری

انتخاب الاخبار

جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری کی ہمشیرہ انتقال کر گئی ہیں ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ امرتسر میں پڑھا گیا +

گورنمنٹ ہند نے طاعون کے انسداد کی طرف توجہ کی ہے کہ مکانات کو چوہوں وغیرہ سے صاف رکھا جائے اور جس جگہ پر طاعون ہو وہاں کے لوگوں کو آبادی سے باہر صاف جنگل میں چلے جانے کی ترغیب دی جائے +

مرزا صاحب قادیانی نے ۲۲ر اگست کو بذریعہ اشتہار اپنے دام افتادوں کو مطلع کیا ہے کہ تم لوگ گورنمنٹ کی تجویز پر سب سے پہلے عمل کرو۔ کیونکہ سوائے گورنمنٹ کی سلطنت کے ہمارا کہیں ٹھکانہ نہیں۔ (الیس فی جہنم مثوی للمفسدین)

سنا ہے کہ حیدرآباد میں ایک نیا سکہ جاری ہونے والا ہے جسکی ایک طرف حضور ملک معظم کی شبیہ اور دوسری طرف ریاست کا نشان ہوگا +

گورنمنٹ ہند کی تازہ حکم کی بموجب امسال بھی عازمان حج بندرگاہ بمبئی سے روانہ ہونگے +

مسرت کی بات ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اب لکڑی کے سہارے چلنے لگے ہیں اگرچہ زخم میں ابھی کچھ کسر باقی ہے +

مصر میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے جو مدرسہ عالیہ جاری ہے۔ اس میں تعلیم کی مدت تین سال مقرر ہے۔ اور لڑکیوں کو عربی اور انگریزی زبان حساب ہندسہ۔ جبر و مقابلہ۔ تاریخ اسلام جغرافیہ۔ علم کیمیا۔ طبعیات۔ بچوں کی پرورش کا فن۔ کنڈرگارٹن وغیرہ ضروری علوم و فنون کی تعلیم بلا فیس دی جاتی ہے۔ نیز ہر لڑکی کو کھانے اور کپڑے کے علاوہ دو پونڈ ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں کی فارغ التحصیل لڑکیاں دیگر مدارس میں مدرسی کے عہدہ پر ممتاز کی جاتی ہیں +

باب عالی نے حکم دیا ہے کہ غیر مسلم سیاحوں کو مسجدوں میں آنے کی ممانعت کیجائے اسپر تمام یوروپین ناراض ہیں۔ کیونکہ قسطنطنیہ کی مسجدیں مسلمانوں کی گذشتہ صنعت کاریوں کے شاندار نمونے ہیں اور انکے نہ دیکھنے سے دار الخلافہ عثمانیہ کی سیر کا لطف آدھا رہجاتا ہے +

حضور نظام حیدرآباد نے حکم دیا ہے کہ جو شخص بے احتیاطی یا غفلت یا ایسے طریق سے موٹر کار چلائے جو عوام کے لیے باعث خطرہ ہو اسپر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جائیگا۔

بہاولپور میں جدید انتظام ریاست کا اعلان کیا گیا۔ یہ انتظام کونسل آف ریجنسی کے ذریعے سے ہوگا جو صغیرسن نواب صاحب کے ایام نابالغی میں انکی جگہ کام کریگی اس کے پانچ ممبر مفصلہ ذیل مقرر کیے گئے ہیں۔ (۱) مولوی رحیم بخش صاحب سابق فارین منسٹر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے (۲) سردار محمود خان صاحب عبدانہ مشیر مال (۳) دیوان آسانند صاحب مشیر سنوی (۴) مولوی عبد الرحمان خانصاحب مشیر فوج کونسل کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ (۵) راجہ طالب مہدی خانصاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم نو آبادی لائل پور گورنمنٹ کی طرف سے عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں جناب شیخ نصیر الدین صاحب جو اب تک پرائم منسٹر تھے ریاست سے واپس تشریف لے گئے ہیں۔ صاحب پریزیڈنٹ کی تنخواہ ماہوار سو روپے اور باقی ممبروں کی ایک ایک ہزار روپیہ ماہوار تجویز ہوئی ہے۔ سنا ہے کہ ان تقرریوں سے وہاں کی پبلک نہایت خوش اور مطمئن ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کونسل آف ریجنسی امتی تا دو سال کے لیے مقرر ہوئی ہے +

ہز میجسٹی امیر کابل نے نئے ڈاک خانے قائم کئے ہیں اور ایک نیا ٹکٹ جاری کیا ہے +

ہز رائل ہائینس سردار نصر اللہ خاں سفر حج کی تیاریاں کر رہے ہیں اور غالباً عنقریب کابل سے روانہ ہونے والے ہیں۔ (بسلامت روی و بازآئی)

جنگ روس و جاپان سے پہلے جاپان ۵ کروڑ پونڈ کا قرضدار تھا اور لڑائی کے بعد ۲۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کا مقروض ہو گیا۔

کلکتہ میں ایک یوروپین دلال کو ہر بخش سنگھ نامی ایک دربان پر تھوکنے اور گالی دینے کے الزام میں دوسو روپے جرمانہ یا ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

لالہ دینا ناتھ اڈیٹر اخبار ہندوستان کی اپیل کی تاریخ چیف کورٹ میں ۷ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ سنا گیا ہے کہ اس کا بھائی ایشر داس مقدمہ کی پیروی کے لیے کلکتہ سے کسی نامور وکیل کو لینے گیا ہے۔

مسٹر کلیمنسو وزیر اعظم فرانس جسکو حضور ملک معظم نے ۱۲ر ماہ حال کو مقام میرین باڈ شرف ملاقات بخشا۔ اور لنچ پہ مدعو کیا۔ اسکا بیان ہے کہ ملاقات میں عام پولیٹکل حالات پر گفتگو ہوتی رہی اور معاملات مراکو کا خاص طور پر ذکر آیا (خدا خیر کرے)

حیدرآباد میں ریاست کیطرف سے چیدہ چیدہ افسروں کو جنہیں دورہ کرنا پڑتا ہے ریاست کی طرف سے ۵ ہزار روپے کی ایک ایک موٹر کار دیگئی ہے اور ہر ایک کے لئے سو روپے ماہوار خرچ بھی منظور ہوا ہے

مربوط (مصر) میں ایک صاحب نے جو آثار قدیمہ کی تلاش کے لیے وہاں گیا ہوا ہے مذہب اسلام قبول کیا اور اسکا نام موسیٰ محمد رکھا گیا (محمد موسیٰ بہتر تھا) +

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے اخبار گوہر بار اہلحدیث مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۸ کالم اول میں ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں

"یہ مومیائی ہم نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل۔ دق۔ ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوش گوار بوڑھے۔ بچے۔ جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۱؎ مع محصولڈاک

روغن فولاد جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کی رنگت سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے قیمت فی شیشی ۸؎

معجون مقوی دماغ ہر قسم کی دماغی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام۔ ضعف بصر کیواسطے مفید ہے۔ دفتروں کے کلرک۔ منشی اور سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے اسے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ ۱؎

سرمہ مقوی بصر دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت بخشتا ہے

قیمت فی تولہ ۱۲ ؎ معہ محصولڈاک

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے مریض کو اپنی مفصل کیفیت لکھنی چاہئے۔

المشتہر مجروی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بالکل شافی۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں۔ جلد پنجم زیر طبع ہے جو عنقریب طبع ہو کر ناظرین تک پہنچنے والی ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱؎ جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱؎

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ ۱؎ جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱؎

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے مع محصولڈاک ۶؎

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول ۱۲؎

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث۔ بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا ثبوت۔ قیمت ۱؎

آیات متشابہات۔ اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق۔ ۳؎

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲؎

شادی بیوگان اور نیوگ۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱؎

المشتہر
مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

[illegible] رسالہ [illegible] جواب۔ عیسائی مذہب کا فوٹو۔ قیمت ۴؎ [illegible] علاج دل [illegible] شادی کی خوبیاں [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 852.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر (پنجاب)

جب مصطفےٰ سے کسی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... پایا وہم و خیال ... نقل کیا ہے

نمبر ۴۲ جلد ۳

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عہ
والیان ریاست سے عہ
روساء و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۲ ۸/
ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی مستحکم کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگی +

امرتسر۔ یوم جمعہ۔ ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

تتمہ اجتہاد و تقلید

اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست میں ہم اس مضمون کو بہت ہی اختصار کے ساتھ ختم کر چکے تھے اس سے بعد ایک ضروری بات یاد آئی۔ آج اسی ضروری بات کو ہم بیان کرتے ہیں۔ وہ ضروری بات امام بخاری کے مقلد ہونے کے متعلق ہے۔

ہمارے بھائیوں کی وہی مثال ہے جو کسی کبڑی سے کسی نے کہا تھا کہ تم کیا چاہتی ہو۔ یہ چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا یہ چاہتی ہو کہ اور عورتیں بھی تمہاری طرح کبڑی ہو جاویں غیرت مند کبڑی نے کہا میں وہی چاہتی ہوں کہ یہ بھی میری طرح کبڑی ہو جائیں تاکہ میں بھی انکو اسی حالت میں دیکھوں جس میں میں ہوں یہی حال ہمارے مقلدین بھائیوں کا ہے کہ تقلید کو جو اپنے ذمہ لیا اور مخالفین تقلید نے سپر بھی ڈالی تو بجائے اسکے کہ خود اسکو چھوڑ دیں اس فکر میں ہیں کہ بڑے بڑے اماموں کو مقلد ثابت کر کے غیر مقلدین کا منہ بند کریں اگرچہ غیر مقلدین (اہلحدیث) کو کسی کا مقلد ہونا مضر نہیں تاہم اُن کے نزدیک سند ہے کیونکہ انکا تو اصول ہی یہ ہے کہ ؎

آنچہ قال ست نہ قال الرسول + فضل بود فضل بخوان ای فضول

پھر نہیں معلوم اس کوشش سے اہلحدیثوں کا کیونکر منہ بند ہو سکتا ہے جبکہ وہ کسی امام یا مجتہد کے قول و فعل کو بغیر دلیل قرآن و حدیث کے سند نہیں جانتے یہی ان اصول کا حکم ہے۔ اگرچہ اہلحدیثوں کو کسی امام یا مجتہد کا مقلد ہونا مضر نہیں تاہم واقعات کی تلاش سے دیکھنا ہے کہ اس قصے کی اصل کیا ہے؟

اصل جواب تو اس قصے کا صحیح بخاری ہی سے مل سکتا ہے کہ امام بخاری مجتہد ہے یا مقلد۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جس شخص نے صحیح بخاری کا ایک صفحہ بھی غور سے پڑھا ہوگا وہ بھی جان جائیگا کہ امام بخاری مجتہد ہی نہیں بلکہ مجتہد گر تھے۔ صرف صحیح بخاری کا دیکھنا ہی ہمارے اس دعوے کی تصدیق کر سکتا ہے۔ مگر ہمارے بھائی چونکہ مقلد ہیں اسلئے انکو تحقیق کی راہ پر آنا دشوار ہے۔ کسی مؤرخ نے لکھ دیا کہ امام بخاری شافعی تھے تو انکی بلا کو غرض نہیں کہ بات کی تہ کو پہنچیں جھٹ سے بغلیں بجانے لگے کہ بس ہمارے ... بغلیں ہیں

ہمارے خیال میں امام بخاری، مسلم، ترمذی و دیگر محدثین کے مقلد ہونے کا دعوےٰ ایسا ایک غلط اور بدیہی البطلان امر ہے کہ اسکی نظیر دنیا بھر میں نہیں ملیگی۔ تاہم اسکی حقیقت ہم بتلاتے ہیں۔

ہمارے حنفی ... بعض فرق ... مسئلہ ... میں اختلاف ... اپنی ایک ... ایک طریق سے

معذرت۔ ایک ضروری امر کیلئے پرچہ ہذا اپنے وقت سے پیشتر ... میں بھیجا جاتا ہے اسلئے معذرت کرتے ہیں۔ منیجر

استدلال کرنا صحیح جانتا ہے تو دوسرا اسکو صحیح نہیں جانتا۔ چنانچہ اصول کی کل کتابوں میں یہ مسئلہ بصراحت ملتا ہے حسامی کی عبارت بغور دیکھئے جو یہ ہے:۔

ومن الناس من عمل فی النصوص بوجوہ اُخر ھی فاسدۃ عندنا منہا ما قال بعضہم ان التنصیص علی الشئی باسم العلم یوجب التخصیص ونفی الحکم عما عداہ وھذا فاسد × منہا ما قال الشافعیؒ ان الحکم متی علق بشرط او اضیف الی مسمی بوصف خاص اوجب نفی الحکم عند عدم الشرط او الوصف × × ومن ھذہ الجملۃ ما قال الشافعیؒ ان المطلق محمول علی المقید وان کانا فی حادثتین مثل کفارۃ القتل وسائر الکفارات لان قید الایمان زیادۃ وصف یجری مجری الشرط فیوجب نفی الحکم عند عدمہ فی المنصوص علیہ وفی نظیرہ من الکفارات لانہا جنس واحد وعندنا لا یحمل المطلق علی المقید وان کانا فی حادثۃ واحدۃ × × ومنہا ما قال بعضہم ان العام یختص بسببہ وعندنا انما یختص بسببہ اذا لم یکن مستقلا بنفسہ

اس عبارت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ امام شافعی بعض وجوہ سے احکام شرعیہ پر استدلال کرتے ہیں حنفیہ اُن وجوہ کو غلط کہتے ہیں مثلاً قرآن شریف میں حکم ہے کہ من فتیاتکم المؤمنت یعنی اگر تم کو آزاد عورتوں سے نکاح کرنیکی سکت نہو تو تم ایماندار لونڈیوں سے نکاح کرلیا کرو۔

اس آیت میں عام لونڈیوں سے نکاح کا حکم نہیں دیا بلکہ ایماندار لونڈیوں سے نکاح کرنیکا حکم دیا ہے امام شافعی کہتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر لونڈیوں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ اجازت کی صورت میں ایماندار کی قید لگائی گئی ہے۔ اسیطرح اور بھی کئی ایک اصول ہیں جنفی ان اصولوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ کتب اصول میں بھی تصریح موجود ہے۔ مذکورہ بالا عبارت ملاحظہ ہو۔

امام بخاری کی تحقیق علی بہی ہے کہ یہ اور اس قسم کے اور اصول غلط ہیں چنانچہ زمانہ حال کے اہلحدیثوں کا بھی یہی خیال کہ امام شافعی اس نزاع میں حق بجانب ہیں اور انکا دعوے قرآن وحدیث اور عقل ہے۔ پس اس توافق فی الاصول کے لحاظ سے جو امام بخاری و دیگر محدثین کو امام شافعی سے ہے بعض علماء نے امام بخاری کو شافعیوں میں لکھا ہے۔ چنانچہ استاذ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رسالہ انصاف میں اکابر محدثین مثل ابن جریر وغیرہ کے شافعی ہونے کی تشریح کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

وبعض انتسابہ الی الشافعی انہ جری علی طریقتہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ واذا خالف احیانا لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہ فی مذہب الشافعی ومن ھذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ وممن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ بالشافعی (انصاف ص۶۷)	کہ اس کے منسوب بشافعی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد اور دلیلوں کی تلاش کرنے اور بعض کو بعض پر ترتیب دینے میں امام شافعی کے طریق پر چلا اور اسکا اجتہاد شافعی کے اجتہاد سے موافق پڑا اور اگر کہیں مخالف ہوا تو مخالفت کی پروا نہیں کی اور امام کے طریقہ سے بجز چند مسائل کے خارج نہیں ہوا اور یہ امر اس کے شافعی مذہب میں داخل رہنے کا مخل انداز نہیں۔ اور محمد بن اسمعیل بخاری بھی اسی قسم کے ہیں کہ وہ طبقات شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے انکو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے انہیں سے شیخ تاج الدین سبکی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ بخاری نے فقہ حمیدی سے سیکھی اور حمیدی نے شافعی سے فقہ سیکھی۔

خلاصہ مطلب اس شہادت کا یہ ہے کہ ابن جریر اور امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد لکھا ہے اُن معنے سے نہیں جو آجکل متنازع فیہ ہیں بلکہ یہ ایک الگ اصطلاح ہے کہ جس مجتہد کا توافق کسی مجتہد سے ہوا۔ بس متاخرین اس کو اس سابق کی طرف منسوب کردیتے تھے۔ شاہ صاحب ممدوح حجۃ اللہ میں اس سے بھی واضح لکھتے ہیں کہ:۔

کان اصحاب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاهب لکثرۃ موافقتہ کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی (مصری جلد اول ص۱۵۲)

یعنی اہلحدیث× بھی بعض اوقات کسی مذہب کی طرف نسبت کئے جاتے تھے بوجہ اس کے کہ اکثر مسائل اُن کے اُس مذہب سے موافق ہوتے جیسے امام نسائی اور بیہقی کو شافعی کہتے ہیں۔ (نہ یہ کہ وہ شافعی کے مقلد تھے معاذ اللہ)

لیکن یہ اصطلاح بھی اُس وقت سے جاری ہوئی ہے جب سے تقلید کا زمانہ آیا اس سے پہلے تو کوئی جانتا ہی نہ تھا کہ حنفی کون ہوتے ہیں اور شافعی کون۔ بلکہ یہی عام دستور تھا کہ خلف اہل علم سلف کے اقوال کو مع دلائل کے دیکھتے پھر جس بات کو مدلل اور مبرہن جانتے اسکو قبول کرلیتے انکو یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ ہمارا مذہب کیا ہے

× سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث ہمیشہ سے غیر مقلد رہے ہیں (اڈیٹر)

بلکہ انکا خیال یہ ہوتا تہا کہ ہمارا مذہب قرآن وحدیث ہے - یہی وجہ ہے کہ ایک مسئلہ میں اگر وہ امام ابوحنیفہ سے موافق ہوتے تہے تو دوسرے میں امام شافعی سے - ہماری اس بیان کا ثبوت جس نے دیکہنا ہو وہ حدیث کی مشہور کتاب ترمذی کو بغور مطالعہ کرے کہ کس طرح یہ بزرگ بعد بیان کرنے حدیث نبوی کے علماء کے مذاہب بتلاتا ہے جس کو غیر صحیح جانتا ہے اس کو رد بہی کر جاتا ہے - ہمارے بہائی اسکو بہی شافعی کا مقلد کہتے ہیں حالانکہ وہ اس بارہ میں شافعی کا بہی لحاظ نہیں کرتا - بلکہ کہلے لفظوں میں رد کرتا ہے چنانچہ باب **تاخیر الظہر فی شدۃ الحر** میں امام شافعی کا رد کیا ہے - چنانچہ لکہتا ہے :-

فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی -

یعنے ابوذر والی حدیث امام شافعی کے قول کی تردید کرتی ہے "

ایسی ہی ایک بڑی مشہور شافعی کی مثال ہم ادر پیش کرتے ہیں جس سے مراد ہماری امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو بڑے موٹے قلم سے **شافعی** لکہا جاتا ہے - ناظرین ذرہ اس موٹے شافعی کی روش دیکہئے کہ تفسیر جلالین میں آیت ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ کی تفسیر میں شافعی کے مذہب سے موافقت کی ہے تو تیمم والی آیت میں حنفیوں سے متفق ہیں چنانچہ لکہتے ہیں :- فاضربوا به ضربتین مع المرفقین یعنی تیمم کہنیوں تک کرو اور دو ضرب لگاؤ جو شافعی مذہب کے خلاف اور حنفی مذہب کے موافق ہے - کیا یہ مثالیں ہمکو راہ ہدایت نہیں دکہا سکتیں کہ سلف میں کیا طریقہ تہا - بس یہی تہا کہ انکو کسی مجتہد یا عالم کی رائے کا نہ لحاظ تہا نہ پابندی تہی بلکہ قرآن وحدیث سے اپنی تحقیق کے مطابق جسکا قول صحیح پاتے اسے لے لیتے یہ بہی نہیں کہ اس قول کو لینے کی کوشش کرتے بلکہ قرآن وحدیث پر عمل کرتے وہ قول اس کے ضمن میں خود ہی آجاتا - بنظر استقلال صرف قرآن وحدیث ہی کو دیکہتے تہے - مذہب سب کا اسلام تہا - یہ ایک ایسا وسیع مکان تہا کہ سب کیسہ اسی میں تہا مگر تفریق نہ تہی لیکن جب متعصب اور ضدی لوگ پیدا ہوئے تو انہوں نے اس ایک وسیع مکان کو چہوٹی چہوٹی چار کوٹہریوں میں تقسیم کر دیا اور یہ لوگ پانچویں صدی میں پیدا ہوئے تہے - چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز **حجۃ اللہ** میں فرماتے ہیں :-

اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد (مصری جلد اول صفحہ ۱۵۲)

یعنی چوتہی صدی سے پیشتر لوگ ایک مذہب کی تقلید پر جمع ہوئے نہ تہے "

اسی کے متصل فرمایا کہ چوتہی صدی کے بعد لوگوں نے تعیین مذہب کیا - مگر اس زمانہ میں بہی اہلحدیث کی جماعت کا وہی طریق تہا جو پہلے تہا اور بفضلہ تعالیٰ اب تک کہ ہر مسئلہ اعتقادی یا عملی انکا براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ ہوتا ہے - اگر ان میں باہمی اختلاف ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ ایک فریق ایک مجتہد کی رائے کو مانتا ہے تو دوسرا دوسرے کی - بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ہر ایک اپنے معتقدات اور اعمال کو براہ راست قرآن وحدیث سے ماخوذ کرتا ہے - اس اخذ کرنے میں اختلاف رائے ہو جاتا ہے جسکا نام حدیث میں ہے اختلاف امتی رحمۃ سلف سے خلف تک یہی طریق آیا ہے ﴿

اگر بغور دیکہا جائے تو اس تفریق نے کیسا نقصان پہونچایا ہے کہ ایک ہی مسئلہ ہے اگر اسکی نسبت یہ کہا جائے کہ حدیث میں یوں آیا ہے اس لئے میں عمل کرتا ہوں - تو مار پیٹ ہو کر عدالت تک نوبت پہونچتی ہے اور اگر اسی مسئلہ کی بابت یہ کہا جائے کہ میں شافعی مذہب کا مقلد ہوں اس لئے کرتا ہوں تو سب خاموش ہیں - باہمی برادرہیں نہ کوئی رنج ہے نہ کدورت ہے - حالانکہ اگر وہ مسئلہ درحقیقت خدا اور رسول کے نزدیک ایسا ہی تہا جیسا کہ اسپر پہلی صورت میں رنج کیا گیا تو اس صورت میں کیوں اس پر رنج نہیں کیا جاتا بلکہ باہمی ملاپ ہے - یہ خرابی کہاں سے آئی ؟ اسی ناجائز تفریق سے ﴿

ہمارے دوستوں کی نظر میں آبائی طور پر چونکہ تفریق ذہن میں جم چکی ہے اسلئے جب انکو کہا جاتا ہے کہ یہ حدود سب مصنوعی اور بندوں کی ایجاد ہیں تو وہ حیرانی سے اس بات کو سنتے ہیں کہ ہیں ؟ ایسی امت کا اسپر اتفاق یونہی ہے - مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اتفاق کنندہ خود ہمارے کان میں یہ تلقین بہی کرتے ہیں کہ لیس علی الانسان التزام مذہب معین - یعنی کسی انسان پر کسی مجتہد معین کی تقلید واجب نہیں " (دیکہو فقہ کی مستند کتاب رد المحتار مصری جلد اول صفحہ ۵۳)

پہر ہم کیونکر سمجہیں کہ تقلید شخصی پر اجماع اور اتفاق ہے - رہی آجکل کے لوگوں کی کثرت سو یہ کثرت بمقابلہ قرآن وحدیث واقوال ائمہ دین کے بیسود نارزد - ایسی کثرت کی بابت کہا گیا ہے ؎

اجماع نہیں یہ بلوۂ اہل عناد ہے
گر ہے تو حق بجانب ابن زیاد ہے

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے - منکرین حدیث کا رد - قیمت ۲ر
مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

آریوں کا خیال گورنمنٹ کی نسبت

اگرچہ لالہ لاجپت رائے کی جلاوطنی سے آریہ لیڈروں کی آنکھیں کسی قدر کھلی ہیں اور وہ گورنمنٹ کی وفاداری اور تعریف کے گیت گانے لگے ہیں مگر چونکہ وہ گیت صرف زبانی زبانی ہیں اس لئے کبھی کبھی اصل بات بھی ان کے قلم سے یا زبان سے نکل جاتی ہے۔ آج ہم ایک مضمون آریہ اخبار مسافر آگرہ سے نقل کرتے ہیں تاظرین اسے پڑھکر ان پہلے مضمونوں کے اندر وسط پر مطلع ہو سکینگے۔ یہ بات واضح رہے کہ اڈیٹر مسافر پر جو مقدمہ فحش نویسی کا گورنمنٹ کی طرف سے قائم ہوا تھا اسمیں انکو ایک مہینہ سخت قید کی سزا ہوئی تھی جسکی نگرانی ہائیکورٹ میں کیگئی تو سزا قید پانسو روپیہ جرمانہ سے منتقل ہوگئی اسپر آپ کسیانے ہوکر گورنمنٹ کو کوستے ہیں۔ پہلے اپنے مقدمہ کا کچھ حال لکھا ہے پھر اپنے وکیل کی تعریف کرکے لکھتے ہیں کہ:۔

"مسٹر السٹن اس صوبہ میں سب سے بڑھیا لقار و قابل بیرسٹر سمجھے جاتے ہیں اور درحقیقت انکی جسقدر بھی شہرت اس صوبہ میں ہے وہ بالکل مبالغہ سے بری ہے۔ آپ نے حسب عادت مسافر کے مقدمہ میں بھی ایسی زبردست تقریر کی کہ پتھر سے پتھر دل بھی آپ کی تقریر کو سنکر گورنمنٹ کی عقل پر افسوس کئے بغیر نہ رہ سکے اس تقریر کا خلاصہ ہم بشرط ضرورت کسی اگلے پرچہ میں شائع کریں گے جب آپکی مؤثر تقریر ختم ہوچکی تو سر جارج ناکس نے فیصلہ کے لئے قلم اٹھایا اور فیصلہ سنایا کہ میں مجسٹریٹ کے حکم سزا کو منسوخ کرتا ہوں اور اس کے بجائے اڈیٹر مسافر پر مبلغ پانچ سو روپیہ جرمانہ کرتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید محض۔ آپ نے ساتھ ہی جرمانہ ادا کرنے کے لئے ۱۵ روز کی مہلت عطا کی اور یوں اس عجیب و غریب ڈرامہ کا آخری پردہ .... اگست کو گر گیا۔ جن اصحاب نے مسافر کے قابل کونسل پنڈت کیلاش ناتھ جی کی وہ تقریر مسافر میں دیکھی ہے جو انہوں نے عدالت سشن میں دی تھی اس میں شک نہیں کہ وہ ضرور برٹش عدالت کی جابرانہ سزا کو حیرت کی نگاہ سے دیکھینگے لیکن نہیں اب ہمیں اخبارات کے مقدمات میں ظالمانہ سزاؤں کو بھی بڑی سنجیدگی و متانت سے برداشت کرنا چاہئے اور حقیقت میں ہم بیکس ہندوستانی بجز صبر کے اور کر ہی کیا سکتے ہیں اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ ہماری (ہماندا) گورنمنٹ محض مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے آریہ سماج پر جبر کرنا ایک کار ثواب سمجھ رہی ہے۔ جو لوگ کہ مسافر کے مقدمہ کی اصلی حقیقت سے واقف ہیں انکو معلوم ہے کہ یہ مقدمہ مسافر پر گورنمنٹ نے محض اپنی وفاداری[1] کے خوش کرنے کے لئے قائم کیا تھا ورنہ اس کو کیا معنے ہوسکتے ہیں کہ وہی مسلمانی فتوے جو اس مقدمہ کی بنا ہے اس سے پیشتر ایک برس کے قریب مسلمانوں کی تازہ تصنیفات میں موجود ہو۔ امرتسر کے اخبار اہلحدیث[2] میں مسافر سے پیشتر نکل چکا ہو لیکن ان اسلامی کتب کے مصنفوں اور اہلحدیث کے اڈیٹر سے گورنمنٹ آنکھ تک نہ ملائے مگر جب مسافر میں وہی فتوے نقل کیا جائے تو گورنمنٹ رائی کا پہاڑ بناکر دکھائے اور مسافر کے ضعیف العمر اڈیٹر کو جیل خانہ بھجوائے۔ نہیں صرف وہ اکیلا فتوی نہیں بلکہ ویسے اور اس سے کہیں بڑھ چڑھکر دو چار نہیں۔ دس بیس نہیں۔ بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں اسی قسم کے فتوے اسلامی اخبارات و کتب میں موجود ہوں اور گورنمنٹ کان تک نہ ہلائے ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس سے بڑھکر صریح ظلم کی کوئی مثال کسی منصف گورنمنٹ کے راج میں مل سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گورنمنٹ اپنی اس طرح کی پالیسی سے آریہ سماج کے پرچار کو دبا سکتی ہے۔ کیا آریہ پرش گورنمنٹ کی کج نگاہ سے خوف زدہ ہوکر اپنی کرتویہ سے ہٹ سکتے ہیں۔ ہمارا کانشنس یہی بتاتا ہے کہ گورنمنٹ غلطی پر ہے اور گورنمنٹ کے خیالات آریہ سماج کے متعلق محض سادہ لوحی پر مبنی ہیں۔ بیشک روٹیوں کے غلام گورنمنٹ کی بیجا دھمکیوں میں آسکتے ہیں اور روٹی کی پکار بچانا بند کر سکتے ہیں۔ بیشک جنکو سر و نیر خطاب لینے کا سودا سوار ہے گورنمنٹ کے ایک اشارہ میں وہ ترم نجود ہوسکتے ہیں بیشک جنکو ایک مرتبہ مرنے کے بعد تا قیامت قبروں میں سڑنا پڑتا ہے وہ مارے خوف کے پل باندھ سکتے ہیں۔ لیکن آتما کو امر جاننے اور ماننے والے آریہ آتمک اتنی کی خواہشمند آریہ اور آواگون کے دل سے قائل آریہ ایک دنیاوی گورنمنٹ کی بیجا سختیوں اور دھمکیوں کی پرواہ کبھی نہیں کر سکتے۔ ہاں صداقت و عدل کے حضور ہمیشہ سر تسلیم خم کرنیکو طیار رہیں۔

پس آریہ سماج کے مخالفوں کو اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے کہ جس آریہ جاتی کی گردن پر متواتر سات سو سال تک اسلامی تلوار رکھی رہی اور اس نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی کیا آج معمولی تکالیف سے اس آریہ جاتی کو کوئی دبا سکتا ہے کیا آریہ پرش آج ان معمولی معمولی مصائب سے گھبراکر اپنے پاک دھرم کے فرائض سے گریز کر سکتے ہیں؟ نہیں۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ آریہ پرش بڑی

[1] مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے (اہلحدیث) [2] جھوٹ کہتے ہو سچے ہو تو اہلحدیث کی اور اپنی عبارات اصلی الفاظ میں نقل کرو۔ (اہلحدیث)

استقلال کے ساتھ اپنا دارک کام کئے جائینگے اور بڑی شان و شوکت کے ساتھ دنیا بھر میں ویدوں کا ڈنکا بجائینگے۔ ویدک دہرم کا پرچار برابر ہوگا اور بڑے زور و شور کے ساتھ ہوگا اور دنیا کے ہر حصہ میں ہوگا کیونکہ آریوں کی سچی سپرٹ کو دنیاوی طاقت دبا نہیں سکتی۔ موجودہ کشمکش سے آریہ پرش ہرگز نہیں گھبراتے اور نہ کبھی گھبرائینگے۔ ایک مسافر نہیں ہزار مسافر گرفتار ہو جائیں آریہ پرش اسکی پرواہ نہیں کرتے وہ اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہمارے مخالف غلطی پر ہیں۔ گورنمنٹ خواہ مخواہ وہ اوصاف ہم میں سمجھ بیٹھی ہے۔ کہ جن کے دراصل ہم لائق نہیں لیکن جب گورنمنٹ [illegible] ہو جائیگا کہ آریہ سماج کیا ہے اور آریہ پرش کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں تو ضرور اسے اپنی غلطیوں پر افسوس کرنا ہوگا۔" (۲۳۔ اگست ۱۹۱۰ء)

اس مضمون میں اڈیٹر مسافر نے جسقدر گورنمنٹ کی نسبت توہینی کلمات کہے ہیں انکے جواب دینے کی تو ہمیں ضرورت نہیں البتہ جو کچھ مسلمانوں کے حق میں درفشانی کی ہے وہ ہماری جواب کی مستحق ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی وفادار بیوی لکھا ہے۔ ہم اس پاگلانہ نسبت کو نہیں سمجھے۔ اس پاگل پنے کو دیکھئے کہ گورنمنٹ کا لفظ خود مونث ہے جیسے سرکار۔ عدالت۔ حکومت۔ یہ سب الفاظ مونث ہیں۔ پھر مونث کی بیوی کیسے کوئی ہو سکتی ہے پھر ایسی بیوی جو خود مذکر ہو۔ کیونکہ مسلمانوں سے مراد انکی مسلمانوں کا وہ حصہ ہے جنکے خیالات پبلک میں خصوصاً آریہ سماجیوں کے خلاف ظاہر ہوتے رہتے ہیں وہ تو مسلمان مرد ہیں نہ کہ مستورات۔ پھر اس رشتہ کا کیا لطف ہوگا کہ مرد کو مونث کی بیوی بنایا جائے غالباً اس سے بھی پرلطف ہے کہ بذریعہ نیوگ کے دوسر کے نطفے سے پیدا شدہ بچے کو اپنا بچہ بنایا جائے ۔۔۔۔۔ مہاراج کیا کہتے ہیں؟

اور اگر گورنمنٹ کے لفظ سے اسکا مصداق مراد ہو تو وہ بھی کوئی ایسی چیز نہیں بلکہ یوں سمجھئے کہ وہ کچھ بھی نہیں کیونکہ گورنمنٹ کسی خاص شخص کا نام نہیں بلکہ اس سلسلۂ حکومت کا نام ہے جو برابر چلا جاتا ہے۔

خیر یہ سوال تو آپکی انشاپردازی پر تھا۔ اب ہم آپ سے ایک مذہبی سوال کرتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ ایسی ہی عقل اور انصاف سے خالی ہے جیسا آپ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی بالکل ہی عقل سے خالی ہیں اس لئے کہ آریہ سماج کا خیال ہے جسکو اخبار پرکاش وغیرہ میں کئی ایک دفعہ ظاہر بھی کیا گیا ہے کہ جس قوم کے اعمال سابقہ اچھے ہوتے ہیں وہ حاکم ہوتی ہے اور جس کے پہلے کام اچھے نہیں ہوتے وہ محکوم ہو۔ تو ہیں بس انگریزوں کے اعمال اچھے ہوکر انکو حکومت ملی مگر عقل سے خالی۔

تو جو لوگ اعمال کی برائی کی وجہ سے محکوم بنے انکی عقل کیسے زیادہ ہوگی؟ کچھ بھی کہن ہر ہر رہی یہ بات کہ سات سو سال تک اسلامی تلوار آریہ جاتی کی گردن پر رہی کیسا سفید جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کا جواب آپکو بنگالی ہاشمے خوب دینگے جو اسلامی حکومت کی تعریف کے گیت آجتک گا رہی ہیں۔

آخیر میں ہم اپنے اصل سوال کو پھر لوٹاتے ہیں جو مسافر کے شروع مقدمہ میں ہم نے کیا تھا کہ اڈیٹر مسافر کو جو یہ تکلیف پہونچی ہے تو بحکم ویدک دہرم اسکی پچھلی جون کی بد اعمالی سے پہونچی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بھی کسی کو ستایا ہوگا۔ جسکے بدلہ میں اس جون میں اس کو پھنسایا گیا۔ پس اس میں نہ گورنمنٹ کا قصور ہے نہ آگرہ کی پولیس کا بلکہ اصل بات یہ ہے ؎

کبھی معشوق تھے وہ ہی جو اب عاشق کہاتے ہیں۔
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں۔

منکرین حدیث کی نیرنگیاں

۲۳۔ اگست سے پیوستہ

۱۶۔ اور ۲۳۔ اگست کے پرچے میں ہمنے ان معترض صاحب کے خیالات مفصل بتلا دئے ہیں کہ ان صاحب کا دعوے ہے کہ بخاری مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے۔ اس دعویٰ پر آپکی دلیل اول کا جواب تو ۲۳ کے پرچہ میں ہو چکا ہے۔ آج دوسری دلیل کا ذکر سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دلیل ثانی۔ بخاری شریف میں عزل کے جواز کی نسبت جو پہلی موقوف حدیث میں فتوےٰ دیا گیا ہے مسلم شریف کی روایت میں اسی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ مسطورہ موجود ہیں فبلغ ذالک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہانا یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری عزل کرنیکی خبر حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچی آپ نے ہمیں اس سے منع نہ فرمایا۔ تو حضور پرنور شافع یوم نشور فداہ ابی و امی کی طرف سے عزل کی خبر سنکر منع کا حکم صادر نہ ہونا اسکی اجازت اور جواز پر شاہد ناطق ہے اس سے بھی مولانا کے دعوے کا بدیہی البطلان ہونا اظہر من الشمس ہے" (اہل فقہ ۱۲ جولائی ص۵ کالم ۲)

جواب:۔ ہمارے جناب اپنا دعویٰ آپ بھول گئے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں ایک دوسری سے متعارض ہیں مگر اس دلیل کو اگر صحیح مانا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف مسلم کی حدیثیں باہمی متعارض ہیں نہ کہ مسلم کی بخاری سے۔ واللہ اگر

نی کو نہ سمجھیں تو آپ کی حالت قابل رحم ہے۔ خیر یہ تو آپکی مناظرہ دانی پر سوال تھا
میل سوال کا جواب۔ جابر کی حدیث سے جو آپ جواز عزل کا حکم نکالتے ہیں تو
اس حکم کو علماء اصول کی اصطلاح میں بیان ضرورت کہتے ہیں۔ غور سے سنئے !
مثالہ فیما اذا رای صاحب الشرع امرا فلم ینہہ عن ذالک کان سکوتہ بمنزلۃ
البیان انہ مشروع (اصول شاشی) یعنی صاحب شریعت جب کوئی کام دیکھکر منع نکرے
تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جائز ہے۔ یہ ہے آپکی دلیل کی بنا جسکو جاننے آپکی بلا اب
اب تم آپکو اسکی تفصیل سناؤں۔ اس قول کی شرح میں صاحب فصول نے لکھا ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی اسی صورت میں جواز فعل کی دلیل ہو سکتی ہے کہ اس
شخص سے پہلے اس فعل سے منع نہ فرمایا ہو اور اگر منع فرمایا ہے تو خاموشی جواز کی
دلیل نہ ہوگی۔ غور سے دیکھو فلا یدل علی جواز ذالک الفعل۔ پس جبکہ ممانعت عزل کی
حدیثیں صاف موجود ہیں تو پھر اس خاموشی سے جواز کا نتیجہ نکالکر حدیثوں میں تعارض
ثابت کرنا اہل فقہ کے قابل اڈیٹر اور نامہ نگاروں ہی کا کام ہے جنکو نہ حدیث کی خبر ہے
نہ اصول حدیث کی۔ نہ فقہ سے مطلب ہو نہ اصول فقہ سے مگر شوق ہے تو حدیثوں کے رد
کرنیکا ہے۔ سچ ہے من جہل شیئا عاداہ +
حضرت جابر نے جو اس خاموشی سے جواز عزل کا نتیجہ نکالا تو اس لیے کہ انکو منع کی
حدیث ملی نہ تھی اور اگر انکو منع کی حدیث ملی ہوتی تو وہ بھی یہ نتیجہ نہ نکالتے اسکی مثالیں
کثرت سے ملتی ہیں +
علاوہ اس کے ہم مشہور مذہب کو بھی لے سکتے ہیں کہ السکوت فی معرض البیان
بیان تاہم آپکا دعویٰ ثابت نہیں۔ کیونکہ شارع کے سکوت سے جواز کا حکم نکالنا بمنزلہ
دلالت کے ہے جو تیسرے درجہ پر ہے اس سے پہلا اشارت ہے اس سے پہلے عبارت
ہے اور یہ بھی اصول کا قاعدہ ہے کہ عبارت اشارت سے مقدم ہے اور اشارت۔ دلالت
سے مقدم۔ پس جب ممانعت کی جانب صریح عبارت موجود ہے تو دلالت کا اس سے
تعارض بتلانا انہی لوگوں کا کام ہے جنہوں نے دینی علوم کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو۔
بمنا بے الا تعارض مترادف یعنی ہم معنے ہے تناقض کا۔ اور تناقض وہاں ہوتا ہے جہاں
دو دلیلیں ایک درجہ کی قوت رکھتی ہوں۔ یہ نہیں کہ ایک تو قرآن یا صحیح حدیث کی عبارت
النص ہو اور دوسری ضعیف یا قول موقوف ہو یا ایک عبارت النص ہو تو دوسری دلالت
یا اقتضاء۔ بھائی صاحب خدا انکو سمجھ دے اور تمہاری ساری فقہ بازی کو موت اور قیامت
کا خوف دل میں پیدا کرے۔ ہمیں تمہاری ہی حال پر نہیں بلکہ تمہارے ناظرین کے حال پر
رحم آتا ہے جنکی کشتی کے تم لوگ ناخدا بنے ہو۔ وہ بیچارے کیسے الٹی چھری سے ذبح ہو رہے

ہیں۔ اس سے بڑھکر تمہارے ان مولانا و مولانا کے حال پر افسوس ہے جنکو آتی اور آن پڑھ
عالم لدنی کہتے ہیں کہ وہ بھی بعض اہلحدیث کی ضد میں تمہیں ایسی ناشائستہ حرکات سے
نہیں روکتے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ انکا یہ طریق نہیں جو تم لوگوں نے اختیار کر رکھا
ہے۔ الی اللہ المشتکی +
یاد رکھو کہ جماعت محدثین اور اہلحدیث جو جواب تمکو دینگے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ان اصول
مقررہ کی بنا پر ہوگا جو علماء امت نے عقل و نقل سے مدلل کر کے مقرر کئے ہیں جن سے
انکار کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جو ان سے بے نصیب ہیں (باقی باقی)

بوسہ قبر

گذشتہ اشاعت سے پیوستہ

اب تمہ حال دیانت و امانت کا آپکے ظاہر کیا جاتا ہے آپ نے
جو جواز بوسہ قبر کی نسبت حافظ ابن حجر عسقلانی کی طرف کی ہے
تو وہ آپکی سوء فہمی یا قلت تدبر و نظر سے ہے اور علامہ سمہودی
کی طرف محض غلط ہے کیونکہ علامہ موصوف وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں ومنہا اجتناب
الانحناء للقبر عند التسلیم قال ابن جماعۃ قال بعض العلماء انہ من البدع ویظن
من لا علم لہ انہ من شعار التعظیم واقبح منہ تقبیل الارض للقبر اذ لم یفعلہ السلف
الصالح والخیر کلہ فی اتباعہم ومن خطر ببالہ ان تقبیل الارض للقبر ابلغ فی البرکۃ
فہو من جہالتہ وغفلتہ لان البرکۃ انما ہی فیما وافق الشرع واقوال السلف وعملہم ولیس
عجبی ممن جہل ذالک فارتکبہ بل عجبی ممن افتی بتحسینہ مع علمہ بقبحہ ومخالفتہ
لعمل السلف استشہد لذالک بالشعر انتہی دیکھو علامہ سمہودی کس طرح صاف لفظوں
میں فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس جھکنے سے زیادہ برا ہے اسکا بوسہ اور یہ فعل بدعت ہے کیونکہ
سلف صالح سے ایسا نہیں پایا گیا ہے اور جو اس بوسہ میں برکت سمجھے وہ اسکی جہالت ہے
اور غفلت کیوایسے شخص کی طرف نسبت جواز کی کرنا کتنی بڑی خیانت ہے اور ایسا ہی
حضرت ابو ایوب کی طرف نسبت بوسہ کی غلط ہے ہاں علی تقدیر صحت اس اثر کے انکا
قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے مگر بحالت بیخودی جو قابل تمسک نہیں اپنے شیخ الکل مولوی عبد الحی
مرحوم کی تحریر یا سبق دیکھو کہ وہ آپکو کس طرح سمجھاتے ہیں اور ایسا ہی نسبت اسکی حضرت
بلال کی طرف ہے۔ اولاً تو وہ روایت ہی نا درست ہے کما حقق ذکرہ اور اگر اسکی صحت
مان لی جاوے تو اس سے بھی قبر سے لپٹنا معلوم ہوتا ہے نہ بوسہ جسکو آپ کے نانا استاد فرماتے
ہیں کہ یہ فعل انکا بحالت بیخودی کیا گیا تھا اور آپ جو یہ فرماتے ہیں اور کیا ایسی حدیث سے
سمہودی اور ابن حجر اور نور الدین ہیثمی وغیرہم محدثین و نقادین تقویت کر کے اسکو معتبر
و حسن بتلاتے ہرگز نہیں یہ سطر آپکے فہم کا قصور ہے ان لوگوں نے جو ان احادیث کو

کی طرف اشارہ۔

ذکر کئے ہیں تو انکا مطلب صرف زیارۃ قبر سید القبور کے جواز و استحباب کا اثبات اور زمانہ صحابہ میں اس زیارت کے متداول ہونے کے ثبوت میں ہے نہ اور کسی مطلب کے لئے چنانچہ علامہ سمہودی وفاء الوفاء میں ان احادیث کو ذکر بھی کرتے ہیں اور تقبیل قبر کو بدعت بھی فرماتے ہیں ایسا ہی ابن حجر مکی ان احادیث کو نقل کر کے اس سے استشہاد جواز بوسہ کو غلط فرما کر بوسہ و التزام وغیرہ کو حرام و ناجائز بھی فرماتے ہیں چنانچہ آگے شیخ اکمل فرماتے ہیں کہ تفصیل اسکی درمنظم وغیرہ میں مبسوط ہے کہ جن لوگوں کی طرف آپ نے یہ نسبت کی ہے باوجود صراحت انکی کہ یہ سب امور بدعت ہیں انکے ان حدیثوں سے یہ استدلال صحیح نہیں آپکا حوالہ کتنا بڑا جھوٹ اور کیسی بڑی خیانت ہے کاش اگر آپ اس تحریر کو میرے دوست شاہ سلیمان صاحب سے ملاحظہ کروا لیتے تو ایسی غلطی میں نہیں پڑتے - اس کے بعد آپ بڑی دلیری سے ناظرین اہل فقہ کو ہوشیار کرتے ہیں کہ "ہمارے حنفی بھائی بھی متاخرین فقہا وغیرہم کے اقوال عدم جواز بوسہ قبر میں پیش کر دیتے ہیں اور معمولی کتب و معمولی فتاوی جنمیں بہتیری باتیں ایسی ہیں کہ علماء کا وثوق نہیں اور رطب و یابس بے جوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں انکی عبارتیں نقل کر دیتے ہیں"

شاباش آپ ہی ہیچ مستتم ہیں کہ فقہ و فقہاء و فتاوی کی نسبت آپ ایسا فرماتے ہیں کہ انمیں رطب و یابس بے جوڑ و بے قافیہ باتیں بھری ہیں سنتے ہو حنفیو انکو شاہ صاحب مخاطب کر کے کیا ارشاد فرماتے ہیں اور تمہاری فتاوی کی نسبت انکا کیا خیال ہے اگر یہی بات کوئی اہل حدیث لکھتا تو آپ لوگ اپنے جامہ سے باہر ہو کر کیا کیا غل مچاتے - بہرکیف اب میں صاحب زادہ کی طرف مخاطب ہو کر کچھ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک فتح القدیر شرح ہدایہ اور بحر الرائق و فتاوی عالمگیری و مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی کی اور شرح عین العلم ملا علی قاری کی شرح جامع صغیر علامہ مناوی کی مناسک امام نووی کی وفاء الوفاء علامہ سمہودی کی درمنظم علامہ ابن حجر مکی کی وغیرہ وغیرہ کتب محولہ مذکورہ بالا جنمیں عدم جواز و حرمت بوسہ قبر کا حوالہ دیا گیا ہے یہ سب کتابیں آپکے نزدیک معمولی کتابیں ہیں اور انمیں ہر طرح کی بے جوڑ باتیں ہیں استغفر اللہ - نادانگی کی کیا ہی بری بلا ہے جو بڑوں کی نسبت بدگمان بنا دیتی ہے ہاں ایک بات یہاں باقی رہ گئی کہ آپ شاید فرما دیں کہ یہ سب جنکی کتابوں سے بوسہ کی حرمت نقل کی گئی ہے انمیں کوئی شافعی ہے اور کوئی مالکی و حنبلی اور کوئی حنفی صرف اور میں ان سب میں نرالا ہوں یعنی صرف حنفی کوئی نہیں بلکہ کوئی صوفی ہوں یعنی مرکب صوفیت اور حنفیت سے مجھے صرف حنفیوں ہی کا قول حجت نہیں ہاں اگر انکے ساتھ کسی صوفی کا قول بھی ہو تو ہم تسلیم کر سکتے ہیں تو لیجئے میں دو بڑے صوفی کا قول بھی نقل کئے دیتا ہوں ایک ان میں حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی ہیں جنکی بزرگی و عظمت مثل آفتاب کے درخشان ہے - آپ کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں واذا زار قبرا لا یضع علیہ یدہ ولا یقبلہ فانہ من عادۃ الیہود انتہی یعنے جب قبر کی زیارت کرو تو اسپر ہاتھ مت رکھو اور اسکو بوسہ نہ دو کیونکہ یہ عادت یہود کی ہے -

دوسرے حضرت امام غزالی ہیں آپ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں مس المشاھد وتقبیلھا عادۃ النصاری والیہود انتہی کیوں صاحب یہ دونوں کتاب بھی معمولات کتاب و غیر معتبر ہیں اور ان میں بھی باتیں بے جوڑ و بے قافیہ بھری ہیں اور انپر بھی علماء کا وثوق نہیں ہے - آپ فرماتے ہیں کہ "ہم نہیں سمجھتے کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات ہے اسکو شرک سے کیا مشابہت ہے" بیشک سچ اسکو کیا سمجھینگے جو ابھی ماں باپ کے آغوش پیار میں اسی بوسہ سے وہ پرورش پائے ہوئے ہیں اس بوسہ کے آثار تو ایسے زہریلے ہیں کہ بعض مواقع میں بین الزوجین تفرقہ عظیم کروا دیتے ہیں اور رشتہ عقد کو ان دونوں کے توڑ دیتے ہیں دیکھو کتب فقہ کتاب الطلاق - اسی زہریلے اثر کا خیال تہا جو جناب عمر رضی نے مجمع کثیر میں یہ ارشاد فرمایا کہ اگر رسول خدا تجکو بوسہ نہیں لیتے تو ہم تیرا بوسہ نہیں لیتے اگر انکو اسکے اصل جانکاہ اثر کا خیال نہوتا تو اس کہنے کا آپ کے کیا فائدہ تہا جسکو اس زمانہ کے بچے تک سمجھتے ہوں کہ بوسہ قبر میں شرک کی کیا بات پائی جاتی ہے اگر شرک کی بات نہیں پائی جاتی ہے تو ہنود پتھروں اور معبدوں کو جنکی وہ پرستش کرتے ہیں آپ بوسہ لینا جائز ضرور کہینگے اور کوئی موحد اسکو شرک کہے تو وہی صدا آپ بھرینگے کہ اسمیں شرک کی کیا بات ہے - سنو صاحب ہنود جو پیپل کے درخت پر اور تلسی کے درخت پر پانی ڈالتے ہیں اور بتوں کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہیں تو اس میں بھی آپ کے اصول کے موافق کیا شرک کی بات پائی جاتی ہے - پھر کیا ہے اب قبروں پر پانی و دودھ خوب ڈلوائیے اور قبروں کے سامنے ڈنڈوت کیجئے و کروائیے اور کوئی اعتراض کرے تو کہئے کہ اس میں شرک کی کیا بات ہے اور قرآن و حدیث سے اس کے منع پر جبتک کوئی معتبر ثبوت نہ دوگے قابل تسلیم نہیں - استغفر اللہ *

مولا بخش از جمالپور - ضلع مونگیر

اہلحدیث کی نسبت ایک حنفی عالم کی رائے

اہل فقہ پارٹی کے ممبر ہمکو بدنام کرتے ہیں کہ اہلحدیث حنفی مذہب کی تردید کرتا ہے حالانکہ حنفی مذہب کے برخلاف خود کرتے ہیں۔ علم غیب۔ مولود۔ نذر و نیاز لغیر اللہ۔ ختمات وغیرہ آٹھ دن نئی درود وظائف ناجائز نکالے جاتے ہیں۔ نقشبندی اور مجددی کہلا کر ڈھولک۔ سارنگی۔ طبلہ بازی سنتے ہیں پھر کہلاتے کو حنفی۔ مگر جو اصل حنفی ہیں (جیسے علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ مراد آباد۔ میرٹھ وغیرہ) انکو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔ کیا مزے کی بات ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آجکل کے بدعتی لوگ جسقدر حنفی مذہب کا خلاف کرتے ہیں اہلحدیث اتنا نہیں کرتے۔ علاوہ اس کے اہلحدیث جتنا خلاف کرتے ہیں وہ بھوری بثبوت قرآن مجید وحدیث شریف کرتے ہیں مگر یہ لوگ برعائت رسوم مروجہ کرتے ہیں خیر اس کے ثبوت کا تو یہاں ذکر نہیں ہم یہاں ایک حنفی عالم کی رائے "اہلحدیث" کی نسبت لکھتے ہیں جو یہ ہے۔

ایڈیٹر

جناب مولانا۔ السلام علیکم۔ کتب مرسلہ بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل معہ ایک اخبار اہلحدیث ورسالہ مرقع قادیانی وصول ہوئیں۔ چونکہ میں آپ کا اخبار اور رسالہ ایک دوست کے پاس ہمیشہ دیکھ لیا کرتا ہوں اس لئے میں نے اخبار اور رسالہ کو معہ اشتہارات طوفان کے اپنے ایک دوست کے پاس بیدر بھیجدیا ہے تاکہ وہ کوشش کرکے اگر ممکن ہو تو دو ایک خریدار اخبار یا رسالہ کے پیدا کردیں۔ میں آپ کے اخبار کی باوجود حنفی ہونے کے قدر کرتا رہا ہوں اور ہمیشہ میری یہ کوشش رہی ہے کہ اسکی اشاعت میں ترقی ہوتی رہے۔ کیونکہ اس کے اثر سے زنگ بدعت قلوب سے محو ہوتا ہے بحمد اللہ کہ میری کوشش کبھی ناکام نہیں رہی۔ یہ بھی میرا اس کی اشاعت بفضل الٰہی میری ہی سعی کا نتیجہ ہے اور اب اگر خدا کو منظور ہے تو بیدر میں بھی دو ایک خریدار ضرور پیدا ہو جاینگے کیونکہ زمانہ رجحل؟ تشنگی سے خالی نہیں ہے بیدر ریاست حیدر آباد دکن میں نہایت مشہور و معروف مقام ہے اور تاریخی اعتبار سے اسکی وقعت دہلی سے کم اور لاہور سے زیادہ ہے۔ اسکی بلندی نے اسے دکن دکن کا قلعہ بنا دیا ہے۔ اور اسکی عمارتوں کا دکن میں سوائے بیجاپور کے اور کہیں جواب نہیں ملتا۔ اور شمالی ہند میں بھی سوائے دہلی آگرہ کی مشہور عمارتوں کے اور کوئی تعمیر اسکی شہر پناہ۔ خندقوں۔ قلعوں۔ برجوں اور توپوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

اسکا مدرسہ جو زمانہ قدیم کی ایک بے نظیر عمارت ہے ایک زمانہ میں علوم وفنون کا مرکز رہچکا ہے حسب تحریر مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے ہوم سکرٹری سرکار عالی ایک زمانہ میں اس کے اندر چار ہزار طلباء تعلیم پاتے تھے اسکی ایک مینار سو فٹ بلند اور چینی کے کام سے آراستہ پا مرتین ہے یہی حالات دیگر محلات شاہی اور مقبرات سلطانی کی ہے۔ خاندان بہمنیہ کے مقبرے بلحاظ عظمت اور خاندان برید کے بلحاظ نفاست ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ مگر اب ان سب پر بربادی اور فلاکت پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے بوجہ ابتری کاروبار سلطنت اسکی نگہداشت نہیں ہوسکتی۔ جسطرح بیدر بلحاظ عمارات کے ریاست نظام میں ایک خاص مقام ہے اسی طرح بلحاظ شرک وبدعت قبر پرستی وغیرہ تمام دکن میں جواب نہیں رکھتا۔ محرم میں شیر کی علانیہ پرستش ہوتی ہے اور اس شرک میں شریک نہ ہونے والے "وہابی"[1] کہلاتے ہیں۔ اسکی تفصیل کی جائے تو کتاب بن جائے۔ خاندان مشائخین سے جنہیں اگر ائمۃ الشرک کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا ایک صاحب چندا شاہ صاحب ہے لیسے بزرگ تھے جو ان نجاستوں سے پاک اور پورے موحد تھے انہوں نے اپنی ذاتی وجاہت اور کوششوں سے ایک مدرسہ بیدر میں دینیات کا جاری کیا جسمیں شمالی ہند کے مولوی اور حافظ بلاکر نوکر رکھے۔ اور حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید کی مشہور کتاب تقویۃ الایمان سرورق[2] پھاڑ کر بچوں کو پڑھنے کی تعلیم دی۔ کیونکہ اہل دکن عموماً اور باشندگان بیدر خصوصاً شاہ صاحب موصوف سے ایسی ہی دشمنی رکھتے ہیں جیسے کہ رافضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔ یہ مدرسہ ابھی تک بفضلہ جاری ہے گو بانی مرچکا ہے اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ اسی مدرسہ کا فیض ہے کہ بہت سے لڑکے ترمذی اور بخاری کے عالم بن گئے اور تاریکی کفر و شرک انکو ان سے دور ہوگئی۔

یہ تمام امور اس لئے عرض کئے گئے ہیں کہ بیدر کی حالت ضرور اسکی مقتضی ہے کہ اسکی اصلاح کی طرف آپ توجہ فرماویں۔ گو میں نے آپکا اخبار اور رسالہ بھیجدیا ہے تاہم مناسب ہوگا کہ اسکی اشاعت توکل علی اللہ زیادہ وسیع پیمانہ پر کیجائے لہذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مندرجہ ذیل اصحاب کے نام ایک ایک اخبار اور چند اشتہار مفت بھیجدیں کیا تعجب کہ ان میں کوئی شخص اسے پسند کرے اور پھر چراغ سے چراغ روشن ہوتا رہے۔

× × × × × × × × × × × × × × ×

[1] مولانا یہی حالت سب جگہ ہو رہی ہے وہابی کی شرک تعریف یہ ہے۔ پھر کہتا سچ اسے کہتو وہابی یاایڈیٹر[2] عمدہ تجویز ہے (اڈیٹر)

[1] مسلمانوں کی مرحمت۔ پڑھ ہو تو اچھا

علاوہ ازیں اگر آپ حکام کے پاس بھی بھیجنا چاہیں تو بھیج سکتے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں × × × × × × × × × × × × ×

اگر آپ نے یہ طریقہ پسند فرمایا تو میں آپکو اورنگ آباد - ناندیڑ وغیرہ مقامات کے معزز دوست احباب کے نام بھی جہاں اہلحدیث بھی ہیں اور ایک مسجد ان کے لئے الگ مخصوص ہے ضرور لکھونگا - والسلام

آپکا مخلص . . . . . . حنفی از ہنگولی دکن

اڈیٹر - آپکی تجویز پر عمل کیا گیا - جزاک اللہ خیراً ٭

شیعوں سے چند سوال

از نامہ نگار

سوال اول - امام جعفر صادق علیہ السلام کا لقب صادق کیوں ہوا سنا جاتا ہے کوئی جعفر کذاب بھی خاندان نبوت سے ہیں فی الواقع اگر ہیں تو یہ کذاب لقب کیسا ہے ؟ یہ لقب کب اور کس فرقہ نے دیا اور کیوں دیا مسیلمہ کذاب اور عنسی کذاب کیطرح جعفر کذاب بھی سنا جاتا گیا رہویں امام حسن عسکری کے بھائی اور دسویں امام کے صاحبزادے ہیں -

سوال دوم - قاچار ایران باوجود شیعی ہونے کے سلطنت ایران پر قابض ہیں اور سادات یا بعض دیگر اہل بیت رسول اللہ کو نہیں دیتے تو یہ غاصب حق اہل بیت ہیں یا نہیں اگر غاصب ہیں تو شیعہ کیسے اور شیعوں کی رات دن انکی مدحت سرائی کیسی اگر غاصب نہیں تو خلافت حق اہل بیت نہیں اور نہ خلافت انکی ارث ہے کیا شاہ ایران کا یہ فرض نہیں کہ کسی صحیح آل رسول کے حوالہ کردیں -

سوال سوم - حضرت حسن کی اولاد کیوں اسقدر ناقابل سمجھی گئی جسمیں کوئی قابل امامت نہوا - نہ انکی کسی اولاد کو امامت تفویض ہوئی اس لئے کہ کل ائمہ شیعہ حضرت امام حسین کی اولاد سے ہوئے پہلا سر من رای والے امام بھی حضرت حسن کی اولاد سے ہوتے تو بھی کچھ آنسو پونچھا جاتا - کیا قصور امام حسن نے شیعوں کا کیا جو یہ سزا انکو دیگئی کیا خلافت کو حضرت معاویہ کے حوالہ کرکے انکے ہاتھ پر بیعت کرلینا شیعوں کے نزدیک بڑا بھاری قصور ہے

سوال چہارم - سر من رای کے غار میں چھپنے کا کیا نتیجہ - اصلاح اثنا عشری وغیرہ آئے دن سنیوں کے ہر فعل کو مذہبی جنونیت کے حوالہ کیا کرتے ہیں کیوں نہیں سب کی فہرست کرکے ڈبل فیس کی رجسٹری پر سر من رای کے غار میں ایک عرضی لکھکر روانہ کردیں - یا محرم میں جو بھس اڑاتے ہیں ایک سال کا بھس امامیہ کانفرنس کے اتفاق سے جمع کرکے سامرہ کے غار کے منہ پر سلگادیں کہ امام زمان غار سے نکل پڑیں اس مصرف سے یہ مصرف بھس کا اچھا ہے یا نہیں ؟ علی الخصوص تنقید صحیح بخاری لکھتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو ایسا پوچ عقیدہ رکھے وہ صحیح بخاری کی تنقید کیا کریگا وہ تو ایسے عمیق غار میں گرا ہوا ہے جس سے آج تک رہائی نہ ہوئی نہ امید ہے کہ غار سر من رای کی تنقید بخاری پہلے غار سے نکل لو تو کچھ کرسکتے ہو -

سوال پنجم - حضرت امام حسن نے خلافت سے دست بردار ہوکر جو حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی تو شیعہ سوسائٹی اسکو کس نگاہ سے دیکھتی ہے - یہ فعل آپ کا جائز تھا یا ناجائز بزدلانہ تھا یا اتفاقاً - حضرت حسن نے کل رقبہ اسلامی حضرت معاویہ کے حوالہ کردیا تو فدک کو انکے حوالہ کیا یا نہیں یا صرف وہی غصب ہی تھا -

سوال ششم - حضرت علی نے اپنے زمانہ خلافت میں فدک کو کیا کیا اپنا حصہ لیکر بقیہ حضرت عباس وغیرہ کو دیا یا نہیں یا وہی کیا جو حضرات شیخین نے کیا تھا - یا کوئی نیا انتظام کیا تھا -

سوال ہفتم - شیعہ سوسائٹی کے شرفا اپنی قرابت دار عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کرتے یا بعضے دیگر مومنین پاک مدعیان سیادت اپنی خواہشمند عورتوں کا متعہ کیوں نہیں کراتے ایک سنی اس کے خواہشمند ہیں اور متعہ کے قایل ہونے کو تیار -

سوال ہشتم - جناب خامس آل عبا کے ہمراہ میدان کربلا میں برادران امام موصوف میں سے عمر و عثمان وغیرہ بھی تھے جو میدان کربلا میں شہید ہوئے پھر شیعوں نے ان بیچاروں کا مرثیہ نذر نیاز ڈھول دمامہ علم شدا چڑھاوا دلدل تعزیہ کیوں اڑا دیا ان بیچاروں کا کیا قصور ہے کیا یہ آل علی نہیں اس سے انکار مشکل ہے تو پھر کیا وجہ ہے -

سوال نہم - اصلاح شیعہ اہلحدیث کثرہم اللہ کو بے عقل لکھا کرتا ہے پس سوال یہ ہے کہ کیا ساری عقل صندوقوں (تعزیہ) منڈھوں (امام باڑہ) بانس کی کھپچوں ابرک اور پنی کے ٹکڑوں میں یا فرضی کاظمین فرضی کربلاؤں فرضی امام کے غار میں رکھی ہے ؟ کیا جس مذہب کی بنیاد ہی فرضی چیزوں پر اس مذہب والوں کو عقل زیادہ ملی ہے کیا جس مذہب میں بھس اڑایا جائے اور توہین اہل بیت رسول کیجائے اسی مذہب میں سب عقل اٹک کر رہ گئی ؟ کیا ساری عقل حضرت علی کو شیر خدا کہنے اور خدا کو آئندہ امور سے جاہل ماننے اور بدا کے قائل ہونے سے آجاتی ہے ؟ (باقیدارد)

فتاوے

س نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو دودھ پلایا زید بعد وفات اپنی زوجہ کی ہندہ کو اپنے عقد نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں جواب مدلل معہ حوالہ کتاب ہو۔

س نمبر ۳۵۲ - زید نے ہندہ سے نکاح کیا اس کے ہمراہ ایک دختر اسکی پہلے شوہر سے بھی آئی اب بعد وفات ہندہ کے زید دختر مذکور سے نکاح کر سکتا ہے کہ نہیں۔

حافظ عبدالقادر خریدار اہلحدیث ازمولیہ ضلع الہ آباد

ج نمبر ۳۵۱ - زید کی عورت نے ہندہ کو اگر دودھ پلایا ہے جو زید کی ماتحتی میں اسکو حاصل ہوا ہے تو ہندہ زید کی بمنزلہ لڑکی کے ہے اور اگر زید کے نکاح میں آنے سے پہلے پلایا ہو تو بھی زید سے ہندہ کا نکاح جائز نہیں حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب۔

ج نمبر ۳۵۲ - اگر لڑکی مذکورہ شیر خوری یا خوردسالی کی حالت میں آئی تھی تو زید سے اسکا نکاح بالاتفاق منع ہے - قرآن مجید میں بھی منع آیا ہے اور اگر بڑی عمر کی آئی تھی تو اختلاف ہے - بہتر یہ ہے کہ نہ کرے +

س نمبر ۳۵۳ - کافر مشرک شخص سے بیاج یا منافع لینا جائز ہے یا کہ نہیں ؟ اگر جائز ہے تو اسکو کس طرح خرچ کرنا چاہئے - اس مسئلہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے جو لوگ ادھار لے جاتے ہیں تو وہ اس حوصلہ پر جلدی نہیں ادا کرتے کہ انہوں نے بیاج نہیں لینا ہے -

س نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع کس طرح کرنی چاہئے ؟ ہمارے ملک میں رواج ہے کہ جسوقت لوگ فصل کٹائی شروع کرتے ہیں - اسی وقت غلہ کی بیع شروع کر دیتے ہیں ایک پیسہ یا دو روپیہ یا کم بیش سائی لے لیتے ہیں - اس طرح کی بیع کرنی جائز ہے یا کہ نہیں - عام علماء سے سنا ہے کہ جسوقت غلہ نکلے اسوقت پاس جاکر بیع کرنی چاہئے پیشتر بیع درست نہیں - اگر پیشتر درست ہے تو کس طرح کرنی چاہئے

س نمبر ۳۵۵ - مسلمان شخص اگر ہندو کو حصہ دوکان شادی اور ہندوؤں کا قاعدہ ہے کہ بیاج لیتے ہیں اسکا حصہ مسلمان شخص پر کھانا جائز ہے یا کہ نہیں ؟

س نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں جنبی شخص کو نہانے کا حکم ہے یا کہ نہیں ؟ اور آگے اس کے نمازی وضو کر رہی ہوں - نہانیوالا گنہگار ہوتا ہے یا کہ نہیں اور وضو میں نقصان ہوتا ہے یا کہ نہیں ؟

س نمبر ۳۵۷ - بیاہ شادی کی روٹی وغیرہ کھانے کا کس طرح حکم ہے ؟ ہمارے ملک میں رسم و رواج ہے کہ بیاہ کرنے والے تمام برادری میں حسب دستور کھانا تقسیم کرتے ہیں وہ کھانا برادری کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں - تقسیم کرنیوالا بدعتی ہوتا ہے یا کہ نہیں - جس شادی میں ڈھول وغیرہ بدعتی کام ہوں اس شادی کی تقسیم شدہ روٹی وغیرہ لینا جائز ہے یا کہ نہیں ؟

الراقم محمد عطاء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۷

ج نمبر ۳۵۳ - بیاج کسی سے بھی لینا جائز نہیں حرم الربوا - جو لوگ دیر کریں ان سے کوئی چیز بطور گرو کے رکھ لینی چاہیئے اور وعدہ کرا لینا چاہیئے کہ دیر کرنے پر اس چیز کو فروخت کر کے دام وصول کئے جائیں گے -

ج نمبر ۳۵۴ - اجناس کی بیع نقد سے کرنی چاہیئے - کٹائی کے موقع پر بیع اس طرح کرنی چاہیئے کہ روپیہ کے اتنے سیر دینگے یہ جائز ہے خواہ کٹائی سے پہلے بھی کرلیں اسکو بیع سلم کہتے ہیں -

ج نمبر ۳۵۵ - بیاج کا کھانا مسلمان کو حرام ہے بلکہ ہندو کو بھی مکروہ ہے منو جی کے دہرم شاستر میں ہے " بیاج لینے والے کے گھر کا کھانا لہو کے برابر ہے یعنی مکروہ ہے " (منو ادہیاے ۴ - شلوک ۲۲۰)

ج نمبر ۳۵۶ - بہتے پانی میں غسل جنابت کرنا جائز ہے چاہے اس سے آگے وضو کرنیوالا ہو کیونکہ جنابت نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی ہے یعنی شریعت نے غسل کرنیکا حکم دیا ہے ورنہ جسم پر پاخانہ پیشاب لگا نہیں ہوتا - دوئم اگر ہو بھی تو جاری پانی پاک ہے جبتک نجاست کی وجہ سے اسکا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلجائے +

ج نمبر ۳۵۷ - لڑکے والے کا ولیمہ کھانا تو حکم ہے لڑکی والا بھی برات کی دعوت اگر مختصر سی بغیر ننگ و نمود کے کرے تو جائز ہے باقی فضول - انکو نہیں لینا چاہیئے بلکہ بند کرنا چاہیئے + لڑکے ٹکٹ وصول ہوئے جو داخل غریب فنڈ کئے گئے +

غریب فنڈ

کے متعلق ۱۶ اگست سے ۲۶ اگست تک حسب ذیل امداد وصول ہوئی +

قاضی محمد یعقوب صاحب سکیری ضلع چھندواڑہ	۲ر
منشی سراج الدین صاحب آہلمد للدان	۸ عہ
ٹکٹ بابت	۱ عہ
بقایا سابقہ	۶ عمر
میزان کل	۸ ۹ عہ

ایک اخبار عبدالقیوم محلہ طویلہ مطلب حکیم ہدایت علی مراد آبادی کے نام جاری کیا گیا -

زر جمع ۹ عہ خرچ ۸ باقی عہ ر

خاکسار علم الدین محاسب غریب فنڈ

انتخاب الاخبار

حاجی محمد علی صاحب دو مرادن انتقال کر گئے ہیں مرحوم کے بھائی جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کرتے ہیں اللھم اغفر لہ وارحمہ +

امرتسر کی ایک بارات نے لاہور کے اسٹیشن پر ۵، ٹکٹ فروخت ہوتے کم قیمت پر خرید لئے وہ ٹکٹ مسروقہ تھے- امرتسر پہونچتے ہی تمام بارات ماخوذ کی گئی- بارات نے جس سے ٹکٹ خریدے تھے اسکا ثبوت دیدیا- اب اصل چور ماخوذ ہے + (عبرت)

ایک آنہ والے نکل کے جدید سکہ کے مسکوک کرنے میں فی روپیہ تین آنے لاگت آتی ہے گورنمنٹ کو ہر روپیہ میں ۱۳ر کا خاطرخواہ منافع رہتا ہے +

جدید روپیہ ڈھالنے میں ہر روپیہ میں گورنمنٹ کو چار آنے نفع رہتا ہے +

احمد آباد میں ایک سودیشی بینک قائم کرنے کی تجویز کیگئی ہے- اس بینک کا سرمایہ ۵۰ لاکھ تک ہوگا +

کومیلہ کے مقدمہ ہلاکت میں ایک کنسٹبل کو پھانسی اور دو ملزموں کو حبس دوام کی سزا دیگئی تھی- ہائیکورٹ کلکتہ نے تینوں ملزم بری کر دئے +

سر رشتہ تار سے پچھلے سال سوا کروڑ روپے سے زیادہ آمدنی گورنمنٹ آف انڈیا کو ہوئی- اس آمدنی میں سے خرچ ہو کر ۲۹ لاکھ روپے کی خالص بچت ہی +

سرکاری خزانہ کے پچاس ہزار روپے کے پونڈ کلکتہ سے مین سنگہ ایک ہیڈ کنسٹبل اور دو کنسٹبلوں کے ہاتھ بھیجے گئے- راستہ میں یہ سب خزانہ غائب ہوگیا- تلاش اور تحقیقات جاری ہے +

راولپنڈی میں تعزیری پولیس کے قائم کرنے کی خبر بالکل بے بنیاد نکلی +

دہلی لاہور اور امرتسر میں بھی کلکتہ اور بمبئی کی طرح یورپین پولیس کنسٹبل مقرر کئے جائینگے +

کاسابلینکا میں فرنچ اور مراکو کے عربوں میں روزانہ لڑائی ہوتی رہتی ہے- عرب تلواروں سے حملہ کرتے ہوئے فرنچ مورچ پر جا گرتے ہیں- بندوقوں اور توپوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے- ابتک ۲۰۰۰ عرب قتل ہو چکے ہیں- کاسابلینکا کی حالت ابتر ہے- امن وامان ابھی تک بالکل قائم نہیں ہوا + (خدا مسلمانوں کو سمجھ دے)

پارلیمنٹ انگلستان کے ہاؤس آف کامنز نے ۲۱ ماہ حال کو تمام رات اجلاس کیا- صبح کے آٹھ بجے اجلاس ختم ہوا- اس سشن پارلیمنٹ میں یہ دوسری دفعہ ہے کہ ہاؤس آف کامنز کا جلسہ کثرت کام کیوجہ سے تمام شب منعقد ہوتا رہا (زندہ قوموں کے یہی کام ہیں) +

جنوبی منچوریا اور امریکہ کے شہر فرانسسکو میں طاعون کی کئی واردتیں اور روسی پولینڈ میں ہیضہ کے کئی کیس ہوئے (ہمارے مرزا صاحب کی مخالفت کا نتیجہ ہوگا)

صوفی انبا پرشاد جسکو اخبار انڈیا کا اصل اڈیٹر کہتے ہیں اخبار انڈیا کے مقدمہ سڈیشن میں پنڈی داس اڈیٹر انڈیا اور لالہ دینا ناتھ اڈیٹر ہندوستان کے علاوہ صوفی انبا پرشاد اور پنڈی داس کا والد ایشر داس یہ دونوں ہی ملزم قرار دئے گئے تھے مگر یہ دونوں آخر الذکر روپوش ہو گئے تھے- ابتک گرفتار نہ ہوسکے تھے- ایشر داس کا تو ابتک پتہ نہیں مگر صوفی انبا پرشاد پکڑے گئے- لاہور کی پولیس نے کوشش کرکے انکو سرحد نیپال پر گرفتار کر لیا- انبا پرشاد صوفی عجیب بدقسمت آدمی ہے- مرادآباد میں چھ سال قید سخت بھگت کر ابھی رہا ہوا تھا- کہ اب پھر سڈیشن کے الزام میں گرفتار ہوگیا- اپنے اوپر یہ سب مصیبت وہ اپنے ہی افعال ذمیمہ سے لایا ہے- نہ وہ اپنی حیثیت سے بڑھکر ایسی نادانستگی اور غداری کی باتیں کرتا نہ مصیبت میں گرفتار ہوتا +

مراکو میں نئے سلطان مولائے حفیظ کے تخت نشین ہونے کی خبر غلط ہے وہ بدستور اپنے برادر معظم موجودہ سلطان مراکو کا مطیع ومنقاد ہے +

برہما کے دو شخصوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے میاں بیوی کو قتل کرکے بیوی کے پیٹ سے پورے دنوں کا بچہ نکال لیا اور اسکو بھون کر کھا گئے- (بھیڑیے ہونگے)

پارلیمنٹ ایران نے فیصلہ کیا کہ غیر ملک کے کسی نامی تجربہ کار کی خدمات فی الفور قومی بنک کے قیام کے متعلق مشورہ لینے کی غرض سے حاصل کی جائیں +

اضلاع متحدہ امریکہ میں ہیضہ جات تار کی ملازموں نے ہڑتال شروع کر دی ہے +

صاحب ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم پنجاب کے بلد ڈائرکٹر سر رشتہ تعلیم ممالک متحدہ وآگرہ نے بھی مدارس میں طلبا کی سیگرٹ نوشی کی ممانعت کر دی ہے (شراب نوشی سے بھی ممانعت کرنی چاہیئے) +

بمبئی میں کثرت بارش وسیلاب سے دو سو مکانات کے گرنے سے ۲۶ آدمی دب گئے جنمیں سے ۹ جانبر ہو سکے +

وزیر خارجہ انگلستان نے بیان کیا کہ باب عالی نے ترکی سپاہ کو اردیمہ سے مراجعت کرکے نیوٹرل (بے تعلق) حد میں آجانیکا حکم بھیجا ہے +

کمیشن پلیگ (بمبئی) نے طاعون کے متعلق اپنے تجربات جدید مشتہر کئے ہیں +

دینا نگر آریہ سماج کی سالانہ جلسہ میں مباحثہ کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مسلمانوں نے بلایا ہے جو ۳۱ اگست کو ہے-

رسوم اسلامیہ رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید- اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید- قیمت ۱ر
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ایک قیمتی ر ے

عالی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف میں فرماتے ہیں:-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیواسطے بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۱ جولائی ۱۹۱۰ء کالم اول)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری - دردکمر - دمہ - ابتدائی سل ودق - اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے - اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے - ذائقہ خوش گوار - بوڑھے بچے - جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے - قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲ عہ محصول ڈاک ۔

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے - ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے - قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری - درد سر نزلہ زکام - اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے دفتروں کے کلرک اور منشی - سکولوں کے طلباء جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں - خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ ۴

سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے - اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت بخشتا ہے - قیمت فی تولہ ۱ علاوہ محصول -

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے - مریض کو چاہئیے کہ اپنی مفصل مشرح کیفیت لکھے ۔

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ دولہ

کتب خانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے چار جلدیں تیار ہیں - جلد پنجم چھپ رہی ہے جو چند دنوں تک تیار ہو کر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچیگی -

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر - قیمت عہ

جلد دوم سورہ آل عمران ونساء " ۱۲

جلد سوم سورہ مائدہ - انعام اعراف عہ

جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ قیمت عہ

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے معہ محصول ڈاک (للعہ) چند روز تک لله رعایتی قیمت للعہ معہ محصول

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب - قیمت ۲

تقابل ثلاثہ - یعنی توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کی بحث کا انتظامی فیصلہ ہے - قیمت معہ محصول عہ

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت - قیمت ۲

المشتہر منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے۔

Registered. L. n. 352.

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۴۵ — سلسلہ ۳ — جلد ۳

امرتسر — یوم جمعہ — ۴ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	۱۰
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲
" " ششماہی	۱
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
" " ششماہی	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث امرتسر ہونی چاہئے

قادیانی دجاجلہ کی وفاداری

مرزا صاحب قادیانی بھی

عجائبات روزگار سے ہیں آپکی دوراندیشی آپ کی نازک خیالی اللہ اللہ پرنس بسمارک اور مسٹر گلیڈسٹون کو بھی ماند کرتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ گورنمنٹ نے طاعون کی شدت کو روکنے کے لئے ٹیکہ کرانے کا حکم کیا جس کے فوائد بھی بتلائے تھے اور ترغیب بھی دی تھی مگر ہمارے مرزا صاحب نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے لکھا تھا:۔ کہ

"ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جاوے وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تاکہ وہ قوموں میں فرق[1] کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں" (کشتی نوح صفحہ ۲)

اس کلام میں مرزا صاحب نے بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ کی تجویز کی مخالفت کی تھی اور اس دعوے کی دلیل آپنے شروع مضمون ہذا پر آیت قرآنی بھی لکھی تھی لَن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا (یعنی ہمکو وہی تکلیف پہنچیگی جو خدا نے لکھ دی ہے) لیکن آج کل جو نہی گورنمنٹ کے تیور بدلے دیکھے تو آپکو خیال ہوا کہ آجکل تو ذرہ سی مخالفت پر بھی بدگمانی ہوتی ہے۔ ادھر ملک معظم نے بھی طاعون کے متعلق توجہ فرمائی ہے تو آپنے جھٹ سے اشتہار مندرجہ ذیل شائع کیا جو یہ ہے:۔

"تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت"

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب وائسرائے گورنر جنرل ہندوستان تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اُس شہر کے اُس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دیں اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے رہائش اختیار کریں۔ سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں کہ یہ تجویز نہایت

[1] فرق تو خوب کیا کہ داڑھی مونچھ کے بال اڈیٹر البدر ہی کو طاعون نے قادیان میں شکار کیا۔ (اڈیٹر)

سنا ہے اور مجھ معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالے ٹھیرینگے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی میں داخل ہے۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانیکا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگوں نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیوں آپ ارادہ ملتوی کرتے ہیں کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہوں سو انسان کو نہیں چاہیئے کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے ان کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے۔ سو اے میری جماعت تم اطاعت کرنے میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائیگا۔ میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدا نخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے تو سب سے پہلے تم اس زمین کو چھوڑ دو جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہاں میں اسی قدر پر کفایت نہیں کرونگا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! میں اس بات سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک میں نہیں آئی بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دگے جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم اُن خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔ اے میری جماعت اپنی ہمیشہ تم میں پہنچاتا یہ میرے کلمات یاد رکھو کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما بھی چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہے مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کروں کیونکہ ایک ہی آقا ہے جس کا مجھ بھروسہ اس پر ہے وہی جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت تک کہ میں مروں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا۔ مگر اس بات کو کیونکر چھپایا جائے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور ہمیں ایسے سمجھے کہ اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں ہے جو ہمیں پناہ دے سکے۔ سو جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے اس کے ہم ناشکر گذار ہوں گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کریں اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاویں تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے تم سن چکے ہو کہ ہمارے مخالف مولوی جو ہیں کیسی زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کیا ڈرا انسان ہیں۔ صدہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہیں اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہیں بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈوکیٹ کہلاتا ہے اور ایک اور صاحب سید محمد نام ہی فتوے ہمارے واجب القتل ہونے کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہیں پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہیں ہے کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھیرایا ہے۔

یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بتا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں انکو ہر طرح سے مدد دی اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ ایسے اضلاع میں جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہیں جہاں باہر میدانوں میں نکلنے میں جانوں کا خطرہ ہے اور خصوصاً احمدیوں کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہیں۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ ان زمانوں کی حفاظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگوں کی جانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کریگی۔ پس جو لوگ باہر نکلیں انہیں چاہیئے کہ گورنمنٹ

[illegible] (ایڈیٹر)

اربعین معتقدات — اصول تفسیر اور روایات متعلقہ کی تحقیق - قیمت ۳/
منیجر

میں ایسی درخواست کریں کہ گورنمنٹ اپنی جانوں اور مالوں کی محافظت کا کافی انتظام کرے *

والدہ

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود (۲۲ اگست ۱۹۰۷ء)

اس مضمون میں مرزا صاحب نے حسب عادت شریفہ کئی ایک جھوٹ بولے ہیں حتیٰ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی بہتان لگایا ہے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ گورنمنٹ کی ہر تجویز ابھی اچھی ہے تو تم نے کشتی نوح میں ٹیکہ کی مخالفت کیوں کی تھی جو مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو۔ یہ اختلاف رائے کیوں ہے۔ خدارا اس بڑھے میاں سے اتنا تو پوچھو کہ ان حضرت نے ٹیکہ کرنے پر جو آیت لَن يُّصِيبَنَا لکھی ہے کیا اب وہ منسوخ ہوگئی ہے۔ افسوس ہے تمہارے اور تمہارے اُن مولویوں کے حال پر جن کے ناموں کے ساتھ مرزا جی بڑے بڑے لمبے چوڑے القاب لگایا کرتے ہیں اُنکا صرف یہی فرض ہے کہ جو کچھ مرزا کے منہ سے نکلا ہے اسپر اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہدیتے ہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں کہ مرزا صاحب سے اُن کے فتوے کی دلیل بھی پوچھیں تاکہ اِتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ کے وعید شدید سے بچ جائیں۔

گورنمنٹ کی بے جا خوشامد مرزا صاحب کسی سرکاری خطاب کی امید پر کرتے ہیں تا کہ کسی طرح سے آپکا وہ الہام سچا ہو جو آپ نے یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں شائع کیا تھا کہ:۔

"ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزت ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" (ص ۲۵)

جس کی بابت ہم بھی گورنمنٹ کے حضور سفارش کرتے ہیں کہ آپکو کسی ایسے خطاب سے معزز کرے جو آج تک کسی کو نصیب نہ ہوا ہو۔ ہماری سفارش اگر قبول ہو تو ہم آپ کے لئے خناس کا خطاب بہت ہی موزون پاتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

مگر افسوس ہے کہ آپ اس خوشامد کرنے میں بحکم سبحان اللہ یعنی ویعلم رکسی چیز کی حمیت (؟) ... ظاہر کر دیتے ہیں۔ یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی آپ نے افترا کیوں ہو بازی بازی با ریش بابا بازی آپ لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اُن لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھیرینگے"

اس بیان میں آپ نے اپنی دجالیت کا کامل ثبوت دیا ہے حضور کا ارشاد تو بخاری مسلم کی روایت سے یہ ہے کہ:۔ اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه و اذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔ یعنی طاعون جب کسی ملک میں ہو تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے مقام میں ہو تو تم بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نہ نکلو"

مرزائیو! تم سے تو امید نہیں کہ تم اس حضرت سے پوچھو کہ یہ حدیث بدولت شریف نے بتلائی ہے کس کتاب میں ہے کیونکہ تمہارا تو اصول ہی یہ ہے کہ ؎

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما۔

مگر اتنا تو کرو کہ حضرت موصوف کی خدمت میں اہلحدیث کی طرف سے تقاضا کرو کہ آپ کی یہ حدیث سوائے آپکی ابیٹ البحر کے کس کتاب میں ہے بتلانے پر سوا پانچ پیسہ انعام لو۔

خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے بھی اسی ہماری منقولہ حدیث پر عمل کیا تھا کیونکہ حدیث مرقوم میں جیسا طاعونی جگہ سے نکلنا منع ہے طاعونی مقام میں جانا بھی منع ہے اسی لئے حضرت عمر نے وہاں جانے کا ارادہ فسخ فرمایا۔ باقی رہی آپکی چار لاکھ فوج سو اسکا جائزہ بھی ہم کبھی لینگے اور دکھائینگے کہ کس ہوشیاری سے آپ کے اخبار ایک ایک نام کو متعدد دفعہ دکھاتے ہیں یاد رکھو ؎ من انداز قدت را مے شناسم

منکرین حدیث کی نیرنگیاں

گذشتہ اشاعت سے پیوستہ

اس مضمون کے شروع میں ہم بتلا آئے ہیں کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہونے کا مدعی ہے اور اس دعویٰ پر پانچ دلیلیں لایا ہے جنمیں سے دو کے جواب تو ہم پہلے دے چکے ہیں۔ تیسری دلیل آپکی یہ ہے کہ:۔

"دلیل ثالث۔ ابوسعید خدری سے جو بخاری شریف کی مرفوع حدیث کے راوی ہیں مروی ہے کہ:۔ ایک شخص نے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا یا رسول اللہ میری پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں اور اس کے حاملہ ہونے کو اچھا نہیں سمجھتا اور میں چاہتا ہوں جو مرد چاہتے ہیں جن نے یہود سے سنا ہے کہ عزل کرنا چھوٹا واد یعنی زندہ لڑکی کو گاڑ دینا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جھوٹ کہتے

کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے پیدا کرنیکا ارادہ کرے تو عزل کرنے سے تو اس کی تقدیر کو پھیر نہیں سکتا۔ روایت کیا اس کو احمد نے اپنی مسند میں اور ابوداؤد اور نسائی اور طحاوی نے حافظ ابن حجر صاحب فتح الباری اپنی کتاب بلوغ المرام میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں۔

پس بخاری کی مرفوع حدیث اور اس حدیث شریف کے آخری الفاظ کے مطلب میں ایسا اتحاد ہے کہ سر مو بھی فرق نہیں۔ گویا الفاظ مختلف ہیں اور مطلب و مضمون واحد "

جواب:۔ بھائی کیوں پھر تمہاری ناواقفی کی اگر شکایت کرونگا تو تمہاری پیٹھ ٹھونکنے والے اور صرف اخبار کی اشاعت کی غرض آپ میں ہمکو مولانا کا معزز خطاب دینے والے ہم سے الجھینگے۔ مگر تم خود تو سوچو کہ دنیا ساری اندھی ہے۔ سکتے ہو کہ وہ آپ اتنا تو سمجھ کر یہی یا کم سے کم اہل علم کی نظروں میں بڑا وقعت رکھنگے دیکھو آپ کا دعویٰ تو ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثوں میں تعارض ہے اس دعوی پر آپکی یہ تیسری دلیل ہے مگر اس دلیل میں نہ بخاری کا ذکر ہے نہ مسلم کا۔ بھائی ہم نے کئی ایک دفعہ بتلایا ہے کہ تعارض کا مفہوم ذات البین ہے جسکے دو حاشیے یعنی دو طرفین ہوتی ہیں جب دونوں کا ذکر نہیں تو تعارض کس میں ہے۔ ہاں آپکی اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ بزعم آپکے ابوداؤد اور نسائی وغیرہ کی یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مطابق ہے۔ بہت خوب۔ مگر تمہارا دعویٰ کیسے ثابت ہوا کہ بخاری اور مسلم میں تعارض ہو۔ سنو ہمارے ہاں حنفی فاضل کی جماعت میں ایک کتاب ہے جسکا نام ہے رشیدیہ وہ فن مناظرہ میں بہت کارآمد ہے۔ آپ اور آپکی مرزائی پارٹی اسے پڑھکر حدیثوں پر اعتراض کیا کریں تو غالباً آپ کے اعتراضوں کی فہرست میں بہت سے نمبر کٹ جائیں۔

ہاں آپکو اس حدیث کا مطلب فی سبیل اللہ ہم بتلائے دیتے ہیں۔

سنئے! اس حدیث سے بھی عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کیونکہ فاعل کو فعل سے جو غرض و غایت ہو جب اس کی نفی کر دی جائے تو اس فعل کے لغو ہونے میں کیا شبہ۔ سائل نے عزل کرنے کی غرض یہ بتلائی تھی کہ میری لونڈی حاملہ نہ ہو حضور نے فرمایا کہ غرض اور فعل سے حاصل ہونا ہے یعنی اگر خدا کسی بچہ کو پیدا کرنا چاہے تو تمہارے عزل کرنے سے خدا کا حکم رک نہیں سکتا پس عزل کرنا لغو ہے اور قرآن مجید میں حکم ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ (ایماندار لغو باتوں سے منہ پھیرا کرتے ہیں۔ بتلاؤ یہ حدیث

عزل کے منع کی ہے یا جواز کی۔ اسی لئے میں کہتا کہ تم لوگوں نے حدیث کو کسی استاد کے آگے زانوِ ادب جھکا کر نہیں پڑھا۔ بس تم جو چاہو اعتراض کرو۔ معذور ہو۔

چوتھی دلیل نمبر سے آپ یہ لکھتے ہیں:۔

"دلیل رابع۔ مسلم شریف میں ابی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عزل کے بارہ میں جناب افضل المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد مبارک فرمایا کہ ہر قطرہ میں سے فرزند نہیں ہوتا۔ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی چیز کا پیدا کرنا چاہتا ہے تو کوئی چیز اس کو باز نہیں رکھتی۔ اس حدیث کے الفاظ متبرکہ کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں میں بیان ہو چکا یعنی عزل کا جواز ثابت اور متحقق ہے "

جواب:۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو تیسری دلیل والی حدیث کا ہے مگر آپ کی غرض بھی ذرہ بتلانے کو جی چاہتا ہے۔ غور سے سنئے!

آپ کا دعویٰ ہے کہ بخاری کی حدیث سے عزل کا جواز نکلتا ہے اور مسلم کی حدیث سے عزل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اسی لئے آپ ان میں تعارض کے مدعی ہوئے تھے۔ مگر اے جناب خدارا ذرہ (یعنی اس چوتھی) دلیل کو بغور دیکھو اور اپنے ہی الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے جو آپنے لکھے ہیں کہ اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیثوں کا یعنی عزل کا جواز۔ بہت خوب۔ جب مسلم کی اس حدیث سے بھی جواز ثابت ہوا اور بخاری کی حدیث سے بھی جواز کے آپ پہلے ہی سے قائل ہیں۔ بس نتیجہ یہ ہوا کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں باہمی موافق ہیں نہ مخالف۔ مخالفت جتنا آپ کے دماغ کا قصور ہے۔

کہئے! اب بھی آپ کہینگے کہ اہلحدیث ہمکو اور ہمارے مولانا داولانا کی توہین علمی کرتا ہے۔ بھائی! اہلحدیث میں خدا کے فضل سے مردم شناسی کا وہ ملکہ ہے کہ آدمی کو ان تکلم فبکلمۃ وان سکت فبساکۃ پہچان سکتا ہے۔ تم کیا تمہاری ساری پارٹی جس پانی میں ہے ہم سے مخفی نہیں۔ پانچویں دلیل نمبر سے آپ لکھتے ہیں:۔

"دلیل خامس۔ ابی جابر رضی اللہ عنہ سے جو بخاری شریف کی موقوف حدیث جواز عزل کے راوی ہیں مسلم شریف میں ان لفظوں کے ساتھ روایت موجود ہے۔ ایک شخص نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں عرض کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی خادمہ ہے۔ میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور اس کا حاملہ ہونا میری طبیعت کو برا معلوم ہوتا ہے تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کیا کرو تم اس سے اگر تو چاہتا ہے پس تحقیق پیدا ہو جائیگی اس سے وہ چیز جو اس کے مقدر میں ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد وہی شخص حضور اقدس کی خدمت

ملہ جماع کے وقت انزال باہر کرنیکو عزل کہتے ہیں۔ عرب کے لوگوں میں جہاں اور بدرسمیں تھیں یہ بھی ایک تھی مگر شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (مدیر)

میں حاضر ہو کر عرض کیا اور یہ بتلایا کہ وہ میری لونڈی حاملہ ہو گئی ہے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس کے مقدر کی چیز یعنی اولاد پیدا ہونے سے نہ رو کی جائیگی بلکہ ہو کر ہی رہیگی۔

ان احادیث مرقومہ بالا کا بخاری شریف کی مرفوع حدیث سے برابر مطلب ملتا ہے یعنی یہ سب حدیثیں عزل کے جواز کا فتوے دیتی ہیں مگر مسلم شریف کی حدیثیں اس کے مخالف و معارض ہیں۔

مولوی صاحب! فرمائیے اب بھی کیا اب بھی بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیثوں کا تعارض و تخالف و تناقض و تباین ثابت ہوا یا نہیں مگر سچ ہے جسکو لاانسلم کی بیماری عارض ہو جاوے اسکا کوئی علاج نہیں اور جو حضرات ہٹ دھرمی اور ضدیت کے عادی ہو چکے ہیں انہیں ہٹ کا چھوڑنا اور راستی کی طرف رجوع کرنا قریب محال بلکہ سخت مشکل ہے"

جواب:۔ ایک ہی بات کو بار بار لکھکر شاید نمبر شادی کا مزہ آتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم بتلا آئے ہیں کہ حضور نے ایک لطیف پیرائے میں عزل سے منع فرمایا ہے کیونکہ جس فعل کی غرض و غائت حاصل نہ ہو وہ عبث اور لغو ہے پس عزل کرنا ناجائز ہے۔ جیسا مضمون ان حدیثوں کا واحد ہے آپکی فراست بھی واحد ہے۔

میرے دوست! اس طرح سے علم حدیث کی بے اعتباری نہیں ہو سکتی

ع کہ بلا کہ تو میردی بترکستانست۔

اس سے تو بلکہ آپکی اور آپکی پارٹی کی بے اعتباری ہوتی ہے۔ سنئے! میں آپکو ایک ڈھب بتلاؤں آپ حدیثوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو پادری فنڈر اور سید احمد خاں نیچری اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی تحریرات سے مدد لو جن کے جواب دینے میں ہمیں بھی لطف آئے۔ سب تم کیا طفلانہ حرکات کر رہے ہو۔ اس سے تو اہل علم کی نظروں میں تمہاری ساری پارٹی کی وقعت کھوئی جاتی ہے

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم ✤ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

تنبیہ:۔ اہل فقہ کے مفتی صاحب کا مضمون بابت منع اقتدا اہلحدیث پورا ہونے پر جواب دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ ایسا ہی اڈیٹر اہل فقہ کی شکایت بابت سخت کلامی کا جواب بھی آئندہ پرچہ میں دینگے۔ انشاء اللہ تعالے۔

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ دونوں مضمونوں پر بحث قیمت ۱؍ منیجر اہلحدیث

انجمن نعمانیہ لاہور

صوبہ پنجاب میں یہ انجمن حنفیوں کی پشت پناہ ہے گو موحد حنفی تو اس کو بھی حنفی انجمن نہیں جانتے مگر بقول ع محتسب را درون خانہ چہ کار۔

ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہمارا مطلب اس نوٹ سے یہ ہے کہ اہل فقہ انجمن ہذا کو مشورہ دیتا ہے کہ کسی غیر حنفی کو سالانہ جلسہ میں گھسنے نہ دیا کریں۔ ہم بھی اس مشورہ کی تائید کرتے ہیں کیونکہ انجمن خاص حنفی انجمن ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ خاص حنفی لوگ اس میں شریک ہوا کریں خصوصاً بولنے والا تو پکا جسٹرڈ حنفی ہونا چاہئے۔ اس مشورہ کی تحسین کے بعد ہم بھی ایک مشورہ انجمن کو دیتے ہیں گو ہمارا وہ حق نہ سمجھیں مگر ہم تو مفید تجویز بتلائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ انجمن موصوف کی اول المقررین میں ایک زمانہ میں ہمارا نام بھی تھا ؎

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوانگی

مشورہ یہ ہے کہ چونکہ انجمن کی اصل غرض (بقول خود) حنفی مذہب کو ترقی دینا ہے اس لئے بہت مناسب ہو اگر انجمن نعمانیہ اپنے سالانہ جلسہ پانچ گھنٹے اسلئے وقف کیا کرے کہ غیر حنفی لوگ (شیعہ ہوں یا نیچری۔ مرزائی ہوں یا چکڑالوی۔ غیر مقلد ہوں یا کوئی اور) تقلیدی مذہب کی نسبت اپنے اپنے شبہات انجمن کے جلسہ عام میں پیش کر کے جواب لیا کریں۔ جیسا کہ آریہ سماج میں سالانہ جلسوں کے موقع پر دھرم چرچا (مذہبی بحث) کا وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس سے انجمن کی غرض بہت آسانی سے حاصل ہو سکیگی۔

سال کے بعد مشاہیر علماء حنفیہ کا ایک جگہ جمع ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے پھر اس نعمت سے کام نہ لینا غالباً ناشکری ہے۔

چونکہ یہ تجویز حنفی مذہب کی ترقی خصوصاً انجمن نعمانیہ کے لئے بہت مفید ہے اسلئے امید ہے کہ تقلیدی مذہب کا آرگن اہل فقہ بھی اس کی تائید کریگا۔ بغرض منظوری اہلحدیث کے اس پرچہ کی ایک کاپی سکرٹری صاحب انجمن موصوف کے نام بھی بھیجی جاتی ہے ✤

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

بخدمت جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔ اقوام مشہور ہو گئے جو ہمیشہ دورہ میں واسطے حرامکاری کے رہتی ہیں اور اپنی گذر اوقات ہمیشہ سفر میں

دو تین لڑکی لیکر اور ڈیرہ لگا کر تے ہیں۔ ان لوگوں کا وقت ایسے ہی کٹ جاتا ہے۔ غرض ہے کہ شیطانی کام کے لئے تو دیکھو شیطان نے کسقدر اپنے کام کو ترقی دی رکھی ہے مگر علماء اسلام سے آجتک کبھی نہ سُنا کہ واسطے توحید ورسالت کے اس قسم کے سفر ڈیرہ لگا کر اور جنگلوں میں مقیم ہوں۔ اگر اعلان کے لئے نکلے تو بذریعہ ریل خوب سفر طے کر کے اور لوگوں کے شہروں میں ڈراکر خوب شکم پوری کی جاتی ہے۔ دیہات کا نام نہیں لیتے۔ کیا ہوا کبھی تھوڑا سا مسئلہ دل سے حل کر کے تھوڑا سا چکر گاؤں میں بھی لگایا جائے۔ ای جناب اقوام شیر و بھجو وغیرہ کی گذر جنگلوں میں ہی ہوتی ہے اور وہیں سے رزق پروردگار انکو دیتا ہے۔ علماء کے توکل سے بدمعاشوں کا توکل اچھا ہے۔ جبکہ علماء اسلام کی غرض ہے کہ توحید و رسالت کا مضمون قوم کے کان میں ڈالیں تو ضرورتاً ان کا سا ڈیرہ مقیم کر کے دورہ کیوں نہیں کرتے۔ اگر انتظام ارکان کے علماء ہی ملکر دورہ کرینگے تو حصہ میں ایک ایک ماہ آویگا۔ جو کہ جس طرح اور دنیوی کام انجام دیتے ہیں اسی طرح سے دیہات میں سفر کرنا کیا مشکل ہے۔ اسکا اجر خدا کے یہاں ملیگا اور بلکہ اب تو کانفرنس قائم ہو گئی ہے کہ جو شکریہ کا مقام ہے۔ ایک مولوی نہیں جبکہ پندرہ مولوی ہیں شہروں میں بذریعہ ریل سفر کرنا علماء کا ٹھیک نہیں بذریعہ ڈیرہ گشت کریں اگر شہر میں جا بھی نکلیں تو کچھ مشکل نہیں۔ بات یہ ہے منہ سے کہنا بات کا آسان ہے اور عمل آپہر بلائے جان ہے۔ خدا ہم سب کو توفیق دے۔ ایسی صورت پر تو واعظ رکھنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ گٹھلی کی گٹھلی اور آم کے آم اور بلکہ دام کے دام۔ ضرور ہے کہ سب مخلوق اللہ میں بیوفا تو ہونگے نہیں۔ انشاء اللہ وفادار بھی ہونگے وہ رقم جمع خرچ کانفرنس میں جمع ہوگی۔ ایک مولوی اور دس طلباء ہمسفر ہونا چاہئے۔ خرچہ بذات خود کھاویں کیونکہ جو مکان پر کھاویں گے وہی سفر میں کھانا مناسب سمجھیں البتہ چار کوس روزمرہ سفر طے کرنا ہوگا۔ سفر میں جس سامان کی ضرورت ہو وہ رقم کانفرنس وغیرہ دونات بلکہ لی جاوے۔ سفر میں سامان کی ضرورت کی اشیاء پلنگ گدا مرغی کتا سرکی اور ڈول وغیرہ معمولی سامان یہ سب سامان بذات خود مہیا ہو سکتا ہے۔ البتہ باربرداری کے ذریعے راس کی ضرورت ہے سو وہ بھی تدبیر کرنے پر کچھ مشکل نہیں ہے۔

دیگر عرض یہ ہے شہروں میں بہت مسجدیں لاوارث ہیں کہ جو ویران پڑی ہوئی ہیں اور انکا کچھ انتظام نہیں۔ بہت سے حافظ و مولوی بھی ہونگے کہ جو بیچارہ پریشان ہونگے۔ یتیم لاوارثوں کا تو حال نہ پوچھئے طلباء بھی علم پڑھکر باوجود ہو جانے عالم کے نفسانی خواہشات کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ تو معمولی طلاع ہے۔ دورہ کی نسبت جو کچھ تدبیر مناسب سمجھی جاوے اس سے ہمکو اطلاع دیجاوے اور میرے خیال میں تو ایسی تدبیر بہتر ہے۔ آئندہ سکرٹری صاحب کے تابع ہے۔ دیکھتے ہیں کس پہلو پر کام لیتے ہیں۔ اشتہار وغیرہ تو بہت کچھ چھپ گئے مگر بذات خود انجام دینا بھی درست ہے۔

استفسار۔ سال گذشتہ کے پرچوں میں انجمن مصلح الاخوان کی تائید کی امید کی گئی تھی وہ مضمون شائع ہوا یا نہیں۔

حافظ محمود علی از انرہیاری بنگلہ علاقہ ریاست بھرتپور

اڈیٹر۔ آپکی ہمدردی اور سوزدل قابل شکریہ ہے خدا آپکو اسکا نیک اجر عطا فرماوے واقعی بات یہ ہے کہ علماء کرام نے نیابت نبوت کا مضمون بہت سہل سمجھ رکھا ہے حالانکہ وہ بہت مشکل ہے لیکن آپ اس مسئلہ پر خیال فرمائیے جو آج دنیا کی کل داناؤں نے تسلیم کر رکھا ہے اور قرآن و حدیث بھی اس کی شہادت دیتے ہیں تو آپ اس عتاب کرنے میں اتنی سختی نہ کرتے وہ مسئلہ تقسیم کار کا ہے یعنی ہر ایک آدمی کو اس کی لیاقت اور ہمت کے مطابق کام دینا چاہئے ہم مانتے ہیں کہ بہت سے علماء محض اپنے سجادوں پر بیٹھے ہوئے صرف اتنا کام ہی کرتے ہیں کہ کسی ایرے غیرے گنہگار کو کافر بنا دیں اور بس مگر تمام ایسے نہیں۔ درس تدریس میں مشغول ہیں۔ وعظ و تذکیر کرتے ہیں تصنیف و تالیف سے دنیا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اگر ایسے لوگ جنگلوں میں گھومنا شروع کر دیں تو یہ کام ادھورے رہجاویں۔ اس لئے تمام علماء کو مورد عتاب نہ بناویں بلکہ خاص انہی لوگوں کو بناویں جو بیکاری اس شوق سے بازیاں کرتے رہتے ہیں۔

اہلحدیث کانفرنس بفضلہ تعالیٰ اس فکر میں ہے کہ واعظوں کے ذریعے سے اشاعت اسلام ہو مگر آپ جانتے ہیں کانفرنس کوئی میرا یا آپ کا نام نہیں بلکہ قوم کا نام ہے پس قوم کو چاہئے کہ اس انجمن کی امداد کرے پھر دیکھئے کیا کرتی ہے۔ کانفرنس کی منتظمہ کمیٹی میں یہ بات پاس ہو چکی ہے کہ واعظ رکھا جائے مگر ایک دقت تو یہ پیش ہے کہ لائق واعظ کہاں سے آویں جو لائق ہیں وہ خود مختار حیثیت سے خوب منہ کی آٹا تے ہیں انکو کسی انجمن کی ماتحتی کی حاجت نہیں اور جو لائق نہیں انکو رکھنا موجب بدنامی ہے۔ دوسری دقت یہ ہے کہ واعظ کے اخراجات کا کیا

انتظام ہو۔ سرمایہ نہیں مستقل آمدن نہیں۔ ممبران کانفرنس ابھی تک اس کانفرنس کو ایک خواب خیال میں تمثالی شکل جانتے ہیں جسکا نقشہ محض خیالی ہے اسلئے ایسے متوہم طبیعت والوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانفرنس کو اب یقینی وجود حاصل ہے۔ اس کے وجود میں کوئی کمی ہے تو صرف روپیہ کے نہونے کی وجہ سے۔ پس آپ لوگ توجہ کریں تو انشاء اللہ کانفرنس کے دل میں جو جو ترقی اسلام کے خیال ہیں انکو بہت جلد پورا ہوتے دیکھ لیں۔ (خدا وہ دن کرے) اہل فقہ سے کسی کا رخیر میں شرکت کی امید

اہلحدیث حاجیوں

کی بابت گذشتہ سال بھی لکھا گیا تھا کہ جو جو اصحاب حج کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اطلاع بخشیں تاکہ انکا نام مع تاریخ روانگی بمبئی پہنچنے کی تاریخ (امسال بھی صرف بمبئی بندر سے روانگی ہوگی) سے اطلاع دیں۔ اسکا فائدہ یہ سوچا گیا تھا کہ جو لوگ تنہائی کی وجہ سے سفر نہ کرسکتے ہوں انکو ساتھ معتبر ہمخیال ملجائے۔ گذشتہ سال تو بہت سے احباب نے اطلاع دی تھی۔ امسال ہمارے مکرم دوست مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری نے ازخود اس سلسلہ کا افتتاح فرمایا ہے۔ آپ یہ بھی دریافت فرماتے ہیں کہ کون کون جہاز کس کس کمپنی کا کس کس تاریخ کو جائیگا۔ واقف احباب اطلاع بخشیں

مقررہ تنخواہ امام

کی بابت فتوٰی دیا گیا تھا کہ امام مسجد کی تنخواہ مقرر کرنا جائز ہے اس کی دلیل اس فتوٰی میں لکھی گئی تھی اسپر دو صاحبوں (ایک مولوی حکیم عبد اللہ صاحب ساکن بہر کھائی ضلع لاہور اور دوسرے جناب حافظ عبد الرحیم صاحب نونگر ضلع سارن) نے تعاقبات کئے ہیں حکیم صاحب فرماتے ہیں مسئلہ میں اجرت کا جواز از قبیلہ محدثات زمانہ اور درصم الدنانیر اینا دارنا کا مقتضے ہے ہاں بغرض امامت کرنیوالے کی بقدر خدمت ہو مبادلہ نہ ظاہر کیا جائے تو اباحت کی صورت ہے؟

حافظ صاحب فرماتے ہیں دو عمل کے ساتھ دنیا مطلوب ہو اور یہ شرعاً ناجائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا الآیة؟

حکیم صاحب اور حافظ صاحب کا مشترک جواب یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام وقت تھے انکی امامت اماماں مساجد کی امامت سے بڑھ چڑھکر افضل تھی۔ مگر چونکہ انکا وقت تمام اس میں گھرتا تھا اس لئے خزانہ سے انکو وظیفہ مقررہ ملتا تھا۔ تو کیا انکا تمام کام دینی نہ تھا یا اماماں زمانہ سے انکی امامت

کم تھی پس اسی پر قیاس کرلو۔ نماز کی فرضیت ادچیز ہے پابندی سے ایک جگہ حاضر رہنا نادامر ہے۔ پس اس تقریر سے نہ تو آیت مرقومہ کے خلاف ہے نہ محدثات زمانہ سے بلکہ فی الجملہ اسکا ثبوت ملتا ہے۔

ہمارے احباب

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی ترقی کی طرف خیال نہیں فرماتے حالانکہ ہم نے کئی ایک دفعہ یاددہانی کی ہے۔ اگرچہ بعض احباب کرتے بھی ہیں لیکن وہ بہت ہی کم ہیں اس لئے مکرر سہ کرر یاددہانی ہے کہ آپ حضرات بہت جلد اپنے اخبار کو اپنے زیر اثر کوشش کرکے اشاعت کریں۔ آئندہ کسی پرچہ میں ہم اہلحدیث کو مستقل کرنے کی تجویز بھی لکھینگے۔ مخلص احباب ابھی سے اسپر غور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

اہل فقہ جواب دیویں

سوال اول۔ کیا درمختار باب مایفسد الصوم میں لکھا ہے ولو اکل عمداً اشہراً بلا عذر یقتل الخ اگر سچ ہے تو قصداً بلا عذر روزہ نہیں رکھنے والے کو قتل کرنا چاہئے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس حدیث صحیح کی مطابق حکم فرمایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے تارک الصوم کو قتل کرنیکو نہیں حکم کیا ہے اور کوئی شخص درمختار کی عبارت کی مطابق تارک الصوم کو قتل کریگا تو اسکا گناہ اور وبال کس پر ہوگا؟

سوال دوم۔ وقایہ۔ کنز۔ ہدایہ۔ منیہ۔ قنیہ۔ درمختار وغیرہ کتب فقہیہ حنفیہ میں لفظ بلفظ بالکل قول امام اعظم ہی کا ہے یا ان کا اور انکے شاگردوں سب کا یا امام صاحب اور انکے شاگردوں اور دوسروں کا بھی ملا ہوا!

سوال سوم۔ اگر کتب فقہیہ میں لفظ بلفظ کل قول خالص امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تو سروں پر آنکھوں پر ہے اور اگر اس میں قول شاگردان امام اعظم صاحب کا بھی ہے تو آیا امام صاحب نے ہم حنفیوں کو اپنے شاگردوں کے قول پر عمل کرنیکو کس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے۔ اور اگر امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے قول کے سوا علماء بخارا و سمرقند و قہستان و ہندوستان وغیرہ کا ملا ہوا ہے تو ان علماء کے اقوال پر عمل کرنے کو کس نے حکم دیا ہے اور وہ حکم کس کتاب میں ہمارے امام صاحب کے ہے؟

سوال چہارم۔ حنفی کون شخص کہا جائیگا۔ آیا صرف امام صاحب کے فرمودہ

پر عمل کرنے والا یا امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے اقوال پر چلنے والا یا امام صاحب اور شاگردان اور ان کے مابعد علماء بخارا وغیرہ کے اقوال پر عمل پورا پورا کرنیوالا ؟

سوال پنجم - مجھ حنفی پر تقلید امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فرض یا واجب ہے یا انکے شاگردوں کی بھی یا امام صاحب و ان کے شاگردان اور علماء بخارا وغیرہ سب کی تقلید مجھ پر واجب ہے ؟

سوال ششم - ہم چاہتے ہیں کہ اپنی اولاد کو وہ کتاب پڑھا دیں جو خاص ہمارے امام صاحب کی تالیف کی ہوئی ہے اور ہم اسی کتاب کو آمین بالسر اور عدم رفع الیدین اور عدم جواز جمعہ قریہ اور دہ دردہ کے پانی اور دیگر مسائل میں اپنا دستور العمل بنا دیں اور اپنے امام صاحب کی کتاب کے خلاف سر مو نہ کریں ۔

واضح رہے کہ اگر مجھکو جواب شافی تسلی بخش نہیں ملیگا تو میں اہلحدیث کا مذہب اختیار کرونگا - جو جواب اہل فقہ دیویں اسکو اہلحدیث میں ہی درج کیا جاوے ۔

راقم محمد حنیف بہاری حنفی ۔

اڈیٹر - امام صاحب کی تصنیفات کی بابت مولانا شبلی نے جو اپنی آزاد رائے دی ہے وہ بھی سیرۃ النعمان میں دیکھ لیجئے - مختصر اس کا یہ ہے کہ امام صاحب کی کوئی تصنیف اس وقت دنیا میں نہیں ہے - بس ۔

دینانگر میں مباحثہ

آریہ سماج دینانگر ضلع گورداسپور نے اپنے سالانہ جلسہ پر مباحثہ کا وقت رکھا تھا - مقامی انجمن نصرت الاسلام نے ہمکو اس مباحثہ کے لئے بلایا - مباحثہ شادی بیوگان پر تھا - مقابلہ میں ہمارے پرانے دوست سوامی درشنانند جی تھے جو دیوریہ کے مباحثہ سے کئی سال بعد ہمارے سامنے آئے - ہم نے سمجھا تھا کہ سوامی جی نے اتنے سالوں میں کچھ ترقی کی ہوگی مگر افسوس ترقی تو کی ہے لیکن معکوس - اس مسئلہ میں کئی ایک مہاشوں سے ہمارا مباحثہ ہوا - مگر سوامی جی نے دو ایک باتیں ایسی کہیں جو کسی نے نہ کہیں تھیں - واقعی وہ آپ ہی کے حصے کی تھیں - ہمنے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی خواہش قدرتی ہے آپ نے اس سے انکار کیا کہ قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی ہے ایسی لایعنی بات کا جواب کیا ہو سکتا تھا تاہم بتایا گیا کہ مصنوعی ہے تو مرغی کو بالغ ہوتے ہی کون سکھاتا ہے بلکہ چیونٹیوں کو بلوں میں ایک دوسرے سے ملاپ کرنا کون سکھاتا ہے - دوسری بات نئی اور عجیب سوامی جی نے یہ کہی کہ اگر عورت کو بیوہ ہونے کی

عورت میں شادی کا یقین ہو تو اپنے پہلے خاوند کو زہر دیکر مار دیگی - جواب دیا گیا کہ مسلمانوں میں شادی بیوگان کا دستور ہے مگر ہم پولیس کی رپورٹوں میں کہیں نہیں پاتے کہ کسی مسلمان عورت نے اپنے خاوند کو زہر دیدیا - ہاں بیوگان کے حرامی بچوں کی کثرت کا ثبوت بیشک پاتے ہیں - یہ دو باتیں عجیب قابل ذکر تھیں باقی تو وہی معمولی اناپ شناپ تھا جو ایسے مشکل مسئلہ میں آریوں کی طرف سے کہا جاتا ہے - افسوس ایسا ایک خلاف عقل اور مخالف قدرتی سائینس مسئلہ کہ نوجوان لڑکی جسکی عمر ہنوز پندرہ سولہ برس کی ہے چند روز خاوند کے رہنے سے ایسی مجرم ہو گئی کہ دوسرے خاوند سے تعلقاً اسکو محروم رکھا جاوے - مساکین بیوگان ہندوں کو ایسے برتاؤ سے شاکی تھیں لیکن انہوں نے جب سنا کہ آریہ سماجی ہندوؤں کی اصلاح کے لئے اٹھے ہیں تو انکو بھی امید بندھی کہ ہماری بھی آرزو بر آویگی مگر افسوس کہ آریوں نے بھی جب انکو اسی بیکسی کی حالت میں رہنے کا حکم صادر کیا تو ان مسکینوں کے دل سے آواز نکلی کہ ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد ۔ وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

تعجب ہے سوامی درشنانند جی سوار تو سیکنڈ کلاس میں ہو کر گئے مگر مباحثہ تھرڈ کلاس کا کیا - خیر یار زندہ صحبت باقی ۔

شیعوں سے چند سوال

گذشتہ اشاعت سے آگے

سوال دہم - کیا رفضی مسلمان نہیں کیونکہ موجودہ قرآن میں جسکو شیعہ ایڈیشن عثمانی کہتے ہیں وارد ہوا ہو سمٰکم المسلمین یعنی خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا - اور برخلاف اس کے شیعوں کے قرآن (اصول کافی) میں ہے کہ انکا نام خدا نے رفضی رکھا فقال له (سلیمان) ابو عبداللہ علیہ السلام الرافضة قلت نعم قال لا بل واللہ ما هم سموکم ولکن اللہ سماکم به یعنی سلیمان نے امام جعفر صادق سے شکایت کی کہ لوگ ہمکو برا کہتے ہیں تو آپ نے پوچھا کیا رفضی کہا کہ ہاں تو آپ نے فرمایا رفضی لوگوں کا نام رکھا ہوا نہیں خدا نے تمہارا نام رفضی رکھا - (اصول کافی) ۔

سوال یازدہم - رفضی لوگ سیدنا عمر رضی اللہ کے نام نامی سے آجتک کیوں اس قدر کانپتے اور لرزتے ہیں (۱) کیا اس بارے میں کوئی پیشین گوئی وارد ہے جو آپ کی نظر سے گذری کہ نام کے مسلمان عقیدہ کے مشرک دل کے منافق ہمیشہ ان سے

فتوحات اہلحدیث - جس میں ہائی کورٹ چیف کورٹ - پنجاب - بنگال - مدراس - بمبئی - لندن تک کے فیصلے بحق اہلحدیث درج ہیں - قیمت ۴؍ منیجر

کانپتے رہینگے جس طرح یہ حدیث میں وارد ہؤا کہ جس گلی سے عمر نکلینگے۔ شیطان اس گلی سے نہ نکلیگا۔ یا وارد ہؤا ان الشیطان لیخاف منک یا عمر (۲) یا اسوجہ سے کہ رافضیوں کو بوجہ تعزیہ پرستی ونفاق دلی وخیالی عقائد وسب یاران رسول وغیرہ شیطان سے قرب ہے مصداق آیت نقیض لہ شیطانا فھولہ قرین پس جس طرح شیطان خائف ہے یہ لوگ خائف ہیں۔ (۳) یا یہ لوگ گبری ہیں دگبریوں کا نوروز انکے یہاں ہوتا ہے گبریوں کی طرح ہر کام کے لئے جفر دیکھا جاتا ہے۔ ازدو گبری کی یہ لوگ تعظیم کرتے ہیں) اور فارس بعہد خلافت سیدنا عمر فتح ہؤا ور وہی عمری دھاک انکے دلوں پر جمی رہگئی جو مرور دہور سے بھی نہیں جاتی۔ اسی وجہ سے اسلاخ شیعہ دوازدہی دہلی وغیرہ گھر میں بیٹھ عورتوں کی طرح کچھ نہ کچھ انکو ضرور کوستی ہیں۔

سوال دوازدہم۔ شیعوں کا مذہب کیونکر بلند ہؤا جیسا پوچ یہ مذہب ہے ظاہر ہے کیونکہ ایک امام کو آج تک ہزار برس سے غار میں بٹھا رکھا ہے جیسے ہندؤں کے کسی مجتہد نے چسکی گھول کر پلادی جو ابتک پینک میں پڑے ہیں بعض محققین جیسے مولانا عبد الشکور صاحب اڈیٹر النجم کی تحقیق یہ ہے کہ چونکہ اس مذہب میں شہوت پرست طبائع کو شہوت رانی کا پورا موقعہ حاصل ہوتا ہے اسوجہ سے اکثر شہوت پرست مرد و زن اس مذہب کو جلد قبول کرلیتے ہیں ورنہ کوئی چیز نہیں وہ داخل متعہ ہے اور متعہ موجب ثواب وبرکت وترقی درجہ (دیکھو تفسیر فتح اللہ شیرازی وغیرہ) اسی وجہ سے رنڈیاں شیعہ ہوتی ہیں دیگر گناہ جیسے سب وشتم یاران نبی یہ داخل عبادت ہے اور کوئی زمین وغیرہ کسی کی غصب کرلینا غصب نہیں کیونکہ کل زمین یا تو امام کی ہے یا شیعوں کی (دیکھو کافی کتاب الحجۃ) اور بالفرض گناہ ہؤا بھی تو وہ یا سنیوں کے سر پڑیگا یا امام حسین کے غم میں دو قطرہ آنسو کا بہانا کافی ہے اور امام حسین کل گناہوں کے کفارہ مثل حضرت عیسے کے ہوچکے۔

ھذہ اثنا عشر علی الروافض وسازید ان شاء اللہ ۔ بینوا وتوجروا

السائل عبد السلام مبارک پوری صادق پوری

اطلاع

یہ الجھ پڑنے کی خواہش نہیں ✤ بے محابا گفتگو اچھی نہیں

بذریعہ اخبار النجم ایک اشتہار پہونچا تھا جس میں آمین بالجہر کی بزعم مشتہر تردید کیگئی تھی اور آمین بالسر کا اثبات اور محققین حنفیہ علامہ ابن الہمام وفاضل لکھنوی مولانا عبد الحی صاحب وغیرہ کی تحقیقات پر پانی پھیر کے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ آمین بالجہر کی کوئی

صحیح حدیث نہیں ہے۔ آمین بالجہر رفع الیدین قرأۃ خلف الامام وغیرہ ایسے مسائل ہیں جنمیں کثرت سے رسائل ہوچکے اور ان مسئلوں کی پوری تحقیق ہوچکی ہے لیکن نا سمجھ والوں کے لئے محققین کی تحقیقات تو در کنار قرآن ہی غیر کافی ہے۔

چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ دو بھیڑیاں جب کچھ تو تو میں ہونے لگتی ہے تو بھیڑیا آیا اور اپنی فتح کی فکر میں ہوجاتی ہے اگر اہل اسلام سنت جماعت باہم ان فروعی مسائل میں اس طرح لڑینگے تو روباہ صفت شیعی جو ہمیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رہتے ہیں اور شیطان کی طرح دو مسلمانوں کو لڑا کر بیچ میں تماشا دیکھتے ہیں موقعہ پا دینگے چنانچہ آج کل جس طرح شیعوں نے اپنی کیا دی کا جال بچھانا شروع کیا ہے ظاہر ہے اور وجہ یہی ہے کہ اہل سنت کو باہم خود ہی چل رہی ہے اسی خیال سے ہمارے مخلص جناب شیخ محمد سعید صاحب تاجر چرمہ ساکن پٹنہ صادقپور فراق تولہ نے ہوائی کار مشتہر صاحب کی خدمت میں لکھکر روانہ کیا کہ اگر آپ کو تحقیق حق منظور ہے اور واقعی آپ تشفی کرنا چاہتے ہیں تو پٹنہ تشریف لاکر آپکی کامل تشفی کردیجائیگی اور کل خرچ کا متکفل میں ہوں آپکو کسی طرح کی تکلیف نہوگی خرچ ریل وسواری اور جبتک آپ یہاں تشریف رکھیں اسکے خرچ میرے ذمہ مگر جواب ندارد افسوس صد افسوس! خدا کے بندہ نے ہاں یا نہ یا منظور یا عدم منظور کچھ تو جواب دیا ہوتا لہذا بعد انتظار شدید یہ اطلاع اخبار اہلحدیث کے ذریعہ دیگئی۔

الراقم محمد عبد السلام مبارکپوری

اڈیٹر۔ اصل یہ ہے کہ راقم اشتہار مذکور ایک نوجوان طالب علم ہیں نوجوان کی ترنگ میں ادھر بھی انکو توجہ ہوگئی لیکن جب دیکھا کہ سامنے سے مثل آتا ہے تو فارسی بھول گئے ✤

غریب فنڈ

۲۶۔ اگست سے ۲ ستمبر تک غریب فنڈ میں مندرجہ ذیل چندہ وصول ہؤا۔

جناب بابو اسماعیل صاحب بہالپی	۱۵
فتوی فنڈ	[illegible]
میزان	[illegible]
بقایا گذشتہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]
ایک اخبار بنام داعی الی الفیض تمام دہلی کے لئے چک پیر شاہ سیالکوٹ جاری کیا گیا باقی	۱۵

درخواستیں

نمبر ۹۲ ۔ علی بخش طالب علم۔ بٹالہ دروازہ کھیلی متصل مسجد بہالی

نمبر ۹۳ ۔ حسن محمد شادیوالہ ضلع گجرات

نمبر ۹۴ ۔ عبد المجید۔ گورکھپور محلہ اسمٰعیل پور

نمبر ۹۵ ۔ نصیر الدین طالب علم بٹالہ۔ کچی سڑک متصل بہادلپور

فتاوی

س نمبر ۳۵۸ - ایک لڑکی کا والدین نے اپنی مرضی سے نکاح کر دیا اور دو سال کے بعد وہ بالغہ ہوئی اور والدین اُس کے فوت ہو گئے - اب وہ نیا نکاح کر سکتی ہے؟

س نمبر ۳۵۹ - بے نمازنے جو دیدہ دانستہ نماز کو گیارہ بارہ سال یا کم و بیش ترک کر دیا تھا اب وہ نماز پڑھنے لگا کیا وہ قضا شدہ فرضوں کی قضائی دے یا صرف توبہ کرے؟

ج نمبر ۳۵۸ - حدیث کے مطابق لڑکی مجبور نہیں ہو سکتی - اگر اسکو وقت بلوغت باپ کا کیا ہوا نکاح ناپسند ہو تو مختار ہو اور جگہ بولایت باپ کے کر سکتی ہے - فقہ کی کتابوں کے مطابق باپ اور دادا کا کیا ہوا نکاح نہیں ٹوٹ سکتا باقی ٹوٹ سکتے ہیں

ج نمبر ۳۵۹ - مدت العمر کی فوت شدہ نمازوں کے لئے قضا کا حکم شریعت میں کہیں نظر سے نہیں گذرا - اخلاص مندی سے توبہ کرے تو کافی ہے -

س نمبر ۳۶۰ - اس وظیفہ کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے "الٰہی بحرمت شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ وغیرہ این نا مہائے معظم و مکرم حاجت این بندہ را روا گردانی - آمین یا رب العالمین؟

ج نمبر ۳۶۰ - اس قسم کے الفاظ سے دعا کرنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا - خدا فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے - پس اُسی کی پیروی کرو -

س نمبر ۳۶۱ - یہ وظیفہ مرض کے دفع کے لئے شرعاً کیسا ہے؟ اھ ۱۱۱ ہ ۶ لم ۱۱۱ ۵۵۵ ھ ہ ما سک سم ۹۹۹۹۲۲۹۹۹ فکبکبو فیہا ہم و الغاون وجنود ابلیس اجمعون ۵۲۲۱ سلک بحق عیتقا ملیقا طلیقا انت تعلم ما فی قلوبھم -

ج نمبر ۳۶۱ - ان ہندسوں کی ماہیت معلوم نہیں اس لئے کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا البتہ اگر کسی کو ان کے معنے معلوم ہوں اور وہ معنی صحیح بھی ہوں تو جائز ہے اور اگر معنے معلوم نہیں یا معلوم ہیں مگر صحیح نہیں تو ناجائز ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ یعنے جس بات کا تمکو علم نہ ہو اُس کے درپے مت ہو - اور حدیث میں آیا ہے جس لفظ کے معنے تمکو معلوم نہوں اسکا وظیفہ نہ کیا کرو -

س نمبر ۳۶۲ - یہ وظیفہ شیطان کے لئے شرعاً کیسا ہے - فرعونک بدعونک ہامانک شدادک نمرودک مردودک قارونک بدعونکا بلیس علیہ لعنۃ پارچہ سیاہ پیچیدہ -

ج نمبر ۳۶۲ - خدا اور رسول نے ہمکو نہیں سکھایا اسلئے فضول و لغو ہے -

س نمبر ۳۶۳ - سؤر کا فروخت کرنا حرام ہے یا نہیں -

ج نمبر ۳۶۳ - سؤر کا بیچنا حرام ہے -

س نمبر ۳۶۴ - شراب فروخت کرنا اور اُسکا سرکہ بنانا اور کھانا حرام ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۶۴ - شراب بیچنا اور قصداً اُسکا سرکہ بنانا منع ہے - حدیث میں منع آیا ہے -

س نمبر ۳۶۵ - زید نے ایک عورت کافرہ سے زنا کیا بعد ایک مدت کے اُس کے لڑکی (پہلے خاوند سے جو کافر تھا) آئی اور وہ بھی جوان ہے اور مسلمان ہو گئی آیا زید کو اُس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۵ - اس میں علماء کا اختلاف ہے حنفی منع کرتے ہیں مگر دلیل کوئی نہیں اور لوگ جائز بتلاتے ہیں کیونکہ جن رشتوں کو خدا نے حرام کیا ہے یہ لڑکی اُن میں سے کوئی نہیں - اُن کے علاوہ فرمایا وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ یعنے ان رشتوں کے علاوہ تمکو حلال ہیں پس اس لڑکی سے زید کا نکاح درست ہے -

س نمبر ۳۶۶ - جو مسلمان پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے - اور حج بھی اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے اور پیشہ کاشتکاری کرتا ہے اور سود بھی لیتا ہے - اب اُس کی دعوت قبول کرنا اور اُس سے ملنا اور السلام علیکم و مصافحہ کرنا اور اُس کے پیچھے نماز پڑھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟

ج ۳۶۶ - سود خوار اگر کوئی کام بھی کرتا ہے جسکی آمدنی اسکو ہے تو اُسکی دعوت کا کھانا حرام نہیں مشتبہ ہے اور اگر صرف سود پر گذارہ ہے تو حرام ہے - نماز اُس کے پیچھے جائز ہے اور ملنا بھی جائز ہے مگر اس شرط پر کہ اسکو بُری کاموں سے روکتے رہیں لَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

س نمبر ۳۶۷ - رمضان شریف میں تراویح آٹھ رکعت پڑھنا اور بیس رکعت پڑھنا دونوں درست اور مسنون ہیں یا فقط آٹھ رکعت اور بیس پڑھنا بدعت و گناہ ہے یا جائز ہے؟

ج نمبر ۳۶۷ - آٹھ رکعت تراویح سنت ہیں اور بیس رکعت بطور نفل جائز ہیں بلکہ آرام سے پڑھی جائیں - شیخ ابن ہمام حنفی شارح ہدایہ نے بھی یہی کہا ہے -

س نمبر ۳۶۸ - دار الحرب کی کیا تعریف ہے؟

ج نمبر ۳۶۸ - دار الحرب اُس ملک کو کہتے ہیں جہاں کا بادشاہ - شاہ اسلام سے برسر جنگ ہو -

انتخاب الاخبار

امرتسر کے خوجوں (چاقو فروشوں) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریک سے باہمی معاہدہ کیا ہے کہ سودا کرنے میں ایک ہی دام کہا کرینگے۔ خدا راست لائے۔

جالندھر میں مولوی ولی محمد صاحب کے شدید شریکوں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اہلحدیثوں نے بلوایا مگر افسوس مباحثہ نہ ہونے پایا (مفصل آئندہ) (ایڈیٹر)

امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے پیشگوئی کی ہے کہ پانچ چھ سو برس تک عورتوں کو داڑھیاں نکلنی لگ جائینگی۔ امریکہ اور ان کے مقلدوں نے داڑھیوں کی قدر نہیں کی اسلئے شاید غیرت خداوندی سے یہ نعمت اب ان سے چھنکر عورتوں کو ملیگی۔

ایران کا وزیراعظم قتل کیا گیا۔

ایک صاحب مانان حج کو اطلاع دیتے ہیں کہ اپنے ساتھ کرایہ ضرور لاویں۔ خصوصاً دونیاں زیادہ ہوں۔

گورنمنٹ ہند نے ہر ایک صوبہ میں ایک کونسل مشیرداری قائم کرنیکا خیال ظاہر کیا ہے گو وہ صرف مشیر ہی ہونگے یعنی ان کی رائے کی پابندی نہ ہوگی

کشن سنگھ (برادر اجیت سنگھ) جو ٹیبو لاہور کے مقدمہ میں ملزم تھا۔ فرار ہوگیا تھا وہ کہیں سرحد نیپال پر پکڑا گیا۔ لاہور میں اس کے مقدمہ کی اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پرسین سماعت کرینگے۔

ریاست خیرپور سندھ کے وزیراعظم آنریبل شیخ صادق علی صاحب نے ریاست کی حدود سے غلہ کی برآمد کی ممانعت کردی۔ اس سے ریاست کے لوگوں کو فائدہ پہنچیگا۔ غلہ گراں نہیں ہونے پائیگا۔

نیشنل کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس کے پریسیڈنٹ غالباً کلکتہ کے مشہور اعتدال پسند آنریبل ڈاکٹر راش بہاری گھوش منتخب کئے جائینگے نیشنل کانگریس کا اجلاس اس سال ناگپور میں ہوگا۔

بنگال کے ایک پہاڑی علاقہ میں ایک ناگا نے ایک شیر کو جس نے اس پر حملہ کیا تھا چاقو سے مار ڈالا۔ ناگا خود بھی سخت زخمی ہوا۔ حکام نے اس کو معقول انعام دینے کا وعدہ کیا ہے (بنگالی اور یہ بہادری اچنبھا ہی ہے۔ راست)

لنڈن کے مشہور اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے حجاز ریلوے پر سفر کیا اور رپورٹ کی ہے کہ یہ لائن بسرعت تمام تیار ہو رہی ہے اور یہ لائن ایک سال کے اندر اندر مدینہ منورہ تک پہنچ جائیگی۔

سلطان مراکو کے محل میں سازشوں کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ سلطان کے ناظر اعلیٰ ادریس بن عیش نے مراکو کے وزیر خارجہ بن سلیمان اور تنجیر کے حاکم ثانی قائم کو مروا ڈالا۔ (تباہی کے آثار ہیں)

تیراہ میں آفریدیوں کے فرقوں میں کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں۔ جس میں فریقین کے کئی آدمی قتل و زخمی ہوئے۔ اس لئے آفریدیوں کے رؤسا کا قصبہ باغ میں ایک جگہ مجمع ہوا۔ اور اس نے متنازعین میں صلح کرا دینے کی کوشش کی (آفریدی بھی ہمارے علماء کی طرح جب غیروں سے فارغ ہوتے ہیں تو آپس میں کٹ مرتے ہیں۔)

سستے ڈاک کی طرف سے مزید رعایات کی تجویز صاحب وزیر ہند نے منظور کرلی ہے جس پر یکم اکتوبر سے عملدرآمد ہوگا۔ آدھ آنہ کے ٹکٹ میں بجائے ¾ تولہ کے ایک تولہ وزن تک چٹھی جا سکیگی اور ایک آنہ میں بجائے ½ ۲ تولہ کے ۵ تولہ تک کی۔ دو آنے میں چالیس تولہ تک پارسل جا سکیگا۔

آسٹریا نے بوسینا و ہرزیگوینا کے مسلمانوں کی یہ درخواست منظور کرلی ہے کہ ان کے شیخ الاسلام کا انتخاب قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کے مشورہ سے عمل میں آیا کرے۔

بمبئی کے تاجروں نے تجویز کی ہے کہ سرکاری ایوان تجارت کے اصول پر بمبئی میں ہندوستانی تاجروں کا ایک ایوان تجارت قائم کیا جائے۔

ریاست میسور میں ایک اور سونے کی کان دریافت ہوئی ہے جس کا ٹھیکہ ایک یوروپین کمپنی کو دیا گیا ہے۔

رنگون میں ایک فوجی گورہ کو دو ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ مصنوعی کپتان بنکر لوٹتا پھرتا تھا۔

آڑلیسہ میں سیلاب سے ۱۵ سو مکانات بہ گئے۔

مشرقی بنگال کے ایک مقام سے ۵ سو دیشی والنٹیوں کی گرفتاری اور دو ہزار کی تعداد پر یورش کی اطلاع پہنچی ہے۔

مولائی حفیظ برادر سلطان مراکو نے سلطان کو ایک خط لکھکر تخت چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ علماء سے مشورہ طلب کیا گیا ہے انہوں نے رائے دی ہے کہ مولائی عبدالعزیز فیض سے نکلکر اپنے بھائی حفیظ سے نبرد آزما ہوں۔

تفسیر ثنائی جلد پنجم طیار ہوگئی ہے از سورۂ بنی اسرائیل تا فرقان ...

ایک قیمتی

عالی جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ہماری مومیائی کی تعریف اپنے معزز اخبار اہل حدیث میں فرماتے ہیں کہ:-

"یہ مومیائی ہم نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۶)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل ودق اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوش گوار۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے معہ محصولڈاک۔

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے۔ ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ زکام اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے دفتروں کے کلرک اور منشی۔ سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ معہ محصول

علاوہ اس کے ہر مرض کی دوا [illegible] سے مل سکتی ہے۔ مریض کو چاہیئے کہ اپنی کیفیت مفصل طور پر لکھو۔

المشتہر مینیجر دی ہیلتھ [illegible] ایجنسی امرتسر کٹڑہ [illegible]

مکتب خانہ ثنائی

امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باوجود شاید [illegible] مقابلہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت [illegible] ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہوگا کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں طیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وبقرہ۔ قیمت ۶

جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء ۱۱ ۱۲

جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۱۱ ۶

جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۱ ۱۲

جلد پنجم۔ از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان ۱۱ عہ

[illegible]

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب۔ قیمت ۲

تقابل ثلاثہ۔ یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت معہ محصول عہ

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت قیمت ۱

المشتہر مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

باہتمام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ [illegible] مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

بموجب حدیث مصطفیٰ اسکی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + ہاں وہم و خطا کا احتمال کیا ہے + نقل کیا ہے

نمبر ۴۶

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... سے
والیان ریاست سے ... سے
روسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۴/
" " ششماہی ۲/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر یوم جمعہ + ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء عیسوی +

امرتسری مجتہد صاحب؎ کا فتویٰ

ہماری مقلد احباب بات بات میں کہا کرتے ہیں کہ آجکل کسی کو درجہ اجتہاد نہیں کسی کو اتنا علم نہیں کہ احادیث کو جانچ سکے۔ کسی کو اتنا علم نہیں کہ خود استدلال کر سکے اسلئے تقلید کرنی چاہیئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خود ہی اس اصل کے برخلاف چلتے ہیں اپنے اختراعی مسئلوں پر جو دلیل لاتے ہیں خاص اپنی ایجاد ہوتی ہے حالانکہ دلیل پیش کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا کام استدلال کرنا نہیں بلکہ اپنے امام کے قول کو مع استدلال پیش کرنا اس کا کام ہے (دیکھو مسلم الثبوت وغیرہ) مگر ہم خوش ہیں کہ ہماری بھائی لسانی طور پر نہیں تو عملی طور پر تو تقلید کی تردید کرتے ہیں۔ چونکہ وہ مسائل اختراعی ہوتے ہیں اس لئے بحکم ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج + تا ثریا مے رود دیوار کج

وہ استدلالات بھی نور علیٰ نور ہی ہوتے ہیں۔ مثال کے لئے ناظرین کو ۱۲ جمادی الاول یعنی ۲۸ جون کے اہلحدیث کا حوالہ دیتے ہیں جس میں ایک امرتسری مجتہد کے فتوے کا ذکر ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص سہواً پڑھ لے تو دوبارہ ادا کرے۔ اسکا مفصل ذکر مع جواب پرچہ مذکورہ میں ہو چکا ہے اس جواب کا جواب انہی مجتہد نے اہل فقہ مورخہ ۱۶۔ اور ۲۳۔ اگست میں دیا ہے +

مجتہد صاحب کا دعویٰ یہ تھا کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں دلیلیں اسپر کچھ عدد لائے تھے۔ ان سب دلائل کا خلاصہ منطقی طور پر یوں سمجھئے کہ پہلا مقدمہ یہ تھا کہ غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں یہ تو ہوا صغریٰ۔ دوسرا مقدمہ یعنے کبریٰ آپ کا یہ تھا کہ فاسقوں کے پیچھے نماز ناجائز واجب الاعادہ ہے مجتہد صاحب کو لازم تھا کہ حسب قاعدہ معقول پہلے صغریٰ کا ثبوت دیتے یعنی

؎ مجتہد کا نام ہم نے طنزاً نہیں لکھا بلکہ فقہ کی معتبر کتاب درمختار کی ہدایت سے لکھا ہے کتاب مذکور میں ہے ان المفتی المجتہد مفتی ہونا مجتہد ہی کا کام ہے اما من یحفظ اقوال المجتہد فلیس بمفت یعنی جو کوئی مجتہد کے اقوال یاد کر کے انہی کے مطابق فتوے دیوے وہ مفتی نہیں بلکہ ناقل محض ہے چونکہ ہمارے مخاطب مجتہد صاحب نے جو فتویٰ دیا ہے کہ غیر مقلدین کے پیچھے نماز جائز نہیں کسی مجتہد کے قول سے نہیں دیا بلکہ اپنے ایجاد کردہ دلائل سے دیا ہے اس لئے آپ مجتہد ہیں (منہ)

ضروری اطلاع:- گم شدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت - تیسرے ہفتہ قیمت ار بعد ازاں ۲ فی پرچہ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے - مینیجر

یہ ثابت کرتے کہ اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بھی بدتر ہیں۔ پھر کبری کا ثبوت دیتے مگر مجتہد صاحب نے ایسا نہ کیا۔ میدان مناظرہ کو مسجد کا ممبر سمجھکر محض خطابیات سے کام لیتے رہے۔ آپ نے پہلی دلیل یہ آیت لکھی لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے جواب میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ای ابراہیم! میں تجھکو امام بناؤنگا۔ مگر یہ امامت ظالموں کو نہ پہونچیگی۔ آپ نے اس سے مطلب نکالا کہ نماز میں غیر مقلدوں کی امامت جائز نہیں۔ گویا آپ کے نزدیک حضرت ابراہیم کی دعا یہ تھی کہ خداوندا! میری اولاد کو مسجدوں کے امام بنائیو۔ تاکہ انکی معاش کا گذارہ چل سکے۔ کیوں نہو ؎

دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند ✤ آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش

اس دلیل پر ہم نے ۲۸ جون کے پرچے میں سات اعتراض کئے تھے ناظرین پرچہ مذکورہ بالا دیکھنے کی تکلیف کریں پہلے دو اعتراض یہ تھے کہ امام کا لفظ امامت نبوت اور امامت حکومت اور امامت نماز میں مشترک ہے یا حقیقت مجاز۔ مشترک تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں اشتراک کا علم نہو وہاں حقیقت مجاز مقدم ہے۔ پس یہ لفظ امامت نبوت کے لئے جب حقیقت ہے تو امامت صلوٰۃ کے لئے مجاز ہوگا۔ پھر جب حقیقی معنے مراد لئے گئے تو بقاعدہ اصول مجازی معنے نہیں لئے جا سکتے پس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ امامت نبوت یعنی رسالت ظالموں کو نہیں ملیگی مطلب یہ کہ ظالم لوگ اللہ کے رسول نہونگے اس میں امامت نماز کا ذکر نہیں اسکا جواب مجتہد صاحب نے یوں دیا ہے کہ:۔

"امام کا معنے اس جگہ بطریق عموم المجاز اختیار کیا گیا لہذا امام کے معنے مقتدیٰ کے کئے گئے جو کہ نبی اور خلیفہ اور امام صلوٰۃ کو بھی شامل ہے جیسا صلوٰۃ کا معنے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ میں ایصال نفع مراد رکھا گیا۔ پس اس جگہ نہ تو جمع بین الحقیقۃ والمجاز ہے اور نہ عموم مشترک لازم آتا ہے جیسے صلوٰۃ مذکورہ میں کوئی محذور لازم نہیں آتا" (اہل فقہ ۱۶ اگست)

جواب:۔ ای جناب! آپ نے کوشش کر کے عموم مجاز کی صورت تو نکالی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو یہ تو تسلیم ہے کہ امام کا لفظ امامت نبوت میں حقیقت ہے اور امامت صلوٰۃ میں مجاز۔ مگر جناب نے اس جواب دینے میں مثل مشہور کو صادق کر دیا فررنا من المطر وقعنا تحت المیزاب (بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑا ہوگیا) آپ کو معلوم نہیں یا ذہول ہوگیا کہ عموم مجاز خود قسم مجاز سے ہے۔ کتب اصول شاشی سے لیکر توضیح تک یہی ثبوت ملتا ہے۔ حسامی کی شرح غایۃ التحقیق میں دیکھو کہ عموم مجاز کو مجاز کی قسم سے صاف لکھا ہے غور سے سنئے: واعلم ان لفظ الیوم یطلق علی بیاض النہار بطریق الحقیقۃ اتفاقا وعلی مطلق الوقت بطریق الحقیقۃ عند البعض فیصیر مشترکا وبطریق المجاز عند الاکثر وھو الصحیح۔ اسکا مطلب صاف ہے کہ عموم مجاز۔ مجاز کی قسم سے ہے۔ چنانچہ مصنف غایۃ التحقیق اس قول کی دلیل جو لائے ہیں قابل ملاحظہ ہے لان حمل الکلام علی المجاز اولی من حملہ علی الاشتراک۔ پس بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز یقیناً مجاز کی قسم ہے۔ ان حوالجات سے قطع نظر اگر کوئی طالب علم اصول شاشی کا پڑھنے والا بھی حقیقت اور مجاز کی ماہیت پر غور کرے تو اُسے یقین ہو سکتا ہے کہ حقیقت کا مفہوم بشرط لا ہے اور عموم مجاز کا مفہوم لابشرط شئی۔ پھر ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے پس ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز ہے۔

اچھا جب یہ امر بلا ریب ثابت ہوا کہ عموم مجاز حقیقت نہیں بلکہ مجاز کی قسم ہے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ آپ کی دلیل ناقص بلکہ انقص ہے کیونکہ اصول ومعقول کی کتابوں میں یہ مسئلہ مدلل و مبرہن ملتا ہے کہ حقیقت کے ہوتے ہوئے مجاز مراد لینا باطل ہے چنانچہ حسامی وغیرہ کتب اصول میں ہے کہ ان العمل بالحقیقۃ متی امکن سقط المجاز یعنے حقیقی معنے جب ہو سکتے ہوں تو مجاز باطل ہے جسکی شرح میں صاحب غایۃ التحقیق لکھتے ہیں یعنی اذا دار اللفظ بین الحقیقۃ والمجاز فاللفظ للحقیقۃ الی ان یدل الدلیل علی کونہ مجازا۔ یعنی جب کوئی لفظ حقیقت اور مجاز میں دائر ہو تو حقیقت کے لئے متعین ہوتا ہے یہانتک کہ کوئی دلیل اس کے مجاز ہونے پر دلالت کرے۔ پھر مصنف موصوف نے اس کو مدلل کیا ہے کہ لان الواضع انما وضع اللفظ للمعنی لیکتفی بہ فی الدلالۃ علیہ فصار کانہ قال اذا سمعتم الکلمات بھذا اللفظ فاعلموا انی عینت بھذا اللفظ ھذا المعنی فمن تکلم بلغتی وجب ان یراد بہ ذلک المعنی فوجب حملہ عند الاطلاق علیہ۔ یعنی لغت کے بنانے والے نے جب کسی لفظ کو کسی معنے کے لئے وضع کیا تو گویا اس نے کہدیا کہ میں جب کبھی اس لفظ کو بولوں تو تم نے جان لینا کہ میری مراد اس لفظ سے یہی حقیقی معنے ہیں پس جو شخص کوئی لفظ بولے تو واجب ہے کہ اس سے وہی معنے مراد لئے جائیں جو واضع لغت نے اس کے لئے مقرر کئے ہیں پس لفظ کو مطلق چھوڑنے کے وقت انہی حقیقی معنے پر حمل کرنا واجب ہے۔ یعنی مجازی معنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔

مجتہد پارٹی کے ممبرو! دیکھو کس قدر تاکید ہے کہ حقیقی معنے کے امکان کے وقت مجازی معنے حرام ہیں۔ پس بتلائیے آپنے جو امام کے لفظ کو عموم مجاز بنایا

مجاز کی قسم ہے تو کس قاعدہ سے بنایا ہے - امکان حقیقت تو آپ نے تسلیم کیا - پھر مجازی معنے لینے کی کونسی وجہ آپنے قایم کی ہے جسپر آپکی دلیل کی بنا ہے - واللہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ تم لوگ کس منہ سے کہا کرتے تہے کہ غیر مقلدین اصول و معقول سے بے نصیب ہیں - شاید ؎

بڑا فلک کو کبھی دلجلوں سے کام نہیں ✦ جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

مولانا! مختصر سنئے! امام کے لفظ کے حقیقی معنے امامت نبوت ہیں جسکا امکان بلکہ ارادہ آپ بہی تسلیم کرتے ہیں - مجاز یا عموم مجاز کے لئے کوئی قرینہ نہیں بس آپکی دلیل غلط اور دعوے غیر ثابت - آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون میں تو عموم مجاز کا قرینہ ہے کیونکہ یصلون کے مسند الیہ دو قسم کے ہیں - دونوں کی صلوۃ الگ الگ ہے یہی اسکا قرینہ ہے ✦

اسی طرح ظالم کے لفظ کی تحقیق ہم نے مفصل کی تہی جسکے جواب کو آپ نے چہوا بہی نہیں ✦

مولانا! افسوس ہے کہ آپ کو مذہبی تعصب نے یہانتک پہونچا دیا کہ آپنے اس فتوے نویسی میں یہانتک غلو کیا کہ تفسیر بالرائے سے بہی خائف نہوئے - تفسیر بالرائے متقدمین مفسرین کے خلاف ہونے کا نام نہیں جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ تفسیر بالرائے یہی ہے کہ لغت اور اسلوب عربیت کے خلاف ہو (دیکھو اتقان) جس کے آپ مرتکب ہیں ✦

یہ تو ہے بالاختصار آپ کی دلیل پر گفتگو - باقی جو آپنے اہلحدیثوں کو فاسق بلکہ فاسقوں سے بہی بدتر کہا ہے اور حسب عادت خوب جی کھول کر گالیاں دی ہیں اور برا کہا ہے اسکا بدلہ وہی دیگا جس کے رسول کا حکم ہے لایرمی رجل رجلا بالکفر او الفسق الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک یعنی جو کوئی بلا وجہ کسی کو کافر یا فاسق کہے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو وہ کفر و فسق کہنے والے پر لوٹتا ہے - اس کا بدلہ آپ کو میدان محشر میں ملیگا - آہ ؎

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ ✦ وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

آپ نے اہلحدیثوں کے فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہونے کا جو ثبوت دیا ہے سبحان اللہ کیا ہی عالمانہ ہے کہ حدیث میں ہے قدریہ مجوس امت ہیں لہذا غیر مقلدین معتزلی ہوئے پس فاسقوں سے بدتر - (دیکھو اہلحدیث ۲۸ جون) واہ واہ مولانا کے کیا کہنے ہیں چونکہ چاول سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے - ہمیں بار باران مفتی صاحب کے حال پر رحم آتا ہے کہ بیچارے کس آفت میں پہنس گئے - ای جناب! یہ میدان مناظرہ ہے کوئی مسجد کا ممبر نہیں کہ آپ تنہا جو چاہا کہہ دیا ؎

سنبہل کر پاؤں رکہنا میکدہ میں محتسب ✦ یہاں پگڑی اچہلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

نہ آپ کو اہلحدیث کے مذہب سے خبر نہ آپ کو خبر حاصل کرنیکا شوق ہے - تو فتوے نویسی اور اجتہاد کا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ حدیث میں آیا ہے - اسرعکم علی الفتوی اسرعکم الی جھنم یعنے فتویٰ نویسی میں جلدی کرنے والا جہنم میں جلدی جائیگا ✦

(باقی آئندہ)

آخری شاہ دہلی کی قبر

آجکل اسلامی اخباروں میں یہ خبر بڑی مسرت سے گشت کر رہی ہے کہ مسلمانوں کی درخواست پر گورنمنٹ برما نے بہادر شاہ ظفر مرحوم آخری شاہ دہلی کی قبر کی مرمت کرادی ہے اسپر گورنمنٹ کا شکریہ کیا جاتا ہے مگر نہیں سمجہتے کہ ان اسلامی اخباروں کی پوزیشن کیا ہے - تعلیم اسلام کے لحاظ سے دیکہا جائے تو قبروں کی بابت صاف ارشاد ہے ولا قبرا مشرفا الا سویتہ جو قبر اونچی ہو اس کو برابر کردو - فقہاء حنفیہ نے لکہا ہے :- آنچہ بر قبور اولیا عمارت ہائے رفیع بنا کنند حرام ست " اسلامی تعلیم کے لحاظ سے تو کسی بڑی محسن قوم کی قبر کو بہی عالیشان مقبرہ بنانا حرام ہے - خیر تعلیم اسلام تو نصیب اعدا ہے آپسے کون جانے اور کون پوچہے - قومی طور پر بہی شاہ مرحوم کا ہمپر کوئی احسان نہیں جس کے سبب سے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں التماس اس مضمون کی کرتے - گورنمنٹ بحیثیت ملک داری کے اپنا فرض سمجہتی تو یہ الگ بات تہی مگر ہم کس امر کی یادگار بنانے کی فکر کریں - بہادر شاہ نے کونسا ہماری ساتہ سلوک کیا؟ یہی کہ تمام عمر اپنی عیش و عشرت میں نفس امارہ کا غلام بنا رہا - ڈوم دہاڑیوں کی صحبت میں خود بہی اسی طرح کی حرکات کرتا رہا نہ اسلام کی خبر تہی نہ اہل اسلام کی - آخر کار مسلمانوں کی بھری کشتی کو لے ڈوبا واللہ جسقدر لارڈ کلایو کے بت کو دیکہکر انگریزوں کو اس کی روح پر صد بار رحمت کی دعا نکلیگی اس سے کئی چند زیادہ بہادر شاہ کی قبر کو دیکہکر غیرت مند مسلمانوں کے دل سے نفرین کی آہ نکلیگی - قومی طور پر بہی یادگار کسی ایسے شخص ہی کی بنائی جاتی ہے جس نے قوم پر کسی طرح کا احسان کیا ہو نہ کہ جس نے قوم کا بیڑا ڈبویا ہو افسوس ہے ہماری کشتی کے ناخدا بعض اسلامی اخباروں کے اڈیٹر ایسی قسم کی درخواستیں اور شکریئے کرتے ہوئے نہ تو اسلامی تعلیم کی پرواہ کرتے ہیں نہ قومی فیلنگ کا خیال - انا للہ وانا الیہ راجعون ✦

اہل فقہ کی بیجا شکایت

اہل فقہ امرتسر ۳۰ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

ہے کہ ہم نے جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر کے کہنے سے اہلحدیث کی نسبت بُرے الفاظ لکھنا چھوڑ دئیے ہیں مگر اہلحدیث نہیں چھوڑتا۔ بہتر ہے کہ دو ہفتے انتظار کرکے ہم بدستور لکھینگے +

شنیدہ! جناب آپ نے بدزبانی چھوڑی ہے نہ آپ چھوڑینگے کیونکہ آپکے خریداروں کا مذاق ہی یہی ہے۔ اگر آپ گالیوں کا نمک مرچ نہ لگائیں تو مضامین کیا دکھائیں۔ ہم آپ کے قریب تر کے پرچوں ہی میں دکھائے دیتے ہیں کہ آپنے اور آپکے نامہ نگاروں نے کہاں تک بدزبانی سے کام لیا ہے۔ ۹ اگست صفحہ ۳ پر اہلحدیث کی نسبت ہاتھی کے دانت لکھا۔ صفحہ ۳ کالم ۲ میں توہین آمیز الفاظ لکھے۔ صفحہ ۵ تو تمام ہی طعن و تشنیع و حقارت سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۶ اگست صفحہ ۵ کالم اوّل پر ہماری نسبت لکھا ہے کہ اب دوبارہ کسی مدرسہ میں جاکر پڑھیں کیونکہ سابقہ علم بھول بھلیاں میں پھنس گیا۔ خیریت ہے یہ وہ پرچے ہیں جن میں آپنے اپنا رویہ بدل کر شیخ صاحب موصوف پر بار احسان رکھا ہے۔ ہاں مثل سابق۔ یاجوج ماجوج اور ذریت شیاطین وغیرہ الفاظ نہیں لکھے غنیمت ہے۔ چونکہ ہم ہمیشہ سے اس رویہ کے برخلاف رہے ہیں اسی لئے کبھی ہم نے اہل فقہ کے جواب میں منافق کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ ذریت شیطان۔ یاجوج ماجوج وغیرہ الفاظ نہیں لکھے اور نہ کبھی ان شاء اللہ لکھینگے۔ مگر چونکہ اہل فقہ باوجود گالیاں دینے کے پھر بھی اہلحدیث ہی پر الزام رکھتا ہے اس لئے آج ہم ایک بڑی مفید تجویز پیش کرتے ہیں امید ہے کہ اہل فقہ اگر اپنے دعوے میں سچا ہوگا تو ضرور ہی اسکی تائید کریگا۔ غور سے سنئے:

ایک کمیشن اس کام کے لئے مقرر کی جائے کہ بدزبانی کی ابتدا اور زیادتی کس کی جانب سے ہے۔ ممبران کمیشن جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ پھر یہی کمیشن ہمیشہ قائم رہے۔ جب کبھی کوئی فریق زیادتی کرے۔ فریق مظلوم کی یاددہانی پر ممبران کمیشن غور کرکے جو فیصلہ دیں وہ دونوں اخباروں میں چھپے۔ کمیشن کے ممبروں کے نام بھی ہم ظاہر کر دیتے ہیں۔ جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ میر حبیب اللہ صاحب (مربی اہل فقہ) آنریری مجسٹریٹ امرتسر میاں فیروزالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ ان صاحبوں میں سے جو انکار کرے اسکی جگہ اور کسی معزز کو شامل کیا جائے۔ دیکھیں یہ تجویز بھی سابق کی تجویز کی طرح نامنظور ہوتی ہے یا منظور۔ تا سیاہ روئے شود ہرکہ درو غش باشد +

جالندھر میں مباحثہ

از نامہ نگار

مولوی ولی محمد صاحب جالندھری کو غالباً اہلحدیث جانتے ہونگے آپ کو دعوٰی علمیت کے ساتھ شر و فساد میں ایسا کچھ ملکہ ہے کہ جہاں پر آپ جاتے ہیں اہلحدیث بیچارے تو انکی کس شمار و قطار میں اپنے حقیقی بھائی حنفیوں سے بھی انکی نہیں بنتی۔ امرتسر میں تو انکا وعظ بند ہوا پشاور سے بھی نکالے گئے تھے۔ دو ڈھائی سال بعد آپ عرب سے فتوحات کرتے ہوئے آئے تو آتے ہی جالندھر میں اپنی پرانی تختہ مشق اہلحدیثوں کو کوسنا شروع کیا۔ لاچار جالندھر کے اہلحدیثوں نے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کو بلایا۔ ۸ ستمبر کو خاکسار مع مجی مولوی نور محمد صاحب امرتسری بھی ہمراہ گئے۔ مولانا صاحب کا پہنچنا تھا کہ جالندھری صاحب کے ہوش اڑ گئے مگر پرانے دم خم میں کچھ لیسپائی نہ رہی۔ اہالی شہر نے مباحثہ کی منادی کرادی۔ مولانا ابوالوفا صاحب نے ہم دونوں کو پہلے بھیجا کہ جاکر مضمون اور وقت تمام اور ہر دفعہ تقریر کا وقت مقرر کرو۔ چنانچہ ہم گئے مگر جالندھری فاضل کے مزاج کہاں۔ نہایت بداخلاقی سے ہمارے ساتھ پیش آئے کہ ہم نہیں جانتے تم کون ہو انہی کو لاؤ۔ ہم پہلے انکا علم جانچیں گے آخر بعد معمولی گفتگو کے ہم واپس چلے آئے۔ مولانا صاحب سنتے ہی چل پڑے میدان مباحثہ میں پہنچ کر دیکھتے ہیں کہ مخلوق کا شمار نہیں ایک پر ایک گرتا ہے۔ پولیس سرگرمی سے در پے انتظام ہے۔ مولانا صاحب کرسی پر بیٹھ گئے تو پولیس نے کمال ہوشیاری سے سب کو متنبہ کر دیا کہ جو کوئی بیچ میں بولیگا ہم فوراً اس کو ہتکڑی لگالیں گے۔ مولانا صاحب نے مالک مکان کی معرفت پوچھا کہ تمام وقت مباحثہ کا کتنا ہے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے کتنا کتنا؟ فاضل جالندھری تو ان باتوں کے عادی نہ تھے۔ آپنے فرمایا کہ وقت کی پابندی کیسی۔ یہ تو وسعت معلومات پر ہے کوئی دو گواہ رکھتا ہے کوئی بیس رکھتا ہے مولانا صاحب نے کہا آپ کو اگر زیادہ کچھ کہنا ہے تو آپ مجھے پانچ منٹ دیں اور آپ پانچ گھنٹے لیں مگر وقت مقرر ضرور ہوگا بغیر مقرر کرنے کے کوئی فریق دوسرے کو بولنے سے کیونکر بند کرسکیگا اور کیونکر فریقین اپنا اپنا خیال ظاہر کرسکینگے؟ مولانا صاحب کی اس دریا دلی پر کہ بمقابلہ اپنے پانچ منٹوں کے فریق ثانی کو پانچ گھنٹے دیتے ہیں مخالفین بھی عش عش کرتے تھے۔ پھر مزید لطف یہ کہ میر مجلس کے لئے بھی مولوی سید عبدالقیوم صاحب حنفی جالندھری کو منظور کیا۔ اس سے زیادہ مولانا صاحب کے حوصلہ اور دریا دلی کی بات جس نے آپکی وقعت کو مخالفوں کے دلوں میں گاڑ دیا یہ ہوئی کہ پولیس نے مولانا صاحب کو مخاطبہ کی

لہ ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں اہلحدیثوں کو پھر منافق لکھا ہے۔ اور فرقہ ضالہ تو ہمیشہ لکھا کرتا ہے۔ (منہ)

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول - نہایت دلچسپ - صفحات ۵۱۴ - قیمت مجلد عمر - منیجر اہلحدیث

کہا آپ کسی طرح سے فکر نہ کریں ہمارے پاس پچاس ہٹ کرڈیاں ہیں ذرہ کوئی آپ کی نسبت کچھ بولیگا تو ہم فوراً اس کو ہٹ کردی لگا لینگے - مولانا ابوالوفا نے کھڑے ہوکر فرمایا میں سفارش کرتا ہوں کہ میری نسبت ناشائستہ لفظ کہنے پر میرے کسی بھائی کو آپ تکلیف نہ دیں - میری نسبت جو چاہیں کہیں میں معاف کروں گا - مولانا صاحب کے ایسے اخلاق اور دریا دلی کو دیکھکر مخالفین کی بھی عام رائے مولانا صاحب کے حق میں پیدا ہوگئی لیکن فاضل جالندہری ایسے کچھ مبہوت ہوئے - کہ نیچے سر جھکائے ہیں مگر بولتے نہیں - بولے تو یہ بولے کہ آپ مقلدانہ گفتگو کرینگے یا غیر مقلدانہ ؟ مولانا صاحب نے کہا ثبت العرش ثم النقش - پہلے گفتگو قرار تو پالے پھر میں آپ کو بتلاؤنگا کہ میں مقلد ہونگا یا امام - مگر افسوس جالندہری صاحب نے باوجود عزیزین احناف کے کہنے پر بھی وقت کی تحدید نہ مانی - اس لئے پولیس افسر نے اعلان کر دیا کہ چونکہ وقت کی بابت ابھی تصفیہ نہیں ہوا - جب تصفیہ ہو جائیگا - تب مباحثہ ہوگا - اب جلسہ برخواست - اسپر مولانا صاحب نے تہوڑی دیر ٹھیر کر کھڑے ہوکر پکار دیا کہ چونکہ مولوی ولی محمد صاحب وقت کی بندش نہیں مانتے اسلئے میں اب جاتا ہوں - صبح ۷ بجے تک منظوری کا انتظار کر کے ہم چلے جائینگے - شب کو وعظ کے جلسہ میں تبلایا گیا کہ دیکھو مسلمانوں کے سب کام وقت کی پابندی سے ہیں - نماز کے لئے وقت مقرر ہے - روزہ کے لئے مقرر ہے حج کے لئے مقرر - طلاق اور موت کی عدت کے لئے مقرر ہے - پھر مباحثہ کے لئے کیوں مقرر نہ کیا جائے - مولوی نور محمد صاحب اور خاکسار نے اپنے وعظوں میں اتباع سنت کی تاکید کی اور مولانا صاحب نے اپنے وعظ میں مسلمانوں کو تجارت اور اخلاق کی ترقی پر بہت توجہ دلائی - اور حسب عادت ترک کذب پر بولکر حد سے لئے - خدا اہالی جالندہر کو اس حد سے پر قائم رکھے - آمین -

امرتسر میں آنکر انجمن نصرت السنۃ کی طرف سے خاکسار نے ۱۳ ستمبر کو ایک اشتہار چھاپ کر جالندہر بھیجدیا کہ مولوی ولی محمد صاحب کو اگر کوئی ارمان ہے تو مباحثہ کرلیں - ہر مسئلہ کے لئے ۴ - ۴ گھنٹے اور ہر دفعہ کی تقریر کے لئے ۵ سے ۱۰ منٹ تک ہونگے - دیکھئے اسکا جواب کیا آتا ہے +

خاکسار حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر

نورافشاں کا جواب کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا - انشاء اللہ تعالیٰ

(اڈیٹر)

یسوع مسیح کی نسبت مرزا صاحب قادیانی کے خام خیالات

(از نامہ نگار زرینیے)

میں ذیل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارتیں نقل کرونگا - شائد مرزا صاحب کے مریدوں میں سے کوئی حق کا طالب حق کی طرف رجوع کرے ورنہ یاد رکھیں کہ اگر دیدہ دانستہ وہ حق بات کی جانب رُخ نہ کریں گے تو ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا فتوے انپر صادق آجائیگا - دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ میں - وھو ھذا :- دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو نفسانی جوش کیلئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں " اب حواریات مرزائیہ کو غور سے سُنئے !

(۱) دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں :- جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارہ میں سکھلایا جاتا ہے یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے پھر اور دیکھو کہ فتح اسلام کے صفحہ ۲۶ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں :- یسوع صاحب کی تعلیم کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا تا یہ بدکاریاں ظہور میں نہ آتیں اس شخص نے پارسائی اور تقوی کا خون کر دیا اور الحاد اور اباحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا *

ف مرزائیو ! خدا سے ڈر کر سچ سچ کہنا کہ مرزا جی کی پہلی تحریر سچی ہے یا دوسری ؟

(۲) اور دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۲ میں تحریر کرتے ہیں :- ایک بڑی بھاری مصیبت قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس خدا کے دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام یسوع ہے یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے بڑے سے بڑے مفہوم کو جائز رکھا - افسوس کہ یسوع جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ اُس وقت اُس کا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق بھی ہوگیا تھا "

اور دیکھو وہی مرزا جی فتح اسلام کے صفحہ ۴۸ میں لکھتے ہیں :- مگر تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے اور اپنے یسوع مسیح کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالتا جس پر ڈالنا اسکو درست نہ تھا کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا کاش اگر وہ متعہ کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا - یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا تھا

یا صحیح زناکاری تھی"

ف ای مرزائیو! سچ ہی کہنا اپنے پہلو قول کے خلاف کہنے والا عقلمند ہوتا ہے - یا پاگل کہلاتا ہے اب مرزا جی کو کیا کہوگے +

(۲) اور دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۲ میں تحریر کرتے ہیں " ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں +

اور دیکھو وہی مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۷ میں تحریر کرتے ہیں " آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکو خون سے آپ کا وجود پذیر ہوا - مگر شاید خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی آپکا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہو +

ای مرزائیو! کیا تم میں سے کوئی حق کا طالب بھی ہے جو یا ثنا اور یا لنفائی مرزا غلام احمد کی تحریرات بالا مرقومہ کو پڑھ کر اور انکی کتابوں میں سے دیکھکر اس بات کا اقرار کرسکتا ہے کہ مرزا صاحب نے یسوع کی نسبت جو ایک کتاب میں لکھا ہے اس کے برعکس دوسری کتاب میں تحریر کیا ہے اور اعجاز احمدی میں جو انہوں نے لکھا ہے (۱) کہ ایک شریر یہودی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانی عورت پر آپ عاشق ہوگئے (۲) جیسے انہوں نے تحفہ قیصریہ میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے بُرے سے بُرے مفہوم کو جائز رکھا اور یسوع جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں - (۳) اعجاز احمدی میں لکھا - کہ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں"

اے مریدان مرزا! سنتے ہو ضمیمہ انجام آتھم اور فتح المسیح میں جو کچھ مرزا صاحب نے لکھا ہے تم پر پوشیدہ نہیں ہے - میں نے بھی اصل عبارات معہ پتہ صفحہ نقل کردی ہیں اور خدا کی قدرت کا ملہ سنئے جو کچھ مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ اور اعجاز احمدی میں یسوع کی نسبت تحریر کیا وہ بھی تم پر چھپا نہیں ہے - اب تم بقول مرزا صاحب شرارتی - بے ایمان اور خبیث کسکو کہوگے ؟ اگر دل میں ہو انصاف تو مطلب ہو صاف صاف سے

عال جو یہ اُس کی تحریرات سیا + جس کو دعوے ہو وحی افلاک کا

الراقم خریدار اہلحدیث نمبر ۸۲

جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث ۲۳ اگست

(۱) احادیث صحیحہ قویہ متواترہ سے ثابت ہے کہ حقتعالی نے بندوں پر رات دن میں پانچ نمازیں قائم فرمائیں جیسا کہ حدیث معراج میں مذکور ہے کہ اول پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب تخفیف کے لئے عرض کیا گیا تو کم ہوتے ہوئے صرف پانچ نمازیں رہگئیں - اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں کی شمار نہ پانچ سے زیادہ ہے نہ کم اور اسی پر تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہے پس پانچ سے زیادہ نمازوں کا خیال کرنا کسی طرح جائز نہیں - کیونکہ حدیث و اجماع کے خلاف ہے قال اللہ تعالی وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ الآیۃ اگر نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کو ادا کیا جائیگا تو نمازوں کی شمار پانچ سے زیادہ ہو جائیگی اگرچہ کسی حدیث سے نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کی صاف طور سے ممانعت نہیں پائی جاتی لیکن کسی دلیل سے ثابت نہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام سے پایا نہ جانا اُس کے ناجائز اور بدعت ہونے کی کافی دلیل ہے - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد - علاوہ برآں اگر بروز جمعہ دونوں نمازیں (جمعہ و ظہر) ادا کی جائینگی تو دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا یا صرف ایک کو - اگر صرف ایک کو قرار دیا جائیگا - تو اس تخصیص و ترجیح کے لئے مخصص و مرجح ہونا چاہیئے - اور اگر دونوں کو فرض قرار دیا جائیگا تو ایک وقت کے اندر دو فرض نمازوں کا فرض ہونا لازم آئیگا - حالانکہ ایک وقت کے اندر ایک ہی نماز فرض ہیگی - کما لایخفی -

(۲) جمعہ کے روز اللہ تعالی نے نماز جمعہ کو فرض فرمایا ظہر کو مقرر نہیں فرمایا لیکن اسقدر پایا جاتا ہے کہ عورت و غلام - مسافر و مریض پر نماز جمعہ فرض نہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جمعہ بغیر عذر شرعی کے ساقط نہیں ہوتی اور ظہر عذر کی حالت میں قائم رہتی ہے کیونکہ مریض بمقابلہ تندرست کے اور مسافر بمقابلہ مقیم کے معذور ہے اسی طرح عورت و غلام - مرد و حر کے مقابلہ میں معذور کا حکم رکھتے ہیں اس سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ نماز جمعہ بروز جمعہ اصل ہے -

(۳) نماز جمعہ نماز ظہر کا بدل نہیں بلکہ مستقل جداگانہ فرض ہے کیونکہ یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ اول تمام ایام میں نماز ظہر فرض کی گئی اُس کے بعد بروز جمعہ نماز جمعہ قائم کی گئی تاکہ بدل ہونیکا احتمال قائم ہو - بلکہ ابتدا ہی سے نماز جمعہ بروز جمعہ فرض کی گئی ہے علاوہ برآں نماز جمعہ و نماز ظہر کے احکام و آثار میں بہت فرق پایا جاتا ہے مثلاً نماز جمعہ کے لئے جماعت کا ضروری ہونا اور بغیر اس کے ادا نہونا اور ظہر کے لئے جماعت کا

ضروری نہونا اور اسی طرح عورت و غلام و مسافر و مریض پر جمعہ کا فرض نہونا اور ظہر کا فرض ہونا وغیرہ - اور ایک حدیث سنن ابوداؤد میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً مروی ہے اسکا آخر کا فقرہ یہ ہے ومن لغا وتخطے رقاب الناس کانت لہ ظہرا یعنی جو شخص نماز جمعہ کیوقت لغو گوئی کرے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا جاوے تو اس کو نماز جمعہ کا درجہ و ثواب حاصل نہ ہوگا صرف ظہر ادا ہو جاویگا اس سے بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز نماز جمعہ اصل ہے ظہر ہرگز اصل نہیں +

(۴) اسکا جواب جواب اول سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور یہی کیفیت سوال پنجم کی ہے +

(۶) دلائل شرعیہ سے یہی معلوم ہوتا ہے بروز جمعہ صرف نماز جمعہ فرض ہے اور ظہر کا فرض ہونا تو کجا مشروع ہونا بھی ثابت نہیں ایسی حالت میں مسقط ہونے نہ ہونے کی بحث کا کوئی موقع نہیں +

(۷) بیشک عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم ہے اگر عدم نقل مستلزم عدم وقوع نہ ہوگا تو کوئی عمل بدعت دبے اصل قرار نہ دیا جاویگا - بلکہ ہر عمل میں یہہ احتمال قائم ہو سکیگا کہ اگرچہ یہ منقول و ثابت نہیں لیکن ممکن ہے کہ خیر القرون میں اسکا وقوع ہوا ہو مثلاً نماز عیدین کے اذان بالاتفاق ناجائز و بدعت ہے اس لئے کہ خیر القرون میں باوجود مقتضی اور زوال مانع کے نہیں پائی گئی - اب یہاں پر یہ احتمال قائم نہیں ہو سکتا کہ عیدین میں اذان اگرچہ منقول نہیں مگر اس سے عدم وقوع لازم نہیں آتا - یہی کیفیت صلوٰۃ رغائب اور دیگر بدعات مثل مجلس میلاد وغیرہ کے ہے - اگر شرح و تفصیل منظور ہوگی تو پھر عمل میں لائی جائیگی +

(۸) احادیث صحیحہ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر روز و شب میں پانچ نمازیں فرض و ضروری ہیں اور بروز جمعہ نماز جمعہ کا فرض ہونا پایا جاتا ہے جمعہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ الآیۃ

(۹) دارقطنی میں ابوہریرہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من الجمعۃ رکعۃ فلیصل الیہا اخری ومن فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا یعنی جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاوے پس چاہئے کہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ملاوے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جاویں اسکو چار رکعتیں یعنی ظہر ادا کرنی چاہئے +

(۱۰) جوابات سابقہ میں لکھا گیا ہے کہ بروز جمعہ ابتدا ہی سے نماز جمعہ فرض کی گئی یہ کہیں ثابت نہیں کہ اول نماز ظہر مقرر کی گئی پھر نماز جمعہ مقرر کر کے ظہر کو ساقط کیا گیا +

(۱۱) اس کا جواب جوابات سابقہ سے معلوم ہو سکتا ہے - اگر زیادہ شرح و تفصیل منظور ہو تو مطلع فرمایا جاوے - ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ عمل میں لایا جاویگا +

الراقم عبدالستار حسن بن مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری - نزیل دہلی - پھاٹک حبش خاں -

تفسیر ثنائی جلد پنجم

طیار ہو چکی ہے - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۶ ہے مگر ایکساتھ پانچوں جلدوں کے خریدار کیلئے مبلغ معہ روپے مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلد کے نسخے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت انعام دیا جائیگا اور جو صاحب ایک خریدار بنادیں انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں انعام دی جائیگی +

مینیجر اہلحدیث امرتسر

تمباکو کا استعمال

واضح ہو کہ تمباکو کا اصلاً و جوہراً بالذات و بالکیفیت دماغ - قلب اور معدہ کو مضر اور سخت مضر ہے - کیونکہ جب تمباکو کے اجزا ہوا میں مل کر سانس کے ذریعہ ناک سے ہوتے ہوئے دماغ تک پہنچتے ہیں تو دماغ پر سخت اور ناقابل برداشت اثر کرتے ہیں جس کے سبب پے در پے چھینکیں آتیں اور آنکھ ناک سے بے انتہا رطوبت جاری ہو جاتی ہے - قلب سلامتی کے سٹیشن سے ہٹ کر سریع الحرکتی کی تار برقی کے مانند آزادانہ تیز رفتاری اختیار کرتا ہے - صرف یہی نہیں بلکہ بسا اوقات اس میں ایک اختلاجی حرکت بھی پیدا ہو جاتی ہے - معدہ ان اجزا کے اثر سے بیخود اور بدحواس ہو جاتا ہے - ہچکیاں اس قدر آتی ہیں کہ جسم کی رگ رگ ہل جاتی ہے - سانس لینا دشوار ہوتا ہے - قے پر قے آتی ہے - طاقت ہاتھ پاؤں اور قریب قریب کل اعضا کو جواب دیدینا چاہتی ہے - یا دیدیتی ہے - انسان اکثر حواس باختہ رہتا ہے - کلاجڑا بیٹھ جاتا ہے خشکی کے مارے حلق میں کانٹے پڑنے لگتے ہیں - چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے - اور آخر کار بسا اوقات انسان موت

کی گہری نیند میں سو جاتا ہے۔

معترض یہاں اعتراض کر سکتا ہے کہ جو شخص عادی ہے اُس پر ہرگز یہ حالت طاری نہیں ہو سکتی۔ اُس کا اعتراض صحیح ہے واقعی نہ ہو گی۔ لیکن جب ابتداءً اُس نے تمباکو کا استعمال کیا ہو گا تو کیا حال ہوا ہو گا اور جب سہواً یا عمداً مقدار میں زیادتی ہو جاتی یا کی جاتی ہو گی تو کیا کیفیت ہوتی ہو گی۔ کم و بیش اُس پر بھی ضرور یہی اثر ہوتا ہو گا لیکن وہ شخص جو مطلقاً اس کے کھانے پینے یا سونگھنے کا عادی نہ ہو گا۔ ضرور بالضرور نشانہ مضرت (کما ینبغی) ہو گا۔ کیونکہ ان حالات کا قلب۔ دماغ اور معدہ میں پیدا ہونا اور بے ارادی حرکات اضطراریہ مثلاً متلی ہچکی۔ اختلاج اور بیہوشی وغیرہ کا اعضائے مذکورہ سے سرزد ہونا ایذا پہونچانے والی چیز کے دفع کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور وہ موذی چیز وہی تمباکو کے اجزا ہیں جو گرم دہویں میں مل کر مقامات مذکورہ پر گذرتے ہیں۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہندوستانی جو علی العموم قلیل الجثہ کمزور اور نحیف ہوتے ہیں کیوں غیر ممالک کی لوگوں کی حرص کرتے ہیں۔ کیوں انکے قدم بقدم چلنے کو لئے جان دئے دیتے ہیں۔ مرے جاتے ہیں۔ وہ اگر ہاتھ یا چرٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں تو اُن کی اور اِن کی برابری کیا۔ پہلے اُن کی سی طاقت۔ اُن کا سا تن و توش اور اُن جیسے اعضا تو بنا لیں اِن کے کمزور اعضاء ہرگز ان مصائب کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اقوام ہند کے علاوہ قریب قریب تمام ملکوں کے آدمی تندرست اور طاقتور ہیں اور یہی وجہ کہ کوئی مضر چیز جلدی اُن کے اعضاء پر اثر نہیں کرتی۔

مذکورہ نقائص اول اول محسوس ہوتے ہیں۔ مگر متواتر استعمال کے بعد جب بیچارے مظلوم اعضاء برداشت کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور اُن کی قوت احساس ضعیف ہو جاتی ہے تو پھر یہ حالت طاری نہیں ہوتی۔ لیکن اُس سے بڑھکر نقصانات کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے یعنی دماغ تر و تازگی سے بتدریج محروم ہوتا جاتا ہے جسکی سبب اُس کے تمام افعال ناکارہ اور مشوش ہو جاتے ہیں۔ انسان سوچتا کچھ ہے اور کرتا کچھ ہے کیونکہ اُسکی قوت حافظہ بیحد کمزور ہو جاتی ہے۔ جو تدبیر یا کام وہ عمل میں لانا چاہتا ہے۔ سہو کے باعث اُس کے موافق انجام نہیں دے سکتا۔ دینی معاملات ہوں یا دنیوی۔ علمی مباحث اہل جاہ عقلی اکثر مبہوت رہ جاتا ہے حس مشترک خیالات متصرفہ وہم کی پراگندگی اور پریشانی کے باعث مفہومات جزئیہ کی ترکیب بھی صحیح طور سے قائم نہیں رہتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود طبعی ذہانت و ذکاوت کے قوت مدرکہ کو دقیق مسائل کے ادراک پر قدرت نہیں رہتی۔

بعض حکماء کے نزدیک براہ راست اور بعض کے خیال میں باتباع دماغ بصارت کو بھی اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ نظر کا تعلق دماغ سے ہے اور دماغ کی رطوبت بتدریج دہویں کی نذر ہوتی ہے۔ اب نظر کو قوت پہونچے تو کہاں سے۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب درخت کی جڑ ہی خشک ہو جائیگی تو ٹہنیوں میں تراوت کہاں سے پہونچیگی

دل ہی نرہا امید کیسی ✦ جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی

پس لازم آن پڑا کہ دن بدن آنکھوں کی رطوبت زائل ہو اور پے در پے رطوبت کم ہوتے ہوتے ایک روز خشک ہو جائیں۔

قلب بھی اس کے اثر سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے اُس کے جوہر کی تازگی و فرحت میں جیسا کہ . . . . . . بیان کیا گیا بیّن فرق آجاتا ہے اس لئے کہ وہ بنفسہ نسیم بارد اور لطیف کا طالب اور دیگر اعضائے جسمانی کی تر و تازگی کا ذمہ دار ہے۔ پس جب یہ بات طے پا چکی تو فرمائیے کہ اُس کو اور اُس کے تابعین کو ایسے مضر دہویں کا احساس قیامت ہی یا نہیں۔

الغرض خصوصاً حرارت قلبی اور عموماً رطوبات بدنی و نیز آن رطوبات کے لئے جو شبنم کی طرح بدن میں پہیلی رہتی ہیں تمباکو کا دہواں لو کا کام کرے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے وہ لوگ جو اپنی انمول اور بیش بہا جانوں کو شوق سے بدلے زہریلے ناگ کے منہ میں دیدیتے ہیں۔ نادان نہیں تو کیا ہیں وہ لوگ جو آنکھوں دیکھتے نئی روشنی کی وضعداری اور ہمعصری کے مارے تاریک خونی کنویں میں گرے پڑے ہیں "پیچے بر سر شاخ و بن مے برید" کے مصداق نہیں تو کون ہیں۔ خدا اپنے بندوں میں سے اگر کسی قوم یا فرقے یا شخص پر ناراض ہو کر سزا دینے کے لئے کوئی چیز چھینے تو دولت نہ کہ عقل۔ (دار السلطنت)

طاعون کا ایک نہایت ارزان علاج

یورپ کے ایک مشہور ڈاکٹر موسیو مانو وسنے امریکا کے نامور طبی رسالہ "میڈیکل ورلڈ" میں لکھا ہو کہ میری رائے میں طاعون کی چھوت سے بچنے کے لئے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ تیل ہر جگہ ملتا ہے اور ایک ارزاں چیز ہے۔ تیل سے طاعون کا علاج کرنا قدیم زمانے سے مشہور ہے۔ اس سے حقیقت میں طاعون زدہ بیماروں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سمرنا (ایشیائے کوچک) میں ایک انگریز کانسل مسٹر بلڈون ایک عرصہ تک رہا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ جب اٹھارویں صدی کے

فتوحات اہلحدیث ... پنجاب۔ بنگال۔ مدراس۔ بمبئی ... کے مباحثات ... قیمت ۴ر ... منیجر اہلحدیث امرتسر

آخر میں ملک مصر میں طاعون کی بلا نازل ہوئی تو اس بیماری سے دس لاکھ کے قریب انسان ہلاک ہوئے - مگر یہ بات نہایت تحقیق سے معلوم ہوئی کہ جو لوگ تیل کی تجارت کرتے تھے یا تیل کے کارخانوں میں ملازم تھے - اُن پر طاعون کا مطلق اثر نہیں ہوا - اس واقعی امر کو دیکھ کر اور تحقیق کرنے کے بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ غالباً تیل اس ہولناک مرض کی چھوت سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے - میں نے اُس زمانے میں عام طور پر لوگوں کو نصیحت کرنی شروع کی کہ وہ اپنے بدنوں پر تیل ملا کریں - اس سے وہ طاعون سے محفوظ رہینگے - سب سے پہلے میں نے اس کا ذاتی تجربہ ۱۸۱۹ء میں کیا - مصر اور شام کی حدود پر ایک بندرگاہ میں طاعون کی بیماری پھیلی ہوئی تھی - میں نے وہاں کے بائیس ملاحوں کو ہدائت کی کہ وہ تیل کا استعمال کریں اور ہر روز اس کی مالش بدن پر کرتے رہیں - اتفاق سے یہ بائیس آدمی ایک ہی خاندان کے ممبر تھے - اس خاندان میں تین آدمی پہلے اس مرض سے ہلاک ہو چکے تھے - جب انہوں نے میری ہدائت پر عمل کیا - تو اُن بائیس آدمیوں میں سے کسی پر طاعون کا اثر نہیں ہوا اور اُن میں سے کوئی شخص اُس سے ہلاک نہیں ہوا +

اس کے بعد میں نے تین اور ایسی خاندانوں پر اس علاج کا تجربہ کیا - ان خاندانوں میں کل ستائیس آدمی تھے - ان خاندانوں کے آدمی ایک محلے میں آباد تھے - اسلئے اُن میں طاعون کے بیسیوں حادثے ہو چکے تھے اور ہر شخص اپنی موت کے آنے کا یقین کرتا تھا - جب ان ستائیس آدمیوں نے میرے کہنے پر عمل کیا اور ہر روز تیل کی مالش بدن پر کرنی شروع کی تو اُس کا اثر یہ ہوا کہ وہ نہایت بشاش اور چاق چوبند رہنے لگے اور طاعون کا خوف اُن کے دلوں سے دور ہو گیا - اور باوجود اس کے کہ وہ طاعون زدہ مریضوں کے پاس جاتے آتے رہے اور اُن کی لاشیں اُٹھانے میں مشغول رہے - مگر اُن میں سے کوئی بھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا +

مسٹر جیکسن اپنی ایک کتاب میں جس کا نام ہے "بحر متوسط کی تجارت" لکھتا ہے کہ ملک ٹیونس کے دارالحکومت میں طاعون نے قیامت برپا کر رکھی ہے اور ہر گلی کوچہ میں موت ہی موت نظر آتی ہے - ہر شخص اپنی اور اپنے متعلقین کی زندگی سے مایوس دکھائی دیتا ہے - میں نے معتبر لوگوں سے بار بار سنا ہے کہ جو لوگ یہاں اپنے بدنوں پر تیل کی مالش کرتے رہتے ہیں - یا تیل کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں - اُن پر طاعون کا بالکل اثر نہیں ہوتا -

یہ ایک عجیب بات ہے مگر نہایت مشہور خبر ہے اور اسی بنا پر یہاں اکثر لوگوں نے یہ عادت اختیار کر لی ہے کہ ہر روز دھوپ میں بیٹھ کر ننگے ہو جاتے ہیں اور اپنے بدنوں پر زور سے تیل کی مالش کرتے ہیں +

جب یورپ میں یہ اور ایسے ہی بہت سے واقعات اور تجربات ڈاکٹروں کو معلوم ہوئے تو انہوں نے علمی طریق سے تیل کے فوائد کا تجربہ کرنا چاہا - انہوں نے لوگوں کو ہدائت کی کہ وہ طاعون کے زمانے میں بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کریں اور نیم گرم تیل کی تھوڑی سی مقدار ہر روز پیتے رہیں - ان ہدایتوں کا نہایت عمدہ اثر ہوا اور جن لوگوں نے طاعون کے زمانے میں اس پر عمل کیا وہ طاعون کی چھوت سے بالکل محفوظ رہے - سمرنا (ایشیا کوچک) کے مشہور شفاخانہ سینٹ انٹنی میں ڈاکٹر لیس نے پانچ سال تک اس علاج کا تجربہ کیا - اُس کا قول ہے کہ ستائیس سال سے جو نئی نئی دوائیں طاعون کی مشتہر ہوتی رہی ہیں اُن میں سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ درجہ کی دوا تیل ہے اور میری رائے میں اس سے کوئی دوا طاعون سے محفوظ رکھنے میں ہمسری نہیں کر سکتی" یہ ہمدرد انسان جب سنتا تھا کہ کوئی شخص طاعون میں مبتلا ہو گیا ہے تو وہ اسکو فوراً شفاخانے میں لے آتا تھا اور ایک کمرے میں رکھتا تھا - اُس کمرے میں آگ جلائی جاتی تھی اور آگ پر مشک ڈالکر اُس کی دھونی مریض کو دی جاتی تھی - پھر ڈاکٹر مذکور نیم گرم تیل کی مالش اُس کے بدن پر کرتا تھا - یہاں تک کہ اُس کو خوب پسینا آتا تھا - ہر روز یہ عمل پانچ منٹ تک کرتا تھا - یہاں تک کہ مریض اچھا ہو جاتا تھا - جب شفاخانے سے وہ مریض کو رخصت کرتا تھا تو اُس کو ہدایت کرتا تھا کہ جب تک طاعون شہر میں ہے تم اپنے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کرتے رہو - تمام آدمی جن کو ڈاکٹر لیس ہدایت کرتا تھا اور جو اُس کے کہنے پر عمل کرتے تھے طاعون سے محفوظ رہتے تھے - اس شفاخانے میں بہت کثرت سے مریض آتے تھے اور ہر ایک مریض کا علاج ڈاکٹر خود کرتا تھا اور اُس کے کھانے پینے اور دوا دارو کا اہتمام اپنے سوا کسی اور کے ہاتھ میں نہیں دیتا تھا - یہاں مریضوں کو گرم شوربا - یا یخنی یا گرم دودھ یا چا ہر روز پلائی جاتی تھی اور جب اُن کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش کی جاتی - تو ڈاکٹر کے ہاتھ میں ایک دستانہ ہوتا تھا جو ملائم نہیں ہوتا تھا - بلکہ تولیہ کی طرح کھردرا ہوتا تھا + (باقی دارد)

مباحثہ نگینہ :- یہ مباحثہ اہل اسلام اور آریوں کے مابین متواتر سات یوم تک ہوتا رہا اور آریوں کو شکست فاش ہوئی - قیمت ۶/ مینیجر

فتاوی

س نمبر ۳۶۹ - جمعہ کے روز خطبہ میں شعر اردو ترغیب حسنات کیواسطے پڑھنا درست ہے یا منع اور رمضان شریف میں الوداع پڑھنا جائز ہے یا مکروہ؟

ج نمبر ۳۶۹ - حدیث میں ہے کہ آنحضرت اثناء وعظ میں کبھی کبھی کوئی شعر متضمن نصیحت پڑھا کرتے تھے - خطبہ بھی وعظ ہے اس لئے اس قسم کا شعر اس میں پڑھا جاتا ہے - منع کی کوئی وجہ نہیں - الوداع الوداع کہنا خلاف سنت ہے آنحضرت کے فعل سے ثابت نہیں - لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ +

س نمبر ۳۷۰ - سید شیخ کو مغل پٹھان یا کوئی اور قوم مسلمان سنی پابند تقوی کا ہے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں - اور ایک شخص کئی شخصوں سے بیعت ہو تو درست ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۰ - نیک بخت صالح متبع سنت سے بیعت کرنا جائز ہے خواہ وہ کسی قوم کا ہو - اسی طرح خواہ کئی ایک سے کرے تو بھی جائز ہے - ہاں آجکل کی پیری مریدی کی بیعت جو روزی کمانے کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے جائز نہیں +

س نمبر ۳۷۱ - نماز میں آمین بالجہر کی نسبت اکثر لوگ آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پیش کرتے ہیں لہذا جہر و خفی کس کو حجت ہے یعنے قوی جہر ہے یا خفیہ کہنا؟

ج نمبر ۳۷۱ - آیت مرقومہ سے دعا بالجہر کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی - حدیثوں میں آمین بالجہر کا ثبوت ہوتا ہے جیسے سورہ فاتحہ کا بالجہر پڑھنا ثابت ہے +

س نمبر ۳۷۲ - جب اقامت ہوتی ہو اور کوئی جماعت میں ملجائے تو بعد ادائے فرض بجماعت - سنت فجر جو اس نے پہلے نہیں پڑھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۲ - پڑھ سکتا ہے - ترمذی میں حدیث ہے - مگر بعد نماز فرض کسی قدر تسبیح تہلیل پڑھکر - یہ نہیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں کہ فرضوں کی نماز پڑھتے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں - حدیث کے مطابق فرض اور غیر فرض میں فصل کرنا چاہئے

س نمبر ۳۷۳ - بعد نماز عیدین مصافحہ سنت ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۳ - مخصوص وقت کے لحاظ سے تو ثابت نہیں عام لحاظ سے جائز ہے - یعنی اس لحاظ سے کہ حدیث میں آیا ہے سلام کو مصافحہ سے پورا کیا کرو -

س نمبر ۳۷۴ - سود خوار کی امامت جائز ہے یا نہیں اور اس کی نکاح خوانی اور اس کی گواہی کیسی ہے؟

ج نمبر ۳۷۴ - سود خور فاسق ہے اس کی امامت اور نکاح خوانی جائز ہے حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو +

س نمبر ۳۷۵ - ایسی عورت جو فاحشہ بے پردہ ہو تمام بازاروں میں آیا جایا کرتی زناکار ہو بشرطیکہ ہو تارک الصلوۃ ہو اس کے ہاتھ کا کھانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۵ - ہاتھ کا کھانے سے اس کے ہاتھ کا پکا ہوا مراد ہے تو جائز ہے اور اگر اسکی کمائی مراد ہے تو جائز نہیں کیونکہ وہ کمائی ناجائز ہے +

س نمبر ۳۷۶ - تعویذ لکھنا اور اس کی اجرت لینا کیسا ہے - اور تعویذ ہندوں غیر مذہبوں کو دینا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۶ - تعویذ اگر شرک کا مضمون کا نہیں ہے تو اجرت لینا بھی جائز ہے اور کافروں کو دینا بھی منع نہیں - حدیث میں آیا ہے کہ صحابہ نے کافروں کو فاتحہ پڑھکر دم کیا اور مشروط اجرت لی اور آنحضرت نے اسکو پسند فرمایا +

س نمبر ۳۷۷ - نماز تراویح اول وقت بجماعت مسجد میں افضل ہے یا تنہا آخر شب میں - اور یہ سنت کدا ہے یا کیا؟

ج نمبر ۳۷۷ - جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا ثابت ہے مگر تہجد کے وقت خواہ اکیلا ہی پڑھے افضل ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا تھا +

س نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینا کیسا ہے اور وہ بنانیوالا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۷۸ - پوجنے کی چیزیں بنا کر دینے والا گناہ میں شریک ہے - لا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ +

س نمبر ۳۷۹ - زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں ایک ہی دفعہ تین طلاق دی - جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو مغموم ہوا اور فکر ہوا پس یہ عورت اسپر حرام ہے یا حلال اسکو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

ج نمبر ۳۷۹ - بموجب حدیث شریف ایک دفعہ کی تین طلاقیں شمار میں ایک ہی ہے - پس شخص مذکور عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے +

س نمبر ۳۸۰ - مردہ جانور کا بیع کرنا حلال ہے یا حرام؟

ج نمبر ۳۸۰ - حلال مردہ جانور کی کھال کا بیچنا تو جائز ہے - اسکا گوشت چونکہ حرام ہے - اس لئے اسکا بیع کرنا بھی منع ہے +

س نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا کس قدر ہونا چاہیے؟

ج نمبر ۳۸۱ - مہر عورت کا حسب توفیق ہونا چاہئے - حدیث شریف میں ہے جس نکاح

نماز اربعہ: - ہندؤں - آریوں - عیسائیوں اور مسلمانوں کی عبادتوں کا مقابلہ - قیمت ۲/ منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

اِس ہفتہ ایک ضمیمہ بابت استمداد مدرسہ تبت جاری ہوا ہے۔ قابل توجہ ناظرین ہے +

خدا کی شان امرتسر وغیرہ بلاد میں تمام بھادوں کا مہینہ بارش سے خالی گیا قحط شروع ہو گیا برخلاف اِس کے ضلع گیا وغیرہ میں اسی مہینے خوب موسلے دھار بارش ہوئی اللھم اسقنا +

بنگال کے مشہور لیڈر بپن چندر پال بابو کو انکار شہادت کیوجہ سے ۶ ماہ قید محض کی سزا ہوئی (کیا ان بنگالیوں کو بھوت چمٹ گیا ہے کہ خلاف قانون کرنے میں کامیابی جانتے ہیں) +

اخبار مسافر آگرہ کے اڈیٹر پر اور ایک مقدمہ بننے کا خطرہ خود اسکو لگ رہا ہے مگر مسافر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اس دفعہ ہم کسی قسم کی چون وچرا کے بغیر جیل میں چلے جائینگے۔ (کیوں؟) +

بابو محمد نظیر خان ساکن اہجی رام پور ضلع گونڈہ کا لڑکا مرگیا۔ ناظرین سے دعا خیر کے ملتجی ہیں۔ خدا نعم البدل عطا فرماوے +

افسوس مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا مبارک احمد جس کی صحت کا الہام تھا ہو گیا (مفصل آئندہ) +

محسود قوم کے ایک گروہ نے جسکی تعداد ۳۰۰ تہی۔ ضلع بنوں کی سرحد ذکا خیل کے مولیشیوں پر چھاپہ مارا۔ اس کشمکش میں ۳ برٹش رعایا اور ۲ محسود مارے گئے۔ محسود گائے بھینسوں کی ایک عظیم تعداد لوٹ کر لیگئے۔ سرحدی پولیس نے صرف ۱۰ سے زیادہ مویشی اُن سے چھینے +

ہندوستان کے کارخانوں میں مزدوروں سے جس قدر محنت لیجاتی ہے اُس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیگئی اس کمیشن کے ممبر بہت جلد نامزد کردئیے جائیں گے۔ یہ کمیشن ۱۵ نومبر سے اپنی تحقیقات شروع کردیگی +

جولائی گذشتہ میں ۲½ کروڑ روپے کی چاندی اور ۲ کروڑ روپے کا سونا ہندوستان میں آیا۔ اس میں سے ۸۶ لاکھ روپے کی چاندی گورنمنٹ نے سکہ بنانے کے لئے منگوائی تہی +

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ کے اور ۱۵ ملزم پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت پر رہا کردئیے گئے۔ ابتک ۳۶ ملزم ضمانت پر رہا ہو چکے ہیں۔ مقدمہ ہنوز

[illegible] +

ترکی پیدل فوج نے جہیل یورومیہ کے شمال مغرب میں قصبہ گنگ چین پر قبضہ کرلیا۔ (بیداری کے آثار ہیں) +

ہفتہ مختتمہ ۷ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۲۳۹۰ موتیں ہوئیں گویا سابقہ ہفتہ کی نسبت ۱۷۶۳ موتیں اس ہفتہ زیادہ ہوئیں منجملہ ان اعداد کے پنجاب میں اس ہفتہ ۱۳۵ موتیں طاعون سے ہوئیں +

ہز ہائینس امیر صاحب ۷ اگست کو ہرات سے مزار شریف کی طرف روانہ ہوگئے اور ماہ رمضان میں ۱۰ اکتوبر سے نومبر تک وہیں قیام کرنا چاہتے ہیں +

لاہور و امرتسر کے لئے نہر باری دواب سے برقی طاقت پیدا کرنے کی اجازت مل گئی ہے +

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۳۱ اگست کو طاعون سے ۱۱۴۔ اموات حسب ذیل واقعہ ہوئیں۔ ہوشیارپور ۱۔ جالندھر ا۔ امرتسر ۳۔ اٹک ۲۔ جہلم ۱۹۔ شاہپور ۲۹۔ راولپنڈی ۵۰۔ سیالکوٹ ۷۔ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۲۹ واقعہ ہوئیں +

شورش مراکو۔ کاسابلانکا میں بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیوں نے مخزن پر بلا مزاحمت قبضہ کرلیا۔ تاکہ وہاں اسلحہ اور گولہ بارود کا جو عظیم الشان ذخیرہ ہے وہ مولائی حفیظ کے ہاتھ نہ لگنے پائے (بعد کی خبر سے اسکی تردید ہوگئی بلکہ مولائی حفیظ نے قبضہ کیا ہے)

دولت عثمانیہ کی طرف سے عنقریب ایک علمی ڈیپوٹیشن طرابلس اور بنغازی کی سرحد پر جغرافی تحقیقات کے لئے روانہ کیا جائیگا۔

طہران سے روئٹر تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری مراسلہ اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ ترکی فوج کے سو پیدل سپاہیوں نے شمال مغربی ارومیہ کے ایک مقام پر قبضہ کرلیا ہے۔ اب ترک کل ڈیڑھ سو دیہات پر قابض ہیں +

لدھیانہ میں ذخیرہ آب کے لئے زمین کھودتے ہوئے ایک پرانی توپ برآمد ہوئی ہے +

گورنمنٹ پنجاب نے کاشتکاروں کی امداد کے لئے ۳۲ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے ۳۱ اگست کو ہندوستان کے سرکاری خزانوں اور بینکوں وغیرہ میں گورنمنٹ کا ۱۲۶ کروڑ ۹۰ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ جمع تھا +

لکھنؤ کے شیعہ ایک شیعہ کانفرنس جاری کیا چاہتے ہیں (کیا اہلحدیث کو غیرت آئیگی؟)

منشی محمد حسین صاحب سب انسپکٹر ڈنگری کی آنکھوں میں پرانے ککرے ہیں۔ ناظرین سے کسی مجرب دوا کی استدعا کرتے ہیں +

ایک قیمتی رائے

عالیجناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے ہماری مومیائی کے متعلق حسب ذیل ہے۔

" یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے بخصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے " (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر۔ دمہ۔ ابتدائی سل ودق اور ضعف دماغ کیواسطے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے۔ ذائقہ خوشگوار ہے بچہ بوڑھا جوان ہر ایک کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدہ پاؤ ۱۲ علاوہ محصول

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے ضعف جگر کو نافع ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام اور ضعف بصر کے واسطے مفید ہے دفتر کے کلرک اور منشی۔ سکولوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہے ضرور استعمال کریں۔ خوش ذائقہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲

سرمہ مقوی بصر

دھند۔ جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے۔ اسکا ہر روز استعمال کرنا بینائی کو طاقت دیتا ہے قیمت فی تولہ ۱۲ معہ محصول

علاوہ اسکے ہر مرض کی دوائی ہم سے ملسکتی ہے مریض اپنی پوری کیفیت لکھے

خداوند کی ماں

(امہات المومنین کا الزامی جواب) عیسائی مذہب کا فوٹو۔ قیمت ۴

داغ دل

اس کتاب میں کم سنی شادی کی خرابیاں نادلانہ طرز پر دکھلائی گئی ہیں۔ قیمت ۵

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ تیلیاں

کتبخانہ ثنائیہ

تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بائد وشائد۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں طیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اوّل۔ سورہ فاتحہ وبقر۔ قیمت ۱۲
جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء " ۱۲
جلد سوم۔ سورہ مائدہ سے اعراف تک " ۱۲
جلد چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲
جلد پنجم۔ سورہ بنی اسرائیل سے فرقان " ۱۲

پانچوں جلدوں کی ایکبار خریدار سے ... منہا

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کی تہ پر تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے ان میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت ۱۲ معہ محصول۔

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحثہ قرآن کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱۰

دلیل الفرقان

چکڑالوی نماز کا جواب۔ قیمت ۲

المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

حسب حکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ۱۹۰۷ء ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

اہلحدیث

اخبار

امرتسر

علم حدیث مصطفےٰ آمد ہمہ حق و صفا — بعد از قرآن کی قول اہل ترا — باقی سخن ہائے جہاں — یا ہم و خطا کا جنبالے — بعد از علم قرآن سب اب قول کا رہا — بعد از قول کچھ ہے

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عسہ

والیان ریاست سے ... ہیے

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲/ عہ

" " " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے +

(۲) بیرنگ خطوط بھی واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

امرتسر – یوم جمعہ – ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۷ عیسوی

اسلام اور عیسائیت

لودیانہ کے عیسائی اخبار نور افشاں نے ایک مضمون لکھا تھا جسکا عنوان تھا مسیحیت کی خصوصیت۔ اسکا ذکر مع جواب ۲ اگست کے اہلحدیث میں ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نور افشاں نے جواب الجواب ۱۶ اگست سے شروع کر کے ۱۳ ستمبر تک ختم کیا ہے۔ آپ کے جواب کا خلاصہ ہمیں تو سمجھ نہیں آیا کیا ہے بجز اس کے کہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ آپ نے بہت لکھا ہے اس لئے وہ مضمون انہی کے الفاظ میں ہم بتلا دینگے۔

نور افشاں کا دعویٰ تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیروؤں کو ایمانی قوت بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب نہیں بخشتے۔ اس کے جواب میں انجیلی حوالوں سے بتلایا گیا تھا کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں ہمیں ایسا نمونہ بھی ملتا ہے جنہیں کوئی ایمانی قوت شجاعت۔ حوصلہ ہم نہیں پاتے بخلاف اس کے مسلمانوں کے پہلے طبقہ میں اس قسم کے اعلیٰ درجہ کے نمونے ہمکو ملتے ہیں۔ اسکا جواب ایڈیٹر نور افشاں دیتے ہیں:۔

"ہمارے مضمون کا دعوے یہ تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرو کو روحانی طاقت اور زندگی بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ دیگر مذاہب اپنے اعمال اور کرنی پر زور دیتے ہیں لیکن جس حال میں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے جس کے انسان کی موجودہ زندہ حالت میں یہ معنے ہیں کہ ایک طرف انسان نے خدا کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور نفسانی زندگی بسر کرتا ہے اور دوسری طرف سے خدا نے بھی اپنی خاص حضوری اس میں سے ہٹالی ہے تو اس صورت میں ہماری کرنی اور ہمارے اعمال کس کام کے؟ یہی ایک ادق مسئلہ ہے جسکا جواب صرف مسیحی مذہب دیتا ہے اس مسئلہ کے متعلق ہم کو پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہمیں ہونا کیا چاہئے آیا ہم وہ ہوں جو ہمیں ہونا چاہئے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ ہمیں کرنا کیا چاہئے۔ دیگر مذاہب پہلی امر سے قطع نظر کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیروؤں کی زبان پر توبہ کچھ معنے نہیں رکھتا وہ اپنی تباہ حالت اور سیاہ دل سے ہرگز آگاہ نہیں ہوتے ہیں۔ ہاں دوسرے امر پر زور دیا جاتا ہے اور اس حالت میں انسان اپنے لئے ایسے فرائض اور تعینات مقرر کر لیتا ہے جو سہل ہوتے ہیں کیونکہ دستورات اور رسومات کا پابند ہونا سہل ہوتا

[illegible]

لیکن اخلاق شریعت کا پابند ہونا امر محال ہوتا ہے مسیحی مذہب پہلے امر کی طرف مخاطب ہوتا ہے - چنانچہ مسیح کی تعلیم میں اسی امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے؟ وہ فریسیوں اور فقیہوں کو جو جتاتا ہے کہ تم ظاہرداری میں تو پوری اترتے ہو - لیکن اپنی زندگی سے باطنی شریعت کا ستیاناس کرتے ہو - یہی وجہ ہے کہ جس کسی نے مسیحی مذہب کی اس خصوصیت کو پہچانا ہے وہ حقیقی تائب ہو کر خدا کا خواستگار ہوا ہے - نئی زندگی کا پہلا قدم توبہ ہی ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ نفسانی زندگی کی طرف سے مردہ ہو کر خدا کی طرف پھرنا - محمد صاحب نے جنکو ہم بے شک عرب کا ایک بڑا مصلح مانتے ہیں اس مسئلہ کو حل نہیں کیا - قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدائے عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے بلکہ وہ کریم و رحیم ظاہر کیا گیا ہے گویا وہ گناہ سے چشم پوشی کرتا ہے اور گناہگار انسان کو الزام اور سزا کا مورد نہیں بناتا - بلکہ جو روزہ رکھتا ہے - مقررہ نماز ادا کرتا اور زکوٰۃ و خیرات دیتا ہے وہ بہشت کا وارث ہوتا ہے - خیر اسپر کبھی اور - ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کے پہلے پیروؤں میں ایسے تھے جنہوں نے خود انکو پکڑوایا اور تین دفعہ ان پر لعنت کی - لیکن آں حضرت کے اول پیروؤں کا نمونہ راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے اگر آپکا اشارا یہودا کی طرف ہے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ وہ شروع ہی سے شیطان کا فرزند تھا وہ توبہ کی راہ سے مسیح کے پاس نہیں آیا اور نہ ہی اس نے مسیحیت کی حقیقت کو پہچانا اسکی غرض نفسی تھی - مسیحیت تب ہی اسپر اثر کر سکتی تھی اگر وہ حقیقی متلاشی دین ہو کر مسیح کے دائرہ میں آتا تب تو حقیقی توبہ بھی اس میں پیدا ہوتی اور مسیح کی خاطر سب کچھ کر کے دکھاتا لیکن اس کے دل میں نفسانی خواہشات جاگزیں تھیں اور برابر میں اسی لئے رحمت کا دروازہ اسپر بند ہوا اور وہ ہمیشہ کی موت کا لقمہ بنا - باقی شاگردوں کی نسبت ہم آپکو انکی واقعی راست جان نثاری کا نمونہ دکھاتے ہیں آپ پر اور آپ کے ناظرین پر واضح رہے کہ بائیبل کا صحیح مطالعہ واقعات کے متعلق صرف ایک ایک یا جدا جدا حقیقت کو لیکر نہیں ہوتا مثلاً پرانے عہد نامہ میں اگر ہم حضرت داؤد کی کیفیت کو پڑھیں اور صرف اس واقع کو پڑھیں جسمیں اس کے گناہ کرنے کی کیفیت ہو تو حضرت کے حق میں ہمارا خیال ہرگز اچھا نہ ہوگا - لیکن جب ہم اس کی تمام زندگی کی حالت کو پڑھتے ہیں تو ہم کو ایک ایسا شخص نظر آتا ہے جس کے ایمان میں حقیقت تھی اور جس کی دینداری اعلیٰ درجہ کی تھی اسی طرح مسیح کے شاگردوں کے واقعات کو پڑھنا چاہئے - وہ پہلے پہل مسیح کے دائرہ میں متلاشی دین کے طور پر آئے - رفتہ رفتہ وہ مسیح کی روحانی تعلیم کی حقیقت تک پہونچے - کبھی مسیح کی بادشاہت کو جسمانی سمجھا اور اس کے مطابق انکا حوصلہ بڑھا اور بالکس کا کان تک اڑا دیا تاکہ مسیح کو صدمہ نہ پہونچے مسیح کی پستی کی حالت کو دیکھکر انکی امیدیں خاک ہو گئیں کبھی بزدلی سے اپنا سیاہ منہ دکھایا حتیٰ کہ مسیح کا انکار تک بھی کر گئے لیکن یہ گرنا انکا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ انکا دل سیاہ یا سخت ہے - بلکہ یہانتک کہ انکی زندگی کی کیفیت کے مطالعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابتک انہوں نے مسیح کے اصلی مدعا اور تعلیم کو نہیں سمجھا ہے انکی آنکھیں ابتک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتی ہیں لیکن جناب من انکی کیفیت زندگی کو مسیح کے صعود فرما ہونے کے بعد میں دیکھئے جب کل راز ان پر کھل گئے تب تو وہی پطرس جس نے پہلے مسیح کا انکار کیا اب کس بلا کی دلیری سے اہل یہود کے سرداروں پر مسیح کے موت کا الزام لگاتا ہے اور اس کے حق میں زور سے شہادت دیتا ہے مسیح کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے قیدمیں پڑتا ہے اور فی الآخر اس کی خاطر شہید بھی ہوتا ہے "

جواب - ہم نے بہت ہی غور کیا کہ اس ساری مضمون کا خلاصہ کیا ہے - تو ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ ایڈیٹر صاحب کیا کہتے ہیں - ہاں جہانتک ہماری سمجھ نے راہ نمائی کی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایڈیٹر موصوف نے ہماری پیشکردہ مثالوں سے انکار نہیں کیا نہ عیسائی تاریخ سے نہ اسلامی تاریخ سے -

ناظرین! ایڈیٹر صاحب کا ادق سوال سمجھنے کے لئے ذرہ انکی عبارت زیر خط کو دوبارہ پڑھ جائیں جسکی ابتدا لیکن سے ہو اور انتہا اسکی اس لفظ پر ہو "آگاہ نہیں ہوتے ہیں" پھر یہ سوچیے کہ آپنے اس دعوے کا کوئی ثبوت بحوالہ انجیل بھی دیا ہے؟ ایڈیٹر صاحب! واللہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ جس حال میں آپ لوگ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام کی مقدس کتاب سے واقف نہیں آپ کس برتے پر اعتراض کرتے ہیں سنئے! قرآن مجید آپکے ان دونوں سوالوں کے جوابات خود دیتا ہے - فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (پ ع) یعنی میں (خدا) نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کرانے کے لئے پیدا کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ انسان کی علت غائی اور اعلیٰ کمال یہی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے - کیونکہ کاریگر کسی چیز کو جس غرض کے لئے بناتا ہے اس غرض کا

؎ بڑی بہادری کی ہم بھی داد دیتے ہیں - (ایڈیٹر)

اُس سے حاصل ہونا اُسکا کمال ہے۔ قرآن مجید پھر اسکو اور تفصیل سے بتلاتا ہے غور سے سُنئے!

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اَور خدائے رحمان کے (خاص) بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلیں اور جب جاہل اُن سے (جہالت کی) باتیں کرنے لگیں تو (اُن کو) سلام کریے (اور الگ ہو جائیں)۔ اور جو راتوں کو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کریں اور دست بستہ کھڑے رہیں (یعنی نماز پڑھیں)، اور جو دعائیں مانگا کریں کہ اے ہمارے پروردگار! عذاب دوزخ کو ہم سے پرے ہی پرے رکھیو (کیونکہ) دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری) مصیبت ہے (اور) تھوڑی دیر ٹھیرنا ہو تو اور ہمیشہ رہنا ہو تو (دونوں حالتوں میں) بُری جگہ ہے اور جو خرچ کرنے لگیں تو فضول خرچی نہ کریں اور نہ بہت تنگی کریں بلکہ اُنکا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو اور جو خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں اور ناحق (ناروا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں کہ اس کو خدا نے حرام کر رکھا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں اور جو (شرک اور گناہ) مذکورہ بالا کریگا اور اپنے گناہ کا خمیازہ بھگتے گا کہ قیامت کے دن اسکو دوہرا عذاب دیا جاویگا (شرک کا الگ اور دوسرے گناہوں کا الگ) اور ذلیل (وخوار) اُسی حال میں رہیگا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے اور (اُس کے بعد وہ) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں خدا کی طرف رجوع کرتا ہے (یہاں خدا کے خاص بندے وہ ہیں جن کا مذکور ہوا) اور (نیز) وہ جھوٹی گواہی نہ دیں اور جو (اتفاقاً)

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

بیہودہ مشغلوں کے پاس ہو کر گذریں تو وضعداری کے ساتھ گذر جائیں اور (نیز) وہ لوگ کہ جب اُنکو اُنکے پروردگار کی آیتیں سنا سنا کر نصیحت کیجاتی ہے تو اندھے اور بہرے ہو کر اُن پر نہ گذریں (بلکہ ارادتمندانہ سُنیں اور نصیحت پکڑیں) اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں (کی طرف) سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہمکو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔"

اور سُنئے! اس سے بھی واضح فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (المؤمنون)

اَیمان والے اپنی مراد کو پہنچ گئے (اور یہ) وہ لوگ ہیں، جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رُخ نہیں کرتے۔ اور وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان میں) اُن پر کچھ الزام نہیں لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہوں تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں یہی لوگ (آدم کے اصلی) وارث ہیں جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے (اور) وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے"

پھر ان سب مضامین کو بالاجمال سمجھاتا ہے۔ غور سے سُنئے اور دل لگا کر سُنئے! وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ

... قیمت ۳ ... منیجر اہلحدیث امرتسر

اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ○ یعنی اپنے پروردگار کا نام ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔ مشرق اور مغرب کا وہی پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم اسی کو تمام کاموں میں اپنا کارساز بناؤ"

مختصر یہ ہے کہ قرآن شریف ہمکو بتلاتا ہے کہ ہمکو خدا کا بندہ ہونا چاہیے پھر اسکا بندہ بننے کے قواعد اور احکام بھی خود بتلاتا ہے بفضلہ تعالی وہ احکام بھی ایسے ہیں کہ جن کو انسانی طبیعت برداشت کر سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ دولتمندوں کا نجات پانا ایسا مشکل ہے جیسا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا نکلنا کیونکہ انکو حکم ہے کہ تم سب کچھ دیدو لاکر تن تنہا میرے ساتھ ہو لو۔ (دیکھو انجیل) جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے آدمی نجات اور اصلی انسانی غرض سے محروم رہجاتے ہیں۔ قرآن مجید ہمکو ظاہری اطاعت ہی نہیں سکھاتا بلکہ وہ ہمارے ظاہر اور باطن پر خدائے ذوالجلال کا قبضہ ثابت کرتا ہے وہ بار بار ہمکو سناتا ہے اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وغیرہ (خدا تمہارے دلوں کے حال پر مطلع ہے وہ تمہاری آئندہ اور گذشتہ سب باتیں جانتا ہے اس لئے اس کے بعد نتیجہ مرتب کرتا ہے فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ (پ - ع) یعنی تم اپنے آپ کو پاک اور بے گناہ مت سمجھا کرو خدا ہی جسے چاہے پاک کرتا ہے"

پھر ان تعلیمات کی جامع تعلیم ایک ہی لفظ میں دی رکھی ہے کہ ایماندار وہی ہیں جنکو سب چیزوں سے زیادہ خدا ہی کی محبت ہو یعنی جن کے دلوں پر عظمت جبروت خداوندی کے ساتھ محبت خداوندی کا بھی پورا تسلط ہو۔ غور سے سنئے!

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (پ - ع) یعنی ایماندار وہی ہیں جنکو سب چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت ہو۔

غرض قرآن مجید کی کوئی سورۃ کوئی پارہ دیکھو آپکے ادق سوال کو پہلے ہی سے چٹکیوں میں حل کر دیا ہے۔ کیا آپ بھی انجیلی حوالوں سے یہ تفصیل بتلا سکتے ہیں؟

بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چلکے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

آپ کہتے ہیں قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدا عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے اسے اب ہم پھر وہی کہینگے کہ آپنے قرآن نہیں پڑھا۔ غور سے سنئے!

مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (پ ع) یعنی کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کریگا وہ دیکھ لیگا اور جو ذرہ جتنی برائی کریگا وہ بھی دیکھیگا

کیا یہ عدل و انصاف کا مقتضی نہیں؟ اور سنئے! حضرت لقمان کی نصیحت ہم کو سنائی جاتی ہے یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ (پ ۲۱ ع) یعنی اے بیٹا اگر گناہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو پھر وہ پتھر کے نیچے ہو یا آسمان پر ہو یا زمین میں ہوگا تو بھی خدا اسکو سامنے کر دیگا اللہ تعالی بڑا باریک بین اور خبردار ہے (کیا یہ بھی عدل اور انصاف کا ذکر ہے یا نہیں)

قرآن جگہ جگہ ہم کو بتلاتا ہے لَا تُظْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی تمپر ظلم نہیں ہوگا جو کروگے وہی بھروگے۔

کہئے! اس سے بھی زیادہ کوئی کتاب خدا کو عادل اور منصف کہہ سکتی ہے

بس تنگ نکر ناصح ناداں مجھے اتنا ✦ یا چلکے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

حضرت مسیح کے شاگردوں کی نسبت جو فیصلہ آپ نے دیا ہے کہ وہ آخر تک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتے رہے ہماری دعوے کی تائید ہے۔ کیسا حضرت ممدوح کی زندگی میں مسیحی مذہب کامل نہ تھا کہ انہیں اثر کرنے سے کمزور رہا۔ خدا کرے یہ تحریر آپکی مرزا صاحب قادیانی نہ دیکھ لیں جو پہلے ہی سے مسیح کی قوت کو کمزور کہا کرتے ہیں (ازالہ طبع اول ص)

ادھر دیکھئے کہ مکہ ہی میں اپنے ہادی برحق کی تعلیم کو خوب سمجھ گئے۔ بلکہ ایک ادا میں سمجھ گئے کہ دین اسلام اور پیغمبر علیہ السلام کا مدعا اور مطلب یہ ہے کیونکہ ان سے کہا گیا تھا ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کے ساتھ اس لئے بھیجا ہے کہ سب پر اسکو غالب کرے اگرچہ کافر لوگ اسکو ناپسند کریں"

پس اس مضمون کو مسلمانوں نے خوب سمجھ لیا تھا۔ بلکہ دوسروں کو بھی سمجھا دیا تھا ✦ (باقی آئندہ)

امرتسری مجتہد کا فتوی

گذشتہ نمبر سے پیوستہ

گذشتہ نمبر میں ہم لکھ آئے ہیں کہ امرتسر کے ایک مجتہد صاحب نے فتوے دیا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے بھولے سے بھی نماز پڑھی جائے۔ تو دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ آپ کی دلیلوں کو مختصر کیا جائے تو دو جملوں میں ختم

ہیں (۱) غیر مقلدین فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں (۲) فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ نہ پہلے مقدمہ کا ثبوت آپ نے دیا نہ دوسرے کا۔ آپکی پیش کردہ دلیل پر معقولی اور اصولی طریق سے جو اعتراضات وارد ہوتے تھے انکا ذکر تو گذشتہ نمبر میں ہو چکا ہے۔ دوسرے مقدمہ کا ثبوت بھی آپنے تو کچھ نہ دیا تھا ہم نے از خود بحوالہ کتب فقہ اسکا ہی ابطال کر دیا تھا۔ دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۸ جون ۱۹۰۶ء یعنی فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار سے دکھا دیا تھا کہ معتزلہ وغیرہ فرقے کافر نہیں فاسق اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز جائز ہے چنانچہ اصلی عبارت کتاب مذکور کی یہ ہے انہم فساق عصاۃ ضلال یصلی خلفہم وعلیہم (جلد ۱ صفحہ ۱۹۶) جسکا مطلب صاف ہے کہ حنفیوں کی نماز معتزلیوں وغیرہ کے پیچھے بھی جائز ہے۔ شکر ہے اس حوالہ کی تو مجتہد صاحب نے تکذیب نہیں کی اور کرتے بھی کیونکر جبکہ تمام کتب فقہ میں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ فاسق فاجر اور بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے اس لئے مجتہد صاحب ایک اور طریق پر چلے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"ایسے مسئلوں میں مجتہدوں کا قول معتبر ہوتا ہے۔ سو امام محمد نے امام عالم (ابو حنیفہ) اور ابو یوسف سے روایت کی ہے کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں عینی شرح ہدایہ کے صفحہ ۲۳۲ پر دیکھو روی محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف رضی اللہ عنہما ان الصلوۃ خلف اہل الاہواء لا تجوز (اہلفقہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء)

جواب:- اے جناب! آپ کی عمر کا بہت سا حصہ فقہ اور اصول فقہ میں گذرا ہوگا مگر افسوس وہی مثل ہے کہ ؎ نکتہ داں فشود کرم گر کتاب خورد۔ اس روایت کی صحت امام صاحب سے نہیں ہو سکتی۔ سنئے! فقہا نے اسکی تردید کس دقیق النظری سے کی ہے پہلے آپ اپنی شرح ہدایہ عینی ہی کو دیکھئے کہ وہ کیا فیصلہ دیتے ہیں آپ نے جو عبارت نقل کی ہے افسوس لا تقربوا الصلوۃ کی طرح آپ نے ایک فقرہ اڑا یا مگر فیصلہ کی بات نہ لکھی غور سے سنئے! اسی کتاب میں ہے:-

وفی شرح بکر ماحل الجواب ان من کان من اہل قبلتنا ولم یغل فی قولہ حتی لم یحکم بکفرہ تجوز الصلوۃ خلفہ وان کان یغلو حتے یکفر اہلہا لا تجوز۔

یعنے صحیح بات یہ ہے کہ جو کوئی یہاں تک غلو نہ کرے کہ اسپر کفر کا حکم کیا جائے تو اسکے پیچھے نماز جائز ہے اور جسپر غلو کی وجہ سے کفر کا حکم ہو تو اس کے پیچھے جائز نہیں۔ اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے الاقتداء باہل الاہواء جائز یعنے اہل اہوا مبتدعین۔ معتزلہ وغیرہ کے پیچھے نماز جائز ہے۔

پھر لکھا ہے وجملۃ ان من کان من اہل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ تجوز الصلوۃ خلفہ وتکرہ۔

یعنی جس فرقہ کی حد کفر تک نہ پہنچی ہو اس کے پیچھے بکراہت تنزیہہ نماز جائز ہے آئیے اب آپکو علامہ شامی کی سنائیں کہ کسی کلمہ گو کو کافر کہنے کے بارے میں تمہارے فقہا کا کیا فیصلہ ہے۔ علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ:-

والراجح عند اکثر الفقہاء والمتکلمین خلافہ وانہم فساق ضلال عصاۃ ویصلی خلفہم وعلیہم ویحکم بتوارثہم مع المسلمین منا قال المحقق ابن الہمام فی شرح الہدایۃ ان ما یقع فی کلام اہل المذاہب تکفیر کثیر منہم ولیکن لیس من کلام الفقہاء الذین ہم المجتہدون بل من غیرہم ولا عبرۃ بغیر الفقہاء والمنقول عن المجتہدین عدم تکفیرہم (رد المحتار مصری جلد ۱ صفحہ ۱۹۶)

یعنی فرقہائے مبتدعہ معتزلہ جہمیہ وغیرہ کو بعض لوگ کافر کہتے ہیں مگر ان کا اعتبار نہیں۔ اعتبار مجتہدین کا ہے اور مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔

ان دونوں (عینی اور شامی کی) عبارات منقولہ سے کیا ثابت ہوا یہ کہ جو فرقے کفر تک نہ پہنچ چکے ہوں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مگر مجتہدین ان کو کافر نہیں کہتے بلکہ مسلمان جانتے ہیں۔

مولانا! کہئے! مزاج کیسے ہیں؟ دیکھا فقہ کی کتابوں کو سمجھ کر پڑھنا اسکا نام ہے

؎ فغاں ہیں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں دردِ دل طاقت اگر ہو سننے والے میں۔

اور سنئے! صاحب ہدایہ (حنفی مذہب کے مدار المہام) لکھتے ہیں وانت جاز لقولہ علیہ السلام صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی فاسقوں کی امامت جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ چونکہ اس روایت کی بنا حدیث نبوی پر ہے اس لئے بھی آپ کی پیش کردہ روایت غلط ہے کیونکہ اگر وہ روایت صحیح مانی جائے تو لازم آئیگا کہ امام ابوحنیفہ صاحب نے یہ حکم حدیث نبوی کے خلاف دیا ہے تو بھی قابل عمل نہیں جیسا کہ شراب نوشی کے متعلق امام صاحب کا فتوے لائق ترک ہے چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی کتاب مالا بد میں لکھتے ہیں:-

در ایں ہمہ مسکرات نزد امام محمد رحمہ اللہ حرام ست اگرچہ یک قطرہ الاں غور وبحس

ست بنجاست خفیفہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ کثیر آں سکر آرد قطرہ از آں حرام ست وہرچہ مسکر است حرام است یعنی ہمہ خمراست ودر حرمت ونجاست نزد امام ابی حنیفہ رحمہ سوائے چہار شراب سابقہ انا شربہ لاحقہ آنچہ بقصد لہو خورد حرام ست واگر بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن ایں قول امام متروک ست وفتویٰ بر قول محمد است" (صفحہ ۱۱۲)

مولانا! فقہ کی ایسی بے ثبوت اور بے سند روایات کے پیچھے آپ پڑینگے تو آپ کی ہی خیر نہ ہوگی آئیے ہم آپکو ایک ایسے بھنور میں پھنسائیں جس میں آپ کو بھی قدر عافیت معلوم ہو۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر کھولکر دیکھئے لکھا ہے جو کوئی علم کلام میں مشغول ہو اور اہل ہوا کے ساتھ مناظرہ کرے۔ فقہا کے نزدیک اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ عبارت سنئے "وبعضہا الحلوانی منع الصلوٰۃ خلف من یخوض فی علم الکلام ویناظر اصحاب الاھواء" جانتے ہو اس روایت کا اثر کہاں تک جاتا ہے۔ امام غزالی اور امام رازی حضرت شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز قدس اسرارہم کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ یہ لوگ علم کلام کے متبحر اور اہل ہوا (معتزلہ شیعہ وغیرہ) کا ہمیشہ رد کرتے رہے۔ لیکن ان بزرگوں پر فتوے لگتے ہے آپکو کوئی صدمہ نہ ہوا ہوگا۔ اس لئے میں بتلاؤں کہ اس روایت کے بموجب آپکے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ (بقول آپ کے) اہلحدیث تو اہل ہوا ہوئے اور آپ ان سے مناظرہ کرتے ہیں۔ ایک دفعہ مسئلہ علم غیب میں بھی خاکسار سے آپکا مناظرہ ہوا تھا جسمیں آپ ہی کے منصف نے آپ کے برخلاف فیصلہ دیا تھا اسکے علاوہ اب بھی آپ رد و قدح کرتے ہیں اور یہی مناظرہ ہے۔ تو آپ کے پیچھے کیسے نماز جائز ہو سکتی ہے؟

مولانا! کہئے کیسے مزاج ہیں؟ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر اس قسم کی فقہی روایات میں آپ پڑینگے تو آپ کی خیر نہ ہوگی کیونکہ فقہ میں کیا کچھ نہیں ہے۔ ہر قسم کا کوڑا کرکٹ بھی ہے اور موتی جواہرات بھی ہیں مگر پہچان کے لئے معیار چاہئے۔ معیار کیا ہے؟ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن * پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ کے ذمہ دو مقدموں کا ثبوت ہے۔ اول اسکا کہ اہلحدیث فاسق بلکہ فاسقوں سے بدتر ہیں۔ دوسرا یہ کہ فاسقوں کے پیچھے نماز جائز نہیں پس ان دونوں مقدموں کا ثبوت دیجئے۔ ودونہ خرط القتاد۔

یار زندہ صحبت باقی

کھلی چٹھی

بخدمت مولوی ولی محمد صاحب جالندہری

ناظرین اہلحدیث نے گذشتہ پرچہ میں جالندہر کے مباحثہ کی کیفیت پڑھی ہوگی اس سے بعد ایک اشتہار ۸ شعبان کو مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ جالندہر کے نام سے اس مضمون کا جاری ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جالندہر میں آکر مباحثہ کر لیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جونہی وہ اشتہار دیکھا سب کام چھوڑ کر عقاب کی طرح فوراً جالندہر پہونچے جاتے ہی مہر نظام الدین صاحب کو خط لکھا کہ میں حسب دعوت آپ کی آگیا ہوں وغیرہ۔ مہر صاحب نے بڑی حیرانی ظاہر کی کہ ایسی جلدی آگئے میں نے تو ابھی اس اشتہار کی ترمیم کرنا تھا۔ یہ عبارت میری بے خبری میں لکھی گئی ہے وغیرہ۔ مولوی صاحب کے سفیروں نے کہا کچھ بھی ہو ہم تو آپکو معزز رئیس جانکر آپ پہنچے ہیں اسلئے آپکو انتظام کرنا ہوگا۔ مہر صاحب نے کہا اچھا ہم مشورہ کر کے جواب دینگے اس کے بعد جالندہر کے معززین کی ایک جماعت مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس آئی اور بعد معمولی باتوں کے گویا ہوئی کہ مباحثہ مناظرہ کی تو حاجت نہیں۔ مولوی صاحب نے مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا ہم تو ان جیسے معزز آدمیوں کے اشتہار پر آئے ہیں مہر صاحب نے کہا ہم نے وہ حدیث دیکھ لی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھی اس حدیث کا کوئی ناسخ بھی نہیں۔ علاوہ اس کے مسلمانوں کی موجودہ حالت ایسے مباحثات کی متقاضی بھی نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا بہت اچھا اگر آپ مصالحت چاہتے ہیں تو اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ۔ چنانچہ اس مصالحت کا اعلان عام طور پر کیا گیا۔ یہ سب کچھ تو ہوا مگر افسوس کہ مولوی ولی محمد صاحب گھر سے باہر نہ نکلے۔ کئی دفعہ آدمی گئے مگر یہی خبر لائے کہ ہنوز وظیفہ پڑھتے ہیں۔ افسوس ہے ؎

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی * حیف صد حیف ملاقات نہ ہونے پائی

خیر جو ہوا سو ہوا اس کے بعد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ایک خط مولوی ولی محمد صاحب کو بطور کھلی چٹھی کے لکھتے ہیں۔ جو اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مولوی ولی محمد صاحب سلام علیکم۔ جناب کی کارروائیاں

اور اہلحدیثوں کے برخلاف تقریریں کسی سے مخفی نہیں گویا یوں سمجھئے کہ آپ کو بجز ان مظلوموں کی یاد خیر کے کوئی اور کام ہی نہیں اس لئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کو جس جس مسئلہ متنازعہ فیہا کے متعلق تحقیق منظور ہو تقریری یا تحریری یہ خاکسار حاضر ہے۔ تقریر کے لئے مجھے ہی جالندھر بلائیں مگر اپنے دستخطی خط سے نہ کہ دوسرے کے نام سے اور اگر تحریری چاہیں تو اخبار اہلحدیث کے کالم آپ کی جولانئی طبع کے لئے کھلے ہیں۔ بیشک آپ جو سوال مسئلہ متنازعہ فیہا کی متعلق چاہیں کریں۔ آپ کا سوال مع جواب درج اخبار کیا جائیگا۔ مجھے آپ کی ضعیفی اور پیرانہ سالی پر رحم آتا ہے اور میں دل سے چاہتا ہوں کہ آپ کا خاتمہ بخیر ہو اور آپ خدا اور رسول کے متبع ہو کر اس دنیا کو چھوڑیں۔ والسلام

میں ہوں آپ کا بادفا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

مسلمان اور تجارت

قرآن مجید کل مسلمانوں کی دینی کتاب ہے۔ جس نے مسلمانی مذہب کی سچی تصویر دیکھنی ہو تو قرآن مجید کو دیکھے مگر آج ہمارے مخالف ایک سخت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں کہ مسلمانی مذہب کو مسلمانوں کے برتاؤ سے اخذ کرتے ہیں جسکا نتیجہ بہت دور جا پہونچتا ہے۔ مسلمان اگر اس لائق ہوتے کہ ان سے اسلام کا صحیح مضمون اخذ ہو سکتا تو ان کے قومی شاعر کیوں کہتے ؎

یا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے + کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

مثال کے لئے آج ہم نے یہ عنوان (مسلمان اور تجارت) قائم کیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں تجارت کا ذکر آیا ہے اس کو فضل الٰہی کے عنوان سے بیان فرمایا ہے وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ۔ لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ جسکا یہ مفہوم ہے کہ جو قوم تجارت پیشہ ہے وہ خدا کے فضل کی مورد اور محل ہے۔ فضل دو قسم پر ہے ایک دینی۔ دوسرا دنیاوی۔ دینی فضل تو اعمال صالحہ ہی سے ملتا ہے۔ البتہ دنیاوی فضل تجارت سے حاصل ہو سکتا ہے، قرآن مجید ہم کو بتلاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق عربوں نے تجارت کا بیڑا اٹھایا تو کہاں سے کہاں پہونچے غرض تجارت کا ثبوت اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کوئی کیا ہوگا جو قرآن مجید نے بتلائی ہے کہ فضل الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ تجارت ہے۔ خرید و فروخت کے متعلق قرآن مجید نے احکام جاری کئے۔ ضروری احکام یہ ہیں کہ راست گوئی اور راست روی کے ساتھ برتاؤ کرو نرخ مقرر کر کے کم دینے والوں کو خاص طور پر مجرم قرار دیا ارشاد ہے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ یعنی جو لوگ لینے میں پورا اور دینے میں کم کرتے ہیں انکے لئے ہلاکت اور تباہی ہے۔ غرض تجارت کو ذریعہ فضل بنایا ہے تو اس کے لئے شرائط بھی بتلائی ہیں کہ راستی اور ایمانداری سے برتاؤ کرو۔ دغا فریب کو پاس ہی نہ آنے دو۔ آج یورپ کی منڈی میں جو طریقہ راست گوئی کا پھیلتا جاتا ہے جسکو ذریعہ ترقی مانا گیا ہے۔ تیرہ سو برس ہوئے قرآن مجید نے عرب کے ریگستان میں پہلے ہی سے یہ اعلان کر دیا تھا لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ۔ لَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ یعنی سودا کرنے میں چیز کم نہ دیا کرو۔ ترازو اور ماپ پورا کیا کرو۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ مسلمانوں نے تجارت کے متعلق دونوں طرف افراط و تفریط سے کام لیا ایک طرف تو تجارت کو جواب ہی دے بیٹھے گویا تجارت نصیب اعدا ہے دوسری طرف اگر تجارت کی بھی تو نرا راستی بددیانتی دغابازی سے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ مسلمان آسودہ نہیں ہوتے۔ کیا وجہ ہے کہ مسلمان ہندوستان میں قریباً ہزار سال تک حکمراں رہے مگر سلطنت جاتے ہی ایسے غریب کنگلے ہو گئے ہیں کہ دنیا میں کوئی قوم انکے برابر نہ ہوگی حالانکہ ہندوؤں کی سلطنت ہزار سال ان سے پہلے زوال پذیر ہو چکی ہے۔ مگر وہ آسودہ ہیں۔ کیا یہ واقعات فرضی ہیں۔ کیا ان واقعات کا ثبوت دینے میں اقلیدس کی کسی شکل کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ نہیں بلکہ یہ واقعات بالکل سچے ہیں اور اپنے اندر ثبوت اپنا رکھتے ہیں۔ دنیا میں دو دونے چار کے برابر کوئی فقرہ سچا نہ ہوگا اگر ہمارے خیال میں اس سے زیادہ سچا فقرہ یہ ہے۔ بلا از آسمان آمد پرسید خانہ مسلمان کجاست۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے خدا کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کیا۔ اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر اپنی اپنی ایجادات کو پسند کیا۔ تمدن میں نئی رسوم نکالیں۔ عبادات میں نئی نئی بدعات پیدا کیں۔ اعتقادات میں نئے نئے دُم چھلے لگائے۔ حالانکہ دین و دنیا کی طرف سے ایسے بے فکر تھے کہ کسی نئی بات کے پیدا کرنے کی انکو کوئی فکر ہی نہ ہونی چاہئے۔ عام طور پر انکو حکم تھا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (تم مسلمانوں کے لئے اللہ کا رسول نہایت عمدہ نمونہ ہے پس جو یہ کرتا ہے وہی کرو)

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یورپ کے پولیٹکل یا تمدن کے قواعد میں سے

کوئی اعلیٰ درجہ کا قاعدہ ہم کو تبلاؤ ہم اُس سے اچھا قرآن وحدیث میں دکھا دینگے مثال کے لئے ہم یورپ کے تمدن کی ایک مثال تبلاتے ہیں۔

آج یورپ نے تمدن میں ایک عافیت کا یہ اصل رکھا ہے کہ گھر کا انتظام صاحبہ کی سپرد ہوتا ہے۔ صاحب بہادر کو اس میں آرام ملتا ہے۔ خانگی ملازم سب میم صاحبہ کے اختیار میں ہیں۔ بہت خوب۔ اب اسکے مقابلہ میں ہم آریوں اور عیسائیوں کی طرح محض زبانی جمع خرچ نہیں دکھلاتے کہ ویدمیں ریل بنانیکا منتر بھی ہے اور انجیل میں سب کچھ ہے جو دیکھنے دکھلانے میں نہ آسکے بلکہ صاف الفاظ دکھاتے ہیں ہمارے حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں المرءة راعية فی بيت زوجها۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:- فهي مسئولة عن رعيتها اُس عورت کو اُس کی رعیت (بال بچوں) اور اپنے خاوند کے بال بچوں) کی بابت سوال ہوگا کہ کس طرح اُن سے برتاؤ کیا تھا۔ تا ایک ہٹی ہو کہ اندار کو سیدھی راہ پر چلنے کے لئے کافی ہے۔ اگر ہم کو اپنے مضمون سے دور چلے جانے کا خطرہ نہوتا تو ہم یورپ کے تمدن کی ایک شاخ کا مقابلہ کرتے جس طرح ہم نے پولیٹکل اسلامی اور انگریزی قانون کا مقابلہ کرکے دکھایا ہوا ہے کہ اسلام کا دعوے برتری کا نمایاں ہے۔[سلہ]

چونکہ ہمارے مضمون کا عنوان خاص ہے "مسلمان اور تجارت" اس میں ہم نے یہ تبلانا ہے کہ مسلمان باوجود ہزار سال حکومت کرنے کے اور باوجود ہندؤں کی حکومت پہلے زوال پذیر ہونے کے مسلمان ہندؤں سے مال و دولت میں کیوں کم ہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں نے ایام حکومت میں تجارت کی طرف خیال نہیں کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جونہی حکومت کا سایہ ان سے اٹھا چٹیل میدان کی دہوپ میں پڑے رہے اور بالکل بے سایہ ہوگئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اب کیا علاج ہو؟ جواب یہ ہے کہ تمام مسلمان یا جس قوم یا جس شخص کے دل میں خیال پیدا ہو کہ ہم کچھ بڑہیں وہ پہلے دل میں یہ ٹہان لے کہ ہم کوئی نئی بات نہ عبادات میں۔ نہ اعتقادات میں نہ تمدن میں نہ معاملات میں پیدا کریں۔ بلکہ وہی سیدھا سادہ ٹہیٹھ اسلام پر قائم رہیں گے اس سے بعد وہ تجارت کا کام اختیار کرے مگر نہایت راستی اور صداقت سے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ مسلمان دنیا کمانے میں بھی اپنے خدا کی ہدایت کے پابند ہیں۔ یہ نہیں کہ دین بدنیا فروش ہیں۔ اگر ایک ایک شخص کام نہیں کر سکتا تو مجتمع ہو کر کریں۔ آج کمپنیوں نے جو ترقی کی ہے کسی سے مخفی نہیں حالانکہ اسکا ثبوت بھی زمانہ صحابہ میں ملتا ہے۔ ایک صحابی کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی تو اُس کے ساتھ دوسرے ملکر سودا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تیرے حق میں چونکہ پیغمبر خدا نے دعاء برکت کی ہوئی ہے اسلئے تو ضرور ہی اس سودے میں نفع اٹھائیگا۔ پس تو ہمکو بھی اس میں شریک کرتا کہ ہم کو بھی کچھ فائدہ ہو۔ وہ بھی اس میں بخل نہ کرتا بلکہ انکو شریک کرکے انکو بھی فائدہ پہنچاتا پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے سلف سے سبق حاصل کریں اللهم وفقنا لما تحب و ترضیٰ +

سلہ اس رسالہ کا نام ہے "اسلام اور برٹش لا" یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ قیمت ۳ر دفتر اہلحدیث سے ملتا ہے۔

طاعون کا ایک نہایت ارزاں علاج

گذشتہ اشاعت سے آگے

جنرل گریگری جو ۱۸۹۸ء میں اٹلی کی طرف سے ایک علمی رسالہ کا افسر بنگیا تھا لکھتا ہے۔ کہ یہاں جانوروں میں شدت سے طاعون پہیلی ہوئی ہے مگر جو شتربان اپنے اونٹوں کے پاؤں پر اچھی طرح تیل کی مالش کردیتے ہیں اُن کے اونٹ طاعون سے ہلاک نہیں ہوتے اور جانوروں پر جو تجربے کئے گئے انکا بھی یہی نتیجہ دیکھنے میں آیا ہے۔ شاید انسانوں پر تجربہ کیا جائے تو مفید نکلے "

یہ تمام کام اُس حالت میں مفید ہوسکتے ہیں جبکہ مریض اوّل اوّل طاعون میں مبتلا ہوتا ہے اور جبکہ ابتدائی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ مگر جب اعصاب پر اسکا اثر دوڑنے لگتا ہے اور خون کے دورہ پر بھی اسکی تاثیر ہونے لگتی ہے اور مریض کو کثرت سے دست آنے لگتے ہیں تو اس علاج سے کچھ زیادہ امید مریض کے بچنے کی نہیں ہوتی۔ مگر ڈاکٹر لویس کہتا ہے کہ اسحالت میں بھی طبیب کو مریض کی طرف سے مایوس نہونا چاہیئے اور اُس کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ مریض بچ جائے گو کہ ہر حالت میں اسکو کامیابی نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر لویس کا قول ہے کہ بعض دفعہ میری ہمت نہ ہارنے اور محنت اور کوشش اور توجہ کرنے سے اس حالت میں بھی کہ مریض دستوں سے نڈھال ہورہا تھا وہ اس علاج سے موت کے منہ سے بچایا گیا ہے اس لئے میری رائے یہ ہے کہ طبیب کو اگر وہ طبیب ہے اور طبیب کے نام کی عزت کو داغ لگانا نہیں چاہتا سرگرمی اور مستعدی کے ساتھ ہر مریض کی خبرگیری کرنی

فتوحات اہلحدیث - یعنی ... پنجاب - بنگال - مدراس - بمبئی اور افغانستان کے فیصلہ جات ... قیمت ۲ر ... منیجر اہلحدیث امرتسر

چاہیئے اور ایک لمحہ بھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے "

۱۹۱۲ء میں جب فرانس کی ایک نوآبادی میں جو افریقہ میں ہے طاعون کے حادثات واقع ہونے لگے تو فرانسیسی ڈاکٹروں نے جو وہاں مقیم تھے دیسیوں کو نیم گرم تیل پلانا شروع کیا - انجام یہ ہوا کہ دس فیصدی مریض ہلاک ہوئے اور نوے فیصدی طاعون کے خطرے سے بال بال بچ گئے - یہ ایسا عمدہ نتیجہ ہے کہ اس سے بہتر نتیجے کی کسی اور دوا سے توقع نہیں ہو سکتی +

تیل ملنے کی طرح تیل پلانا بھی نہائت مفید ہے - اس کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی یا وہ آدمی جو طاعون کی ابتدائی علامات میں مبتلا ہو گئے ہوں چار تولے سے آٹھ تولے تک نیم گرم تیل ہر روز پیتے رہیں اور اس کے ساتھ نیم گرم چاء یا یخنی یا شوربا پیا کریں - یہ مقدار تیل کی پینے کے لئے ہر شخص کے واسطے نہیں ہے - اگر کوئی آدمی طاقتور ہے تو اس کو تیل کی مقدار زیادہ پلانی چاہیئے اور اگر کمزور ہے تو تیل کم پلانا چاہیئے - مگر دن میں کئی دفعہ پلانا چاہیئے کم سے کم تین دفعہ - ساتھ ہی ساتھ مریض کے بدن پر نیم گرم تیل کی مالش بھی کرتے رہیں اس عمل سے اگر مریض کو پسینا بہت آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ صحت کی نمایاں علامت ہے اور اس کے علاج میں پوری کامیابی ہوگی اور نتیجہ اچھا نکلیگا - بعض دفعہ تیل پلانے سے بعض بیماروں کو قے یا دست آنے لگتے ہیں - مگر اس سے بالکل خوف نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ نتیجہ آخرکار عمدہ ہوگا - افریقہ کے شمالی اور مغربی ملکوں میں یہ علاج بہت پھیلتا جاتا ہے طنجہ کے قریب حال ہی میں ایک گاؤں میں یہ مرض نہائت شدت سے پھیلا ہوا تھا ایک مغربی سیاح بیان کرتا ہے کہ جب اس گاؤں کے تمام آدمی رفتہ رفتہ تیل کی مالش کے عادی ہو گئے تھے اور تیل پیتے بھی تھے مگر ایک شخص تیل کے فائدوں کا قائل نہ تھا اس کے آٹھ لڑکے اور ایک بیوی تھی - جب اس کی بیوی اور چار لڑکے طاعون سے ہلاک ہو گئے تو لوگوں نے سمجھا بجھا کر نہایت مشکل سے اس کو اس علاج پر راضی کیا - اس نے اپنے بدن پر اور باقی لڑکوں کے بدنوں پر تیل کی مالش کرنی شروع کی اور خود بھی تیل پیا اور انکو بھی پلانا شروع کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بھی بچ گیا اور اس کے لڑکے بھی موت کے منہ میں نہ جانے پائے "

۱۹۰۲ء میں جب طنجہ (شمالی افریقہ) میں طاعون کی وبا پھیلی - تو وہاں اسپین کا ایک نہائت تجربہ کار ڈاکٹر موجود تھا - اس نے تین سو طاعون زدہ مریضوں کا علاج تیل کی مالش کرنے اور تیل پلانے سے کیا - نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں سے صرف بارہ آدمی ہلاک ہوئے - باقی سب محفوظ رہے - ظاہر ہے کہ نہائت ہی عمدہ نتیجہ ہے +

ابھی سنہ میں ایک فرانسیسی جزیرہ میں جس کا نام کودسکا ہے طاعون کی آفت نازل ہوئی - بہت سے تجربوں کے بعد وہاں کے طبیبوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ مریض کا علاج تیل کی مالش اور تیل پلانے سے کیا جائے - ہر طبیب کے پاس کثرت سے طاعون زدہ مریض علاج کے لئے آتے تھے - فرانسیسی ڈاکٹر موسیو گولمر لکھتا ہے کہ میں نے ایک ہفتے میں چھتیس مریضوں کا علاج اس طریقے سے کیا - میں مریضوں کو نیم گرم تیل میں تھوڑا سا کافور ملا کر پلاتا تھا اور نیم گرم تیل کی مالش اُن کے جسموں پر کراتا تھا میرے زیر علاج مریضوں میں سے دو کے سوا سب مریض بچ گئے - مجھے ایک ہفتے کے بعد پیرس جانے کا اتفاق ہو گیا اس لئے زیادہ تجربہ نہیں کر سکا مگر باقی طبیبوں کے علاج کا بھی ایسا ہی عمدہ نتیجہ نکلا " +

اُمید ہے کہ ہندوستان - شمالی افریقا - شمالی امریکا اور دیگر ممالک میں جہاں طاعون نے انسانوں کا ستھراؤں کر دیا ہے - یہ علاج جو ایک سہل الوصول اور ارزاں دوا پر مبنی ہے - نہائت دلچسپی سے دیکھا جائیگا - لندن میں بھی طاعون کے زمانے میں اس علاج کا تجربہ کیا گیا ہے اور جو لوگ اس طریقہ سے زیر علاج رہے وہ طاعون سے بچ گئے ہیں - شمالی امریکا میں طاعون کے زمانے میں دیکھا گیا ہے کہ اسکیمو قوم کے لوگ جو بحری جانوروں کا تیل پینے کے عادی ہیں طاعون میں مبتلا نہیں ہوتے +

اس تمام بیان سے ہمارے مضمون کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ ایک ایسا عمدہ اور مفید اور سستا طریقہ علاج کا ہے کہ اس پر ڈاکٹروں اور حکیموں کو خاصکر اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اگر بدقسمتی سے وہ اس طریقہ کے استعمال میں لانے سے بخل کریں اور خیال کریں کہ اُن کے پیشے کے حق میں ایسے سستے اور کم قیمت علاج کا بتانا مضر ہوگا تو عام آدمیوں کو بذات خود اس پر اپنی پوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور اپنی زندگی اور تندرستی کو اس خطرہ سے بچانا چاہیئے +

آخر میں یہ بات کہنی رہ گئی ہے کہ تیل جو اس غرض کے لئے استعمال کیا جائے وہ بالکل خالص ہونا چاہیئے اور یہ قید نہیں ہے کہ تیل کی کونسی قسم استعمال میں لائی

مباحثہ نگینہ: - یہ مباحثہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین بمقام نگینہ سات یوم تک متواتر ہوتا رہا - مسلمانوں کو نمایاں فتح ہوئی - قیمت ۲/ - مینجر اہلحدیث

جائے - کیونکہ تیل کی تمام اقسام اس مرض میں مفید ہیں ۔

راقم ایک ڈاکٹر از رنگون

آریوں کی شرارت

از خاکسار جگہ مبا پرشاد ورما اڈیٹر بلا تعصب ممبئی

میرے اعلان دربار گنارہ کشی از اسلام پر جو کچھ پیشگوئیاں گذشتہ اہیں

آریہ اخبارات میں ہوتی ہیں انکا کچھ حال مجھ کل ہی اخبار اہلحدیث سے معلوم ہوا اس لئے حسب ذیل گذارش ہے:-

آریہ سماجیوں کی عجیب عادت ہے کہ جو انکی ہاں میں ہاں نہ ملا دے وہ چاہے کیسا ہی نیک نیت انسان ہو اُسکی بلا وجہ مخالفت پر کمر کسے تیار رہا کرتے ہیں اب انہی زمانہ میں ہی جبکہ ان بھلے آدمیوں نے برٹش گورنمنٹ جیسی شائستہ راجیہ کے کارکنوں کو ناراض کرکے ملک میں ایک طرف فساد دوسری طرف تک بغاوت میں شہرت حاصل کرلی ہے ان حضرات کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اور وہ ابھی نہ جانے کیا کیا گل کھلائینگے۔

میں ایک بندہ خدا اپنے کانشنس (ضمیر) کے فیصلہ بموجب ملکی قومی اور مذہبی دنیا کی خدمات میں مصروف ہوں - یہ اگرچہ ممکن ہے کہ مجھ خلل دماغ ہی ہو لیکن خواہ کچھ ہو میں اگر ہندوستان اور اہل ہند (ہندو مسلمان - عیسائی وغیرہ) کے لئے مفید ثابت ہوسکوں تو یقیناً یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ میری ذات سے کسی کا نقصان ہو جائے۔

ایسی حالت میں آریہ سماج والوں کا اُن باتوں میں بھی جو اُن کے خلاف نہیں کی جاتیں اور نہ انکو مخاطب کیا جاتا ہے میرے پیچھے پڑنا اور مجھے بدنام کرنے کی فضول کوشش کرنا سوا اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرسکتا کہ وہ ایسی حالت میں بھی کہ جب میں شائستہ اور خاموش رہنا چاہتا ہوں ناحق مجھے چھیڑ چھیڑ کر اپنی پول کی اشاعت کے لئے مجھے مجبور کر رہے ہیں - (۱) ان شرارتوں کی پتلوں کا یہ شور مچانا کہ جگہ مبا پانچہزار روپیہ مسلمانوں سے ٹھگ لے گیا" ایک ایسی گڑھنت ہے جو محض میرے مسلمان دوستوں کو بھڑکا دینے کے لئے ایجاد کی گئی ہے ورنہ اگر ان نفاق کا بیج بونے والوں میں انصاف پسندی ہوتی تو وہ میری مالی حالت اور جملہ پرائیویٹ معاملات کی کافی چھان بین کرکے تب ایسی کوئی بات زبان پر لاتے اور جو صاحب چاہیں اونہیں ایسی تحقیقات کا سامان دیا جا سکتا ہے آویں اور جانچ پڑتال کریں کہ حقیقت کیا ہے مسئلہ سے اب پانچہزار کی رقم بن گئی - خوب ترقی ہوئی - شاباش - مجھے افسوس نہ ہوتا اگر کم از کم دہلی والے مسلمانوں کا قرض ہی میں پورا پورا ادا کر آیا ہوتا - اب وہ پانچہزار والے کہاں ہیں آویں اور تحقیقات کرکے پتا لگا دیں کہ اُس رقم کو میں نے کہاں رکھ چھوڑا ہے البتہ اگر بوجہ خلل دماغ ہونے کے مجھے یاد نہ ہو کہ شائد انکی سرم سوا ہُد (سب کچھ ہضم اور ہڑپ کر بیٹھنے والے) نامی بینک میں جمع کر دیا ہو تو انہیں نوٹس دیجاتی ہے کہ اب میری امانت عنایت فرماویں ورنہ چلّو بھر پانی میں ڈوب مریں - اس بیحیائی کا بھی کچھ ٹھکانہ ہے؟ (۲) دوسری بھنک میرے کانوں میں یہ آئی ہے کہ اخبار ہندوستان لاہور نے یہ بکواس کرنا اپنا دھرم کرم سمجھ رکھا ہے کہ جگہ مبا ایک کتاب اسلام میں بائیس ماہ کو شائع کرانے کے بہانہ سے سناتنی ہندوؤں کو لوٹ رہا ہے وغیرہ ۔ اسلئے لکھا جاتا ہے کہ سناتنی اور مسلمان لوگ تو خود مجھ سے نپٹ سکتے ہیں لالہ ہندوستان جی اور انکے چیلے چانٹے یہ تو بتادیں کہ انکو مسلمان ہندوؤں کے لوٹے جانے کی فکر کیوں دامنگیر ہوگئی ۔ قاضی جی کیوں دُبلے - شہر کے اندیشے سے ہائے بے شرم دیا نندیو! تم کو تو سوا جھک مارنے کے اور کسی کام سے واسطہ مطلب ہی نہیں ہے - تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کتاب موسومہ اسلام میں بائیس ماہ ایک مشہور و معروف آریہ سماجی دوست کے ہی پاس عرصہ سے پڑی ہے - انہوں نے اس وعدہ پر کہ خواہ میرے خیالات کچھ ہی ہوں وہ اس کتاب کو اپنے صرف سے چھپوائینگے اسے منگوایا تھا لیکن اسے ملاحظہ کرنے پر یہ جانکر کہ اس سے آریہ سماج کا نسبتاً زیادہ نقصان ممکن ہے نہ تو چھپوایا اور نہ اس مسودہ کو باوجود تقاضا کے ہی اب تک واپس نہیں کیا ہے (اگر اب بھی دو ہفتہ تک واپس نہ کرینگے تو انکا نام پبلک کر دیا جائیگا تاکہ آپکے اخلاق یعنی امانت میں خیانت کا حال سب پر روشن ہو جائے) ناظرین کو یاد رہے کہ مذکورہ صدر مسودہ کو منسوخ کرکے پھر میں نے جو دوسرا مسودہ اس کتاب کے لئے تیار کیا ہے - اُسکا لب لباب صرف یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق ہونا چاہیئے اور نفاق ڈالنے والوں کو پائمال کیا جانا چاہیئے - (یہ مضمون اسلام میں بائیس ماہ کیسے ہوا؟ اہلحدیث)

شائد کسی کو یہ شکایت ہو کہ بلا تعصب بن کر ایسی سخت کلامی کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے جیسی کہ اس مضمون میں کی گئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ؎

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے۔

؎ آپ تو آئندہ کو کرینگے - اُس نے تو مدت سے خود کر دیا ہوا ہے - سنئے! وہ اڈیٹر مسافر آگرہ ہے - (اڈیٹر)

مولوی صاحب چونکہ ایک جلسہ پر بدایوں تشریف لے گئے تھے اس لئے فتوے نہیں لکھے گئے - (خاکسار نائب اڈیٹر)

جو لوگ بے وجہ اور بلا ضرورت کڑی کڑی سنائیں گے اُن کی مزاج پرسی کر نے کے لئے ہم کو ناخواہی مجبور ہونا پڑیگا - آریہ گزٹ اور ہندوستان وغیرہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم ہے اگر کچھ معقولیت - انصاف پسندی اور انسانیت ہے تو میدان میں قدم بڑھائیں اور ایک ایک کی ہاں چاہئیں

اوم شانتہ ج - پ - و -

غریب فنڈ

۴ ستمبر سے ۱۲ ستمبر تک غریب فنڈ میں حسب ذیل چندہ وصول ہوا -

مولوی نور محمد صاحب از امرتسر	۲/-
مستری غلام نبی صاحب از امرتسر	۱/۶
فتوحہ ذر	۵/-
بقایا سابق	۰/۱۵

میزان ۔ ۲ یکر

ایک اخبار بنام حافظ محمد حسین صاحب امام مسجد موچیاں امرتسر کے جاری کیا گیا - باقی بذمہ فنڈ ۔ ا/-

درخواستیں

اس ہفتہ حسب ذیل دو اشخاص کی درخواستیں مفت اخبار کے لئے آئیں :-

درخواست نمبر ۱۶ - میاں کرم بخش امام مسجد خوجیاں امرتسر

درخواست نمبر ۱۷ - میاں تجمل حسین موضع دیناجی پور ڈاکخانہ ٹھکسی ڈری ضلع دیناجپور (بنگال)

فیض اصحاب کرم از راہ مہربانی توجہ فرما کر ثواب اُخروی حاصل کریں -

(خاکسار محاسب غریب فنڈ)

تفسیر ثنائی جلد پنجم طیار ہے

قیمت ... پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۵ ہے مگر یکجا ... جو صاحب پانچوں جلد ... پانچ خریدار پیدا کریں انکو ایک نسخہ پانچوں جلد کا مفت ... ایک خریدار بنا دیں انکو ایک جلد جونسی چاہیں مفت

منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

کوہ ہمالیہ کی پہاڑی اقوام میں یہ مذموم رسم بکثرت رائج ہے کہ وہاں ایک عورت کے کئی خاوند ہوتے ہیں - کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ آف انڈیا نے کرنل مارشل کو خاص طور پر اس بات کی تحقیقات کے لئے کوہ ہمالیہ کی ان قوموں کے پاس بھیجا تھا کرنل مارشل کی یہ رائے ہے کہ جن اقوام میں یہ رسم مروج ہے انہیں جذام کی بیماری کثرت سے پھیلی ہوئی ہے (ویدک تعلیم کا نتیجہ ہے؟) +

ہفتہ مختتمہ ۱۴ ستمبر ۱۵ء حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۷۰۸۰ موتیں ہوئیں - گویا گذشتہ ہفتہ کی نسبت اس ہفتہ ۶۹۰ موتوں کی زیادتی رہی - پنجاب میں اس ہفتہ ۳۱۱ موتیں ہوئیں +

شہر نیویارک برّاعظم امریکہ میں بلندی عمارات کے لئے مشہور ہے - حال میں وہاں ایک سب سے بلند اکتالیس منزل کی عمارت سنگر کمپنی نے تعمیر کی ہے - سنگر کمپنی کی عمارت کی بلندی ۶۶۹ فیٹ ہے - اس عمارت کا رقبہ زیر تعمیر ۲۲۰۲۴ مربع فیٹ ہے - کل مکعب رقبہ عمارت ۵۰۶۷۶۶۹ فیٹ - مینار ۶۶۲ فیٹ بلند ہے بازار کا رقبہ ۳۶۹ فیٹ - اس میں ۶ ہزار آدمی کام کر سکتے ہیں اور ۱۶ برقی لفٹ اس اکیلی عمارت میں لگی ہوئے ہیں - اور چار لفٹ مینار میں - ۱۳ ہزار برقی لیمپ - دو ہزار پاور کا بائلر کام کرتا ہے - (پیسہ) +

بمبئی سے براہ راست سندھ تک ریلوے لائن نکالنے کی تجویز اب آخری طور سے منظور ہو گئی ہے - یہ ریلوے لائن بمبئی سندھ کنکشن ریلوے لائن کے نام سے موسوم ہوگی - اس لائن کے بننے کا کام اسی موسم سرما میں شروع ہو جائیگا - راہن پور اور ناگاپارکر کے علاقہ میں سے یہ لائن گذریگی +

ایک آنہ والا نکل کا سکہ لوگوں نے توقع سے زیادہ پسند کیا اور ہر جگہ اسکی مانگ نظر آتی ہے - اس لئے بمبئی کی ٹکسال سے یہ نیا سکہ ہر مہینہ پچاس لاکھ تیار ہو کر مختلف اضلاع کے خزانوں میں روانہ کیا جایا کریگا +

اب محکمہ ڈاکخانہ نے نصف آنہ والا ایک لفافہ نیا بنا دیا ہے جسکی لمبائی چوڑائی موجودہ لفافہ کی نسبت زیادہ ہے اور وہ موجودہ لفافہ سے زیادہ مضبوط کاغذ کا بنایا گیا ہے - اور یہ نئے لفافے گیارہ آنہ میں بیس ملیں گے - یہ لفافے ہندوستان میں بنکر آگئے ہیں اور عنقریب بڑے بڑے ڈاکخانوں میں فروخت کے لئے رکھے جائینگے - امید ہے کہ تجارت پیشہ لوگ اسے زیادہ پسند کرینگے +

بوجہ عدم گنجائش خبروں کا ایک کالم رہ گیا - آیندہ حسب دستور سالم صفحہ ہوگا

[illegible]

ایک قیمتی رائے

عالی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے ہماری مومیائی کے متعلق حسب ذیل ہے:-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیواسطے بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری - درد کمر - دمہ - ابتدائی سل و دق اور ضعف دماغ کے واسطے اکسیر ہے - اعلے درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے ذائقہ خوشگوار ہے - بوڑھے - بچے - جوان - ہر ایک کو یکساں مفید ہے - قیمت فی چھٹانک ۸؎ آدھ پاؤ ۱؎ معہ محصول

روغن فولاد

جریان کو رفع کرتا ہے ضعف جگر کو نافع ہے چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے - اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی شیشی ۱؎

معجون مقوی دماغ

ہر قسم کی کمزوری - دردسر - نزلہ - زکام اور ضعف بصر کیواسطے مفید ہے - دفتروں کے کلرک اور منشی مکتبوں کے طلبا جنہیں دماغی طاقت سے زیادہ کام لینا پڑتا ہو اس معجون کو ضرور استعمال کریں خوش ذائقہ ہے - قیمت فی ڈبیہ ۱؎

سرمہ مقوی بصر

دھند جالا اور غبار کیواسطے مفید ہے آنکھ کو طاقت دیتا ہے - قیمت فی تولہ ۱۲؎ معہ محصول

علاوہ ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے - مرض کی کیفیت بھیجنے کے لئے لکھنی ضروری ہے

المشتہر

منیجر دی سیڈلین ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

کتب خانہ ثنائی

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے مندرج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو سکے تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں طیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اوّل	سورہ فاتحہ و بقر	قیمت ۱؎
جلد دوم	" آل عمران و نساء	" ۱؎
جلد سوم	" مائدہ تا اعراف	" ۱؎
جلد چہارم	" سورہ نحل ۱۴ پارہ	" ۱؎
جلد پنجم	از سورہ بنی اسرائیل تا فرقان	" ۱؎

[illegible]

ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کیگئی ہے عیسائی کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے - قیمت ۱؎ ایک روپیہ مع محصولڈاک +

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352.

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۴۸

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۵

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵

رؤسا اور جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۱۲/۶

ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت وارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر یوم جمعہ ۲۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

رحمۃ للعالمین

اس آیت کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۱۲ جولائی میں لکھا گیا تھا کہ آیت مرقومہ میں

رحمۃً کا لفظ نحوی ترکیب کے لحاظ سے مفعول لہٗ ہے اور مفعول لہٗ کی تعریف نحو کی کتابوں میں یہ لکھی ہے ما فُعِل لاجلہ یعنی جسکی وجہ سے فعل کیا جائے پس اس نحوی قاعدہ کے رُو سے آیت کا ترجمہ یہ ہوگا کہ اے نبی! ہم نے تجھکو لوگوں پر رحم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہرچند ہم نے اس دعوے کو دلائل علمی کے ساتھ ثابت کیا تھا مگر اسپر ہمارے دوست خاموش نہیں رہے۔ بلکہ اس ترکیب کی وجہ سے ہمکو نئے نئے القاب دئے گئے۔ کہیں ہمکو منکر نبوت کہا گیا۔ کہیں منکر رسالت بتایا گیا۔ اس لئے آج ہم اپنے دعوے کا ثبوت معتبر تفاسیر سے دکھا کر اپنے مہربانوں کی مہربانی کا ہی کچھ ذکر کرینگے۔ غور سے سنئے!

اعراب القرآن میں ہے ھو مفعول لہ۔ تفسیر جلالین میں ہے ای للرحمۃ تفسیر جامع البیان میں ہے ای ارسالہ للرحمۃ۔ تفسیر بیضاوی میں ہے لان ما بعث به سبب لاسعادهم وموجب لصلاح معاشهم یعنی آن حضرت کا نبی ہوکر آنا لوگوں کی اصلاح کا سبب ہے۔ یہ بھی اس کے مفعول لہٗ ہونے کی طرف اشارہ ہے تفسیر ابو سعود میں ہے استثناء مفرّغ للعلل یعنی مفعول لہٗ ہے۔ آپ کی حنفی تفسیر مدارک میں ہے رحمۃ مفعول لہ کشاف میں ہے لان ما جاء به سبب لسعادتهم ان اتبعوہ یہ بھی مفعول لہٗ ہونے کی طرف اشارہ ہے فتح البیان میں ہے ای ما ارسلناک لعلة من العلل الا لرحمتنا الواسعة یہ بھی مفعول لہٗ کے معنے ہیں۔ آئیے میں آپکو ایک بڑے صوفی صافی کی تفسیر بتلاؤں غور سے تفسیر رحمانی ملاحظہ کیجئے رحمۃ للعالمین تنشیر دینه فی اکثر الارض یہ بھی مفعول لہٗ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تنشیر کے ساتھ تفسیر کی ہے جو خود مصدر ہے جمل حاشیہ جلالین میں بھی مفعول لہٗ لکھا ہے ای لاجل الرحمۃ اسی لئے استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے آیت موصوفہ کا یہ ترجمہ کیا ہے "نہ فرستادیم ترا مگر از رحمت مہربانی بر عالمہا" بعینہ یہ ترجمہ مفعول لہٗ کا ہے۔ کیا جو لوگ ہماری اس ترکیب کرنے پر ہمکو آں حضرت کا دشمن اور

مرزا صاحب قادیانی کے بیٹو میہ نشان کے متعلق آئندہ پرچہ میں ایک بسیط مضمون ہوگا۔ انشاءاللہ

رسالت سے منکر بنا کر اپنے دل کو خوش کرتے ہیں ۔ وہ اِن مفسرین کو بھی منکر کہینگے یا نہیں؟ دیکھا! سے

تنہا ابن دریں میخانہ مستم * جنید و شبلی و عطار شد مست

غرض جس تفسیر کو اٹھا کر دیکھو اُس میں مفعول لہٗ کا ثبوت مقدم ملتا ہے ۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ بعض مفسرین نے حال بھی لکھا ہے مگر وہ قول ضعیف ہے چنانچہ جمل حاشیہ جلالین میں اُس قول کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے ویجوز ان یکون نصب علی الحال مبالغۃ واما علی حذف مضاف ای ذا رحمۃ او بمعنی راحم یعنی ہوسکتا ہے کہ رحمۃ حال ہو بطور مبالغہ یا حذف مضاف یا بمعنے اسم فاعل ۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ یہ تینوں معنے (مبالغہ ۔ حذف مضاف ۔ بمعنے اسم فاعل) کیا حقیقی ہیں؟ کچھ شک نہیں کہ تینوں معنے مجازی ہیں ۔ اور یہ تو عام قاعدہ اصول کا ہے (جو ہم پہلے بھی بتلا چکے ہیں) کہ ان العمل بالحقیقۃ متی امکن سقط المجاز (حسامی وغیرہ) یعنی جہانتک حقیقی معنے ہوسکیں مجاز باطل ہے ۔ اسی قول کی شرح میں صاحب غایۃ التحقیق لکھتے ہیں لان الواضع انما وضع اللفظ للمعنی یکتفی بہ فی الدلالۃ علیہ فصار کانہ قال اذا سمعتم انی تکلمت بھذا اللفظ فاعلموا انی عنیت بھذا اللفظ ھذا المعنی فمن تکلم بلغتہ وجب ان یراد بہ ذلک المعنی فوجب حملہ عند الاطلاق علیہ ۔ غایۃ التحقیق ص۲۵ یعنی وضع نے الفاظ اصلی معنے کے لئے بنائے ہیں گویا اُس نے کہہ رکھا ہے کہ میں جب کبھی یہ لفظ بولوں تو تم نے سمجھ لیا کہ میں نے اس سے اصلی معنے مراد لئے ہیں بوقت قرینہ نہ ہونے مجاز کے اصل معنے پر محمول کرنا واجب ہے ۔

افسوس ہے ہم یہ سنا کرتے تھے کہ غیر مقلدین علوم سے خالی ہیں اصول معقول نہیں جانتے صرف نحو میر پڑھ کر بخاری پڑھ لیتے ہیں لیکن ہمنے تو معاملہ برعکس پایا ہے سامنے ہے ۔ مقلد تعلیمیں یونہی بیتاتی ہیں ایسا ہی اصول و عمل پہنچی نہیں ہوتی ۔ کیا یہ اصول جو ہم نے بیان کیا ہے قابل رد ہے؟ کیا یہ فقط کتابوں میں ہاتھی کے دانت کی طرح نمائش ہی نمائش ہے ۔ نہیں بلکہ اس اصل کی یہ وقعت ہے کہ آج دنیا بھر کی سب زبانوں میں یہی قاعدہ جاری ہے ۔ قانون دان اس بات کو خوب جان سکتے ہیں کہ جہاں کسی قانونی عبارت میں دو وکیلوں کا جھگڑا ہوتا ہے تو لغت اور گرامر میں بے لاگ منصف ہوتے ہیں پھر جو طرف ان دونوں کی رائے ہو وہی ڈگری پاتا ہے ۔

گو ہم نے پہلے کسی تحریر میں بطور ارخاء عنان کے یہ کہا تھا کہ ہماری ترکیب راجح ہے مگر علماء اصول و معقول کے مقررہ قواعد (کہ حقیقت کے امکان کے وقت مجاز ناجائز ہے) کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری ترکیب ہی صحیح ہے دوسری غلط ہے ۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے مہربانوں کو اہلحدیث کے مقابلہ پر کیسی کیسی مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں ۹ اگست کے اہل فقہ میں پھلواری نامہ نگار نے مفعول لہٗ کے وجود ہی سے انکار کر دیا پھر اس انکار کی سند بے سمجھی سے شرح مفصل سے لائے ہیں آپ لکھتے ہیں :-

قال الاندلسی فی شرح المفصل قال الخوارزمی المفاعیل فی الحقیقۃ ثلاثۃ واما المنصوب بمعنی اللام او بعضہم فلیس بمفعول لہ : مولانا! آپکو تمہاری ترکیب میں تو رحمۃ کی مفعولیت ہی غائب ہو گئی ۔

نعوذ باللہ من قلۃ العلم وذلۃ التقلید ۔ عزیزا خدا تمکو اور تمہاری مسند دین اور عبارت کے اصلاح کنندوں کو بھی سمجھ دے تم اتنا تو سمجھے ہوتے کہ جس لفظ کو ترکیب نحوی میں علماء نحو نے مفعول لہٗ قرار دیا ہے مثلاً ضربت زیدا تادیبا میں تادیبا کو جو علماء نحو مفعول لہٗ کہتے ہیں کیا وہ دنیا سے ناپید ہے یا اس کلام کے قائل کے نزدیک اُسکا نام کچھ اور ہے اگر دنیا سے ناپید ہے تو صریح غلط ہے اور اگر اسکا نام کچھ اور ہے تو نام سے کام نہیں کام سے کام ہے نام چاہے کچھ ہی رکھ لو کام تو یہی دیگا جو مفعول لہٗ دیتا ہے ۔ اے عزیز! اگر کوئی شخص خلاف اجماع فاعل کا نام مفعول اور مفعول کا نام فاعل رکھے تو اُس سے ہم پوچھینگے کہ جس کو تم فاعل کہتے ہو اسکا ترجمہ کیا کرتے ہو اور جس کو تم مفعول کہتے ہو اس کے معنے کیا بتلاتے ہو اگر اُس نے اپنے مفعول کا ترجمہ وہی کیا جو ہم فاعل کا کرتے ہیں اور فاعل کا وہی کیا جو ہم مفعول کا بتاتے ہیں تو ہم اس سے [illegible]

بھلا اگر مفعول لہٗ کوئی چیز ہی نہیں تو علم نحو کی کل کتب نحو میر سے شرح جامی ۔ رضی اور مغنی تک اور تمام مفسرین خصوصاً حنفی مفسر صاحب مدارک (جنکے وجود باجود کی طفیل حنفیوں کو زمرہ مفسرین میں کسی قدر جگہ ملی ہے) کیوں رحمۃ کو مفعول لہٗ کہتے؟ (اپنی منقولہ عبارت کا مطلب بھی تم نہیں سمجھے سمجھانے کی ہمیں ضرورت ہے نہ اُسپر کوئی امر موقوف ہے) ۔

دوسرا حصہ ہماری تفسیر کا یہ تھا کہ آنحضرت کی بعثت سے صرف ایماندارں کو رحمت کا حصہ ملا ہے ۔ اسکو ہم نے آیات قرآنی سے مدلل کیا تھا اسپر ہونہار نامہ نگار ہنسی اڑاتا ہوا لکھتا ہے :-

آئینہ ملتقط ... - ۴۲ ... اہلحدیث امرتسر

یہ اب سنئے: قرآن سے جو آپ اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں یعنی آیۃ رحمۃ للعالمین کو رحمۃ للذین امنوا پر محمول فرماتے ہیں۔ مولانا! کیا خوب تفسیر ہے، اس کی تو بعینہ یہ مثال ہے کہ الحمد للہ رب العلمین میں رب العلمین کو محول کریں یایہا الناس اتقوا ربکم اور قل اعوذ برب الناس پر اور رب العالمین کی تفسیر ربکم اور رب الناس اور ربکم ورب ابائکم سے کریں اور اس طرح قرآن کی تفسیر قرآن ہی کی متعدد آیات سے کرکے رب العالمین کے العالمین کو مخصوص کرکے اس سے صرف انسان مراد لیا جاوے۔ سبحان اللہ وما شاء اللہ"

جواب:- دیکھیے! میں آپ کو ایک معتبر تفسیر کے حوالہ پر دکھاؤں کہ میری تفسیر کی صحت کیونکر ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:-

ارسلہ رحمۃ لہم کلھم فمن قبل ھذہ الرحمۃ وشکر ھذہ النعمۃ سعد فی الدنیا والاخرۃ ومن ردھا وجحدھا خسر الدنیا والاخرۃ کما قال تعالٰی الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا واحلوا قومھم دار البوار وقال فی صفۃ القرآن قل للذین امنوا ھدی وشفاء والذین لا یؤمنون بہ فی اذانہم وقر وھو علیہم عمی الخ (تفسیر ابن کثیر)

یعنی خدا نے آنحضرت کو تمام لوگوں پر رحم کرنے کے لئے بھیجا ہے پھر جو قبول کرتا ہے اسپر رحم ہوتا ہے جو نہیں کرتا وہ دین و دنیا میں نقصان اٹھاتا ہے خدا نے فرمایا ہے کہ قرآن ایمانداروں کے لئے ہدایت و شفا ہے اور جو لوگ نہیں ایمان لاتے ان کے کانوں میں ٹھونس ہے۔ وغیرہ)

دیکھیے حافظ ابن کثیرؒ انہی آیات سے آیت متنازع کی تفسیر کی ہے اور یہی قرآن شریف کا مدعا ہے باقی سب خوش اعتقادیاں ہیں جنکو دوسرے لفظوں میں من گھڑت خیالات کہنا چاہیے۔

اڈیٹر دکن ریویو[1] بھی اس مضمون کو بغور ملاحظہ کریں۔

[1] دکن ریویو ایک اسلامی رسالہ ماہواری ہے جس میں اسلامی تواریخ و دیگر حالات قومی پر بحث ہوتی ہے۔ اس دفعہ اس کے پانچ نمبر ایک ساتھ شائع ہوئے ہیں جنمیں سلاطین کی تاریخ پر گہری نظر ڈالی گئی ہے۔ سالانہ قیمت قسم اول ؏ دوم ؏ سوم ؏ ملنے کا پتہ مینیجر دکن ریویو حیدرآباد دکن (اڈیٹر)

سلف گورنمنٹ

سلف گورنمنٹ کے معنے ہیں اپنی حکومت اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اس حکومت میں کسی دوسری قوم کی ماتحتی نہو جیسے آج انگریزوں کو حاصل ہے دوسری قسم یہ ہے کہ ملک کے اندرونی نظم و نسق میں اپنا اختیار ہو مگر بعض امور میں کسی دوسری قوم کی تابعداری بھی ہو جیسے ہندوستان کے والیان ریاست یا جیسے آج کل مصر کی حالت ہے۔ آجکل جو ہندوستان کے پولیٹیکل مطلع پر غبار آیا ہوا ہے اس میں بھی سلف گورنمنٹ بناء اختلاف ہے۔ ملک کے ہندو تعلیم یافتہ مدت سے اس بات کے مدعی ہیں کہ گورنمنٹ ہمکو دوسری قسم کی سلف گورنمنٹ عطا کرے۔ ہم کو ہماری ملک کے انتظام میں بہت سا حصہ دی جیسے ہم نے انگریزی سایۂ عاطفت میں تعلیم اور لیاقت حاصل کی ہے ہمکو اس لیاقت کا ثمرہ بھی ملے اگر بغور دیکھا جائے تو یہ سوال درحقیقت گورنمنٹ کی وعدوں اور اسکی مہربانیوں سے دلوں میں پیدا ہوا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے لارڈ رپن کے زمانہ میں ہندوستانیوں کو لوکل سلف گورنمنٹ دو قسم کی عطا کی تھی۔ ایک تو شہر کی آبادی میں سے معززین کو آنریری مجسٹریٹ بنایا جو شہری آبادی کے مقدمات فیصل کیا کریں دوم جس آبادی میں پانچہزار یا زیادہ کی مردم شماری ہو وہاں میونسپل کمیٹی کے ممبر بنانے کا قاعدہ جاری کیا۔ ان دو باتوں اور نیز دیگر وعدوں کے لحاظ سے تعلیم یافتوں کو مزید توقع ہو گئی۔ کہ ہمکو کچھ اور بھی زیادہ ملیگا۔ اسلئے انہوں نے اپنی استدعاؤں کو بڑھایا۔ اصلیت اس غبار کی تو یہ ہے مگر جس طرح ہم نے اس استدعا کی اصلیت معلوم کی۔ ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ بھی دیکھیں کہ اس استدعا کرنے کا طریقہ جو اختیار کیا گیا ہے واجبی تھا یا ناواجب؟ کچھ شک نہیں کہ جو طریقہ اختیار کیا گیا یہ ایسا نہیں تھا کہ اس سے کامیابی ہوتی بلکہ یہ ایسا تھا کہ اسوقت اگر ہندی گورنمنٹ بھی ہوتی تو وہ بھی اسپر یہی برتاؤ کرتی جو انگریزی گورنمنٹ نے کیا۔

ہماری خیال میں مانگنے والوں سے دو طرح کی غلطی ہوئی ایک تو وہ اپنی استدعا کرنے میں ایسے مجنون ہوئے کہ انہیں یہ بھی خیال نہ رہا کہ ؎

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے + نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد رہے

انہوں نے مانگا مگر مانگنے والوں کو عار دلاکر۔ انہوں نے مانگا مگر مانگنے سے معنے بگاڑ کر یا اپنی نادانی سے اپنی سوال کو دوسرے لفظوں میں ادا کر جس سے عام طور پر مترشح ہونے لگا کہ ہندوستانی جو سلف گورنمنٹ مانگتے ہیں تو قسم اول کی

انکو یہیں جسکا نتیجہ لازمی تھا کہ سہ دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔

دوسری غلطی یہ ہوئی کہ مانگنے والوں نے دی ہوئی سلف گورنمنٹ کی خوبی نہیں دکھائی آنریری مجسٹریٹی اور میونسپل کمیٹی کی حسن کارگذاری کا ثبوت نہیں دیا۔ کیا کسی واقف کار سے مخفی ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کا (باستثناء معدودے چند) کیا حال ہے۔ ہم بلا خوف تردید بتلا سکتے ہیں کہ مظلوم کے پاس ثبوت یقینی ہوتا ہے گواہ بھی ہیں۔ تحریری تقریری ثبوت کافی ہے۔ مگر پھر بھی سب سے پہلے یہ خیال ہے کہ عدالت کس کی اور اس مجسٹریٹ کے پاس ہماری پہونچ کیونکر ہو سکتی ہے۔ اگر پہونچ نہیں تو مظلوم سر پیٹ کر رہ گیا۔ اور اگر اس کی پہونچ بھی ہے مگر فریق ثانی بھی اسی شہر ہی کا باشندہ ہے۔ چاروں راستے اس کے لئے بھی کھلے ہیں تو بس حکم دو ملا میں مرغی حرام یا تو جبراً راضی نامہ کرلیا جاتا ہے یا دعوے خارج۔ غرض کوئی صورت نہیں کہ مظلوم قانونی طور پر ثبوت دیکر داد پا سکے۔ یہ تو ہے ہماری لوکل سلف گورنمنٹ کا نتیجہ۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اس سلف گورنمنٹ میں حسن لیاقت اور ایمانداری کا ثبوت نہیں دیا۔ گورنمنٹ نے بھی ہماری حال کی پرواہ نہیں کی۔ سرکاری ملازمت کے لئے تو امتحانات اور لیاقت علمی اور قانون دانی اور حواس کی درستی کی قیودات ہیں مگر آنریری مجسٹریٹ۔ نہیں نہیں لوکل سلف گورنمنٹ کے لئے کوئی قید نہیں ہر ایک بڈھے پرانے کو خواہ ان پڑھ ہو یا لکھا پڑھا۔ ہندی جانتا ہو۔ یا لنڈے مگر کبھی پڑا ہو بلا روک ٹوک کیا جاتا ہے۔ خواہ اس کے حواس بھی درست ہوں۔ مزید لطف یہ ہے کہ سرکاری ملازمت میں جسکو ان فٹ (ناکارہ) سمجھا جاتا ہے اس کے لئے آنریری مجسٹریٹی کا بنچ خالی ہے۔ الٹے تڑے ملا کے سر پڑے۔ کیا گورنمنٹ سے یہ حالات مخفی ہیں۔ نہیں۔ کیا پھر گورنمنٹ اس پر توجہ نہ کریگی وہ ضرور کریگی مگر سہ

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

دوسری قسم لوکل سلف گورنمنٹ یا حکومت خود میونسپل کمیٹی ہے جسکی بابت تو کچھ لکھنا ہی عبث ہے۔ ہم تو ہندوستان کے جس شہر میں گئے ہیں میونسپل کمیٹی کی بابت یہی آواز سنی ہے کہ آپ کا ہونا ہی ہی شامت اعمال ہے۔ ممبران کمیٹی کو خبر تک نہیں کہ ہم کس ذمہ داری کے عہدہ میں آئے ہیں کس قدر شرم کی بات ہے کہ بعض ممبران کو قواعد کمیٹی کی بھی خبر نہیں کر کیا ہیں۔ وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ تین سال تک ہم کو کرسی مل گئی نہ انہیں صفائی کی فکر ہے نہ انکو کسی دوسری شکایت کا خیال ہے۔ یہ سب انکا نصیب اعداء۔ اگر کوئی بڑا کاریگر فوٹوگرافر ہے جو ایسے درجہ کا فوٹوگراف ساتھ رکھتا ہو۔ تو ان ممبران کی انتخاب کیوقت کی تصویریں اور آوازیں اس فوٹو میں در فونوگراف میں لیکر بند کرلے پھر تین سال تک انکی بے اعتنائی سے مقابلہ کریں تو انشاء اللہ زمین و آسمان کا فرق پایا جائیگا۔ گویا کسی اُستاد کا قول انکے حق میں بالکل چسپاں ہوگا سہ

دل سے تو لیا نام سے شوخی ہی نہیں کہ * اب آنکی طلا آنکھ ملائیں وہ کسی سے

ہم نے یہ دو مثالیں دکھا کر آجکل کے ایڈیٹروں (شورش کنندوں) کو بتلانا تھا کہ میراث پدر خواہی علم پدر آموز۔ اگر کچھ لینا چاہتے ہو تو اپنی پہلی کارگذاری تو دکھاؤ مگر افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ہم نے اسکی کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی افسوس

تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسب کمال
پے کمائی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا۔

حساب دوستاں در دل

اصحاب ذیل کی قیمت اکتوبر میں ختم ہے اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ اخبار جاری رکھنا منظور نہ ہو تو بوا پسی اطلاع دیں تاکہ وی پی کرنے سے مطبع کا نقصان نہو۔

(خاکسار منیجر)

۲۴۲	مانگو	۹۱۰	ملانواں
۲۸۷	ناگپور کلاں	۹۱۱	پربھنی
۳۰۲	اٹھی رام پور	۹۱۲	رسولی
۵۱۴	کوٹلی لوہاراں	۹۱۳	مئوناتھ بھنجن
۶۴۳	امرتسر	۹۱۴	بنی عزت
۶۴۴	نصیرآباد	۹۱۵	مئوناتھ بھنجن
۶۷۱	عبداللہ پور	۹۱۶	غیر سانڈ
۷۵۹	ہل	۹۱۷	پہاڑپور
۷۶۷	بنارس	۹۱۸	آرہ
۸۹۴	حیدرآباد دکن	۹۱۹	جبلپور
۸۹۵	کانپور	۹۲۱	چندوسی
۹۰۱	آرہ	۹۲۴	محمدپور
۹۰۴	سرستی پور	۹۲۵	گریڈیہ
۹۰۸	مجھولیا	۹۲۶	بھاگلپور

لے وصول ہوگئی۔

۹۲۹	ہر دوئی	۱۱۰۶	کوہلی
۹۳۰	یادگیر	۱۱۱۰	بمبئی
۹۳۲	پربھنی	۱۱۶۹	امرتسر

رسول کا احترام عقلاً واجب ہے

دانائوں کا یہ قول ہے کہ:—
"انسانی نظام قدرتی نظام کا کسی نہ کسی صورت میں نقل یا عکس ہے، اگر دونوں نظام کی تطبیق کیجاوے تو اگرچہ من وعن نہیں لیکن کچھ نہ کچھ مطابقت ضرور ہوتی ہے"

ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت کے نظام میں درجہ بندی - ترتیب - وضع الشئی فی محلہ کا نظام پایا جاتا ہے - وجودوں - اجسام - ذرات اور انواع میں ایک درجہ بندی اور ایک ترتیبی سلسلہ ملحوظ رکھا گیا ہے - بالمقابل انواع کے ہی نہیں بلکہ انواع کے اندر بھی درجہ بندی پائی جاتی ہے بیشک بعض امور اور بعض حالات میں مساوات کا سلسلہ بھی موجود ہے - لیکن درجہ بندی بالعموم ہے - اور مساوات کا عمل شاذ و نادر یا صرف کیفیات میں ہی پایا جاتا ہے - بعض حکیموں کے خیال میں مساوات کا وجود بالکل ہی نہیں - جہاں جہاں مساوات کا شبہ پڑتا ہے وہ صرف ایک تشابہ یا جزوی تناسب ہوتا ہے - مساویت نہیں ہوتی جیسے یہ ثابت ہے کہ دنیا کی کوئی دو شئیں یا کوئی دو وجود یا کوئی دو کیفیتیں یا کوئی دو حالتیں مساوی الحیثیت اور ایک نہیں ہوتیں ایسے ہی یہ بھی ثابت ہے کہ دنیا کی ہر ایک حالت کسی نہ کسی ترتیب اور درجہ بندی کے ماتحت ہے - سلسلہ ترتیب ثابت کرتا ہے کہ۔

اس میں عموماً اصل وضع الشئی فی محلہ مرعی رکھا گیا ہے - جو درجہ بندی کی ابتدائی بنیاد ہے اور جس پر تمام نظام قدرتی کا مدار اور انحصار ہے بہت لوگوں نے یہ کوشش ضرور کی ہے کہ سلسلہ مساوات ثابت کیا جاوے لیکن اخیر پر وہ یہ معلوم کر کے خاموش ہو گئے ہیں کہ نہ تو نظام قدرت میں یہ ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی خود انسانی انتظام میں اسکا وجود ہے۔

بیشک نظام قدرتی ایک ہی دست قدرت کا نمونہ ہے اور اسکا ماخذ ایک ہی چشمہ ہے لیکن اختلافات اور مختلف مدارج ثابت کرتے ہیں کہ درجہ بندی بھی اس کی پاک مرضی کے ماتحت واقع ہوئی ہے - ہر نوع اپنی نوعیت میں گو بیشک ایک ہی تعریف کے تابع ہے اور ہر جنس ایک ہی مفہوم ابتدائی کے ماتحت ہے لیکن باوجود اس کے بھی اس میں درجہ بندی ہے - ہر نوع کے افراد ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور انکا شروع و اخیر ہمیشہ مختلف ہوتا اور مختلف نتائج پیدا کرتا ہے ہم ہر وقت دیکھتے ہیں کہ ایک ہی جگہ یا ایک ہی ماخذ یا ایک ہی مخرج سے دو چیزیں نکل کے مختلف حالتوں کا نمونہ بنتی ہیں - ایک سیپ سے دو موتی نکلتے ہیں ایک تاج شاہی کی زینت اور رونق کا باعث ہوتا ہے - اور دوسرا کھرل میں پسکر سرمہ کی صورت میں چشم بیمار میں جگہ لیتا ہے - ایک شاخ پر دو پھول کھلتے ہیں ایک کسی دلربا اور خوبرو کے سینہ کی زیبائش ہوتا ہے - اور دوسرا باد مخالف کے جھونکوں سے مرجھا کر گر جاتا ہے اور آنے جانے والے اسے پاؤں سے بے اعتنائی سے پامال کرتے ہیں۔

ایک ہی رحم اور ایک ہی سکول سے دو بھائی اور دو متعلم نکلتے ہیں ایک علم یا تحقیق یا مدارج کے ملأ اعلیٰ پر پہونچتا ہے اور دوسرا قعر ضلالت اور ادبار میں گرتا ہے - دنیا میں ایسی اور بھی ہزاروں مثالیں ہیں جو ایک درجہ بندی اور مابہ الامتیاز کو ثابت کرنے میں برہان واثق کا حکم رکھتی ہیں۔

ہم دور کیوں جائیں - انسان اپنے بدنی نظام کے ہی ملاحظہ سے یہ استدلال کر سکتا ہے - کیا بدن کے سب اجزا اور اعضا ایک ہی درجہ رکھتے ہیں اور کیا سب کی غرض خلقت ایک ہی ہے اور کیا اُن میں نسبتیں فرق اور امتیاز نہیں ہے - کیا سر اور پاؤں یا آنکھ اور خال ایک ہی درجہ میں رکھے جا سکتے ہیں کیا جو کام آنکھ دیتی ہے وہ ایک خال سے لیا جا سکتا ہے - یا پاؤں سر کا قائمقام ہو سکتا ہے - کیا دماغ ضمیر کا کام دے سکتا ہے یا ضمیر سے دماغ کا کام لے سکتے ہیں! بے شک بدن ہی میں یہ ساری اعضاء پائے جاتے ہیں اور وہ بہیئت مجموعی انسان ہے - لیکن یہ بہیئت مجموعی اس امر کی مستلزم نہیں کہ ان میں تمیز اور فرق نہ کیا جاوے - مثلاً فلاسفی اور فن تشریح یہ ثابت کرنے کیواسطے ایک عمدہ ذریعہ اور علمی شہادت ہیں کہ ہر عضو اور ہر پرزہ ٹھیک اپنے اپنے محل میں رکھا گیا ہے - اگر پرزہ آنکھ کان کی بجائے رکھا جائے تو دونوں عضو کی افعال منصبی میں فرق آجاویگا - اگر پاؤں سر کی بجائے ہو تو کوئی کل ہی پوری نہ اتریگی - لوگ بعض وقت جلد بازی کر کے کہہ دیتے ہیں - ہم سب کے سب برابر ہیں ہم میں کوئی فرق اور کوئی امتیاز نہیں - ایک دوسرے کے مقابلہ میں فوقیت نہیں رکھتا - لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اس فرضی نظام سے کس قدر خرابی پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اور نظام قدرت کہاں تک انکا حامی ہے - آفتاب و مہتاب

اور اُن کے حوالی موالی ستارے ایک ہی دست قدرت کے نمونے ہیں اور ایک ہی آسمان پر درخشاں وتاباں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اُنکے اجسام اور مقادیر اور فرائض اور تصرفات میں مساویت ہے اور وہ ایک ہی ہیں بے شک چاند روشن اور خاموش نورانی دیوتا ہے مگر آفتاب کے مقابلہ میں اُسے دوسرے درجہ پر ہی رکھا جاتا اور وہ آفتاب سے مستفیض ہوتا ہے۔ ایک باغ میں ہی بوٹے اور سب گل وگلزار ہوتے ہیں۔ گل اور خار ایک ہی شجر کا ثمرہ اور پیداوار ہیں۔ کوّا اور بلبل ایک ہی چمن میں رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ شیر اور گیدڑ ایک ہی جنگل میں رہتے ہیں۔ گھوڑا اور گدھا ایک ہی مالک کے طویلہ میں بندھتے ہیں ہرن اور لومڑی ایک ہی دامن پہاڑ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ باز اور چیل ایک ہی آسمان کے نیچے اُڑتے ہیں۔ غلام اور آقا۔ رعیت اور پادشاہ ایک ہی سرزمین کی پیداوار کھاتے اور ایک ہی آب وہوا میں نشو ونما پاتے ہیں لیکن باوجود ان مخارج اور اماکن واحدہ کے ان میں امتیاز اور فرق کیا جاتا ہے۔

بڑا بھائی اور چھوٹا ایک ہی والدین سے ہوتے ہیں لیکن بڑا بڑا ہوتا ہے اور چھوٹا چھوٹا۔ زید اور خالد دونوں بکر کے لڑکے ہیں۔ زید عالم ہونے کی وجہ سے بمقابلہ خالد کے تعظیم دیا جاتا ہے اور خالد بوجہ بہادری اور شجاعت کے زید سے تمیز رکھتا ہے۔ دونوں خدا کی پیدائش ہیں۔ لیکن کیا ایک حسین بمقابلہ بدقسمت بدصورت کے دیکھنے والوں کی نظروں میں کوئی دلچسپی حاصل نہیں کرتا۔

روپیہ بھی چاندی کا ہوتا ہے اور ایک دھنی بھی اسی دھات کی لیکن دونوں کی قیمت میں فرق ہے۔ ایک خوش آواز اور دلکش صدا وپراثر کرتی ہے۔ لیکن ایک بُری آواز لیکن ایک بے مزہ ہوتا ہے۔ اُستاد اور شاگردوں میں نوعیت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہوتا۔ لیکن شاگرد استاد کا بعض خصوصیات کیوجہ سے ادب کرتے ہیں۔ حاکم اور محکوم میں باعتبار انسانیت کیا فرق ہے مگر حاکم کی خصوصیت محکوم کے دل پر نقش ہوتی ہے اور اُسکی وجہ سے محکوم جادہ ادب سے باہر نہیں ہوسکتا۔ والدین میں بمقابلہ اولاد کے کیا فوقیت ہے۔ ترتیب اخلاق اور عزرستہ ہمیشہ تعلیم دیتی ہے کہ انکا ادب کیا جاوے چاہے گہری نظروں سے دیکھو اور چاہے سرسری سے ہر سلسلہ میں ایک مسلسل درجہ بندی اور ترتیب پائی جاویگی اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہ اگر ہم اس درجہ بندی اور ترتیب کے خلاف عمل کریں تو نظام عالم میں گو نابتری ناشی ہونیکا اندیشہ رہتا ہے۔ نہ صرف یہی نہیں بلکہ ابتری پیدا ہو جاتی ہے۔

درجہ بندی کا دوسرا نام حفظ مراتب ہے۔ حفظ مراتب دنیاوی اور دینی دونوں سلسلوں میں واجب الاحفاظ ہے جہاں اس سلسلہ میں فرق آیا خود نظام عالم میں فرق آگیا۔ قدرتی اور انسانی دونوں سلسلوں میں درجہ بندی یا حفظ مراتب کی ترتیب بہت کچھ انتخابی اصولوں کے تابع رکھی گئی ہے۔ انسان جو دوسری مخلوق پر گونہ شرف ظاہر کرتا ہے وہ بھی بذریعہ اسی انتخابی اصول کے ہے۔ چند انواع میں سے ایک نوع خاص کرلی گئی ہے۔ ایسے انتخابات مختلف وجوہ سے کئے جاتے ہیں۔ بوجہ اعلےٰ فطنت وقدس فطرت۔ بوجہ متانت وجذبی طبیعت۔ بوجہ تمکنت وقوت۔ بوجہ استقلال وہمت۔ بوجہ حسن مشارب وحسن مقاصد۔ بوجہ علو وعزم۔ بوجہ امتیازات عالیہ۔ بوجہ دیگر خصوصیات خاصہ۔

ہم بالخصوص قدرتی انتخاب کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ انکی اصلی موجبات درکیا کیا ہیں۔ کیونکہ ہم اُن سے کسی قدر ناواقف ہیں لیکن اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ جنہیں قدرت بمقابلہ دوسرے ابناء جنس کے انتخاب کرتی ہے۔ اُس کے اسباب فاضلہ ضرور کچھ نہ کچھ ہونے چاہئے۔ اس دلیل سے کہ جب خود ہماری نیچ انتخاب بعض فاضلہ اسباب کے تابع رکھی جاتے ہیں تو ضرور ہے کہ قدرتی انتخابات میں بھی یہی اصول مدنظر ہو۔ نظام عالم کی تکمیل کے واسطے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ جو جو انتخابات عمل میں آچکے ہیں اُن کے مطابق عمل ہوتا رہے کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جاوے تو خرابی عائد ہونیکا اندیشہ ہے۔ رعایا پر بادشاہ کی تعظیم کیوں واجب ہے اور ایک بادشاہ رعایا کے افراد کے مقابلہ میں کیوں مقدس اور برتر مانا جاتا ہے اسواسطے کہ اسکا انتخاب لاکھوں اور کروڑوں مخلوق کے مقابلہ پر ہوا ہے۔ کروڑوں مخلوق دنیا میں بستی ہے اور اُن میں سے کوئی پچاس ساٹھ ہی بادشاہ ہونگے۔ ہر قوم میں انکی عزت ہے اور ظل اسد اور مقصود اعلیٰ کہا جاتا ہے۔ صرف اسواسطے ہی نہیں کہ انکے پاس حشم وخدم ہیں بلکہ اسواسطے بھی کہ اُنکا انتخاب اعلےٰ پیمانہ پر کیا جاتا ہے اور تقریباً کل افراد نے انہیں تسلیم کیا ہے۔ اگر حشم وخدم ہی موجب احترام ہو تو پھر اُن سے بعض ساہوکار اور مہاجن بھی کہیں زیادہ دولت مند ہیں ایک حاکم کی کیوں تعظیم کی جاتی ہے اس لیئے کہ اُسے ایک ملک کی گورنمنٹ اور بادشاہ نے ملکی اور شاہی خدمات کے واسطے انتخاب کیا ہے۔

ایک ادنیٰ چوکیدار و نمبردار گاؤں والوں سے ہی تنخواہ پاتا ہے۔ چونکہ چوکی داروں کا انتخاب سرکاری قانون کے تابع ہوتا ہے۔ اسواسطے اُسے گاؤں بھر میں عزت دی جاتی ہے۔ میونسپل کمشنران کو لوگ آپ ہی چنتے ہیں اور پھر آپ ہی اُنکی تعظیم بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو نظام شہری میں خرابی پیدا ہوکر

انتظام آسائش بگڑنے لگتا ہے۔ ہر خاندان میں کوئی نہ کوئی سرغنہ اور اعلیٰ ممبر سمجھا جاتا ہے اور ماتحت ممبران خاندان اس کی واجبی تعلیم کا فرض اعتبار اسکو پورا کرتے ہیں۔

ہر جلسہ میں ایک چیرمین ہوتا ہے اور باقی کے ممبران اُسے خاص اختیارات دینے میں تامل نہیں کرتے۔ بیشک استاد اور شیخ شاگرد کی نوع میں سے ہی ہے۔ لیکن اگر شاگرد کی جگہ استاد آ جاوے تو ضابطہ تعلیم کے خلاف ہوگا اور تعلیمی اغراض کے منافی۔

ایک حکومتی سفیر یا وکیل یا قاصد جس گورنمنٹ یا جس بادشاہ سے دوسری بادشاہ کے نام پر فرمان شاہی یا مراسلہ یا پیغام سفارت لیتا ہے وہ گورنمنٹ یا وہ بادشاہ سفیر ہی کی نوع سے ہوتا ہے اور جس دوسری گورنمنٹ میں جاتا ہے وہ بھی انسان ہی ہوتی ہے لیکن اُس عزت سفارت و احترام انتخاب کمالات کی وجہ سے اُس سفیر کا خاص اعزاز کیا جاتا ہے۔ باوجود باہمی کش مکش اور منافرت کے بھی اسکی جان کی حفاظت کی جاتی ہے اور دوسری گورنمنٹ اُس کے جانی و مالی نقصانات کا ذمہ اٹھاتی ہے۔ سفارت نامہ کی تعمیل ہو کر بھی اُس کی حفاظت و احترام میں سر مو فرق نہیں آتا۔ خاتمہ سفارت کے بعد لڑائی شروع ہو جاتی ہے لیکن سفیر بصد حفاظت و احترام اپنے ملک کے حدود سے پار کیا جاتا ہے۔

یہ کیوں صرف اسواسطے کہ وہ شخص بذریعہ ایک خاص انتخاب کے بھیجا گیا تھا۔ دونوں گورنمنٹوں پر اُس کا اعزاز اور احترام لازم ہے اور نیز دونوں گورنمنٹوں کی رعایا پر بھی یہ فرض تھا کہ اُس کے اعزاز و احترام میں حصہ لیں۔

کیا ہر شخص سفیر اور قاصد شاہی مقرر کیا جا سکتا ہے؟ کیا تو جا سکتا ہے لیکن ہر شخص اسکا شایان نہیں ثابت ہو سکتا ہے۔

جب کوئی سفارت مقرر کیجاتی ہے۔ تو دونوں گورنمنٹوں کے ملکی۔ قومی حکومتی اور نظامی اعتبارات کے لحاظ سے کی جاتی ہے اور یہ ایک ایسا کام ہوتا ہے۔ جو بہت ہی تدبیر اور حزم اور احتیاط چاہتا ہے۔ دنیوی نظام کی طرح قدرتی نظام میں بھی ایسے انتخابات میں خاص خاص صفات پر لحاظ کیا جاتا ہے نذر بدی کے واسطے

تفسیر ثنائی جلد پنجم

تیار ہے۔ قیمت عـــہ پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ســہ ہی مگر پانچوں جلد یکجا ایک خریدار کیلئے مبلغ ـــہ مقرر ہیں۔ جو صاحب پانچوں جلدیں نسخے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت اور جو صاحب ایک خریدار پیدا کرینگے انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں مفت ملیگی۔

منیجر اہلحدیث

جو اعضاء عضو رئیسہ کے سلسلہ میں رکھے گئے ہیں۔ واقعی وہ اسی قابل تھے۔ بینائی کا ایک خیال یا ایک مسئلہ یہ سوال کر سکتا ہے کہ مجھے چشم بینا کیوں نہیں بنایا گیا۔ لیکن آنکھ کا کام اُس کی تسلی کر سکتا ہے کہ وہ اس قابل نہیں تھا۔ پاؤں سر کے مقابلہ میں خود ہی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ دماغ ہی اس کام کے قابل تھا۔ تدبیر نظام بدنی کیواسطے جو جو اخلاط معرض خلقت میں آئے ہیں اُنکی فضیلت بمقابلہ عضلات کے معلوم اور ثابت ہو سکتی ہے۔ روحانی نظام بھی دنیوی نظام سے کم نہیں بلکہ مذہبی وجوہ کی جہت سے دنیوی نظام سے یہ نظام فائق اور برتر ہے کیونکہ دنیوی نظام کے بعد جو نظام آنے والا ہے وہی روحانی نظام ہے ہر مذہب اور ہر مذہبی سلسلہ میں۔ کوئی نہ کوئی ہادی۔ بانی۔ یا امام ہوتا ہے جیسے کہ ہر گورنمنٹ کوئی نہ کوئی شاہ یا صدر مجلس رکھتی ہے۔ اس ترتیب اور اس نظام سے ثابت ہوا کہ دنیوی حکومت کی طرح مذہبی سلسلوں میں بھی کسی نہ کسی اعلیٰ ہستی یا ممتاز وجود کا ہونا لازمی ہے۔ خواہ فی الحقیقت ہی وہ ممتاز اور اعلیٰ ہو یا بوجوہ مان لیا گیا ہو۔ خواہ ایسا امتیاز فطرتی وجوہ سے ہو۔ اور خواہ انتخابی اصولوں سے۔ کوئی ہی صورت ہو۔ جو شخص اس کام کیواسطے انتخاب کیا جاتا ہے اور جس کے ذمہ ہدایت یا ایسا کام لگایا جاتا ہے وہ دوسروں کے مقابلہ میں اعلیٰ۔ مفروضہ۔ اعتقادی فوقیت ضرور رکھتا ہے۔ مسٹر شاپن ہاور جو ایک نامور فلاسفر گذرا ہے کہتا ہے:۔

"جو لوگ قدس فطنت۔ تکمیل۔ فطرت۔ استقلال اور روشن ضمیری کیوجہ سے ممتاز ہیں وہی نبی ہوتے ہیں اور وہی رسول بنتے ہیں۔ انکا دماغ اور انکا ضمیر اور دل سے قدرتاً خاص اور روشن و مکمل ہوتا ہے۔ انکی خلقت خاص اس غرض کیواسطے ہوتی ہے کوئی دوسری خلقت انکا مقابلہ نہیں۔ وہ اپنے ابناء جنس کے فخر ہیں"

پھر اسی فلاسفر کا یہ قول بھی ہے کہ:۔

"چونکہ فلاسفر اور حکیم کی دماغی بناوٹ اور ضمیری ساخت اور انکے ابنائے جنس سے فائق اور خاص ہوتی ہے۔ اسواسطے وہ دوسروں سے تمیز دیا جاتا ہے ہر مذہبی سلسلہ ایک روحانی گورنمنٹ ہے جس طرح دنیوی گورنمنٹ بغیر کسی صدر مجلس یا شاہ کے نہیں چل سکتی اسی طرح روحانی گورنمنٹ بھی بغیر کسی پاک اور ممتاز ہستی کے قائم

نہیں رہ سکتی۔ اسواسطے ہی بانی مذہب اور بانی مذہب کی تقدیس اور تکریم کی ضرورت ہے کہ مذہب انسانوں کے واسطے ہے۔ اور انسان انسان سے ہی پاکر تسلی پاتا ہے کیونکہ باعتبار حیثیت ایک نسبت دونوں میں ہوتی ہے۔ اگر یہ قربت نہ ہوتی تو فرشتوں کا رسول ہوکر آنا زیادہ تر مناسب تھا۔ جوش و محبت مذہبی بھی ایک شوکت ہے۔ وہ بانی مذہب کی محبت سے ہی پیدا ہوتی ہے جس مذہب کا کوئی بانی نہیں اُس میں جوش ہی نہیں۔ خدا ہی مذہب کا جزو اعظم ہے لیکن یہ کم تر ہوتا ہے کہ خدائی بحث میں کوئی جوش میں آوے۔ ہمیشہ رسول یا اوتار اور بانی مذہب یا اسی کی بابت ہی جوش آتا ہے۔ چونکہ ایک بانی مذہب جسمی عالم میں ہوتا ہے۔ اسواسطے اس کی نسبت زیادہ تر تحریک اور جوش رکھتی ہیں اس سے ایک بانی مذہب کی تعظیم اور امتیاز کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ کون خدا کو نہیں مانتا اور کون توحید کا کسی نہ کسی رنگ میں قائل نہیں۔ لیکن جب تک کوئی بانی اور صدر مجلس نہیں مقرر کیا جاتا مذہبی حیثیت حاصل نہیں ہوتی۔

کسی بانی مذہب کی اسواسطے تعظیم نہیں کی جاتی کہ نعوذ باللہ وہ خدا کا ہمسر یا خدا کا جزو ہے یا خدائی کاموں میں اُسے بغیر رضا مندی خدا کے کوئی دخل

مستورات کی پکار

رسالہ

صحۃ النساء

جو کہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنے کیلئے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنیکیلئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپواکر تیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدی مناسب سمجھیں پتہ ذیل سے بالکل مفت منگا کر جس پر محصول ڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کرکے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

پتہ:- منیجر لائبریری بک ایجنسی جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

ہے بلکہ صرف اس لیئے کہ وہ خدا کا برگزیدہ ہے اور خدا نے اُسے بہتوں میں سے اپنے کام کے لیے چن لیا ہے۔ حضرت موسیٰ کی مذہبی دنیا میں کیوں تعظیم کیجاتی ہے اور فرعون نے کیا قصور کیا ہے صرف اسواسطے کہ خدا کی نظروں میں موسیٰ ایک برگزیدہ بندہ تھا اور فرعون یہ درجہ نہیں رکھتا تھا۔ مسیح علیہ السلام کو رومیو نکے صلیب دینے والے گورنر پر کیا فوقیت ہے۔ مسیح تو ایک عاجز بندہ تھا اور وہ گورنر صاحب اختیار تھا اس لیئے کہ خدا نے مسیح کو چن لیا تھا۔ ابوجہل پر کیوں قرآن نہیں اُتارا گیا۔ حضرت محمد رسول اللہ کیوں خاص کئے گئے۔ یہ خدا کی مرضی اور خدا کا اپنا انتخاب تھا جسکی بیوجہ نہیں کیا جا سکتا اور اس سے ثابت ہے کہ احمد عربی ابوجہل پر ضرور کوئی فطری یا جبلی فوقیت رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے احمد عربی عزت کے ساتھ اس عہدہ کے لیے منتخب کرلئے گئے۔ امام حسین علیہ السلام نوع انسانیت میں یزید کی برابر تھے یزید کی تعظیم کیوں نہیں کیجاتی اسوجہ سے کہ امام حسین کی فطرت و فطنت میں تقدس تھا اور یزید کی طبیعت اس سے خالی۔

شاگرد اُستاد کی اور مرید اپنے پیر کی کیوں تعظیم کرتا ہے اس لیے کہ وہ اُس کا ہادی اور رہنما ہے۔ ایک بانی مذہب ہمیشہ یہی کہتا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ میں بھی ایک بندہ تم سا ہوں۔ میرا کچھ اختیار نہیں۔ یہی باتیں اور یہی تعلیم ہے جو اُس کی تعظیم کراتی ہے وہ کتنا بردبار عالی حوصلہ عالی ظرف بیشتر رسول اور رہبر شوکت امام ہے جو خدائے واحد کے مقابلہ میں اپنی ذات ایک صادق پرستار کی طرح الگ رکھتا ہے۔ وہ کتنا قابل تعظیم ہادی ہے جو نفسانیت سے کوسوں دور رہکر صاف الفاظ میں یہ کہنے کا عادی ہے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔ وہ کتنا بڑا عالی منش رسول ہے جو یہ کہتا ہے۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ وہ کس قدر عالی ظرف امین ہے جو باوجود ایک بڑے انتخاب کے فروتنی عاجزی اور عبدیت سے ذرہ بھی پرے نہیں جاتا۔ رسولوں پر خدا کا کلام چھاپہ خانوں میں چھپ کر نہیں نازل ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ اُترتا اور کلام کی وضاحت کرتا تھا۔ کون سا ایسا رسول ہے جس نے ابلاغ حکمۃ اللہ میں تکلیف پر تکلیف اور مصیبت پر مصیبت نہ اُٹھائی ہو۔ کون ایسا رسول ہے جو اخباروں کی طرح احکام الٰہی سُناتا پھرتا ہو اور کوئی اُسے کچھ نہ کہتا ہو بیشک ان مصائب کا اجر رسول پاویگا۔ لیکن کیا اُس کی امت کے لیئے ضروری اور لازمی نہیں کہ ایسے جید پاک اور پاک دل رسول کی دل سے تعظیم و تقدیس کرے۔ ع ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ کیا یہ جملہ رسولوں کے واسطے نہیں اور کیا رسول اس قابل ہیں کہ انہیں حرف غلط کی طرح متن ادب سے

نکال دیا جاوے۔ اگرچہ رسولوں کو ہماری مدح و ثنا کی ضرورت نہیں کیونکہ اُنکا کفیل خود خدا ہے لیکن کیا ہماری خادمیت (خادمیت نہ سہی ایک نسبت ہی سہی) اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم اُسے محبت اور تعظیم کی پیاری نگاہوں سے دیکھیں اور اپنے سلسلہ کا اُسے امام اور بانی سمجھ کر اُسکی تقدیس کریں۔

بیشک خدا سوائے رسول کی تعلیم کے بھی بخش سکتا ہے۔ رسول کیا ایمان قرآن کے بغیر بھی خدا نجات دے سکتا ہے۔ لیکن محمد عربی اور دیگر بزرگان مذہب کی جانتوڑ خدمات اور استقلال کا یہی معاوضہ ہے کہ اُنکا نام لینا بھی ہمیں بُرا معلوم ہوتا ہے۔ دنیوی ریفارمروں کی برسیاں اور جوبریاں کی جاتی ہیں۔ شاعر نظمیں پڑھتے ہیں۔ ورنا ظم شعروا شعار بولنے والے لکچر دیتے ہیں۔ صرف اسواسطے کہ وہ کسی گروہ یا کسی فرقہ کے نام لیوا اور خدمت گذار تھے۔

کیا مذہب کے بانیوں کا نام لینا بھی خدا پرستی کے مخالف یا ایک زائد شئی ہے وہ کون بے وقوف ہے جو احمد عربی کا نام تعظیم سے صرف اسواسطے لیتا ہے کہ وہ خدائی انتظام میں کوئی دخل رکھتے ہیں۔ یا اُنہیں خدا کے مقابلہ میں کوئی شرکت [illegible] اور وہ ممتاز ممبران ہیں۔ اُنہیں خدا نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہم پر فوقیت بخشی ہے۔ وہ خاص فطرت اور خاص دماغ کے لوگ تھے۔ ہم اُن کے نام لیوا ہیں۔ اُنکا ادب اور اُنکا اتباع ہمارے لئے موجب فخر اور عزت ہے۔ سب ہدایات اُن کے طفیل سے ہم تک پہونچائی گئی ہیں۔ وہ ایسے قاصد اور ایسے رسول ہیں رسول کا ادب ہر حالت میں ہمپر لازمی ہے۔ اُنکی ریاضت اور اُنکی نیک نیتی نے بمقابلہ ہمارے اُنہیں خاص درجہ لایا ہے۔ وہ ان وجوہ سے خدائی درگاہ میں ہمیشہ ممتاز ہیں۔ خدا انپر فضل کرتا اور اُنہیں خاص امتیاز بخشتا ہے۔ خدا کے برگزیدہ اور پیارے ہیں۔ اُنکا روشن ضمیر قبولیت دعا کا ایک کافی وسیلہ ہے۔ وہ ہمیں حکمت اور دانائی کی تعلیم دیتے رہتے ہیں۔ اُنکی تتبع کا ہمیں ترکہ ملا ہے اُنکے اعمال اور اُن کی ریاضتیں ہمارے واسطے ایک نمونہ ہیں۔ باعتبار انسانیت کے وہ اور ہم ایک ہیں لیکن باعتبار خاص امتیازات کے اُنکا درجہ اُن کا احترام ہم سے لاکھوں کیا کروڑوں درجہ زیادہ ہے اور ہم اُن کے خاک پا سے بھی اسفل ہیں اور یہی ہمارا فخر ہے۔

اُن کی تقدیس اُن کی مدح اُنکی پیروی اُنکا اقتدا ہمارے ضمیروں کے لئے ایک روشنی اور ایک خدائی نعمت ہے۔ وہ ایسے جامع اور روشن مشعل ہیں جن سے ہزاروں مشعلیں دنیا میں وقتاً فوقتاً روشن ہوتی رہتی ہیں۔ خدائی تدبیر اپنی رحمت اور فضل کے تقاضے سے بزرگان ملت کی ستائش کرتی رہی ہے اور کرتا ہے۔ اور اُنہیں اپنی مرضی سے اعزاز و تکریم بھی بخشتا ہے۔ صل علی محمد وعلے آلہ واصحابہ اجمعین ۞

کوئی مذہب اُسوقت تک مذہبی شوکت نہیں قائم رکھ سکتا جبتک بانی مذہب کی تعظیم اور تقدیس اُسکا ایک اوشن ماٹو نہ ہو۔ کوئی مذہب مذہب نہیں ہوسکتا جبتک اُس کے رسول اُس کے امام کی عزت اور احترام صحیح معنوں میں نہ کیا جاتا ہو۔ گو ایک بانی مذہب رسول اور امام۔ خدا کی ذات اور خدا کی صفات میں کوئی شرکت نہیں رکھتا۔ لیکن خدا کی مہربانیوں اور خاص افضال سے جدا نہیں اور بمقابلہ اور اپنے جلس اور امتیوں کے خصوصیت اور خاص فخر رکھتا ہے رسول اور امام کی محبت اور تعظیم دوسرے الفاظ میں خدا کی محبت ہے کیونکہ رسول سراسر خدا کی محبت کا نمونہ ہوتا ہے اور اُس سے جسقدر محبت کی جاتی ہے وہ خدا ہی کے واسطے کی جاتی ہے اور یہ بھی خدائی احکام کی ایک قسم کی تعمیل ہوتی ہے۔ اور ایک عبادتی قلب میں اُس کی [illegible] ۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۔ فقط

مرزا سلطان احمد

(اہلحدیث) مگر اس احترام کے مستحق وہی رسول ہیں جو سچے رسول ہوں لیکن جھوٹے مدعی اُسی قدر ہتک اور تذلیل کے مستوجب ہیں جتنے کوئی دھوکہ باز سرکاری عہدہ کے مدعی ہوتے ہیں ؎ ورنہ اگر کس ست یک حرف بس ست

تقریظات

ہماری ناظرین جناب مولانا حاجی محمد انوار اللہ صاحب استاد ولی عہد حضور نظام حیدرآباد دکن کے نام نامی واسم گرامی سے واقف ہونگے آپنے ایک بسیط کتاب افادۃ الافہام بجواب ازالہ اوہام مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں لکھی ہے مولانا موصوف کا نام نامی کتاب کی خوبی کی ضمانت میں کافی ہے سلیس اردو مدلل بیان۔ چھاپہ خوب۔ قیمت دو جلد کاغذ چکنا ۲؎ کاغذ کھردرہ ۱؎

کتاب العقل — مبادی کلامیہ کو مولانا ممدوح نے آجکل کی ضرورت کے مطابق لکھا ہے۔ ایک جلد قیمت کاغذ چکنا ۱۲؍ کاغذ کھردرہ ۸؍

الشیاء — اس نام کا ایک ماہوار رسالہ منشی فیروز الدین احمد صاحب کی اڈیٹری میں نکلنا شروع ہوا ہے۔ مضامین غالباً تاریخی اور

[illegible]

فتاوٰے

کئی ایک دفعہ کہا گیا ہے کہ فتویٰ لینے والے اصحاب کو لازم ہے کہ اگر اخبار میں جواب لینا چاہیں تو فی سوال ایک پیسہ اور اگر قلمی جواب لینا چاہیں تو علاوہ محصولڈاک فی سوال ۲ پیسہ غرباء فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ تاہم بعض احباب اس نوٹس کی پرواہ نہیں کرتے اور جواب کے لئے متقاضی ہوتے ہیں۔ پس لیے احباب جو ہمارے نوٹس کی پابندی نہ کریں جواب کے حقدار نہ ہونگے۔ ابو الوفا

س نمبر ۳۸۲۔ وہ عورت جس کا شوہر مفقود ہو گیا کرے؟

ج نمبر ۳۸۲۔ جس عورت کا شوہر مفقود الخبر ہو چار سال کے بعد چار ماہ دس روز عدت گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فتویٰ ہے جو امام مالک کا بھی مذہب ہے۔ ردالمحتار میں اسپر عمل کرنا جائز لکھا ہے۔

س نمبر ۳۸۳۔ مجلس میلاد بہ ہیئت کذائی فرض ہے یا سنت؟

ج نمبر ۳۸۳۔ مجلس میلاد بہ ہیئت کذائی بدعت ہے اسکا وجود صحابہ۔ تابعین تبع تابعین کے زمانہ میں نہ تہا۔

س نمبر ۳۸۴۔ قرآن شریف کو جلانا۔ پہاڑنا کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۸۴۔ قرآن شریف کو بہ نیت حقارت جلانا یا پہاڑنا سخت گناہ بلکہ کفر ہے اور اگر بہ نیت ادب جلادے تاکہ بے ادبی پاؤں تلے نہ آئیں تو جائز ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تہا۔

س نمبر ۳۸۵۔ زید کہتا ہے کہ ض مشابہ ظ ہے نہ دال اور عمر کہتا ہے کہ ض مشابہ دال ہے۔

ج نمبر ۳۸۵۔ ض کو مشابہ ظ پڑہنا چاہیے۔ تفسیر کبیر اور فتاوی عالمگیری وغیرہ میں ایسا ہی لکہا ہے۔

س نمبر ۳۸۶۔ امام کے پیچہے سورۃ فاتحہ نہ پڑہنے سے نماز ہوگی یا کہ پڑہنے سے ہوگی اور حدیث بخاری مسلم لاصلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کیسی ہے؟

ج نمبر ۳۸۶۔ امام کے پیچہے سورۃ فاتحہ ضرور پڑہنی چاہیئے۔ حدیث مرقوم صحیح ہے۔

س نمبر ۳۸۷۔ ذبیحہ لغیر اللہ اور اس کے کہانیکا کیا حکم ہے؟

ج نمبر ۳۸۷۔ ذبیحہ لغیر اللہ حرام ہے وما اہل لغیر اللہ بہ۔

س نمبر ۳۸۸۔ فی زمانہ اکثر مقاموں اور بازاروں میں بقر قصاب جانور ذبح کرتے ہیں اور نماز روزہ سے بالکل غافل ہیں اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے؟

ج نمبر ۳۸۸۔ بے نماز قصابوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ جبکہ عیسائیوں اور یہودیوں کا جائز ہے تو بے نماز مؤمن کیا اُن سے بھی بُرے ہیں۔

س نمبر ۳۸۹۔ خلفاء اربعہ کی تقلید افضل ہے یا کہ ائمہ اربعہ کی۔ اگر ائمہ اربعہ کی تقلید افضل ہے تو قبل ائمہ اربعہ کے جو گذرے اُنکا کیا حال ہوگا۔ کیونکہ اُس وقت ائمہ اربعہ موجود نہ تہے تو آیا کس کی پیروی فرض ہوگی ائمہ اربعہ کی یا قبل والوں کی؟

ج نمبر ۳۸۹۔ خلفاء اربعہ ائمہ اربعہ سے افضل تہے۔ مگر تقلید کسی کی بہی جائز نہیں اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ہاں جسکا قول فعل خدا رسول کے حکم کے مطابق ہو اُس کو لے لینا چاہیئے۔

س نمبر ۳۹۰۔ کل حدیثیں کب جمع ہوئیں اور کیونکر ہوئیں اور شمار میں کتنی ہیں کتنی حدیث ابو حنیفہ رح کو اور کتنی شافعی رح کو اور کتنی مالک رح و حنبل رح کو ملیں ہیں یا کہ ان لوگوں کو بہی پوری پوری حدیثیں نہیں ملی۔

ج نمبر ۳۹۰۔ حدیثیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمع ہوئی تہیں مگر وہ بیاض کی صورت میں تہیں پہر پہلی صدی ہجری میں کتاب کی صورت میں آئیں یہانتک کہ دوسری صدی میں یہ ایک مستقل فن بنگیا۔ ائمہ اربعہ کو جتنی حدیثیں ملیں اُنکی تصنیفات سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ امام شافعی امام حنبل۔ امام مالک رحمہم اللہ کی تصنیفات تو اس وقت دنیا میں ملتی ہیں البتہ امام ابو حنیفہ صاحب کی کوئی تصنیف نہیں ملتی مگر اُن کے علم و فضل میں شبہ نہیں۔ سب حدیثیں کسی امام کو نہیں ملیں۔

س نمبر ۳۹۱۔ تقلید ائمہ اربعہ کس آیت اور حدیث سے ثابت ہے؟

ج نمبر ۳۹۱۔ تقلید ائمہ کی ممانعت البتہ ثابت ہوتی ہے۔ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء یعنی خدا کے اُتارے ہوئے کلام کی پیروی کرو اور اُس کے سوا کسی ولی یا امام کی تقلید نہ کرو۔

س نمبر ۳۹۲۔ ائمہ اربعہ معصوم تہے یا کہ ان سے بہی خطا ہوتی تہی اگر معصوم تہے تو الحمد للہ ورنہ سہواً یا دانستہ خطا کرتے تہے؟

ج نمبر ۳۹۲۔ ائمہ اربعہ معصوم نہ تہے۔ عقائد میں لکہا ہے المجتہد یصیب ویخطی یعنی مجتہد سے ٹہیک بات بہی ہوتی ہے اور غلطی بہی۔ مگر دین کے بارے میں دانستہ غلطی نہیں کرتے تہے۔

س نمبر ۳۹۳۔ دین کے اصول کے ہیں؟ (شیخ محمد عبد الستار۔ ابراہیم پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۳۹۳۔ دین کے اصل اصول دو ہیں۔ قرآن و حدیث۔ ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اجماع اور قیاس انہی اصول پر متفرع ہیں اسلئے وہ اصل اصول نہیں

انتخاب الاخبار

پیسہ اخبار میں تحریک ہوئی تھی کہ انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں سود بنک کی تحقیق کی جائے چنانچہ وکیلوں کی طرف سے چند ایک سوال انجمن نعمانیہ کے مہمان علماء کی خدمت میں پیش ہوئے سنا ہے سوائے مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی کے سب نے بنکوں کا سود ربوا محرم قرار دیا پبلک کو مولوی صاحبان کے مضامین دیکھنے کا انتظار ہے مگر اس طرح سے ایسا نازک مسئلہ حل نہیں ہو سکتا خصوصاً انجمن نعمانیہ میں جس کی وسیع ظرفی کا یہ حال ہے کہ سوائے مقلدین علماء کے دوسرے لوگ اس مجلس میں شریک نہیں کیا حالانکہ جلسہ میں وہ مدعو تھے - ہم نے کمال افسوس سے سنا کہ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی بر جلسہ میں مدعو ہو کر گئے تھے محض عدم تقلید کی وجہ سے انکو بھی اس مجلس میں شریک نہیں کیا گیا - پس اس کے لئے بہتر صورت وہی ہے جو پیسہ اخبار میں چھپی تھی کہ یہ کام تعلیم یافتوں کے انتظام میں ہو اور خاص اسی غرض سے علماء کو مدعو کر کے مقررہ وقت کے اندر نوبت بنوبت کھڑے ہو کر چند چند منٹ تقریریں کریں اچھی تعداد میں تقریریں ہونے کے بعد ان سے فتوے تحریر کرایا جائے -

جالندھر میں مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری اور حکیم نبی بخش صاحب واعظوں کی کوشش سے کئی ایک آتشبازی چلانے والوں نے تحریری وعدے کئے ہیں کہ آئندہ کو ہم نہیں چلائینگے - خدا مولوی صاحبان کو اجر خیر دے اور انکو مضبوط ثابت قدم رکھے - (جالندھر میں شب برات کے موقع پر آتشبازی کی بڑی کثرت ہوتی ہے سنا ہے کہ تخمیناً دس ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے - خدا کی پناہ)

امرتسر کی حنفی انجمن کا ایک جلسہ ۲۰ اکتوبر کو ہوا جس میں باہر کے واعظین بھی آئے جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مع فرزند ارجمند حسن میاں کے بھی شریک تھے - (مفصل بشرط ضرورت آئندہ)

کہا جاتا ہے کہ طاعون چوہوں سے پھیلتی ہے - یہ بات کامل طور سے ثابت ہو گئی ہر گھر والے کو ایک بلی پالنی چاہئے - یہ چوہوں کو کھا کر طاعون کے زبردست ذریعہ کو معدوم کر دیتی ہے (بلی بھی اچھی خاصی مرزا قادیانی کی قائم مقام ہوئی)

بندے ماترم اخبار کا مقدمہ ختم ہوا چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے مسٹر ارابندو گھوش مفروضہ ایڈیٹر اور ہیمندرا باگچی مفروضہ مینیجر بری کر دئیے گئے - یہ دونوں اڈیٹر اور مینیجر ثابت نہیں ہو سکے - مگر بابو پورنا بوس پرنٹر اور مشتہر کو تین ماہ قید سخت کی سزا دیگئی + اس مقدمہ میں بڑی لطف انگیز ایک بات ہے کہ شروع سے اختتام مقدمہ تک اس بات کا پتہ نہیں لگا کہ اخبار بندے ماترم کا اڈیٹر کون شخص ہے - اسی اخبار کے مقدمہ میں گواہی نہ دینے کے سبب سے بابو بپن چندرپال کو ۶ مہینے جیل کی ہوا کھانی پڑی (دیکھو ۲ پرچہ)

دیناجپور کے ایک وکیل بابو درگاسرن نے چلتی ٹرین میں دو یورپین مسٹر سمارٹ ڈپٹی انگزامینر اور مسٹر کوٹس اسسٹنٹ منیجر پر قاتلانہ حملہ آلہ لکڑی سے کیا - ملزم گرفتار کر کے حوالہ پولیس کیا گیا مگر وہ حملہ کرنے سے انکار کرتا ہے اور اپنے آپ کو بے گناہ کہتا ہے تحقیقات ہو رہی ہے -

لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ جلا وطنان پنجاب کی سفارش کرنے کا ارادہ بمبئی والوں نے آپس میں نا اتفاقی ہو جانے کے سبب فسخ کر دیا - زہ اتفاق تیرا ستیاناس

امیر کابل نے ایک اور یورپین مسٹر تھارنٹن کو ملازم رکھکر انگلستان سے طلب کر لیا یہ چمڑہ کمانے کے کام میں پورے ماہر ہیں -

مقدونیہ صوبہ ٹرکی میں جوڈیشل اصلاح کی ضرورت کو تمام دول عظام کے سفیروں کی مجلس نے بالاتفاق منظور کر لیا اور بابعالی کی اصلاحی تجویز پر پسندیدگی کی نظر سے غور کیا یہ سفرا اپنی تجاویز میں بابعالی کی کئی تجویزیں بھی شامل کرینگے -

ایران کی حالت ابھی درست نہیں ہوئی - ایرانی پارلیمنٹ انتظام سلطنت کی ہر شاخ میں مداخلت کر کے کل اختیار حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہشمند ہے -

اضلاع پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۱۴ ستمبر کے اندر حسب ذیل طاعونی اموات ہوئیں - حصار ۱۵ - رہتک ۱ - گوڑگانوہ ۵ - ہوشیار پور ۴ - فیروز پور ۵ - لاہور ۱ - سیالکوٹ ۳ جہلم ۱۷۲ - (جس میں چند گذشتہ ہفتوں کے اعداد بھی شامل ہیں) راولپنڈی ۳ - مالیرکوٹلہ پٹیالہ ۱۳ - میزان ۲۹۹ - میزان ہفتہ سابقہ ۱۳۸ - سال گذشتہ کے اسی ہفتہ کی میزان ۸۱ تھی -

مقدمہ بلوہ راولپنڈی کے جو سات ملزم موقع واردات سے گرفتار ہوئے تھے اور جنہیں گذشتہ ہفتہ ضمانت پر رہا کیا گیا تھا - صاحب مجسٹریٹ نے انکی ضمانتیں منسوخ کر کے پھر انہیں جیلخانے میں بھیجدیا ہے -

انگلستان میں ریلوی مزدوروں کے علاوہ اور بھی کئی پیشوں کے مزدور ہڑتال پر آمادہ ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ وہاں اہل پیشہ میں آجکل عام بے چینی پیدا ہو رہی ہے

مطبع دائرۃ المعارف (حیدر آباد دکن) کی نگرانی اور اسکا انتظام صیغہ تعلیمات کے حوالے کیا گیا ہے اور نظام کالج صیغہ تعلیمات کی نگرانی سے نکال کر ایک کمیٹی کے زیر انتظام کیا گیا ہے -

غریب فنڈ ا - اس ہفتہ غریب فنڈ میں حسب ذیل امداد وصول ہوئی - شیخ عبدالرزاق صاحب ساکن گکہڑ - ہر ا - ۶/ - فقط ۔ ا ۔ احباب کرم توجہ فرماویں درخواستیں بہت جمع ہیں (خاکسار صاحب)

ضرورت عام

[illegible] ہندو میڈیکل ہال سے [illegible] ادویات طلب فرماویں [illegible]
آپ کو تجربہ سے معلوم ہو جائیگا [illegible] ضرورت [illegible] آزمائش شرط ہے

روغن عنبر [illegible]

یہ ایک خوشبودار تیل ہے جو بالوں میں لگانے سے دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ بالوں کو نرم اور خوشبودار بنا کر سیاہ رکھتا ہے۔ حافظہ کی طاقت بڑھاتا ہے۔ عطر لگانے کی حاجت نہیں رہتی تیل بھی ہے اور خوشبو بھی۔ دماغی محنت کرنے والوں کو اس کا ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیے۔

قیمت فی شیشی ۸/

عرق دافع سوزاک

سوزاک کیسا ہی نیا یا پرانا سوزاک کیوں نہ ہو اس دوا کے استعمال سے فوراً ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ یہ عرق وہ ہے جس سے ہر ایک مریض کو صحت ہوتی ہے۔ اسکا اثر کبھی خطا نہیں جاتا۔ ہزاروں مایوس مریضوں نے استعمال کر کے صحت پائی ہے۔ اگر کوئی ایسا مرض کا بیمار آپکی نظر میں ہو تو اسے اس عرق کے استعمال کرنے کی ضرور سفارش کریں۔

قیمت فی شیشی [illegible]

جوہر عشبہ

عشبہ ایک ایسی مشہور دوا ہے کہ تعلیم یافتہ دنیا میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو اسکو نہ جانتا ہو۔ خون کی صفائی کیلئے اکسیر ہے۔ آتشک کے مادہ کو بیخ و بنیاد سے دور کرتا ہے۔ کھجلی کنٹھمالا [illegible] بہت سے امراض کے لئے تیر بہدف ہے۔ جلدی امراض مثلاً پھوڑے پھنسی بھگندر۔ ناسور جسم کے سیاہ داغ [illegible] وغیرہ سے بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ جوہر عشبہ [illegible] بہتر نہیں۔ اسکے مفید اور عمدہ ہونے کی انگلینڈ۔ امریکہ۔ فرانس اور انڈیا کے ڈاکٹروں نے بڑے زور سے تصدیق کی ہے۔ قیمت شیشی خورد [illegible] کلاں [illegible]

سفوف جریان

جریان ایسا موذی مرض ہے کہ اگر اسکے علاج سے انسان غافل ہو جائے تو [illegible] کے علاوہ جسمانی طاقت ضائع کر دیتا ہے اولاد سے محروم کرکے مختلف عوارض کا نشانہ بناتا ہے۔ نسیان۔ درد کمر [illegible] چہرہ [illegible] کی زردی جسمانی کمزوری [illegible] مرض کے ادنیٰ علامات ہیں [illegible] سفوف ایک [illegible] عجیب [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

یہ [illegible] مشہور و معروف گولیاں [illegible] ضعف دماغ [illegible] اعصاب [illegible] کیلئے ایک عجیب تحفہ [illegible] گم شدہ طاقت کو واپس لا کر دوران شباب دکھا دیتا [illegible]

قیمت فی بکس ۳۲ گولی [illegible]

[illegible]

اگر اس [illegible] کیا جائے تو [illegible] عاجز آ [illegible] صحت یاب ہوئے [illegible] قابل اور [illegible] ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو۔ آخری تجربہ اس عرق کا کریں اور دیکھیں کہ اس کا اثر کیسا ہوا۔ قیمت [illegible] صرف [illegible] روپیہ

المشتہر منشی لعل [illegible] سوداگر [illegible] ہندو میڈیکل ہال بازار امرتسر

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ان کے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. N. 352.

نمبر ۲۹ اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۳

مت دیکھو کہ کون کہتا ہے بلکہ دیکھو کیا کہتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تابع ہم صحابہ کا نقل کیا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی مستحکم اشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ

والیان ریاست سے ... ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲/

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۳ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ہجری مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷عیسوی

مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجکو مباہلہ کیلئے بلایا تھا جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا میں آپ سے مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں مگر یہ تبلاؤ کہ اس مباہلہ کا اثر کیا ہوگا؟ آپ کا دعوے ہے کہ میں جب دعا کروں میری دعا قبول ہوتی ہے مجھے خدا نے کہا ہے جدہر تیرا منہ اُدہر ہی میرا منہ ہے۔ پس آپ خدا سے دعا کر کے اس بات کا پتہ حاصل کریں اور مجھے تبلا دیں کہ اگر میں آپکے ساتھ مقابلہ میں جھوٹے پر لعنت کروں یعنی مباہلہ کروں تو مجھ پر کیا اثر ہوگا؟ ایسا نہو کہ مجھے کبھی زکام ہوجائے تو آپ جھٹ سے اُسے اپنی مباہلہ کا اثر بنالیں اس لئے بغرض تصفیہ اسکی تعیین پہلے ہی ہوجائے تو بہتر ہے اس معقول سوال کے جواب میں مرزاجی نے ایک گہری چال نکالی کہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جسکا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ اشتہار مع جواب ۲۶- اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں چھپ چکا ہے۔ اس میں مرزاجی نے میرے ساتھ فیصلہ کی دعا کی تھی کہ خداوندا! ہم (مرزا اور خاکسار) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں مار دے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ ہرچند یہ خاکسار الہامی ہے نہ الہامی کا بیٹا نہ الہامی کا باپ مگر ایک سچے الہامی بلکہ الہامیوں کے سردار فداہ روحی کے الہام کا مبلغ ہوں اس لئے غیرت خداوندی نے مرزاجی کی یہ دعا اُنہی پر ڈالی جسکی تفصیل یہ ہے کہ مرزاجی کا ایک لڑکا جسکی ابھی چند روز ہوئے ۳۰ اگست کو شادی ہوئی تھی اور مرزاجی کا گھر ایک عشرت کدہ بنا تھا وہی لڑکا ۱۶ ستمبر کو فوت ہوکر مرزاجی کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گیا۔ (دیکھو اخبار بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) کون نہیں جانتا کہ اولاد لخت جگر ہے جسکی موت سے گو والدین پر حقیقی موت نہ آئے لیکن موت کے برابر مصیبت تو ہوتی ہے اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو + یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو

اس مصیبت میں مرزاجی کے غم کا اندازہ خود انکی تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ ستمبر سے مترشح ہوتا ہے اگرچہ مرزاجی نے بڑی ہوشیاری سے اس غم کو دبانا چاہا مگر آخر طبعی امر کسی طرح نہیں رک سکتا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

ضروری اطلاع - گم شدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت - تیسرے ہفتہ قیمت اُس کے بعد فی پرچہ ۲ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ساتھ لکھنا ضروری ہے - مینیجر

ہر کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پر ہی تکلیف اور ابتلا کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتدا سے سب نبیوں پر آتا رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا جب فوت ہوا تھا تو کیا انہیں غم نہیں ہوا تھا۔ ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے آخر بشریت ہوتی ہے غم کا پیدا ہونا ضرور ہے"۔

ناظرین میں اکثر دیندار اصحاب کو یاد ہوگا کہ جن دنوں مرزا جی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی کی تھی اور وہ وقت پر نہ مرا تھا مگر اس کی مدت میں ایک یوروپین پادری مرگیا تھا تو مرزا جی نے اس یوروپین پادری کے مرنے کو آتھم کے مرنے کے قائم مقام ٹھہرایا تھا (دیکھو انوار الاسلام مصنفہ مرزا صاحب صفحہ) حالانکہ وہ پادری آتھم کا نہ باپ تھا نہ بیٹا نہ کوئی اور رشتہ قریبی بلکہ وہ یورپی تھا اور آتھم پنجابی لیکن محض اتحاد مذہبی کے لحاظ سے مرزا جی نے اس کے مرنے سے اپنی پیشگوئی کو صادق کرنے کی کوشش کی تھی تو کیا اب کوئی دانا اس سے انکار کریگا کہ ہمارے مقابلہ پر گو مرزا جی کو بعینہ موت نہیں آئی لیکن بیٹے کے مرنے سے موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے جن لوگوں کو جوان اولاد خصوصاً ایسے بیٹے کے مرنے کا صدمہ کبھی پہونچا ہو جسکی شادی کو بمشکل ۱۷ روز ہی گذرے ہوں تو وہ ہمارے دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کو گو موت نہ آئی ہو مگر موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے۔

اس دعوی کے ثبوت کہ درحقیقت مرزا جی پر موت کے برابر مصیبت پڑنے کا ثبوت خود ان الہامات سے ملتا ہے جو مرزا جی اور ان کے مرید اس غم کو غلط کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ بدر کا نوش عقیدہ اڈیٹر لکھتا ہے :۔

"اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالی نے آج سے چند ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی کہ اس لڑکے کو فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا مگر جس قدر وہ خوشی کرینگے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں ایک وہ الہام ہے جو مخالفوں کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے بعد ماہ دو ہفتہ الہام آیا۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا وسئلک الایام ... [illegible] ... یعنی کوئی ایسا امر نجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہوجائیگا اور وہ امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اسمیں کچھ دخل ہوگا" (بدر ۱۹ ستمبر صفحہ کالم ۳)

یہ عبارت بھی باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس واقعہ ہائلہ سے موت کے برابر مصیبت آئی ہے ناظرین ذرہ اس عبارت میں ان الفاظ کو بغور دیکھیں جنپر ہمنے خط دیا ہے یعنی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہوگا۔ اس الہام کو مبارک احمد کی موت سے لگانا گویا تسلیم کرنا ہے کہ یہ واقع مرزا صاحب کے حق میں موت کے برابر مصیبت لایا ہے پس یہی ہمارا مطلب ہے۔

فالحمد للہ کہ ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ✦ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس بحث کے بعد ہم اس واقعہ ہائلہ کی مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور مرزا جی اور ان کے دام افتادوں کی گہری چال کی تہ بتلاتے ہیں۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام[1] اور حکیم نورالدین کا مصنوعی بیٹا اڈیٹر بدر لکھتا ہے کہ:۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالے کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

کیا ہی مبارک تھا وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالی کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی مبارک روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالی کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کرکے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے۔ (۱) سب سے اوّل نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالی کی وحی میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چھوٹا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی۔ جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا"

(بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم ۱)

جواب ضمیمہ انجام آتھم میں جس الہام کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ "یہ خدا تین کو چار کریگا" صفحہ ۱۵

اس الہام کا نہ سر ہے نہ پیر۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ یہ الہام بقول مرزا جی ۱۸۹۶ء کا

[1] اڈیٹر بدر مرزا جی کو جب کبھی خط لکھتا ہے تو اپنا نام اسطرح لکھا کرتا ہے حضور کی جوتیوں کا غلام (زہے قسمت ہی ایسی خوش آمد) پھر لطف یہ ہے کہ گاڑی میں جب مرزا صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہے تو صدر کی جانب بیٹھا کرتا ہے۔ گورداسپور میں ہم نے بچشم خود دیکھا ہے یا تو اسکو تمیز نہیں کہ صدر کی جانب گاڑی کا کون ہوتی ہے یا وہ مرزا صاحب کو صدر کے لائق نہیں جانتا جوتیوں کا غلام کسی اور مطلب کیلئے بنتا ہوگا۔ (منہ)

[2] مرزا محمود مرزا جی کی ایک الہامی کے سوا یہ روایت کہاں ہے؟ (اہلحدیث)

ہے۔ مگر اپنی گولائی کیوجہ سے جدھر کو مرزا جی چاہیں چسپاں کر سکتے ہیں۔ اس طرفہ پر طرفہ یہ ہے کہ جس وقت یہ الہام ہوا تھا اسوقت مرزا جی کے ہاں ایک لڑکا بھی نہ تھا چنانچہ مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"اسوقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا" (حوالہ مذکور)

اب ایک زیرک آدمی کے لئے سوچنے کا موقع ہے کہ جس حال میں کوئی بچہ بھی نہیں۔ تو اس وقت چوتھے بچے کی خوشخبری دینے کی کیا ضرورت ہوئی؟۔ اس قسم کے الہامات یا عبارات اسوقت بولا کرتے ہیں جہاں پہلے تین موجود ہوں تو کہا جاتا ہے کہ چار کرنیوالا اور اگر چار ہوں تو کہا جاتا ہے کہ پانچ کرنیوالا یا پانچواں آنیوالا ہے چنانچہ مرزا جی خود ہی اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھتے ہیں:۔

"الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وبشرنی بخامس"

حین من الاحیان" ص۱۳۹

یعنی ایسا لڑکا ہوگا ... بشیر کی بشارت دی ہے کہ کسی کسی وقت ملیگا۔ گویہ الہام بھی آپکا غلط ہوگیا تھا کہ اس الہام کے شائع ہونے سے بعد چند روز ہی میں مرزا کے حرم محترم میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جسپر امرتسر کی انجمن نصرت السنہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا کہ گو مرزا جی کے ہاں پیشگوئی کے مطابق لڑکا نہوا بلکہ لڑکی ہوئی تاہم شکر ہے کہ راستہ تو صاف ہوگیا جس سے آئندہ کی امید بندھتی ہے۔

خیر سردست ہمیں اس پیشگوئی کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا الہام مذکور کسی طرح چوتھے بیٹے مبارک احمد کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ محض اٹکل سے بہت کھٹکا ہے۔

ایک شخص کے گھر میں بیوی خاوند اور ایک لڑکی ہے وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے یعنی آئندہ مجھ کو بیٹا یا بیٹی ہوگی ایک شخص تین بھائی ہیں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے یعنی آئندہ ہمارا چوتھا بھائی پیدا ہوگا۔ ایک پیر کے تین مرید ہیں یا ایک گرو کے تین چیلے ہیں یا ایک استاد کے تین شاگرد ہیں یا ایک رئیس کے تین مکان ہیں یا ایک رنڈی کے تین یار ہیں یا ایک وکیل کے پاس تین مقدمے ہیں یا ایک شخص کی تین بیویاں ہیں یا ایک نواب کے تین ضلع ہیں یا ایک بادشاہ کے ماتحت تین ملک ہیں غرض دنیا کے جتنے آدمی تین چیزوں کے مالک یا متصرف ہیں وہ سب کہہ سکتے ہیں کہ خدا تین کو چار کرنیوالا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا جی کا الہام مذکور اپنی گولائی کی وجہ سے انکے سب الہاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

غرض مرزا جی بھی دانا ہیں۔ دا پر اتنا دوں کو وہ عقل سے خالی جانتے ہیں کیونکہ

خوب معلوم ہے کہ جونہی تم نے کوئی بڑھ ہانکی تو انکی طرف سے صدا آئیگی آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید؟ کیا تمہارا علم وعقل کا مقتضا یہی ہے کہ ایسے راولی الہاموں پر مدار نبوت قرار دیتے ہو۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے۔

"ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا اور وہ زندہ ہوگیا (حضرت عیسیٰ کے معجزات احیاء موتیٰ بھی اسی قسم کے تھے)" (صفحہ ۶ کالم ۱۔ بدر)

جواب:۔ اسکا ثبوت دینا تو کجا کوئی صحیح حوالہ نہیں دیا کہ مخالف کو تحقیق کا موقع ملے بلکہ محض طفل تسلی ہے اگر ہو بھی تو کیا تعجب ہے ام الصبیان کی بیماری کا دورہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ بچہ مردہ سمجھا جاتا ہے گر بعد دورہ کے وہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات کو معجزہ عیسوی کے برابر کہنا بالکل اس کے مشابہ ہے کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب * گربہ شاشید وگفت باراں شد

آگے چلکر جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے۔

"اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہوگیا تھا یہانتک کہ بار بار غشی تک نوبت پہونچتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہونچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہوکر نومیدی کی حالت ہوچکی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹۔ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰۔ اگست کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہوکر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۲ ستمبر کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہوگیا اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔

اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک پرانا نوشتہ پورا ہونا تھا اسواسطے ایک دوسری مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی باتیں ساری پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے

اصلاح دربیان ... [illegible]

کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا ۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کردی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھ دیگئی اور پھر اس وقت دیگئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا انی اسقط من اللہ واصیبہ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا ۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا ۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ جلد فوت ہو جائیگا ۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے ۔ چنانچہ اسی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا ۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ (بدر ۔ صفحہ ۔ کالم ۲-۱)

جواب ۱:- اس تحریر کو محققانہ تدقیق سے دیکھیں تو عجیب ہی گورکھ دھندا معلوم ہوتا ہے ۳۰ اگست کو بخار ٹوٹا ۔ بہت اچھا ۔ ۳۰ ہی کو اسکا نکاح بھی کیا گیا ۔ کیا کوئی انا ایسا کریگا یا اسکو باور کر سکتا ہے ۔ پھر لطف یہ کہ ۱۴ ستمبر کو بخار ٹوٹا اور ۱۶ کو مرگیا ۔ ایک دن کا کل وقفہ ہوا ۔ اسی میں یہ بتلا سکتی ہیں کہ ۔ لڑکا بالکل صحت یاب اور تندرست ہوگیا ۔ یہ ہوگیا وہ ہوگیا ۔ کیا ہی مزے کی بات ہے ۔ شاید ان الہامیوں کے ہاں ایک روز سال دو سال کی مدت کا ہوتا ہوگا ۔ بیشک ہماری عبارات تریاق القلوب منقولہ آئندہ میں اسکا ثبوت ملیگا) خیر ان مؤاخذات کا جواب تو شاید یہی ملے کہ ہم چونکہ الہامی ہیں پس ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں کہیں اسلئے ہم اصل پیشگوئی پر آتے ہیں ۔

کچھ شک نہیں کہ جو ترتیب کے غلام نے تریاق القلوب سے جو عبارت نقل کی ہے وہ ٹھیک نقل ہے اگرچہ درست عبارت کا نقل کرنا مرزائی پارٹی کے خلاف معمول ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اس عبارت میں مرزا جی نے کیا ہی دو رنگی دکھائی ہے فرماتے ہیں یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائیگا ۔ یہ دو رنگی اسی اس قصے کے مشابہ ہے جو کسی میراثی کا مشہور ہے کہ اس نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ ہم (میاں بیوی) میں سے ایک تو ضرور ولی ہے ۔ لوگوں نے کہا اے احمق تانا کے نانا تجھکو ولایت سے کیا کام اور کیا تعلق ۔ اس نے کہا صاحب ہوں تو میں بیشک تانا کا بیٹا مگر کیا بات ہے کہ میرے دعوے کا ثبوت مجھ سے نہیں لیا جاتا لوگوں نے کہا اچھا بتاؤ سہی ۔ اس نے کہا سنئے صاحب جب کبھی بادل اٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں برسیگا ۔ میری بیوی کہتی ہے نہیں برسیگا ۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور سچا ہوتا ہے کبھی میں ولی اور کبھی میری صاحبہ ولی ۔ غرض ولایت سے ہمارا گھر کبھی خالی نہیں ہوتا ۔ سبحان اللہ! یہی حال مرزا جی کے الہاموں کا ہے فرماتے ہیں یا تو رو بخدا ہوگا یا جلد مر جائیگا ۔ (کیوں نہو آخر ولی ہیں)

خیر یہ بھی ہی ہم آپ کی اس دو رنگی سے بھی درگذر کرتے ہیں ۔ مگر آپ یہ تو بتلا دیں اس جلدی کے لفظ سے کیا مطلب ہے ۔ عرف عام میں جلدی سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ شیر خواری کے زمانہ میں مریگا ۔ یہ نہیں کہ نکاح کر کے شادی سے فارغ ہو کر مریگا ۔ اور مرزا جی کے عشرت کدہ کو ماتم کدہ بنا جائیگا ۔

پس اگر مان لیا جائے کہ یہ الہام آپ کا اسی بچے کے متعلق ہے تو بھی اسکا اتنی عمر کو پہونچ جانا کہ آپ نے اس کے نکاح کا بھی انتظام کر دیا بلکہ نکاح کر بھی دیا اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خود بھی اس کے متعلق جلدی مرنے والی شق کو صحیح نہیں سمجھتے تھے بلکہ پہلی شق یعنی صالح مرد ہونے کی تفسیر صحیح جانتے تھے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آپکی تفسیر اور تفہیم کے خلاف مر گیا ۔

اگر آپ یہ عذر کریں کہ میرا الہام صحیح ہے مگر میرا فہم اور تفسیر صحیح نہو تو الہام کی صحت پر اعتراض نہیں ۔ ملہم کا فہم الہام کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے الہام کو اپنے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہئے ۔ تو جناب آپ کے اس عذر سے مطلع بالکل صاف ہے ۔ غور سے سنئے! آپ کا پہلا الہام "تین کو چار کریگا" کیا کہہ رہا ہے کہاں اس میں ذکر ہے کہ چوتھا لڑکا ہوگا؟ کہاں اس میں مذکور ہے کہ وہ پھر مر بھی جائیگا؟ صرف اتنے الفاظ میں خدا تین کو چار کریگا ۔ محض ایک مہمل فقرہ ہے جسکا سر ہے نہ پیر ۔

جب ہم آپکی تفسیر اور تفہیم کو ہٹا کر آپکے اس الہام کو دیکھتے ہیں تو صرف اتنے الفاظ پاتے ہیں ان اسقط من اللہ واصیبہ ۔ جو عربی محاورہ کے خلاف ہونے کے علاوہ محض ایک مہمل سا فقرہ ہے جسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا کیونکہ عربی محاورہ ہے اصبت الضالۃ میں نے گمشدہ کو پالیا گو یہ محاورہ خدا کی ذات کی نسبت نہیں بولا جاتا ۔ تاہم اُصیبُ مضارع کا صیغہ اسی سے ہے ۔ مصدر اسکا اصابت ہے جسکے معنے پانے کے ہیں ۔ قرآن شریف میں کئی ایک جگہ اسکا استعمال آیا ہے ۔ ما اصاب من مصیبۃ ۔ لن یصیبنا وغیرہ ۔ بتلائیے اس مہمل الہام

کو اگر اصلی الفاظ میں لیں تو اس کے مہمل ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ کیا ہی لطیف کلام ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ سبحان اللہ اس دو رنگی عربی کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین یہ ہے مرزاجی کی الہام بافی۔

اب ہم ناظرین کی ملالت طبع دفع کرنے کو مرزاجی کی بڑی لمبی چوڑی تقریر اس بچے کے متعلق نقل کرتے ہیں جو اگرچہ لمبی ہے مگر ناظرین کی کامل تفریح اس کے دیکھنے پر موقوف ہے۔ مرزاجی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ:۔

"میری چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیشگوئی کا نشان ہے جو انشاءاللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم و ایمان و یقین ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے کہ وہ الہام جسکو میں نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳۔ اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا پیدا ہونے کی بارہ میں پیشگوئی ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنی انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے لاکھوں انسانوں میں شائع کیگئی جسکو آج کی تاریخ تک جو ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء ہے پونے تین برس سے کچھ زیادہ دن گذر گئے ہیں اس تھوڑی سی مدت کو مخالفوں نے ایک زمانہ دراز خیال کرکے نکتہ چینی شروع کر دی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳۔ اور اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کرکے شائع کیا گیا تھا اور لڑکا اب تک پیدا نہیں ہوا اس لئے پھر میری دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی ×××× الغرض میں نے بار بار ان نکتہ چینیوں کو سنکر کہ چوتھا لڑکا پیدا ہونے میں دیر ہو گئی ہے جناب الٰہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا اصبر ملیا ساھب لک غلاما ذکیا یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحج ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا رب اصح زوجتی ھذہ یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچے کے پیدا ہونے کیوقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنایا جو میرے پاس قادیاں میں موجود تھی۔ اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھکر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کردی۔ اور پھر جب ۱۳ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جیسا الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اسکا میں نے سنا انی اسقط من اللہ اصیبہ یعنی اب میرا وقت آگیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا اور پھر اسی کی طرف جاؤنگا اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں لبطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے یعنی اے میرے بھائیو! میں پوری ایک دن کے بعد تمہیں ملونگا۔ اسجگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر بعد اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔ اور پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اسکا عقیقہ ہوا اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چہارشنبہ چوتھے گھنٹہ میں کئی دن کے امساک باران کے بعد خوب بارش ہوئی" (تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

جواب:۔ عبارت مذکورہ اگرچہ ایسی لذیذ ہے کہ بغیر تشریح کئے ہی لطف دے سکتی ہے تاہم ہم نے جو اس میں لطف پایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس پیش کریں۔ غور سے سنئے۔

لکھتے ہیں اس بچے نے اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ لیا جسکی تفسیر فرماتے ہیں "ماہ صفر" کیا خوب۔ محرم سے تو سنہ ہجری شروع ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے مگر مرزاجی کی قادیاں میں شاید ذیقعدہ سے سنہ شروع ہوتا ہوگا جسکے حساب سے صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔ پھر لکھتے ہیں ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ۔ معلوم نہیں ہفتہ کس روز سے آپ نے شمار کیا ہے مسلمانی ہفتہ تو شنبہ (سنیچر) سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ پانچواں روز ہے اور سرکاری ہفتہ پیر کے روز سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ تیسرا روز ہے پھر نہیں معلوم ہفتہ کا چوتھا روز چہارشنبہ کیسے ہوگیا۔ یہ بھی لکھتے ہیں اس بچے

نے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں مگر اس سے پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجھ میں اس کی روح بولی پس جب اس کی روح مرزا صاحب میں بولی اور وہی بولنا اسکا پیٹ میں بولنا شمار کیا گیا۔ تو کیا یہ نتیجہ ثابت نہ ہوا کہ وہ لڑکا مرزا صاحب کے پیٹ سے نکلا ہوگا بیشک نکلا ہوگا کیونکہ کشتی نوح کے صفحہ ۴۷ پر مرزا صاحب نے اپنا نام مریم بتا کر اپنے حاملہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے کیا عجب کہ اس حمل سے یہی بچہ پیدا ہوا ہو (معجزہ)

لطف یہ ہے کہ یہ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا۔ مگر مرزا صاحب کے اندر اسکی روح نے یکم جنوری ۱۸۹۶ء ہی کو بولنا شروع کردیا گویا دنیا میں قدم رکھنے سے اڑھائی سال پیشتر اس نے انڈے کے اندر بلکہ اس سے بھی پہلے اذان دینا شروع کردیا۔ سبحان اللہ جل جلالہ۔ دیکھئے جی ایسے صاف اور صریح معجزات دیکھکر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے کیسے بدنصیب ہیں سے

بڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے

مرزائیو! ہم مانتے ہیں کہ تمہارا مسیح اور کرشن او ڈوبنے اور جس تیرنے میں کمال رکھتا ہے سے

کہ ملک آرد کا فر گردد

سب سے زیادہ مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا جی خود ہی اپنے الہام کی تفسیر بلکہ ترجمہ بھی غلط کرتے ہیں اصل الفاظ الہام کے یہ ہیں۔

انی اسقط من اللہ واصیبہ جسکا ترجمہ یہی ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ مگر مرزا صاحب نے اسکا ترجمہ یہ کیا کہ پھر اسی کی طرف جاؤنگا۔ حالانکہ یہ ترجمہ ان الفاظ کا نہیں۔ بلکہ مرزا جی کی محض گھڑنت ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کو مطلب بگاڑنے میں ایسی مہارت ہے کہ اپنے الہام کو تو بگاڑتے ہی تھے اس معصوم بچے کے کلام کو بھی بگاڑ دیا جس نے مرزا جی کے اندر اذان دیتے ہوئے کہا تھا کہ **"مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے"** اسکی تفسیر آپ خود یہ کرتے ہیں ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں ایک دن سے مراد دو برس کیوں ہوا الہامیوں کے دن بھی الہامی ہیں مگر لطف یہ ہے کہ ان بہائیوں میں دو سال نہیں بلکہ چار سال کی میعاد ہے کیونکہ تیسرے لڑکے کی پیدائش مرزا جی ۲۷ مئی ۱۸۹۵ء کی لکھتے ہیں (دیکھو صفحہ ۴۰ تریاق) ۹۵ سے ۹۹ء تک چار سال کی میعاد ہے پھر بھی مرزا جی کا حساب ٹھیک نہ ہوا اور اگر اسکی آواز دینے سے میعاد کی ابتدا بھی جانے تو بھی دو سال ساڑھے چار ماہ ہوتے ہیں۔ غرض کسی طرح بناؤ مرزا جی کا الہام عادہ دو پیازہ کی بیت کی طرح بنا کر جسکی ٹانگیں اونچی کرنے سے سر نیچے اور سر نیچے کرنے سے پاؤں اوپر جائینگے۔ غرض مرزا جی کا الہام کیا ہے خاصہ اس شعر کا مصداق ہے سے

لطف پر لطف ہے الہام مرے یار کے یار
جا رحمٰن سے گدھ کہتا ہے ہوتے ہمار

مرزائیو! ہم جانتے ہیں اور سنتے ہیں کہ تم لوگ اہلحدیث کے مواخذات سے کبیدہ خاطر ہوتے ہو مگر یاد رکھو تمہارا کبیدہ ہونا کافی جواب نہیں جبتک کہ اہلحدیث کے بیان کردہ حوالجات اور واقعات کی صحیح واقعات سے تکذیب نہ کرو اہلحدیث میں یہی ایک عیب ہے کہ جو مضمون لکھتا ہے حوالجات اور صحیح صحیح واقعات سے لکھتا ہے سچ ہے سے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

یہانتک یہ مضمون تیار ہونے کے بعد اخبار بدر اور الحکم پہنچے دونوں میں ایک تازہ الہام شائع ہوا آیا جس سے ہمارے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے کہ مرزا پر ہمارے مباہلہ کا اثر کامل ہوا چاہئے۔ بدر مورخہ ۲۰۔ اکتوبر اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر میں یہ انگریزی الہام درج ہے "لائف آف پین" جسکا ترجمہ بدر میں کیا گیا ہے "تلخ زندگی" یعنی مرزا صاحب پر آجکل نہایت تلخ زندگی گذر رہی ہے۔ یہ الہام آپکا ۲۰ ستمبر کا ہے اور بیٹے کی وفات ۱۶ ستمبر کی ہے یعنی مبارک احمد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب کی زندگی تلخ ہو رہی ہے اور یہی مباہلہ کا اثر ہے۔ ۱۰ شعبان ۲۵ھ

کھلی چٹھی

بخدمت شریف مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

میری تفسیر عربی و بعض دیگر تالیفات کی نسبت آپکو جو نزاع تھا اس کے فیصلے کے لئے میرا اور آپکا معاہدہ ہو کر آپ ہی کی تجویز سے تین عالم منصف تجویز ہوئے تھے اس معاہدہ کو عرصہ بعید گذر گیا۔ اس عرصہ میں آپکی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا کہ آپ اپنے اعتراضات مع میرے جوابات کے حضرات منصفین کے پاس بھیجیں مگر آپنے توجہ نہ فرمائی چونکہ آپکا معاہدہ اہلحدیث میں چھپ گیا تھا اس لئے بعض ناظرین اس کے انجام کی بابت دریافت کرتے ہیں لہذا میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجینگے تو کب تک اگر نہیں بھیجینگے تو کیوں۔ امید ہے کہ آپ اس کے جواب سے مطلع فرمادیں گے۔

جواب کا منتظر ابو الوفاء

انجمن حنفیہ امرتسر

کا سالانہ جلسہ ۲ ؍ اکتوبر کو ہوا جلسہ کی توقع تھی اہلحدیثوں کو خوب پانی پی پی کر کوسا گیا لطف یہ کہ اس کوسنے میں وہ بزرگ بھی شامل بلکہ فسٹ کلاس تھے جنہوں نے یہ کام شاید کبھی نہ کیا ہوگا یعنی ہمارے مکرم مولانا حاجی احمد علی صاحب مدرس میرٹھ اور جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔

مولوی احمد علی صاحب نے تو اسی بات پر زور دیا کہ آجکل کے اہلحدیث فرقہ جدیدہ ہیں دہلی کے غدر سے پہلے انکا وجود ہندوستان میں نہ تھا دلیل تو بہت موزون ہے۔ شاہ صاحب نے توحید و سنت کے مسائل پر خوب لے دے کی یہانتک کہ حضرت علی کا مشکل کشا ہونا بہت ہی زبردست دلائل سے ثابت کیا (دلائل تو واقعی بہت زبردست ہونگے جو بندوں کو خدا کی صفت میں شریک بنادیں) حضرت پیر صاحب کی نسبت فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ممدوح کی زبان وعظ فرماتے ہوئے رک گئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معہ ... تشریف لائے اور سات دفعہ حضرت پیر کے منہ میں لب مبارک ... زبان چلنے لگی پھر حضرت علی ... آئے انہوں نے چھ دفعہ تھوکا اور فرمایا کہ میں ساتویں دفعہ اس لئے نہیں تھوکتا کہ آنحضرت کی برابری نہ ہوجائے۔ پس حضرت پیر صاحب کی زبان بالکل چلنے لگ گئی۔ شاید شاہ صاحب اس کے ساتھ یہ کہنا بھول گئے کہ (رواہ البخاری) اگر یہی فرمادیتے تو ہمیں بہت آسانی ہوتی کیونکہ لوگوں نے جلسہ وعظ سے آکر ہم سے اس روایت کا پتہ پوچھا تو ہم نے لاعلمی ظاہر کی۔ اگر کوئی ذرہ سی عقل کا مالک بھی غور کرے تو اس روایت کے کذب کا اسکو یقین ہوجائے۔ کہاں آنحضرت اور کہاں حضرت پیر بعد تجسیم الشریف لب ڈالنے کے لئے تشریف لانا پھر کمال بے ادبی یہ ہے کہ آنحضرت کی سات دفعہ تھوکنے سے حضرت پیر صاحب کو کامل صحت نہ ہوئی مگر حضرت علی کے چھ دفعہ تھوکنے سے ہوگئی۔ تو بزرگی کس کی ہوئی؟ غالباً یہ روایت کسی شیعہ نے حضرت علی کی فضیلت اور حضرت پیر کی ہتک کے لئے بنائی ہوگی۔ پھر شاہ صاحب نے کمال کیا کہ مولود تیجہ سماع موتی وغیرہ مسائل بدعیہ کی صحت پر منکرین کو مباہلہ کی دعوت دی ہم یہ سنکر حیران ہوئے کہ جناب شاہ صاحب کو ایسے خفیف مسائل پر تو مباہلہ کی ضرورت محسوس ہوئی جن میں خود علماء حنفیہ بھی ان سے مخالف ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ کیوں مباہلہ نہیں کرتے جو نبوت کے مدعی ہیں اور مباہلہ کی دعوت بھی دیتے ہیں پھر جناب شاہ صاحب نے نہایت لطیف پیرائے میں یہ مضمون ادا کیا کہ اہلحدیث حنفیوں سے پڑھکر حنفیوں ہی کی مخالفت کرتے ہیں مگر افسوس کہ جناب موصوف نے یہ ظاہر نہ کیا کہ آپ خود بھی اسی کے مرتکب کیوں ہیں۔ ایک زمانہ آپ پر وہ تھا کہ حنفیوں کے شاگرد ہوکر آپنے تقلید کو ضلالت مبین کہا بلکہ یہ شعر بھی کہا تھا کہ ؎

داھرب عن التقلید فھو ضلالۃ ✦ ان المقلد فی سبیل الھالک

یعنے تقلید سے بھاگو کیونکہ تقلید گمراہی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مقلدین تباہی میں ہیں۔ یہ تحریر آپ کی معیار الحق مصنفہ شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اخیر میں بطور ریویو کے لگی ہوئی ہے اس تحریر میں آپنے اپنے مقلدین اساتذہ کا خلاف کیا۔ خیر۔ ایک زمانہ اب یہ ہے کہ آپ اپنے بزرگ شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر حسین صاحب مرحوم مغفور کا خلاف کر رہے ہیں۔ تو کیا یہ قانون آپ پر جاری نہیں کہ جن سے پڑھتے ہیں انہی کی مخالفت کرتے ہیں؟

شاہ صاحب نے اثناء تقریر میں اپنے ایک مباحثہ کا ذکر کیا کہ میں نے ایک غیر مقلد سے کہا کہ بیٹے تم تو نئی کھچڑی پکا رہے ہو۔ ہم تو تیرہ سو برس کی پکی ہوئی کھچڑی مزے سے کھاتے ہیں بس چپ ہوگئے (سبحان اللہ شاہ صاحب نے کمال کیا کہ باسی کھچڑی پر قناعت کی)۔

خیر اسی قسم کی بہت سی باتیں جب مولوی صاحبان نے کیں تو واقف کاروں کو حیرانی ہوئی کہ جناب شاہ صاحب ندوۃ العلماء کے ممبر ہوکر ان جھگڑوں کو ایک ہی دفعہ طلاق ثلاثہ دے چکے تھے آخر یہ خیال کیا گیا کہ جس طرح شاہ صاحب بموجب حدیث شریف جمع صلوتین کر لیا کرتے ہیں اسی طرح ایک دفعہ کی تین طلاقیں بھی ایک شمار کرکے جھگڑوں کی طرف رجوع کر آئے ہونگے اور مثل مشہور "جیسا دیس ویسا بھیس" پر عمل کیا ہوگا۔

ایک وقت آپ نے تصوف پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت کو محض بشر کہنا بے ادبی ہے اس پر ایک شعر پڑھا ؎

محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

جسکا مطلب خدا معلوم یہ ہے کہ گو شریعت نے انکو بندہ کہا ہے اور ہم بھی عبدہ ورسولہ کہتے ہیں مگر یہ غلط۔ کیونکہ علم حقیقت جو خاص ہم (صوفیوں) کو ملا ہے۔ اس میں آنحضرت کی بندگی کا پتہ نہیں ملتا۔ سبحان اللہ کیا ہی تصوف ہے کیا اسرار شریعت ہیں ایسے وعظوں میں ایک ادھر سے آواز آتی ہے حق ہو۔ ایک ادھر سے آتی ہے الا اللہ۔ سچ ہے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ✦ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

اور کمپنی کی شاخیں کھولنا +

(۱۱) وقتاً فوقتاً اُن تمام امور کو عمل میں لانا جو اغراض مذکورہ بالا کے حصول کے لئے ضروری یا اُن سے متعلق ہوں +

المشتہر

شیخ غلام محمد مینجنگ ڈائرکٹر وکیل کمپنی امرتسر

اڈیٹر بستہ خود بھی اس کمپنی میں حصہ دار ہوں اور ناظرین کو بھی ترغیب دیتا ہوں کہ بلاخطر اس میں شریک ہوں +

لاہوری اہل قرآن

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اہلحدیث مورخہ ۹ جون و ۱۲ جولائی میں لاہوری اہل قرآنوں سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ تم لوگ جو دوسری مسلمانوں کے ساتھ مگر نماز نہیں پڑھتے بتلا سکتے ہو قرآن مجید میں کس کے ساتھ پڑھنے اور کس کے ساتھ نہ پڑھنے کا حکم ہے اسکا جواب انہوں نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن میں دیا کہ آپ لاہور میں آنکر مباحثہ کریں اس کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی وہ درج ذیل ہے :-

"از دفتر اہلحدیث امرتسر

جناب من - السلام علیکم - آپکا جواب رسالہ میں دیکھا گیا جس میں آپنے لکھا ہے کہ یہاں آنکر مباحثہ کرلو - مجھے مباحثہ سے انکار نہیں مگر مباحثہ عام ہوگا - یعنی کسی کھلے مکان میں جہاں روک ٹوک نہ ہو اور ہر فریق کو دس دس منٹ تقریر کے لئے ہونگے - مباحثہ زبانی ہوگا اور صبح آٹھ بجے سے ۱۱ بجے تک رہیگا - اشتہار عام ہوگا - جسکا خرچ اور انتظام آپ کے ذمہ ہوگا کیونکہ مباحثہ کی خواہشمند آپ ہی ہوئے ہیں - اطلاع آنے پر دن اور تاریخ مقرر کرونگا - جواب سے اطلاع دیں -

خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۱۶ء"

اسکا جواب انجمن اہل قرآن کی طرف سے حسب ذیل آیا :-

"بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلام علیکم طبتم - آپکا مرسلہ کارڈ بوجہ عدم موجودگی منشی آج دیکھا ہے آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتے ہیں - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ مولوی عبداللہ صاحب کا پیشتر ازیں مناظرہ ہوچکا ہے اور سب کچھ رسالہ میں شائع کیا ہوا ہے - آپ پہلے ہر دو رسالہ جات کو اچھی طرح سے دیکھ لیں - اگر ممکن ہو تو ان دونوں کے مطابق مباحثہ کرلیں اور ضرور کریں آپکا بڑا شکریہ ادا کرینگے -

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ لاہور"

اس خط کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا :-

"بخدمت محمد چٹو صاحب مہتمم رسالہ اشاعت القرآن لاہور

جناب من - السلام علیکم - شکریہ ہے کہ آپنے خط کا جواب دیا مگر آپکو معلوم ہے کہ ہم غیر مقلد ہیں اسلئے ہم کسی کی تقلید یا رلیں نہیں جانتے - بلکہ اپنا نفع نقصان خود سوچا کرتے ہیں - ہم تو اسی مسئلہ پر بحث کرینگے جس کے متعلق اہلحدیث میں دو دفعہ آپسے سوال کیا گیا کہ قرآن مجید سے دکھاؤ کس کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے نہیں اس مسئلہ پر گفتگو تقریری اور تحریری دونو طرح سے ہوگی - ۲ گھنٹے تحریری ہوگی اور ۲ گھنٹے تقریری - دس دس منٹ ہر فریق تقریر کریگا منظوری سے اطلاع دیں - ابوالوفاء"

اس کے جواب میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا :-

"بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلام علیکم طبتم - کارڈ آپکا پہونچا حال معلوم ہوا جس طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مولوی عبداللہ صاحب کا ہم نے مناظرہ کروایا تھا اگر اسی طرح آپکو منظور ہو تو بسم اللہ جسوقت چاہو تشریف لے آویں - ۲۰ ستمبر ۱۹۱۶ء

راقم شیخ محمد چٹو خادم اہل قرآن بازار سریانوالہ - لاہور"

مولوی صاحب! ان سے مباحثہ تحریری ہوا تھا کہ ایک فریق جتنا چاہے لکھتا جاتا تھا اس کے لئے مجکو لاہور پہنچنا یا آپکو امرتسر آنے کی حاجت نہیں - آپ اپنے رسالہ میں لکھئے ہم اپنے اخبار میں لکھینگے پس بسم اللہ کیجئے اور اہلحدیث مورخہ ۹ جون و ۱۲ جولائی کو دیکھکر جواب [illegible]

تفسیر ثنائی جلد پنجم

طیار ہے - قیمت ۱۲/ - پانچوں جلدوں کی متفرق قیمت ۴/ ہے مگر پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے صرف ۳ روپیہ مقرر ہیں - جو صاحب پانچوں جلدوں کے پانچ خریدار پیدا کرینگے انکو ایک نسخہ پانچوں جلدوں کا مجموعہ مفت اور جو صاحب ایک خریدار پیدا کرینگے انکو ایک جلد جونسی وہ چاہیں مفت ملیگی +

منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible] مطبع [illegible] امرتسر [illegible]

انتخاب الاخبار

افسوس حاجی بدر الدین صاحب جو جالندھر کے موحدین میں ایک پرجوش ممبر رکن تھے فوت ہوگئے خدا مرحوم کو بخشے۔ مرحوم کے معتقدین جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہم اغفرلہ۔

شیخ گلاب احمد صاحب کی بیوی اور ایک لڑکا انتقال کر گئے جن کے لئے شیخ صاحب بھلوال سے ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

اس ہفتہ دفتر اہلحدیث میں ایک عیسائی واعظ مسلمان ہوا۔ خدا ثابت قدم رکھے۔

باریسال (مشرقی بنگال) میں لیاقت حسین اور عبدالغفور سیشن سپرد کئے گئے۔ اور ان کی ضمانتیں نامنظور کی گئیں۔

مسٹر ٹاٹا کے خاندان کے لوگ ڈہائی کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے فولاد کا ایک کارخانہ مقام سینی میں جاری کرنا چاہتے ہیں جو بنگال ناگپور ریلوے پر واقع ہے۔ فولاد کی کان یہاں سے پچاس میل پر ہے۔ گورنمنٹ نے کان سے کارخانہ تک ریل جاری کردینے کا وعدہ کیا ہے اور وہ ہر سال اس کارخانے سے بیس ہزار ٹن فولادی ریلیں خریدا کریگی۔

دیناجپور کا ایک بنگالی وکیل اس جرم میں گرفتار کرکے لایا گیا ہے کہ اس نے دارجلنگ سے کلکتہ کو جاتے ہوئے ڈاک گاڑی میں ایک یورپین ریلوے افسر مسٹر سمارٹ پر خنجر سے حملہ کیا۔

آریہ اخبار مسافر آگرہ کا اڈیٹر متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے برخلاف اشتعال انگیز اور توہین آمیز مضامین لکھنے سے باز آئے۔ ورنہ اس پر سڈیشن کا مقدمہ دائر کیا جائیگا۔ (پہلی جون کی سزا ہوگی)

کلکتہ میں بپن چندرپال کی گرفتاری پر پرجوش جلسہ ہوا۔ اس میں ایک بنگالی بیرسٹر نے مفسدانہ تقریر کی۔ اس پر وہ گرفتار ہوکر پانچہزار کی ضمانت پر رہا ہوا۔

چیفکورٹ لاہور نے اخبار انڈیا و اخبار ہندوستان کے ایڈیٹروں کی نسبت یہ فیصلہ صادر کیا کہ پنڈیداس اڈیٹر اخبار انڈیا کی اپیل نامنظور کی گئی اور دینا ناتھ ایڈیٹر اخبار ہندوستان کو پانچ سال کی جگہہ صرف دو سال قید سخت کی سزا دیگئی اور ہندوستان پریس کے ضبط کرنے کا حکم منسوخ کیا گیا۔

مراکو سے اس ہفتہ میں جو تار آئے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مولائی عبدالعزیز رباط پہونچ گئے۔ مولائی حفیظ دارالبیضا کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ چھ ہزار فوجیں اور توپیں ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انکا مقابلہ مولائی عبدالعزیز سے ہوگا یا فرانسیسی جنرل سے مگر ایک پیغام مولائی حفیظ کی طرف سے سفراے یورپ کے نام اس مضمون کا آیا ہے کہ عنقریب مراکو میں ایک مضبوط اور مستحکم نظام حکومت قائم کیا جائیگا۔ اور اہل مراکو اور اہل یورپ کے درمیان دوستانہ تعلقات بحال ہوجائینگے۔ سلاطین یورپ اس معرکہ سے اسوقت تک علیحدہ رہیں جب تک کہ فریقین میں سے ایک فتح پاجائے۔ اور مراکو کی عنان حکومت مستقل طور پر ہاتھہ میں لے۔ جن قبائل کو فرانسیسی جنرل نے صلح کی شرائط طے کرنے اور اطاعت قبول کرنے کی مہلت دی تھی انکا نامہ وپیام بیکا یک بند ہوگیا اور فرانسیسی فوج نے ۲۲ ستمبر کو رات کے وقت اہل مراکو کے کیمپ پر حملہ کیا اور اس کو جلا دیا۔ ۲۴ ستمبر کو الجزائر سے زائد فرانسیسی فوج کمک کیلئے دارالبیضا میں آئی۔ بعد کی خبر ہے کہ تین قبیلوں نے فرانسیسی جنرل کی اطاعت قبول کرلی اور شرائط صلح پر دستخط کردئے اور یرغمال کے آدمی پیش کر دئے۔ وہ تاوان کی رقم دینے کے لئے بھی تیار ہیں اور ان لوگوں کو بھی فرانسیسی جنرل کے سپرد کر دینگے جنہوں نے دارالبیضا میں یورپین اشندوں کو قتل کیا تھا۔ اب دیگر قبائل کے ساتھہ فرانسیسی فوج معرکہ آرائی کریگی۔ آج کل فرانسیسی اس خوف سے دارالبیضا کے گرد مورچہ بندی کر رہے ہیں کہ مولائی رشید عنقریب ایک بڑی فوج کے ساتھہ اس مقام پر حملہ آور ہونے کو ہے۔

ایرانی ترکی سرحد کے معاملہ کی تحقیقات کے لئے باب عالی کے حکم سے دانیال پاشا طاہر پاشا اور حاکم قرقوق مرغوار میں پہنچ گئے ہیں۔

حجاز ریلوے ۹۸۰ کیلومیٹر طے کرکے مقام علا تک جا پہونچی ہے اور اس مقام تک ٹرین آنے جانے لگی ہے۔ اس مقام تک ٹرین جاری کرنے کے وقت ایک عظیم الشان جلسہ اظہار خوشی ومسرت کے لئے کیا گیا۔ اس جلسے میں باب عالی کی طرف سے سلطانی حاجب سعاد تلو جواد پاشا قسطنطنیہ سے آکر شریک ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے بہت سے معزز لوگ اس جلسے میں شامل تھے۔ ریلوے سٹیشن خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جابجا فتح کمانیں نصب کی گئی تہیں اور ترکی جھنڈیاں لہرا رہی تہیں۔ عثمانی بینڈ اپنی خوشنما گتوں سے حاضرین کو محظوظ کر رہا تھا۔ دولتلو کاظم پاشا نے جو اس ریلوے کے مہتمم ہیں اس موقع پر نہایت عمدہ اسپیچ کی۔ پھر سلطان المعظم کے لیے دعا کی گئی اور تمغے تقسیم کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ ٹرین جو جاری کی گئی ہے اس کی رفتار فی گھنٹہ ۴۰ سے ۵۰ کیلومیٹر تک ہے (کیلومیٹر قریب قریب نصف کوس کے ہوتا ہے)

مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ آخر شوال یا شروع ذیقعدہ میں ہوگا۔

فتاوے

س نمبر ۳۹۴ - کوئی کسان بیج بونے وقت ایک روپیہ لیا اس اقرار سے کہ میں کٹائی پر ایک روپیہ کا دس سیر چاول دونگا۔ روپیہ لیا سو وقت بازار کا بہاؤ آٹھ سیر تہا اور دینے کے وقت سات سیر یا بارہ سیر ہوگیا۔ روپیہ دیا تو شخص نے قرار کے مطابق دس سیر چاول لے سکتا ہے یا نہیں یا بازاری بہاؤ بارہ سیر ہے یا سات سیر ہے۔ بارہ سیر لینا یا سات سیر لینا۔ (سید عبدالرحمن سنبلپور)

س نمبر ۳۹۵ - اس وقت میں ایک روپیہ کو دس سیر چاول ملتا ہے۔ کسی کو ایک روپیہ کا چاول دئے وہ لیا سو شخص سے یہ اقرار کئے فلانے مہینے میں یہ ایک روپیہ کا چاول بارہ سیر لونگا ایسا لے سکتے ہیں یا نہیں۔ بازاری بہاؤ بارہ سیر سے کم یا زیادہ ہے۔ کیسا لینا۔ (ایضاً)

س نمبر ۳۹۶ - یہاں کے ہندو کسان لوگ بیج بونے کے وقت بیس سیر دہان دیتے ہیں اور کٹائی پر پچیس یا تیس سیر لیتے ہیں ہم ہندو کسان کو کیا دیں (سید عبدالرحمن)

ج نمبر ۳۹۴ - روپیہ دیتے وقت جو نرخ مقرر ہوا ہے وہ لیوے اور وہی دیوے چاہے بازار میں کچھ ہی ہو۔

ج نمبر ۳۹۵ - دس سیر چاول دینے کے وقت اگر چاول کی بیع روپیہ سے ہوئی ہے تو اسی روپیہ کے بارہ سیر دوسرے وقت پر لے لینے جائز ہیں اور اگر چاول کی چاولوں سے ہوئی ہے تو منع ہے۔

ج نمبر ۳۹۶ - جتنے چاول لو روپیہ کے ساتھ بیع کرو۔ اس روپیہ کو اپنے ذمہ لے کر وقت پر اس روپیہ کے چاول جتنے مقرر کئے ہوں دیدیا کریں۔ چاولوں کی چاولوں سے بیع کرو تو اسی وقت دیدیا کرو۔

س نمبر ۳۹۷ - زید و بکر و عمرو خالد وغیرہ میں عمرو خالد۔ زید بکر کے چچیرے بہائی ہیں۔ بکر نے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوہ ہندہ نامی چہوڑ کر انتقال کیا ہے۔ بیوہ مذکورہ نے فعل فاحش کیا (زنا) اسپر زید و عمرو خالد اس بیوہ کو گہر سے بچوں کو چہین لیکر نکالدینا چاہتے ہیں۔ بیوہ مذکور ایک خاص شخص سے فعل فاحش کی مقر ہے مگر کہتی ہے کہ مجہے نشہ کرا کے حالت نشہ میں یہ فعل ناجائز کیا ہے۔ زید و ہندہ کا گہر ایک ہی تہا۔ سب کو معلوم ہے مگر عادی نہیں۔ زانیہ سے کہا گیا کہ جب تیری بلا رضا ایسی فعل زید نے تجہسے کیا تہا تو تو نے اسیوقت کیوں اس بات کو ظاہر نہیں کیا۔ جواب دیتی ہے کہ ایک بری بات تہی اور اللہ ستار العیوب ہے ہر طرح سے اسکو چہپانا چاہتے مگر ظاہر ہوگیا ہندہ یہ بہی کہتی ہے کہ سوائے اس ایک مرتبہ کے پہر نہیں کیا اور نہ ایسا موقع میں نے اسکو دیا۔ ہندہ نے اسقاط حمل کی بہت کچھ تکرکی مگر ایک نہ چلی آخر بچہ پیدا ہوا اور وہ ہوتے ہی اس نے اس کی جان لے لی اور کہیں بے پتہ کر دیا۔ لوگ جب دریافت کرتے ہیں تو یہی کہتی ہے کہ مجہو ماہواری کے بند ہونیکی بیماری تہی غرض چہپاتی ہے۔ بکر کے موجودہ لڑکے جو ہندہ کے بطن سے ہیں بڑے لڑکے کی عمر کو ۱۳ یا چودہ سالہ ہے اور چہوٹے کی ۹ یا ۱۰ سالہ اور لڑکی کی شادی ہوچکی ہے۔ خالد جو بکر کا چچیرا بہائی ہے اور جو اس بیوہ اور بچوں کا اکثر و بیشتر ہمدرد رہتا تہا اور انکی آسائش کا دل سے متمنی رہتا تہا اس ناجائز فعل سے سخت متاثر ہوکر بیقرار ہے۔ اس خیال سے کہ اگر ہندہ کو فعل شنیعہ کی وجہ سے نکالدیں تو بکر کے بچوں کی پرورش میں دقت ہے اور کوئی انکا پرسان حال نہ ہوگا لہٰذا وہ یہ چاہتا ہے کہ ہندہ سے کہکر اس فعل شنیعہ کی نسبت اپنی طرف کرائے۔ مزید دو قبول کے بعد ہندہ نے قسم سرسری اسطرح دلوائے کہ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ خالد نے مجہ سے فعل شنیعہ کیا تہا اور وہ پیٹ اسی کا تہا۔ اس صورت متذکرہ بالا میں دریافت طلب حسب ذیل امور ہیں

(ا) خالد کا ہندہ کو بچوں کی پرورش کے خیال سے یہ سکہلانا اور اس کو اسپر قسم دلوانا اور قسم دلوا کر بچوں کی پرورش کے خیال سے اسکو اپنے عقد میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

(ب) خالد نے جو زبردستی اپنے ہاتہوں اپنے پر تہمت قبول کی ہے عند اللہ اسپر ماخوذ ہوگا یا نہیں

(ج) انجانی کیوجہ سے دیگر لوگ خالد کے ساتھ ہیں۔ کوئی اور بعض تشنیع کرینگے اسمیں اسکو سبب کہ اسنے بلا وجہ لوگوں کو اپنا بدگو بنا کر نہیں گناہ میں پہنسایا ماخوذ ہوگا یا نہیں۔

(د) ہندہ کے ساتھ جو زانیہ اور نیز اپنے ولد الزنا کے مار ڈالنے سے کہ عمداً مار ڈالنا کفری کا فرہ ہے۔ خالد کا نکاح جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو خالد اس آیت کے تحت مضمون میں داخل ہوگا یا نہیں جسکا مضمون یہ ہے کہ زانی نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ سے اور مشرک نہیں نکاح کرتا مگر مشرکہ سے اور ایمان والی لونڈی بہتر ہے وغیرہ

(ہ) چونکہ اس دیار میں زنا و قتل عمد وغیرہ کی حد شرعی جاری نہیں اس صورت میں ہندہ بصدق دل توبہ کرے اور آئندہ ایسا فعل نکرے اور ہمیشہ نادم و پشیمان رہے تو کیا وہ جرم زنا و قتل عمد کے کفر وغیرہ سے پاک ہو جائیگی۔

(و) بہیر نکا اثر — زنا اور کفر سے پاک ہو جاتی ہے تو خالد کا اسکو اپنے نکاح میں لانا خاص بچونکی پرورش جائز ہے یا نہیں۔

(ز) — اسکو نکاح میں لانیکے بعد خالد ہندہ کے بیٹو نکا نکاح جو بکر کی اولاد ہے اپنی لڑکی کے ساتھ جو اس کی پہلی بیوی کے بطن سے ہے کر سکتا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۳۹۷ - (ا) خالد نے جہوٹ بولکر اپنی طرف زنا کی نسبت کرائی جو جہوٹ ہے اسلئے بہتان ہے گو وہ جہوٹ نہیں مگر دو نو صفت گنہگار بعدت کی موجود ہیں۔ (ب) اگر واقع میں فعل بد سے آلودہ ہے تو عند اللہ ماخوذ ہوگا ورنہ نہیں مگر کذب بیانی پر ضرور ماخوذ [illegible] ہوگی [illegible] ہوگا [illegible] تک [illegible] ہو کر ہے

(بائیں حاشیے پر ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارت ناقابلِ مطالعہ ہے)

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے:-

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے ... طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف ... کو بہت مفید ہے۔ (اخبار اہلحدیث ۱۴ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۸)

جناب عبدالصمد صاحب ... پوسٹ ... لکھتے ہیں:-

(پہلا خط) تسلیم - میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگواؤں گا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی۔ اس لئے التماس ہے کہ بعد وصول خط ہذا آپ ... آٹھ (عہ) روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں۔ × × × × × × × × (دوسرا خط) براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی - ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × بھیجدیں (تیسرا خط) براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرما دیں ... ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں (چوتھا خط) ... بھیجدیں۔

مسٹر ... منجن ... لکھتے ہیں:-

دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجیں۔ میں آپ کا پرانا خریدار ہوں"

مومیائی کے مختصر فوائد یہ ہیں:-

... باہ - درد کمر - جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ... ہے۔ قیمت فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ...

المشتہر

مینیجر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتب ثنائی

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت ... طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ... تفسیر کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ کل تفسیر ... جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں تیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول	سورہ فاتحہ و بقر	قیمت ...
جلد دوم	آل عمران تا نساء	...
جلد سوم	مائدہ سے اعراف تک	...
جلد چہارم	مکمل ... چودہ پارہ	...
جلد پنجم	... فرقان تک	...

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ ... صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی ... جاتیں ... نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے۔ قیمت ... مع محصولڈاک۔

الہام کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریوں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ... قیمت ...

دلیل فرقان

بجواب چکڑالوی نماز کا جواب - قیمت ...

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

Registered. L. 352.

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۵۰ — جلد ۴

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ عیسوی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✦

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✦

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✦

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے ✦

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ✦

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگی - واپسی کا وعدہ نہیں -

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ۔۔۔

والیان ریاست سے ... ۔۔۔

رؤسا و جاگیرداران سے ... ۔۔۔

عام خریداروں سے ... ۲ روپیہ ۸ آنہ

" " " ششماہی ۱ روپیہ ۴ آنہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

سالانہ اطلاع

الحمد للہ اہلحدیث کا چوتھا سال بخیریت ختم ہونے کو ہے اس لئے ناظرین مطلع رہیں کہ آئندہ نمبر ۵۱ کے بعد حسب دستور ایک ہفتہ تعطیل کا ہے - پانچویں جلد کا پہلا نمبر یکم شوال بروز عید نکلیگا - انشاء اللہ تعالی -

جن جن صاحبوں کی قیمت اس جلد کی ختم ہے وہ آگاہ رہیں کہ پانچویں جلد کا پہلا نمبر اُن کے نام وی پی کیا جاویگا جس کسی صاحب نے کوئی عذر کرنا ہو - مہربانی کر کے اطلاع بخشیں جو صاحب کوئی عذر یا اطلاع نہ دینگے سمجھا جائیگا کہ وہ پوری قیمت پر اخبار سال بھر کے لئے لینا منظور کرتے ہیں - امید ہے ہمارے قدردان اس پر معنے گذارش کو بیفائدہ نہ چھوڑینگے ✦

سالانہ رعایت

حسب دستور ... سالانہ رعایت ... مندرجہ ذیل کتابوں کی قیمت میں ثلث قیمت کی تخفیف کی جاتی ہے ... اخیر رمضان شریف تک ہے - امید ہے ہمارے

مستورات کی پکار

رسالہ صحت النساء

چونکہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنے کیلئے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنے کیلئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدی ممکن ہو بھیجیں پتہ ذیل سے بالکل مفت منگا کر (بغیر محصول ڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر کے دونوں جہان میں ثواب حاصل کریں

پتہ :- مینیجر لائبریری بک ایجنسی جگادھری ضلع انبالہ ملک پنجاب

احباب اس فہرست سے فائدہ حاصل کرینگے اور دوستوں کو بھی فائدہ پہونچا دینگے۔ فہرست یہ ہے۔

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
تفسیر ثنائی۔ پانچ جلدیں	عہ	۱۵ر
تقابل ثلاثہ۔ تورات انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حاشیہ میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی افضلیت ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ	۱۲ر	۱۰ر
آیات متشابہات۔ اصل تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق۔	۳ر	۲ر
تہذیبیا۔ اہلِ بدعت کے فرائض بتلائے گئے ہیں	۱ر	۸ر
فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودہ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں انکو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت بہت کم۔	۲ر	۰۲ر
دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب	۲ر	لعہ
شادی بیوگان اور نیوگ۔ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کار آمد ہے۔	۱ر	عر
الہامی کتاب۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا خاتمہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔	۱۰ر	۸ر
حق پرکاش۔ آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں انکا مفصل اور مکمل جواب ہے جس سے تعلق رکھتا ہے	۱۰ر	۸ر
تحریک اسلام۔ مباحثہ دہرم پال غازی آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ کا معقول اور مفصل جواب۔	۶ر	۴ر
ادب العربیہ۔ صرف و نحو عربی کو نہایت آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد ہی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو جائیگی۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے	۶ر	۳ر
بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال۔	۳ر	۲ر

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید	۱ر	۸ر
اسلامی تاریخ۔ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کیلئے بہت مفید۔	۱ر	۱ر
تنقیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (آریہ دہرم پال) جلد اول ۵ر جلد دوم ۲ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر چاروں جلدوں کی قیمت	۱۳ر	۱۱
مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو ماہ جون ۱۹۲۳ء میں بمقام نگینہ آریوں سے ہوا تھا۔ قابل دید	۶ر	۴ر
الہام۔ الہام کی تشریح کی گئی ہے۔ آریوں کا رد۔	۱ر	۸ر
سرکوب بدعت۔ مسائل بدعت کی تردید۔	۱ر	۸ر
عورت کی زندگی۔ وہ احکام جن سے عورت کی زندگی حاصل ہوتی ہے	۱ر	۸ر
شریعت و طریقت۔ شریعت و طریقت۔	۱ر	۸ر
ہفوات مرزا۔ مرزا کے مضامین متناقضہ	۱ر	۱۳ر
اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔	۳	۲ر
السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ	۱ر	۸ر
نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام ہندو آریوں۔ عیسائیوں کی عبادتوں کا مقابلہ۔	۲ر	۱ر
اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے۔	۲ر	۴ر
ہدایت الزوجین۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان۔	۱ر	۸ر
رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور اتباع سنت محمدیہ کی تاکید	۱ر	۸ر

الہامات مرزا – مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح وبسط سے کیگئی ہے۔ یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے ۵ر ۳۰ر

حدوث دنیا – دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے طویل بحث ہے۔ ۲ر ۱ر

حدوث وید – وید کی قدامت کا ابطال دیا ہے۔ ۱ر ۳ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی عنوان مضمون پر بحث کیگئی ہے۔ منکرین حدیث کا رد۔ ۲ر ۱ر

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ ۱ر ۳ر

چودھویں صدی کا مسیح – مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۰۔ ۳ر ۱۲ر

فیصلہ آرہ – اربعین اور الکلام المبین میں علماء کرام کا محاکمہ ۱ر ۳ر

آخیر رمضان شریف تک جو صاحب درخواست بھیجیں گے وہ اس رعایت کے مستحق ہونگے۔

کیا ہمارے احباب

اسی طرح بدستور غافل رہینگے اور اپنے اس قومی اخبار کو کس مپرسی ہی میں رکھینگے؟ خدانخواستہ اگر یہی بے اتفاقی رہی تو بہت بڑے نقصان کا خطرہ ہے پس ہماری احباب دل سے متوجہ ہوکر جس طرح سالانہ یادگار ہم سے کراتے ہیں خود بھی تو کچھ کیا کریں۔ ایسا تو نہو کہ بوجہ مشغول تر باعمرو زید۔ بارہا لکہا گیا کہ اہلحدیث کو ابھی وہ قوت حاصل نہیں ہوئی کہ اپنے پاؤں کے بل پر چل سکے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ اہلحدیث کے قدردان اسکی ترقی اشاعت میں کافی حصہ لیں۔ کم از کم دو دو خریدار پیدا کریں بجبکہ ہماری حنفی بھائی اسقدر کوشاں ہیں کہ اہل فقہ کے بابت خریداروں نے اس کو پندرہ پندرہ۔ بیس بیس خریدار دئیے ہیں تو کیا اہلحدیثوں میں اتنی ہمت بہی نہیں کہ تمام کوشش سے دو۔ دو خریدار پیدا کرسکیں بیشک ہمت ہے مگر توجہ نہیں۔

دینی ثواب کے علاوہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو صاحب سال بھر کے لئے پانچ خریدار اہلحدیث کے بنائیں جنکی قیمت دفتر ہذا میں پہونچ جائے تو ایسے ذی ہمت صاحب کو سال تک اخبار مفت ملیگا۔ پس حضرات ناظرین توجہ فرماویں۔

ہمت مرداں مدد خدا

ہمارے ناصح

ہمکو نصیحت کرتے ہیں کہ اہل فقہ کا تعرض نہ کیا کریں اگرچہ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ اہل فقہ ہی ابتدا کرتا ہے۔ مگر اپنے حسن ظن سے ہمکو سمجھاتے ہیں کہ تمہاری شان ارفع ہے کہ تم ایسی دون از کار الجھنوں میں الجھو۔ ان ناصحین میں سے اول نمبر ہماری مکرم دوست مولوی عبدالشکور صاحب اڈیٹر النجم لکھنؤ ہیں جنہوں نے ۲۰۔ رجب کے پرچہ النجم میں ایک مضمون بعنوان "نیک مشورہ" لکہا تہا جسمیں ہمیں یہ نیک صلاح دی تہی کہ روافض۔ قادیانی اور اہل قرآن کی خبر لیں اور مقلد غیر مقلد کے مباحثات ترک کریں۔ میں تو ابھی اسی خیال میں تہا کہ کسی احسن صورت سے آپ کے مشورہ پر عمل کروں۔ اتنے میں ۲۱ شعبان کا النجم دیکہا تو یقین ہوا کہ

قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست [illegible] را

محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

مولوی صاحب موصوف نے پرچہ مذکورہ میں ایک مضمون بعنوان "ازاحۃ العیب پر سرسری نظر کا جواب" لکہا ہے جو درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ازاحۃ العیب پر سرسری نظر کا جواب"

ناظرین کو معلوم ہے کہ حضرت استاذ علامہ مولانا السید محمد عین القضاۃ صاحب مدظلہ نے مکہ معظمہ میں ایک مختصر رسالہ مسئلہ علم غیب کے متعلق تحریر فرمایا تہا جسکو علمائے حرمین نے پسند کیا اور بعض نے اسپر تقریظ لکہی۔ اس رسالہ کا نام نامی ازاحۃ العیب عن مسئلہ علم الغیب ہے اصل رسالہ عربی میں ہے اور اسکا اردو ترجمہ النجم کے ساتھ شائع ہوچکا ہے۔

اخبار اہل فقہ امرتسر نے اس متین رسالے پر کچھ بے سروپا اعتراضات شائع کئے ہیں جنکو دیکھکر بیحد افسوس ہوا۔ صد ہزار افسوس۔ ہماری بھائیوں کو اب سوائے آپس میں لڑنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ بجائے اس کے کہ مخالفین اہل سنت کا رد کیا جائے خود اہلسنت کا رد کیا جارہا ہے۔ (اہل فقہ میں یہی تو کمال ہے اسی سے تو امام بخاری کا) یہ بھی نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ایسے متین و دقیق رسالہ کا جواب سرسری نظر سے لکہا گیا۔ اس جواب میں سوا اس کے کہ چند خلاف تہذیب کلمات علماء اہل سنت کی نسبت لکہے گئے ہیں اور کچھہ ترجمہ پر اعتراضات ہیں اور چند لایعنی کلمات ہیں اور کچھ نہیں ہے۔ میں ہرگز اس سرسری نظر کے جواب کی طرف متوجہ نہوتا مگر چونکہ مجیب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب نہ ماننے والوں پر انکی جناب اقدس کی توہین اور بے تعظیمی کا الزام لگایا ہے جس سے نہ صرف حضرت

استاذ و علامہ بلکہ تمام علمائے حنفیہ پر اعتراض وارد ہوتا ہے لہذا محض بغرض اظہار حق ہم نے اس مختصر تحریر کا لکھنا ضروری سمجھا +

واضح ہے کہ فقہ حنفی کی مستند کتابوں میں اُس شخص کی تکفیر کا فتوے مندرج ہے جو غیر خدا کو عالم الغیب سمجھے ہم اسوقت نمونہ کے طور پر دو ایک عبارتیں نقل کرتا ہوں - ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں ۔۔ وبالجملۃ فالعلم بالغیب امر تفرد به سبحانه لا سبيل اليه للعباد الا باعلام منه والهام بطريق المعجزة او الكرامة او ارشاد الى الاستدلال بالامارات فيما يمكن فيه ذلك ولهذا ذكر في الفتاوى ان قول القائل عند رؤية هالة القمر اى دائرته يكون مطر مدعيا علم الغيب لا بعلامة كفر ومن اللطائف ما حكاه بعض ارباب الظرائف ان منجما صلب فقيل له هل رايت هذا في نجمك قال رايت رفعة ولكن ما دريت انها فوق خشبة ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما اعلمهم الله تعالى احيانا وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله كذا في المسائرة ترجمہ

محل کلام یہ ہے کہ علم غیب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ساتھ اسپاک متفرد ہے بندوں کو وہاں تک رسائی نہیں مگر خدا کے بتلانے سے اور بطریق معجزہ یا کرامت الہام کرنے سے یا علامات سے استدلال کا طریقہ ظاہر کرنے سے اُن اشیا میں جن میں علامات سے استدلال ممکن ہے اسی وجہ سے فتاویٰ میں مذکور ہے کہ چاند کے ہالہ کو دیکھکر کوئی شخص کہے کہ مینہ برسیگا تو ایسا دعویٰ کفر ہے - اور ایک لطیفہ بعض ظرافت الطبع لوگوں نے نقل کیا ہے کہ ایک نجومی کو سُولی دی گئی اس سے پوچھا گیا کہ کیا نجوم سے تجھے یہ بات معلوم ہوئی تہی اُس نے کہا ہاں میں نے اپنے کو بلندی پر دیکہا تہا مگر یہ نہ سمجہا تہا کہ لکڑی پر بلندی حاصل ہوگی - پھر جاننا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام غیب کی باتوں کو نہیں جانتے مگر اسقدر کہ اللہ تعالیٰ نے انکو کبہی کبہی بتایا اور حنفیہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تہا کفر ہے بوجہ مخالفت اللہ تعالیٰ کے قول کے کہ اے نبی کہدو جو لوگ آسمانوں میں و زمین میں ہیں سوا اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا - ایسا ہی علامہ محقق ابن ہمام کی کتاب مسائرہ میں ہے -

اور امام علامہ شیخ ابن نجیم بحر الرائق میں تحریر فرماتے ہیں وفی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده ان النبي يعلم الغيب

ترجمہ فتاویٰ قاضیخاں اور خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بناکر نکاح کرے تو نکاح منعقد نہوگا اور وہ شخص کافر ہوجائیگا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تہے -

اس قسم کی عبارات کتب فقہ سے اگر نقل کیجائیں تو کئی جزو فراہم ہوسکتے ہیں مگر سمجھنے کے لئے اسی قدر کافی ہے -

کیا مجیب صاحب انصاف اور عقل کو ساتھ لیکر اس بات کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام فقہائے حنفیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت سے خالی تہے اور کیا معاذ اللہ یہ حضرات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالے تہے کیا آج دنیا میں آپ اور آپ کے چند ہمخیال ان علمائے کرام سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت کا دعویٰ کرسکتے ہیں اور کیا اس دعوے میں آپ کو کوئی مسلمان صادق سمجھ سکتا ہے - (بریلی والے تو سمجھینگے کیونکہ شریف میں ماخوذ ہی ہوجاتیں - اہلحدیث)

یاد رکہئے اصل تعظیم اور اصل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی ہے کہ آپ کی پیروی کی جائے اور جو شریعت آپ لائے ہیں اُس کے حدود سے تجاوز نہ کیا جائے تعظیم ومحبت ہرگز اس کا نام نہیں ہے کہ نبی کو خدا بنا دیا جائے اور جن اوصاف کو خدا نے اپنی ذات پاک کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے وہ نبی کے لئے ثابت کردئے جائیں اگر آپکے نزدیک تعظیم ومحبت اسی کا نام ہے تو ایسی تعظیم ومحبت سے خدا سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے یہ تعظیم ومحبت نصرانیوں کو مبارک رہے - اہل مکہ جن کا خدا ہونا کفار مکہ بہی حضرت ابراہیم کی تعظیم ومحبت کا بہت کچھ دعویٰ کرتے تہے مگر اتباع ابراہیمی سے انکو کچھ بہرہ نہ تہا لہذا خدا نے ان کے دعوے کی تکذیب کردی اور جو کچھ مبالغہ وہ حضرت ابراہیم کی مدح وثنا میں کیا کرتے تہے اُن کے کچھ کام نہ آیا غضب خدا کا قرآن عظیم میں صاف صاف مذکور ہے کہ اے محمد کہدو کہ خدا کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا اور آپ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہیں اور جو کوئی اس کا انکار کرے تو اُس کو آپ ایسا سخت جملہ کہیں کہ یہ حضرت کی بے تعظیمی کرتا ہے معاذ اللہ - آپ لوگوں کی طرف سے اس آیت کی یہ تاویل کی جاتی ہے کہ اس میں نفی علم ذاتی کی ہے مگر افسوس کہ یہ مطلب کسی طرح چسپاں نہیں ہوتا - یہ آیت کفار کے سوال وقت قیامت کے جواب میں نازل ہوئی ہے اس سوال کے جواب میں علم ذاتی کی نفی بالکل مہمل ہے - ایک شخص ایک بات پوچہتا ہے آپ اسکو جواب دیتے ہیں کہ میں اس کو ذاتی طور پر نہیں جانتا - ہاں عطائی طریقے سے جانتا ہوں انصاف کیجئے کہ یہ جواب کیسا ہے سائل کو اپنے سوال کے جواب سے

مطلب ہی اسکو اس سے کیا غرض کہ آپکو علم ذاتی ہے یا عطائی -
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل دمحاسن واقعیہ کیا کم ہیں کہ ہم انکو فضائل میں مبالغہ سے کام لیں - بنظر اصلاح مسقدر کہا گیا - والسلام "
(النجم لکھنؤ - ۲۰ شعبان ۱۳۲۵ھ)

ہمارے مکرم دوست کو باوجود ناصح مشفق ہونے کے اس مضمون کے لکھنے کی جو ضرورت پیش آئی وہ انہوں نے خود ہی بتلادی ہے - پھر کیا اہلحدیث کو ضرورت پیش نہیں آتی جسکی وجہ سے آپ ہی نے ماہ ذی الحجہ گذشتہ کے کسی پرچہ میں اہل فقہ کو گویا حنفیوں کا چھوٹا بھائی - شرک و بدعت کا مروج اور امام بخاری کا تبرائی لکھا تھا - امید ہے کہ اپنے پیش کردہ وجوہات پر نظر کرکے اہلحدیث کو بھی کسی قدر معذور تصور فرماوینگے -

نتیجہ - النجم کی تحریر منقولہ بالا سے کئی ایک نتائج پیدا ہوسکتے ہیں - ایک تو یہی جو گذرا کہ اہل فقہ چونکہ قرآن وحدیث کے علاوہ حنفیت سے بھی مخالف جاتا ہے اسلئے اسکا جواب دینا پڑتا ہے چنانچہ النجم نے بھی دیا - دوم یہ کہ مسئلہ علم غیب میں اہل فقہ کی روش تمام سلف حنفیوں کے خلاف ہے - سوم یہ کہ علم غیب کا منکر صرف اہلحدیثوں کو بتلانا اہل فقہ کی معمولی غلطی ہے - چہارم یہ کہ اہل فقہ پارٹی - کتب فقہ کے لحاظ سے کفر کے فتوے کے نیچے آگئے ہیں کیونکہ اسکا اور اس کی کل پارٹی کا یہی مذہب ہے کہ "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام امور غیبیہ پر مطلع فرمایا (اہل فقہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ - کالم ۱) اہل فقہ پارٹی کے ایک سرگروہ مولوی عبدالصمد صاحب امرتسری سے اسی مسئلہ پر میری بحث ہوئی تھی جس میں مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی منصف ہوکر تشریف لائے تھے انہوں نے بھی یہی فرمایا تھا کہ جو کوئی کل امور غیبیہ کا علم آنحضرت کو کہے اسپر میری طرف سے لعنت ہے -

چونکہ النجم بھی حنفی ہے مولانا سید محمد حسین القضاة بھی حنفی ہیں اور اہل فقہ تو پیدائشی حنفیت کا مدعی ہے - پس بہتر ہے کہ تینوں صاحب آپس میں پہلے فیصلہ کریں کہ حنفیوں کا مذہب اس بارے میں کیا ہے - پھر اہلحدیث سے مخالفت یا موافقت کا خیال کریں بہتر ہو کہ تصفیہ کراتے وقت علمائے دیوبند - سہارنپور اور مرادآباد وغیرہ سے بھی مشورہ لیں جو ہندوستان میں اسوقت سب سے بڑی حنفی درسگاہیں ہیں *

اہلحدیث کانفرنس کے حامی یہ نہ خیال کریں کہ کانفرنس بے فکر اور غافل ہورہی ہے نہیں بلکہ جسقدر اسکو طاقت حاصل ہوتی ہے کام کرتی ہے - ان دنوں شیعوں کے رسالہ تنقید بخاری کا جواب لکھنا کانفرنس نے منظور کرکے ایک جید عالم کو مامور کردیا ہے جو بہت ضروری

ایک غریب کی درخواست

ہمارے ناظرین مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو واقف ہونگے - آپ قادیانی مشن کے ہیڈماسٹر یعنی خلیفہ دوئم ہیں - آپ نے جب سنا کہ مرزا صاحب کے برخلاف ایک مستقل رسالہ "مرقع قادیانی" جاری ہوا ہے تو ایک خط کے ذریعہ سے ہمیں ملامت کی کہ تم نے ہمکو رسالہ کیوں نہیں بھیجا - ہم تمہارا معقول جواب دیتے - اگرچہ دانا آپ کی اس تحریر کو اس قصے کو مشابہ جانتے ہیں جو کسی ملنگ گداگر کا مشہور ہے کہ ہاتھ میں ٹنڈ لیکر دوکانداروں سے کہا کرتا تھا کہ "میں نہیں مانگتا میری ٹنڈ مانگتی ہے" آپ رسالہ مفت دیکھنے کے متمنی ہیں ورنہ جواب دینے والے ہوتے تو آجتک رسالہ **الہامات مرزا** کا جواب کیوں نہ آپ دیتے شاید آج اس نوٹ کو دیکھکر طبیعت میں طیش آجائے اور آپ شاپ کچھ لکھنا شروع کردیں تو اور بات ہے - بہرحال ہم نے آپ کے خط کو مرقع قادیانی میں درج کرکے جواب دیا کہ ایک رسالہ قادیان کے اعلیٰ دفتر میں جاتا ہے - ہر ایک کو الگ الگ بھیجنے کے لئے ہم کو سرکاری حکم نہیں ہے - آپ یا تو قیمت دیکر خریدیں یا ہمارے غریب فنڈ میں درخواست بھیجیں چنانچہ اس جواب کو دیکھکر آپنے ایک کارڈ لکھا ہے - جو درج ذیل ہے -

"السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ - میں نے سنا ہے کہ آپنے اپنے کارخانہ مرقع میں کوئی غریب فنڈ بھی قائم کیا ہے اور اس غریب کو اسی فنڈ سے مرقع کا دینا منظور فرماتے ہیں جسکو پھر وہی مثل یاد آتی ہے کہ ارفع الرجل - بہرحال آپ کسی فنڈ سے مرحمت فرمادیں اور کل نمبر من ابتدا الیٰ انتہا عنایت فرمادیں البتہ یہ خاکسار اس حدیث کا مصداق تو ضرور ہے کہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل - خیر میں سمجھ لونگا کہ آپ کے باطل کا ابطال جو اس خاکسار سے ہوگا اس کا یہ فیس ہے - آپ سمجھ لیجئے کہ ایک شخص مصداق کن فی الدنیا کانک غریب کو غریب فنڈ سے رسالہ دیا گیا - فقط
جلد روانہ کرو تاکید سمجھو ورنہ بالضرور ثابت ہوگا کہ آپ کو طلب حق ہرگز نہیں ہے - راقم محمد احسن از قادیان - ۲ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

ناظرین بغور دیکھیں کہ مولویصاحب پر مثل مذکور صادق آتی ہے یا نہیں کہ "میں نہیں مانگتا میری ٹنڈ مانگتی ہے" اور جناب اس خط سے یہی معلوم ہوا کہ آپنے مرقع قادیانی دیکھا ہے بس آپ سردست اسی کو کام میں لائیے - یہ عجیب منطق ہے کہ آپکے پیرو مرشد نے تو اپنی کتاب حقیقة الوحی باوجود وعدہ کے ہمیں نہیں بھیجی - آپ کے برادر خورد اڈیٹر بدر نے اپنے معمولی اخبار میں سے تبادلہ بند کردیا - مگر آپ نہیں نہیں آپ کی

ہے مگر تعجب ہے کہ جماعت اہلحدیث کی طرف سے جیسی کہ توقع تھی سرگرمی نہیں دکھائی گئی - اتنا بھی نہیں کہ کانفرنس کے متعلق کوئی رائے ہی دیجائے - بھائیو! سے بہت مدت تک تمہارے منتظر ہیں ہم بھلا کر *

فنڈ غریب بنکر ہم سے مرتع قادیانی مفت مانگتی ہے۔

لطیفہ ۔ مولوی احسن صاحب کی علمیت کی دہوم مرزائی پارٹی میں اتنی ہے کہ آپکو فاضل امروہی لکہا کرتے ہیں مگر افسوس کہ آپنے جو حدیث نقل کی ہے اُس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ؎

ہم شیخ کی سُنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکہا تو عمامے کے سوا ہیچ ۔

آپ غریب فنڈ سے حصہ لینے کو حدیث شریف کا لفظ غریب دلیل لاتے ہیں کیونکہ اسمیں بہی غریب کا لفظ آیا ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم دنیا میں ایسے بے ثبات رہو جیسے مسافر مسافری میں رہتا ہے کہ وقت تو گذار لیتا ہے مگر دل نہیں لگاتا۔ عربی میں غریب مسافر کو کہتے ہیں۔ ہندی میں نادار کو۔ آپ نے اپنی ناداری کا ثبوت دینے کو حدیث کا لفظ نقل کر دیا اور اپنی غربت کا ثبوت دیدیا جیسے ایک شہدے نے داڑی منڈانے کا ثبوت کلا سوف سے دیا تہا۔ یہ ہیں مرزائی پارٹی کے سیکنڈ ماسٹر اور یہ ہیں مرزا جی کے خلیفہ دوم۔ سچ ہے ؎

اینچنیں رقاص را باید وصول اینچنیں

لطیفہ ۔ مولوی محمد احسن صاحب کی اس درخواست سے یہی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب سچے مسیح نہیں ہیں کیونکہ سچے مسیح کی علامت حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ یفیض المال یعنی وہ لوگوں کو کثیر مال دیگا۔ مگر مولویصاحب کی غربت پر خیال کر کے کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کسی کو کچھ دیتے ہونگے جبکہ ایسے اُنکی مقربین بارگاہ بہی غریب فنڈ میں درخواست کرتے ہیں۔ بلکہ مرزا جی کی اپنی چندوں کی فہرستیں کُھلی رہتی ہیں۔ آہ کیسا سچ ہے کہ دینے کے بجائے خود مانگتا ہے جسپر یہ کہنا بیجا نہیں کہ ؎ مژدہ باد اے مرگ! عیسے آپ ہی بیمار ہے۔

اگرچہ آپکی دلیل سے آپکی ناداری ثابت نہیں ہوئی نیز آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ آپ مرقع قادیانی دیکہہ لیتے ہیں۔ علاوہ اس کے جب قادیان کے اعلیٰ دفتر میں جاتا ہے تو انکا فرض ہے کہ بغرض جواب آپکی خدمت میں بہیجا کریں اس لئے بنسبت ہمارے پاس درخواست کرنے اور فنڈ آگے کرنے کے اپنے دفتر سے لے لینا آپکو بہت آسان ہے۔ تاہم ہم ناظرین وفراخ حوصلہ احباب کو آپ کی بہت درخواست کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کوئی صاحب آپکی ہدایت کی نیت سے مرقع قادیانی آپکے نام سے جاری کرائیں جتنے سالوں کے لئے جاری کرائیں اُتنے روپیہ بہیجدیں

آپ کے مخلص دوست ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب سے بالخصوص توقع ہے کہ وہ آپ کی حاجت روائی کی طرف توجہ فرمادینگے ورنہ بصورت موجودہ نمبروار قبولیت ہوگی جسکو بہت عرصہ لگیگا۔ کیونکہ آپسے پہلی درخواستیں بہت ہیں۔

غریب فنڈ

اس ہفتہ مبلغ عہ ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب از ایبٹ آباد اور عہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب از تکمسر ۸ میر غلام مصطفےٰ صاحب از ناگپور۔ فنڈ لے فنڈ ۱۴ سابقہ عہ کل پہلے دو اخبار بنام مولوی محمد سعید صاحب امام جامع مسجد مقام موڑے کے باجوان براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ اور حافظ نیک عالم صاحب امام مسجد کوتوال بازار موچیان امرتسر جاری کئے گئے ارسابقہ قرض عہ باقی (محاسب غریب فنڈ)

رمضان شریف میں نفلی خرچ کا ثواب فرضی جتنا ہے۔ درخواستیں بہت سی جمع ہیں اصحاب کرم توجہ فرمادیں تو رمضان شریف ہی میں تمام ہوسکتی ہیں۔

اسلام اور عیسائیت

گذشتہ سے پیوستہ

۲۷ ستمبر کے اہلحدیث میں ہم نے اس مضمون کو شروع کیا تہا جسمیں اس مضمون کی تمہید بتلائی تہی کہ عیسائی اخبار نور افشاں نے دعوےٰ کیا ہے کہ عیسائی مذہب اپنے معتقدین کو قوت بخشتا ہے اور مذہب نہیں بخشتا اُس کے متعلق اُسپر اعتراض کیا گیا تہا کہ حضرت مسیح کے حواریوں میں خود یہ قوت نہ تہی اُسکا جواب مع جواب الجواب ۲۷ کے پرچے میں نقل ہوچکا ہے باقی آج نقل ہے غور سے سُنئے اڈیٹر صاحب نور افشاں لکہتے ہیں!۔

"یہ اڈیٹر اہلحدیث پر واضح ہو کہ مسیح کے ابتدائی شاگردوں نے الہامی پہلو اختیار کرنا تہا جس کے لئے اُنکو خاص دو باتوں کے سیکہنے کی ضرورت تہی اوّل وہ خود اپنی حقیقت اور اصلیت سے آشنا ہوں اور دوم وہ خدا کی بہی حقیقی آشنائی حاصل کریں چنانچہ ان دونوں امور کے متعلق جو آشنائی اور عرفان اُنکو ہوا اس کی بدولت وہ اس لائق ہوئے کہ ہم اُن کی تقلید کریں انہوں نے زندگی کا انسانی نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے ہم اُنکی کمزوریوں کو بہی دیکہتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ وہ ہمارے جیسے ہم جنس انسان ہیں لیکن ساتھ ہی اُنکے مقابلوں اور غلبوں کو بہی دیکہتے ہیں اور اُنکی زندگی میں ترقی کی صورت نظر آتی ہے اُنکی زندگی انسان کی اصلیت کا انکشاف کرتی ہے اس میں ہم کو مختلف حالتیں

نظر آتی ہیں رنج بھی خوشی بھی خطرہ بھی اور امید بھی۔ بنی انسان گناہ کی وجہ سے نہ صرف خدا سے برگشتہ اور بے بہرہ ہے بلکہ خود اپنے سے غیر آشنا ہے وہ خطرہ میں اپنا آرام دیکھتا ہے بے چینی میں مطمئن نظر آتا ہے وہ اپنی خطرناک حالت سے آگاہ نہیں ہے بے ایمانی اُس میں گھر کر گئی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اپنے مطالب کا کس زبان سے اظہار کرے اُس میں رُوحانی گویائی نہیں رہی ہے لیکن جب ہم ان شاگردوں کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس زندگی کے مختلف مواقع اور تجارب میں وہ لوگ حقیقی انسان ثابت ہوتے ہیں اُن کی زندگی کی منزلوں میں کہیں آسانی اور کہیں مشکل کا سامنا نظر آتا ہے کہیں مزاحمت اور ساتھ ہی مقابلہ درپیش ہے کہیں مایوسی کہیں امید کہیں معصیت اور کہیں ندامت اور حقیقی توبہ ہے یہ بشریت ہے لیکن چونکہ ہر ایک شخص نے خدا کے راستہ میں اسی قسم کی مسافت طے کر کے ترقی کے زینہ پر چڑھنا ہے لہذا وہ شاگرد ہمارے لئے رہبر اور پیش خیمہ ہیں اگر ہم چاہتے ہیں اپنا دل دیکھنا تو حضرت داؤد کے دل کی تہ تک پہونچو جو اس کے زبور دں [illegible] دلی حالت اور ان کے معلومات دریافت کرنے ہوں تو ان کے خطوط کا مطالعہ کیا جاوے۔ ایڈیٹر اہلحدیث محمد صاحب کے خادموں کا نمونہ پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے محمد صاحب کی طرف دلی خیر خواہی اور وفاداری ظاہر کی۔ اس قسم کی خدمت کے نمونے تو ہمکو ہر ایک قوم کے افراد میں تواریخ میں ملتے ہیں۔ روس وجاپان کے مابین جنگ کے ایام میں جاپانیوں ہی کو دیکھو جب بحری سردار ٹوگو نے پورٹ آرتھر کے بندرگاہ کے مسدود کرنے کے لئے جاپانی جانیں طلب کیں اور افسروں نے اپنے اپنے خون سے خط لکھکر اپنی جانیں ملک کی خدمت کے لئے نذر کیں اور اُس کا عملی نمونہ بھی دکھایا واقعی یہ عمدہ وصف ہے اور ہر ایک میں یہ وصف ہونا چاہیئے لیکن اس وفاداری اور خیر خواہی کا دین سے کیا تعلق۔ محمد صاحب کے خادموں کا اگر اُن سے ایسا عشق تھا کہ وہ اپنی جان پر کھیل گئے تو اس فعل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ خدا کے راستہ میں ثابت قدم رہے اگر وہ خدا کے راستہ میں تھے تو کہاں تک وہ اپنی حالت سے آگاہ ہوئے اور کیا ترقی کی اور خدا کو کس حد تک انہوں نے پہچانا! کیا عجب کہ گھمنڈ اور تکبر اور گناہ کی مختلف صورتیں ان میں بدستور موجود ہوں۔ کیا عجب کہ محمد صاحب کے عشق کے جوش میں انہوں نے محاربہ ومقابلہ کے ایام میں ہزارہا بیگناہ شخصوں کو تہ تیغ کیا ہو اور اُن کو معلوم تک بھی نہ ہوا ہو کہ انہوں نے کچھ بُرا کیا۔ پھر اڈیٹر صاحب ہم سے پوچھتے ہیں کہ ایسی جان نثاری کی کوئی مثال ہم عیسائی تواریخ میں بتا سکتے ہیں اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں ایک نہیں ہزارہا مثالیں بتا سکتے ہیں آپ کوئی کتاب تواریخ کلیسیا کی اٹھالیں اس سے ظاہر ہوگا کہ کیا کیا اذیتیں اور مصائب مسیحیوں پر پہونچائی گئیں وہ شکنجوں میں ڈالے گئے آگ میں جھونکے گئے لیکن تادم مرگ مسیح کا انکار نہیں کیا بلکہ اپنے خون کی مہر سے خداوند کی شہادت دے گئے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی مثال آپ محمدی تواریخ میں بتا سکتے ہیں کہ جس نے خدا کے راستہ میں اپنے خون سے شہادت دی ہو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ عرب کے ادنٰے قبائل کے لوگ جو مکہ کے ایام میں آنحضرت پر ایمان لائے تھے اور ایذا رسانی سے محفوظ نہ تھے ان میں سے ایک شخص عمار ہی نے رو کر بیان کیا کہ اگر میں رسول کی توہین اور معبودوں کی تعریف کروں تو میری رہائی ناممکن ہے تو اسوقت دروغ مصلحت آمیز کی تعلیم سکھائی گئی کیا سورۂ نحل میں ایسی آیت موجود نہیں کہ جس جس شخص نے ایمان لانے کے بعد خدا کا انکار کیا جب اس کو زبردستی مجبور کیا گیا تو اسکا کچھ گناہ نہیں؟ بلکہ سیر اسلام کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ بجبر واکراہ مسلمان ہوئے وہ موقع پاکر فوراً منحرف ہوگئے اور کیا حدیث عائشہ میں مندرج نہیں ہے۔ کہ بجز چند مسلمانوں کے سب کے سب تتری بتری ہوگئے اور آخر کار ابوبکر نے مار مار کر پھر جمع کیا۔ (نور افشاں۔ ۳۰ راگست ۱۹۰۷ء صہ ۷)

جواب۔ غنیمت ہے کہ اس جواب میں اڈیٹر صاحب نے ہمارا دعویٰ تسلیم فرمالیا ہے کہ صحابہ کرام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں فدا کیں اور یہ بھی تسلیم کیا کہ یہ وصف اچھی عمدہ ہے مگر اسپر یہ اعتراض کرنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں انہوں نے ایسا کیا ہوگا اور بے وجہ قتل وغارت بھی کیا ہوگا۔ ای جناب عشق محمدی فرع ہے عشق الٰہی کی۔ محمدی عشق اس لئے ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ پس یہ عشق دراصل عشق الٰہی کا ثمرہ ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں وہ سب سے زیادہ خدا ہی سے محبت رکھا کرتے ہیں اس محبت میں خدا کا کسی کو شریک نہیں بناتے۔ اسی آیت سے پہلے مشرکوں کی مذمت ہے کہ مشرک خدا کے سوا دوسروں کی محبت اُس کے برابر کرتے ہیں۔ اس لئے مشرک ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دراصل محبت الٰہی کی فرع

مال
سفید کشمیری بانا
۱۰ گز قیمت ۲۵
فید۔ طول ۶ گز
۱۷ روپیہ
اصلی بانا۔ طول ۶ گز
ت ۱۶ روپیہ
فلی طول ۶ گز
مت ۱۴ روپیہ
ری۔ طول ۶ گز
مت ۱۴ روپیہ
سبز۔ طول ۶ گز
یمت ۱۳ روپیہ
قیمت ۱۵ روپیہ
فید اصلی تانا بانا کشمیری
عرض ۱ گز
روپیہ
۱۔ یہ طول جو اوپر
کے ساتھ لکھا گیا ہے
جوڑے کا ہے۔ اگر کسی
سے جوڑے کی ضرورت
جوڑا مطلوب ہو۔ تو
بت پر ایک فرد بھی بھیجدی
ہ خوشخط تحریر کریں
ے وغیرہ بذمہ خریدار
منیجر دی انڈین شال
یہ۔ کٹرہ گھنٹہ بھنگیان

ہے۔ پس جن لوگوں نے عشق محمدی میں جانیں لڑائی ہیں وہ دراصل عشق الٰہی میں لڑے ہیں نہ کہ کسی دنیاوی فائدہ کے لئے۔

ناظرین! ذرہ اڈیٹر صاحب کا مضمون بغور دیکھئے کہ کیسے دبی زبان سے ہمارے دعوے کو تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی حواریان مسیح میں کمزوری تھی۔ پھر اُن کو مسیح نے کیوں قوت نہ بخشی۔ ہم مانتے ہیں کہ عیسائیوں پر بہت دفعہ غیر سلطنت کی طرف سے مظالم ہوئے۔ ہزاروں کو تہ تیغ کیا گیا اور وہ پختہ رہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ انکا اثر پہلے طبقے میں نہیں ملتا اور بعد میں ملتا ہے۔ حالانکہ اگر مذہب کا اثر ہوتا تو پہلے طبقے میں خصوصاً جبکہ مسیح بھی انہیں تھے بطریق اولیٰ ہوتا۔ مگر افسوس کہ نہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب میں یہ قوت نہیں بلکہ جو لوگ جمے رہے انکا طبعی جوش ایسا ہوگا۔

عمرانی کا قصہ معلوم نہیں آپنے کہاں سے سُنا۔ سورہ نحل میں بیشک ہے کہ جس شخص پر سخت جبر کیا جائے۔ اور وہ دل میں خدا پر ایمان اور محبت رکھتا ہو۔ مگر جبر کی وجہ سے کوئی ناجائز کلمہ منہ سے نکالدے تو اُسے معاف ہے۔ اس سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ دل کسی وقت خدا کی محبت اور ایمان سے خالی نہونا چاہیئے۔ جبر کسی کو مسلمان نہیں بنایا تھا۔ یہ تو آپ لوگوں کا بہت پرانی تقلید میں قدیمی دعوے ہے۔ جسکا ثبوت آجتک نہیں دے سکے۔ قرآن شریف خود انکار کرتا ہے۔ غور سے سُنئے!

أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ یعنی اے نبی کیا تم لوگوں پر جبر کروگے تاکہ وہ ایمان لے آویں؟ ایسا نہیں چاہیئے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ دین میں جبر کرنا جائز نہیں مختصر یہ ہے کہ اسلام جو خدا کی عظمت اور جلالت کا دل پر سکہ بٹھاتا ہے مسیحی مذہب نہیں بٹھاتا۔ اس کی کئی ایک وجوہ ہیں جنہیں ایک یہ ہے کہ مسیحی مذہب میں خدا کوئی ایسی طاقت نہیں دکھایا گیا جو تمام مخلوق پر قاہر اور غالب ہو بلکہ اگر مسیحی مذہب کی تعلیم کو غور سے دیکھا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ خدا ایسا کمزور ہے کہ کبھی کبھی بندوں کے ہاتھ سے مارا بھی جاتا ہے حالانکہ مرنے کی اُسکی مرضی بھی نہیں ہوتی مگر مخلوق اُسکو زبردستی پکڑکر جان سے مار دیا کرتے ہیں۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۶ تا اخیر ✣

(باقیدارد)

اخبار اہل فقہ وغیرہ

اخبار اہل فقہ امرتسر، وپٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث بالخصوص عمرکریم وغیرہ کو جو ماتحت امام بخاری علیہ الرحمۃ واحادیث نبویہ کے پیچھے پڑی ہیں اور ترویج بدعات میں مستغرق و منہمک ہیں۔ ہم اصلاح شیعہ نمبر ۱۲ جلد ۱ صفحہ ۵ کی جانب توجہ دلاتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اصلاح شیعہ کا جواب لکھیں کیونکہ ہم آپ[1] کو شیعوں کا ایمانی بھائی جانتے ہیں اس لئے کہ وہ تعزیہ پرست۔ آپ قبر پرست۔ وہ حضرت علی سے مشکلکشائی چاہتے ہیں آپ پیران پیر کو وقت حاجت پکارتے ہیں۔ وہ دوازدہ امام کا نذر نیاز دیتے ہیں آپ پیران پیر وغیرہ کا۔ اُن کے یہاں بدعات محرمی چہلم وغیرہ ہے آپکے یہاں علاوہ بدعات محرمی کے عرسی بدعات ہیں۔ اُن کے یہاں حضرت علی کا مولود ہے۔ آپکے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و پیران پیر وغیرہ کا مولود ان کے عقیدہ میں ہے کہ حضرت علی و دیگر ائمہ شیعہ و حضرت سیدہ مجالس عزا میں تشریف لاتے ہیں[2] آپکے عقیدہ میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مولود میں تشریف لاتے ہیں دیکھو شعر لطف و دیگر رسائل مولودیہ

لطف کیا بیٹھا ہے تو شامل محفل میلاد میں ✣ خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں

وہ بارہ اماموں کو معصوم جانتے ہیں آپ امام اعظم اور اُن کے شاگردان کو معصوم جانتے ہیں۔ غرض اماں آپ بھی امامیہ وہ بھی۔

ہم صرف آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ اصلاح شیعہ نمبر ۱۲ جلد ۱ صفحہ ۵ کو ملاحظہ فرمائیے جسکی سرخی ہے "فقہ حنفی پر ایک مختصر نوٹ" انشاء اللہ جواب ہم لکھینگے۔ بشرطیکہ آپ نے جواب نہ لکھا لیکن آپ کا جواب نہیں لکھنا بھی غیرت سے بعید ہے۔ احادیث نبویہ وائمہ حدیث کی مخالفت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ آپ غیرت سے گذر جائیے اور حیا و شرم کو شیر مادر کی طرح نوش کر جائیے اور ہر کس و ناکس جو چاہے فقہ حنفی پر دندناتا چلا رہے اور آپ دیکھتے کے دیکھتے رہجائینگے۔ آپ اصلاح شیعہ کے نمبر ۱۲ جلد ۱ مذکورہ بالا ملاحظہ فرمائیے کہ کیسا حملہ فقہ حنفی پر کیا گیا ہے اور پیروی فقہ کا کیسا نتیجہ نکالا گیا ہے۔

کیوں حضرات اہل فقہ کمیٹی امرتسر و پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث عمرکریم وغیرہ آپ جانتے ہیں کیا مشکل۔ واہ صفت کیا دفرقہ کیسے سعی کر رہا ہے اور کیسی دوڑ لگا رہا ہے۔ پہلے پھلواری کے ایک صاحبزادہ کو خوب چمکارا اور خوب شاباشی دی اور صاحبزادہ نے دم میں آکر ساتھ ہی دیدیا تو فقہ حنفی پر حملہ کر کے فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ الآیۃ — وَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ الآیۃ کا ثبوت دیدیا۔

دیکھیں صاحبزادے پھلواروی صاحب اصلاح شیعی کے اس نمبر کو ملاحظہ فرماکر کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے کو بجائے حنفی گش لکھنے کے وہابی گش لکھتے ہیں کیا جو شخص عرسی و محرمی بدعات کی ترویج میں ترود دے اور حضرت علی کو مشکلکشا لکھے وہ حنفی گش نہیں دیکھیں ہیں عمرکریم کیا کرتی ہیں۔ الراقم عبدالسلام مبارکپوری از پٹنہ صادقپور۔

[1] حضرات دیوبند اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (منہ) [2] دیکھو اثناعشری جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۹

فتاوے

س نمبر ۳۹۸۔ ایک امرد کی عورت نے بغیر طلاق کے دیگر شخص سے نکاح کر لیا آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔ ہر دو صورت میں عورت مذکور کو یا مرد مذکور کو کیا کرنا چاہیئے۔ س نمبر ۳۹۹۔ ایک شخص بعد نکاح چند مدت کے بعد حالت جوانی میں نامرد ہو گیا عورت اس کی حوائج ضروری کی شاکی ہے پس آدمی و عورت کو کیا کرنا چاہیئے۔ س نمبر ۴۰۰۔ جیسا کہ بچھڑا ہوں مسلمان نے ذبح کیا۔ مگر وقت ذبح کے ہاتھ پیر قصاب ہندو نے یا دیگر ہندو نے پکڑے ہوں وہ ذبیحہ جائز ہے کہ نہیں۔ س نمبر ۴۰۱۔ گاؤں میں جو مسجد بنائی جاوے تو اس میں نماز جائز ہے یا نہیں۔ بعض علماء منع کرتے ہیں۔ (راجی محمد مردار خان محمد خان منڈلہ) جواب نمبر ۳۹۸۔ بغیر طلاق کے نکاح جائز نہیں۔ دونوں کو توبہ کرنی چاہیئے۔ ج نمبر ۳۹۹۔ عورت مذکور طلاق لے کر نکاح ثانی کرلے اگر طلاق نہ دے تو ڈسٹرکٹ جج کے پاس درخواست دیکر نامرد کی طلبی کرائے اور [illegible] ج نمبر ۴۰۰۔ جائز ہے کوئی خرابی نہیں۔ ج نمبر ۴۰۱۔ گاؤں میں مسجد جائز ہے۔ زمین یا تو کسی خاص شخص کی ملک ہوتی ہے یا شاملات ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں دیہات کے لوگ مالک ہوتے ہیں پس اپنی زمین کو جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔ س نمبر ۴۰۲۔ سیونگ بنک [illegible] مثلاً زید نے بنک مذکور میں اپنی ذاتی [illegible] روپیہ جمع کرایا ہے [illegible] عرصہ جمع کرایا اور سود لینے [illegible] اور جب سود ادا کرنے کی آئی تو بنک نے سود کا امانت کنندہ کو دیدیا۔ زید نے سود لینے سے انکار کیا۔ بلکہ سود واپس کرنے لگا۔ بنک نے واپس لینے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم نہیں لیتا خواہ تم کسی کو دیدیا تم خود رکھ لو خواہ [illegible] دیگر بری ہو گیا اب [illegible] نہیں۔ یا بکر نے اگر جمع کئے سو بنک میں۔ اور سود لینے سے انکار کیا [illegible] لفظ انگریزی میں لکھوادیا NO INTEREST [illegible] سود لینے سے انکار ہے تو اب بنک مذکور میں روپیہ جمع کرانا [illegible] لوگوں کا مال ہے کہ [illegible] وغیرہ میں لگا کر ہم لوگوں کے روپیہ سے سود وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ س نمبر ۴۰۳۔ فراموش کھیلنا کیسا ہے یعنی اس طور پر کہ لوگ بہادر یا بہنوئی وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ایک فراموش دو چیزیں ایک ساتھ جڑی ہوتی ہیں بسا اوقات معلوم ہوتا ہے کہ دو چیزیں ایک ساتھ جڑی ہوتی ہیں اور حقیقت میں وہ ایک ہوتی ہیں جسکو فراموش کہتے ہیں، دیکھا بالعموم فراموش کے دو سو وصول کرتے ہیں مثلاً زید نے ایک فراموش آلو کی یعنی جڑے ہوئے آلو کی) اپنے بہنوئی خالد کو دی اور خالد سے بالعوض دو سو آلو وصول کرلئے آیا اس کا کھیلنا کیسا ہے۔ س نمبر ۴۰۴۔ الومینیم (امریکہ کی مصنوعی چاندی) کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔ س نمبر ۴۰۵۔ غیر مذہب احباب سے اُن کے تہواروں میں تحفہ تحائف لینا جائز ہے یا نہیں۔ س نمبر ۴۰۶۔ سحری کے بغیر روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں جو شخص کہے کہ سحری کھانے سے میرا پیٹ پھول جاتا ہے اسلئے میں سحری نہیں کھاتا وہ کیسا ہے۔ س نمبر ۴۰۷۔ باپ یا کسی بزرگ کے زور ڈالنے سے ڈاڑھی کٹانا جائز ہے؟ س نمبر ۴۰۸۔ حافظ قرآن کو ختم قرآن پر اگر کوئی کچھ دیوے باپ یا بھائی تو لینا جائز ہے یا نہیں۔ (سید عبد الغیاث رانی منڈی گول گھر الہ آباد)

ج نمبر ۴۰۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ قرضخواہ کو بغیر طلبی کے اصل حق سے زیادہ دیا تھا۔ اس حدیث کی مطابق سب علما کا مذہب ہے کہ قرضدار اگر از خود کچھ زیادہ دے تو قرضخواہ کو لینا جائز ہے پس اگر بغیر طلبی کے شخص مذکور کو بنک کی طرف سے سود [illegible] روپیہ بنک میں رکھنا بھی جائز ہے اور بات ہے کہ مالکان بنک اُن کا سود کمائینگے۔ اس کو اس سے مطلب نہیں جیسے کوئی شخص انگور کسی کافر کے پاس بیچے اور وہ اُن انگوروں کی شراب بناوے تو بائع پر گناہ نہیں۔ ج نمبر ۴۰۳۔ فراموش کی صورت سمجھ میں نہیں آئی۔ تفصیل سے لکھئے۔ ایک فراموش کے عوض دو سو کیونکر وصول کئے۔ کوئی شادی بیاہ کی رسم ہے یا کچھ اور۔ ج نمبر ۴۰۴۔ جب وہ اصل چاندی نہیں تو منع ہی نہیں۔ اصل چاندی کے برتنوں میں منع ہے۔ ج نمبر ۴۰۵۔ جو کھانا یا تحفہ حرام چیز کا ہو یا غیر اللہ (بت۔ قبر۔ تعزیہ۔ یا جھنڈی) کی نیاز ہو وہ تو حرام ہے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ۔ اور جو معمولی تحفہ تحائف ہو اس کا قبول کر لینا منع نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے ہدیئے قبول فرما لیتے تھے۔ ج نمبر ۴۰۶۔ سحری کا کھانا روزے کے لئے کوئی لازمی نہیں ایک مستحب شفقتی امر ہے اگر نہ کھائے یا اس وقت کا کھانا اس کو مضر ہو تو خیر سنت پانی کا گھونٹ ہی پی لے۔ روزہ بہرحال ہو جائیگا۔ ج نمبر ۴۰۷۔ ناجائز کام ماں باپ یا کسی بزرگ کے کہنے سے بھی نہ کرنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق یعنی خالق کی بے فرمانی میں کسی مخلوق کی تابعداری کرنی جائز نہیں۔ ہاں اگر مجبوراً پکڑ کر مونڈ دیں تو وہ اس میں داخل نہیں۔ ج نمبر ۴۰۸۔ جائز ہے حدیث شریف میں ہے اذا اعطيت بلا اشراف نفس فخذه فتموله وتصدق یعنی جب تم کو بغیر خواہش کرنے کے ملے تو قبول کر لیا کرو پھر چاہو اسکو اپنی ملک میں رکھو یا صدقہ خیرات کر دو (یا [illegible]) غریب فنڈ میں داخل

س نمبر ۴۰۹ - جماعت ہو رہی ہے دو تین رکعتیں ہو چکی ہیں۔ اسوقت زید جماعت میں شامل ہوا۔ اس کے بعد عمرو بھی جماعت میں برابر ہی آملا جسوقت امام نے سلام پھیرا۔ اسوقت زید موافق حکم خدا و رسول اپنی باقیماندہ رکعتیں ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ اور قرات بموجب حکم حدیث شریف آواز سے پڑھنے لگا۔ عمرو جو زید کے برابر تھا عمرو زید کے ساتھ شامل ہو گیا۔ یعنی زید کو عمرو نے اپنا امام گردانا۔ اس صورت سے عمرو کی نماز زید کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ **س نمبر ۴۱۰** زید تنہا نماز فرض قرات سے پڑھ رہا ہے اور عمرو زید کے ساتھ شامل ہو گیا۔ عمرو کی نماز ہوگی یا نہیں۔ ہر دو سوالات کے جوابات قرآن حدیث سے تحقیق فرما کر دیجئے۔ **س نمبر ۴۱۱** - ایک شخص مسلمان اہلسنت والجماعت سے ہے اسکی روبرو جب جزا و سزا کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اپنی یہ تقریر پیش کرتا ہے۔ اس کا عقیدہ فاسدہ ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا پاک دوزخ میں کس چیز کو جلائیگا۔ دوزخ میں تو خدا پاک ہی کی روح جلیگی۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ جب خدا پاک نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے انسان میں اپنی روح پھونکی۔ سو دوزخ میں انسان ہی جلینگے اب بتلاؤ خدا کے ہی حکم کے بموجب (جو انسان دوزخ میں جلینگے) اُن میں خدا ہی کی روح ہے پھر خدا کی روح نہ جلی تو اور کس کی۔ اس قسم کا اس کا عقیدہ فاسد ہے اب فرمائے ہم اسکو کیا جواب دیں۔ اور کسطرح سمجھا کر راہ راست پر لاویں۔ جواب میں ہم سے بہت ہی تقاضا کرتا ہے۔ براہ نوازش مفصل جواب سے طمانیت بخشیں۔ **س نمبر ۴۱۲** - زید اس طرح سے اناج کی بیع کرتا ہے کہ غلہ بہ نرخ ۱۲ سیر بازار سے خریدتا ہے اور پندرہ یوم یا ایک ماہ کے وعدہ پر دس سیر یا گیارہ سیر فروخت کرتا ہے۔ اور جن کو غلہ دیتا ہے اُن سے یہ وعدہ کرا لیتا ہے کہ اگر تم پندرہ یوم میں میرا روپیہ ادا کر دوگے تو گیارہ سیر کے نرخ پر غلہ کی قیمت لگاؤنگا۔ اور اگر ایک ماہ میں روپیہ ادا کروگے تو دس سیر کے نرخ پر قیمت لونگا۔ آیا بموجب حدیث و قرآن اس طرح پر بیع جائز ہے یا نہیں۔ **س نمبر ۴۱۳** - لائتی شکر کی نسبت شرع کی رو سے آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھکو تحقیق ہے اسمیں مردار ہڈیاں وغیرہ ضرور پڑتا ہے اسلئے حرام ہے۔ کوئی اس کے برعکس اپنی تحقیق سے جواز کا فتویٰ دیتا ہے اب آپ مفصل مدلل جواب دیجئیگا کہ آیا ہم اس شکر کا استعمال کریں یا نہ (محمد حبیب۔ انجمن از حسین پور)

ج نمبر ۴۰۹ - یہ جماعت بلا شبہ جائز ہے کیونکہ مسبوق شخص (یعنی جسنے بقیہ نماز اکیلے ادا کرنی ہے) اپنی بقیہ نماز میں خود مختار ہے اُتنے حصہ میں کسی کا مقتدی نہیں خود بقرأت قرآن پڑھتا اور اپنے اختیار سے رکعت کو طویل خفیف کرتا ہے اسلئے دوسرا شخص اسکی اقتدا کر سکتا ہے **ج نمبر ۴۱۰** - یہ بھی جائز ہے پہلی صورت میں علماء حنفیہ کا خلاف ہے مگر اس صورت میں کسی کا اختلاف نہیں۔ **ج نمبر ۴۱۱** - یہ شخص اصل مضمون سے ناواقفی کی وجہ سے ایسا کہتا ہے۔ بیشک خدا کی روح خدا کی آگ میں معذب ہوگی۔ مگر یہ اضافت کہ فلاں چیز فلاں کی ہے۔ اس اضافت کی کئی ایک صورتیں ہیں۔ کبھی جزو کی اضافت کل کی طرف ہوتی ہے مثلاً میرا ہاتھ اس کا پاؤں۔ تیرا منہ وغیرہ یہ سب اضافات جزو کی کل کی طرف ہیں۔ کبھی مملوک کی اضافت مالک کی طرف ہوتی ہے جیسے میرا مکان اس کا کپڑا وغیرہ۔ کبھی مصنوع کی صانع کی طرف ہوتی ہے جیسے راجرس کا چاقو وغیرہ۔ ان سب صورتوں میں اضافت کی بنا الگ الگ ہے۔ پس خدا کے کلام میں جو روح کی اضافت خدا کی طرف ہے (من روحی) تو وہ مصنوع کی صفت صانع کی طرف ہے جسکو سائل نے غلط فہمی سے قسم اول سے سمجھا حالانکہ قسم اول سے نہیں۔ پس ہم بھی مانتے ہیں کہ خدا کی روح خدا کے عذاب میں معذب ہوگی یعنی خدا کی مخلوق روح خدا کے پیدا کردہ عذاب میں مبتلا ہوگی۔ **ج نمبر ۴۱۲** - اس قسم کی بیع حدیث میں منع ہے۔ حدیث ترمذی کی روایت سے ہے۔ ہاں اگر ایک بات قطعی کر کے فروخت کرے یعنی اگر مگر نہ کہے بلکہ بائع اور مشتری میں یہ بات قرار پا جائے کہ مہینہ یا پندرہ روز تک روپیہ ادا کرونگا پھر بھی میعاد کے موافق جو دام چاہے لگا لے تو جائز ہے معاملہ فیصل شدہ نہ کہے۔ **ج نمبر ۴۱۳** - ولائتی شکر کی بابت شرعی طور پر کوئی ممانعت ثابت نہیں البتہ حب الوطن کے لحاظ سے کوئی وطنی مصنوعات کو استعمال کرے تو ملکی طور پر بہتر ہے۔ ۲ آنہ کے ٹکٹ وصول کر کے داخل غریب فنڈ کئے گئے جزاک اللہ۔

اطلاع :- پہلے بھی کئی بار عرض کیا گیا ہے کہ جو صاحب فتویٰ بھیجیں اگر اخبار میں جواب لینا ہو تو ایک پیسہ کا ٹکٹ فی فتویٰ اور قلمی جواب لینا چاہیں تو دو پیسہ کا ٹکٹ فی فتویٰ ارسال فرمائیں۔ جسکو قریباً تمام احباب نے پسند فرمایا مگر بہت سے احباب اسکو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اسلئے اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ بھی ایک نیک کام ہے جسمیں ہمیشہ لینا ثواب کا باعث ہے۔ فتوے بھیجتے وقت غریب فنڈ کا خیال ضرور رکھا کریں۔ ورنہ جواب سے معاف جواب نہیں۔ امید ہے معذور تصور فرمائینگے۔

انتخاب الاخبار

افسوس شیخ تاج الدین امرتسری جو ایک پرانے اہلحدیث تھے اور میر محمد صاحب بلوی انتقال کر گئے ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ امرتسر کی انجمن اسلامیہ نے ۱۲ اکتوبر کو عام جلسے میں گورنمنٹ کا شکریہ دربارہ تقرر مسلمان ممبران کے شکریہ ادا کیا۔ میرزا محمود ایرانی واعظ فرقہ بابیہ آجکل امرتسر میں ہیں۔ متعدد دفعہ دفتر اہلحدیث میں آئے اور گفتگو مذہبی کرتے ہیں افسوس ہے کہ اپنے مذہب کی خوبی تو کیا نقشہ تعلیم بھی کچھ نہیں دکھاتے۔ کوئی کتاب دکھاتے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کلکتہ میں ہندو بنگالیوں اور پولیس میں سخت فساد ہوا۔ دیکھئے اس آئے دن کے فسادات کا انجام کیا ہوتا ہے۔ قسمت میرٹھ کے کل اضلاع کے سربرآوردہ مسلمانوں کا ایک جلسہ بصدارت نواب ممتاز الدولہ سر فیاض علیخاں رئیس پہاسو منعقد ہوا۔ اس جلسہ نے قانونی کونسلوں کی توسیع کی تجویز میں مسلمانوں کو جداگانہ قائم مقامی کے اختیارات ملنے پر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور حضور ویسرائے اور انکی وساطت سے اس بارہ میں وزیر ہند کا شکریہ ادا کیا۔ نیشنل کانگریس کے سرپیدوں میں آجکل بڑا نفاق پڑا ہے۔ اندیشہ ہو رہا ہے کہ اس سال کہیں نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس بھی اسی جھگڑے کے سبب سے ناگپور میں نہ ہو سکے۔ ٹرانسوال گورنمنٹ نے یہ نوٹس شائع کیا ہے کہ ۳۰ نومبر آئندہ تک جسقدر ہندوستانی اپنا نام اور حلیہ درج رجسٹر نہ کرینگے۔ ان سب کو گرفتار کر کے ٹرانسوال سے جلاوطن کر دیا جائیگا۔ ایرانی پارلیمنٹ نے روس و انگلستان کے معاہدہ کا جواب روس و انگلستان کی گورنمنٹوں کے پاس بھیجنے کے لئے تیار کر لیا۔ اس میں لکھا ہے کہ ایران دونوں ملکوں کا دوستدار ہمسایہ ہے لیکن کسی کو اجارہ یا رعایت دینے میں ایران اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے۔ ہاں موجودہ رعایتوں کا لحاظ رکھا جائیگا۔ ترکی اور ایرانی سرحدی تنازعہ برٹش سفیر کی مداخلت سے امید ہے کہ باسانی طے ہو جائیگا۔ ترکی فوج نے اب اور زیادہ پیش قدمی موقوف کردی ہے بلکہ بعض ایرانی مقامات ترکی فوج کے جلد خالی کر دینے کی توقع ہے۔ ایرانی علماء [illegible] وعظ کرتے پھرتے ہیں کہ غیر ملک کی چیزوں کو بالکل نہ خریدو۔ [illegible] ہی استعمال کرو۔ ہندوستان کے دیسی طبیبوں نے حضور ویسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ہندوستانی کونسلوں کا جو نیا انتظام زیر تجویز ہے۔ اس میں ان کے حقوق بھی ملحوظ رکھے جائیں۔ [illegible] (مراکو کے [illegible] بیانات سے معلوم ہوا کہ فرنچ سفیر سلطان سے موجودہ معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے رباط کو روانہ ہو گیا ہے۔ صرف چند قبیلوں نے فرانسیسی جنرل کی اطاعت قبول نہیں کی باقی تمام قبائل مطیع ہو گئے ہیں۔ [illegible] کو اطلاع دی گئی ہے کہ مولائے حفیظ فرانسیسیوں کے ساتھ صلح کرنے کے لئے دارالبیضا کی طرف بڑھ رہے ہیں مگر ان کے بہت سے ہمراہی فرار ہو گئے ہیں۔ اب صرف (۲۴۰۰) سپاہی انکی ہمراہی میں ہیں۔ [illegible] کی لڑائی ہنوز معلوم ہوتی ہے) اخبار تازہ حیات لکھتا ہے کہ روس کے ایک قصبہ میں جسکو [illegible] کہتے ہیں روسیوں کے ۴۷ خاندانوں نے مذہب اسلام قبول کیا ہے اور انہوں نے اپنے پادری کو قصبے سے نکالدیا ہے اور شاہنشاہ روس کی خدمت میں ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ان کے لئے ایک مدرسہ اس قصبہ میں قائم کیا جائے اور ترکی زبان میں ان کو تعلیم دلائی جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ ان نومسلموں کی درخواست منظور ہو گئی ہے (دیانندیو! پہونچو) لاہور کی طرح کلکتہ میں بھی دو ماہ کے لئے تمام پولیٹکل تقسیم بنگالہ۔ بائیکاٹ اور درگا پوجا کے جلسے حکماً بند کر دیئے گئے کانگڑہ اور ملتان کے اضلاع طاعون سے پاک و صاف رہتے ہیں گورنمنٹ نے اس امر کی خاص وجہ معلوم کرنے کا حکم دیا کہ کس سبب سے طاعون ان اضلاع میں نہیں ہوتی (مرزا صاحب قادیانی سے پوچھنا چاہئے کیا وہاں کے سب لوگ مرزائی ہیں جو طاعون سے بچے رہتے ہیں) انگریزی فوج نے [illegible] عدن کے عقبی علاقہ کو خالی کر دیا۔ رائے پور میں ایک دیا سلائی کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس کا افتتاح سر جے پی ہیوٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے ہاتھوں سے کر کے اشارۃً یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اس سودیشی تحریک کا جو قانونی حدود کے اندر ہے وہ تہ دل سے معاون ہوں۔ استنبول میں دو ہزار بارہ روٹیاں وزن مقررہ سے کم ایک دوکان پر پائی گئیں جو ضبط ہو کر خیرات کی گئیں۔ امیر خیوا (ترکستان) نے ممالک روس کو ایک علمی کمیشن روانہ کیا ہے۔ اسکا صدر خود امیر کا فرزند ہے اور اس میں بہت سے روشن خیال مسلمان شریک ہیں۔ یہ کمیشن روس کے بڑے بڑے شہروں میں گشت کر کے روس کے سرکاری مدارس کی تعلیمی حالت کا مطالعہ کریگا۔ اور واپسی پر امیر کی خدمت میں رپورٹ پیش کریگا جس سے ترکستان میں جدید اسلامی مدارس قائم کرنے اور قدیم مدارس کی اصلاح کرنے میں مدد دی جائیگی۔

مولوی حکیم عبدالرشید صاحب [illegible] تھے انتقال کر گئے مرحوم کے متعلقین مرحوم کے دعائے مغفرت کے خواستگار ہیں۔

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست

عالیجناب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیلئے بہت مفید ہے" (اہلحدیث - ۱۹ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۹)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

پہلا خط "تسلیم میں نے ایک انجمن کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوانے کی بابت وعدہ کیا تھا کہ اگر آپکی دوائی سے تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی منگوایا کرونگا۔ افسوس کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اب مجھے ایفاء وعدہ ضروری ہوا۔ آپ براہ کرم آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × × × × × × × ×"

دوسرا خط "براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی ایک بیہ منجن اور ایک × × × بھیجدیں"

تیسرا خط "براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک بیہ منجن بہت جلد ارسال فرمائیں یہ سب ادویات دوستوں کے لئے منگواتا ہوں"

چوتھا خط "مومیائی دو ڈبیہ اور بھیجدیں"

× × × منشی فقیر بخش لکھتے ہیں

"دو ڈبیہ مومیائی ارسال کیجئے میں آپکا پرانا خریدار ہوں"

مومیائی کے مختصر فوائد ہیں

مقوی باہ - دردِ کمر - جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے منی دیر تک ٹھہرتی ہے - قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۲۰ محصول

المشتہر مینجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ ڈلو امرتسر

کتب خانہ ثنائی

تفسیر ثنائی کی کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے تین کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں لیکھرام و دیانند کا ... تفسیر کے ساتھ ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلد میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں تیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول	سورۂ فاتحہ و بقر	قیمت عہ
جلد دوم	" آل عمران و نساء	" عہ
جلد سوم	" مائدہ سے اعراف تک	" عہ
جلد چہارم	" نحل تک چودہ پارہ	" عہ
جلد پنجم	" فرقان تک	" عہ

الہامی کتاب ویدا ور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

تقابل ثلاثہ تورات۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتاکر قرآن شریف کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت عہ محصول ڈاک

تعلیمات اسلام ہر ... جلد۔ دہرمپال کی تہذیب الاسلام کا کامل جواب قیمت عہ

المشتہر

مینجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

... 1061 ... 8

حسب الحکم مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. .. عہ

والیان ریاست سے .. .. ہے

رؤسا و جاگیرداران سے .. .. للعہ

عام خریداروں سے .. .. عا ۱۲/

" " " ششماہی ہر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

اخبار اہلحدیث

امرتسر

مست دیکھ کسی کا قول ... مصطفےٰ کی سنت ...

... یاں وہم و خطا کا ... تو نقل کیا ہے

نمبر ۱۵ جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خانہ جنگی کا خاتمہ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
این مثل مشہور اوّل جنگ آخر آشتی

۱۰ رمضان کے اہلحدیث میں ایک چٹھی بخدمت جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی چھپی تھی کہ آپ حسب معاہدہ نزاع متعلقہ تفسیر القرآن وغیرہ اپنا مضمون منصفوں کے پاس بھیجیں تاکہ فیصلہ ہوکر باہمی صلح صفائی ہو - اس کے جواب میں جناب موصوف کی طرف سے ایک خط پہونچا جو حسب ایما مولویصاحب درج کیا جاتا ہے:-

مولوی ابوالوفا جعل اللہ شیمتہ الوفا و وقاہ الجفا - تمہاری کھلی چٹھی میں نے کمال تعجب سے پڑھی معلوم نہیں اس چٹھی کی اشاعت بوجہ نسیان ماسبق ہوئی ہے یا بہ تجاہل عارفانہ ہے - اس معاہدہ میں اور اس کے بعد تمہارے متعدد خطوط میں درج ہے کہ خاکسار کے اعتراضات مطبوعہ جلد ۱۶ کے (جو تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں) جو جوابات تم تحریر کروگے پہلے خاکسار انکو ملاحظہ کریگا پھر اگر انکو صحیح پاویگا تو مان لیگا اور کسی منصف کی حاجت نرہیگی اور اگر ان جوابات کو کافی نہ سمجھیگا تو ان پر کچھ مناسب اور مختصر ریمارک کرکے مجلس شوریٰ اصحاب ثلاثہ کے پاس بھیجا جاویگا - پھر جس امر پر دو شخصوں کا اتفاق ہوگا اسکو مان لیا جاویگا مگر تم نے اعتراض کا جواب تحریر کرکے میرے پاس آجتک نہیں بھیجا بلکہ خط ۲۴ جون میں تحریر جواب سے صاف انکار کرکے مجھے لکھدیا ہے کہ میں ان اعتراضات کے جواب میں کافی سمجھتا ہوں کہ اپنے رسالہ آیات متشابہات کو ارباب شوریٰ کی خدمت میں بھیجدوں - میرے خیال میں رسالہ مذکور میرے جواب کے لئے اور میرا مذہب بتانے کے لئے کافی ہے اور تحریر یکم جولائی ۰۷ء میں مجھے یہ لکھدیا ہے کہ میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثلاثہ بغور ملاحظہ فرمادیں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرماوینگی مجھے منظور ہوگا - جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے کہ اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہیں لکھونگا - اس انکار سے تم نے اس معاہدہ کو خود ہی فسخ کردیا اور اب الٹا مجھسے یہ سوال کیا ہے کہ آپ اپنا مضمون بغرض فیصلہ منصفوں کے پاس بھیجیں گے یا نہیں - اگر بھیجیں گے تو کب تک اور اگر نہیں بھیجیں گے تو کیوں - اس کے جواب میں تین جز اس کے اور کیا کہوں کہ آپ میری اعتراضات کا جواب تحریر کرکے میرے پاس بھیجینگے یا نہیں اگر بھیجینگے

*ناظرین اہلحدیث پر معاہدہ کے الفاظ کو بغور پڑھیں کہ مولوی صاحب کو ریمارک کرنے حق حاصل ہے؟ (اہلحدیث)

تک تنک اور اگر نہیں بھیجینگے تو کیوں۔ خط مذکور میں تمہارا یہ کہنا کہ میرا رسالہ اور تحریر گم ہو گئی ہیں یہ کہنا کہ میرے رسالہ اور تفسیر ہے جواب کے لئے کافی ہیں ہرگز کافی نہیں ہے۔ وہ رسالہ اور تمہاری تفسیر کافی ہوتی تو مصنفین آرہ کے لئے کیوں کافی نہوئی (جو ان سے دو دو کا کہا گئے) اور میں انکا جواب کیوں لکھتا اتنی ابھی تفسیر و تحریروں کو کون پڑھتا ہے۔ اور اس معاہدہ میں میرے اعتراضات کے جواب میں مصنفوں کے پاس تفسیر و رسائل کا بھیجنا قرار پایا تھا یا اُن اعتراضات کا جواب لکھکر بھیجنا۔ کچھ تو سوچو اور فہم اور انصاف سے کام لو۔ میں نے تمہاری یہ بھی درخواست (ارسال رسائل) کو بھی قبول کر لیا تھا۔ اور اپنے اعتراضات کے ساتھ تمہارے اصل رسائل کا منصفوں کے پاس بھجوانا منظور کر لیا تھا اور حسب قرار داد مطابق اُن رسائل اور اُن کے جوابات کے ساتھ میں نے ایک مختصر ریمارک نہیں جو موضع نزاع کی تعیین اور امور فیصلہ طلب کی تنقیح تھی تمہارے پاس بھیجدیا تھا۔ تم نے اس ریمارک کو تو اب تک دبا رکھا ہے اور اس سوال کو اخبار میں شائع کر دیا ہے۔ یہ غفلت اور نسیان و تجاہل عارفانہ نہیں تو اور کیا ہے۔ میرے اس جواب کو اخبار میں چھاپکر اسکا جواب بھی درج اخبار کرو۔ ناظرین سمجھ لیں گے کہ اہل شوریٰ کے پاس اعتراضات مندرجہ رسالہ اور ان کے جوابات بھیجنے میں اور ان کے متعلق ان کی رائے لینے میں توقف تمہاری طرف سے ہوا ہے یا میری طرف سے۔

ابو سعید محمد حسین ۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء

اس نزاع کے متعلق اصل بات کی نہ بتلانے کے لئے ضروری ہے کہ تمام خط و کتابت معاہدہ وغیرہ کو پبلک کی روشنی میں لایا جائے اس لئے میں نمبروار اُن کاغذات کو شائع کرتا ہوں تاکہ ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہو سکے کہ میں اس نزاع کو کہاں تک ... جنگ ... فیصلہ کا خواہاں رہا ہوں اور میری پالیسی امن جوئی میں کہانتک ... معاہدہ ... ہے :-

معاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہوں اُنکے جوابات مصنف تفسیر مذکور بپابندی اصول تفسیر مندرجہ اتقان دیگا۔ اُن جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوریٰ علما (جو بتراضی فریقین قائم ہوگی) میں پیش ہونگے اگر مجلس شوریٰ اُن جوابات کو دیکھکر فیصلہ کرے کہ مصنف بسبب اُن اغلاط

کیوجہ سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعتی فرقوں میں داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہل سنت سے خارج نہ کیا تو معترض بھی خارج نہیں سمجھیگا۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ

۱۱ جون ۱۹۰۷ء

العبد   العبد

ابوالوفا ثناء اللہ مصنف تفسیر بقلم خود   ابو سعید محمد حسین معترض بقلم خود

اس معاہدہ میں معترض کو میرے جواب پر کچھ بھی لکھنے کی اجازت نہیں بلکہ ناپسندی کی صورت میں ارباب شوریٰ کی سپرد کرنا لکھا ہے اور ارباب شوریٰ کے فیصلہ کے متعلق بھی کوئی شرط نہیں کہ مجمل ہو یا مفصل بلکہ صرف اتنا ہے کہ فیصلہ کر دیں خواہ دو حرف کریں یا لمبا انکو اختیار ہے۔ فیصلہ میں دلیل لکھیں یا نہ لکھیں۔ معترض کے دلائل کا جواب دیں یا نہ دیں۔ ناظرین! میرے اس بیان کو معاہدہ کے الفاظ سے مطابق کر کے اسے یاد رکھکر آگے چلیں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں :-

اس معاہدہ کے مطابق بالفعل صرف ان ہی اغلاط کی بپابندی اصول اتقان تصحیح کافی ہوگی جنکو رسالہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۲۱ میں مدلل کر چکا ہوں یا قلمی لکھکر مفسر کے پاس بھیج چکا ہوں ان اغلاط کی تصحیح کے بعد اور اغلاط پر بحث کی ضرورت نہ رہیگی اور اگر ضرورت ہوگی تو پھر دیکھا جائیگا۔

اب اس معاہدہ کے مطابق ایک ہفتہ کے اندر اغلاط کی تصحیح ہونی چاہئے۔ پھر ایک ہفتہ کی مہلت مجلس شوریٰ کو دی جائیگی تاکہ اشاعت رسالہ جلد ۲۱ سے پہلے اغلاط کا فیصلہ ہو جائے اور اگر ارباب شوریٰ زیادہ مہلت چاہینگے تو رسالہ شائع ہو جائیگا۔ پھر اگر ارباب شوریٰ کا فیصلہ اس رسالہ کے برخلاف ہوا تو اُس فیصلہ کو بھی رسالہ میں شائع کیا جائیگا۔ اور اس کے ساتھ معترض کا رجوع شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ابو سعید محمد حسین ۔ ۶ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ۔ ۱۷ جون ۱۹۰۷ء

خاکسار کی طرف سے اسکا جواب :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا افتح بیننا بالحق واصلح ذات بیننا وانصرنا علی عدونا وعدوک

چونکہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا اور میرا معاہدہ ہوا ہے کہ تفسیر القرآن عربی مصنفہ فقیر پر جو اُن کو اعتراضات ہوں وہ پیش کریں خاکسار جواب دیگا۔ اگر مولانا موصوف اُن جوابات کو کافی نہ جانینگے تو علماء کے شوریٰ میں پیش کر کے فیصلہ کرایا جاویگا کہ مصنف تفسیر اس طرز کے اختیار کرنے سے معتزلی

فتاوی ثنائی ...

اور نیچری ہے یا اہل سنت ہے اس لئے مولوی صاحب ممدوح نے سردست مجھکو چارا غلاط پر متنبہ فرمایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ شائدان اغلاط کی تصحیح کے بعد اور اغلاط کے پیش کرنے کی حاجت ہی نہ پڑے گویا آن کے خیال میں یہ اغلاط سب سے بڑی یا واضح تر ہیں اور وہ یہ ہیں لمسجد اسس علی التقوی پارہ ۱۱ رکوع ۲ مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ (۱۹۰) اور آیت رابطوا پارہ ۴ رکوع ۱۱ مندرجہ تفسیر القرآن بصفحہ ۷۵۔ اور آیت اهل البیت پارہ ۲۲۔ رکوع اوّل مندرجہ تفسیر بصفحہ ۳۵۴۔ اور آیت کوثر پارہ ۳۰ مندرجہ تفسیر بصفحہ ۵۰۵۔ مگر چونکہ مضمون مرسلہ مولانا صاحب میں بہت سے حوالجات میری کتاب آیات متشابہات سے مدرج ہیں اس لئے میں ان اغلاط کے جوابات میں کافی سمجھتا ہوں کہ اسی رسالہ کو ارباب شوریٰ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ میری خیال میں میرے جواب کیلئے اور میرا مذہب بتانے کیلئے وہ کافی ہے۔ ہاں چونکہ ما ہرہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ با بندی اصل مندرجہ اتقان جواب ہوگا اس لئے عرض ہے کہ میرا اصل تفسیر کو [illegible]

ہاں اقوال صحابہ کے سمجھنے کے لئے شاہ ولی اللہ صاحب کا فوز الکبیر بھی ملحوظ رکھتا ہوں جہاں وہ فرماتے ہیں ان الصحابة والتابعین ربما یفسرون اللفظ بلازم معناہ (فصل اوّل فی شرح غریب القرآن)

پس خاکسار بحکم اصول مذکورہ قرآن شریف کی تفسیر پہلے قرآن سے لیتا ہے یعنی بشہادت لغت وعلم صرف ونحو وعلم بیان وغیرہ علوم آلیہ وسیاق وسباق وغیرہ چنانچہ اتقان کی اسی نوع میں ہے

وتمام هذه الشرائط ان یکون ممتلأ من عدة الاعراب لا یختلف علیه اختلاف وجوه الکلام الخ

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علوم آلیہ کو قرآن دانی میں بہت کچھ دخل ہے اس کے علاوہ نہ میں معتزلوں کے اصول جانتا ہوں کیونکہ میں نے انکی کوئی تصنیف مستقل نہیں پائی نہ میں کسی نیچری کے اصول کا پابند ہوں اگر میں نیچری اصول کا پابند ہوتا جیسا کہ مولانا ممدوح مجھپر گمان کرتے ہیں تو سب سے مقدم میں معجزات موسویہ اور عیسویہ سے انکار کرتا اور نار ابراہیم اور معراج کو نہ مانتا حالانکہ میں نے بتصریح ان تمام امور کو لکھا ہے بلکہ نیچری کا اُن مقامات پر خاص رد کیا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ مولانا ممدوح مجھکو نیچری اور معتزلی بلکہ مرزائی کیوں فرماتے ہیں ؎

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی؟ ؂ چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہم گویم

میں اس بیان کو بھی اپنی نسبت صحیح نہیں جانتا جو مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں معتزلوں کو علم وفضل میں صحابہ سے بڑھکر جانتا ہوں حاشا وکلا۔ اسکا جواب بھی میرے رسالوں سے مل سکتا ہے میں جو کچھ کہتا ہوں وہیں مرقوم ہے اور غالباً منصف مزاج کے لئے وہ کافی ہے۔

رہا یہ کہ میں احادیث نبویہ اور آثار سلفیہ متعلقہ تفسیر کو کیسا جانتا ہوں چونکہ یہ سب کچھ میرے رسالہ آیات متشابہات اور الکلام المبین سے معلوم ہو سکتا ہے اس لئے میں انہی کا حوالہ کافی جانتا ہوں اور مولانا ممدوح نے بھی انہی کا زیادہ حوالہ دیا ہے پس ارباب شوریٰ انہیں کو ملاحظہ فرما کر میری داخل خارج ہونے کا فیصلہ فرما دیں۔

[illegible]

سنت وسلف امت جائز ہے۔ تفسیر اتقان میں منقول ہے اور اسکا مصنف تفسیر القرآن ملتزم ہے جیسا کہ اپیل میں مبسوط ہے کوئی ضرورت نہیں کہ آپ انکی کوئی مستقل تصنیف دیکھیں۔

جواب نمبر دوم۔ یہی اصل معتزلہ واصول نیچریہ ہے۔ جس سے وہ تفسیر قرآن کرتے ہیں۔ گو اصول انکار معجزات میں آپ اُن سے متفق نہیں[1]۔

جواب نمبر سوم۔ یہی اصل معتزلہ واصول مرزائیہ ہے جس سے وہ تفسیر آیات قرآن کرتے ہیں۔ علاوہ براں ایک اصل انکا یہ ہے کہ حقیقت شرعیہ حقیقت لغویہ سے مقدم ہے تو صرف احکام میں ہے نہ اخبار وپیشگوئیوں میں اپیل میں اس کی تفصیل ہے۔

مجھے منظور ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے رسائل آیات متشابہات والکلام المبین اور میرے مضامین جلد ۲ (نصیحت نامجات ۲۵ و ۳۳ و ۴۲ وخط بنام حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری۔ اپیل فیصلہ آرہ مطبوعہ) تین شخصوں کی مجلس شوریٰ میں پیش ہوں پھر جس امر میں انہیں سے دو شخص متفق ہوں اُسکو قبول کیا جائے۔

[1] تو پھر نیچری کیسے ہوئے؟ (اہلحدیث)

۱۰ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نزیل دہلی۔
۱۱ مولوی عبد الحق صاحب حقانی دہلوی۔
۱۲ مولوی محمد خلیل صاحب مدرس سہارنپور۔

میرے جوابات نمبر ۲ تا نمبر ۳ تحریر نمبر ۱ کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کچھ لکھیں تو مجھے دکھایا جاوے صحیح ہوگا تو میں مان لونگا ورنہ حسب قرارداد سابق منصف کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہ ہوگی ورنہ منصف اہل شوری کے پاس اسکو اسی قسم کے دو حرفی ریمارک کے ساتھ بھیجا جاویگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھے دکھادیں وعلی ہذا القیاس۔

راقم ابو سعید محمد حسین بقلم خود ۱۵ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ ۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء

اس تحریر ۵ میں جناب موصوف کی طرف سے کئی ایک باتیں خلاف معاہدہ وقوع میں آئیں۔ ایک تو آپنے میرے جواب پر اعتراض کئے جو حسب معاہدہ آپکا حق نہ تھا۔ اگر میرا جواب حسب معاہدہ نہ تھا تو مولوی صاحب کا یہ حق تھا کہ وجہ بوجہ لکھکر میرا جواب واپس فرماتے۔ اس جواب کا جواب لکھنا آپ کا کسی طرح سے حق نہ تھا معاملہ فہم اصحاب معاہدہ کو دیکھکر غالباً اس رائے میں مجھسے اتفاق کرینگے۔

دوسری بات جناب سے خلاف معاہدہ یہ ہوئی کہ آپنے اخیر اس تحریر کے سوالات اور جوابات کو ختم نہیں کیا بلکہ لا انتہا ہونے تک اشارہ کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کو بھی اختیار ہوگا کہ اس کے جواب میں کچھ لکھیں اور پھر مجھے دکھادیں علی ہذا القیاس " (علی ہذا القیاس کا مطلب ادنیٰ سمجھ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ سلسلہ ختم نہ ہو)

ان دو باتوں کے علاوہ ایک بات قابل تسلیم کو بھی جناب موصوف نے کمال انصاف سے تسلیم فرمایا ہے یعنی میرے جواب میں جو میرے رسائل کا پیش ہونا میں نے لکھا تھا اسکو منظور کیا جو کسی طرح سے خلاف معاہدہ بھی نہیں کیونکہ فریق مقدمہ اگر اپنی پہلی تقریر پر (جسکا فریق ثانی جواب دے چکا ہو) کامل بھروسہ رکھکر مخالف کی تقریر کا جواب نہ دے تو اسکا حق ہے اس سے اگر کچھ نقصان ہے تو اسی کا ہے فریق ثانی کا نہیں۔ مجھکو بھی چونکہ اپنی تحریرات ودلائل پر کامل بھروسہ تھا اور ہے کہ باوجودیکہ مولوی صاحب بھی کچھ کچھ انکا رد کرچکے ہیں تاہم میرے خیال میں انکی بنا ایسے چٹان پر مضبوط ہے کہ ایسے ہوا کے جھونکوں کا اسپر کوئی اثر نہیں پہونچ سکتا۔ اسی لئے میں نے حسب معاہدہ اپنا اصول بتلا کر اپنی کتابوں کا حوالہ دیا [1] تھا جسکو مولوی صاحب ممدوح نے بھی منظور فرمایا۔ اب مولوی صاحب موصوف کھلی چٹھی کے جواب میں لکھتے ہیں کہ تمہارے رسائل کا پیش ہونا کافی نہیں۔ ناظرین مولوی صاحب کے جواب کو بغور پڑھیں۔ اس کلام ہدایت نظام کی صحت ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ تم نے میرے جواب دینے سے انکار کرکے معاہدہ کو فسخ کردیا حالانکہ اگر معاہدہ فسخ ہوتا تو آپ تحریر ۵ میں رسائل کا بھیجنا کیوں منظور فرماتے۔ بار بار شکر ہے کہ آپنے کھلی چٹھی کے جواب میں بھی تسلیم فرمایا ہے کہ تیری درخواست بابت رسائل کتب کو میں منظور کرچکا ہوں الحمد للہ کہ اس مضمون میں اب کوئی اختلاف نہ رہا بہرحال میری طرف سے جو جواب دیا گیا وہ درج ذیل ہے:-

جواب نمبر ۱ - اس نمبر میں فقط کی قید ہے یعنی بالحاظ توافق سنت یہ میری مراد نہیں ہے میں سنت کا توافق کرتا ہوں تفسیر میں بہت سے مقامات ایسے مل سکتے ہیں۔ آیت لَا نَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ مندرجہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۹۰ - اور آیت لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ وغیرہ ملاحظہ ہوں کہ کس طرح سے سنت کی موافقت کا خیال رکھا ہے غرض جس طرح علماء مفسرین اہل سنت توافق کرتے ہیں میں نے بھی کوشش کی ہے اما السهو والنسيان فقلما يخلو منه الانسان۔ حضرات منصفین میری تفسیر کو سرسری نظر سے بھی ملاحظہ فرمائینگے تو مجھکو کسی جواب کی حاجت نہوگی۔ میری روش انپر واضح ہوسکیگی۔

جواب نمبر ۲ - مرزا اگر یہ اصول مانتا کہ لغت کے لحاظ سے تفسیر ہو تو ایک دم انکا مذہب نہ چل سکتا۔ دمشق سے مراد قادیان کون سے لغت میں لکھا ہے خاتم النبیین کے لغت نے کس نبوت کی گنجائش رکھی ہے۔ علی ہذا القیاس۔ مرزا کا مذہب تو صرف تاویلات پر مبنی ہے۔

جواب نمبر ۳ - نیچری کا اگر یہ اصول ہوتا تو جنت۔ دوزخ۔ ملائکہ وغیرہ کی تاویلات غیر مرضیہ کیوں کرتا۔ آج اہل سنت کے پاس بجز لغت کی قید کے انکو قائل کرنے کے لئے اور کیا ہتھیار ہے۔

پس میرے خیال میں میرے رسائل اور تفسیر کو حضرات ثلاثہ بغور ملاحظہ فرمائیں بعد ملاحظہ جو فیصلہ فرماوینگے مجھے منظور ہوگا۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہے میرے اس جواب پر جو چاہیں لکھیں میں اب کچھ نہ لکھونگا علی اللہ توکلت والیہ انیب مجھے ان کے پیش کردہ تینوں منصف منظور ہیں۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری بقلم خود ۸ جولائی ۱۹۰۷ء

[1] تمام تصانیف کا حوالہ دیا تھا۔ (ایڈیٹر)

اس کے جواب میں جناب موصوف نے دو تحریریں بھیجیں فرمایا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو منظور کرو۔ ایک تحریر مصالحت کی تھی ایک مخاصمت کی۔ مصالحت کی تحریر میں چونکہ خلاف واقع امور کا بیان تھا (جنکا اظہار یہاں مناسب نہیں بوقت ضرورت حسب مصلحت ہوگا) وہ تو اس لئے میں نے منظور نہ کی۔ مخاصمت کی تحریر بھی خلاف معاہدہ تھی اس لئے اس کی اطلاع دیگئی کہ یہ تحریر آپ کی خلاف معاہدہ ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:—

"ہرچند کسی کو اپنا منصف مان لینے کے لئے ہمارے نزدیک وہی اصول ہے جسکو ہم صفحہ ۱۶ نمبر ۲ جلد ۱۱ میں بیان کر چکے ہیں مگر جب کسی کو اپنے دعوی اور اس کے دلائل پر ایسا بھروسہ اور یقین ہوتا ہے کہ جب کوئی منصف صاحب عقل و فہم و اہل انصاف و علم انکو غور سے دیکھیگا تو وہ فوراً ڈگری دیگا اور منکر کو قائل بنا دیگا تو وہ منکر کو قائل بنانے کے لئے باوجودیکہ وہ اپنی بات کو خود نافذ کر سکتا ہو دوسرے کو منصف مان لیا کرتا ہے اور یہ تحکیم خلاف عقل و مصلحت بندہ ہے۔ اس سے اپنے دعوے کا پرکھنا پرکھوانا مقصود نہیں ہوتا دوسرے پر اپنے پر زور دعوی کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے۔

اس غرض سے ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس درخواست کو مان لیا تھا اور اب ہم اسکی تکمیل کے لئے حضرات منصفین کی خدمات میں یہ گذارش کرنا ضروری جانتے ہیں کہ وہ حضرات منصفین فیصلہ آرہ کے مانند سہل نگاری کے ساتھ سرسری نظر سے کام نہ لیں بلکہ تعمیق فکر و تدقیق نظر کو کام میں لا کر سب سے پہلے خاکسار کے ان دعاوی کہ "مولوی ثناء اللہ تفسیر عربی میں مذہب اہل سنت سے خارج اور مذہب معتزلہ وغیرہ اہل بدعت میں داخل ہوگیا ہے" کے دلائل ثلاثہ کو صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ نمبر ۴ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں پھر اس دلائل کی صغریات کا اجمالی ثبوت مولوی ثناء اللہ کی زبانی انکار سے جو بصفحہ ۳۱۸ نمبر ۱۰ جلد ۲۱ منقول ہے مشاہدہ کریں پھر مفصل ثبوت عبارات رسائل مولوی ثناء اللہ سے صفحہ ۲۶۹ سے صفحہ ۲۷۸ تک نمبر ۹ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں۔ پھر ان دلائل کے کبریات کا ثبوت صفحہ ۲۷۹ سے صفحہ ۲۹۵ تک نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۲۱ میں ملاحظہ کریں۔

ان شہادات و بیانات کے ملاحظہ کے بعد اگر حق بجانب خاکسار پاویں تو اپنے فرض منصبی انصاف سے کام لیکر خاکسار کو ڈگری دیں اور اگر خاکسار کے دعاوی یا اس کے دلائل کے کسی جز صغری یا کبری میں انکو شک یا اشتباہ ہو یا عدم ثبوت کا یقین ہو تو اسکو مفصل و مدلل طور پر بیان کریں۔ کہ فلاں دلیل کا فلاں مقدمہ اس وجہ سے غیر ثابت یا غلط ہے اور وہ مثبت دعوی نہیں۔

اس فیصلہ میں تو وہ اپنے اعتقاد و عندیہ سے کام لیں اور نہ دلائل خارج از کلام فریقین کی طرف رجوع کریں۔ جو کچھ کہیں فریقین کے کلام سے نکال کر کہیں اور پیش کریں اس امر کے تصفیہ کے لئے آنکو منصف مانا گیا ہے اور اس شرط کی پابندی سے اسکا فیصلہ تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ ان امور تنقیح طلب کو چھوڑ کر اور طرف جائینگے یا اپنے اعتقاد و عندیہ یا مصلحت سے کوئی فیصلہ دینگے یا کوئی بات کہینگے وہ ہرگز ہرگز لائق سماعت نہوگی۔" ابوسعید محمد حسین

اس تحریر میں بڑی بات خلاف معاہدہ یہ ہے کہ آپنے اس میں منصفوں کی بابت چند ایک شرائط زائد کر دی ہیں جنکی بابت میں نے آپکو لکھا تھا کہ بعد تکمیل معاہدہ ایسی شرائط کا بڑھانا کسی فریق کا اختیار نہیں۔ علاوہ اس کے آپنے جن جن صفحات اشاعۃ السنہ کا اسمیں حوالہ دیا ہے وہ صفحات ہنوز شائع ہی نہیں ہوئے تھے۔

میں حیران ہوں کہ میرے ساتھ تو آپ اتنی تنگی کرتے ہیں کہ خلاف معاہدہ کی بھی پرواہ نہ کر کے منصفوں سے مدلل اور مفصل فیصلہ چاہتے ہیں مگر شیعوں کے مناظرہ میں جب آپنے مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی کو منصف مانا تھا اس معاہدہ میں آپنے کیوں یہ شرط نہ لگائی تھی وہاں تو صرف اتنا لکھا تھا کہ میں نے مولوی محمد عبدالحی صاحب کی منصفی مسئلہ فضیلت سکان حرمین میں تسلیم کی۔ محمد حسین عفا اللہ عنہ (فتاوی مولوی عبدالحی مرحوم جلد ۲ صفحہ ۵۵) بھلا کوئی شخص حاکم یا منصف کو کہہ سکتا ہے کہ مفصل لکھو گے تو منظور کرونگا نہیں تو نہیں۔ مدلل اور مفصل تقریر تو فریق مخالف کی بھی تسلیم کیجایا کرتی ہے۔ پھر اس میں منصف کی فضیلت اور مزیت کیا ہوئی؟

ناظرین غور فرماویں کہ میری رسائل اور تفسیر کے چند ایک مقامات کا دیکھنا تو (بقول مولوی صاحب) منصفوں کو مشکل ہوگا۔ مگر آپ کے اتنے صفحات کا پڑھنا پھر ان کا مفصل جواب لکھنا مشکل نہوگا۔ حالانکہ میری اصل تحریرات مطبوعہ کو اس لحاظ سے بھی دیکھنا ضروری ہے کہ انہی تحریرات کیوجہ سے مجھپر آپکا الزام ہے۔ کیا پھر یہ قرین انصاف نہیں کہ آپ کی تحریرات میں جو میری عبارات منقولہ ہوں انکو میری تصنیفات میں اصل موقع پر بھی منصف ملاحظہ فرمادیں کہ مبادا نقل عبارت میں یا ان سے استنباط کرنے میں غلطی ہو۔ اس کے سوا اور بھی کئی ایک امور کافی سبب ہیں کہ میری مطبوعہ تحریرات کو دیکھیں یہ کیا انصاف ہے کہ منصف بالا بالا تحریروں کو دیکھیں اور اصل محل نزاع پر نظر نہ ڈالیں۔

آخری بات۔ باوجودیکہ آپ کی طرف سے کئی ایک امور خلاف معاہدہ ظہور

ط اسی اصول کی تو میں نے آپکا مفصل جواب نہیں دیا۔ بلکہ اپنے رسائل کا حوالہ کافی جانا (اڈیٹر) ۲ہ شاید مولوی صاحب نے اس کلام میں ...

پذیر ہوئے ہیں۔ مگر چونکہ میں اس نزاع کو بالکل خانگی نزاع جانتا ہوں اسلئے میں آپکی
اس آخری تحریک کو بھی منظور کرتا ہوں۔ بشرطیکہ شرائط زائدہ کو حضرات منصفین بھی
قبول کریں یعنی منفصل فیصلہ لکھنا اگر وہ قبول کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ میرا انکار
ایک تو خلاف معاہدہ ہونے سے تھا۔ دوئم منصفوں کے عدم تحمل کیوجہ سے۔ لیکن
اگر وہ اس تکلیف کو اپنی صلاح سمجھکر گوارا کریں تو مجھے بھی منظور ہے۔ بہرحال یہ آپکی
ایک درخواست ہے جسکا منظور یا نامنظور کرنا منصفوں کے اختیار میں ہے میرے
اختیار میں نہیں نہ یہ شرط معاہدہ ہے کیونکہ بعد تکمیل معاہدہ ہے۔ جو داخل معاہدہ نہیں ہو سکتی
صورت فیصلہ یہ ہے کہ آپ امرتسر میں کسی صاحب کو خط و کتابت منصفان
کے لئے معتمد بنا دیں جیسے کاٹھ گڑھ کے مباحثہ میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کو پاس
کاغذ بھیجنے کے لئے سردار رشید سنگھ کو آپ دونوں مناظروں نے معتمد بنایا تھا (دیکھو
فتاوی لکھنوی جلد ۲ صفحہ ۵۸) امید ہے کہ جواب دو حرفہ منظوری کا بہت جلد آئیگا۔

قادیانی نیرنگیان

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام + سی صد و ہفتاد قالب دیدہ ام

مرزا صاحب کی نیرنگیوں کا نقشہ وہی ہے جو شیخ فریدالدین مرحوم عطار نے لکھا ہے ؎

چوں شتر مرغے شناس این نفس را + نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا۔

تفصیل کے لئے واقعات ذیل سنئے!

۱۸۹۳ء میں ایک دفعہ مرزا جی نے جب عیسائیوں سے مباحثہ کیا بعد مباحثہ علماً
امرتسر نے اُن سے مباحثہ کی درخواست کی تو آپنے لکھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ
دعہم والنصارٰی یعنی ان مولویوں کو اور ان کے حامیوں کو چھوڑ دو اس لئے میں مباحثہ
نہیں کرتا۔ میری طرف سے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب
کریں گے۔ اس سے بعد پھر آپنے متعدد کتابوں میں علماء اسلام کا خوب رد کیا۔ آخر ۱۸۹۶ء
میں رسالہ **انجام آتھم** لکھا تو اس کے آخر صفحہ پر لکھ دیا کہ ہم نے قصد کر لیا ہے کہ
آج سے بعد علماء کو مخاطب نہ کرینگے۔ اس سے بعد متصل ہی ۱۸۹۷ء میں اسی کتاب کے
ضمیمہ پر علماء اسلام کو خوب کوسا۔ پھر نومبر ۱۸۹۹ء میں کتاب **راز حقیقت** لکھی
جس کے پہلے صفحہ ہی پر اپنے مریدوں کو ہدایت فرمائی کہ اب یہ مسئلہ خدا کے سامنے
پیش ہے تم اپنے مخالفوں کا ہرگز کوئی جواب نہ دو۔ خدا خود فیصلہ کریگا۔ اس کے بعد
۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو ایک طویل اشتہار موسومہ "اشتہار معیار الاخیار" لکھا جس کے صفحہ ۲

پر خاص علماء اسلام کو مباحثہ کا چیلنج دیا کہ بٹالہ یا قادیان میں آکر مجھ سے بحث کر لو۔ اپریل
۱۹۰۲ء میں **دافع البلاء** لکھی اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں **کشتی نوح** لکھی۔ ان سب
کتابوں میں علماء اسلام سے خطاب کیا اور انکا خوب رد کیا۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک کتاب
اعجاز احمدی خاص میرے نام کی ڈیڈیکیشن (تحفہ) لکھی۔ علی ہذا القیاس **تحفہ**
غزنویہ اور تحفہ گولڑویہ اور وہ بہت سے رسالے لکھے جنمیں علماء اسلام سے مناظرہ کیا
ور انکا خاص رد اور خطاب کیا۔ اس سے بعد تو کئی دفعہ پھر الحکم کے اڈیٹر کو ہدایت
فرمائی کہ تم مخالفوں کے جواب میں کچھ نہ لکھو بلکہ انکو خدا کی سپرد کرو۔ چنانچہ الحکم کے سابق
اڈیٹر نے ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں اعلان کر دیا کہ آج سے بعد کسی مخالف خصوصاً
اہلحدیث۔ پیسہ اخبار وغیرہ کا کبھی جواب نہ دونگا حضرت امام زمان نے منع فرمایا ہے۔
اس سے بعد پھر امام زمان اور آپکی امت کو خارش نے غلبہ کیا تو خاکسار سے مباہلہ کی
ٹھہرائی۔ پہلے تو آپ کے اڈیٹروں نے کچھ لکھا۔ پھر آپ خود ہی درمیان میں کود پڑے۔ اور
مباہلہ کا اشتہار دیدیا۔ جسکا اثر بھی بحمد للہ حضرت پر اچھا خاصہ ہوا جسکا مفصل ذکر
۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں کیا گیا ہے۔ زاں بعد آپ نے **حقیقۃ الوحی** بے ایمان
بننے کی تہہ سے بہی بڑی کتاب لکھی جسمیں سب مخالفین کا رد کیا اور اچھی طرح سے خطاب
کیا۔ ان واقعات صحیحہ کے پیش کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ ناظرین کو اس مسیح اور
مہدی اور کرشن گوپال کی کسی قدر نیرنگیاں دکھا دیں کہ جس کے اپنے استقلال اور اصابت
رائے کا یہ حال ہے کہ گویا کسی استاد کا شعر اسی کے حق میں زیبا ہے ؎

شب کو مے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ایک وقت اعلان ہوتا ہے کہ ہم کبھی نہ بولینگے۔ کوئی کچھ ہی کہے دوسرے وقت ایسا بولتے
ہیں کہ مغز چاٹ جاتے ہیں۔ ان واقعات گذشتہ اور توبہ شکستہ کو خوب یاد کرکے مندرجہ
ذیل توبہ نامہ کو بغور دیکھیں جو اڈیٹر بدر اور اڈیٹر الحکم دونوں کی طرف سے شائع ہوا
ہے۔ ہر دو صاحب لکھتے ہیں:۔

"<u>اطلاع عام</u> | چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر
اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب انکے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا
جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی
عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے انکا فیصلہ کریگا۔ ہیں یہ ہم تمام لوگوں اور تمام
مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر
انکا نام لیکر کوئی تحریر شائع نہیں ہوگی بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا

پشمینہ
(۱) اعلیٰ الوا...
... گز عرض ...
(۲) اعلیٰ الوا...
عرض ا گز
(۳) چادر ...
عرض ...
(۴) چادر ...
عرض ا گز
(۵) چادر ...
عرض ا گز
(۶) چادر ...
عرض ا گز
(۷) چادر ...
طول ... گز عرض ...
اطلاع
کے ساتھ ...
جوڑی ...
جوڑی کی ...
مطلوب ...
فرد ہی ...
نیز ...
مشین ...
... مدر ...
... مختصہ
طلب کر ...
المشتہر
علم الدین
ایجنٹ ...

شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو - والسلام علی من اتبع الہدیٰ
(بدر و الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اس اعلان کی پختگی کی بابت تو ہم جانتے ہیں اور واقعات ہمکو بتلاتے ہیں کہ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا - اس لئے ہم یہ تو خوب جانتے ہیں کہ ان ہر دو اعلانوں کا اثر اسی قدر ہوگا جتنا کہ محرم کے مرثیہ سننے سے بازاری فاحشات کو زناکاری کی چھوڑنی پڑتی ہے جسکی انتہا محرم کی گیارہویں تاریخ ہوتی ہے مگر ہمارا سوال یہ نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ چونکہ ہم اہلحدیث ہیں علم حدیث کے اصل میں ایک حدیث مرفوع ہوتی ہے ایک موقوف - ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے پہلی قسم شریعت میں حجت ہے اور دوسری قسم حجت نہیں - اس لئے دونوں صاحب اڈیٹر بدر و الحکم ہمکو اطلاع دیں - کہ یہ اعلان آپ دونوں صاحبوں نے اپنی اختیار سے دیا ہے یا مرزا صاحب کے حکم سے گو مرزا صاحب کے ایسے اعلانات کو بھی ہم جانتے ہیں کہ مخالفوں کے سخت مواخذات سے چند روز تک آرام سے بسر کرنے کے لئے اس قسم کے سرکلر دیا کرتے ہیں - آجکل تو خاصکر اہلحدیث اور مرقع کی پکڑ سے ایسا کرنا انکو بہت ہی ضروری ہے جس سے دانا سمجھتے ہیں کہ

زاہد ندہشت تاب زباں ہئی خان + نیچے گرفت و ترس خدا ما بہانہ ساخت

مسافر آگرہ

کا اڈیٹر بھی عجیب کھوپری کا ہے - سرکار نے اپنی کسی ملکی مصلحت سے اُس کے ارد گرد پولیس متعین کر رکھی ہے مگر وہ اسپر بھی کھسیانے ہو کر مسلمانوں ہی کو کوستا ہے - چنانچہ ۲۲ اکتوبر کے پرچے میں لکھتا ہے :-

"ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے متوجہ ہوتے ہیں کہ کیا یہی طریقہ تحقیق ایمان ہے کہ اپنے علماء دین کو حجرے میں بٹھا کر اپنے مسلمان بھائی ملازمان پولیس ہمارے پیچھے لگا کر اپنی ضعیف الاعتقادی کو چھپایا جاوے - حضرات آپکا یہ وطیرہ ناہنجار علماء دیندار ہرگز قابل وقار نہیں ہو سکتا!"

حیف ہے ایسی سمجھ پر اور ہے ایسے بے جا تعصب پر - کوئی اس بھلے مانس سے اتنا نہیں پوچھتا کہ گورنمنٹ علماء اسلام سے فتوے لیکر ملکوں انتظام کرتی ہے ؟ لالہ لاجپت رائے کو کس مولوی کے فتوے سے جلاوطن کیا گیا ؟ پولیس اگر تمہارے درپے ہے تو کس مولوی نے تمہارے پیچھے لگائی ہے اور انکی رپورٹیں کس مولوی کے پاس جاتی ہیں ؟ انسان کو بات کرتے ہوئے کچھ تو سوچنا چاہئے کہ دنیا

یں لوگ نادان ہیں تو دانا بھی ہیں مگر جو لوگ زناکاری اور بے حیائی کے احکام (نیوگ وغیرہ) کو بھی علمی فلاسفی پر مبنی بتلاتے ہیں اُن سے ایسی فضول تحریرات کیا تعجب ہیں -

لالہ صاحب! اہل اسلام نے تو آریوں کا اُبھرتا جوش ایسا ٹھنڈا کیا کہ دنیا نے انکا لوہا مان لیا - نگینہ کے مباحثہ میں آپ بھی تو ایک طرف دبکے بیٹھے تھے پھر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آریوں کی کیسی گت ہوئی تھی - یاد نہو تو اپنے سوامی درشنانند جی سے پوچھو جنہوں نے صاف لکھدیا تھا کہ نگینہ کے مباحثہ میں آریوں کو شکست فاش ہوئی - پھر آپکو بھیانی ضلع بدایوں میں کیا سانپ سونگھ گیا تھا کہ خدا خدا کرکے پھیر ... بعد درشن تو کرائے - مگر مباحثہ میں باوجود تقاضا انجمن اسلام اور علما اسلام کے تشریف فرما نہوئے - اچھا اب بھی امرتسر آئیے یا آگرہ میں جلسہ کرکے بلائیے پھر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید + زجام دہر مئے کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ

۱۸ اکتوبر کو علیگڈہ گزٹ کا غیر معمولی پرچہ پہونچا جس میں لکھا تھا کہ ۱۶ اکتوبر کو جناب نواب محسن الملک سکرٹری علی گڈہ کالج انتقال کر گئے - مرحوم جماعت اہلحدیث کے ایک معزز رکن تھے - آپ کی کتاب "تقلید اور عمل بالحدیث" آپ کے اہلحدیث ہونیکا کافی ثبوت ہے - مرحوم اہلحدیث کے معزز فرد ہونے کے علاوہ تمام مسلمانوں کے پولیٹکل اور تعلیمی امور میں ایک مسلمہ لیڈر تھے - گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان ایک قابل ترین معتمد تھے غرض خدا نے بہت سی خوبیاں تمہیں مرنیوالے میں - مرحوم نے ایک ملاقات کے موقع پر ایک دفعہ کہا تھا کہ ہم کیا کریں کالج میں ترقی تعلیم دینیات کی تجویز کرتے ہیں تو ہمارے تعلیمیافتہ ممبر دور سے بیٹھے ہمکو لکھتے ہیں کہ تم کالج کو جڑسے اکھیڑنا چاہتے ہو - میں نے کہا آپکی زندگی میں یہ حال ہے تو بعد میں تو مطلع بالکل صاف ہے - - - - اب دیکھیں مسلمانوں کی ایسی بڑی درسگاہ کی باگ کس کے ہاتھ میں جاتی ہے - سرسید اور محسن الملک سے علماء اسلام کو اگرچہ کشیدگی تھی لیکن یہ بھروسہ بھی تھا کہ ان دونوں میں عربی تربیت کا اثر غالب ہے - خدا کرے انکا جانشین بھی کوئی ایسا ہی ہو جس سے علما کو بھی جمعیت

... سے دلفریب ہیں ؟

کامال
سفید کشمیری بانا طول ... گز قیمت ۲۵ روپیہ
... سفید - طول ۷ گز
قیمت ۱۷ روپیہ
سفید اعلیٰ بانا طول ۶ گز
قیمت ۱۶ روپیہ
رنگی طول ۷ گز
قیمت ۱۳ روپیہ
نسواری طول ۷ گز
قیمت ۱۴ روپیہ
سبز طول ۷ گز
قیمت ۱۳ روپیہ
سفید اعلیٰ تانا بانا کشمیری ... گز قیمت ۳۱ روپیہ
... طول جو ہر ایک چادر ... گیا ہے پوری پورے ... اگر کسی صاحب کے پوری ... نہ ہو بلکہ نصف جوڑا ... انکو نصف قیمت پر ایک ... بھیجا جائیگی - پتہ خوشخط لکھیں ... واضح ہے کہ ہمارا مال ... تیار نہیں کیا جاتا بلکہ ... بنا جاتا ہے جو مشین سے ... ہوتا ہے -
... رست ہے مفصل اشتہار ... پر بھیجا جاتا ہے -
منیجر دی انڈین شال ... کٹڑہ قلعہ بھنگیاں

جو سلوک مرحوم نے سرسید کے بعد کالج اور کانفرنس کو جو ترقی دی ہے ۔
اسکا اظہار کچھ ضروری نہیں ۔ عیاں راچہ بیاں ۔ اہلحدیث اپنے ناظرین
سے مرحوم کے لیے دعا خیر اور جنازہ غائب کی درخواست کرتا ہے اللہم
اغفر لہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اہلہ ۔
مرحوم کی یادگار رد کتابیں قابل فخر ہیں آیات بینات رد شیعہ ہیں ۔ تقلید
اور عمل بالحدیث رد تقلید ہیں ۔

ایک سنسکرت اُستاد

ہمارے دوست شیخ عبدالسلام صاحب جو مباحثہ دیو بند کے بعد مسلمان ہوکر آئے ہیں سنسکرت میں کافی لیاقت رکھتے ہیں ۔ مسلمانوں کے کسی مدرسہ کو یا کسی خاص شخص کو سنسکرت پڑھانے کے لیے شیخ صاحب کی خدمات کی ضرورت ہو تو دفتر اہلحدیث کی معرفت خط و کتابت کریں ۔

ضروری اطلاع

حسب دستور قدیم اخیر سال پر اہلحدیث ایک ہفتہ تعطیل کریگا ۔ امید ہے ناظرین آئندہ ہفتہ کی غیر حاضری کو اسی تعطیل میں شمار کرینگے ۔ پانچویں سال کا پہلا پرچہ یکم شوال کو نکلیگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

سالانہ رعایت

سالانہ اشتہار گذشتہ پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث کے دفتر کی اپنی تالیفات میں ثلث قیمت کی تخفیف ہے ۔ یہ تخفیف اخیر رمضان تک رہیگی ۔ امید ہے ناظرین اس تخفیف سے فائدہ عظیم حاصل کرینگے ۔ آئندہ کو ہمیشہ اخبار کا سال یکم شوال سے شروع ہوا کریگا ۔ جیسا کہ مدارس عربیہ میں تعلیمی سال شوال سے شروع ہوتا ہے ۔

قابل عمل ضروری

جن جن صاحبوں کی قیمت جلد ہذا کی ختم ہے ان کے نام سالانہ قیمت معہ محصول ۱۲/ کا ویلیو یکم شوال کو جاری ہوگا ۔ اگر کسی صاحب نے ویلیو لینے سے انکار کرنا ہو یا کسی وجہ سے چند روز تک توقف کرنا ہو وہ مہربانی سے اطلاع بخشیں ۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں نقصان کے موجب ہیں ۔

اس سال گذشتہ سال کی طرح اخبار کی قیمت میں تخفیف نہیں ہے ۔

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہلقرآن لاہور سے ہجرت کر گئے

جلسہ بدایون

از نامہ نگار

انجمن اسلامیہ بدایوں کو خدا ترقی دے اور مرادوں میں کامیابی عنایت کرے اسی انجمن کی طفیل ہمکو علماء حقانی کی زیارتیں ہوتی ہیں تین سال سے ہماری مخدوم مکرم مولوی فاضل ابو الوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری جلسہ سالانہ میں تشریف لاتے ہیں چنانچہ امسال بھی تشریف لائے اور اہل بدایوں کو اپنے پر اثر وعظ سے محظوظ فرمایا ۔ خدا کی شان ہے اہل بدایوں باوجود تقلید و اختلاف رائے کے مولوی صاحب کے ایسے دلدادہ ہیں کہ جونہی آپ کے تشریف آوری کی خبر سنتے ہیں بس جوق جوق جلسہ میں آتے ہیں امسال مولوی صاحب موصوف نے کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دو دن تقریر فرمائی اور اس کے علاوہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ایسے دئے کہ باید و شاید ۔ مگر شرک آلود ۔ بدعت پسند طبیعتوں کو کب گوارا کہ توحید الٰہی اور سنت نبوی کی اشاعت ہو ۔ چنانچہ ان بدعت پسندوں نے سکرٹری انجمن کو خط لکھا کہ مولوی صاحب نے استمداد و استعانت اولیا کا رد کر کے اہل سنت در حقیقت نہ نام رنگی کا فوراً دل دکھایا ہے اس لئے ہم سے انکا مباحثہ کرا دیجئے ۔ شیر پنجاب نے جب یہ رقعہ سنا تو سکرٹری انجمن سے کہا کہ بیشک میں تیار ہوں چنانچہ سکرٹری نے انکو لکھ دیا کہ مولوی صاحب مباحثہ پر تیار ہیں آپ مع اپنے علماء کے ہمارے مکان پر آجائیں ۔ مولوی صاحب موصوف انتظار میں رہے اتنے میں میرزا محمود بابی آپکے ملنے کو آئے اور دو گھنٹے تک خوب مباحثہ گرم رہا ۔ حاضرین کو لطف آیا کرتے ایسے تو ایسا کرتے ہیں مگر جو دور دور سے گیدڑ بھبکیاں دینے کے عادی ہیں انکی ایسی جرأت کہاں کہ سامنے آئیں چنانچہ ایسا ہی ہوا جواب آیا تو کسی اور ہی شخص کے نام کا ۔ سکرٹری انجمن نے غصہ میں اس رقعہ کا جواب لکھا کہ آپ میرے مخاطب نہیں ۔ مولوی صاحب نے پوچھا کیا قصہ ہے ۔ معلوم ہونے پر قاصد کو فرمایا بھائی یہ کیا کرتے ہو جاؤ تم میری نام کا رقعہ لے آؤ میں ہی وہاں آجاؤنگا ۔ بس اتنا کہنا تھا کہ بدعتی کیمپ میں سناٹا ہو گیا ۔ لومڑیوں کو فکر ہوئی کہ کہیں شیر بیشہ بے بلائے ہی نہ آجائے تمام تک صدائے برنخواست ۔ شام کے وقت جب مولوی صاحب چلنے لگے تو باہر دروازہ کے پاس ایک شخص ملا کہ صاحب وہ (نام بھی کسی کا نہیں بتلایا) کہتے ہیں صبح ۸ بجے جلسہ ہوگا مولوی صاحب نے فرمایا کہیں بلا کہ آپ بھیجئے مولوی صاحب نے کہا کوئی خط بھی لائے ہو کہا نہیں زبانی پیغام ہے ۔ مولوی صاحب نے فرمایا اچھا اب بھاپ دیکھو کہ ثناءاللہ بھاگ گیا مختصر قصہ تو یہ ہوا ۔ اب صحیح اور سچی بات کو چھپا کر بدعت پسندوں نے اپنا جلسہ

اہل فقہ میں ایک مضمون پر از کذب و زور شائع کیا جسکا ہر ایک فقرہ جھوٹ اور سراسر کذب ہے یہانتک دیکھو کہ مولوی صاحب رستے کے سامنے بازاریں سے ہوتے ہوئے چپ چپ بکنگ دکانڈی، پر سوار ہو کر ریل تک گئے اور سکرٹری انجمن مسٹر محمد سلیمان گھوڑی کی باگیں پکڑے ہوئے گاڑی کو چلا رہے تھے مگر کذابوں نے شائع کیا کہ مباحثہ کا نام سنتے ہی سکرٹری انجمن نے چپکے سے کرایہ کے یکہ پر مولوی صاحب کو چلتا کیا۔ تف ہے ایسے سفید جھوٹ پر اور حیف ہے ایسے کذب پر۔ کیا ایسی کذب بیانیوں سے اپنی بدعات اور شرک کو کچھ تقویت دے سکتے ہیں افسوس ہے ہیں آجکل کے اخبار نویس فخر قوم و ملت۔ یہ بھی محض جھوٹ کہا کہ انجمن اسلامیہ نے فیصلہ کر دیا تھا کہ امسال اڈیٹر اہلحدیث کو نہ بلایا[1] گئی ایسے سفید جھوٹ کا کوئی کیا جواب دے۔ بھلا اگر انجمن نے بلایا نہ تھا تو اسٹیشن ریل پر استقبال کو کیوں سب ممبران گئے تھے اور سکرٹری صاحب نے اپنے مکان پر مولانا صاحب کو کیوں اتارا تھا۔ اڈیٹر اہل فقہ اور اسکا نامہ نگار اگر سچے ہیں تو بلند آواز سے کہیں جھوٹے پر ہزار لعنت۔

خدا کی شان ہے اہل فقہ کا مضمون چونکہ سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے اس لئے چھپا بھی ایسا کہ املا بھی غلط یہانتک غلط صفحہ ۱۲ سے شروع ہو کر ۱۱ پر جاتا ہے۔ گویا یہ مصرع اسی کی شان میں ہے ؎ خود غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط

خریدار ۱۲۸ از بدایوں

---

[1] نہیں معلوم انہوں نے اپنے گھر نہ بلانے کو غلطی کر لیا ہوگا۔ وہ دفتر انجمن سے دریافت کرتے تو انکو معلوم ہوتا کہ تار و خط و خرچ بذریعہ تار انجمن کیطرف سے گیا تھا (محمد سلیمان سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ بدایوں)

غریب فنڈ

میں جناب حاجی نور محمد صاحب از مئو ۱۲ – منشی عبد الرؤف صاحب از کیمپ امراؤتی ۴ – منشی عبد النعیم خاں صاحب از باسم احباب سے چندہ کرکے ۱۲ از فتوے فنڈ ۱۰ – سابقہ ۵ کل ۳۲

دو اخبار بنام میاں محمد الدین مقام چنڈی ابدال ڈاکخانہ مشاور ضلع امیر پور علاقہ جموں۔ اور محمد اسماعیل طالبعلم مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفرپور باقی ۱۵ – احباب کرم توجہ فرماویں۔ درخواستیں بہت ہیں۔ رمضان کا مہینہ ہے۔ نفلی خیرات کا ثواب بھی فرضی جتنا ملتا ہے۔

درخواست منظور

خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر نے معہ دیگر مولوی محمد احسن صاحب مرزائی کے نام مرقع جاری کرنے کی سفارش کی حسب ایماء انکی جاری کیا گیا۔

درخواست نمبر ۶۸ – میاں امام الدین خاں شیخا والی علاقہ جیپور

درخواست نمبر ۶۹ – مولوی فیض احمد – جوکالیاں ضلع گجرات (پنجاب)

قابل توجہ اڈیٹر اہل فقہ و جواب طلب ضروری

آجکل اس زمانہ میں اختلاف کے باعث قوم اہل اسلام موجب مضحکہ غیر اقوام ہے خصوصاً ہماری قوم کے بڑی پیمانہ کے حامی و مددگار جنہوں نے بمقابلہ اہل حدیث کے اپنا لقب اہل فقہ رکھا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ بموجب منطوق نبوی من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین اگر ہمارے دوست مقلدین اس حیثیت سے اپنا نام اہل فقہ رکھیں۔ مگر افسوس کہ دعوےٰ تو ہے اہل فقہ اور خود کردار طریقہ تقلید۔ حالانکہ تقلید اور فقہ کی آپس میں منافات کلی و منافرت طبعی ہے۔ فقہ اور تقلید کا اجتماع مثل اجتماع ضدین کے ممکن نہیں ہے پس جو شخص مروجہ کتب اہل تقلید کنز۔ قدوری۔ جامع صغیر۔ ہدایہ۔ درالمختار وغیرہ کا پڑھا ہوا آپکو اہل فقہ نام رکھے وہ ایسا ہی جیسا جاہل مطلق اپنا نام عالم فاضل رکھے یعنی ہرگز وہ شخص فقیہ کہلانیکا مستحق نہیں اس دعوے کی اثبات میں بڑی نامدار حنفیہ کے اقوال سے تصدیق ہوگی دیکھو توضیح شرح تنقیح اصول فقہ کے اول میں مرقوم ہے الفقہ معرفۃ النفس ما لہا وما علیہا (تنقیح) ہذا التعریف منقول عن ابی حنیفۃ رح فالمعرفۃ ادراک الجزئیات عن دلیل فخرج التقلید انتہی۔ (توضیح) یعنی امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ فقہ کے معنے ہے معرفۃ نفس کے احکام نفع و ضرر کے اور معرفۃ کے معنے ہے ادراک کرنا جزئیات کا دلیل سے پس خارج ہوئی تقلید۔ اور پھر آگے چلکر توضیح والا کہتا ہے وقیل العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ من ادلتہا التفصیلیۃ یعنی فقہ نام ہے جاننا احکام شرعیہ کا دلائل تفصیلیہ سے قولہ من ادلتہا ای العلم الحاصل للشخص الموصوف بہ من ادلتہا المخصوصۃ وہی الادلۃ الاربعۃ وہذا القید یخرج التقلید لان المقلد ان کان قول المجتہد والمفتی دلیلا لکن لیس من تلک الادلۃ المخصوصۃ یعنی جو علم کہ شخص موصوف کو حاصل ہو دلائل مخصوصہ (کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس) سے اور یہ قید تقلید کو خارج کرتی ہے کیونکہ مقلد کو اگرچہ مجتہد کا قول دلیل ہے لیکن دلائل مخصوصہ اربعہ سے نہیں اور تلویح حاشیہ توضیح میں ہے کہ علم احکام شرعیہ کا وقتیکہ حصول اسکا بطریق نظر و استدلال ہے نہ بطریق تقلید کے یعنی کہ اگر کسی شخص کو نماز روزہ کے وجوب کا بسبب شہرت کے علم ہو تو فقہ مصطلاحہ نہ کہا جائیگا اسواسطے قید نظر اور اکتساب کے اور استدلال کے ذکر کرتے ہیں ۲

فتاوے

س نمبر ۴۱۴ ہندہ (عورت) کی شادی (اُس کے) باپ نے قبل بلوغ کے کر دیا۔

س نمبر ۴۱۵ - ہندہ (عورت) کی شادی اس کے باپ نے بالغ ہونے کے بعد کر دیا۔ اب دونوں صورت میں شوہر نے صحبت کر کے تھوڑے دن کے بعد چھوڑ دیا۔ اب شوہر اس کو نہیں رکھتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے۔ آدمی لوگ بہت سمجھاتے ہیں کہ ہندہ کو رکھو یا طلاق دیدو۔ مگر وہ (مرد) ہندہ کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ اب ایسی صورت میں ہندہ دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر سکتی ہے تو اس کی کیا صورت ہے۔ جواب مدلل ہونا چاہیئے۔

س نمبر ۴۱۶ - نماز میں قرأت بعد الحمد کے کم سے کم کے آیت پڑھ سکتا ہے مثلاً بعد الحمد کے ایک آیت جیسی والعصر پڑھا۔ اب اس کی نماز ہوئی یا نہیں۔ حدیث سے کیا ثابت ہے۔

س نمبر ۴۱۷ - اذان نماز کے واسطے وقت شروع ہونے کے مثلاً پانچ منٹ قبل کہا گیا۔ اب پانچ منٹ کے بعد وقت ہو گیا۔ اب وہی اذان سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۴۱۴ و ۴۱۵ - صورت مذکورہ میں عورت مظلومہ ہے اُس کو چاہیئے کہ صاحب ڈسٹرکٹ جج سے درخواست کر کے نکاح فسخ کرالے اور دوسری جگہ نکاح کرے۔ اسلامی شریعت کا یہی حکم ہے کہ ظالم خاوند سے عورت کو جدا کیا جاوے خدا فرماتا ہے ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا یعنی عورتوں کو محض ظلم اور تنگ کرنے کیلئے اپنے قبضہ میں مت رکھو۔ حدیث شریف میں ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یعنی ضرر کی کوئی بات بھی دین میں جائز نہیں۔ مگر بغیر طلاق یا فیصلہ عدالت کے نکاح ثانی نہیں ہوگا۔

ج نمبر ۴۱۶ - تین آیتیں چھوٹی یا ایک آیت طویل پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ والعصر یا کوثر پوری پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

ج نمبر ۴۱۷ - اذان اگر صبح کی ہے تو بعض علماء کے نزدیک وہی کافی ہوگی اور اگر کسی اور وقت کی ہے تو بالاجماع دوبارہ کہنی چاہیئے۔ (از کانگٹ، وصول)

س نمبر ۴۱۸ - آج کل ایک باجا جو فونوگراف نکلا ہے اس کا رکھنا۔ سننا حلال ہے یا حرام کیسا ہے مع تمام وجہات کے تفصیل جواب آپ کے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون کریں (عبداللہ بنگلور)

ج نمبر ۴۱۸ - فونوگراف پر وہی حکم ہے جو ہر ایک تقریر پر ہے۔ تقریر کا مضمون اگر اچھا ہے تو تقریر کا سننا بھی جائز ہے اور اگر مضمون بُرا ہے تو اس کا سننا بھی ناجائز ہے قرآن مجید جیسا زبانی سننا جائز ہے ویسا ہی فونوگراف میں سننا بھی جائز ہے۔ کسی آیت یا حدیث میں اس کی مخالفت نہیں آئی۔ اس لئے منع کی کوئی وجہ نہیں حدیث شریف میں آیا ہے ذرونی ما ترکتم یعنی جب تک شریعت کی طرف سے تم پر کسی بات کا حکم یا ممانعت نہ کیجاوے اُس کا کرنا جواز کا حکم رکھتا ہے۔ امر شرعی یعنی کسی ایسے کام کے لئے جس پر ثواب سمجھا جائے دلیل شرعی کی حاجت ہے۔ جائزات اور مباحات کے لئے عدم منع ہی دلیل ہے۔ (از کانگٹ وصول)

س نمبر ۴۱۹ - تارک الصلوۃ کافر و مشرک ہے یا نہیں؟ و اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین الخ کا کیا مطلب ہے؟ تارک الصلوۃ کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور اُس کے جنازہ کی نماز پڑھنی جائز ہے یا ممنوع؟

س نمبر ۴۲۰ - کافر اہل کتاب و غیر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود کا بدن طاہر ہے یا نجس؟ اور ان لوگوں کے ساتھ مسلمان کو مصافحہ و معانقہ روا ہے یا ممنوع؟ اور انما المشرکون نجس سے مراد کیا ہے؟ (عبدالرؤف کیپ امراتی)

ج نمبر ۴۱۹ - تارک الصلوۃ کے کفر میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن قیم مرحوم نے اپنے رسالہ کتاب الصلوۃ میں اس پر مفصل بحث کی ہے۔ پنجاب کے قصبہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور کے مولوی محمد عثمان مرحوم نے بھی ایک رسالہ حکم النبی تارک الصلوۃ کے کفر میں لکھا تھا۔ امام شافعی وغیرہ بھی اس کے کفر کے قائل ہیں۔ صوفیا میں سے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تارک الصلوۃ کے حق میں بڑی سختی سے کفر کا فتوے دیتے ہیں۔ اُن کی کتاب غنیۃ الطالبین میں یہ الفاظ بھی ہیں لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین و مالہ فئ یعنی بے نماز کو مرتدوں کی طرح قتل کیا جائے اور اس پر جنازہ نہ پڑھا جائے۔ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور اس کا مال وارثوں میں تقسیم نہ کیا جائے بلکہ سرکاری خزانہ میں داخل کیا جائے لیکن جمیع آیات و احادیث پر غور کرنے سے میرے ناقص علم میں عدم تکفیر راجح ہے پس جن بزرگوں کے نزدیک بے نماز کافر ہے اُن کے نزدیک اُسکے ساتھ کافروں کی سے معاملات ہونگے اور جن کے نزدیک وہ فاسق ہے اُن کے نزدیک فاسقوں کا برتاؤ ہوگا۔ مگر ایمان سے خارج نہ سمجھا جائے بشرطیکہ فرضیت نماز کا قائل ہو پس قبول دعوت و جنازہ وغیرہ اُن کے نزدیک جائز ہوگا۔ آیت و اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین سے نماز پڑھنے کا حکم اور شرک کرنے کی نہی ثابت ہوتی ہے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ترک صلوۃ سبب شرک کا ہاں ایک حدیث میں آیا ہے من ترک الصلوۃ فقد اشرک یعنی جسنے نماز کو چھوڑا اُسنے شرک کیا۔ اسکی معنی یہ ہیں کہ اسنے خدائی حکم کے مقابلہ پر اپنے نفس کی پیروی کی اور اس کو قرآن مجید میں مشرک کہا گیا ہے خدا فرماتا ہے افرءیت من اتخذ الٰھہ ھواہ -

ج نمبر ۴۲۰ - کفار مشرکین کی نجاست میں اختلاف ہے۔ علماء حنفیہ نجس سے مراد ان کی نجاست قلبی لیتے ہیں اجسام کو نجس نہیں کہتے بعض علماء ان کے اجسام ظاہری کو بھی نجس کہتے ہیں میرے ناقص علم میں بھی علماء حنفیہ کی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون یعنی کافروں کی بد عملی نے اُن کے دلوں پر زنگ لگا دیا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے کفر اور شرک کی نجاست اُن کے دلوں پر ہے نہ کہ اجسام پر۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

اکولہ میں قائم مقام ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک زراعتی نمائش گاہ کھولنے کی تجویز کی ہے۔ اس نمائشگاہ میں مویشی اور قدیم وجدید قسم کے آلات کشاورزی جمع کئے جائینگے یہ نمائشگاہ تاریخ ۹۔ ۱۰۔ اور ۱۱ ماہ مارچ ۱۹۰۸ء کو ہوگی اور تین دن برابر کھلی رہیگی۔ قائم مقام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صوبہ برار اور صاحب ڈائرکٹر آف اگریکلچر ممالک متوسط وبرار نے اس نمائشگاہ کی سرپرستی ومعاونت قبول فرمائی ہے۔ اس کے مصارف ڈسٹرکٹ بورڈس اور میونسپل بورڈ ادا کرینگے۔ **ایوت محل** - مرہٹی اخبار ہری کشور کے مالک و ایڈیٹر پر بھی گیہری گیر پر عرصہ دو ماہ سے مقدمہ سڈیشن قائم ہوا ہے اس عرصہ میں پیشیاں مختلف تاریخوں میں ہوئیں۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے ملزم پر فرد جرم لگادی ہے ملزم ضمانت پر رہا ہے۔ گواہان صفائی طلب کئے گئے ہیں۔ برار کے مشہور پلیڈر کھاپرڈے ملزم کی جانب سے پیروی کرتے ہیں۔ پریس ضبط ہے۔ ضبطی اٹھانے کے لئے عدالت جوڈیشل کمشنری ناگپور میں اپیل کی گئی تھی جو نامنظور ہوئی۔ نامہ نگار از برار **بھوپال** میں آج کل طاعون کا بہت زور ہے۔ خدا رحم فرمائے۔ **لاہور** کے چکڑالویوں نے طویلہ شاہنواز کے متصل مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے انکار کر دیا۔ اپیل کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے بھی موقعہ کا ملاحظہ کر کے درخواست نامنظور فرمائی۔ سنا ہے کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی لاہور کو چھوڑنے والے ہیں۔ **مراکو** کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ فرانسیسی مدبر برائم پیکنالٹ نے مولائی حفیظ وزیر اعظم اور وزیر محکمہ خارجیہ تینوں سے کئی بار مشورہ کیا۔ جن قبائل نے فرانسیسی تجاویز صلح کو منظور کیا تھا۔ مولائی رشید کی سپاہ نے انہیں تاخت وتاراج کیا۔ بقول اخبار ٹائمز فرانس اور ہسپانیہ کو سلطان مراکو نے اس امر کی اجازت دیدی۔ کہ اسباب ممنوع التجارت کی نگرانی کے لیے سواحل مراکو پر پولس کا انتظام کریں۔ مولائی حفیظ کے قاصد لنڈن پہنچکر فارن آفس میں گئے مگر انہیں ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ **باب عالی** نے تپدق کے مریضوں کے لیے مقام جابلیحہ میں جو ایک پُرفضا پہاڑی مقام ہے یورپ کے طریقہ پر ایک عالیشان شفاخانہ تیار کرانا شروع کیا ہے اور اس کے لئے جرمنی سے دو انجینئر بلائے گئے ہیں۔ **آجکل** گورنمنٹ فرانس اپنے علاقہ مغربی افریقہ میں مسلمان رعایا کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ مبذول کر رہی ہے **آنریبل** مسٹر گوکھلے اور مسٹر واچا دیں غرض ناگپور رکھے ہیں کہ وہاں کانگریس کے دونوں فریقوں میں جو نزاع پڑ رہی ہے اسے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ (اشرف)

باد سے مرگ علیٔے آپ ہی بیمار ہیں) **غیر ممالک** سے خطوط کا جواب منگانے میں اکثر اس وجہ سے وقت ہوا کرتی تھی کہ ہندوستان کے ٹکٹ وہاں ادائگی محصول میں کارآمد نہ ہوسکتے تھے۔ لیکن ایک جدید کوپن کے اجراسے ڈاکخانہ نے اس دقت کو رفع کر دیا ہے۔ یہ ۲۰ کو ملیگا اور اسے عام ٹکٹوں کی طرح لفافہ میں ڈالکر مکتوب الیہ کی طرف بھیجدینا کافی ہوگا۔ یہ کوپن غالباً وسط نومبر سے عام ڈاکخانوں سے دستیاب ہوسکینگے۔ **پونا** میں ایک سترہ سالہ نوجوان برہمن مسمی لکشمی ساونرام نے عمر قید کالے پانی کی سزا پائی۔ اس کمبخت نے اپنی بیوہ والدہ سے اپنی کسی خاص ضرورت کے لئے دس روپیہ مانگے تھے۔ لیکن غریب والدہ نے انکار کیا۔ تب اس نے کہا کہ اچھا دیکھنا میں ایسا کام کرونگا جو تم کو رونا پڑیگا۔ والدہ نے اس دہمکی کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چند روز کے بعد جبکہ والدہ گھر میں نہ تھی۔ یہ کمبخت لڑکا اپنی پنجسالہ معصوم ہمشیرہ کو باہر لیکر نکلا تین میل کے فاصلہ پر کنواں تھا اس نے اس لڑکی کو کنوئیں میں دہکیل دیا بعد میں جب تلاش کی گئی تو لڑکے نے خود ہی بتلا دیا۔ اور وہ کنواں بھی دکھلا دیا اور اس میں سے لڑکی کی لاش دستیاب ہوئی۔ **ہندوستان** میں خشک سالی کی وجہ سے گرانی ہولناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم کرے حالت روز بروز تاریک ہوتی جاتی ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کو امدادی کام جاری کرنے کی طرف توجہ فرمانی چاہئے۔ **کانپور** میں نرخ غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ روپیہ کا پونے آٹھ سیر گیہوں بک رہا ہے اور غریبوں کے کھانے کے چاول گیارہ روپیہ آٹھ آنہ من ہیں۔ **آگرہ** میں ایک طرف تو بخار کی سخت شکایت ہے اور دوسری طرف نرخ غلہ گراں ہو رہا ہے۔ اللہ اپنا رحم کرے۔ **قبول اسلام** مولوی محمد ابراہیم صاحب وکیل اسلام لاہور کے ہاتھ پر ۱۱۔ اکتوبر یوم جمعہ کو مفصلہ ذیل مردوں اور عورتوں نے مسجد شاہی لاہور میں اسلام قبول کیا (۱) مسمات عمری بنت موتی رام (قوم مہتر) سکنہ لاہور تیلی گھر کوٹھی آلی صاحب حیف رکنیز لـه۔ اسلامی نام عمری بی۔ (۲) مسمی مامون ولد لالو مہتر ساکن موضع چند اسلامی نام امام الدین۔ (۳) عطر چند ولد کبیر داس اروڑا سکنہ ضلع سیالکوٹ تحصیل رعیہ موضع بدا ملی اسلامی نام عبدالصمد۔ (۴) مسمی جوزف ولد شمعون عیسائی سکنہ لاہور انارکلی اسلامی نام محمد یوسف۔ (۵۔ ۶) مسماۃ آلمو زوجہ چیتن داس معہ ایک شیرخوار لڑکا (چمار) سکنہ امرتسر کٹڑہ حکیماں حال وارد لاہور۔ اسلامی نام کرم بی بی وکریم بخش * **امرتسر** میں کبھی کبھی بادل نظر آتے ہیں۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ (۲۱ اکتوبر)

بارش کہیں کہیں ہوتی ہے۔ اچھی طرح نہیں ہوتی۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ خصوصیت سے استسقا کیا جائے۔ تاکہ نزول رحمت باراں ہو اور قحط دور ہو

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

عالیجناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث - ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں:

(پہلا خط) "تسلیم - میں نے ماہ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپکی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا - الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا - آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × × × × "

(دوسرا خط) "براہ مہربانی ایک ڈبیہ مومیائی - ایک ڈبیہ منجن اور ایک × × بھیجدیں"

(تیسرا خط) براہ مہربانی دو ڈبیہ مومیائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرماویں - یہ سب ادویات میں دوستوں کے لئے منگواتا ہوں "

(چوتھا خط) "مومیائی دو ڈبیہ اور بھیجدیں"

ایک صاحب سونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں

دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں - میں آپکا پرانا خریدار ہوں

مومیائی کے مختصر فواید حسب ذیل ہیں:

مقوی باہ - دافع کمزوری جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے اعلی درجہ کی مولد خون ہے - قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲/ آدہ پاؤ ۳ معہ محصول

المشتہر

مینجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو سکے - تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں - جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر	قیمت	۱۲/
جلد دوم " آل عمران تا نسا	"	۱۲/
جلد سوم " مائدہ تا اعراف	"	۱۲/
جلد چہارم " تا نحل چودہ پارہ	"	۱۲/
جلد پنجم " فرقان تک	"	۱۲/

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کے مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت - قیمت ۱۰/

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے - عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے - قیمت ۵/ معہ محصولڈاک

المشتہر

مینجر اہلحدیث امرتسر - کٹڑہ سفید

باہتمام حکیم مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 91. 352.

شرح قیمت سالانہ
گورنمنٹ عالیہ سے ... ...
والیان ریاست سے ... ...
مدرسہ و جاگیرداران سے ... ...
عام خریداروں سے ... عـه/
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک ... اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے

اخبار اہلحدیث
امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... مصطفیٰ کی ... نقل کیا ہے

نمبر ۱

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) [illegible]

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ یکم شوال ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۸ نومبر ۱۹۰۷ء

سود کی متعلق علماء کرام سے چند سوال

تعلیمیافتہ جماعت میں آجکل مسئلہ سود کی تحقیق عموماً زیر غور ہے - لاہور کی انجمن نعمانیہ میں بھی یہ سوال پیش ہوا - ہمیں آجتک معلوم نہیں کہ سوالات کیا تھے اور جواب کیا۔ ہاں اتنا بالاجمال معلوم ہوا کہ علماء کے جوابات کو تعلیمیافتہ جماعت نے پسند نہیں کیا نہ اس طریق کو محمود سمجھا جس طریق سے کارروائی ہوئی - اس لئے چند ایک سوال بغرض تحقیق لکھکر ہر ایک عالم اسلام سے جو ان سوالات کو دیکھیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں التماس کی جاتی ہے کہ اپنے علم کے مطابق جواب سے اطلاع بخشیں۔

سوالات یہ ہیں:-

(۱) [illegible] آیت ... آیت کریمہ ... [illegible]
[illegible] ... کیا مراد ہے؟
[illegible]

(۳) کوئی آیت یا صحیح حدیث قرض پر نفع حاصل کرنے کی ممانعت کرتی ہے؟
(۴) حدیث کل قرض جر نفعا کیسی ہے اور بغیر تعیین قرضدار کچھ زیادہ دیوے تو جر نفعا کے لفظی مفہوم میں داخل ہے یا نہیں؟
(۵) آیت ربو کے ساتھ ہی لا تظلمون ولا تظلمون جو لگایا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟
(۶) سود کی حرمت کی علت کیا ہے؟ (اگر معلوم ہو)

میری ناقص علم میں ان سوالات کے حل ہونے سے مسئلہ سود حل ہو سکتا ہے ... صاحب کے جوابات آئینگے درج کئے جائینگے اور ... کوئی سوال ... بغرض تحقیق کیا جاویگا - ... حضرات ... ہوں بلکہ بڑی فراخ دلی سے ... جواب دیں۔
... [illegible]
... ہو۔

حضرات شیعہ سے روئے سخن

ہماری احباب ہمیں مختلف جانبوں کی طرف توجہ کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ دہلی کے مرزا حیرت کی تردید کرو جو کہتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت نہیں ہوئی کوئی کہتا ہے کہ شیعوں کی طرف توجہ کرو جو ایسے ہیں اور ویسے ہیں۔ حقیقت میں یہ انکا کہنا بجا ہے کیونکہ اہلحدیث اسی لئے ہے کہ سب معاندین قرآن و مخالفین حدیث خیر الانام کے جواب دے۔ مگر بات اصل یہ ہے کہ مرزا حیرت کا قصہ تو بہت مختصر ہے انہوں نے ایکدفعہ علماء کو مباحثہ کی دعوت دی تھی اور چند ایک مقام مباحثہ کے لئے تجویز کئے تھے جنمیں سے لاہور کو ہم نے انتخاب کرکے بذریعہ اخبار منظوری لکھ دی تھی کہ لاہور آن کر بحث کر لو مگر حیرت صاحب نے کنکر و فانہ کی۔ اس سے بعد انہوں نے اپنا تمام رخ شیعوں کی طرف پھیر لیا۔ اس لئے ان سے کسی بڑی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہا شیعوں سے روئے سخن۔ سو اسکی وجہ یہ ہے کہ شیعوں کے رسالوں میں ممتاز رسالے اسوقت اصلاح اور شیعہ ہیں جنکی حالت ذرا خدا کو معلوم ہے کہ کسقدر قابل اصلاح ہیں۔ ان بیچاروں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور مباحثہ کس کا نام ہے وہ تو سوائے بیہودہ گالیوں اور بدزبانیوں اور دل آزاریوں کو کچھ جانتے ہی نہیں۔ مثال کے لئے اصلاح کی تحریر "ثبوت یزید" کے متعلق قابل ملاحظہ ہے جسکو وہ محض اہل سنت کا دل دکھانے کے لئے نہایت ہی دلخراش طریق سے بار بار لکھتا ہے کہ یزید سنیوں کا نبی ہے کبھی یزیدی امت لکھتا ہے کبھی کچھ نام رکھتا ہے کبھی کچھ حالانکہ اہلحدیث میں اسکا جواب مفصل دیا گیا اور بتلایا گیا کہ یہ تمہارا محض کذب اور زور ہے۔ اس لئے ایسے قابل اصلاح کو ہم نے مدت سے اس کے حال پر چھوڑ رکھا ہے۔

دوسرا اسکا بھائی "شیعہ" ہے جسکی مشتے نمونہ خروار کیفیت یہ ہے کہ لکھنؤ کے سنی اخبار النجم کا نام تک صحیح نہیں لکھتا۔ کبھی تخم لکھنؤ۔ کبھی منحوس کوکب۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ تازہ نمونہ اس کی شائستگی کا انکی ایک تحریر ہے جو سوالات مرقومہ مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ رجب و ۴ شعبان سے کھسیانے ہو کر لکھتا ہے۔ غور سے سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"وہابی رامائن" اہلحدیث امرتسر کے اڈیٹر سری مہاراج ثناء اللہ جی نے اپنی رامائن کی ایک پہلی اشاعت میں چند سوالات شائع کئے ہیں اور انکا جواب شیعوں سے طلب کیا ہے۔ افسوس ہے کہ کم جگہ ہونے کے سبب سے[۱] ہم ناظرین شیعہ کو اس بخاری پرست کے ان الفاظ کو یہاں درج نہیں کر سکتے جو اس نے ائمہ اہل بیت کی شان میں لکھے ہیں اور ان کے لئے اس لئے چنداں ضرورت بھی نہیں معلوم ہوتی جس فرقہ کے لوگوں نے روضہ رسول پر حملہ کیا ہو اور اس کعبہ ایمان کے ڈھانے کی کوشش کی ہو اس باغی فرقہ اسلام سے جو کچھ نہ ہو کم ہے۔ خدا ابھی میاں عمر سے کہ انہوں نے رسول کی مخالفت اور اہل بیت نبوت پر حملہ کرکے اور اس خانہ نبوت کو آگ دکھا کے اطلع کی شقاوتوں کا رستہ کھول دیا اور تا قیام قیامت ایسے لوگوں کے افعال میں شریک اور حصہ دار بن گئے!!!" (بابت ستمبر ۰۷ء)

ناظرین! اس تحریر سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اڈیٹر صاحب نے ان سوالوں کے جواب کیا دئے۔ تو کیا پھر ایسے صحیح الدماغ مناظروں سے بھی کوئی شخص مناظرہ کر سکتا ہے۔ سچ ہے ؎

دشنام بمذہب کہ عبادت باشد * مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

ہمارے مکرم دوست مولوی عبد السلام صاحب نے جواب کی توقع پر چند ایک سوال اور بھیجے ہیں جو کسی جگہ درج ہیں لیکن جب انکو معلوم ہو جائیگا کہ شیعہ نے انکو یہ جواب دیا ہے تو بس وہ بول اٹھینگے ؎

قاصد کو آتے آتے میں خط اور لکھ رکھوں * میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

مگر آج ہم اپنے احباب کے اصرار پر شیعوں سے مناظرہ کی ایک عمدہ طریق پر بنا رکھتے ہیں ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے * ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

شیعی اخباروں اور رسالوں کا فرض ہے کہ اس نوٹ کو توجہ سے دیکھیں وہ یہ ہے

آپ جانتے ہیں کہ شیعوں سنیوں کا مشترک حصہ اور مستند کتاب صرف قرآن شریف ہی۔ فریقین کی احادیث اور روایات فریقین کے نزدیک صحیح اور معتبر نہیں۔ اسلئے قرین انصاف اور قاعدہ مناظرہ کے مطابق یہ امر ہے کہ ہر فریق مقابلہ میں اپنے دعوے کو عقلی و نقلی دلیل سے مدلل کرکے فریق مخالف کے سامنے پیش کرے دوسرا فریق بھی اسی قاعدہ سے اسکا جواب دے مگر واضح رہے کہ نقل سے مراد وہی مستند کتاب قرآن مجید ہے اس لئے کہ برہان اور دلیل تو اسکا نام ہے کہ جس پر مستدل کو بھی اطمینان ہو۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ شیعہ یا سنی اپنا مدعا ثابت کرنے میں ایسی کتاب سے دلیل پیش کریں جس پر انکا خود اعتماد نہ ہو۔ مثلاً شیعہ صحیح بخاری سے اور سنی کلینی سے کوئی روایت بطور اثبات دعوے کے لائے تو کون نہیں جانتا کہ ان دونوں کو

[۱] آجتک ہی آپکو جگہ نہ ملی؟ (اہلحدیث)

ان دونوں پر چسپاں نہیں۔ تو کیا پھر کوئی اہل علم کہہ سکتا ہے کہ اس قسم کا استدلال صحیح نا ممکن ہے۔ پس ہمارے مخاطب شیعہ صاحبان کو اگر یہ اصول منظور ہے کہ اپنے دعوے کا عقلی و مستند مسلم الطرفین نقلی دلیل سے ثبوت دیں اور ہم سے ہمارے دعوے کا ثبوت اسی طرح چاہیں تو ہم ان کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس شاہ راہ پر آئیں اور مسلمانوں کو ممنون احسان بنائیں اب انکو اختیار ہے کہ مدعی ہم کو بنائیں یا خود بنیں تو پھر دیکھیں کہ اختلافی مسائل کا تصفیہ کیسے جلدی ہوتا ہے۔

امید ہے رسالہ شیعہ۔ اصلاح۔ اثنا عشری وغیرہ خاص توجہ فرما کر مشکور فرما دیں گے۔

اصلاح ۱۵-۱۶ میں جو ایک مضمون اہلحدیث کے اعتقادات کے متعلق نکلا ہے اسکا جواب آئندہ پرچہ میں دیا جاویگا۔ انشاء اللہ ✦

سوالات از شیعہ

سوال نمبر ۱۳۔ مقدمات ذیل پہلے ملاحظہ ہوں۔ (مقدمہ اولیٰ) ائمہ شیعہ کا دعوےٰ ہے کہ پورا اور صحیح صحیح قرآن جیسا نازل ہوا تھا حضرت علی اور ائمہ شیعہ کے سوا کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا اور جو شخص ایسا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا کذاب ہے۔ چنانچہ اصول کافی کلینی کی یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب و ما جمعه وحفظه کما انزل الله الا علی بن ابی طالب والائمة من بعده یعنی امام محمد باقر امام جعفر صادق کے باپ کو جابر نے بیان فرماتے سنا کہ جو شخص دعوےٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جیسا نازل کیا گیا تھا جمع کیا تو وہ کذاب ہے کامل قرآن جیسا نازل ہوا تھا بجز علی بن ابی طالب اور انکے بعد کے ائمہ شیعہ کے سوا دوسروں نے نہیں جمع کیا یا یاد کیا انتہیٰ اس مضمون کی حدیثیں اصول کافی کے کتاب الحجۃ میں اور بھی ہیں مگر بخوف طوالت ترک کر دی گئیں ✦

(مقدمہ ثانیہ) حضرت علی کو اپنے خلافت کے زمانہ میں پوری قوت جیسی چاہیے موجود تھی بالخصوص اپنے اتباع پر بعد خلفائے ثلاثہ جو بے شمار تھے انکو اختیار کامل تھا۔

(مقدمہ ثالثہ) برابر انکے اتباع کا سلسلہ قائم رہا کبھی منقطع نہیں ہوا۔

(مقدمہ رابع) حضرت علی شجاعت میں بے مثل تھے جسکی نظیر آجتک نہیں پائی گئی در خیبر کو ایک انگلی سے اکھاڑ دیا۔ بیر العلم میں جنوں کو تہ تیغ کیا۔ عبدود کو دم کے دم میں پچھاڑ دیا حضرت عمر وسائر صحابہ کو ایک ڈانٹ میں دبا دیا۔ (بقول شیعہ)

ان مقدمات مسلمہ شیعہ کے بعد سوال یہ ہے کہ وہ کامل صحیح صحیح غیر محرف قرآن جسکو حضرت علی و ائمہ شیعہ نے جمع کیا تھا اور یاد کیا تھا حضرت علی نے کیوں نہیں رائج دیا اور اس کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ نہ کرنے سے (معاذ اللہ) حسب زعم شیعہ اس وعید کا استحقاق کیوں لیا جسکا آیات ذیل میں ذکر ہے:-

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ (سورۂ بقر) اگر حضرات شیعہ حضرت علی و ائمہ شیعہ کو آیات مذکورہ بالا کے مصداق ہونے سے (جو بوجہ چھپا رکھنے اور نہ تبلیغ کرنے اصلی اور کامل قرآن کے حضرت علی و ائمہ شیعہ پر عائد ہوتا ہے (معاذ اللہ) اور جو مقدمات بالا سے آفتاب کی طرح روشن ہے) بچانے کے لئے یہ دعویٰ کریں کہ حضرت علی و ائمہ شیعہ نے اصلی اور کامل غیر محرف قرآن کی تبلیغ کی تھی تو اس پر **سوال** ہے کہ وہ اصلی قرآن جسکی تبلیغ حضرت علی جیسے شخص نے کی تھی کیا ہوا اگر انکے شیعوں کے پاس تو ضرور ہوگا اب اسوقت کیا ہوا کیا آسمان پر چلا گیا۔ اگر کہا جائے کہ ایک بہت بڑا قصیدہ امام قائم لیکر غائب ہیں جیسا کہ کتب شیعہ و عقائد شیعہ سے معلوم ہوتا ہے جس میں اصلی قرآن اور مصحف فاطمی اور کتب جفر و طل و جامعہ اعظم ہیں تو اب سوال یہ ہے کہ حسب اعتقاد شیعہ جب امام زمان اصلی اور پورا قرآن لیکر چھپے بیٹھے ہیں اور نہ بھیجتے نہ لیکر آتے نہ دکھاتے نہ اس کے ملنے کی کوئی صورت ہزار برس سے ہوئی تو وہ مجرم اور مصداق آیات بالا کے ہیں یا نہیں اور شیعی باوجود اس کے کہ انکے پاس آسمانی کتاب نہیں ہے اہل کتاب و مسلمان کیونکر ہوئے؟

سوال نمبر ۱۴۔ خلفائے راشدین قابل شکریہ ادا کرنے کے ہیں جنہوں نے اپنی انتھک سعی سے قرآن پاک کو شرق سے غرب تک پھیلا دیا جو آج ہر بوڑھے، جوان، عورت و مرد کے ہاتھ میں ہے جسکی بدولت آج شیعی بھی اپنے کو مسلمان کہتے ہیں یا وہ ائمہ شیعہ جو بقول شیعہ زبانی بڑبڑاتے رہے اور کچھ نہ کیا۔ قرآن تک چھپا رکھا اگر خلفائے راشدین نہوتے تو ائمہ شیعہ نے تو مسلمانوں کی لٹیا ڈبو ہی دیا تھا اپنا قرآن تو دکھایا تک نہیں اور دوسری جامعین قرآن کو کذاب کہدیا۔ کیا ایسے لوگ امام مانے جا سکتے ہیں جنکا کام صرف دہوکا اور فریب ہے کیا جو شخص دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس ہی صحیح اور کامل قرآن ہے اور دکھا دے تک نہیں وہ دہوکہ باز اور فریبی نہیں کہا جا سکتا اور وہ اپنی فریب دہی کی سزا کا مستحق عند اللہ نہیں ہے؟

سوال نمبر ۱۵۔ چند مقدمات ملحوظ ہوں جو مسلمات شیعہ ہیں:-

(اول) بقول حضرات شیعہ خلفائے ثلاثہ غاصب خلافت اور غلیظ و ضر اور ظالم تھے

(دوم) جسقدر جہاد خلیفہ غاصب ظالم کے وقت میں ہوئے یا ہوں سب ناجائز

(سوم) جسقدر غلام لونڈیاں خلیفہ غاصب کے وقت میں آئیں سب ناجائز

(چہارم) جن لوگوں نے ان غلام لونڈیوں پر مالکانہ قبضہ اور تصرف کیا یا لونڈیوں سے ہم بستری کی سب ناجائز حرام۔

پس سوال یہ ہے کہ ایران بعہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فتح ہوا آپکی لشکر نے آپکے حکم سے فتح کیا۔ کل غنیمت آپ کے حکم سے تقسیم ہوئی لونڈیاں غلام آپ کے حکم کے بموجب تقسیم کی گئیں ان لونڈیوں میں شہربانو بھی آئیں جنکا نام عربوں نے [illegible] امام حسین کو دینے کا حکم دیا۔ پس شہربانو بقول شیعہ ناجائز غاصب ظالم خلیفہ کے وقت میں ناجائز جہاد کے ذریعہ فتح ہو کر آئیں اور غاصب ناجائز ظالم خلیفہ کے حکم کے بموجب حضرت امام حسین کے ہاتھ لگیں پس جو اولاد حضرت شہربانو سے ہوئی وہ بقول شیعہ ناجائز طریقہ کی ہوئی یا نہیں اور ایسی فتح کردہ لونڈی کو حضرت عمر نے جو امام حسین کو دیا اسوجہ سے حضرت عمر امام حسین کی اولاد کے آقا نامدار محسن بزرگوار ہوئے یا نہیں۔

والثلاث هذہ الثلاثۃ علی الروافض دینتلو واحد بعد واحد انشاء اللہ

الراقم احقر الانام عبد السلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ۔

خاندان پھلواری

۲۳ رمضان کے اہلحدیث میں امرتسر کے جلسہ کا ذکر کیا گیا تھا کہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے اپنی عادت اور پوزیشن کے خلاف شاہ راہ چھوڑ کر اپنے میزبانوں کی خاطر اختلافی سڑک پر چلنا پسند کیا یعنی اہلحدیثوں کے برخلاف اشارۃً و صراحتۃً تقریریں کیں۔ اس پر اُن کے صاحبزادہ حسن میاں نے بگڑ کر ہمیں ایک طولانی خط لکھا ہے جسمیں اکثر واقعات کی تو تکذیب نہیں کی بلکہ دلائل سے اُن کی تصدیق کی ہے۔ خیر ان معنے سے تو وہ مراسلہ کوئی غیر معمولی نہیں۔ مگر ایک طرح سے وہ مراسلہ عجیب و غریب غیر معمولی ہے۔ ہم اس مراسلہ طویلہ سے صرف دو فقرے اقتباس کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"اگر تم نے ہمارے بزرگوں کی توہین کی تو میں بھی حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی کے لئے آیت مَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ لکھونگا اور تمہارے بزرگوں اور اماموں کی طرف قلم اٹھاؤنگا"

[illegible]

صاحب سے دو سوال کرتے ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ مراسلہ آپ نے لکھوایا یا آپ نے دیکھا یا آپکو اسکا کچھ علم ہے؟

(۲) کیا یہ میزان شریعت پر پورا ہو سکتا ہے کہ میں اگر حسن میاں کے بزرگوں کی توہین کروں تو وہ ہمارے بزرگوں اور اماموں کی توہین کریں؟ جو بالکل بے قصور ہیں۔

حسن میاں سے یہ سوال ہیں:۔

(۱) ہمارے بزرگ تو وہی ہیں جو تمہارے بھی بزرگ ہیں حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی تک تو تمہارا اور ہمارا سلسلہ ایک ہی پھر وہ کون بزرگ ہیں جنکو برا کہو گے؟

(۲) کیا اسی وجہ سے امام بخاری اور مولانا اسمعیل شہید کی توہین اہل فقہ میں ہوتی سنتے ہو؟ اور کان بھی نہیں ہلاتے۔

(۳) ایمان سے کہنا دہریوں سے خدا کی توہین اور آریوں سے رسول کی توہین اور اہل فقہ سے امام بخاری اور مولانا شاہ اسمعیل شہید کی توہین سنکر بھی اتنا رنج تم کو کبھی ہوا ہے۔ تو یہ حال ہے کہ امام بخاری کی توہین کرنے والوں کو حضرت مولانا سید محمد کریم صاحب مدظلہ لکھا کرتے ہو۔

(۴) تم تو خاندان صوفیا کے نونہال ہو۔ کیا صوفیا کے اصول موضوعہ "رنج دمرنجان" کا یہی مطلب ہے؟

بہرحال اس مراسلہ سے ہمیں اتنا تو یقین ہو گیا کہ آپ اور آپکے مشیر و مصلحان سخن کو غصہ کی حالت میں میزان شریعت کا لحاظ نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ بالفرض محال توہین تو میں کروں مگر آپ اور آپکے مشیر آپکو یہ مشورہ دیں کہ تم اماماں دین اور بزرگان ملت کو برا کہنے کی دھمکی دو۔ جنہوں نے تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑا۔ عزیزم! لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ۔

واضح ہو کہ یہ بھی آپ کو غلط فہمی ہے کہ ہم نے آپکے بزرگوں کی توہین کی ہے معاذاللہ آپ کے والد ماجد ہمارے مکرم دوست ہیں اختلاف رائے اور بات ہے بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ شاہ صاحب نے ہماری توہین کی کہ خود غرضوں کی باتوں میں پھنسکر ہماری دعوت قبول کی نہ ملاقات کا موقع دیا۔ بلکہ ایسا رویہ اختیار کیا کہ

ع عادت عوادِ بیننا وخطوبُ کے مصداق بن گئے حالانکہ امرتسر میں ہمیں سب اول آپ کا مخلص ہوں جس زمانہ میں شاہ صاحب سے کوئی واقف بھی نہ تھا میں ہی تھا کہ آپکو تمام شہر میں [illegible] [illegible] تک پہنچ گیا۔ تو کیا پھر سے قدیمان خوصلا بافزاء قدر کے یہی معنے ہیں! الی اللہ المشتکی

اہل فقہ کا فتویٰ

اہلحدیث مورخہ ۱۰ رمضان میں النجم لکھنؤ کی عبارت متعلق علم غیب نقل ہوچکی ہے اہل فقہ کے قابل ایڈیٹر ۱۷ رمضان کے پرچہ میں فتویٰ دیا ہے کہ النجم کا ایڈیٹر۔ علمائے گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ سہارنپور اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) سب کے سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ لکھتے ہیں گو یہ لوگ حنفی مذہب کے دعویدار ہیں مگر دراصل یہ میاں اسمٰعیل کے مشن کو پورا کرنے والے ہیں۔"

اس عبارت کی صحت یا غلطی سے ہمیں سروکار نہیں البتہ اس پر ہمیں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) اہل فقہ اور اس کی کمیٹی کے علماء کو لازم ہے کہ حنفی مذہب کی کوئی جامع مانع [illegible] بتلائیں [illegible] ہمیں ممنون ہوگی۔

(۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ [illegible] صاحب [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے [illegible] اپنی کتاب [illegible] صفحہ ۱۵ پر مولانا مولوی مفتی [illegible] غلام مصطفیٰ صاحب امرتسری کہتے ہیں) نے اپنی ایک مطبوعہ تحریر میں مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کیا یہ اولیاء اللہ کی توہین تو نہیں؟ امید ہے اہل فقہ کے قابل ایڈیٹر اپنی کمیٹی کے ہماری سوال کے معقول جواب دیں گے۔

سفر حج

(از [illegible])

جہاز راں کمپنی عام ازیں کہ اہل اسلام سے ہوں یا یورپین وعدہ خلافی وحرفت میں سب مشاق ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی تو بدنام ہی ہیں کہ غلط اشتہارات جہاز کھولنے کی دیتے ہیں۔ اس وجہ سے یورپین اقوام بھی پاک نہیں۔ ہم جس کمپنی کے جہاز پر سوار ہوئے وہ انگریزوں کا ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک سو چار جہاز اس کمپنی کے چلتے ہیں ٹکٹ میں روانہ جہاز کا نام مرقوم ہے حالانکہ ہیں نئی ہنگلہ جہاز پر سوار ہوں۔ دوسری یہ کہ ٹکٹ پر تاریخ روانگی جہاز ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء مرقوم ہے حالانکہ جب یکم اکتوبر کا روز بھی گزر چلا تو یہ گھنٹی ہوئی کہ کل ۲ اکتوبر کو پانچ بجے جہاز نئی ہنگلہ بجائے زمانیہ کے کھولیگا۔ حاجیوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے اسباب کو خوب مضبوطی سے باندہیں اور رنگین روشنائی سے اپنا نام وغیرہ لکھکر بہاری گھر میں دس بجے پہونچیں۔ پھر نہ پوچھیئے عجیب کھلبلی مچی ہر شخص اپنا اسباب

کے فکر میں تھا۔ بہت سے جلد بازلوگ سویرے ہی سے بہاری گھر کی طرف روانہ ہوئے ہم لوگ بہاری گھر دس بجنے کے بعد روانہ ہوئے وہاں پہونچکر دیکھتے ہیں کہ بیٹھنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہر شریف [illegible] وغریب پردہ نشین عورتیں ہر چہار طرف مکان مذکور کے چاروں گرد دہوپ و درختوں کے سائے میں پڑی ہیں۔ ہماری مہربان گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ ایک وسیع سائبان اس کے قریب میں ڈلوادے تا لوگوں کو آرام و عافیت ہو ورنہ غیر ملک کا نیا آب وہوا اور اسپر دہوپ میں چلنا اور اسی کے بعد ملاحظہ میں پیش ہونا خطرہ سے خالی نہیں۔ ضرورت حرارت وغیرہ ہو جائیگی جسکی وجہ سے ملاحظہ میں وہ ناقابل روانگی ٹھیرینگے۔ شہر کے رؤسا اسلامی جوش کو کام میں لائے۔ فلٹوں و دیگچیوں پر جابجا لوگوں کی پیشوائی کو آرہے تھے اور پانی کا سبیل جسمیں گلاب عمدہ اور وافر برف کی ٹکیاں پڑی ہوئی تھیں جاری کیا۔ چنانچہ [illegible] [illegible] جسمیں [illegible] رکہا ہوا تھا۔ اللہ پاک ان لوگوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

بارہ بجے کے قریب جہاز کے [illegible] وغیرہ جنکی تعداد سیکڑوں میں تھی اپنا اپنا بندھا کاٹھ کا بکس لئے ہوئے آموجود ہوئے۔ اُن کے آنے کے بعد ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور دروازہ کہلا۔ پہلے جہاز کے متعلقین اُس میں داخل کئے گئے چونکہ یہ ایک نئی بات تھی چہار طرف یہ حال کہ دیوار تھی اُس سے عورت و مرد دیکھ رہے تھے کہ کیا ہوتا ہے۔ المختصر کل جہازی صحیح وسالم ثابت ہوئے اور جہاز پر جانے کی اجازت ہوئی۔ معلوم نہیں آدمی کے ساتھ اسباب کیوں دیکھے جاتے ہیں اور کیوں انکا معائنہ ہوتا ہے کسی وقت سے وہ چیزیں بندھی گئی ہیں اور پھر انکا کھولنا اور باندھنا خالی از مشقت ومصیبت نہیں۔ ایک بجے کے قریب عام آدمیوں کا ملاحظہ شروع ہوا تخمینا چارسو آدمی اس میں صف بندی کے ساتھ ایک دفعہ بٹھلائے گئے اور حکم سنایا گیا کہ اپنا اپنا ٹکٹ جہاز کا نقل نامہ اعمال کے داہنے ہاتھ میں لے لو۔

ایک صاحب آئے اور ٹکٹوں کا شمار کرتے چلے گئے بعدہ ایک جانب سے یورپین ڈاکٹر اور دوسری جانب سے ہندوستانی ایک ایک شخص کی نبض وطاعون گلٹیوں کے نکلنے کی جگہوں پر (گردن۔ بغل۔ ران میں) بدن کے کپڑوں کو کہلوا کر دیکھنے لگے جنمیں کچھ حرارت محسوس ہوتی تھی وہ علیحدہ کر لئے جاتے تھے اور بینچوں پر بٹھلائے جاتے تھے اور تھرمامیٹر لگا کر دیکھے جاتے۔ انہیں سے بعض صف مذکورہ میں کھڑے کئے جاتے اور بقیہ کو باہر جانے کا بذریعہ پولس کے حکم ہوتا جو لوگ پاس ہوتے انکی اسباب پر ایک مہر اور بائیں ہاتھ پر اور سینہ کے کپڑے پر اور جہاز کے ٹکٹ پر مہر

[illegible] اس لئے کہا کہ دراصل داخلیا سوال صحیح ہے۔ (مسلم)

کر گئے باہر جانے کی اجازت ہوئی ۔ مجھے بوجہ کثرت زکام کے حرارت تپ کی بھی کھٹکا تھا اور درود شریف جو ہر امراض و اعراض کی ہمنش حدیث شریف دوا ہے کثرت سے پڑھتا تھا اسلئے دل سے سب ہو دعا کر رہا تھا ۔ قربان جائیے اُس ذات کے کہ اُسکے سے مرا ملاحظہ ہوا کہ گویا نہیں ہوا اور مہر کرنیوالوں نے آکر مہر کر دی ہر دفعہ میں وقفہ ڈیڑھ دو گھنٹہ کا لگتا تھا ۔ بفضلہ تعالیٰ تین بجے کے قریب بسواری فٹن جہاز پر پہنچا ۔ یہاں پر جہاز کے افسر ایک راستہ سے مردوں کا اور دوسرے راستہ سے عورتوں کی ٹکٹوں کو ملاحظہ و شمار کرتے تھے ۔ جہاز والوں کا فی الجملہ انتظام عمدہ تھا ۔ عورتوں کی راہ سے اگر کوئی مرد جانا چاہتا تو واپس کر دیا جاتا ہے ۔ کیفیت سیڑھی پر بھی تھی اگر عورتیں جا چکی ہیں اور سیڑھی پر موجود ہیں یا سیڑھی کے قریب آچکی ہیں ان حالتوں میں مرد روک لئے جاتے تھے ۔

گو سوار کرانیکا انتظام عمدہ نہ تھا جسکے جو میں جو جگہ پسند آئی بیٹھ رہا ۔ ان ٹھہر رہے ہیں ایس جہاز میں بارہ سو سے زائد آدمی سوار ہوتے ہیں جہاز نفیس و عمدہ بہت بڑا ہے ۔ مالم سرکاری حکم کے بموجب فی صد چالیس آدمی تقریباً سوا ہیں ۔ اس جہاز میں سب سے زیادہ سندھی بعدہ پنجابی و ولایتی ہیں ۔ غالباً یہ دونوں دو حصہ ہونگے ایک حصہ میں سورت ۔ بمبئی ۔ مدراس ۔ ایمور ۔ مراد آباد ۔ دہلی ۔ پرتاب گنج و بارہ بنکی ۔ نواب گنج و ضلع پٹنہ و گیا و بنگالہ کلکتہ و رنگپور کے آدمی ہونگے ۔ چار پانچ ملک چین کے بھی آدمی ہیں ۔ جہاز تیز رفتار ہے متوسط چال گھنٹہ میں ۱۶ میل ہے ۔ چونکہ انگریزوں کا جہاز ہے اسوجہ سے عیسائی مذہب کے ملازم جنہیں کرسٹان زائد ہیں اور غیر اقوام کے کم بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ ہر آدمی دو دو تین آدمی کی جگہ گھیرے ہوئے ہیں ۔ جگہ کی تنگی نہیں ۔ میٹھے پانی کی بھی جسوقت جسکو ضرورت پانی کی ہوئے آتا ہے ۔ علیٰ ہذا القیاس لکڑی کی بھی یہی حالت ہے کپتان معلم ۔ نائب معلم ۔ ڈاکٹر مس ڈاکٹر سب اخلاق کے پتلا ہیں ۔ باوجود یورپین ہونے کے ذرا بھی فاتح و مفتوح کا خیال نہیں ۔ ہر شخص سے خوب اچھی طرح گپ شپ کرتے ہیں ۔ آٹھ بجے سب ملکر نکلتے ہیں اور ہر شخص سے مزاج پرسی کرتے ہیں جسکی طبیعت بدمزہ ہو اسکو ہسپتال میں لیجاتے ہیں ۔ مس ڈاکٹر عورتوں سے پوچھتی جاتی ہیں ۔ بعض احباب نے معلم صاحب سے شکایت کی کہ کابلی وغیرہ چھتری پر ہیں حالانکہ انکا ٹکٹ تو تنگ کا ہے جگہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان کے بدن و کپڑوں سے بو آتی ہے جس سے متلی کو آمد ملتی ہے ۔ اسی وقت معلم صاحب اٹھے اور اسکا انتظام کیا ۔ جہاز ۸ بجے شب پنجشنبہ کو کھولا ۔ بمبئی سے عدن ہوتے ہوئے جب تک سفر نامل کے سولہ سو چونسٹھ میل ہے ۔ سمندر میں طوفان نہیں ہے ۔ معمولی موجیں

جیسے ہماری گنگا میں خفیف ہوا کے وقت ہوتی ہیں موجود ہیں ۔ اس کے ساتھ آدمی سے زائد آدمیوں کو دوران سر و قے و متلی ہوتی رہی ۔ آج سہ شنبہ ہے بفضلہ تعالیٰ مفقود ہے اسی قے و متلی میں بعضوں کو تپ کی خلش ہو گئی ۔ انکی تعداد چوتھائی کی ہوگی بہت لوگ ہسپتال کی دوا کھاتے ہیں اور بہت لوگ دوسروں سے طالب دوا ہوتے ہیں چنانچہ مجھ سے بھی بہت لوگ خواہشمند ہوئے ۔ میں نے بہتوں کو معجون اکسیر بدن دیا ۔ جو جذام ۔ کھانسی ۔ تلی ۔ تپ و لرزہ ۔ جنون ۔ مرگی ۔ آتشک سوزاک وغیرہ جمیع امراض بدن میں درحقیقت اکسیر ثابت ہوا ہے ۔ دیا اور رب نے فضل کیا حتیٰ کہ بعضے بیچش والوں کو دیا ۔ ایک ہی خوراک میں نفع کیا ۔

آج معلم صاحب وغیرہ نے کہا کہ کل دس بجے دن کو جہاز عدن پہونچیگا ۔ چھ گھنٹہ ٹھہریگا وہاں سے ڈاکٹر و مس ڈاکٹر جہاز پر آوینگی اور لوگوں کو دیکھ بھال کرینگی ۔ اس جہاز کے تیسرے درجہ کا محصول جسکو دیک و تونک کہتے ہیں مبلغ [illegible] روپیہ ہے اور اسکا دوسرا درجہ جسکو سیکنڈ کلاس کہتے ہیں اسکا مبلغ [illegible] اور سیکنڈ کلاس میں کوٹھری اور ہر کوٹھری میں چار آدمیوں کی جگہ فی کس مبلغ [illegible] روپیہ اور فسٹ کلاس کا مبلغ ایک سو ساٹھ ۔ فسٹ و سیکنڈ کے لئے اسی کی بغل میں غسلخانہ و پاخانہ بھی ہیں اور انٹر و ٹھرڈ کے لئے غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ ایک ہی ہے جس میں متعدد کوٹھریاں غسلخانہ و پاخانہ و پیشاب خانہ کی ہیں ۔ باورچیخانہ بھی ان سب کا ایک ہی جگہ ہے ۔ پتھر کے کوئلہ سب کو یہ چیزیں مفت ملتی ہیں ۔ کھانا اپنے ہاتھ سے پکانا ہوتا ہے ۔ اور باورچی بھی دو چار روپیہ جدہ تک کی اُجرت پر دو وقت پکا کر دیتا ہے ۔ بمبئی میں کل چیزیں کھانے پینے کی وافر و بکفایت ملتی ہیں ۔ مکانوں سے لانے کی زیربار ی بیکار ہے ۔ بہتر ہے کہ یہاں خرید لیویں ۔ ٹین کے کنستر و اسٹیل بکس جہاز میں چھوٹی و بیکار ہو جاتے ہیں ۔ بہتر ہے کہ چمڑے کی بوٹ سوٹ کیس و پارسل بیگ بوری میں سب چیزیں بھر لیویں اور نقدی کو بکس میں کر کے اپنے ہاتھ میں رکھ لیویں ورنہ جب چیزیں ٹوٹے و بہت کر بیکار و ضائع ہو جاویگی ۔ والسلام ۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ

تیل واقعی طاعون کا علاج ہے

مولوی عبدالرحیم صاحب از مقام انبوہا ضلع بیر بھوم (بنگال) تصدیق فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک میں چونکہ تیل کا استعمال زیادہ ہے اس لئے طاعون کم ہے بلکہ نہیں ہے ۔ ایام سرما میں بدن پر مالش کرنا بہت مفید ہے ۔

پشمینہ کا ما[ل]
چادر پشمینہ ۔ اعلیٰ [illegible]
رنگ بالکل سفید ۔ [illegible]
موسم سرما میں اس [illegible]
ہیں ۔ اول درجہ کی گر[م]
سردی کو پاس نہ آ[نے]
بیشک شاہانہ لباس
کے لئے زینت ہے ۔
عرض ۱ گز ۔ قیمت
چارخانہ پشمینہ ۔
گرم ہے ۔ اس کے [illegible]
بھی سردی اثر نہیں
اصحاب کے لئے باعث
رنگ سفید ہے مگر خانو[ں کا]
رنگ نسواری ہے ۔
خوبصورت معلوم ہو[تا]
۲ گز عرض ۱ گز [illegible]
چارخانہ پشمینہ [illegible]
بہت گرم ہے [illegible]
سے جاڑے کے [illegible]
ہیں ۔ اسکا بھی رنگ
مگر دھاریں سبز [illegible]
عمدہ معلوم ہوتا ہے
عرض ۱ گز ۔ قیمت
ہمارا مال چونکہ [illegible]
اس لئے شین کی [illegible]
ہوتا ہے ۔ خریدار [illegible]
محصولڈاک بذمہ [illegible]
المشتہر
علم الدین سیٹھ
ایجنسی ۔ کٹرہ [illegible]

فرقہ سنوسی سے اسلامی خطرہ

یہ مضمون لنڈن کے ایک مشہور رسالہ انیسویں صدی میں ایک فوجی کپتان کیطرف سے نکلا ہے جسکو ہم دکن ریویو سے نقل کرتے ہیں ایسے مضامین پڑھنے سے پہلے ایک پرانا قصہ ذہن نشین رکھنا چاہئے جو ایک بھیڑئے اور بکری کے بچے کا مشہور ہے کہ بھیڑیا ندیا کے اوپر کی جانب تھا اور بکری کا بچہ پانی کے بہاؤ کیطرف بھیڑئے نے جب دیکھا کہ شکار تو عمدہ ہے مگر چونکہ ولایتی جنٹلمین تھا اسلئے بغیر معقول وجہ کے اسکا کھانا جائز نہ سمجھا الزام لگایا کہ ارے کمبخت تو نے پانی کو خراب کر دیا بیچارے مظلوم نے کہا صاحب میں تو بہاؤ کی طرف ہوں میری طرف سے آپکی طرف تو پانی نہیں جا سکتا جنٹلمین بھیڑیا بگڑ کر بولا چپ رہو بکواس مت۔ سال بھر کا عرصہ ہوا تم نے پہلے بھی مجھکو گالی دی تھی بچہ بولا حضور میری تو عمر ہی چھ مہینے کی ہے۔ بھیڑئے نے کہا کیوں بکتا ہے تم نے نہیں تمہارے باپ نے دی ہوگی تمہارا سارا خاندان ہی ایسا گستاخ ہے۔ آخر بکری کے بچے نے عرض کیا حضور کھانا ہے تو یونہی کھا لیجئے ایسی بہانہ جوئی سے کیا فائدہ۔

یہی حال ہمارے یورپین بھیڑیوں کا ہے کہ جونہی ذرا کسی قوم کو آزادی سے گذارتے دیکھا تو انکی رال ٹپکی کہ ہم تمام دنیا کے حقیقی مالک تو ہم ہیں پھر یہ کیوں بے مالک بلکہ رہی ہے مگر تعلیم کا اقتضا ہے کہ بے دلیل کوئی کام نہ کیا جائے۔ پس اس دلی خواہش کے جاری کرنے کو یہ بہانہ نہایت عمدہ بنایا جاتا ہے کہ فلاں قوم بہت ترقی کر رہی ہے اس سے خطرہ ہے کہ دنیا کی امن میں خرابی پیدا کریگی اسلئے امن کے ٹھیکہ داروں کو چاہئے کہ ابھی سے اس خطرہ کو روکیں لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ سب بہانے انکی بھیڑئے کی طرح ہیں جسکا قصہ اوپر ذکر ہوا۔ پس ناظرین اس مختصر سی تمہید کو یاد رکھکر اصل مضمون سنیں۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں:- (اڈیٹر)

میں جانتا ہوں کہ اہل یورپ کو اس جماعت کے حالات سے بہت کم واقفیت حاصل ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ عوام کو یہ بھی معلوم نہیں کہ لفظ سنوسیہ بھی کوئی معنی رکھتا ہے لیکن جن چند اشخاص کو ... اس لفظ کا مفہوم وحشت خیز و ہیبت ناک ... ان سے ثابت ہوتا ہے ... یورپ کے جانی دشمن

ہیں اس لئے گمان غالب ہی بلکہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آگے چلکر اگر ان لوگوں نے افریقہ کی سرزمین سے اقوام صحیح اللون کا کلی استیصال نہ بھی کر دیا تاہم اسمیں تو شک نہیں کہ وہ اہل یورپ کے لئے بہت بڑے خطرہ اور تشویش کا باعث ثابت ہونیوالے ہیں اور یہ وہ واقعہ ہے جس کی پیشین گوئی ڈاکٹر کارل پیٹرس جیسے ہمہ دان شخص نے کی ہے جو افریقہ کی پولیٹکل حالت کے ماہر ہیں۔

اس وقت افریقہ کے ایک سرے سے دوسرے تک نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ دوسری دیسی اقوام میں بھی اہل یورپ کے خلاف عام طور پر ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔ سومالی لینڈ کی مہم۔ مصر کی شورش۔ زولو قوم کا بلوہ۔ جنوبی و مغربی اور مشرقی جرمن افریقہ میں دیسیوں کا فساد۔ مغربی ساحل پر متعدد بغاوتیں۔ مشرقی ساحل پر اہل نانڈی کے خلاف معرکہ آرائی۔ یہ تمام واقعات موجودہ تاریخ کے جاننے والوں کے پیش نظر ہونگے اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ یہ واقعات چنداں اہم نہ تھے لیکن ان سے اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ ہوا کا رخ کدھر کو ہے۔ مراکو کا جھگڑا الگ چھڑا ہوا ہے شمالی افریقہ میں فرانس کو الگ مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ جنوب کی طرف حبشستان میں بے چینی کے آثار الگ نظر آ رہے ہیں۔ بظاہر یہ سوال پیدا ہوگا کہ پان اسلامزم کو حبشی تحریک سے کیا تعلق اور سومالی لینڈ کے دیوانہ ملا کے قبائل نو البہانہ دادو فی کو زولو لینڈ کے سردار ڈینیزولو کی رعایا سے کیا نسبت اور یہ بھی کہا جائیگا کہ کجا نائجیریا کجا نانڈی۔ ان دونوں میں بعد المشرقین حائل ہے۔ لیکن حقیقت شناس نگاہوں سے مخفی نہیں کہ یہ جوش و خروش جو رہ رہ کر کبھی شمال کبھی جنوب کبھی مشرق کبھی مغرب میں ظاہر ہو رہا ہے ناراضی اور نفرت کی اس زبردست رو کی خارجی علامت ہے جو اسوقت کل براعظم افریقہ پر بہہ رہی ہے۔ اسی سے اثر پذیر ہوکر دیسی اقوام ہر اس بات کا بتنگڑ اور ہر اس خفیف مقامی شکایت کا فوجداری استغاثہ بنانے کو تیار ہو جاتے ہیں جس سے انہیں اپنے گوری حاکموں کی سطوت و اقتدار کی نفی کرنے کا موقعہ ہاتھ آئے۔ ایسی حالت میں یہ بات باسانی سمجھ میں آ سکے گی کہ اگر کوئی طاقت مشترک ان اجزائے پریشان کی شیرازہ بند ہو تو کتنی بڑی زبردست قوت پیدا ہو سکتی ہے یہی وہ مقصد ہے جس کی تکمیل فرقہ سنوسیہ کرنا چاہتا ہے یعنی اس کی غایت یہ ہے کہ مسلمانان افریقہ میں عام آتش فساد مشتعل کر کے سر ظلمات میں ایک ایسا شعلہ بلند کیا جائے جس کی لپٹ تمام افریقہ کو گھیر لے ... متحد اقوام ... مشترک شکایت یا وجہ ناراضی سے اتحاد کی جو صورت پیدا ہو سکتی ہے اور جو ہمہ گیر اور مہیب نتائج اس اتحاد سے مترتب ہو سکتے ہیں اس کا ثبوت ہندوستان کے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا واقعہ بمنزلہ ایک

سبق آموز نظیر کے ہیں۔

فرقہ سنوسیہ کے حالات کے متعلق سب سے زیادہ مفصل و صحیح اطلاع اگر مطلوب ہو تو غالباً قاہرہ میں مصری فوج کے محکمہ سراغ رسانی اور شمالی افریقہ میں فرانسیسی محکمہ جاسوسی کی رپورٹوں سے مل سکیگی۔ کل شمالی افریقہ سنوسیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس فرقہ کے ایجنٹ دنیا کے تقریباً ہر اسلامی ملک میں اپنے مقاصد کی اشاعت کر رہے ہیں[1]۔ ترکی۔ ابی سینیا۔ سومالی لینڈ۔ مصر۔ سوڈان۔ اور شرقی و غربی وسطی افریقہ پر اُن علاقوں میں جہاں برطانوی یا دوسری یورپین نو آبادیاں یا ان پر ان دول کی سیاسی نگرانی ہے اسلامی تحریک جوش و مستعدی کے ساتھ پھیلائی جا رہی ہے۔ خصوصاً جنگجو اقوام اور دیسی افواج کے ماہر فن سپاہیوں کو عیسائی مذہب سے نفرت دلاتے اور اُس جہاد اکبر کی تیاریاں کرنے پر جو ہونے والا ہے خاص طور سے کوششیں کیجا رہی ہیں[2]۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جہاد کب ہوگا۔ اور یہی عدم تعیین زمانی ارباب فکر کے لئے سب سے زیادہ پریشان کن واقعہ ہے۔

مسلمان جنگجو اقوام میں مذہبی جوش پیدا کرنا اور انہیں اپنے دین کی حمایت میں نیام سے تلوار کھینچنے پر فوراً آمادہ کر لینا نہایت ہی آسان بات ہے۔ لیکن جس جہاد کی تیاریاں عیسائیت کے خلاف کی جا رہی ہیں اس کی سب سے زیادہ تشویش اور بے چین کر دینے والی علامت یہ ہے کہ شیخ سنوسی کے ایجنٹ اپنے ساتھ یہ پیغام بھی لئے پھرتے ہیں کہ اے مسلمانو! صبر کرو۔ ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا۔ چندے اور انتظار کرو اور جب وقت آ جائے تو ملکر ایک ساتھ دھاوا کر دو اور دشمنوں کا ایسا قلع قمع کرو کہ ایک بھی زندہ نہ بچے۔"

جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فرقہ سنوسیہ کی بنیاد ۱۸۳۵ء میں پڑی اور اس نے اس قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی اور باوجودیکہ برطانوی مقبوضات میں سالہا سال سے اس کے مقاصد و غایات کی اشاعت ہو رہی ہے پھر بھی اس فرقہ کے حالات کے متعلق کوئی اطلاع ایسی نہیں بہم پہونچ سکی جس پر وثوق کے ساتھ یقین کیا جا سکے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس تحریک کے بانی مبانی اور اس کل کے چلانے والے ہیں اُن کی عقل و تمیز اور قوت انتظامیہ حد اوسط سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ بظاہر یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی مہتمم بالشان اور نتیجہ خیز تحریک جس کے محرک غیر مہذب و ناشائستہ افریقی ہوں مسلسل کئی سال سے بڑے بڑے تجربہ کار یورپین افسروں اور دقیقہ شناس مدبروں کی آنکھوں کے سامنے جاری ہو اور اس کے متعلق ایک بھی صحیح خبر معلوم نہ ہو سکی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہوا ایسا ہی[3]۔ قبل اس کے کہ اس مسئلہ پر کچھ اور لکھا جاوے غیر موزوں نہ ہوگا کہ فرقہ سنوسیہ کے متعلق جو حالات عام طور سے معلوم ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل کیا جائے۔

اس فرقہ کی بنا ۱۸۳۵ء میں سیدی محمد بن علی السنوسیہ عرف شیخ سنوسی نے ڈالی۔ شیخ سنوسی ایک الجزائری عرب تھا۔ مستغانم میں جو ترکی سرحد پر واقع ہے پیدا ہوا چونکہ خاندان سادات سے ہونے کے علاوہ صاحب زہد و اتقا تھا لہذا فیض میں جہاں اس نے قبل اول اقامت اختیار کی تھی اس کے تقدس اور برگزیدگی کا شہرہ ہوا یہاں سے یہ مکہ گیا اور وعظ شروع کیا۔ بہت جلد مریدان با صفا کا ایک بہت بڑا حلقہ اس کے گرد قائم ہو گیا جس نے اسے یہاں تک محسود اقران بنایا کہ اُسے مجبوراً راہ فرار اختیار کر کے مصر جانا پڑا۔ اسکندریہ پہونچکر اس نے ایک زاویہ یعنی خانقاہ قائم کی لیکن چونکہ قاہرہ کے شیخ الاسلام نے اس کی تکفیر کی لہذا اُسے جان بچانے کے لئے یہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔

اس مرتبہ وہ صحرائے لیبیا کو قطع کرتا ہوا جبل الاخضر کی طرف گیا جو بنغازی کے قریب شمالی ساحل پر واقع ہے۔ یہاں بھی اس نے ایک زاویہ قائم کیا اور تھوڑی ہی عرصہ میں اس کے بہت سے مرید ہو گئے۔ اپنی عمر کا باقی حصہ اس نے پند و تلقین میں یہیں گذارا اور فرقہ سنوسیہ کی بنیاد محکم قائم کر کے ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں انتقال کر گیا۔ اسکا بیٹا محمد اُس کا جانشین ہوا۔

شیخ سنوسی نے جن اصول کی تلقین کی اور جو ابھی تک اس کے مریدوں کے معتقدات اور مقاصد میں داخل ہیں حسب ذیل ہیں۔

اوّلاً۔ مذہب اسلام کو اُن خرابیوں سے پاک کیا جائے جو مرور زمانہ کے باعث اس میں پیدا ہو گئی ہیں۔

ثانیاً۔ دنیائے اسلام کو ایک سرگردہ یا پیشوا کی ماتحتی میں لا کر اس پاکیزگی اور

---

[1] دوسرے ممالک اسلامیہ کا حال تو کپتان ولسن صاحب جانیں یا اُنکا خامہ واقعہ آفرین لیکن ہندوستان کے متعلق وثوق کے ساتھ اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں اس قسم کا کوئی ایجنٹ موجود نہیں ہے اور اگر ہو تو کارپردازان فارن آفس شملہ کی بے خبری پر تعجب ہے (نقاش)

[2] معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ایران افغانستان۔ جزائر ہند چینی اور چین اسلامی ممالک نہیں ہیں اور یا کپتان ولسن کو اس بات کی ضرورت ہے کہ فن جغرافیہ کے متعلق اپنی معلومات تازہ کریں (نقاش)

[3] یا تو اس فرقہ کے صحیح و مفصل حالات قاہرہ و شمالی افریقہ کے محکمہ جاسوسی کی رپورٹوں میں بھرے پڑے تھے اور یا دفعتہً پردۂ خفا میں مستور ہو گئے۔ کپتان ولسن کو اپنے حافظہ کا علاج کرانا چاہئے۔ (نقاش)

رستی کو زندہ کیا جائے جو قرون اولی کی خصوصیات سے تھی۔

ثانیاً۔ تمام اسلامی ممالک خصوصاً ممالک واقع افریقہ کو کفار کی حکومت سے آزاد کیا جائے۔ اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہر کافر کو اپنا جانی دشمن سمجھا جائے۔

یہ آخری مقصد یعنی ممالک اسلام کو حکومت کفار سے آزاد کرنا فرقہ سنوسیہ کے پیروؤں کی غایت الغایات ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس کی تکمیل کے بغیر باقی مقاصد کا پورا ہونا محال ہے۔ اس مقصد کی تکمیل بذریعہ ایک عالمگیر جہاد کے ہوگی جس کے بعد اسلام ایک پیشوا (غالباً سنوسیوں کے شیخ وقت) کے جھنڈے تلے آجائیگا اور مفاسد و ذمائم سے معرا ہوکر اپنی اصلی دینی پاکیزگی اور صفائی کی شان میں ظاہر ہوگا۔

مختصراً یہ ہیں وہ مقاصد جن کے لئے فرقہ سنوسیہ کے ہر پیرو نے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے اور جو ان تھک استقلال بے مثل جرأت اور وفا یا نہ جانبازی کے ساتھ ہمیشہ کام لے رہا ہے۔

جب شیخ سنوسی ثانی کی نسبت اس کے باپ نے بستر مرگ پر یہ بشارت دی کہ یہی وہ شخص منتظر یا مہدی موعود ہے جس کے متعلق جناب رسالتمآب صلعم پیشگوئی فرما چکے ہیں۔ وہ پیشگوئی یہ ہے کہ ایک بڑا مہدی دنیا کے خاتمہ کے قریب پیدا ہوگا جو گویا خود بروز رسول ہوگا اور اس کی سرکردگی میں کل روئے زمین کے انسان دائرہ اسلام میں آجائیں گے۔

متعدد واقعات ایسے تھے جن سے مرنے والے شیخ کا بیان قرین قیاس ثابت ہوا کیونکہ رسول عرب نے مہدی موعود کی جو نشانیاں بتائی تھیں وہ سب اس بیان کے مطابق تھیں۔ چنانچہ نوجوان شیخ کے باپ کا نام محمد[1] تھا اور ماں کا نام فاطمہ۔ اس کا سلسلہ نسب براہ راست رسول عرب سے ملتا تھا۔ اس نے سالہا سال رہبانوں کیطرح عزلت گزینی کی تھی۔ اس کی ناک ستوان تھی۔ اس کی پیشانی کشادہ تھی۔ اس کے دانتوں میں ۷ کے ہندسہ کی شکل کا روزن موجود تھا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نیلی رنگ کا مسہ تھا جو مقبولان بارگاہ ایزدی کا نشان[2] ہے۔

غرض جب محمد جماعت سنوسیہ کا سردار ہوا تو اس کے باپ کی بشارت اور یہ تمام نشانیاں اس کے بہت کچھ کام آئیں۔ وہ خود بھی جیسا کہ آگے چل کر ثابت ہوا غیر معمولی دل و دماغ کا آدمی تھا اور اپنی غایات و مقاصد کی تکمیل و اشاعت کا کوئی موقعہ اس نے کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جماعت سنوسیہ کی سرداری اسے ایسے وقت میں ملی تھی جب کہ تمام حالتیں اس کے حسب مراد تھیں۔ اس نے ہر ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا اثر و رسوخ بہت کچھ ترقی کر گیا۔

اس کی زیرکانہ سرکردگی میں جماعت سنوسیہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہی اس ترقی کی رفتار اس کی زندگی میں دم بھر کو بھی نہ رکی اور جب اسکا آخری وقت آیا تو سنوسیہ تحریک اثر اور طاقت کے اس درجہ تک پہونچ چکی تھی جو اس سے پیشتر اسے حاصل نہ ہوا تھا۔ محمد کی شخصیت میں حیرت انگیز اثر مضمر تھا۔ اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت قوت ادراک۔ مآل اندیشی اور غازیانہ حرارت مذہبی کے علاوہ اس کی انتظامی قابلیت بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی حالانکہ یہ ایسے اوصاف ہیں جو عام طور سے عربوں میں جمع نہیں ہوسکتے۔ اور جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ محمد ایک افریقی عرب تھا جسے یورپ کے معیار تعلیم کے لحاظ سے جاہل مطلق کہنا پڑتا ہے تو ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک نہایت ہی سربرآوردہ اور نمایاں قابلیت کا شخص تھا۔

باقی دارد

---

[1] اسی سے ثابت ہوا کہ یا تو نامہ نگار غلط کہتا ہے یا شیخ سنوسی مدعی کاذب ہے کیونکہ حدیث میں مہدی کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ آیا ہے (اہلحدیث)

[2] یہ بھی محض غلط ہے۔ (اہلحدیث)

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

کے نزاع کے متعلق اہلحدیث ۱۸ رمضان المبارک میں مراسلات شائع کئے گئے ہیں انکی بابت مولوی صاحب موصوف کی ایک تحریر آئی ہے جس میں مطلب کی بات صرف اتنی ہے کہ مولویصاحب ممدوح خط و کتابت منصفان کے لئے معتمد میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کو تجویز کرتے ہیں جو مجھے بھی منظور ہے مگر پہلا معاہدہ فسخ بتلاتے ہیں اور دوسرے معاہدہ کی بموجب شرط زائد کرنیکا حق ثابت کرتے ہیں میرے نزدیک جیسا کہ کاغذات شائع شدہ سے معلوم ہو سکتا ہے مولویصاحب کا یہ فرمانا صحیح نہیں پس بہتر ہے کہ اس نزاع کا فیصلہ معتمد صاحب ہی سے کرایا جائے۔ معتمد صاحب یعنی میاں فیروز الدینصاحب تعلیم یافتہ آنریری مجسٹریٹ ہیں اور یہ ایک معاہدہ کے متعلق نزاع ہے کوئی شرعی امر نہیں کہ اسکا سمجھنا علماء ہی کا کام ہو اس لئے مولویصاحب بھی غالباً میاں فیروز الدین صاحب کو اس فیصلہ کے لئے پسند فرما دینگے۔ اس کے بعد اصل نزاع (متعلقہ تفسیر وغیرہ) کا فیصلہ اصل منصفوں سے کرایا جائے امید ہے اس تجویز کو ہر ایک منصف

فتاوی

سوال نمبر ۱ - مومن کا ایمان اس کے اعمال صالحہ یا افعال سیئہ کے باعث بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں؟ حنفیہ کا قول ہے کہ ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں۔ ایک ہی حال پر رہتا ہے حنفیہ کا یہ قول قابل قبول ہے یا نہیں؟ (عبدالمجید از دکن)

جواب نمبر ۱ - ایمان کا کم یا زیادہ ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے زادتہم ایمانا وغیرہ جو لوگ اس کمی زیادتی سے منکر ہیں انکی اصل ایمان ہے۔ اس لئے محققین کے نزدیک یہ نزاع لفظی ہے۔ اسکی مفصل تحقیق اہلحدیث مورخہ ۲۴ - ... ۱۳۲۳ھ میں ہو چکی ہے۔

سوال نمبر دوم - کفار اہل کتاب وغیر اہل کتاب کی دعوت ضیافت قبول کرنی اور ان کے گھر کھانا کھانا اہل اسلام کو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر دوم - یہودیوں کی دعوت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں قبول فرمائی تھی اس لئے جائز ہے۔

سوال نمبر سوم - نوکری نصاری وجمیع کفرہ کی اختیار کرنی مسلمانوں کو مباح ہے یا نہیں۔ اگر حرام ہے تو سبھی نوکریاں یا انمیں سے بعض جائز و بعض حرام؟ (ایضاً)

جواب نمبر سوم - جو کام شرعاً منع ہے جیسے بت سازی صلیب سازی - شراب سازی وغیرہ ایسے کاموں پر نوکری جائز نہیں اور جو کام شرعاً جائز ہیں ان میں جائز ہے حضرت علی نے ایک یہودی کا چرسہ کھینچکر اجرت لی تھی۔

سوال نمبر ۴ - علم دینی حاصل کرنے کے بعد یا علم دینی کے ساتھ ہی ساتھ دنیوی سود ورزی کی غرض سے دیگر علوم مختلفہ تاریخ جغرافیہ - ریاضی ومنطق وغیرہ سیکھنا اور علی ہذا القیاس زبان ہائے انگریزی وہندی وغیرہ کا سیکھنا شرعاً جائز ہے یا حرام؟ بعض حضرات ان علوم اور زبانوں کی حرمت پر اس شعر کو دلیل لاتے ہیں۔

علم دین ست فقہ تفسیر وحدیث + ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

اس شعر پر عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۴ - علوم دنیاوی کا سیکھنا جائز ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو یہودیوں سے خط وکتابت کرنے کیلئے عبرانی سیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور شعر مذکور کے معنے ہیں کہ جو کوئی دینی علوم جانکر سوائے ان مینوں کے دوسرے یعنی انکے سوا کسی اور علم سے دینی ہدایت حاصل کرنے کو پڑھے وہ برا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی قرآن شریف چھوڑ کر اور کسی کتاب سے ہدایت چاہیگا وہ گمراہ ہوگا۔

سوال نمبر ۵ - استعمال ادویہ انگریزیہ کا شرعاً کیا حکم ہے کہ انکی اکثر اجزائے عرق شراب ودیگر اشیائے حرام سے مرکب ہوتی ہیں اور جہاں پر کوئی طبیب بجز ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۵ - انگریزی دوائوں کو حل کرنے میں ایک قسم کی شراب ڈالتے ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ خاص ادویہ کو حل کرنے میں کام آتی ہے اس لئے ادویہ انگریزی پر حرمت کا حکم نہیں ہوگا جبتک کہ نشہ آور نہوں۔ ہاں جس دوائی کے ساتھ حرام چیز مرکب ہو وہ نہ کھانی چاہئے۔

سوال نمبر ۶ - نکاحوں میں مہر زیادہ باندھنے چاہئیں یا کم۔ اسکی حد کہاں تک ہے اور جناب رسالتمآب کی بنات طاہرات کے مہر کسقدر باندھے گئے تھے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۶ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نکاح میں مہر کم ہو وہ بابرکت ہے آں حضرت کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پانسو درہم تھا جو تخمیناً ایک سو تیس روپیہ کے برابر ہے۔

سوال نمبر ۷ - مسلمان کو کسی مرد صالح ومتقی سے بیعت ہونا امر ضروری ہے یا نہیں؟ بعض حضرات اس کو بمنزلہ فرض وواجب کے جانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو مسلمان دنیا میں بے پیر رہکر گذر گیا اسکو عرصات حشر میں کہیں سایہ نہ ملیگا یہ قول کیسا ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۷ - بعد قبول کرنے اسلام کے کسی امتی شخص کی بیعت فرض وواجب نہیں خدا تعالی فرماتا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کی پیروی کرو اور اس کے کسی مصنوعی ولی اور متولی کی پیروی نہ کرو ہاں اگر کوئی نیک بخت صالح متبع سنت ہو جسکی صحبت میں رہنے سے دینی ترقی حاصل ہو تو اس کی صحبت میں رہنے کی نیت سے بیعت کر لے تو امر مستحب ہے مگر یہ بیعت جو آجکل پیری مریدی کی علامت بنائی گئی ہے یا ایسی بیعت جس میں ہاتھ پر ہاتھ دینے کے سوا اور کوئی مزید تعلق نہیں نہ مصاحبت ہے یہ سب فضول اور غیر ثابت ہیں۔

سوال نمبر ۸ - فرضی مزارات اور مصنوعی قبروں جنمیں کسی کی لاش مدفون نہو صرف خالی ڈھیر ہو کی زیارت کرنی گناہ ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۸ - منع ہے حدیث میں آیا ہے جو کوئی کسی ایسی قبر کی زیارت کرے جس میں مردہ نہو اسپر لعنت ہے۔

انتخاب الاخبار

ناظرین کو عید الفطر مبارک

لاہور سے چند میل کے فاصلہ پر ملتان لائن پر ریلوے کا تصادم ہونے سے کئی ایک جانوں کا نقصان ہوا۔

امرتسر میں اہل حدیثوں نے استسقا کیا۔ خداوند تعالےٰ بندوں کے حال پر مہربانی کرے۔ جوالاپور ہردوار میں سوامی درشنانند جی کے اہتمام سے ایک جلسہ مباحثہ کا ہونیوالا ہے مگرہ نومبر کو رمضان کیوجہ سے مسلمان نہ جا سکینگے اسلئے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون متضمن توحید بھیجا جس کے سنانے کا وعدہ سوامی درشنانند نے کیا ہے۔ (نائب ایڈیٹر)

اہلحدیث کانفرنس کے عام جلسہ کے لئے دیناجپور (بنگال) میں تحریک ہورہی ہے جو خدا کو منظور ہے ہوگا۔ مصر میں پہلا روزہ منگل کو ہوا ہے۔

ضلع امرتسر میں ۱۲۔ اکتوبر کو موضع کھٹیاں میں گلاب سنگھ زمیندار کی بکری نے چھ بچے دئے جو سب نر تھے۔ یہ بچے قد میں بہت چھوٹے ہیں مگر اور ساری باتیں ان میں مثل عام بکریوں کے بچوں کے ہیں اور زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

گونڈل کے مسلمانوں نے جوا کھیلنے والوں پر پہلی دفعہ پانچ روپیہ اور دوسری دفعہ دس روپیہ جرمانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور مسلمان عورتوں کو سرعام راستہ پر دودھ فروخت کرنے کی ممانعت کردی ہے۔

دہوراجی کے مسلمانوں نے ناٹک دیکھنے والے مسلمانوں پر پچیس روپیہ جرمانہ کرنے کا پنچائتی فیصلہ کیا ہے۔ اس نیک نیتی کی برکت ہے کہ آج وہاں کے مسلمان خوشحال و بارونگار ہیں۔ **حسن** خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے مسٹر وار برٹن کو جو فن سراغرسانی میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور آجکل ریاست پٹیالہ میں انسپکٹر جنرل پولیس کے عہدہ پر مامور ہیں تہانہ منگتانوالہ ضلع لاہور میں ۲۸ مربعے زمین عطا کی ہے۔ اس میں واربرٹن نامی ایک گاؤں آباد کیا جائیگا اور اسی نام کا ایک ریلوے سٹیشن وہاں سے پانچ سو گز کے فاصلہ پر قائم کیا جائیگا۔

حضور وائسرائے بہادر پنجاب کی عظیم الشان ... دیکھنے کو پھر آنیوالے ہیں۔ ایک ... متعلق افغانستان ...

پھوٹ پڑا۔ ایک درجن سے زیادہ مر چکے ہیں۔ (مرزا صاحب قادیانی کی امت ہوگی)

گورکھپور علاقہ تہانہ دیوریا میں دس بارہ آدمی کنسٹبل پولیس بنے اور ایک شخص سب انسپکٹر پولیس بنا اور یہ سب ایک خوشحال شخص کے مکان پر پہونچے۔ اس سب انسپکٹر مصنوعی نے کہا کہ تمہارے ہاں چوری کا مال آیا ہے ہم تلاشی لینگے وہ شخص بیچارہ پولیس کا خوف کہا گیا۔ ان سے تلاشی میں مزاحم نہ ہوا۔ ان مصنوعی اہلکاران پولیس نے تلاشی کی۔ زیور اور کچھ نقدی چوری کے شبہ میں رکھے اور کہا کہ کل گورکھپور میں حاضر ہو۔ یہ مال وہیں بعد شناخت دیا جاویگا۔ خیر وہ شخص تہانہ پر پہونچا وہاں معلوم ہوا کہ مصنوعی پولیس تھی۔ اب اسکی تحقیقات ہورہی ہے

علاقہ قصور کے گردونواح میں ایک اور گروہ ڈاکہ کا تیار ہو گیا ہے جسمیں کپور سنگھ و نظام وغیرہ بھی شریک ہو گئے ہیں پچھلے ہفتہ میں کئی وارداتیں اس گروہ نے کی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ان کے پاس پستول وغیرہ ہتھیار بھی موجود ہیں جس سے یہ گروہ نہایت دلیری سے کام کرتا ہے۔

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی مقتدائے فرقہ اہل قرآن چند وجوہ سے بجائے لاہور کو خیرباد کہکر ڈیرہ اسمعیل خاں چلے گئے (بہت بے آبرو ہوکر تیرے کوچہ سے ہم نکلے)

نعمت بے بہا

(شمائل نبوی اور آنحضرت صلعم کا نامہ مبارک اور دعائے دفع طاعون مع اسناد)

آنحضرت صلعم کی اخلاق و عادات بہت خوشخط ۲۲×۲۹ کاغذ پر نہایت عمدگی کے ساتھ چھپا گئے ہیں۔ بین السطور میں اردو ترجمہ ہے خاص و عام تبرکاً و تیمناً اپنے اپنے گھروں میں رکھینگے تو طاعون سے ضرور محفوظ رہینگے انشاء اللہ تعالےٰ کیونکہ ساتھ ہی دعائے دافع طاعون مع اسناد اور دست مبارک کا لکھا ہوا ایک نامہ مع مہر شامل ہے جو آپنے مالک بحرین منذر ابن ساوی کو بنام ترغیب اسلام کیلئے بھیجا تھا چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا اور منذر ابن ساوی کی نامہ مبارک کا جو جواب دیا تھا وہ بھی ہمراہ کتاب چھپا ہے یہ لمبی کشش اور بڑی ذلیلوں کے دستیاب ہوا ہے اصل نامہ شریف ایک فرانسیسی سیاح نے امیر المومنین سلطان عبد الحمید خاں صاحب والی روم کو تحفتہ دیا تھا یہ اسکا فوٹو لیکر چھپا گیا ہے لہذا مناسب سمجھا گیا کہ آنحضرت صلعم کی اخلاق و عادات کے ہمراہ نامہ شریف بھی شامل کیا جائے جو خط کوفی میں نقل مطابق اصل بلکہ بعینہ اصل ہے امید ہے کہ جملہ برادران اسلام مستفیض ہونگے اور وبائی امراض سے محفوظ رہینگے ایسی متبرک شے کا دستیاب ہونا محال تھا یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آئی ہے یہ بے بہا جواہرات جسمیں قیمت پر ٹیپ سکتے ہیں درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں ہاتوں ہاتھ جاری ہیں کتاب کا حجم ۲۴۶ صفحات قیمت ۶ مرادیعہ صاحب بوقت نامہ شریف طلب فرمائیں گے تو اسکی قیمت ۲ ہے

شعبہ احمد قریشی بذریعہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ

تفسیر ثنائی امرتسر

(انگریزی)

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم ” آل عمران و نساء ” ۱۲

جلد سوم ” مائدہ سے اعراف تک ” ۱۲

جلد چہارم ” نحل تک چودہ پارہ ” ۱۲

جلد پنجم ” فرقان تک ” ۱۲

الہامی کتاب

ویدا ور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کو اہمیت کا انتظامی فیصلہ ہے۔ قیمت ۸/ معہ محصولڈاک

الہامات مرزا

یہ رسالہ مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ کیونکہ اسمیں انکی پیشگوئیوں کی تردید کافی کی گئی ہے۔ قیمت ۵/

المشتہر منیجر اہلحدیث۔ کٹرہ سفید۔ امرتسر شہر

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً علت کیلئے تو بہت مفید ہے (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پوری تحریر فرماتے ہیں

(پہلا خط) تسلیم۔ میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بےنظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھ کو فرض ہوا۔ آپ سالم پانچ آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں ٭٭٭

(دوسرا خط) براہ مہربانی ایک تولہ مومیائی۔ ایک ڈبیہ منجن اور ایک ٭٭٭ بھیجدیں۔

(تیسرا خط) براہ مہربانی مندرجہ دوائی اور ایک ڈبیہ منجن بہت جلد ارسال فرمادیں۔ یہ سب ادویات میں دوستوں کیلئے منگواتا ہوں۔

چوتھا خط۔ مومیائی مندرجہ بالا بھیجدیں۔

ایک صاحب معہ نمونہ منجن حسب ذیل لکھتے ہیں

مد ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں۔

مومیائی کے مختصر فوائد

مقوی باہ۔ درد کمر جریان منی اور ابتدائی سل کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مولدخون ہے۔

قیمت فی چھٹانک ۲/ آدھ پاؤ ۴/ معہ محصول

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. N. 352

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ

والیان ریاست سے ... للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداران سے ... ؏

" " " ششماہی ؏

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہیے۔

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

اصل دین ہے مصطفیٰ کی گفتار | مت دیکھ کسی کا قول و کردار | جب اصل سے تو نے نقل کیا ہے | یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

نمبر ۲ — جلد پنجم

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس نہ کیئے جاویں گے۔

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۸ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء

حضرات علماء کرام اور وکلا سے ایک ضروری سوال

قرآن مجید و حدیث شریف میں سب کچھ ہے مگر اُس کے سمجھنے کے لئے قواعد ہیں بعض دفعہ اُن قواعد کی پابندی یا لحاظ نہ رکھنے سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اس لئے سلف امت کا دستور تھا کہ اپنے ہم مجلسوں اور ہم عصروں سے مسائل دینیہ میں مشاورت کیا کرتے تھے اس کی ابتدا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے۔ اسی سنت سلفی کی بنا پر آج ایک ضروری سوال علماء کی خدمت میں پیش کرتا ہوں امید ہے کہ اپنے اپنے جواب باصواب سے اطلاع بخشیں گے ممکن ہوا تو سب رائیں درج اخبار کی جاویں گی۔ وہ سوال یہ ہے:-

آجکل صیغہ ڈاک میں جو دستور ہے کہ ایک شخص کسی چیز کے خریدنے کے لئے منی آرڈر بھیجتا ہے یا ویلو کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ویلو اُس کے نام پر کیا جاتا ہے اور قیمت بائع کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ قیمت پہونچانے کی فیس (اُجرت) مشتری کے ذمہ ہوتی ہے۔ ڈاکخانہ کے ملازم وہ چیز بغیر قیمت لئے مشتری کو دینے کے مجاز نہیں اگر دیدیں تو اپنے پاس سے بھریں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ روپیہ جو بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ ویلو مشتری سے وصول کیا گیا ہے بائع تک نہ پہونچے اور ڈاکخانہ کی غلطی سے خورد برد ہو جائے جیسا کہ بعض دفعہ ہو جاتا ہے (چنانچہ دفتر اہلحدیث کے آجکل کئی ایک ویلو گم ہیں) تو اس صورت میں نقصان کس کا ہے بائع کا یا مشتری کا؟ مگر شرعی طور پر اس سوال کو مفصل کرنے کے لئے یہ مقدم ہوگا کہ پہلے اس پر غور کیا جائے کہ ڈاکخانہ جو وکیل ہے تو کیسا ہے۔ وکیل بالتقاضی ہے یا وکیل بالقبض؟ پھر یہ تو ایک ہی طرف کا ہے یا دونوں طرفوں کا یعنی صرف بائع کا یا مشتری کا۔ یا دونوں کا ان مراتب کے بعد حکم کی تحقیق ہونی چاہیے کہ روپیہ ضائع ہونے کی صورت میں کس کا نقصان ہے یعنی بائع کو وصول سمجھا جائے یا مشتری کا نقصان مانا جائے؟

خاکسار اپنا ناقص خیال عرض کرتا ہے۔ اگر صحیح ہو تو اس کی تصحیح فرما دیں غلط ہو تو اصلاح کر دیں۔ میری خیال میں ڈاکخانہ ذوجہتین ہے یعنی بائع کا بھی وکیل ہے اور مشتری کا بھی۔ بائع کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی مبیع کے پہونچانے کا اور مشتری کی طرف سے وکیل بالایصال ہے یعنی مبلغات کے پہونچانے کا بھی جو ہو کہ

اگر مشتری نہ ملے یا بیچنے کے بیچنے سے انکار کردے تو ڈاکخانہ کی طرف سے اُسپر کوئی جبر نہیں ہوتا اس صورت میں بائع کی مبیع اُس تک پہونچا دیجاتی ہے اور بس۔ اور اگر مشتری قیمت دیکر وصول کرلے تو بائع کو قیمت دیکر دستخط وصول کے کرائے جاتے ہیں پس صورت مرقومہ میں ڈاکخانہ نے جس بوکل کا کام نہیں کیا اُسی کا نقصان مانا جائے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اگر بائع تک روپیہ نہیں پہونچا تو بائع ذمہ دار نہیں ہے۔ امید ہے کہ علماء کرام گہری نظر ڈالکر اس مسئلہ کو حل فرمادینگے۔ میرے خیال میں علم فقہ کی جزئیات متعلقہ رقبہ و اتفاق نقبہ کی آجکل ضرورت نہیں ضرورت ہے قوانین مسائل کی ہے۔

قانون دان صاحب بھی توجہ فرماکر جواب دیں کہ صورت مذکورہ میں دعوے کیسا چل سکتا ہے۔ اس کے متعلق کوئی فیصلہ چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ کا ہوا ہو تو اطلاع فرمادیں۔

جواب کا منتظر **ابوالوفاء**

اصلاح کی اصلاح

شیعوں کا ایک رسالہ ماہوار ضلع سارن سے نکلتا ہے اسکا ذکر کبھی کبھی اہلحدیث کے ناظرین بھی سنتے ہیں آج ہم اصلاح مذکور کے ایک ایسے مضمون کا جواب دیتے ہیں جو خاص اہلحدیثوں کے مذہب پر حملہ ہے۔ آپ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

یہ میں اپنے دوست اڈیٹر اخبار گمنام مذکور کو مشفقانہ طور پر صرف نصیحت کی غرض سے متنبہ کرنے کیلئے اُن کے مذہب کے چند معمولی عقائد پیش کرکے امیدوار ہوں کہ آئندہ سے پہلے گھر کی خبر لیا کریں جب دوسروں کی فکر کریں۔

سب سے زیادہ امر اہم تو یہ ہے کہ کل حضرات اہلحدیث جسمیت خدا کے قائل ہیں اور مثل بندوں کے اُس کے ہاتھ پیر کان آنکھ سب ہی جائز رکھتے ہیں (صرف ناک ان کے خدا کو نہیں ملی وہ بے ناک کا ہے) چنانچہ علامہ دوانی شرح عقاید میں لکھتے ہیں واکثر المجسمۃ ہم الظاہریون المتبعون بظواہر الکتاب والسنۃ واکثر ہم المحدثون یعنی جسمیت خدا کے قائل وہی لوگ ہیں جو ظاہر کتاب و سنت کے پیرو ہیں جنمیں سے اکثر وہی اہلحدیث ہیں نیز وہابیوں کے امام ابن الجوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں لکھتے ہیں کہ عوام اہلحدیث کا مسلک اور عقیدہ یہ ہے کہ صفات باری (جو قرآن میں بطریق تشبیہ درج ہیں) کو بقیاس حسیات قبول کرتے ہیں انہوں نے قرآن کی آیات متشابہات کو ظاہری معنے میں قبول کرلیا اور ہاتھ پیر وغیرہ کے قائل ہوگئے۔

امام بیہقی نے تو اور بھی ان لوگوں کا پردہ فاش کردیا چنانچہ لکھتے ہیں "بڑی بھاری شیوخ اہلحدیث کو یہاں لغزش ہوئی ہے۔ حدیث نزول خدا میں اُنہوں نے کہا کہ اگر کوئی پوچھے کہ خدا کیونکر اُترتا ہے تو کہینگے جس طرح چاہے اُترے اُسکے اختیار میں ہے کہ اُترتے وقت متحرک ہو یا نہ ہو اسپر بیہقی لکھتے ہیں کہ اہلحدیث کی یہ فاش غلطی ہے۔ خدا کی شان میں حرکت و سکون کا استعمال نہیں ہوسکتا یہ باتیں حادثات اور مخلوقات کی شان سے ہیں جس سے خدا پاک ہے اور سنئے ان حضرات کے امام اعظم ابن تیمیہ بھی خدا کی تجسیم مانتے تھے چنانچہ علامہ ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کسی جمعہ میں ابن تیمیہ کی مجلس وعظ میں ہمکو شرکت کا اتفاق ہوا تو امام صاحب نے بیان کیا کہ خدا عرش سے اس طرح اُترتا ہے جس طرح زینہ پر ہم اُترتے ہیں یہ کہکر زینہ سے اوپر کے اُترکر دوسری زینہ پر چلے آئے کہ اس طرح خدا بھی عرش سے دنیا پر اُترتا ہے۔ ابن تیمیہ کے اصحاب بھی جسمیت خدا کے قائل ہیں (دیکھو شرح عقائد عضدی ملا جلال الدین دوانی) اور ابن تیمیہ اپنی مشہور کتاب الرد علی المنطق میں لکھتے ہیں وامکان رویتہ نعلم بالدلائل العقلیۃ القاطعۃ یعنی خدا کا ممکن الرویت ہونا دلائل عقلیہ قطعیہ سے ثابت ہے شیخ الاسلام ابو اسمٰعیل انصاری اور علامہ ذہبی جو ان وہابیوں کے بہت بڑے مستند عالم ہیں بلکہ امام ہیں اور وہابی ان کی تحقیقات پر اپنے دین و ایمان کا مدار رکھتے ہیں اپنی کتاب العرش والعلو میں لکھتے ہیں کہ (۱) خدا عرش پر بیٹھا ہے اور اتنا ڈیل ڈول والا ہے کہ اس کا جسم چار چار انگشت عرش سے باہر لٹکا ہوا ہے (۲) خدا اتنا وزنی ہے کہ اس کا بنایا ہوا عرش بھی اس کا بوجھ اُٹھانے میں قاصر ہے اور جب (وہ بیوقوف) خدا اُسپر (سنبھلکر) بیٹھتا ہے چرچرایا کرتا ہے (۳) خدا ہر شب جمعہ آسمان اوّل سے جھانکتا ہے اور قبل خلقت دنیا مچھلی کے پیٹ میں بیٹھا رہتا تھا (۴) جہنم میں جب گنہگار بھر دئے جائیں گے تو خدا سے جہنم اپنے پیٹ نہ بھرنے کی شکایت کریگا اُسوقت خدا اپنی ٹانگ دوزخ میں ڈالدیگا مضر کہمش۔ احمد بن یحیی جو امام بخاری اور مسلم کے اساتذہ ہیں اور اہلحدیث کے شیوخ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ خدا صورت رکھتا ہے جسکی اعضا بھی ہیں اور اجزا بھی۔ سیر کرتا ہے۔ اُترتا ہے چڑھتا ہے۔ مصافحہ کرتا ہے اور آخرت میں بھی مسلمانوں سے معانقہ کریگا۔

کبھی بعض اہلحدیث سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اسی دنیا میں خدا کی زیارت کرتے ہیں اور خدا انکی زیارت کرتا ہے اور داؤد الجوابلی کہتا تھا کہ خدا کا عضو مثل انسان کے ہے اور مجھ سے اُس کے جس عضو کی بابت چاہو سوال کرلو۔

[illegible] رسالہ [illegible] سوال نہ کرو۔ وہ

[illegible] نفس، ہے اگر

[illegible] کہ طوفان نوح پر خدا آنا دیا

[illegible] اصل طور پر ملل و نحل علامہ

علامہ شہرستانی [illegible] ملاحظہ کریں (اصلاح بابت یکم و ۱۵ شعبان ۱۳۴۲ھ صفحہ ۱۳ و ۱۵)

جواب - اصلاح کی نیک نامی اور شیریں کلامی کے مخالف تو قائل تھے ہی لطف یہ ہے کہ اپنے بھی اسکی داد دیتے ہیں چنانچہ عصر جدید کا ایک معزز شیعہ نامہ نگار لکھتا ہے -

"میں کوئی تین چار سال سے رسالہ "اصلاح" کو بالاستیعاب دیکھتا رہا ہوں اس عرصے میں یوماً فیوماً اس کو اصل مقصد سے علاحدہ ہوتے پایا - ہر پرچے کو دیکھ کر اس پر نہایت نیک نیتی اور دل سوزی سے نکتہ چینی کا ارادہ کرتا مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے آئندہ نمبر میں اسکی تلافی ہو جائے خاموش ہو رہتا - یہانتک کہ یہ ماہوار سے پندرہ روزہ ہو گیا - چنانچہ اس وقت جمادی الثانی کا ڈبل نمبر میری پیش نظر ہے جس کو دیکھکر چپ رہنا اخلاقی جرم - اور اپنا مافی الضمیر عرض کرنا میں نے انسانی فرض سمجھا -

ممکن ہے کسی سوسائٹی میں "اصلاح" کی یہ ادا پسند کی گئی ہو - مجھے تو ہمیشہ اس کے اس انداز پر اعتراض رہا - بلکہ اب تو اکثر حضرات کو اظہار ناپسندیدگی کرتے پاتا ہوں - شاید یہی وجہ ہو کہ اب اس کے وی پی زیادہ واپس ہونے لگے - چنانچہ اس وقت یکم اور ۱۶ جمادی الثانی کا پرچہ میرے سامنے رکھا ہے جس کے صفحہ ۲۷ پر اڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اصلاح کی مالی حالت اب ابتر ہو رہی ہے - کیونکہ ۳۶۹ وی پی واپس آنے سے کسی طرح امید نہیں کہ دفتر کی مالی حالت درست رہ سکے "میں کہتا ہوں اگر یہی حسن بیان رہا تو اس کمی میں ترقی ہوگی - اب یہ رسالہ "اصلاح" نہیں - بلکہ "برق لامع" ہے - رسالہ بھر میں ایک آدھ ہی مضمون ایسا ہوتا ہوگا جو جلسہ عام میں پڑھا جا سکے"

(عصر جدید - بابت اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۳۹۵ و ۴۰۳)

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ "اصلاح" ایک ایسی قوم کا آرگن ہے جنکی نوک سنان سے طبقہ اوّل کے اعلیٰ مسلمان بھی نہ بچ سکے تو یہ رنج بالکل دفع ہو جاتا ہے اور زبان پر بے ساختہ جاری ہوتا ہے کہ ؎ بہ ملن رسم کردی کہ دزد بخانہ آئی - ۳ رمئی کے اہلحدیث میں ہم نے اڈیٹر اصلاح کی فرعونیت اور تکبر کا ذکر کیا تھا کہ ایسا مغرور ہے کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کو بھی اپنے مقابل کا نہیں سمجھتا

آج ہم اُس کے نامہ نگار کی فرعونیت کا اظہار کرتے ہیں کہ "اہلحدیث" کو گمنام اخبار لکھتا ہے حالانکہ اسی اصلاح میں اہلحدیث کا کئی ایک دفعہ نام شائع ہو چکا ہے بلکہ اصلاح کے اسی پرچہ ۱۶ شعبان میں اہلحدیث کا نام درج ہے پھر ایک ایسے اخبار کو جو شیعوں کے سب سے بڑے مجتہد سے زیادہ شہرت رکھتا ہو - گمنام لکھنا بجز فرعونی دماغوں کے اور کس کا کام ہے -

یہ تو ان حضرات کے اخلاق کا ذکر ہے - اب سنئے جواب -

(۱) اصلاح مع اپنے دیگر ہم خیال برادران کے کئی ایک دفعہ لکھ چکا ہے کہ وہابی فرقہ عبد الوہاب نجدی سے چلا ہے مگر ناظرین آج اس مضمون کو دیکھیں کہ صدیوں پہلے کے اقوال کو اہلحدیثوں کا مذہب بنایا گیا ہے - علامہ عبد الکریم شہرستانی چھٹی صدی میں گذری ہیں اُن کی تصنیف میں جن کے اقوال ہیں وہ اُن سے بھی پہلے کے ہیں پھر اگر اہلحدیثوں کی ابتدا عبد الوہاب سے ہوئی ہے تو یہ اقوال اُنکا مذہب کیوں ہوئے پس یا تو اہلحدیثوں کی قدامت تسلیم کرو یا ان اعتراضات کو واپس لو کیا خوب ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں * لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا -

(۲) تم کو اور تمہارے ہم خیال برادران کو آجتک معلوم نہیں کہ اہلحدیثوں کا مذہب کیا ہے یہی وجہ ہے کہ تم لوگ اس نادانی میں سخت دھکے کھاتے ہو - سنو! اہلحدیث کسی امتی کے اقوال یا افعال کو اپنا مذہب نہیں سمجھتے اُنکا یہ قول نہیں کہ الفتویٰ علیٰ قول الامام مطلقا (درمختار) بلکہ اُنکے مذہب کا مجمل بیان یہ ہے کہ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن * پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

جس کو اُردو میں یوں سمجھو کہ ؎

ناحق تجھے اور کچھہ ہوس ہے * قرآن و حدیث تجھکو بس ہے

اس کے سوا کسی اُمتی (عالم ہو یا صوفی - مجتہد ہو یا محدث) کے قول کو اہلحدیث اپنا مذہب قرار نہیں دیتے - اُنکا مذہب یہ ہے کہ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی جو کچھہ کوئی کہے وہ اُسکی ذاتی رائے ہے تمام جماعت کے لئے سند یا مذہب نہیں جبتک قرآن و حدیث اُس کی شہادت نہ دیں اسی لئے اُنکا قول ہے ؎

گو غوث و قطب و مقتدا تھا * وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا -

چنانچہ علامہ شہرستانی ملل و نحل میں اہلحدیث کے مذہب کی کیفیت لکھتے ہیں :-

وانما سموا اصحاب الحدیث لان عنایتہم بتحصیل الاحادیث ونقل الاخبار و بناء الاحکام علی النصوص ولا یرجعون الی القیاس الجلی والخفی ما وجدوا خبرا او اثرا (جلد ۲ صفحہ ۴۲ برحاشیہ ابن حزم)

یعنی اہلحدیث کا نام اہلحدیث اس لئے رکھا گیا ہے کہ انکی توجہ ہمیشہ احادیث اور اخبار کے عمل کرنے کی طرف رہی اور احکام شرعی کو وہ نصوص شرعیہ پر مبنی کرتے تھے اور جبتک حدیث پاتے قیاس کی طرف مطلق رجوع نہ کرتے۔

ایسا ہی علامہ ابن خلدون مقدمہ تاریخ میں اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرای میں لکھا ہے۔

جو لوگ اہلحدیث کے مذہب کو اقوال الرجال پر مبنی سمجھتے ہیں یا اہلحدیث کے مذہب میں اقوال الرجال کی تسلیم کو دخل جانتے ہیں۔ وہ اس مذہب کی شناخت کو نہیں پہنچے۔ اس سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو اہلحدیث کے مذہب کو کتب الفقہ میں تلاش کرتے ہیں تو چونکہ وہاں اہلحدیث کا نام نہیں پاتے تو حیرت میں دم بخود ہوکر انکا کہہ دیتے ہیں کہ اہلحدیث کا مذہب نیا ہے مگر چونکہ وہ اس تحقیق کو اخلاص نیت سے شروع نہیں کرتے اس لئے انکو یہ تکالیف اور اہل علم کی نگاہ میں سبکی حالت ہوتی ہے کسی فرقہ کا وجود اس کے اعتقادات اور اعمال کے وجود سے ثابت ہوتا ہے نام سے نہیں۔ زمانہ صحابہ میں یہ عام دستور تھا کہ دینی مسائل کی بنا قرآن وحدیث پر سمجھتے تھے نہ کہ کسی امام کے اقوال پر جیسا درمختار میں لکھا ہے الفتوی علی قول الامام مطلقا یعنی ہمیشہ امام ابوحنیفہ صاحب کے قول پر فتوی ہونا چاہیئے گو اہلحدیث کا لفظ اس طبقے میں نہ تھا مگر عمل بالحدیث تھا پس یہی اہلحدیث کے مذہب کا ثبوت ہے۔ اہلحدیث کا لقب کوئی مذہبی نہیں ہے کوئی شخص اگر تمام عمر اہلحدیث نہ کہلائے مگر عمل قرآن و حدیث پر کرے وہ بھی حقیقت میں اہلحدیث ہے اہلحدیثوں کو کام سے کام ہے نام سے نہیں (اس کے متعلق مفصل پھر کبھی ہم لکھینگے)

خیر یہ تو ہوا آپکی اس غلط فہمی کا جواب جو آپنے اہلحدیث کا مذہب سمجھنے میں کی ہے کہ اقوال علماء کو اہلحدیث کا مذہب بنایا ہے حالانکہ اقوال علماء اہلحدیث کا مذہب نہیں بلکہ صرف قرآن وحدیث اہلحدیث کا مذہب ہے پس آئندہ کو آپ اس اصول کو یاد رکھکر اہلحدیث کے مذہب پر اعتراض کرنا چاہیں تو قرآن وحدیث کے مضمون پر کیا کریں ورنہ اقوال الرجال پر اعتراض کرینگے تو یہی جواب سنینگے کہ ؎

تو آشنائے حقیقت نئی خطا اینجاست

اب سنو اہل سلف کا یعنی متقدمین اہلحدیث کا مذہب صفات باری تعالی کے متعلق یہ ہے کہ انپر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت انکی سپرد بخدا کرتے ہیں چنانچہ اہلحدیثوں کی کل تصنیفات اسپر گواہ ہیں جامع ترمذی حدیث میں تفسیر معالم التنزیل۔ خازن۔ فتح البیان فن تفسیر میں دیکھ لیا کہ ہر ایک صفت کے بیان میں یہ تحریر ملتی ہے کہ اسپر ایمان لاؤ اور کیفیت خدا کی سپرد کرو۔ مگر ہم تمکو کسی دور دراز مقامات پر نہیں لیجاتے بلکہ تمہارے ہی اسٹیشن پر فیصلہ کرا لیتے ہیں۔ شکر ہے کہ آپنے خود ہی **علامہ شہرستانی** کی **ملل والنحل** کا حوالہ دیا ہے اور اسی کے حوالہ سے اعتراض کیا ہے اس لئے ہم بغرض آسانی اسی کتاب میں سے بلکہ اسی عبارت میں سے آپکو دکھاتے ہیں کہ آپنے کیا کیا **خیانت مجرمانہ** کا ارتکاب کیا ہے ہم سے تو توقع نہیں کہ اس خیانت کو دیکھکر بھی نادم ہو۔ مگر ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس کربلائی مومن کی کرتوت ملاحظہ کریں

علامہ شہرستانی فرقہ مشبہہ کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

(المشبهة) ان السلف من اصحاب الحديث لما راوا توغل المعتزلة فی علم الله تعالی ومخالفتهم السنة التی عهدوها من الائمة الراشدين ونصرهم جماعة من بنی امية علی قولهم بالقدر وجماعة من خلفاء بنی العباس علی قولهم بنفی الصفات وخلق القران تحيروا فی تقرير مذهب اهل السنة والجماعة فی متشابهات آيات الكتاب واخبار النبی صلی الله عليه وسلم فاما احمد بن حنبل وداود بن علی الاصفهانی وجماعة من ائمة السلف فجروا علی منهاج السلف المتقدمين عليهم من اصحاب الحديث مثل مالك بن انس ومقاتل بن سليمان وسلكوا طريق السلامة فقالوا نؤمن بما ورد به الكتاب والسنة ولا نتعرض للتاويل بعد ان نعلم قطعا ان الله عز وجل لا يشبه شيئا من المخلوقات وان كل ما تمثل فی الوهم فانه خالقه ومقدره وكانوا يحترزون عن التشبيه الی غاية ان قالوا من حرك يده عند قراءة خلقت بيدی او اشار باصبعيه عند روايته قلب المؤمن بين اصبعين من اصابع الرحمن وجب

متقدمین اہلحدیث نے جب معتزلہ کا توغل علم الٰہی میں دیکھا اور مخالفت سنت کی معتزلیوں نے کی جسکو متقدمین نے ائمہ راشدین سے پایا تھا اور بنی امیہ اور عباسی خلفا نے نفی صفات میں اور قرآن کے مخلوق ہونے میں انکی مدد کی تو اہلحدیث سنت جماعت کے مذہب دربارہ متشابہات اور اخبار النبی بیان کرنے میں سخت متحیر ہوئے امام احمد بن حنبل اور داؤد اصفہانی اور ان کے سوا ائمہ سلف کی ایک جماعت تو متقدمین اہلحدیث کی روش پر چلے جیسے امام مالک مقاتل بن سلیمان وغیرہ۔ وہ تو ٹھیک سلامتی کی راہ پر چلے انہوں نے یہی کہا کہ جو کچھ قرآن وحدیث میں آیا ہے ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور تاویل کے درپے نہیں ہوتے بعد اس سے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ تعالی مخلوق میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں اور جو چیز وہم گمان میں آتی ہے وہ اس کا ہی خالق ہے۔ اور اہلحدیث خدا کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینے سے پرہیز کرتے تھے یہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ جو کوئی اس آیت

قالمریح وقلع اصبعہ وقالوا انما تو تفنافی تفسیر الایۃ وتاویلہا لامرین (احدہما) المنع الوارد فی التنزیل فی قولہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا فنحن نحترز من الزیغ (والثانی) ان التاویل امر مظنون بالاتفاق والقول فی صفات الباری تعالیٰ بالظن غیر جائز فربما اولنا الایۃ علی غیر مراد الباری تعالیٰ فوقعنا فی الزیغ بل نقول کما قال الراسخون فی العلم کل من عند ربنا آمنا بظاہرہ وصدقنا بباطنہ ووکلنا علمہ الی اللہ تعالیٰ ولسنا مکلفین بمعرفۃ ذلک اذ لیس من شرائط الایمان وارکانہ واحتاط بعضہم اکثر احتیاطاً حتی لم یفسر الید بالفارسیۃ ولا الوجہ ولا الاستواء ولا ما ورد من جنس ذلک بل ان احتاج فی ذکرہا الی عبارۃ عبر عنہا بما ورد لفظاً بلفظ فہذا ہو طریق السلامۃ ولیس ہو من التشبیہ فی شیء غیر ان جماعۃ من الشیعۃ الغالیۃ وجماعۃ من اصحاب الحشویۃ صرحوا بالتشبیہ مثل الہشامیین من الشیعۃ ومثل نصر وکہمش واحمد الہجیمی وغیرہم من اہل السنۃ[۱] قالوا معبودہم صورۃ ذات اعضاء وابعاض اما روحانیۃ او جسمانیۃ یجوز علیہ الانتقال والنزول والصعود والاستقرار والتمکن فاما مشبہۃ الشیعۃ فستاتی

قرآنی (مُقَلِّبَ قُلُوبٍ) کو پڑھتے ہوئے ہاتھ ہلائے یا اس حدیث (قلب المؤمن) کو پڑھتے ہوئے انگلی سے اشارہ کرے تو اس کا ہاتھ اور انگلی کاٹ دینی چاہئے کیونکہ اس کے ایسا کرنے سے اشتباہ ہوتا ہے کہ خدا کا ہاتھ اس جیسا ہوگا) ان اہلحدیثوں نے کہا ہے کہ ہم آیت کی تاویل کرنے سے دو وجہ سے رکتے ہیں ایک تو یہ کہ قرآن مجید میں ہم کو اس سے منع کیا گیا ہے دوسرے یہ کہ تاویل ظنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں ظن سے کام لینا جائز نہیں ممکن ہے ہم آیت کی کوئی ایسی تاویل کریں جو خدا کی مراد کے برخلاف ہو تو ایسا کرنے سے ہم کجروی کے گڑھے میں گر پڑیں (بلکہ) ہم ظاہر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے باطن کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کا **علم اللہ کو سپرد کرتے ہیں** اور ہم اس کی معرفت کے مکلف بھی نہیں ہیں کیونکہ یہ معرفت ایمان کے ارکان سے نہیں بعض اہلحدیث نے تو بہت ہی احتیاط کی ہے یہاں تک کہ ید اور استوا وغیرہ کا فارسی ترجمہ بھی نہیں کرتے بلکہ اگر ان (اہلحدیثوں) کو ان آیات کی تفسیر وغیرہ کرنے میں کسی اور عبارت کی حاجت بھی ہوتی تھی تو اسی عبارت کو جو قرآن شریف میں ہے لفظ بلفظ نقل کر دیتے تھے یہی طریقہ سلامتی کا ہے اور اس میں کسی طرح کی تشبیہ نہیں ہے لیکن ایک جماعت نے شیعوں میں سے اور ایک جماعت نے

مقالاتہم فی باب الغلاۃ واما مشبہۃ الحشویۃ فذکر الاشعری عن محمد بن عیسی انہ حکی عن نصر وکہمش واحمد الہجیمی انہم اجازوا علی ربہم الملامسۃ والمصافحۃ وان المخلصین یعاینونہ فی الدنیا والآخرۃ اذا بلغوا من الریاضۃ والاجتہاد الی حد الاخلاص والاتحاد المحض وحکی الکعبی عن بعضہم انہ کان یجوز الرؤیۃ فی الدنیا وان یزورہ ویزورہم وحکی عن داود الجواربی انہ قال اعفونی عن الفرج واللحیۃ واسألونی عما وراء ذلک وقال ان معبودہم جسم ولحم ودم ولہ جوارح واعضاء من ید ورجل ورأس ولسان وعینین واذنین ومع ذلک جسم لا کالاجسام ولحم لا کاللحوم ودم لا کالدماء وکذلک سائر الصفات وہو لا یشبہ شیئاً من المخلوقات ولا یشبہہ شیء وحکی انہ قال ہو اجوف من اعلاہ الی الصدر مصمت ما سوی ذلک وان لہ وفرۃ سوداء ولہ شعر قطط واما ما ورد من التنزیل من الاستواء والوجہ والیدین والجنب والمجیء والاتیان والفوقیۃ وغیر ذلک فاجروہا علی ظاہرہا اعنی ما یفہم عند الاطلاق علی الاجسام وکذلک ما ورد فی الاخبار من الصورۃ فی قولہ علیہ السلام خلق آدم علی صورۃ الرحمن وقولہ حتی یضع الجبار قدمہ فی النار وقولہ قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن وقولہ خمر طینۃ آدم بیدہ ×

اصحاب الحدیث میں خدا کی صفات (ر) تشبیہ دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ خدا کے اعضا اور حصے ہیں روحانیہ یا جسمانیہ اس کا آنا جانا جائز ہے شیعوں سے جو مشبہ ہیں ان کا کلام تو آئندہ آئیگا اور حشویہ میں سے جو مشبہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ خدا کو دیکھنا اور معانقہ کرنا بھی ممکن ہے داؤد جواربی سے روایت کی گئی ہے کہ خدا کی داڑھی اور فرج کے سوا اور جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ مجسم گوشت اور خون ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں جوڑ سر زبان کان وغیرہ ہیں باوجود اس کے وہ ان اجسام اور ان گوشت جیسا نہیں نہ اس کا خون جیسا ہے اسی طرح اس کی باقی صفات ہیں کہ مخلوق میں سے کسی کے مشابہ نہیں (اس سب کو بیان کر کے مصنف لکھتے ہیں کہ) ان باتوں میں سے بہت سی باتیں یہودیوں سے لیگئی ہیں کیونکہ اس قسم کی تشبیہ یہودیوں کی طبیعت میں داخل ہے یہاں تک کہ یہودی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ خدا کی آنکھیں دکھی تھیں تو فرشتے اس کی بیمار پرسی کو آئے تھے اور طوفان نوح میں وہ یہاں تک رویا کہ اس کی آنکھوں پر ورم آگیا اور عرش اس کے نیچے سے چیختا ہے اور ہر ایک طرف سے چار چار انگل بڑھتا ہے **ناظرین!** اس ساری عبارت کو عربی اور اردو میں بغور دیکھئے کہ ... نے کہاں تک ایمانداری سے کام لیا ہے

[۱] یہ لفظ اسی طرح کتاب میں ہے غالباً اس کی جگہ السنۃ صحیح ہے (اڈیٹر)

مال
سفید - اسکارنگ
... لوگ موسم
... پہنتے ہیں اول
... سردی کو پاس
... بیلک شاہانہ
... کے لئے زینت
عرض ۱۰ گز -
... ہے
... سواری - یہ بھی
... عرض ۱۰ گز
... روپے
... سبز - یہ بھی بہت
... یہ بھی بہت عمدہ
... قیمت ۱۳ روپیہ
... خریدار
پتہ
... امرتسر (پنجاب)

اربعین صباحا وقوله وضع يده اوكفه على كتفي وقوله حتى وجدت برد انامله في صدري الى غير ذلك اجروها على ما يتعارف في صفات الاجسام وزادوا في الاخبار اكاذيب وضعوها ونسبوها الى النبي عليه الصلاة والسلام واكثرها مقتبسة من اليهود فان التشبيه فيهم طباع حتى قالوا اشتكت عيناه فعادته الملائكة وبكى على طوفان نوح حتى رمدت عيناه وان العرش ليأط من تحته كاطيط الرحل الجديد وانه ليفضل من كل جانب اربعة اصابع ـ

عبارت مذکورہ سے کئی ایک باتیں ثابت ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ متقدمین اہلحدیثوں کا مذہب صفات خداوندی میں یہ تھا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ خدا کے ہاتھ ہیں نہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہماری جیسے ہیں نہ کسی فرشتے جیسے بلکہ معاملہ اللہ کے دین پر لانا ہی پسند کرتے تھے۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ شیعہ اسمیں اہلحدیث خدا کی صفات میں تشبیہ دیتے ہیں یعنی اُس کے ہاتھ پاؤں کے قائل نہیں لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ ہماری طرح اُس کے ہاتھ پاؤں نہیں مگر رافضی صاحب کہتے ہیں کہ مثل بندوں کے اُس کے ہاتھ پیر ہیں کیا اس کذب بیانی کی بھی کوئی سزا ہے۔ تیسری بات یہ ثابت ہوئی کہ داؤد خوارمی کوئی شخص ہے جو اسکا قائل ہے سو وہ نہ اہلحدیث ہے نہ اہلحدیث کا کوئی امام نہ اہلحدیث کے طبقات میں اسکا شمار ہے۔ یہانتک کہ ابن خلکان نے علماء میں بھی اسکا نام نہیں لکھا۔ چوتھی بات یہ ثابت ہوئی کہ خدا کے رد نے کا عقیدہ علامہ شہرستانی نے یہودیوں کی طرف منسوب کیا ہے جسکو رافضی نے اہلحدیثوں کی طرف لگا دیا۔ اگر عبارت کو نہ سمجھنے سے ہوا ہے تو لیاقت علوم اور اگر سمجھکر ہوا ہے تو دیانت اور امانت ندارد۔

مختصر یہ ہے کہ جمہور اہلحدیث تو صفات باری تعالیٰ میں بالکل مفوض تھے یعنی انکا مسلک یہی ہے کہ انکی ماہیت اور کیفیت خدا ہی کو معلوم ہے مگر متاخرین میں سے بعض لوگ بعض شیعوں کے ہم رائے ہو گئے سو جس طرح ان شیعوں کی رائے تمام شیعوں کا مذہب نہیں ہو سکتی اسی طرح ان چند افراد کی رائے سب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی حالانکہ شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حضرت علی کو خدا جانتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت علی کو حق نبوت سمجھتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو علی کو بادلوں میں آنے کے منتظر ہیں اور ایسے ہوائی گھوڑے پر تو سب کے سب سوار ہیں کہ ایک موہومی امام پیدا ہو کر کہیں غار کو ہیں چھپا بیٹھا ہے جو کبھی نکلیگا۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

ندوۃ العلماء اور حافظ جماعت علی شاہ

ہمارے ناظرین ندوۃ العلماء کو تو جانتے ہونگے کہ چند علما نے ایک انجمن قائم کی تھی جسکا مقصد اعلیٰ یہ تھا کہ مسلمان فرقوں کے باہمی نزاعات کو (جو حد سے متجاوز ہوگئے ہیں) اپنی اصلی حد پر لاویں۔ غالباً حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے واقف ہونگے شاہ صاحب موضع علی پور ضلع سیالکوٹ (پنجاب) کے سادات میں سے ہیں۔ زیادہ جامع مانع تعریف آپ کی یہ ہے کہ آپ امرتسر کے اخبار اہل فقہ کے سرپرست ہیں پس جو اعتقادات اور خیالات اہل فقہ شائع کر رہا ہے وہ سب حضرت شاہ صاحب کے پسندیدہ ہیں مولود رسمی وغیرہ بدعات مروجہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمداد و استعانت انبیاء و اولیا وغیرہ سب کے حضرت شاہ صاحب قائل ہیں غرض مختصر یہ کہ آپ پکے رسمی حنفی ہیں انہی اعتقادات کی وجہ سے ایکدفعہ مولوی عبد السبحان صاحب دہلوی حضرت شاہ ابوالخیر صاحب دہلوی ان شاہ صاحب پر بہت خفا ہوئے تھے شاہ ابوالخیر صاحب نے جب سنا کہ یہ شاہ صاحب آنحضرت کے لئے علم غیب کے قائل ہیں تو بڑے جوش میں آکر اپنے سینہ پر ہاتھ مار مار کر فرماتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسکی بھی خبر ہے؟ افسوس تم حافظ قرآن ہو؟ نہایت غیظ وغضب میں آپ ان سے خطاب فرماتے رہے۔ غرض آپ کے وہی خیالات صافیہ ہیں جو حضرت بریلوی صاحب کے ہیں اور حضرت بریلوی (جو ندوہ کے اول مخالف ہیں) اس سب پارٹی کے چشمہ فیض ہیں یہی وجہ ہے کہ اہل فقہ میں بریلوی صاحب کی ان لفظوں میں تعریف ہوتی ہے:۔

اعلیٰ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جامع معقول و المنقول حاوی فروع و اصول حضرت مولانا الحاج محمد احمد رضا خان صاحب الملقب بعبد المصطفیٰ دام برکاتہم (اہل فقہ ۳ رمضان - ۱۱ اکتوبر ص ۱)

یہ تو ہے شاہ صاحب کی اعتقادی کیفیت۔ باقی رہا آپکا علمی درجہ سو اسکی بابت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارا مشاہدہ اتنا ہے کہ جن دنوں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔ مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ کے لئے لاہور تشریف لائے تھے تو پیر صاحب کی فرودگاہ پر علماء کے مجمع میں کسی بات کے ذکر پر جناب حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے یہ حدیث پڑھی ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ اس حدیث کے آخری لفظ کو صلحت الجسد کلہ پڑھ گئے۔ جسپر علما کو نہایت حیرانی ہوئی چنانچہ مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی نے باہر نکلکر مجھی پوچھا یہ کون صاحب تھے

جنہوں نے صلحت الجسد پڑھا تھا میں نے کہا آپ کے پڑوسی اور اہلحدیثوں کے مہربان جناب حافظ جماعت علی شاہ اس واقع اور اس کے علاوہ دیگر قرائن سے ہمارا غالب گمان ہے کہ شاہ صاحب عربی کتاب کا ایک صفحہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کیونکہ جب سے آپ اورنٹیل کالج لاہور کے متوسط درجہ مولوی عالم کے امتحان میں فیل ہوئے ہیں اس سے بعد آپ کو حبس دم کے سوا اور کوئی شغل نہیں رہا جسکو عام لوگ تصوف اور سلوک کا اعلیٰ مرتبہ جانتے ہیں حالانکہ اسکو سلوک اور تصوف سے کوئی بھی نسبت نہیں - بہرکیف یہ ہیں جناب شاہ صاحب علی پوری - اسپر ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ ان دونوں لفظوں (ندوہ اور شاہ صاحب) کی تشریح کس غرض سے کی گئی ہے - وہ غرض یہ ہے کہ ندوۃ العلماء نے ان شاہ صاحب کو اپنا سرپرست (مربی یا پیٹرن) بنایا ہے جیسے اخبارات وطن اور وکیل سے معلوم ہوا -

اس موقع پر یہ سوال کرنا کہ ندوہ نے کیوں ایسا کیا ہمارا کام نہیں کیونکہ ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

[illegible] شاہ صاحب [illegible] سے مستفیض ہیں ندوہ جیسے روشن خیال اور آزادی پسند انجمن سے نباہ ہوسکیگا ؟ ہم تو خوش ہیں کہ شاہ صاحب علماء ندوہ سے ملتے جلتے رہیں تاکہ تبادلہ خیالات سے شاہ صاحب کے پرانے خیالات پر بھی کچھ اثر پہونچے لیکن رفتار زمانہ سے توقع نہیں کہ وہ اس تعلق کو نباہے - البتہ ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ندوہ نے جس غرض سے شاہ صاحب کو سرپرست بنایا ہے (جیسا کہ ندوہ کے خط مرسلہ بنام شاہ صاحب سے مترشح ہوتا ہے) وہ غرض پوری ہونی مشکل ہے بقول شخصے رنڈوا کری سگائی - اپنی یا پرائی“

بہرحال ہم اس تعلق پر ندوہ سے زائد شاہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کا یہ تعلق دیرپا رہے - اور آپ ندوہ کے قواعد وضوابط کے پابند رہیں جنمیں سے ایک اصل ندوہ کا یہ بھی ہے کہ ہندوستان کے اہلحدیث اہلسنت والجماعت میں ہیں غالباً اس اصل کو شاہ صاحب بھی منظور فرماوینگے گو انکے منظور کرنے نہ کرنے سے اہلحدیثوں کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں البتہ خود اُن کے خیالات کی اصلاح ہے -

---

نماز ازلجہ - مسلمانوں - عیسائیوں - ہندوں - آریوں کی عبادت کا مقابلہ
الترقات فی احکام الصلوٰۃ - اہلحدیث کے طریق پر نماز پڑھنے کا بیان ۸؍

آریوں نے مباحثات کا رُخ بدل دیا

عموماً آریہ سماجوں میں سالانہ جلسوں کے موقع پر کچھ وقت مباحثہ کا بھی ہوا کرتا ہے جس میں مخالف مذہب کو سوال کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور چند ایک دفعہ تھوڑے تھوڑے وقت میں تقریریں ہوکر پبلک کو کسی قدر اصلیت معلوم ہوسکتی ہے - لاہور کی وچھووالی سماج میں بھی یہ دستور تھا مگر افسوس کہ اس عمدہ اور بہت ہی مفید نتیجہ خیز طریق کو آریہ سماج لاہور نے بدلدیا اور بجائے مباحثہ کے یہ کیا کہ ہر ایک مذہب کے قائم مقام مضمون مقررہ پر صرف ایک دفعہ تقریر کرسکیں آریہ سپیکر غالباً سب سے بعد اُٹھیگا جو سب کی تقریروں کا رد کرکے آریہ ججوں کی عدالت سے ڈگری حاصل کرلیگا اور اخباروں میں لکھنے کا موقع ملیگا کہ آریہ سماج کو سب مذاہب پر فوقیت ہے - حاضرین نے چونکہ ایک ہی دفعہ تقریر سُنی ہوگی نیز وہ سب سے اخیر سماج کی سُنینگے اسلئے انکے ذہن میں سماج ہی کی تقریر غالب اور موثر رہیگی - یہ تو ہے اصل بھید مگر آریہ اخبار پرکاش کا لائق اڈیٹر الٹی منطق سے کام لیتا ہوا لکھتا ہے کہ گو مباحثات مفید ہیں مگر چونکہ مباحثہ زیادہ نیک نیتی سے نہیں آتے اسلئے یہ طریقہ بدلا گیا - کیا خوب ! ای جناب کیا آپ کے طریقہ بدلنے سے سپیکر اور بولنے والے بھی بدلے جاوینگے بولنے والے تو آخر وہی ہونگے جو پہلے بدنیتی سے آتے تھے اب بھی اُنکی نیت اُن کے ساتھ ہوگی - صاف کیوں نہیں کہتے کہ متعدد دفعہ فریقین کے سوال وجواب سُننے سے حاضرین کو کسی قدر اصلیت کا پتہ ملسکتا تھا جس سے آریہ سماج کو ہمیشہ نقصان رہا - اب اُس نقصان سے بچنے کی خاطر بطور حفظ ماتقدم یہ تجویز سوچی گئی -

مزید تعجب یہ ہے کہ آریہ سماج کو مباحثات میں جب کبھی منصف بنانے کے لئے کسی فریق کی طرف سے کہا گیا تو اُس نے یہی جواب دیا کہ پبلک خود منصف ہے - دونوں فریقوں کی سنکر جو فیصلہ پبلک کرے وہ بہتر ہے مگر آج اس اصل سے بھی برخلاف کارروائی ہوئی ہے کہ مباحث چونکہ نیک نیتی سے بحث نہیں کرتے اس لئے پبلک کی منصفی بھی درکنار ای جناب ! اگر کوئی فریق بدنیتی سے تقریر کرتا ہے تو کرے پبلک تو اُس کی تقریر کو سُن سکتی ہے جسکو سُننا منظور ہے - اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آریہ سماج لاہور اس فیصلہ پر نظر ثانی کرکے دستور قدیم کے مطابق ہر ایک مناظر کو اختیار دیگی کہ وہ جس مضمون پر چاہیں بلا اطلاع دیگر سوال کرسکتے ہیں ہم پرکاش کے قابل اڈیٹر کو اُس کے اس فقرے کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ”بحث مباحثہ کے ذریعہ بہ نسبت لیکچروں کے پبلک معاملہ کی تہ کو جلد پہونچ سکتی ہے“ پس آریہ سماج اگر ابھی میں راستی کا زور باقی ہے

تو دستور قدیم کے مطابق مباحثہ کے طریق کو جاری کرے۔ کیا دستور قدیم کے مطابق کرنے سے کوئی پولیٹیکل اعتراض آریوں پر آسکتا ہے یا نہ کرنے سے کوئی اعتراض اٹھ سکتا ہے وہ تو بات ہی الگ ہے بلکہ مباحثات کو جاری کرنے سے آریہ سماج کے ایک دعوے کی تصدیق یا کسی قدر تائید ہو سکتی ہے کہ آریہ سماج ایک مذہبی سوسائٹی ہے پولیٹیکل نہیں۔ پس مذہبی سوسائٹی کو مذہبی مباحثات کرنے سے کیا شرم اور کیا رکے؟

سماجی مترو! ؎ من آنچہ شرط وفا بود با تو بگفتم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

آرین گپ

آریہ اخبار پرکاش نے ایک اُڑتی پر کی اُڑائی ہے کہ قصبہ بن تہر ضلع اٹاوہ میں آٹھ سو راجپوتوں کو آریہ بنایا جاویگا۔ ان لوگوں کو اورنگ زیب کے عہد میں جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی جس سے یہ خاندان اپنی ہندو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا لیکن چونکہ یہ لوگ دل سے اسلام کے قائل نہ تھے وہ مسلمانوں میں جذب نہ ہوئے۔

ہم اپنے دوست اڈیٹر پرکاش کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں اس خبر کی تکذیب کے لئے کسی بیرونی تحقیقات کا محتاج نہیں رکھا۔ اڈیٹر صاحب کیسے پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں صاف یہ نہیں لکھتے کہ اورنگ زیب نے جبراً مسلمان انکو بنالیا تھا بلکہ کہتے ہیں کہ جبراً مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ پھر کمال یہ ہے کہ اورنگ زیب کے وقت میں تو وہ جبراً مسلمان بنائے گئے مگر آجتک وہ اُسی جبر ہی میں پھنسے رہے۔ شائد اُن کو اور اُن کے باپ دادا کو کسی مسلمان نے یقین دلادیا ہوگا کہ ابھی ہندوستان میں اورنگ زیب ہی کی سلطنت ہے اس لئے وہ بیچارے آجتک اسی دہشت میں مرعوب رہے مگر چند روز سے شائد کسی آریہ اپدیشک نے انکو بتلایا کہ اورنگ زیب کی تو قبر میں ہڈیاں بھی گل گئیں اب تو انگریزوں کا راج ہے اب تم کیوں منافقانہ مسلمان بنے بیٹھے ہو۔

مہاراج! کیا بچوں کے دل بہلاتے ہیں؟ افسوس اس روشنی کے زمانہ میں بھی آریہ سماج اندھیرے میں ہے جو کوشش کرنے کو جھٹ سے اورنگ زیب کو بدنام کرتے ہیں حالانکہ تاریخ میں ایک واقع بھی ایسا نہیں دکھا سکتے کہ اورنگ زیب نے کسی ایک شخص کو بھی جبراً مسلمان کیا ہو۔ اجی جناب! اگر اورنگ زیب جبراً مسلمان بناتا تو اُس کی فوج میں بڑے بڑے ہندو افسروں کا نام نہ ہوتا اگر ہوتا تو بغاوت کے ساتھ ہوتا۔ کیا وجہ ہے کہ ایام غدر میں تو ہندو فوج صرف کارتوسوں کی چربی کے اشتباہ پر بگڑ گئی مگر اورنگ زیب انکو جبراً مسلمان بھی بناتا تھا تو بھی بڑی بڑی خدمات کرتے تھے اور پھر اخیر تک انکا نام ہندو ہی رہا ہے خوش۔ خدا رحم کرے غازی اورنگ زیب پر اگر اسکو خبر ہوتی کہ ہندو اسکے ذمہ جبر کا الزام لگاتا ہے تو ایسا جبر کرتا کہ آج ہندوستان میں نہ کوئی ہندو سبھا ہوتی نہ آریہ سماج نہ بنارس میں مندر ہوتے نہ مندروں میں وہ کرشمے جنکو سوامی دیانندجی آپ بھی عبارت میں بیان کرتے ہیں (دیکھو صفحہ ۴۱۹ ستیارتھ)۔ بہرحال ہم منتظر ہیں کہ ضلع اٹاوہ میں کوئی قوم ملکانہ کی طرح آریہ بنے تو ہمارے واعظوں کو بھی وہاں پہونچکر کافی حصہ لینے کا موقع ملے مگر پرکاش کی منطقی تقریر سے تو ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ اس واقع کی کوئی اصل ہے۔ شائد پرکاش کے کوتے بنے ہونگے۔ یہی وجہ ہے کہ مسافر آگرہ کے حوالہ سے ہمارے دیالہ نے اس تعداد کو ۴-۵ سو لکھا ہے جو لاہور تک پہونچنے میں آٹھ سو بنگئی ہے*

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

مرزا قادیانی یا اُسکے چیلہ مولوی نورالدین یا محمد احسن یا اور کوئی مرزائی غور سے پڑھیں اور جواب دیں

مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں نے ایک خط ۲۴ اپریل ۱۹ء کو بخدمت مولوی نورالدین صاحب بھیجا تھا اور اُس کی ایک نقل بغرض اشاعت آپکی خدمت میں ارسال کی تھی مگر افسوس کہ آپنے اُسکو اہلحدیث یا مرقع میں شائع نہ فرمایا۔[له] اُس خط میں اس عاجز کے ۲۷ خوابات و الہامات درج تھے منجملہ اُن کے بہت سے پورے ہوچکے جنمیں سے ۴ حسب ذیل ہیں:-

(۱) مرزا پر ایک بجلی گریگی تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

تصدیق ۱۶ ستمبر ۱۹ء کو مرزا کا الہامی لڑکا مبارک احمد جو تین کو چار کرنیوالا۔ دین کو رستگاری دینے والا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے والا اور کانّ اللہ نزل من السماء وغیرہ وغیرہ تھا۔ ایک مرض سے صحت یاب ہونے اور شادی ہو جانے کے بعد اچانک فوت ہوگیا جس سے مرزا کو ایک ناگہانی صدمہ پہونچا اسکا منہ کالا ہوا اور اُس کے تمام الہامات جو اس چوتھے لڑکے کی نسبت تھے۔ جھوٹ ثابت ہوئے اصل الہام کے بھی تین اجزا تھے۔ پہلا ۲ ستمبر ۱۹ء کو یہ الہام ہوا جو آپکے مرقع میں بھی شائع ہوا تھا۔

[له] آپ نے اُس کی اشاعت کو ضروری نہیں لکھا تھا۔ (اڈیٹر)

* ۱۱- نومبر کے پرکاش میں ۸۰۰ کی تعداد بتلائی ہے۔

"آج مرزا کے ٹوسٹ میں تلق ہے" چنانچہ صحت اور شادی کے بعد مبارک احمد مریض ہوا اور ۱۶ ستمبر کو فوت ہوگیا۔

(۲) "۲۵ اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے الہام ہوا تھا "انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ"

تصدیق ۲۹ اپریل کی رات کو یہ لڑکا پیدا ہوا

(۳) شیخ محمد حسین مرادآبادی کو میں نے خواب میں کہا "اب وہ لعنتیں جو مرزا اوسعٰں پر برسایا کرتا تھا اب اُسپر اُلٹ پڑیں اور وہ اب تمہیں کچل ڈالینگی اور تمہارا چھتا ہو جائیگا"

تصدیق اس کے بعد محمد حسین وجع مفاصل میں مبتلا ہوا اُس کے عیال و اطفال سخت مریض ہیں اور بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے جنکی تفصیل کانے دجال میں عنقریب شائع ہوگی

(۴) "میرے لئے ایک پختہ مکان پٹیالہ میں تیار ہوا ہے"

تصدیق - اُسوقت میں انسپکٹر آف دیسی پلٹن رجسٹریشن تھا جسکی وجہ سے ہمیشہ دیہات میں دورہ کرنا پڑتا تھا - اُس کے بعد میری تبدیلی شفاخانہ فوجی میں ہوگئی اور سو روپیہ تنخواہ زیادہ ہوگئی -

کیا کوئی سعید مرزائی ہے جو اِن چار بشارات سے متنبہ ہوکر دجالی مذہب سے تائب ہوجائے اور یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کا انتظار نہ کرے - والسلام

خاکسار - عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن - ملٹری ہاسپٹل پٹیالہ

اڈیٹر - کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھے کہ مبارک احمد (پسر مرزا) کے مرنے کو اسی اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچے میں بڑی شرح وبسط سے اڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا اب اُسی واقع کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اپنی تصدیق میں پیش کرتے ہیں لہذا یہ دونوں تو آپس میں پہلے فیصلہ کرلیں اسکا جواب یہ ہے کہ اس میں جھگڑا ہی کوئی نہیں تو فیصلہ کیا - ڈاکٹر صاحب کے الہامات میں اجمالاً اُس کے وقوعہ کی خبر دی گئی تھی اور میرا مباہلہ اُس کے لئے علم الٰہی میں سبب بنا تھا اور دانا خوب جانتے ہیں کہ ایک ہی واقع کے لئے سبب اور اعلان وقوع میں کوئی تعارض نہیں پس اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کے الہامات تو کیا خود مرزا صاحب کے الہامات متعلقہ موت مبارک احمد بھی اگر کوئی ہو تو وہ بھی صحیح ہوسکتا ہے اور میرے مباہلہ کا اثر بھی ٹھیک ہے -

اہلحدیث کانفرنس

کی طرف اگرچہ بہت سے احباب نے توجہ نہیں کی بلکہ یوں سمجھئے کہ کسی نے نہیں کی - کیونکہ جنہوں نے کی ہے وہ بھی نہ کرنے کے برابر - نہ کبھی کسی تجویز سے اطلاع دیتے ہیں نہ کوئی ضرورت پیش کرتے ہیں نہ کوئی ترقی کا ذریعہ بتلایا جاتا ہے تاہم قحط الرجال میں ایسے احباب بھی ہیں جو بلا کسی تحریک کے از خود ایسے تعہدی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں ان میں خصوصیت میں فخر کے ساتھ نام لئے جانے کے قابل ہمارے کرم دوست مولوی محمد منیر خانصاحب ساکن بنارس اور مولوی صوفی عبدالحق صاحب ساکن سرہند ریاست پٹیالہ ہیں جزاہما اللہ خیر الجزاء - محمد منیر رات دن اسی دُھن میں ہیں کہ اہلحدیث کانفرنس کی ترقی ہو - اوّل الذکر صاحب کی کوشش سے تحریک ہو رہی ہے کہ سالانہ جلسہ دینا جپور میں ہو - دیدہ باید - ماشاء اللہ وقد ذکان -

تقریظات (ریویوز)

اتمام الخشوع

اس رسالہ میں جناب مولوی یوسف حسین صاحب ساکن دہلی نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ رکوع سے اُٹھکر قومہ میں بھی مثل قیام کے ہاتھ باندھنے چاہئیں گو اپنے دعوے میں مولوی صاحب موصوف کو کامیابی نہوئی ہو - لیکن اس میں شک نہیں کہ اس بحث خاص میں مذہبی مباحثات کے شائقین کے لئے کافی ذخیرہ ہے - اس کے ساتھ ایک رسالہ "زبدۃ المقادیر" بھی ہے جس میں علم ہیئت کے اصولوں سے اوقات نماز بتلائے ہیں -

قیمت ۸ر پتہ معرفت دفتر کرزن گزٹ

شہادت الفرقان علیٰ جمع القرآن

اس رسالہ میں شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات (پنجاب) نے اس مضمون پر بحث کی ہے کہ قرآن شریف جس صورت میں آجکل ہمارے پاس ہے اسی ہیئت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہدایت عہد میں تھا - اسپر ثبوت شہادت قرآن مجید ہی سے دیا ہے - اس بحث کے کئی ایک عنوان ہیں گو بعض عنوانوں میں مصنف کو کامیابی نہوئی ہو - مگر اس میں شک نہیں کہ محنت قابل داد ہے قیمت ۸ر

پتہ شیخ عتیق اللہ سوداگر گجرات (پنجاب)

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں منشی حفیظ الدین صاحب اسسٹنٹ مال آنکلہ ضلع ۲ر ایم صاحب ملتان ۲ر نتو مرشدہ ۵ر بقایا سابقہ ۳ر کل ۱۲ر ۱۱ر (۱۰ اخبار بنام انوار الحسن)

موضع کہڑیانوں ڈاکخانہ مدہوپور ضلع گیا و شیخ الہ دتہ مقام ٹھٹھہ موسیٰ خان ضلع گجرات سادہ کیئے گئے ۔ ورخداستیں بہت جمع ہیں ۔ اصحاب کرم توجہ فرمادیں

فتاوی

س نمبر ۹ - زیارات مقابر اکابر کی نیت سے قطع مسافت اور سفر دور دراز کر کے جانا روا ہے یا نہیں؟ اور اولیاء اللہ و دیگر بزرگان دین کے مزارات کو بوسہ دینا۔ ختم پڑھنا۔ اور طواف کرنا اور اُن کے مزاروں پر ہر سال میلے لگانا۔ عرس کرنا کرانا۔ ممنوع ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۰ - قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ کیا ہے اور زیارت قبور کس غرض سے کرنی چاہیئے؟ اور کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟ عورتوں کا قبروں کی زیارت کے لئے جانا روا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۱۱ - اگر والدین اپنے فرزند کو شرک و بدعت کے کاموں کے ارتکاب کی ترغیب دیں اور حکم کریں تو اس صورت میں فرزند کو والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے یا نہیں؟

س نمبر ۱۲ - سوم۔ دہم۔ بستم و چہلم وغیرہ کی دعوتیں قبول کرنی درست ہیں یا نہیں؟ اور ان رسومات کا کرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟ مردگان کی ارواح کو ثواب پہونچانے کا کیا طریقہ ہے؟

س نمبر ۱۳ - یہ قول جو مشہور ہے کہ اپنے اقربا و اعزائے فوت شدہ کی روحیں اپنے ورثہ کے گھر شب پنجشنبہ یا شب جمعہ کو آیا کرتی ہیں اگر اُن کے نام پر خیر خیرات کی گئی تو خوش ہوتی اور دعائے خیر کرتی ہیں ورنہ کمال ناخوش ہو کر اور بددعا دیکر واپس چلی جاتی ہیں یہ قول صحیح اور واجب التسلیم ہے یا مردود؟ (السائل عبدالرؤف کیپ امراؤتی) ۳۰/۔ کے ٹکٹ وصول ہوئے جو غریب فنڈ میں دیئے گئے۔

ج نمبر ۹ - حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیت ثواب سوائے کعبہ شریف مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے اور کسی مکان کی طرف سفر کرنا جائز نہیں اس لئے مزارات بزرگان کی زیارت کو سفر کر کے جانا منع ہے۔ وہاں ختم پڑھنا یا طواف اور عرس وغیرہ کرنا سب حرام ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے خلاف ہیں۔

ج نمبر ۱۰ - قبروں کی زیارت کی وجہ تو خود حدیث شریف میں آئی ہے۔ کہ فانہا تزہد فی الدنیا یعنے یہ قبریں دُنیا سے بے رغبت کرتی ہیں بس اسی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔ عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع آیا ہے۔

ج نمبر ۱۱ - والدین ہوں یا کوئی ہو جن کاموں میں خدا اور رسول کی مخالفت ہو اُن میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

ج نمبر ۱۲ - سوئم وغیرہ سب فضول ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعمیل کے برخلاف ہیں۔ اس لئے ان دعوتوں کا قبول کرنا بھی درست نہیں مردگان کو ثواب پہونچانے کا یہی طریقہ ہے کہ اُن کی نیت سے کسی مخلوق کو فائدہ پہونچائے مگر نہ دکھاوا ہو نہ کسی قسم کی تعیین۔

ج نمبر ۱۳ - پنجشنبہ کو روحوں کا آنا کسی حدیث صحیح میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن و حدیث کے عمومات اس کے برخلاف ہیں۔ کیونکہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک روحیں نیکوں میں اور بد بدوں میں چلی جاتی ہیں واللہ اعلم عنداللہ

س نمبر ۱۴ - اگر امام بیس رکعت تراویح پڑھے تو اس کے ساتھ آپ بھی بیس رکعت پڑھے یا آٹھ پڑھکر علیحدہ ہو جائے۔ اسمیں افضل کونسی بات ہے اور تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنی افضل ہے یا علیحدہ گھر میں یا مسجد میں پڑھنی افضل ہے اور وتر ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنے افضل ہیں اور وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے چاہئیں یا نہیں؟

س نمبر ۱۵ - مرد جب عورت سے جماع کرتا ہے تو مرد پر غسل کس حالت میں یا کس موقعہ پر واجب ہوتا ہے اور مرد پر اور عورت پر ایک ہی وقت میں غسل واجب ہو جاتا ہے یا کچھ فرق ہے۔ مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے یا دیر کے بعد۔ ایسا موقعہ ہو کہ مرد کا بدن عورت کے بدن میں داخل ہوتے ہی اسی وقت مرد کو انزال ہو جاوے تو عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں اور غسل کی ترکیب بھی تحریر فرمائیگا کہ کس طرح سے غسل کرنا چاہیئے۔

س نمبر ۱۶ - رمضان شریف میں دن کو عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا مساس یا عورت کے بدن کا خواہ کسی مقام کا ہو یا بوسہ و کنار کرنا دن کو روزہ میں جائز ہے یا نہیں اور اگر شب کو جماع کیا جاوے تو انتہا درجہ کس وقت تک غسل کر لینا چاہیئے اگر شب کو نہ ہو سکے غسل کسی وجہ سے تو پھر کس وقت تک سا دن کو غسل نہ کرنے میں روزہ میں نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

ج نمبر ۱۴ - تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں اور بیس رکعت جائز ہیں بشرطیکہ عمدہ طرح سے ادا کیجائیں امام اگر بیس رکعتیں پڑھتا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے آٹھ پڑھکر الگ ہو جائے۔ یا بیس کو پورا کرلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ پہلے وقت سے پچھلا وقت اچھا ہے لیکن پہلے وقت میں باقاعدہ سماع قرآن شریف پچھلے وقت کے اکیلے پڑھنے پر فضیلت رکھتا ہے۔ وتر ایک رکعت بھی جائز ہے امام احمد ایک رکعت والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنے افضل ہیں۔

ج نمبر ۱۵ - حدیث میں آیا ہے کہ جب انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس سے پہلے غسل کرنا

انتخاب الاخبار

چوہدری عبدالغنی صاحب از اجودھیا اپنے نواسہ کے لیے اور حاجی محمد سلطان صاحب از سیدپور جنابی اپنے دوست میاں نصیر محمد و محمد جی کے لیے جنازہ غائب اور دعاء خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہم اغفرلہم۔

مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کی تفسیر آپ یوں کرتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ (معلوم ہوتا ہے کہ حرم محترم آج کل باردار ہیں)

حجاز ریلوے بڑی سرعت سے بن رہی ہے ایک سال کے اندر اندر مدینہ طیبہ تک پہونچنے کی توقع کیجاتی ہے۔

امسال امرتسر سے حاجی بکثرت گئے ہیں خدا سب کو بخیریت لاوے۔

درہ گومل میں مرتضے اور سرو نیکار کے درمیان ڈاک لٹ گئی۔ اغلباً لٹیرے محسود قوم کے آدمی تھے۔

ریلوے کی کل آمدنی یکم اپریل سے ۱۵ اکتوبر گذشتہ تک ۵۰ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے ہوئی۔ گویا گذشتہ مالی سال کے اسی عرصہ کی نسبت اس سال ریل کی آمدنی میں دو کروڑ سے زیادہ کی آمد ہو چکی ہے۔

بمبئی میں ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگنے سے انجینیر اور اسسٹنٹ انجینیر جلکر خاک ہو گئے۔ دو اور آدمی جلکر مر گئے۔ اندازاً ۳ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

کاراتاغ علاقہ بخارا میں ۲۴۰۰ آدمیوں کے زلزلہ سے مرجانے کی خبر کی تصدیق ہوگئی۔ کاراتاغ کے آس پاس کے قصبات میں بھی زلزلہ سے اتلاف جان کا نقصان بہت ہوا۔

دربار میسور نے دیہاتی پنچائتوں اور گاؤں کے مقامی انتظام کا قدیم اور متروک دستور پھر تازہ کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ دیہاتوں کی صفائی۔ تالابوں اور کنوؤں کی مرمت وغیرہ کا کام گاؤں کے پنچائتوں کے اختیار میں رہیگا پنچائتوں کو اس مقصد کے لیے دربار میسور کے خزانہ سے ایک مقررہ رقم دیجایا کریگی۔ پنچائت کے عہدہ داروں کو گاؤں والے خود منتخب کیا کریں گے۔

مشرقی بنگالہ میں چلتی ٹرین میں چوری کی وارداتیں برابر ہوتے جارہی ہیں ایک مارواڑی نے اپنے ملازم کے ہاتھ ۳۲ ہزار روپے آٹھ تھیلیوں میں کلکتہ سے نالور بھیجے۔ تھرڈ کلاس میں ملازم نے سفر کیا۔ اس کی آنکھ لگتے ہی ایک تھیلی ۴ ہزار روپے کی چور لیگئے۔ پولیس نے ہرچند تلاش کی کچھ پتہ نہ لگا۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ کی بابت اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی بنگال۔ اور آسام میں اسپر عملدرآمد ہوگا۔

امیر صاحب کابل نے ہندوستان کے قوم اسمٰعیل اسکر تندار۔ کرم و پشاور کے افسران سرحد کے نام احکام جاری کر دئے ہیں کہ کسی قسم کا غلہ یا گھی افغانی سرحد کے پار نہ جانے پائے۔

دہلی میں چوہوں کا مروانہ شروع کیا گیا ہے۔ ہر ایک چوہے پیچھے ایک پائی اُجرت دینگے۔ میونسپلٹی نے چوہے پکڑنے کو ۲ ہزار روپے کے پنجرے منگوائے ہیں۔ (سمجھو! ان چوہوں نے پچھلی جون میں کوئی برا کام کیا ہے یا اسی جون کی سزا بھگت رہے ہیں)

لاٹ صاحب بنگالہ نے حکم دیا۔ کلکتہ پولیس پر جو الزام لگائے گئے ہیں اُن کی بخوبی تحقیقات کی جاوے۔

الہ آباد میں ٹیکا طاعون لگانا شروع کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اور بعض دیسی شرفا نے بھی ٹیکا کرایا۔

کلکتہ میں کرایہ کے موٹر کار یکم دسمبر سے چلنے شروع ہونگے۔ کمپنی نے ۲۴۰ موٹر کار ولایت سے منگوالیے۔

ڈاکہ ۲۷ ماہ گذشتہ کو ۲۰ مسلح ڈکیتیوں کا ایک گروہ اسٹیشن پنجی (پشاور) پر حملہ آور ہوا اور دو ہندوؤں کو اٹھا کر لے گئے۔ راستہ میں ۲۵ ویں سکھ پلٹن کے چند سپاہیوں پر گولیاں چلاکر ایک سپاہی کو زخمی کردیا۔ پھر ایک افسر کو زخمی کیا اور اس کے چھ اسلحوں کو لے گئے۔

نواب محسن الملک مرحوم کی یادگار میں دو لاکھ روپے کی لاگت سے علیگڈھ کالج میں ایک وسیع پختہ بورڈنگ ہوس بنانے اور اس کی آمدنی سے کالج میں چند اور پروفیسر ملازم رکھے جانے کی تجویز کی گئی۔

حافظ آباد (گوجرانوالہ) میں جو دیاسلائی کا کارخانہ بڑی امیدوں سے قائم کیا گیا تھا۔ افسوس کہ عدم سرمایہ کے کارن بند اور نیلام کرنا پڑا۔ پہلے اُس کو جموں میں قائم کرنے کا ارادہ تھا لیکن سابق رزیڈنٹ نے اجازت نہ دی۔ ۱۵ نومبر کو دیوالہ کی پیشی ہے۔

کراچی اور سندھ میں گرانی ہوجانے کے سبب کو ٹھہ سے غلہ باہر جانے کا امتناعی حکم دیا گیا ہے۔

افواہ ہے کہ نالہ اچت رای اور جیت سنگھ چھوٹ گئے

موصیائی کے متعلق ڈاکٹری اور رپورٹ

علامہ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ موصیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۲ کالم ۱)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

اپہلا خط) تسلیم۔ میں نے پندرہ روز ہوئے کو آپ سے ایک چھٹانک موصیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپ کی موصیائی بے نظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ اسلئے ہے ۸ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں۔ × × × × × × × ×

ایک صاحب سُونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں

"دو ڈبیہ موصیائی اور بھیجیں میں آپ کا پرانا خریدار ہوں کئی دوسرے شہادتیں بھی ہیں مگر گنجائش نہیں"

موصیائی کے مختصر فوائد۔ مقوی باہ۔ دورکر۔ جریان منی۔ ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کیلئے اکسیر۔ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے عورت سب کے موافق خوش ذائقہ قیمت فی چھٹانک عہ آدھہ پاؤ ہے پاؤ بھر ہے محصول

برق سٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی روغن طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر جس کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی موصیائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون پیدا ہو جاتا ہے اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت مع محصولڈاک (سے ہے)

المشتہر

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر۔ کٹرہ قلعہ

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے [illegible] کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیرات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت	۱۲/
جلد دوم آل عمران و نساء	[illegible]
جلد سوم مائدہ سے تا اعراف	[illegible]
جلد چہارم تا نحل چودہ پارہ	[illegible]
جلد پنجم فرقان تک	[illegible]

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن کے الہامی ہونے کا کامل ثبوت قیمت ۱/ علاوہ محصول

تغلیب الاسلام مکمل

مہاشہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام چاروں جلد کا جواب نہایت معقول اور مدلل۔ قابل دید ہے قیمت عہ علاوہ محصول

ترک اسلام

مہاشہ دہرم پال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل اور معقول جواب قیمت ۲/

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹرہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. № 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. .. [illegible]

والیان ریاست سے .. .. [illegible]

رؤسا و جاگیرداران سے .. .. [illegible]

عام خریداروں سے .. .. [illegible]

" " ششماہی [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اخبار اہلحدیث امرتسر

... مصطفےٰ کی گفتار - مت دیکھ کسی کا قول و کردار

... نقل کیا ہے یا وہم و خطا کا ...

نمبر ۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۵ شوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۲ - نومبر سنہ ۱۹۰۷ء

امرتسر میں قمار بازی
قابل توجہ گورنمنٹ

قمار بازی کے بد نتائج سے کسی فرد بشر کو انکار نہ ہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں اسکو شرک کے ساتھ شمار کیا گیا ہے حالانکہ قرآن مجید کی اصطلاح میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ مگر قمار بازی کے بد نتائج کے لحاظ سے اسکو بھی اکبر الکبائر گناہ کے ساتھ شمار کیا ہے چوری - خون - شرابخوری تو اس کے ادنےٰ نتائج ہیں اور کشت و خون بھی اس سے دور نہیں۔ گورنمنٹ انگریزی نے بھی اسکو جرم قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء مصدرہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۶۷ء کی پانچویں دفعہ یہ ہے :-

"دفعہ ۵ - اگر مجسٹریٹ ضلع یا اور عہدہ دار مفوض باختیارات کامل مجسٹریٹ یا ضلع کا سوپرنٹنڈنٹ پولیس بروقت اطلاع یابی معتبر اور بعد ایسی تحقیقات کے جو اس کے نزدیک ضروری ہو وجہ اس امر کے باور کرنے کی پاوے کہ کوئی مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ بطور مکان قمار بازی عام کے مستعمل ہے تو اس کو اختیار ہے کہ معہ اس قدر مدد کے جو ضروری تصور کیا وے رات یا دن میں بجبر اگر جبر کی ضرورت ہو ہر ایسے مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ میں خود داخل ہو یا بذریعہ اپنے وارنٹ کے کسی عہدہ دار پولیس کو جو اس رتبہ سے کمتر نہ ہو جسے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یا چیف کمشنر اس کام کے لئے مقرر کریں داخل ہونے کی اجازت دے اور جائز ہے کہ تمام اشخاص کو جنکو وہ یا عہدہ دار مذکور وہاں پاوے خود گرفتار کرے یا اس عہدہ دار کو گرفتار کرنے کی اجازت دے عام اس سے کہ وہ اسوقت فی الواقع مصروف قمار بازی ہوں یا نہوں اور تمام آلات قمار بازی اور تمام زر نقد اور اشیا ر کفالت زر نقد اور اشیاء مالیتی جنکی نسبت عقلاً یہ اشتباہ ہوتا ہو کہ بغرض قمار بازی مستعمل ہوئی ہیں - یا استعمال کرنے کی نیت کی گئی ہو اور جو وہاں پائی جائیں انکو گرفتار کرے یا عہدہ دار مذکور کو اجازت گرفتار کرنے کی دے اور جب خود اس کے یا عہدہ دار مذکور کے نزدیک وجہ باور کرنے اس امر کے ہو کہ کوئی آلات قمار بازی مخفی کئے گئے ہیں تو اس مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ کے تمام حصوں کی جنمیں وہ خود یا عہدہ دار مذکور نے اس نہج پر گرفتار کیا ہو تلاشی کرکے تمام آلات قمار بازی جو اس تلاشی سے دستیاب ہوں گرفتار کرے اور اپنے قبضہ میں لائے یا اس عہدہ دار کو اجازت اس امر کی دے"

ضروری اطلاع - گمشدہ پرچے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت - تیسرے ہفتہ قیمتاً ارسال ہوں گے۔ فی پرچہ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریدار ساتھ لکھنا ضروری ہے - مینیجر

مگر ہم اس دفعہ امرتسر میں اس کے برخلاف برتاؤ کو دیکھ کر ایسے متحیر ہوتے ہیں کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ایکٹ تمام یا خاصکر دفعہ ۵ کو کسی اور ایکٹ نے منسوخ کر کے اس فعل بد (قمار بازی) کو جائز قرار دیا ہے یا امرتسر اپنی بدقسمتی سے انگریزی عملداری یا کم سے کم اس قانون کے نفاذ سے خارج ہے۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اگر قمار بازی جرم ہے جیسا کہ دفعہ مذکور سے معلوم ہوتا ہے تو امرتسر کی پبلک تین چوتھائی جرائم پیشہ ہو چکی ہے دیوالی کو بھی جانے دیجئے جس کی بابت گورنمنٹ کو ہندو قمار بازوں نے دھوکہ دے رکھا ہے کہ اس روز جوا کھیلنا ہمارا مذہبی شعار ہے جیسا مسلمان آوارہ گردوں نے محرم کے متعلق گورنمنٹ کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ تعزیہ بنانا ہمارا مذہبی کام ہے، امرتسر میں تو یہ غضب ہو کہ دن دہاڑے ہر روز دن دونی رات چوگنی اس فعل بد کی ترقی ہو۔ بلا مبالغہ یہ بات ہے کہ جس طرح امرتسر دیگر اجناس کی پنجاب میں اعلیٰ منڈی ہے اسی طرح قمار بازی کی بھی آج بڑی منڈی بن رہا ہے امرتسر میں جو گذشتہ ایام میں مہاجنوں کے دیوالے نکلے ہیں یا آئندہ کو نکلینگے ان میں قمار بازی کو بہت بڑا دخل ہے۔۔

ہم نے جو اس بلائے بے درمان کی تہ کو تلاش کیا تو بعض پولیس مینوں اور بعض قمار بازوں سے یہ معلوم ہوا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اس کو جرم قرار نہیں دیا اس لئے عام اجازت ہے لہذا ہم اپنے صوبہ کے اعلیٰ حاکم رعایا پرور لفٹنٹ گورنر سر ڈنزل اِبٹسن کی گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ از راہ رعایا پروری بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء اس فعل بد کی بندش فرما دیں اور اگر ایکٹ مذکور منسوخ ہو چکا ہے تو براہ رعایا نوازی اسکو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش فرما دیں ورنہ ایک روز ضرور ہونے والا ہے کہ امرتسر کا شہر بلکہ تمام ضلع قمار بازی کے سبب دیوالیہ (معدوم) ہو جائیگا۔

امید ہے امرتسر کا معزز پالیٹکل اخبار وکیل بھی اس پر ضرور توجہ کریگا۔

تعزیہ

امسال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیہ کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ ہے جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہل سنت علماء کرام کے دستخط ہونگے پس ناظرین ہمکو اس کار خیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے جن کے دستخط گذشتہ سال کے اشتہار میں شائع نہیں ہوئے، تعزیہ کی مخالفت کے دستخط کرا دیں مضمون صرف اتنا کافی ہے کہ تعزیہ ممنوع ہے یا یہ کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔ امید ہے ناظرین دینی کاموں میں سرگرمی دکھانے والے احباب اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے دستخط کرا کر دفتر اہلحدیث میں بہت جلد بھیجکر عند اللہ اجر عظیم پاویں گے۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے فیصلہ

مولوی صاحب موصوف کی کل خط و کتابت ہم شائع کر چکے ہیں۔ ہر چند مذہبی اور اخلاقی طور پر ہر ایک شریف مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے معاہدہ کو پورا کرے معاہدہ پورا نہ کرنے والوں کو عرف شریعت میں منافق کہا گیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب چونکہ ایک دفعہ اس قسم کے فیصلے میں فیل ہو چکے ہیں اس لئے وہ کسی طرح سے بھی معاہدہ کی پابندی پر نہیں آتے لہذا ہم پبلک کو صحیح حال سنا کر آئندہ کے لئے اس مسئلہ کو داخل دفتر کرتے ہیں۔ ہمارے بعض دوست جو خانہ جنگی سے بیزار ہیں شاید یاد رکھیں کہ میں ان سے زیادہ خانہ جنگی سے بیزار ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے ایسے اختلافات کے لئے منصفوں کی تجویز کی تھی اور قوم میں ایک مثال قائم کر دی ہے کہ بجائے تو تو میں میں کرنے کے اس قسم کے اختلافات کو خانگی منصفوں کی سپرد کر کے فیصلہ کرا لیا کریں۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب کو چونکہ خانگی جھگڑوں ہی میں مزہ آتا ہے اس لئے وہ اسی میں سرگردان رہتے ہیں۔ ایک طرف علماء آرہ کو کوستے ہیں کہ انہوں نے ان کے برخلاف فیصلہ کیوں دیا ایک طرف جناب مولانا ابو محمد احمد اللہ صاحب امرتسری کو برائی سے یاد کرتے ہیں ایک طرف جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کو جاہل ایسا اور ویسا کہتے ہیں حالانکہ جھگڑا کیا ہے؟ یہ کہ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے معتقد اور مقتدی انکو امام صاحب کہتے ہیں جس میں نہ کسی آیت حدیث کی مخالفت ہے نہ کسی قانون کی خلاف ورزی ہے مگر مولانا بٹالوی کے دل و دماغ میں جو بات سما جائے اسے کون نکال سکے آپ نے جھٹ سے اس بڑی ضروری مسئلہ پر خامہ فرسائی شروع کر دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اگر آنجناب اس طرف توجہ نہ کرتے تو خدا جانے اسلام کا کونسا رکن بوسیدہ ہو کر گر جاتا۔ پھر یہ بھی نہیں کہ معمولی طور پر آپ کسی مسئلہ کی تحقیق لکھتے ہوں نہیں بلکہ آپ کی تحریرات دیکھنے والوں سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ فی سطر اگر دس لفظ ہیں تو ۶-۷ محض دل آزاری اور فریق مخالف کی تذلیل اور تحقیر کے لئے زائد کئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی مسئلہ کے متعلق آپ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور ان کے معتقدین کو بار بار جباری پارٹی لکھتے ہیں اسی لئے جماعت اہلحدیث کے ایک اعلیٰ رکن جو اپنی حلم اور بردباری کی وجہ سے مشہور ہیں یعنی جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے ایک خط میں مجھ کو لکھا ہے کہ۔۔

"جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کا اشاعۃ النازعۃ میرے پاس پہونچا ہم نے اسکو کھولکر پڑھا دوسرے دن اسکا پولندہ بنا کر انکی خدمت میں واپس کر دیا اور ایک خط طویل انکو لکھا ہم جناب مولوی صاحب پر بہت افسوس کرتے ہیں انہوں

نے اپنے علم و فضل کو ڈبو دیا اُن کے نزدیک ساری لوگ جاہل اور وہ خود ایک فرد کامل علم کے ہیں" ۱۸ رمضان ۱۳۲۵ھ

غرض مولوی محمد حسین صاحب کو خانہ جنگی سے کچھ خاص انس ہے مگر ہمیں تو اس سے نفرت ہے اس لئے ہم آپکا مسلمہ فیصلہ آج شائع کر کے آئندہ کچھ وقت تک خاموش رہینگے۔ ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ میری عربی تفسیر کے متعلق حضرات علماء غزنویہ ڈ ایک کفر نامہ مرتب کیا تھا جس پر مولوی محمد حسین صاحب کے دستخط بھی بڑی فخر سے درج تھے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج ہے اسکا میں نے جواب لکھا اور بفضلہ تعالیٰ انہی علما کے قلم سے اس فتوے کو رد کرایا جنہوں نے فتوے غزنویہ پر دستخط کئے تھے یہ نزاع یہانتک بھی ختم نہوا تو آرہ میں تین علما جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب جناب مولوی شمس الحق صاحب جناب مولوی شاہ عین الحق صاحب) منصف مقرر ہوئے ہر سہ منصفان نے بالاتفاق فیصلہ دیا کہ مصنف تفسیر اہل سنت اور اہلحدیث ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس فیصلہ پر ایک اپیل لکھا جسکی بابت آپ فرماتے ہیں:-

"اس فیصلہ میں اصل اصول مذہب اہلحدیث کو چھوا تک نہیں صرف جزئیات مسائل دین میں محاکمہ کیا ہے اس امر کی تفصیل بادلیل خاکسار نے اسی فیصلہ کی اپیل میں چالیس صفحوں میں کی ہے جو فاضل منصفوں کی خدمت میں بغرض نظر ثانی پیش کی گئی ہے۔ وہ اپیل ہنوز دارالحکمری میں پھر رہی ہے اور قبل بیچ تینوں منصفوں کے کامل اجلاس میں پیش نہیں ہوئی۔ اس اپیل کے اصول کی نسبت دو منصفوں نے فرداً فرداً رائے ظاہر کردی ہے جس سے دلائل اپیل کے کبریٰ کی کلیت صحیح و مسلم ہو چکی ہے۔ اگر ان کو کچھ شک و تامل ہے تو ایجاب صغریٰ میں ہے جو آپ کا اصل رسالہ آیات متشابہات دیکھکر رفع ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور بصورت عدم ثبوت ایجاب صغریٰ خاکسار بڑی خوشی سے اپنی اپیل و اعتراض کو واپس لے لیگا" (اشاعۃ ج ۲۱ صفحہ ۱۱۶)

اس تحریر میں عبارت زیرخط خاص قابل غور ہے جس میں مولوی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ منصف صاحبان نے اگر آپ کے برخلاف فیصلہ کیا تو آپ تسلیم کرینگے۔ مولوی صاحب کی اس تقریر کو اردو دانوں کے ذہن نشین کرنے کیلئے ذرہ تشریح کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر دلیل کے دو جزو ہوتے ہیں ایک کا نام صغریٰ دوسرے کا نام کبریٰ ہوتا ہے۔ قانون کی کتابوں میں جو سزائیں لکھی ہوئی ہیں کہ فلاں جرم پر فلاں سزا ہے یہ بمنزلہ کبریٰ کے ہے اور عدالت میں جو کسی ملزم پر مقدمہ ہوتا ہے تو اس میں صرف صغریٰ ہی پر بحث ہوتی ہے۔ کبریٰ تو مسلم ہوتا ہے۔ اس مثال سے ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ اصل بحث اور نزاع صغریٰ ہی میں ہوتا ہے چنانچہ مولوی صاحب بھی اشاعۃ جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۹ پر اقرار کرتے ہیں کہ صغریات ہی محل نزاع ہیں" آپکی دلیلوں کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) حدیث سے منکر ہے (یہ تو ہوا صغریٰ) اور منکر حدیث اہلحدیث سے خارج ہے (یہ ہوا کبریٰ جس میں کسی کو نزاع نہیں) اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مولوی صاحب کے صغریات حضرات منصفوں کی خدمت میں پیش ہوئے اور انہوں نے مولوی صاحب کے برخلاف فیصلہ دیا ان امور کا ثبوت خود مولوی صاحب کی تحریر سے ہوتا ہے۔ آپ میری برخلافی میں دلیلیں لکھکر فرماتے ہیں کہ" ان دلائل ثلاثہ کے صغریات کو ہم خط اسمی حافظ عبداللہ صاحب آروی میں ثابت کر چکے ہیں" صفحہ ۱۱۳ ج ۲۱۔

اس کلام ہدایت التیام سے ثابت ہوا کہ جن صغریات کے متعلق منصفوں کا فیصلہ آپ نے تسلیم فرمایا ہے وہ صغریات آپ کے خط اسمی حافظ عبداللہ صاحب (ہیڈ منصف) میں ملتے ہیں بہت خوب! اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ یہ خط حضرات منصفین کی خدمت میں پیش بھی ہوا یا نہیں۔ بحمد اللہ اس کے ثبوت کیلئے بھی ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ مولویصاحب موصوف خود ہی لکھتے ہیں:-

"بعد اختتام جلسہ (مدرسہ احمدیہ آرہ) مہتمان جلسہ کا ایک خاص مجمع ہوا جس میں منصفین ثلاثہ فیصلہ آرہ اور چار اشخاص اور شامل تھے اور یہ قرار پایا کہ پہلے خط خاکسار بنام حافظ عبداللہ صاحب پڑھا جاوے اس کے بعد ثناء اللہ کے اہلحدیث ہونے یا نہونے پر بحث کی جاوے جب وہ خط پڑھا جاتا تو مہتمان جلسہ سے ایک صاحب کہیں کہیں بولتے تو خاکسار جواب دیتا" (صفحہ $\frac{۲۵۶}{۲۱}$)

مولویصاحب کی اس عبارت سے یہ تو بخوبی ثابت ہوا کہ جس خط میں آپ کے صغریات مرقوم تھے وہ خط حضرات منصفان کے سامنے پڑھا گیا۔ اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ آپکی اُن صغریات کو منصفوں نے کس عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ خود ہی اسی صفحہ (۲۵۶) پر لکھتے ہیں کہ:-

"دو ثالث ثلاثہ منصفین فیصلہ آرہ نے یہ کہا کہ یہ عبارات محتملۃ المعانی ہیں لہذا اُن سے مدعا راقم خط (یعنے خود بدولت کا مطلب کہ مصنف تفسیر منکر حدیث ہے) ثابت نہیں ہوتا"

غنیمت ہے کہ اس تحریر میں مولویصاحب دو منصفوں کی رائے کو اپنے برخلاف ہونیکا تو اعتراف کرتے ہیں مگر تینوں منصفوں سے اسی مجلس میں تحریری فیصلہ دیا تو اُسپر تینوں کے دستخط ثبت ہیں کہ مولویصاحب کا مدعا ثابت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولویصاحب نے جلد ۲۱ اشاعۃ میں تمام علما آرہ کو بڑے زور سے کوسا ہے اور خوب جی کھولکر حسب

عادت شریفہ بے نقط سنائی ہیں۔

ناظرین! ہم نے جو عبارات مولوی صاحب کی نقل کی ہیں انہیں کسی طرح سے اپنے ہم اجتہاد کو دخل نہیں دیا بلکہ مولوی صاحب کے اصل اقرار کو پیش کر کے نتیجہ بتلایا ہے لیکن مولوی صاحب اپنی کبر سنی کی وجہ سے بھول جاتے ہیں اور خواہ مخواہ ہٹ نہیں چھوڑتے جسکا نتیجہ اُن کے حق میں اچھا نہیں اور نہ ہوگا۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مولویصاحب نے چونکہ حضرات علماء آرہ کو میرے معاملہ کی متعلق منصف مانا ہوا ہے اسلئے بحکم شریعت (اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وعدہ پورا کرو) مولوی صاحب کو چون چرا کی گنجائش نہیں۔ گرچہ کرتے ہیں اسلئے ہمیں بھی کہنا پڑتا ہے کہ ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے ٭ او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

لطیفہ حیرت افزا۔ مولوی صاحب میری مخالفت میں ایسے کچھ حواس باختہ ہوئے ہیں کہ آپ کو خود بھی معلوم نہیں کہ کیا کہہ رہے ہیں اور پبلک آپکے مضامین کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ناظرین اہلحدیث اور دیگر حضرات خوب واقف ہیں کہ یہ خاکسار گو اپنے اعمال میں کیسا ہی برا نہ ہو، ہی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی ارادت اور مرزائیت تو کبھی اسے خواب میں بھی نہیں آئی۔ مرزا صاحب قادیانی نے میری مخالفت سے چڑ کر میری موت اور مصیبت شدیدہ کا مباہلہ کیا۔ میں نے مرزا کے رد میں خاص ایک رسالہ **مرقع قادیانی** ماہوار جاری کر رکھا ہے۔ غرض اسوقت پنجاب اور ہندوستان میں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا کی مخالفت میں سب سے اول نمبر میں ہوں تو غالباً یہ دعویٰ مبالغہ پر مبنی نہ ہوگا۔ چکڑالوی یعنی اہل قرآن کے رسالہ نماز کا جواب میں ہی نے دیا اور کسی عالم نے اُس طرف رُخ بھی نہیں کیا۔ مگر مولویصاحب کی صداقت کا اندازہ کیجئے کہ اشاعۃ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲۷ اور صفحہ ۲۰۵ پر میرے لئے چار لقب اختیار کئے ہیں یعنی معتزلہ اور نیچری ان دو کے ہاسی کرتے ہوئے جسکو مجھ کو **مرزائی اور چکڑالوی** ہی بتایا ہے جسکو دیکھکر میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا ؎

کس کی منت میں گنوں آپ کو بتلا اے شیخ ٭ تو کہے گبر مجھے۔ گبر مسلماں مجھکو

یہ ہے اِن مولانا صاحب کی کبر سنی کا اثر جس سے گورنمنٹ کا اصول پنشن بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابھی مولویصاحب نے اشاعت جلد ۲۱ میں میری دیانت امانت اور اخلاق پر بھی حملہ کیا ہے جس کے جواب دینے میں مجھ شاہ حضرات کا خیال مانع ہے اسلئے میں اسی پر قناعت کرتا ہوں ؎ بدم گفتی و خرسندم۔ عفاک اللہ۔ نکو گفتی۔

آخری التماس۔ مولانا صاحب کی خدمت میں ایک التماس کرتے ہیں کہ خدارا اب تو اس درماندہ قوم کے حال پر رحم فرماویں اور تفرقہ پر تفرقہ نہ بڑھاویں۔ تبلیغ اور انتقام نفسانی میں فرق کیا کریں۔ تبلیغ سے تفرقہ نہیں ہوتا۔ خدا آپکا خاتمہ بخیر کرے۔

خاکسار سے اگر آپکو کوئی بڑا اختلاف ہے تو یا تو حسب معاہدہ قدیم علماء آرہ کے اس فیصلہ کو تسلیم فرماویں یا حسب معاہدہ جدید منصفان جدید سے فیصلہ کرائیں اور اگر اُس معاہدہ کے فسخ کا حیلہ تراشتے ہیں تو اس کے فیصلہ کے لئے جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری یا جناب حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی کو آپنے ایک خط میں منصف بنانے کی بھی اجازت دی تھی مولویصاحب موصوف کو تو آپ صرف یہ میراجی بتاتے ہیں اسلئے جناب حافظ صاحب کو میں اس تصفیہ کے لئے منصف مانتا ہوں اگر حافظ صاحب بھی (بقول آپکے) میاں فیروز الدین صاحب کی طرح انکار کریں تو مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور یا ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب ساکن پشاور کو آپ منظور کریں منظوری کے ساتھ ہی وجوہات فسخ معاہدہ میرے پاس بھیجدیں میں انکا جواب لکھکر میاں فیروز الدین صاحب معتمد خط و کتابت کو دیدونگا۔ لیکن آپ یا میں اسکے مجاز نہیں کہ منصف سے کسی قسم کی خط و کتابت یا ملاقات کریں۔ اگر آپ نے یہ بھی نہ کیا اور خواہ مخواہ کا تفرقہ رکھا تو شاید مجھے بھی آپکے مقابلہ کی طرف خاص توجہ کرنی ہوگی پس آپ بگوش رکھئے! ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے میری مواخذات سے چڑ کر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اُسپر کوئی موت کے برابر مصیبت آویگی۔ خدا کی شان اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پر طرح طرح کی آفتیں نازل ہوئیں آپکا عزیز فرزند مبارک احمد ستمبر گذشتہ میں مر گیا۔ جس سے مرزا صاحب کی کمر کو ایسا صدمہ پہنچا کہ موت سے بدتر جسکی تفصیل ۱۱ اکتوبر کے اہلحدیث میں دکھائی گئی ہے۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ۱۰ نومبر کے بدر اور الحکم میں ایک لمبا سا ہاتھی کے دو کانوں کے برابر اشتہار دیا ہے جسکا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

تبصرہ | مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن

اخبار
اس نام کا ایک
جس کے ذریعہ
مردہ علم کو دوبارہ
گیا ہے جسمیں
کے متعلق مضامین
علاوہ ہندوستان
حکماء و اطباء کے
بھی درج ہوتے
مایوس مریضوں
اور ہر ایک قسم
کا جواب لکھتے
سربستہ و مخفی راز
کہ جنکا انکشاف
گزرتا ہے زیر ادارت
شیروانی مالیر کوٹلہ
برجستہ علماء و حکماء
قابل قدر اخبار
کر ملاحظہ کریں
نوٹ ...
جس کی قیمت پہ
نذر کی جاتی ہے
المشتہر
مینیجر اخبار

الہامات مرزا

اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں و انجم
ہو کہ اسی ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے ہی کالم میں پڑتا ہے کہ بعض کوتہ
اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے
بلکہ دوسرے بعض اخباروں نے بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کرکے
یہ رنگ اس پر چڑھایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے
ثابت ہوتا ہے ہم اسکو زیادہ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ موت کی سزا دینے کے
لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس کا
کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے ۷ کہ اگر
اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھیریگا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص
نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے ۸ یا صادق کو کاذب ٹھیراتا
ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور
افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جائیں جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے
تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ
مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ خدا
ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا۔ میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا
اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اس کی

۷ اہل مقابل کا نام لینے سے کیوں شرماتے ہو تو وہی ہے جسکو مباہلہ کے لئے آپنے
بلایا تھا جسکا نام ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (اڈیٹر)

۸ جھوٹ کہتے ہوئے شرم کرو ہم بھی تو یہ نہیں کہتے کہ مباہلہ میں اولاد کے مرنے کو مدار
صدق وکذب آپنے بنایا تھا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ موت جیسی مصیبت کو بنایا تھا مصیبت
ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد کثیر ہیں سے ایک فرد اولاد کی موت بھی ہے جو آپ کو
مبارک احمد کے مرنے سے پیش آئی۔ خدا کے علم میں جو تھا وہ ہو گیا اور آپ کو موت کی
برابر مصیبت پہونچ گئی جسکا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ (اڈیٹر)

۹ پھر عبد اللہ آتھم والی پیشگوئی پوری نہ ہونے پر آپنے پادری ناصٹ کے مرنے کو کیوں
پیش کیا تھا وہ تو آپکے مقابلہ پر نہ آیا تھا۔ علاوہ اس کے ہم نے تو یہ بتلایا ہے کہ آپ پر
مصیبت آئی خواہ وہ اولاد کے مرنے سے آئی یا بیمار کرنے سے ہاں اگر آپکی کوئی ایسی
اولاد مرتی جسکے مرنے کا آپ پر کوئی صدمہ نہ ہوتا جیسے مرزا فضل احمد (باغی پسر) کی موت
ہوئی تھی تو ہم بھی اسکو مباہلہ کا اثر نہ بتلاتے۔ لیکن جب ایسی اولاد مری ہے کہ اس کے مرنے
سے آپکی زندگی تلخ ہو گئی اور ہوئی ہے تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسکو اپنی مباہلہ کا اثر ظاہر کریں جو خدا کے

وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں
ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اُسدن خوش ہوگا اور اپنا وار
کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بد انجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی
کے نیچے آئیگا ۱۰ اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور
ساتھ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا کہ انی مع
اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس کی رضا ہے
وہی میری رضا ہے اور یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کرکے مجھے
یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

۱۰ کیسا سفید جھوٹ ہے اگر یہ الہام تھا تو آپ نے اُسکا نکاح کیوں کیا تھا کیا اُس کے
خسر ڈاکٹر ستار شاہ سے کوئی رنج تھا کہ اُسکو بھی صدمہ پہونچایا اگر سچے ہو تو یہ الہام کسی سابقہ
تحریر میں دکھاؤ کہ مبارک احمد بالغ ہونے سے پہلے مرجاویگا۔ ورنہ جھوٹے پر لعنت کہو۔

۱۱-۱۰ دیکھا آپ خود قائل ہیں کہ اس بچے کے مرنے سے آپکی زندگی تلخ ہوئی یعنی آپ
پر اور آپکے تمام اہل بیت پر سخت مصیبت آئی اور ہمارا دعویٰ آپ پر یہی ہے یہ کہ آپکا الہام
ہے سو ہمیں اس سے مطلب نہیں۔ ممکن ہے خدا نے آپ پر حجت قائم کرنے کو کسی طرح یہ
سمجھا دیا ہو تاکہ وقت پر آپ کو اس مصیبت سے انکار کی گنجائش نہ ہو۔ مختصر یہ ہے کہ ہمارے
مباہلہ میں جو آپ نے موت جیسی مصیبت جھوٹے کے لئے چاہی تھی وہ آپ پر پڑگئی جس سے
آپ کی زندگی تلخ ہو رہی ہے بس بحمد اللہ ہماری مباہلہ کا اثر آپ پر ہویدا ہوا کیا خوب ست
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں + لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔
باقی اشتہار کا جواب آئندہ۔ (اڈیٹر)

مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ

۷-۸ دسمبر کو مدرسہ احمدیہ کا امتحان اور سالانہ جلسہ ہوگا۔ مہتمم صاحب
اعلان دیتے ہیں کہ جو صاحب تشریف لانا چاہیں وہ ایک
ہفتہ پیشتر اطلاع دیں مگر ہم مہتمم صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ
امسال جلسہ کو معمولی جلسہ ہو اعظ نہ بنائیں بلکہ مدرسہ کے لئے
کوئی مستقل صورت پیدا کریں حتی المقدور اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لیں جلسہ کی تاریخیں
شبان اہلحدیث کانفرنس کے لئے وقت نکالیں اسی شب میں ممبران بھی شریک ہو کر مدرسہ
کے متعلق مشورہ کریں۔ غرض اس سال مہتمم صاحب کو بھی بہت سے امور کی جواب دہی
کے لئے تیار رہنا چاہئے +

دسمبر کے موقع قادیان میں ایک مضمون انعامی پانسو روپیہ کا نکلیگا۔ ناظرین اور مرزائی مطلع رہیں۔

اہل فقہ کو سو روپیہ انعام

اہل فقہ کی کذب بیانیان اور ابلہ فریبیاں سُن سُنکر ہم اور تمام لوگ حیران اور ششدر ہیں اڈیٹر اور اس کے نامہ نگاران عجیب ہی کینڈے کے ہیں نہ اُنکو جھوٹ بولتے ہوئے شرم آتی ہے نہ بہتان لگاتے ہوئے جھجکتے ہیں پچھلے قصّے تو ہم کیا گنائیں ۔ ۸ شوال کے پرچہ میں ایک نامہ نگار مولوی عبد الصمد امرتسری کا مضمون نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ ا۔

"ان (اہلحدیثوں) کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء علیہم الرضوان کو نعوذ باللہ چوہڑے چمار سے بدتر جانتے ہیں جیسے کہ ان کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں ہے"

(نعوذ باللہ چوہڑی چماری دیہ لفظ نہیں چھپا ہوا ہے غالباً چوہڑے چمار مراد ہیں اہلحدیث)

اس عبارت کی نسبت ہم اڈیٹر اور اس کے کاذب نامہ نگار کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہم سے فیصلہ کریں ۔ اس فیصلے کے لئے ہم ایک آسان صورت پیش کرتے ہیں جو کسی طرح کی تنازع اور جھگڑے کی نہیں ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جناب مولانا حاجی احمد علی صاحب حنفی بیرسٹر اور جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب حنفی پھلواروی سے فیصلہ کرایا جائے کہ تقویۃ الایمان سے آپکا یہ مدعا ثابت ہوتا ہے آپ تقویۃ الایمان کا صفحہ بتا کر ہر دو منصف صاحبان کی خدمت میں بھیج دیں منصف اپنا فیصلہ دونوں اخباروں کے دفتروں میں بھیج دیں اگر دو منصفوں میں اختلاف ہوا تو جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی حنفی دہلوی سرپنچ ہونگے اگر حضرات منصفین یہ فیصلہ دیں گے کہ نامہ نگار کا دعا تقویۃ الایمان سے ثابت ہے تو ہم یکصد روپیہ دار اہل فقہ کے اڈیٹر کو انعام دینگے جسکو وہ نصف خود لیں اور نصف نامہ نگار کو دیں ۔ اگر نہ ثابت ہوا تو ہم اُن سے نقدی کچھ نہ لینگے بلکہ صرف یہی کہ اہل فقہ میں اُنکو اتنا لکھنا ہوگا کہ ہم نے یہ دعوے جھوٹا کیا تھا اور قرآن شریف میں جو جھوٹے کی سزا ہے ہم اس کے مستوجب ہیں اس فیصلہ کے لئے ہم میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ مربی اہل فقہ کو خاص توجہ دلاتے ہیں دیکھئے ہماری دریا دلی سے ہم تمہارے مسلمہ علماء کو منصف مانتے ہیں ست "تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد" لیکن ہم وجدانی طور پر پیشگوئی کرتے ہیں کہ اہل فقہ اور اس کے مفتری نامہ نگار کو منصفی کرانے کی کبھی جرأت نہوگی بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین ٭

اُمید ہے اہلحدیث کے خریداران بھی کچھ کچھ رقم اہلفقہ کے انعام میں بڑھائینگے تاکہ فیصلہ کی ترغیب ہو ۔ ہمارے کرم دوست حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت السنہ مبلغ عہ اور منشی علم الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مبلغ عہ قاضی دین محمد صاحب موضع بہروال ضلع امرتسر عہ اور شیخ عبد السلام صاحب ساکن حال دفتر اہلحدیث امرتسر عہ دینگے ۔

علمائے احناف سے چند سوال (رنج بیجئے)

علمائے احناف اگر سوالات ذیل کے جوابات کافی و شافی دیں تو میں اپنے خیال سے رجوع کر کے سچا و پکا حنفی المذہب ہونے کو طیار رہوں اور بجائے خلعت لینے کے مجیب صاحب کو مبلغ پانچ روپیہ کی خلعت عطا کرونگا اور اگر جواب نہ دے سکیں تو مذہب حنفی سے تائب ہو کر خالص محمدی بنجاویں

سوال اوّل ۔ تقلید شخصی کی پابندی ائمہ اربعہ کے اقوال سے ثابت ہے یا نہیں؟

سوال دویم ۔ خلفائے راشدین کو اگر ائمہ مجتہدین اربعہ پر فضیلت ہے تو پھر فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی تقلید کیوں واجب ہوئی؟

سوال سویم ۔ ابراہیمی مصلی کے علاوہ چار مصلے اور کعبہ میں زائد کرنا قرآن حدیث سے بھی ثابت ہے یا ائمہ مجتہدین نے کہا ہے تو نص صریح سے ثابت کریں؟

سوال چہارم ۔ تقلید شخصی کا رواج تیسری صدی کے بعد سے شروع ہوا تو قبل رواج تقلید شخصی کے مسلمان جو تقلید شخصی یا مذہب معین کے پابند نہیں تھے تو وہ اسلام میں کیسے تھے اور اہل سنت تھے یا اہل بدعت؟

سوال پنجم ۔ اجتہاد ائمہ اربعہ پر منحصر کرنا اور انکے بعد کے علماء سے نفی کرنا فضلنا بعضکم علی بعض نص صریح کے خلاف ہے یا نہیں اور اسپر کوئی دلیل مثل ختم نبوت کے ہے یا نہیں؟

سوال ششم ۔ امام محمد و امام ابو یوسف و دیگر علمائے کبار احناف متقدمین و متاخرین نے امام ابو حنیفہ صاحب کے قول سے ہزاروں جگہ خلاف کیا بلکہ صاف رد کر دیا تو یہ صاحبان غیر مقلدیت کے زد سے بچے یا نہیں؟

السائل محمد سلیم سوداگر از مونگیر سرائے کہنہ

اولیا کی زندگی اور کرامات

مصری اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار جس نے "مغربی" کے نام سے دستخط کئے ہیں لکھتا ہے کہ آجکل مصر میں ذیل کے سوالات پر نہایت گرم بحثیں جاری ہیں (۱) کیا اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں؟ (۲) کیا اُن کے مرنے کے بعد اُن سے مدد مانگنا جائز ہے؟ (۳) کیا اُن کی قبروں کو بوسہ دینا اور اُن کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑنا درست ہے؟ (۴) کیا اُن کے مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا اور اس چڑھاوے کا کھانا جائز ہے؟ (۵) کیا اولیاء اللہ بعد مرنے کے اپنے اصلی جسموں اور اصلی اعضا اور حواس کے ساتھ زندہ رہتے ہیں؟

ہم اب سے پہلے اولیاء کی کرامات پر مضامین لکھ چکے ہیں اس کے بعد ہم نے لکھا تھا کہ مزاروں پر جانا اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور دنیا وی ضرورتوں کے پورا کرنے کی اُن سے درخواست کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ طریقہ ایام جاہلیت کا ہے اگر مزاروں پر لوگ معمولی طور سے جائیں اور ایسی کوئی حرکت اُن سے ظہور میں نہ آئے۔ تو ہم اس کو بُرا نہیں سمجھتے لیکن جب وہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے اسلام کے عظیم الشان رکن یعنی توحید میں خلل آئے تو ہم اسکو اسلام کی رُو سے ناجائز سمجھتے ہیں اور اس کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اولیاء اللہ منجملہ علماء اسلام کے تھے جنہوں نے لوگوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح کرنے پر کمر باندھی تھی اور چاہتے تھے کہ اخلاقی زندگی کی رُوح اُن کے قالبوں میں پھونکیں۔ اس کام کے انجام دینے کے بعد وہ مر گئے۔ مگر اُن کے طریقے اُن کی تصنیفات اُن کے خیالات اور اُن کے اقوال نہیں مرے۔ وہ بدستور زندہ ہیں اور اُنپر عمل کرنے سے لوگ اب بھی اُسی طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں جس طرح کہ اُن کی زندگی میں فائدہ اٹھاتے تھے۔ اُن کے مرنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ غور کرو اور سوچو کہ اُن سے پہلے سرورِ کائنات پر بھی موت طاری ہو چکی ہے۔ حضرت عمر نے محبت کے جوش میں آکر کہدیا تھا کہ آں حضرت کی وفات نہیں ہوئی۔ مگر حضرت ابوبکر نے اُن کو سمجھایا اور کہا کہ خدا فرماتا ہے "محمد ایک رسول ہیں اور اُن سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں" اگر اولیاء اللہ مرے نہیں تھے تو لوگوں نے اُنکو کیوں نہلایا؟ کیوں اُنکو کفن پہنایا؟ کیوں اُنکی جنازے کی نماز پڑھی؟ کیوں اُنکو زمین میں دفن کیا؟ اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص اُن کے مرنے میں شبہ کرتا ہے تو اسکا کیا علاج ہے۔

جو لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اولیاء اللہ اپنی قبروں میں اپنے اصلی جسموں اور اپنے تمام اصلی حواسوں کے ساتھ زندہ ہیں اُنکا یہ اعتقاد قدیم بت پرست یونانیوں کے اعتقاد سے مشابہ ہے۔ وہ بھی اپنے دیوتاؤں اور بہادروں کی نسبت یقین کرتے تھے کہ اُن کو موت نہیں آئی بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وہ بھی اُن سے اسی طرح منتیں اور مرادیں مانگتے تھے جس طرح آجکل کے نادان مسلمان اپنے مرے ہوئے بزرگوں سے دنیوی حاجتیں طلب کرتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ جب اولیاء اللہ سے ایسی التجائیں کیجاتی ہیں جو صرف خدا ہی کے حضور میں کیجا سکتی ہیں تو اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ اُن کو خدا سمجھتے ہیں یا خدا کی مثل جانتے ہیں جیسا کہ اہل یونان اپنے دیوتاؤں اور اپنی قوم کے بہادروں کو سمجھتے اور جانتے تھے۔ بلاشبہ یہ نادان لوگ ظاہری طور پر خدا کا لفظ اولیاء اللہ کی نسبت نہیں بولتے مگر جب کہ اُن کا برتاؤ اولیاء اللہ کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ خدا کے ساتھ ہونا چاہئے اور وہ اُن میں خدا کی بعض صفات کا وجود بھی تسلیم کرتے ہیں جن میں سے ایک صفت دائمی زندگی ہے۔ تو قیامت کے روز یہ خدا کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ نادان مسلمانوں کے یہ خیالات ایام جاہلیت کے خیالات کی یادگار ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ ایک زمانہ آئیگا جبکہ تم اپنے باپ دادا کی پیروی پھر کرنے لگوگے۔ آں حضرت کی یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی ہے۔

؟

مجھے اس موقع پر ایک لطیف قصہ یاد آیا۔ ایک بھولے بھالے مسلمان بزرگ وقف کے متولی تھے۔ وہ وقف کے روپیہ سے ایک مسجد کے در و دیوار پر بیل بوٹے بنوا رہے تھے اور مسجد کی محراب کو اُنہوں نے خاص طور سے طرح طرح کے نقش و نگار سے آراستہ کرایا تھا۔ ایک شخص نے اُنکو اس امر سے منع کیا اور رسول خدا کی ایک حدیث پڑھکر سنائی جسکا مضمون یہ ہے کہ "میری امت کے لوگ آخر زمانے میں مسجدوں کو طرح طرح کی زینتوں اور آرائشوں سے منقش کرینگے" متولی نے جو فی الحقیقت ایک نیک اور صاحب تقویٰ بزرگ تھے کہا تو پھر مسجد کی آرائش اور مینا کاری میں ضرور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس سے آں حضرت کی پیشین گوئی کی تصدیق ہو جائیگی۔ اللہ اللہ! کیا مقدس جہالت ہے!! یہ بزرگ نہیں سمجھے کہ رسول خدا نے پیشین گوئی کے پیرایہ میں لوگوں کو عبرت دلائی ہے اور اُن کو تنبیہ کی ہے کہ وہ ایسی حرکت نہ کریں اس کی مثالیں احادیث اور قرآن مجید میں بہت سی ہیں اور یہ فصاحت و بلاغت کا ایک دلنشین اور مؤثر طریقہ ہے۔ عام بول چال میں بھی باپ بیٹے سے کہتا ہے "خدا کی قسم تو جوا کھیلنے اور شراب پینے سے ہرگز باز نہیں آئیگا جبتک کہ فلاں جوئے باز اور شرابی سے ملتا رہیگا" ظاہر ہے کہ باپ کے اس کہنے سے اس کے سوا کوئی مقصد نہیں ہے کہ بیٹا شراب پینے اور جوا کھیلنے سے باز آئے۔ وہ کب چاہتا ہے کہ بیٹا اس کی قسم کو پورا کرے اور اُس کی پیشین گوئی کو سچا کر دکھائے۔ اس کا مطلب تو اس قول سے بیٹے کو تنبیہ کرنا اور ہدایت کرنا ہے۔ اور بس۔

اسی طرح اُس حدیث کے معنوں پر خیال کرنا چاہئے جس میں آں حضرت نے پیشینگوئی فرمائی ہے کہ تم پھر اپنے باپ دادا کی پیروی کرنے لگوگے۔ اس سے بھی آں حضرت کو تنبیہ کرنی اور عبرت دلانی مقصود ہے اور یہ امر بتانا منظور ہے کہ اسلام نے جاہلیت کے جن خیالات اور عقائد کو تم سے دور کر دیا ہے اُنہیں خیالات اور عقائد کو تم پھر اختیار کر لوگے اور یہ ایک عبرت انگیز بات ہے۔ اب سوچو اور غور کرو کہ جس طرح لوگ ایام جاہلیت میں اپنے بزرگوں اور دیوتاؤں کو زندہ یقین کرتے تھے اسی طرح نادان

...م کا مال
...پشمینہ سفید۔ ہلکا رنگ
...رہے۔ متمول لوگ موسم
...ن چادر کو پہنتے ہیں اوّل
...ہے اور سردی کو پاس تک
...دیتی۔ بیشک شاہانہ لباس
...روں کے لئے زینت ہے۔
...عرض ۱ گز قیمت ۱۷ روپے
...پشمینہ نسواری۔ یہ بھی
...م ہے۔ اس کو ہوتے ہوئے
...اثر نہیں کر سکتی۔ مفرز احتیا
...عزت ... رنگ سفید ...
...دھاریوں کا رنگ نسواری
...ت ہی خوبصورت معلوم ہوتا
...۶۰ گز عرض۔ قیمت ۱۴ روپے
...پشمینہ سبز۔ یہ بھی بہت
...مفید پوش لوگ ... جاڑوں
...ہیں اسکا بھی رنگ سفید ہے
...سبز ہیں۔ یہ بھی بہت عمدہ ہے
...لوم ہوتا ہے۔ طول ۷۰ گز
...ز قیمت ۱۳ روپے
...چونکہ ہاتھ سے بنا جاتا ہے
...شین کے مال سے بدرجہا
...پائدار ہوتا ہے۔ خریدار
...ش ... ہیں۔
...ملک کے بڑے خریدار
...ھر
...ن مینجر انڈین شال ایجنسی
...سر۔ کٹرہ ... قلعہ

مسلمان آجکل اولیاء اللہ کو زندہ اور صحیح وسلامت جانتے ہیں اور جس طرح اس زمانے کے لوگ اپنے مرے ہوئے بزرگوں اور دیوتاؤں سے مرادیں مانگتے تھے اسی طرح آج کل اولیاء اللہ سے مرادیں مانگی جاتی ہیں۔

اولیاء اللہ بیشک زندہ ہیں مگر اُن کی زندگی کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اُن کے جسم اور اعضا اور حواس جس طرح مرنے سے پہلے قائم تھے اسی طرح آج بھی قائم ہیں بلکہ اُن کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ اُن کے طریقے اُن کے خیالات اُن کی تصنیفات اور اُن کے مقولے مرے نہیں ہیں اور وہ بدستور زندہ اور موجود ہیں اور اُن سے لوگ اسی طرح مستفید ہوتے ہیں جس طرح اولیاء اللہ کی زندگی میں خود اُن سے مستفید ہوتے تھے۔

میں اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کتاب المفاخر العلیۃ فی المآثر الشاذلیۃ پیش کرتا ہوں جو علامہ شیخ احمد بن عباد کی تصنیف سے ہے اور جس میں حضرت ابو الحسن شاذلی کے حالات اور مقالات درج کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب میں اس لئے پیش کرتا ہوں کہ مصر میں طریقہ شاذلیہ کو بہت مانتے ہیں اور اس طریقہ کے ہزاروں مرید ہیں۔

اس کتاب میں ایک تنبیہ کا یہ مضمون ہے کہ مرید کو چاہیئے کہ وہ جس شیخ کے طریقے کا مرید ہے اُس شیخ کے اخلاق و آداب کی پیروی کرے اور مشق و مزاولت سے اپنی ذات میں وہی اخلاق و آداب پیدا کرے جو شیخ کی ذات میں تھے اور اس سے بہت محبت کرتا رہے کیونکہ شیخ کی محبت اُس کو اس امر پر آمادہ کریگی کہ وہ شیخ کے طریقے پر چلے اور اُس کی خوبیاں اپنے اندر جذب کرے۔ مرید کو یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ میں اُس شیخ سے کیونکر محبت کر سکتا ہوں جس کی وفات ہو چکی ہے اور جس کو میں نے نہیں دیکھا اور جس کی باتیں میں نے اپنے کانوں سے نہیں سُنیں۔ کیونکہ مرید کا شیخ سے نہ ملنا شیخ کے ساتھ محبت کرنے میں خلل انداز نہیں ہو سکتا جبکہ شیخ کے مناقب وہ سُن چکا ہے اور شیخ کا طریقہ اُس کو معلوم ہو چکا ہے۔ اگر کوئی مرید کہتا ہے کہ ہم اس شیخ کی پیروی کیونکر کر سکتے ہیں جس پر موت طاری ہو چکی ہے تو اُسکا جواب یہ ہے کہ اس شیخ کے جو اخلاق حمیدہ تم کو معلوم ہو چکے ہیں اور اُس کے جن خیالات اور مقالات کی اطلاع تم کو ہو چکی ہے اُن پر عمل کرنا اور اُنکی پیروی کرنا ہے۔ غور کرو کہ ہم رسول خدا سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے اصحاب سے بھی ہم کو دلی محبت ہے حالانکہ ہم کو یہ عزت نصیب نہیں ہوئی کہ ہم اُن کی خدمت میں بالمشافہ حاضر ہوں۔ اُن کے جو حالات ہمکو معلوم ہوئے ہیں اور اُن کے جو مقالات ہم تک پہونچے ہیں ہم اُن کی پیروی کرتے ہیں اور اسی کو اُنکی پیروی خیال کرتے ہیں بالکل اسی طرح ہر مرید کو اپنے اُس شیخ کی پیروی کرنی چاہیئے جس کی وفات ہو چکی ہے اور جس کے طریقے سے وہ اپنے تئیں منسوب خیال کرتا ہے اور یہ پیروی شیخ کی روحانی ہدایتوں کی ہوگی نہ اُس کی جسمانی شکل وصورت کی۔

اس کتاب کے دیکھنے کے بعد یقین ہے کہ اُن مصری مسلمانوں کو جو غلطی سے اولیاء اللہ کو حقیقی طور پر زندہ خیال کرتے ہیں اپنے اس غلط خیال پر ندامت ہوگی اور وہ یقین کرینگے کہ انبیاء کی طرح اولیاء پر بھی اصلی موت طاری ہو چکی اور وہ اپنی قبروں میں اصلی جسموں اور اصلی اعضا اور حواس کے ساتھ زندہ اور سلامت نہیں ہیں اور اُن کی زندگی سے اُن کی روحانیت کا زندہ رہنا مراد ہے نہ جسمانیت کا۔ اس کے بعد وہ یہ بھی جان جائینگے کہ جو انسان خدا کی طرح دائمی زندگی نہیں رکھتے انکو یہ قدرت بھی نہیں ہو سکتی کہ وہ خدا کی طرح لوگوں کی حاجتیں اور مرادیں بر لائیں۔ پھر وہ اس امر کو بھی ناجائز قرار دینگے کہ اُن کی قبروں کو بوسہ دیا جائے اور اُن کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑی جائیں۔ (انسٹیٹیوٹ گزٹ)

علی گڈھ۔ ایٹہ اور میرٹھ کے مسلمان

توجہ کریں کہ ضلع ایٹہ میں ملکانہ راجپوتوں کی ایک قوم ہے جو برائے نام مسلمان ہیں باقی رسوم اُن کے وہی ہندوانہ ہیں سُنا گیا ہے کہ آریہ انکو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہے ہیں تنہا ہے انہوں نے ایک شرط لگائی ہے کہ راجہ آوہ ہمارے ساتھ ملکر کھائینگا تو ہم آریہ ہو جائینگے جو راجہ موصوف نے منظور کر لی ہے لیکن اگر مسلمان ہمت کر کے انکی طرف توجہ کرینگے تو اُن کے بچاؤ کی صورت ہو سکتی ہے۔ علی گڈھ کے پرجوش مسلمانوں خصوصاً مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب۔ ڈاکٹر محمد اشرف خانصاحب اور جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی سے توقع ہے کہ وہ اس کے متعلق بہت جلد کوئی صورت پیدا کرینگے۔

وکیل ٹریڈنگ کمپنی

سرمایہ ایک لاکھ۔ قیمت فی حصہ پچاس روپے۔ درخواست کے ہمراہ پانچ روپیہ فی حصہ۔ باقی بالاقساط۔ کام نفع بخش۔ کارکن معزز اور تجربہ کار۔ چند سو حصے اب تک فروخت ہو چکے ہیں۔ پراسپکٹس اور دیگر کاغذات متعلقہ درخواست آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

المشتہر

غلام محمد مختار۔ منیجنگ ڈائرکٹر　　(امرتسر)

فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گزشتہ سے پیوستہ

اس مضمون کا کچھ حصہ یکم شوال کے اہل حدیث میں نکل چکا ہے

اور اسکی تمہید اور ضروری نوٹ بھی اسی پرچہ میں لکھے گئے ہیں ناظرین پڑھنے سے پہلے اس پرچہ کو دیکھ لیں تو مفید ہوگا۔ (ایڈیٹر)

اُس کی اولیات میں سے ایک کارنامہ یہ تھا کہ اُس نے بحصول فرمان سلطان ٹرکی مصر و بنغازی کی سرحد پر مرغزار سواح کے شمال و مشرق میں بمقام جربوب جسکا دوسرا نام جغبوب بھی ہے ایک مستحکم قلعہ نما زاویہ تیار کیا جو اگرچہ اب تو نہیں لیکن کچھ دنوں پہلے تک گروہ سنوسیہ کا صدر مقام تھا۔ جربوب میں اُس نے آلات حرب اور گولی بارود کی تیاری کے لئے کارخانے قائم کئے اور سامان جنگ اور رسد کے ذخیرے اور گودام بنائے۔ یہاں وہ اندرون ملک کے سرداران و شیوخ قبائل سے خراج میں ہاتھی دانت۔ غلام اور شترمرغ کے پر وصول کرتا تھا۔ یہیں شمالی ساحل کے غیر معروف اور مخفی بندرگاہوں سے اُس کے پاس ہتھیاروں اور گولی بارود کے ذخیرے آتے تھے یہیں بورنو۔ شمالی و مغربی افریقہ ٹمبکٹو اور صوبجات صحرائے اعظم کے حجاج مکہ جاتے ہوئے اُس کے فیوض برکات سے مستفیض ہونے کے لئے ہر سال جمع ہوتے تھے۔

خدا جانے اس پُر اسرار صحرائی قلعہ کا نقشہ کیا ہوگا جو قلعہ ہی نہیں بلکہ اُس حیرت انگیز گروہ کی جا۔ (؟) بشدی۔ دارالاسلحہ۔ خانقاہ اور پایہ تخت سبھی کچھ ہے۔ جس کی فوجی پیشقدمی کسی دن افریقہ میں یورپ کو پیام اجل سنانے والی ہے۔ اس کی چاردیواری کے اندر کا منظر حقیقت میں ہیبت زا اور ہوشربا ہوگا۔ اسے کوئی معمولی شہر نہ سمجھو بلکہ یہ زمانہ حال کا مدینہ ہے اور وہ اُبلتا ہوا چشمہ ہے جس سے ممکن ہے کہ ایک ایسا سیلاب بہ نکلے جو ویسا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ زبردست ہو جس نے آج سے کئی سو سال پہلے یثرب سے پھوٹ کر مشرقی دنیا کو جل تھل کر دیا تھا۔ بہرحال اس شہر کے نقشہ اور حالات کا اندازہ مغربی تصور پر چھوڑا جاتا ہے کیونکہ کسی یورپین نے آج تک اس کی گلیوں میں قدم نہیں رکھا اور کوئی یوروپین آنکھ اسوقت تک اُس کی دیواروں کو نہیں دیکھ سکی۔ تین اشخاص (نختیجل۔ ڈوپریر اور ڈرالفس) نے البتہ اس بات کا بیڑا اٹھایا مگر منزل مقصود تک پہونچنے سے کوسوں پہلے سنوسیوں نے ان بیچاروں کو اُلٹے پاؤں واپس کر دیا۔ دیسی جاسوس جو مختلف گورنمنٹوں کی طرف سے مخبری کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ ان میں سے ایک بھی جیتا بچا نہ لوٹا۔

جربوب میں محمد ہر سال مقدمین یعنی قبائل کے سرداروں کو سال آئندہ کے طرز عمل اور کارروائیوں کے متعلق بحث و مشورہ کرنے کے لئے جمع کیا کرتا تھا۔ اُس نے اپنے مختلف زاویوں کے مابین سلسلہ رسل و رسائل قائم کرنے کے لئے تیز ہرکاروں کی چوکیاں بٹھا رکھی تھیں۔ اور اہم خبروں کے جلد پہنچ جانے کا انتظام بھی اسی طریقہ پر کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ اُس نے رجسٹر بھی تیار کرائے تھے۔ جن میں جماعت سنوسیہ کے ہر فرد کا نام درج ہوتا تھا۔

اس حسن انتظام کی بدولت سنوسیوں کی طاقت بے حد بڑھ گئی جس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ سنہ ۱۸۹۶ء میں محمد نے ایک فرمان نافذ کیا جس میں امیرالمومنین سلطان عبدالحمید خان کو دول یورپ سے گہرے تعلقات رکھنے کی پاداش میں دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا تھا۔ اس فرمان کے نفاذ کے تھوڑے ہی دن بعد سلطان کا انتقال ہوگیا اور اس واقعہ نے محمد کے اقتدارات کا پلہ اور گراں کر دیا۔

فرقہ سنوسیہ کے اثر اور طاقت کی ترقی اس سرعت سے ہوئی کہ سنہ ۱۸۸۵ء میں ان کی جو زاویئے موجود تھے اُن کی تعداد ایک سو بیس سے اوپر تھی۔ یہ خانقاہیں دنیائے اسلام کے قریب ہر حصہ میں پھیلی ہوئی تھیں۔

خیال تھا کہ ماہ نومبر ۱۸۸۲ء میں یعنی چودھویں صدی کے آغاز پر محمد کوئی جنگی اعلان کرے گا لیکن وہ تاریخ بلا کسی مجاہدانہ کارروائی کے گزر گئی جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ محمد کی دوربینی نے اس موقع کو قبل از وقت سمجھا اور یہ جان لیا کہ بالفعل کسی وسیع پیمانہ پر کامیابی کی توقع محال ہے۔ چند سال ہوتے ہیں کہ محمد کا انتقال ہوگیا۔ مرتے دم تک اُس نے جہاد کی کسی وسیع پیمانہ پر اجازت نہ دی جس کی وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی۔ موجودہ شیخ اُسی کا بیٹا ہے جس کے حالات اگرچہ بہت کم معلوم ہیں لیکن جو کچھ معلوم ہوا ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ محمد کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور جو اصول اُس کے باپ نے قائم کئے تھے اُنہیں پرجوش استقلال اور تقید سے کاربند ہے۔

میں بوضاحت ثابت کر چکا ہوں کہ محمد غیر معمولی قابلیت کا شخص تھا۔ شیخ اول یعنی اپنے باپ کی طرح وہ بھی تقدس کی ایک پُر اسرار چادر میں ہر وقت لپٹا رہتا تھا۔ خراسان کے نقاب پوش مدعی نبوت (ابن المقنع) کے مانند اپنے مریدان خاص کے سامنے بھی وہ چہرہ پر نقاب ڈالے رہتا تھا اور کنج تنہائی میں زہد و ورع کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا اور اگرچہ تمام اسلامی دنیا اُس کی معتقد تھی لیکن اُس کے پیرووں اور مریدوں کے دلوں پر اُس کی عظمت۔ ہیبت اور عزت کا سکہ جما ہوا تھا۔ اُس کی تعلیم و تلقین کے مطابق اُس کے مرید تا بحد امکان یہ نہیں ظاہر ہونے

نہ تو ان کا تعلق سنوسی جماعت سے ہے۔ نہ اسی طرح کی دوسری اسلامی جماعتوں کو اندازاً ان کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے وہ شناخت ہوسکیں۔ طریقہ سنوسیہ کا پیرو فری میسن کی طرح اپنے پیر بھائی پر خفیہ اشارات کے ذریعہ سے اپنے آپ کو ظاہر کرسکتا ہے اور تیسرے شخص کو یہ بھی معلوم نہیں ہونے پاتا کہ اس کا کوئی تعلق اس زبردست جماعت سے ہے۔

سلسلہ سنوسیہ کے پیرو شرع محمدی کی پابندی سختی سے کرتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسی سخت احتیاط سے کام لیتے ہیں کہ ہنسی آتی ہے مثلاً ان میں سے بعض سفید قند اس بنا پر نہیں کھاتے کہ ممکن ہے کہ جن ہڈیوں کی راکھ سے شکر صاف کی جاتی ہے وہ ایسے جانور کی ہوں جو شرع شریف کے مطابق حلال ذبح کیا گیا ہو۔ یہ لوگ نہایت سادہ اور خشک زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر شخص نے اپنے آپ کو مقاصد طریقہ سنوسیہ کی تکمیل کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ زاویوں میں تمام غلاموں اور جانوروں پر لفظ اللہ داغ دیا جاتا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ وقف اسلام ہیں جب کوئی شخص نیا نیا اس سلسلہ میں شریک ہوتا ہے تو اسے دنیا کی لذتوں کے ترک کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ نفیس و پر تکلف لباس اور زیورات کے استعمال کی ممانعت ہے۔ البتہ ہتھیاروں کی آرائش جائز قرار دی گئی ہے کیونکہ یہ انہوں نے جہاد میں کفار کے خلاف کام آنے والے ہیں۔

اس وقت تمام برطانوی مقبوضات واقع مشرقی و مغربی سواحل افریقہ اور نیز مصر و سوڈان میں نہایت سرگرمی کے ساتھ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ کل مسلمان افواج کو سلسلہ سنوسیہ میں داخل کر لیا جائے چونکہ مغربی ساحل متعدد کاروانی راستوں کے باعث شمالی ساحل سے زیادہ ملا ہوا ہے لہذا سنوسی وعظ و تلقین کا سلسلہ مشرقی ساحل کے مقابلہ میں بہت پہلے سے جاری ہے اور اس کا اثر بھی وہاں نسبتاً بہت زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس بیان میں غلطی کو مطلق دخل نہیں کہ ہر سال سلسلہ سنوسیہ کے صدہا پیرو اس غرض سے بطور سپاہی کے بھرتی ہوتے ہیں کہ فوج میں اپنے اغراض و مقاصد کی اشاعت کریں میرا خیال ہے کہ اس تحریک کی جڑ مغربی ساحل پر اس مضبوطی سے جم گئی ہے کہ محال ہے کہ کسی دیسی کمیشن یافتہ یا غیر کمیشن یافتہ افسر یا سپاہی کی نسبت وثوق کے ساتھ یہ کہا جاسکے کہ یہ شخص سلسلہ سنوسیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ بالکل ممکن ہے کہ جس غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر پر اس کے بالادست کو سب سے زیادہ بھروسہ ہے یا جو سپاہی ہر وقت اپنے افسر کی اردلی میں رہتا ہے یا جس سپاہی کو بھرتی ہو کر دس پندرہ سال کی مدت گذر چکی ہے اس نے فوجی ملازمت محض اس غرض سے اختیار کی ہو کہ سنوسی مقاصد کی اشاعت کرے اور اپنے درجہ او عہدہ کے اثر اور اپنی دیرینہ ملازمت کے رسوخ کو اسلام کے پیغام کے دوسروں تک پہنچانے میں صرف کرے۔ افریقہ کے اس حصہ کے حالات کا مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں لیکن ایک ایسے شخص نے جو کوئی بات اس وقت تک نہیں کرتا جب تک اس کا حرف حرف تول نہیں لیتا مجھے یقین دلایا ہے کہ شیخ سنوسی کے منہ سے اگر "جاہدو فی سبیل اللہ" کے الفاظ آج نکلیں اور جرابوب کی بارود سے پٹی ہوئی میگزین کی سرنگ کو کل فتیلہ دکھایا جائے تو ہماری مسلمان فوج کے کم از کم پچھتر فی صدی سپاہی فوراً علم بغاوت بلند کر دیں۔

میری ان باتوں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اپنے مغربی افریقہ کے سپاہیوں کی آبرو پر حرف لانا چاہتا ہوں۔ حاشا کہ میرا مقصود یہ نہیں ہے۔ بہت سے خونریز معرکوں اور بہت سی جانفرسا لڑائیوں میں انہوں نے اپنی جان نثاری اور جانبازانہ بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ جرأت۔ زحمت کشی اور تہور کے سخت سے سخت امتحانوں میں وہ ہمیشہ پورے اترے ہیں۔ میرا اصلی مطلب یہ ہے کہ دوسری جنگجو اور مردانہ اقوام کی طرح بجائے ایک گورے رنگ کی کافر قوم کی حکومت کے جو دوسرے براعظم کی رہنے والی ہے اور جو خیالات و عقائد میں ان سے بالکل مختلف ہے وہ اس قوم کی حکومت بدرجہا زیادہ پسند کرینگے۔ جو مذہب قومیت اور رنگ میں ان کے ساتھ اشتراک رکھتی ہو اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کی یہ ترجیح کچھ بیجا بھی نہیں۔ یہ نتیجہ بدیہات کی قبیل سے ہے۔ سکھوں ہی کو لو جن کی قوم جان نثاری اور اعلیٰ درجہ کی مردانہ صفات کے لحاظ سے نظیر کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے جس سکھ سے چاہو پوچھ لو۔ وہ گورے کو لاتامل صاف صاف یہی جواب دے گا کہ گو سکھ انگریزی راج کے مداح اور اس کے وفادار خادم ہیں۔ لیکن اگر انہیں خود متاز سکھ حکومت کے قائم کا موقعہ ہاتھ آئے تو فوراً ہر سکھ باغی ہو جائے غرض اس طبعی میلان کے لحاظ سے نہ سکھ ملزم قرار دئے جاسکتے ہیں نہ کالے افریقی سپاہی۔ اور کوئی انہیں الزام دے تو دے میں تو نہ دوں گا۔ (باقی آئندہ)

دیگر کار ضروریہ میں مصروفیت کی وجہ سے مولوی صاحب اس ہفتہ فتوے نہیں لکھ سکے۔ مینجر۔

انتخاب الاخبار

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اخراجات کیواسطے سندھ کے مسلمانوں نے دس ہزار روپیہ چندہ جمع کر لیا ہے (شاباش ہمت مردانہ)

پارہ چنار کا کارخانہ پردہ میں کھیلنے والا ہے اس کا نام مہاراجہ صاحب کی ایک وزیر کے نام پر ہوگا۔

محکمہ تفتیش جرائم کے ایک انسپکٹر نے تلاص واقع وسط ہند میں جادوگر کو گرفتار کیا ہے۔ یہ شخص سیر اپور کا باشندہ اور کئی سالوں سے عمل کا مرتکب ہوتا رہا ہے۔ زیادہ تر ریلوے کی رسیدیں بنا کر لوگوں کا مال چھڑا لیا کرتا تھا۔

کوہ ہمالیہ کی بلندیوں کی تحقیقات کے لئے جو مہم بنام مہم خیبر گئی ہوئی ہے۔ وہ ۲۳ ہزار ۷ سو فٹ کی بلندی پر پہنچ گئی ہے۔

مسٹر ہار سے نے انڈین ایسوسی ایشن کمیٹی کی اس درخواست کے جواب میں کہ سزائے بید ہندوستان سے منسوخ ہو جانی چاہئے کہا کہ عدالتوں کی کارروائیوں میں دست انداز نہیں ہونا چاہتا۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ ایشیائے کوچک میں مالی مشکلات اور گرانی کے سبب سے سخت دنگے فساد ہوئے۔ ایک گروہ نے نانبائیوں اور آٹا پیسنے والوں کے کارخانے لوٹ لئے ہیں۔ سپاہ نے فساد دور کیا۔ آٹھ شخص زخمی ہوئے۔ بیروت کے ایک بم غفیر نے بر آمد آٹے کے خلاف سخت اظہار ناراضی کیا جس سے آٹا باہر جانے سے رک گیا۔

کثرت باراں کی وجہ سے نیلگری اور جنوبی ہند کی ریلوے لائن کئی مقامات پر بہ گئی ہے۔ ٹوٹی کورن اور کولمبو کے مسافروں کو دو ہفتے وہاں ٹھیرنا پڑا۔ (خدا کی شان کہیں حد سے زیادہ خشکی کہیں طغیانی)

کانپور میں کئی چور ایک یوروپین لیڈی کے خوابگاہ میں گھس آئے۔ شور مچا نے پر ان کے شوہر اور ایک اور صاحب آ گئے۔ ایک چور زخمی کیا گیا۔ اور دوسرا لوگوں نے بھاگتے وقت گرفتار کر لیا۔

کابل سے قندہار کی سڑک براہ غزنی تیار ہونی شروع ہو گئی ہے۔ اس سے چھکڑے اور گاڑیاں گزر سکینگی۔ جب یہ مکمل ہو جائیگی تو قندہار سے ہرات کی سڑک بنی شروع ہو جائیگی۔ سفر میناکی ایک رجمنٹ اس کام میں مصروف ہے۔

ایران کی حالت خوشگوار نہیں ہے۔ شیراز کے متصل فسادات ہوئے۔

۲۶ دسمبر سے ۵ دسمبر تک روزانہ چار گھنٹے آریہ سماج لاہور میں مذہبی کانفرنس ہوگی ہر مذہب کے علما اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے۔ جناب مولوی ابوالوفا صاحب بھی شریک ہونگے۔

امساک باراں کی شکایت کرتے کرتے اب تو شکایت بھی بھول گئی۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

کانپور میں ایک قسم کا مرض استسقا نمودار ہوا ہے جسمیں کئی آدمی مبتلا ہو چکے ہیں آخری تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جگادھری کے ریلوے تصادم میں دو درجن مسافر ہلاک اور اسی قدر زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے بھی چند ایک بعد میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ مال گاڑی کا یوروپین ڈرائیور تصادم کی یہ وجہ بیان کرتا ہے کہ بریک کے بگڑ جانے کی وجہ سے میں نے انجن کی دو نو سیٹیوں کے ذریعہ ہر چند کوشش کی کہ گارڈ گاڑی کو ٹھیرانے کا انتظام کرے مگر وہ متنبہ نہ ہوا جس سے گاڑی سٹیشن سے نکل گئی اور سامنے کی آنیوالی مسافر گاڑی سے ٹکرا گئی۔

سمرقند پار کے علاقہ میں بھی خشک سالی کا اثر نمودار ہو گیا ہے۔ گھاس کم ہوتی جاتی ہے۔ اور چشمے خشک ہو رہے ہیں۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے حضور وائسرائے کی منظوری سے امرتسر چھاؤنی کے مکانوں پر یکم نومبر ۱۹۰۷ء سے صفائی کا ٹیکس عائد کر دیا ہے جو ۳ سے ایکرو پیہ ماہوار تک ہوگا۔

اسلامیہ کالج لاہور میں یوروپین پرنسپل کے تقرر کی تجویز تھی مگر انجمن حمایت اسلام لاہور کی کالج کمیٹی کے جلسہ منعقدہ ۱۰ نومبر میں فی الحال یہ تجویز نا منظور ہوئی۔ بڑی خوشی کی بات ہے!

طہران سے ۱۱ نومبر کا پیام تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ نے بجٹ پاس کر دیا۔ کمی بیشی کی گئی جس سے صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔

جلالتماب سلطان کے حکم سے مکہ معظمہ میں ایک وسیع مہمان خانہ غریب حاجیوں کے لئے تعمیر کرایا گیا ہے جس میں چھ ہزار حاجی بے تکلف قیام کر سکتے ہیں۔

المؤید لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ سے ایک سلطانی سفارت افغانستان کو روانہ ہونے والی ہے۔ جس میں نہایت مشہور ترک انشا پرداز عطوفتلو خلیف سروری بھی شامل ہے۔ اس سفارت سے مقصد یہ ہے کہ دونو سلطنتوں میں دوستی اور اتحاد کے تعلقات مستحکم کئے جائیں۔

مراکو کی حالت اب قابل اطمینان ہے۔

لالہ لاجپت رائے اور سردار اجیت سنگھ رہا ہو کر لاہور پہنچ گئے۔ انجمن اسلامیہ مظفر نگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ دسمبر کو [illegible]

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیلئے بہت مفید ہے (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ کالم ۱)

جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم - میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا - الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بینظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھ پر فرض ہوا - آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × × × ×

ایک صاحب منٹو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں

ا - دو ڈبیہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپ کا پرانا خریدار ہوں -

مومیائی کے مختصر فوائد

: - مقوی باہ - مولد خون - مقوی دماغ دردکمر - جریان منی - ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے - نوجوان - بوڑھے بچے - عورت ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۲۴

برقی سٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی شکست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے - ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے رہی سہی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت ۵ روپیہ

ہاضمہ کی گولیاں

امراض معدہ کے لئے نہایت مفید قیمت ۴ /

المشتہر
منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی

: - پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں - ایک میں الفاظ قرانی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط الفاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو - کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت ۱/۴
جلد دوئم سورہ آل عمران ونساء ۱/۴
جلد سوئم سورہ مائدہ سے تا اعراف ۱/۴
جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ ۱/۴
جلد پنجم تا سورہ فرقان ۱/۸

پانچوں جلدیں یکے بعد دیگرے ایک ساتھ خریدنے والے کو معہ محصول ڈاک ۔۔۔

الہامی کتاب

: - ویدا اور قران کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ - قران شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱۰/

تغلیب الاسلام مکمل

: - مہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدکا نہایت معقول ومدلل جواب - چاروں جلد قیمت ۱۲/

ترک اسلام

: - مہاشہ دہرم پال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل ومعقول جواب قیمت ۶/

اسلام اور برٹش لاء

: - قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کرکے قوانین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۳/

المشتہر
منیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ۔۔۔
اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ❖
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ❖
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ❖

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے ❖
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ❖
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں ❖

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد پنجم — نمبر ۴

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. .. عسہ
والیان ریاست سے .. .. سے
رؤسا و جاگیرداران سے .. .. للعہ
عام خریداروں سے .. .. ۱۲ ؍
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے ❖

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۲۲ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء

اسلام اور عیسائیت

اس عنوان سے ۲ اگست کی اہلحدیث میں ایک بسیط مضمون عیسائیوں کی ایک مضمون کے جواب میں نکلا تھا جس کا جواب نور افشاں نے دیا تھا۔ جواب الجواب ۲۷ ستمبر کے اہلحدیث میں دیا گیا۔ اس کے بعد اسی ۲ اگست والے مضمون کا جواب عیسائیوں کے رسالہ تجلی بابت ستمبر میں (جو بہت لیٹ ہو کر نکلا ہے) کسی نامہ نگار کی طرف سے نکلا جسکے جواب کی طرف ہمکو خود ہی توجہ ہونی چاہیئے تھی مگر اڈیٹر صاحب نور افشاں نے بھی ہمکو اس کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا کہ جواب دیتے ہوئے تجلی کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھیں جسکے لئے ہم اڈیٹر نور افشاں کے مشکور ہیں۔

مضمون کو ناظرین کے استحضار کے لئے مختصر لفظوں میں دہرانا ضروری ہے کہ "جولائی سے نور افشاں میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں علاوہ اور بہت سی باتوں کے محل نزاع یہ فقرہ تھا کہ :-

"مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اسکو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے سو یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جس میں طاقت ہے کہ انسان کو از سر نو زندہ کرے"

یہ دعوے محل نزاع ہوا تھا جسکے جواب میں جو کچھ کہا گیا وہ اسی دعوے کو توڑنے کو کہا گیا تھا۔ اس عبارت میں اڈیٹر صاحب نے تین لفظ ایک ہی معنے کے بولے ہیں۔ ایک خصوصیت۔ دوم مختص۔ سوئم یہی ایک مذہب ہے۔ ان میں سے ہر ایک لفظ بجائے خود حصر کے لئے ہے تو تین ملانے سے جس قسم کا حصر ہوتا ہے وہ اہل زبان سے مخفی نہیں۔ چونکہ اس مضمون میں اڈیٹر نور افشاں نے خصوصیت مسیحیت کا مفہوم بڑے زور سے تبلایا تھا۔ اس لئے جواب کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ اس سے مترشح ہوتا تھا کہ یہ خوبی اور مذاہب میں نہیں اس بارے فرق کو نہ سمجھکر نامہ نگار تجلی نے لکھا ہے کہ :-

"یہ خوشی کی بات ہے کہ مولوی صاحب مجبوراً اس قدر تسلیم کر لیتے ہیں کہ مسیح کی نسبت ہیں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ انکی نسبت جو اعتقاد عیسائیوں نے لگا رکھے ہیں یہ نہ انہوں نے سکھائے نہ انہوں نے رکھے لیکن برگزیدہ نبی کا مذہب ضرور برگزیدہ مذہب ہوا اور ہم کو تعجب آتا ہے کہ پھر نور افشاں کا دعوے کیوں محل اعتراض سمجھا گیا"

ضروری اطلاع۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت۔ تیسرے ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲؍ فی پرچہ۔ اخبار گمشدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

ہم کمال انصاف اور دیانت سے بتعلیم قرآن شریف یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ مسیح علیہ السلام خدا کے رسول اور برگزیدہ تھے اُن کی تعلیم میں وہ (تثلیث) نہ تھا جو خدا کے بیٹے ہونے سے کلام میں سمجھا جاتا ہے اور ہونا چاہئے نہیں معلوم نامہ نگار نے کیوں جلدی میں اصل نزاع کو یا تو سمجھا نہیں یا چشم پوشی کر گئے ہیں ایسی حالت میں نامہ نگار صاحب کو چاہئے تھا کہ عیسائی مذہب کی حمایت پر قلم اٹھانے علماء اسلام کی طرف رخ کرنے میں آئندہ تکلیف ہوگی ؎

الٰہی دلربائی کے انداز سیکھو ٭ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

نامہ نگار نے سمجھا کہ ہم مسلمان سب سے اس بات کے انکاری ہیں کہ عیسائی مذہب میں کوئی اثر نہیں۔ معاذ اللہ کوئی شخص یہ بات مانکر کہ کسی مذہب کا مبلغ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس مذہب کی نسبت ایسی بدگمانی کر سکتا ہے۔ ہاں ہمیں اس اعتراف میں اس وقت دو دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایک تو یہ کہ موجودہ عیسائی مذہب میں ایسی تعلیم ہمکو نظر آتی ہے جسکو عیسائی مذہب کے حامی ہمارے سامنے بلکہ کل دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ سراسر گمراہ کرنے والی اور فطرت انسانی کو ایک قعر عمیق میں گرانے والی اور تمام دنیا کے اخلاق کو خدا کی تنہا مخالفت کرنیوالی ہے۔ جسکا نام تثلیث اور کفارہ مسیح ہے۔ چونکہ اصل مضمون نگار اڈیٹر نور افشاں کا فخر صرف اسی تعلیم پر ہے اور انکی مراد صرف یہی ہے اگرچہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ تعلیم مسیحی نہیں ہے اور نہ کسی سچے نبی کی ہو سکتی ہے مگر چونکہ اڈیٹر نور افشاں اسی تعلیم کو صحیح جانتے ہیں اور اسی پر انکو فخر ہے لہذا ہم اگر مسیحی تعلیم کو روحانی اور اخلاقی طور پر غیر موثر بلکہ مضر کہتے ہیں تو اس میں ہمارا قصور نہیں۔ بلکہ حامیان عیسائیت کا ذمہ ہے جو تصویر کا صرف (یہ) پہلو ہماری طرف کرتے ہیں جسکو دیکھکر ہم اس کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ ؎

تو کوئی تا قیامت زشت روئی ٭ بر ختم ست بر یوسف نکوئی

نامہ نگار تجلی چونکہ اصل بحث سے الگ ہو گئے ہیں اس لئے انہوں نے جو کچھ کہا ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کہاں تک صحیح ہوگا۔ بقول ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج ٭ تا ثریا می رود دیوار کج

نامہ نگار تجلی کی خاطر ہم اصل بحث کو صاف کئے دیتے ہیں۔ اصل بحث کے تین بڑے حصے ہیں:

(۱) اصل مذہب کی تعلیم کیا ہے۔ توحید یا تثلیث۔ کفارہ توکل۔ استعانت بتوکل الی اللہ وغیرہ

(۲) اصل تعلیم کا انسانی قلب پر اثر۔

(۳) اصل تعلیم مذہب کی تاثیر جو پائی جاتی ہے مقابل کے مذہب میں ہے یا نہیں

ہم بہت خوش ہونگے اگر نامہ نگار تجلی یا کوئی صاحب با وقعت اس مضمون پر قلم اٹھائینگے

اس تمہید کے بعد ہم نامہ نگار کی بعض باتوں کے جواب دیتے ہیں اور بعض کو امور مندرجہ بالا کے تصفیہ کے بعد ذکر کرینگے انشاء اللہ

نامہ نگار تجلی چونکہ خلط مبحث کر چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنے مضمون (مسیحیت کی خصوصیت) پر یہ ایک دلیل ہی بیان کی ہے کہ:۔

"ایک بڑی خصوصیت مسیح کی تمہارے مسلمہ عقیدہ کے موافق اور نیز ہمارے عقیدہ کے یہ ہے کہ وہ زندہ ہے مردہ نہیں گو کہ تمام انبیاء و رسل صاحب شریعت مر گئے اور چلے گئے اور اپنی اپنی قبروں میں نفخ صور کے منتظر پڑے ہیں زندہ نبی صرف مسیح ہی ہے اور جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے زندہ نبی کا مذہب بھی مردہ نبیوں کے مذاہب سے افضل ہونا چاہئے اب خصوصیت سے انکار کیا معنے"

اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی سے افضل ہے۔ مگر بغور دیکھا جائے تو ایک ایسی عامیانہ دلیل ہے کہ جسکے لئے عقل اور شریعت مساعدت اور موافقت نہیں کرتی معقولی طور پر ہم کو یہی دیکھنا چاہئے کہ نبی اور شریعت میں نسبت کیا ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے اس معقولی اصول کو حل کیا ہے جہاں ارشاد فرمایا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ یعنی حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو صرف اللہ کے رسول ہیں اگر وہ مر گئے یا قتل ہوئے تو کیا تم لوگ (مسلمان) دین چھوڑ کر پھر جاؤ گے؟ اس دلیل قرآنی سے معلوم ہوا کہ نبی شریعت کے پہنچانے میں وہ نسبت رکھتا ہے جسکو واسطہ فی الثبوت سفیر محض کہتے ہیں جسکی مثال اہل معقول رنگریز یا درزی سے دیا کرتے ہیں کہ رنگریز کے مرنے سے رنگت میں اور درزی کے مرنے سے سلائی میں فرق نہیں آیا کرتا یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ سلام اللہ علیہ کو فوت ہوئے صدیوں گذر گئی ہیں اور باوجودیکہ حضرت مسیح سلام اللہ علیہ خود اس دنیا پر زندہ ہیں مگر حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا ہوں میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین نہ ٹل جائیں ایک لفظ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو" (انجیل متی ۵ باب ۱۷)

ناظرین بغور دیکھیں کہ زندہ نبی مردہ نبی کی شریعت کو اٹل بیان کرتا ہے اور اپنی موجودگی پر بزبان خود لوگوں کو اسکی تعمیل کی ترغیب اور حکم دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کے مرنے یا جینے کو شریعت کے افضل یا غیر افضل ہونے میں کوئی دخل نہیں۔ مگر

نامہ نگار صاحب کہتے ہیں کہ زندہ نبی کی شریعت مردہ نبی کی شریعت سے افضل ہے ٹھیک ہوا جیسی مثل مشہور ہے ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ آپ نے اس دعوے میں ایک اور غلطی بھی کھائی ہے یا مغالطہ دیا ہے آپ کہتے ہیں "جس طرح زندہ مردہ سے افضل ہے" یہ مقدمہ بھی شرعاً وعقلاً غیر ثابت بلکہ خلاف ہے بھلا اگر یہ صحیح ہے تو حضرت ابراہیم موسیٰ - ہارون سلیمان اور داؤد وغیرہ علیہم السلام جو انتقال کر گئے ہیں۔ آپ نامہ نگار صاحب مع اڈیٹر تجلی اور اڈیٹر نور افشاں وغیرہ آجکل کے زندہ عیسائیان) ان حضرات انبیاء سے افضل ہیں؟ واللہ اگر آپ لوگ یہ دعوے کریں تو دنیا کی طرف سے آپ کو یہ آواز آئیگی کہ "یہ **منہ اور مسور کی دال**" ہاں یاد آیا کہ عیسائیوں کی جری طبائع سے یہ بعید نہیں کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضلیت کا دعوے کریں مگر اس اصل کی عمومیت کو کہیں نہ کہیں انکو توڑنا پڑیگا۔ کیا جب (بقول متی ۲۷ باب کی ۵۰ آیت کے یسوع نے چلا کر جان دی) مسیح انتقال کر گئے تو ان کے انتقال کے بعد جتنے لوگ یا کم از کم حواریان مسیح حضرت ممدوح سے افضل تھے؟ ایمان سے کہنا آپکی دلیل کہاں تک جاتی ہے کیا آپ اپنی قادر الکلامی پر بھروسہ کرکے خاکسار کو ہدایت فرماتے ہیں کہ:-

"کیا اچھا ہوتا کہ مولوی صاحب اپنی عمر صرف مرزائیوں کی اور مقلدین کی تردید پر بسر کرتے اور عیسائیوں سے نہ الجھتے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکے ساتھ آپ بڑی خامی سے مخاطب ہوتے ہیں"

واللہ آپ کی اس ضبطی کو دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

رحم کی تجھ سے توقع تھی ستمگر نکلا + موم سمجھے تھے ترے دل کو سو پتھر نکلا

(باقی آئندہ)

کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند + جامی بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی

کرشن قادیانی نے جب سے میرے ساتھ مباہلہ کیا ہے سخت ابتلا میں ہیں۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی مثال آپ پر صادق آرہی ہے۔ مباہلہ چونکہ خدا کی مرضی کے خلاف آپ نے کیا تھا اس لئے اسکی سزا بھگت رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں آپکے اشتہار کا ایک حصہ نقل ہو چکا ہے آج باقی حصہ نقل کرتے ہیں جو آپ نے گیدڑ بھبکی دینے کو شائع کیا ہے؟ ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب کی قدیمی عادت ہے کہ جب کبھی کسی مقابلہ میں عاجز آتے ہیں تو جھٹ سے ایک دو پیشگوئیوں کا اشتہار شائع کر دیتے ہیں جب سے آپنے صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے تحریری وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کو کسی مخالف کی ہلاکت کی بابت پیشگوئی نہ کرونگا چند روزہ آپ کے الہامات منذرہ رکے تھے مگر آپ جو گورنمنٹ کو دوسری طرف متوجہ دیکھا ہے تو آپ نے عادت کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب اسپر سوال ہے کہ

گورنمنٹ اس عہد شکنی پر کیوں نوٹس نہیں لیتی

اسکا جواب یہ ہے کہ ؎

رموز سلطنت خویش خسرواں دانند

بہرحال وہ اشتہار درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ اور اسکا قائم مقام اور اسکا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ انی اسحک ولا اجیحک واخرج منک قوما یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا۔ یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیشگوئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئیگی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھے بھی بچائیگا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقویٰ سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مرگیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دیگئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب[1] ہے سوایسے

[1] بقول آپ کے مریدوں کی تعداد جب تین لاکھ تک ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ مریدوں سے زیادہ عزیز اور متعلق کون ہو سکتا ہے تو ان (مصنوعی) تین لاکھ کی جماعت میں ہر روز موت ہے اور ہر روز حیات ہے پس اس طرح [illegible]

واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان منقطع نہیں رہا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آں حضرت کا نام ابتر رکھا مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہاں تک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام و نشان نہ رہا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور انکا نام و نشان نہیں رہیگا۔ اس بارہ میں ان دنوں جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہوں چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں اور اسکو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں پر چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس سے اطلاع دیں اور جہانتک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکاروں کو اس امر پر مطلع کریں کیونکہ یہ دن آنے والے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور آثار یہ ہم ہیں اور ہمارے اُن مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اسکا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر اسکا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اس سے کانپتے ہیں اور اس پیشگوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان میں سے میرے قتل کے فتوے دئے اور سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کریگا جو اس کے علم کے موافق ہے اس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ انک بمنزلۃ رحی الاسلام۔ انا نزلتک واخترتک۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھیگا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے اُن کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی اُن کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔ پھر فرمایا ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء یاتون من کل فج عمیق یعنی تیری مدد کرینگے جن کے دلوں میں ہم الہام کرینگے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آوینگے اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کے چکی کے ہے یعنی جو چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہیں رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا انجام اور انجام تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھ کو رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا انی انا ربک الرحمن ذو العز والسلطان۔ من عادیٰ اولیائی فکانما خر من السماء الی من جوی فانتظر سینالھم غضب من ربھم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا قل انی امرت لکم فانتظروا ما تؤمرون۔ الیوم یوم البرکات۔ یا عبد اللہ انی معک۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ یعنی میں رحمان ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب اُن پر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کیا کرتے مگر اُس حالت میں کہ جب پہلے رسول آ جاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آ گیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائینگے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ میں تیری نسل کو جڑھ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھ کو خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔ اور پھر فرمایا لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا خیر و نصرت و فتح ان شاء اللہ تعالیٰ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔ انی معک ذکرتک فاذکرنی وسع مکانک ان تشاء و تروح بین الناس انی معک یا ابراہیم انی معک ومع اھلک انا معک واھلک انی انا الرحمن فانتظر قل یا اخذنا اللہ یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم تیرا بوجھ اتار دینگے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے

* میں اُن کی رائے سے اتفاق نہیں کرسکتا بلکہ آپ کی ہدایت چاہتا ہوں (اڈیٹر)

لیشما چادر پشم بالکل سفید ... قیمت ... چارخانہ ... چادر پشمینہ کشمیری ... علم الدین

ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیری اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اُسنے مجھے فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہگئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جسمیں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیری شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جوش اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ اور طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔" (مرزا غلام احمد ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

جواب۔ جن لوگوں کو مرزا کی تحریرات دیکھنے کا ملکہ ہے وہ جان سکتے ہیں کہ یہ اشتہار کوئی نیا نہیں بلکہ وہی پرانا رونا رویا ہے جو آج سے کئی سال پیشتر رویا کرتے ہیں کہ میں فتحیاب ہونگا میں بلند اقبال ہونگا۔ میرا دشمن ذلیل ہوگا۔ یہ ہوگا وہ ہوگا تاہم ناظرین کی آسانی کے لئے ہم اس اشتہار کو چند فقروں میں مختصر کرتے ہیں ناظرین غور سے دیکھیں۔

دفعہ (اول) میری بہت بڑی عزت ہوگی۔ فتح ہوگی۔ میرے ہاں مبارک احمد جیسا لڑکا پیدا ہوگا (بہت خوب)

(دوم) موت کا سلسلہ ایک معمولی بات ہے دشمن کی خوشی کا موجب نہیں (بہت خوب)

(سوم) ایک ان آیۃ اللہ کہ میرے دشمن مر جائینگے اور جڑ سے کاٹے جائینگے یعنی انکا کوئی قائم مقام نہ رہیگا۔

ہم پوچھتے ہیں کونسا لفظ آپنے اس (شتہار) میں زائد لکھا ہے جو اس سے پہلے کئی ایک دفعہ شائع نہیں کر چکے۔ ہمیشہ آپ عزت کے طالب ہوتے رہے ہیں اسجگہ ایک مقام کی عبارت پوری نقل کرتا ہوں آپ لکھتے ہیں:۔

ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار "چونکہ مجھے ان دنوں چند متواتر الہام ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ عنقریب آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کریگا جس سے میرا صدق ظاہر ہو اس لئے میں اس اشتہار کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو امید دلاتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب آسمان سے کوئی تازہ شہادت میری تائید کے لئے نازل ہوگی یہ ظاہر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ کے مامور دنیا میں آئے ہیں گو انکی تعلیم نہایت اعلےٰ تھی اور اُن کے اخلاق نہایت اعلےٰ تھے اور انکی زیرکی اور فراست بھی اعلیٰ درجہ پر تھی لیکن اُنکا خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونا لوگوں نے قبول نہ کیا جبتک کہ اُن کی تائید میں آسمان سے کوئی نشان نازل نہیں ہوا اسی طرح خدا تعالیٰ اس جگہ بھی بارش کی طرح اپنے نشان ظاہر کر رہا ہے تا دیکھنے والے دیکھیں اور سوچنے والے سوچیں اور اب مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا جس سے اکثر لوگ تسلی پائیں گے جیسا کہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا:۔

ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزت۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔" (ضمیمہ تریاق القلوب ص)

ناظرین بغور دیکھیں کہ کس آرزو سے عزت کی تمنا ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا صاحب جس عزت کے خواہشمند ہیں وہ ہنوز پردہ عدم ہی میں ہے۔ ہم ناظرین کی دلچسپی اور تفریح کے لئے ذرہ اور سامان بھی مہیا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کے مباحثات ہمارے خیال میں اب محض تفریح طبع کے لئے ہیں ورنہ آپکا کذب اور بطلان تو اظہر من الشمس ہے تمام دنیا سے آواز آرہی ہے کہ:۔

رسولِ قادیانی کی رسالت + جہالت ہے جہالت ہی جہالت

مرزا صاحب نے اسی طرح مخالفوں سے تنگ آکر پہلے بھی کئی ایک دفعہ فیصلے کے اشتہار دئے ہیں چنانچہ ایک اشتہار آپ کا جو اپنی تاریخ آپ بتلاتا ہے یہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء عیسوی سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی تک پوری ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو اُن لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور اُن تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے

جانتے ہیں – × × × × × × اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر و کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو" اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک مرزا صاحب اور ان کے مخالفوں میں بین طور پر فیصلہ ہو جائیگا جن دنوں یہ اشتہار نکلا تھا ہم تین سال تک منتظر رہے تھے کہ دیکھیں پردۂ عدم سے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ تین سال بخیر و عافیت پورے ہو گئے۔ نہایت افسوس ہے کہ زلزلہ عظیمہ بھی آیا تو اس میعاد کے باہر اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا۔ جو مرزا صاحب کی میعاد گذر کر دو سال چار ماہ بعد ہوا کاش کہ یہ زلزلہ بھی میعاد کے اندر آ جاتا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو جاتا۔ خیر بہر حال جو کچھ ہوا وہ دنیا نے دیکھ لیا۔ مگر اب ہم دکھلاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حسب مراد اس دعا کے قبول نہ ہونے پر اپنے لئے کیا اگریمنٹ (اقرار نامہ) کیا ہوا ہے آپ فرماتے ہیں:–

"میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود و ملعون اور کافر و بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور انکی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے۔ اب میری تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہیگی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو" اشتہار مذکور

ناظرین! بغور دیکھو مرزا صاحب اپنی زبانی اپنے اقرار کے موافق کیا کچھ بن رہے ہیں اگر ہم انکو ایسا کہیں تو وہ ہم سے خفا ہونگے پس بہتر ہے کہ مرزا صاحب اپنے (ان) القاب کو خود ہی ملاحظہ فرمائیں ہم تو بس مرزا صاحب کے اسی فرمودہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

ربنا آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین۔

(۱) اہل تمیز مرزا صاحب کو عزت و کامیابی کے الہامات تو یکسر طول کے خواب سے زیادہ وقعت
(۲) اہل تعلیم یہ بھی سمجھا کرتے ہیں مگر اشتہار منقولہ میں خاص لطف یہ ہے کہ فقرہ نمبر ۲ میں تو
(۳) اہل قوت کو ایک معمولی واقعات سے جانتے ہیں مگر پھر فقرہ نمبر ۳ میں آپ خود ہی دشمنوں

کی موت کو اپنا نشان قرار دیتے ہیں (چہ خوش)، واللہ اس الہام کی گولائی اس مسخرے کے الہام سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جس نے اپنے الہام میں یہ کہا تھا کہ ہفتہ کے ایام میں تمام دنیا فنا ہو جائیگی جس کا یہی مصداق ہے کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باراں شد

چونکہ تاریخیں بتلا بتلا کر مرزا صاحب بارہا ذلیل و خوار ہوئے ہیں۔ آتھم کی تاریخ بتلائی۔ آسمانی نکاح کی تاریخ بتلائی۔ لیکھرام کے لئے بتلائی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے بتلائی علاوہ ازیں کئی اور تاریخیں بتلائیں مگر سب تاریخوں میں یہی سننے میں آیا ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر + جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس لئے اب آپ نے تاریخ بتلانے کی رسم بالکل اٹھا دی اور بقول استاد ؎

جبکہ محروم ذکر وصل سے اس شوخ مزاج + بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

گول مول الہاموں سے کام لینا شروع کر دیا جسکے جواب میں ہم یہ مختصر سا جواب عرض کرتے ہیں کہ ؎

شور بختاں با رزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ۔ (باقی آئندہ)

اہل فقہ سے دو سوال

اہلحدیث مجریہ یکم شوال میں جو دو سوال اہل فقہ سے کئے گئے ہیں ہم بھی آپ کے ہمزبان ہیں جبتک اہل فقہ ان دو کا جواب نہ دیں نہیں چھوڑنا چاہئے۔ سوال اول یہ ہے کہ حنفی کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سے دکھاؤ اور مولوی اسماعیل شہید مرحوم کو چونکہ تمہارے لیڈر مولوی غلام مصطفیٰ۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حاجی احمد علی صاحب شہید کہتے ہیں انکی توہین کرنی اولیاء کی توہین ہے یا نہیں؟

خاکسار شیخ احمد اللہ از پہرودی

اڈیٹر: شیخ صاحب! آپ اہل فقہ سے جواب کی توقع رکھتے ہیں۔ آج سے پہلے انہوں نے کسی سوال کا جواب دیا بھی؟ وہ بیچارے جواب کیا جانیں وہ تو گالیاں دیکر اپنی شہر کا دو سو روپیہ سالانہ ہضم کرنا جانتا ہے انکی قسمت سے شہر میں چند ایک آدمی آ گئے بھی ہیں سو انشاء اللہ جس وقت انکو معلوم ہو گیا کہ یہ تو ہمارا ایمان اور مال دونوں چھینتا ہے۔ اس وقت مال آنے کا بہاؤ معلوم ہوگا۔ اسی لئے ہم نے بھی گذشتہ ہفتے کے پرچہ میں اہل فقہ کو مبلغ یکصد کا دینا تجویز کیا ہے۔ لیکن کیا آپ کو امید ہے کہ وہ اس فیصلے کی طرف آئینگا ہرگز نہیں وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا بہر حال اگر وہ حسن عاقبت اور عزت دنیا چاہتا ہے تو بزرگان دین اور مومنین کی بدنام دہی چھوڑ دے

نہیں تو یاد کرو ہو ؎

نگہ لا اینقہا پر کہ تمہیں آپ کا رنگ بنا + او شگفتہ پائوں کو مہندی لگانا چھوڑ دو

اہل فقہ سے سوال

علامہ ابن نجیم حنفی نے بحر الرائق میں لکھا ہے وفی الخانیۃ والخلاصۃ لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی یعلم الغیب یعنی اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر نکاح کرے تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور وہ شخص کافر ہو گا اس اعتقاد کی وجہ سے کہ رسول صلعم غیب جانتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد ہو سکتا تھا۔ مگر چونکہ صاحب خانیہ اور خلاصہ اور ابن نجیم کے عقیدہ میں دوسرے گواہ رسول صلعم غیب نہیں جانتے ہیں اس لئے اکیلے اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہ ہوگا۔ پس اہل فقہ کا اگر عقیدہ ہے کہ رسول صلعم بھی غیب جانتے ہیں تو اہل فقہ کے عقیدہ کی بنا پر جو کوئی اللہ و رسول دونوں کو گواہ قرار دیکر نکاح کریگا تو وہ نکاح ضرور منعقد ہوگا یا نہ؟

سوال ۲۔ حنفی جو پابند مذہب وکتاب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہے وہ رسول صلعم کو غیب دان اعتقاد کرنے سے کافر ہوگا یا نہ؟

سوال ۳۔ ہمارے امام الاعلام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اگر یہ عقیدہ تھا کہ رسول صلعم غیب جانتے ہیں تو صاحب خانیہ وخلاصہ وبحر الرائق کون قسم کے حنفی تھے جو خلاف عقیدہ امام صاحب کے رسول صلعم کے غیب دانی کے عقیدہ رکھنے والے کو کافر بنایا اور اگر امام صاحب ہمارے رسول صلعم کے ساتھ غیب دانی کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے تو اہل فقہ کون قسم کے حنفی ہیں جو اپنے امام کے سراسر مخالف عقیدہ غیب دان ہونیکا رسول صلعم کے ساتھ رکھتے ہیں۔

راقم حنیف اللہ حنفی مونگیری

آخر پکڑا گیا

مسافر آگرہ کے اڈیٹر پنڈت بھوجدت جی جو اپنی زبان درازی و فحش گوئی میں سزا بھی پا چکے ہیں مدت سے مباحثہ سے پہلو بچاتے پھرتے تھے مگر آخر کار قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں پنڈت جی پکڑے گئے۔ قصبہ مذکور کی آریہ سماج نے ۱۷-۱۹ نومبر کو جلسہ کیا جس میں پنڈت جی بھی آئے۔ اگر نہ آتے تو بھاگ جانے کا الزام تھا۔ دراصل اسلام پر نہایت دریدہ دہنی سے حملہ کئے خیر یہ تو انکا کام تھا ہی بڑا کام جو انہوں نے اپنی دانست سے بڑھکر کیا یہ تھا کہ لکچر میں مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مسلمان انکو بلائیں مگر میرا نام نہ دیں کیونکہ وہ میرا نام سنکر آیا ہوا بھی بھاگ جائیگا اسپر مسلمانوں کو بہت جوش آیا تو انہوں نے آدمی بھیجکر مولوی صاحب کو بلایا تو مولوی صاحب نے بڑی مہربانی سے اپنے تمام کام چھوڑکر قصبہ پائل کے مسلمانوں کی مدد کی۔ شیر پنجاب کا آنا تھا کہ لومڑیوں میں ہلچل مچ گئی۔ پنڈت جی کی حالت پھر دیکھنے کے قابل تھی ایسی ہوگئی کہ خدا دشمن کی بھی نکرے۔ شادی بیوگان کے سوال پر پنڈت جی نے کہا کہ ہمارے دھرم شاستر بھی اسے جائز ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا ہم تو ستیارتھ پرکاش سے منع دکھاتے ہیں آپ بھی سوامی جی کی کسی کتاب سے اجازت دکھاویں۔ ایک دو دفعہ تو اس سوال کو یونہی ٹلایا مگر شیر کے پنجہ سے نکلکر کہاں جاسکتے تھے آخر کار نکالا تو منوجی کے ۹۔ ادھیاے کا ۱۷۶ اشلوک نکالا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن مولوی صاحب نے جب وہ شلوک نکالکر حاضرین کو سُنایا تو اسکا مضمون پنڈت جی کے خلاف نکلا تو پنڈت جی کو لینے کے دینے پڑ گئے کہ یاد کرینگے۔ پھر تو انہوں نے اس شلوک کا نام بھی نہیں لیا دو گھنٹہ تک مباحثہ ہوا مگر پنڈت جی نے ایک دفعہ بھی معقول جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب جب کبھی کوئی شعر پڑھتے جو برمحل ہوتا تو پنڈت جی کو وہ شیر کی طرح دکھائی دیتا۔

پنڈت جی کو حواس باختہ دیکھکر لوگ حیران ہوتے تھے کہ آج کل کا ذکر ہے کہ آپ بڑی تکبر سے کہتے تھے کہ مولویصاحب کو لاؤ مگر پیراز کرنا کرنا لیکن آج دیکھتے ہیں کہ بجائے شکاری کے شکار بن گئے۔ پنڈت جی کی بدزبانی کا یہ ادنیٰ ثبوت ہے کہ خود آریہ پریذیڈنٹ نے انکو کئی ایک دفعہ روکا۔ مگر پریذیڈنٹ کے روکنے پر پنڈت جی انہیں سے الجھ پڑے یہانتک کہ اُن کو کھڑے ہوکر کہنا پڑا کہ میں بحیثیت پردھان ہونے کے آپ کو روکتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں غرض شیر پنجاب کے سامنے پنڈت جی کی ایسی گت ہوتی سمجھکر لوگ کہتے تھے ؎

حباب بحر کو دیکھو وہ کیسا سر اٹھاتا ہے + تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

آخر اُسی روز بلکہ اُسی وقت پنڈت جی بوریا بندھنا باندھکر چلتے بنے اور جاتے ہوئے قصبہ پائل سے کہہ گئے کہ ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن + بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچہ سے ہم نکلے

(بندہ برکت علی پنفشز لودہانوی شریک جلسہ)

آریہ کانفرنس لاہور

لاہور میں ۲ دسمبر سے ۵ تک ایک کانفرنس ہوگی جس میں علماء مذاہب کے علماء اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے اسکا انتظام آریہ سماج لاہور نے کیا ہے داخلہ کے لئے ۲ کا ٹکٹ ہوگا جو چار روز کے لئے کافی ہوگا۔ ہم عصر الحکم قادیان نے لکھا ہے کہ یہ رقم رپورٹ جلسہ کی چھپوائی پر لگاکر رپورٹ معہ تحریرات کو مفت تقسیم کیا جائے۔ اس رائے کی ہم بھی تائید کرتے ہیں اگر وہ رقم کافی نہ ہو تو ادنیٰ قدر قیمت لگائی جائے جو اس کی کو پورا کر دے امید ہے منتظمان جلسہ اس رائے پر غور کریں گے +

فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گزشتہ سے پیوستہ

ابھی شمالی ساحل افریقہ پر اس تحریک نے اتنی زیادہ ترقی نہیں

کی لیکن برٹش ایسٹ افریقہ اور یوگنڈا میں پانچ سال تک رہنے کے بعد مجھ کو بعض باتیں ایسی معلوم ہوئی ہیں اور بعض علامات ایسی نظر آئی تھیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سنوسی تحریک نہایت جوش اور سرگرمی سے وہاں پھیلائی جا رہی ہے۔

یہی باقاعدہ اور منتظم تحریک کے متعلق کسی اطلاع کا حاصل کرنا بہت دشوار ہے اول تو جب تک کوئی دیسی شخص جو یہاں سے اچھی طرح واقف نہ ہو وہ نہ پہنچے دل کا حال نہیں بتاتا اور جب وہ مضمون جس کے متعلق اطلاع مطلوب ہے ایسا اہم ہو جس کا نیز دینی و دنیوی مقاصد کے ساتھ وابستہ ہو تب تو ظاہر ہے کہ عوام دیسیوں کو اطلاع دینے سے حاصل ہونے میں کس قدر دقت کا سامنا ہوگا۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی ہے کہ اسلام کا پھیلاؤ اور دیسیوں کا مزاج فرنگیوں سے مذاہب ابدی منفرد ہو چکا ہے۔ ہر مسلمان کے دل میں اس کی طرف سے طبعی عداوت اور عناد پیدا کر دیئے اور بکثرت عام طور سے ایک یورپین کے لئے یہ بھی محال ہے کہ وہ دیسی دماغ کی منطق اور طرز استدلال پہچان سکے۔ اگر یورپین کا کوئی شخص ہو تو وہ عادی ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ چند شخص اس قسم کے پیدا بھی ہوں لیکن عام حالت یہ ہے کہ بیس بیس برس تک دن رات کالوں میں رہ کر یورپین انہیں نہیں سمجھ سکتے ان کی دماغی حالت یورپینوں کے لئے بمنزلہ ایک معمہ نامعلوم کے ہوتی ہے۔ ان کے جذبات و احساسات کا معلوم ہونا تو کیا ان کے متعلق قیاس بھی نہیں دوڑایا جاتا

ان تمام واقعات کو مد نظر رکھنے کے بعد واضح ہوگا کہ سنوسی تحریک کے متعلق کوئی ایسی اطلاع حاصل کرنا جو قابل اعتبار اور قرین وثوق ہو تقریباً ناممکن ہے۔

اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ عام طور سے مسلمانوں کے دلوں پر شیخ سنوسی کا بہت بڑا اثر ہے۔ اور یہ وہ شخص ہے کہ دنیائے اسلام کی اگر اسے سب سے بڑی طاقت نہ بھی مانا جائے تو بھی تو ماننا پڑیگا کہ وہ منجملہ بہت بڑی زبردست اسلامی طاقتوں کے ہے۔ اس کا اثر مہدی سوڈانی یا خلیفہ سے جب کہ ان کی طاقت کا آفتاب نصف النہار پر تھا بہت بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ جب مہدی نے جیسے شیخ سنوسی مفتری و کذاب خیال کرتا تھا اس سے مدد مانگی تو اس نے فرط نفرت و حقارت سے اس کا سوال رد کر دیا[1]۔

ذیل کی اطلاع مجھے اپنے ایک بہائی فوجی افسر سے جو میرے ساتھ برٹش ایسٹ افریقہ میں ملازم تھا ملی ہے اُسے ان واقعات کا علم اپنے ایک حبشی اردلی کی زبانی ہوا تھا جو نام کو عیسائی تھا مگر دراصل مسلمان تھا۔ یہ شخص میرے دوست کی اردلی میں پانچ سال سے تھا۔ اور اپنے آقا سے اُسے کمال اُنس ہو گیا تھا اول تو اس نے اس مضمون پر گفتگو کرنے سے سرے سے انکار ہی کر دیا لیکن جب میرے دوست نے کرید کرید کر حالات دریافت کرنے شروع کئے تو بصد دقت اُسنے کچھ باتیں بتائیں چونکہ اس اردلی کا تعلق ایک سوڈانی کمپنی سے تھا جس کے بہت سے سپاہی وہ درویش ہمیران جنگ تھے جو سنبرہ اور ام درمان میں قید ہوئے تھے اس لئے سنوسی تحریک کے حالات معلوم کرنے کے لئے اچھے اچھے موقع حاصل تھے۔ اس کمپنی میں آجکل سنوسی تحریک بہ سرعت تمام پھیل رہی ہے۔ اور اس شخص کو اس کا علم تھا۔

افسوس ہے کہ یہ اردلی کچھ دن ہوئے ایک تعزیری مہم میں مارا گیا اور سنوسی تحریک کے متعلق ایک مفید ذریعہ اطلاع مسدود ہو گیا۔ ورنہ معلوم نہیں اس سے اور کتنی باتیں معلوم ہوتیں لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ اس شخص نے بیان کیا اس سے زیادہ اس بارہ میں عام افریقی مسلمان کو کچھ معلوم نہیں۔ البتہ جو اس تحریک سے زیادہ قریب کا تعلق رکھتے ہیں ان کے معلومات بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہونگے۔

بہر حال اردلی کا بیان حسب ذیل ہے:۔

شیخ سنوسی آجکل تونس خضرا میں مقیم ہے اور کل افریقہ کے مسلمانوں کو علم فساد بلند کرنے پر برانگیختہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اوس کے ایجنٹ شمالی مغربی اور مشرقی افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو اس عام اسلامی تحریک میں شریک کر رہے ہیں۔ شیخ سنوسی کا یہ بھی ارادہ ہے کہ عام جہاد کا اعلان کرنے سے پہلے ہر ایک طرح کا انتظام کر لے اور اچھی طرح تیار ہو جائے اور اس کے بعد کسی ایسی جنگ کا انتظار کرے جس میں یا تو فرانس یا انگلستان اور یا دونوں کو حصہ لینا پڑے تاکہ افریقہ پر زیادہ توجہ نہ صرف کر سکیں۔

---

[1] یہی تو نشانیاں تھیں مسلمانوں کی تباہی کی اور اسلام کے زوال کی۔ مانا کہ مہدی مفتری تھا دجال تھا کذاب تھا لیکن شیخ سنوسی کے دشمن کا دشمن تو تھا۔ اگر شیخ نے اسے مدد دی ہوتی تو سوڈان مسلمانوں کے ہاتھ سے یوں آسانی سے نکل نہ گیا ہوتا۔ مدد دینے کے بعد جب اغیار کی طرف سے کشاکش ہوتا تو شیخ کو اختیار تھا کہ مہدی پر فوج کشی کر کے اس کا اور اس کے دعاوی کا خاتمہ کر دیتا۔ لیکن اسلام کو تو زک پہنچنی تھی۔ افسوس ہے کہ مسلمان آپس میں یونہی لڑتے رہینگے اور اغیار و اجانب ان کے باہمی فسادوں سے فائدہ اُٹھا کر ان کے آبائی ترکہ پر بلا مزاحمت قابض ہوا کرینگے۔ کاش میاں فہیم اب بھی سمجھیں اور خانخاناں کی گاڑھی کمائی کے کچھ حصہ کو اپنے دشمنان دوست نما کی نذر کرنے سے احتراز کریں۔ (دکن ریویو)

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے آہنی بیلنے مستریاں مولا[بخش] و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں

اردلی نے شیخ سنوسی کے نمبر یکٹ کا نام بھی بتایا جو خاص طور سے خرطوم میں مامور ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی کمی یا زیادتی کئے بغیر اردلی کا بیان تا بحد امکان اوسی کے لفظوں میں ادا کیا ہے اور مجرد واقعات کا ذکر کر دیا ہے۔ اس قسم کا بیان ایک جاہل اور غیر تعلیم یافتہ دیسی کی زبان سے اور وہ بھی نہایت ہی تامل کے ساتھ طرف شمالی کی جانب ... یا کسی تحریک یا دباؤ یا سوالات جرح کے میری دانست میں خصوصیت کے ساتھ ... خیز ہے۔ یہ بیان دوسری اطلاع سے بھی انطباق وتوافق رکھتا ہے جو افریقہ کے دوسرے حصوں میں اس سے قبل ہم پہونچائی گئی تھی اور اس کے صحیح ہونے میں کلام نہیں۔ یہ بات زبان زد خاص وعام ہے کہ شیخ سنوسی یورپ سے تو الگ رکھتے ہی ہیں لیکن فرانس وانگلستان کے خون ہی کا پیاسا ہے اور یہ وہ طاقتیں ہیں جو اسلامی افریقہ میں سب سے زیادہ با اثر اور طاقتور رہیں۔

اس وقت تک شیخ سنوسی نے اپنی جنگی طاقت کا اظہار کسی وسیع پیمانہ پر نہیں کیا غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے فہم وفراست اور عاقبت اندیشی سے یہ سمجھ لیا کہ اگر جہاد کا اعلان کیا گیا تو دول یورپ کے مقابلے میں بالفعل کامیابی نہیں ہو سکتی اور عدم کامیابی سے ان کی وقعت بہت گھٹ جائیگی۔ اس کے ساتھ ہی اس میں بھی شک نہیں کہ شمالی افریقہ کے فرنچ علاقہ میں ہر دیسی شورش کا باعث اصلی شیخ سنوسی ہی تھے ہمیں یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ء میں کرنیل فلیٹرس اور اس کی جمعیت کا قبائل طوارق اور اولاد سیدی شیخ عربوں نے خاتمہ کر دیا وہ عبد القادر کے ذریعہ سے شیخ سنوسی محمد ثانی ہی کے ایما سے ظہور میں آیا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۰۱ء میں جب الجیریا کے قریب پوآمانہ کی اشتعالک پر فساد ہوا۔ تو وہ بھی ایک سنوسی سازش تھی۔ سال گذشتہ کے ماہ اکتوبر میں فرانسیسی فوج کے ایک دستہ کا صحرا میں قلع قمع کر دیا گیا یہ بھی شیخ سنوسی ہی کے مریدوں کی جماعت کی کارستانی تھی۔

اگرچہ شیخ سنوسی کا تعلق مہدی یا خلیفہ سے نہیں ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ملائے سومالی لینڈ سے اس کے حلیفانہ مراسم ضرور ہیں۔ اور علاوہ شخص مذکور بھی اور کوئی گل کھلا کر رہیگا۔ یہ بھی قرین احتمال ہے کہ مصر میں جو شورش حال میں ہوئی وہ بھی سنوسی ہی کے ایجنٹوں کی بھڑکائی ہوئی تھی۔ اگرچہ یہ شورش غالباً قبل از وقت تھی اور سنوسیوں کی خواہش بھی نہ تھی کہ ابھی یہ بروئے کار آئے لیکن چونکہ فساد کی آگ مشتعل ہو چکی تھی اس لئے وہ اسے فرو نہ کر سکے۔

ایک واقعہ جو برٹش ایسٹ افریقہ میں سنوسی تحریک کی اشاعت کے متعلق مجھے بہت ہی نتیجہ خیز معلوم ہوا یہ تھا کہ گذشتہ سال پانچ سوڈانی غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر اور سپاہی مدت ملازمت کے ختم ہونے پر بجائے اس کے کہ دوبارہ فوج میں شریک ہوتے سیدھے شمالی افریقہ کو چلے گئے تاکہ وہاں شیخ سنوسی کی فوج میں شریک ہوجائیں افریقہ کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ ممباسہ سے جربوب تک کا سفر کچھ آسان نہیں ہے۔

یہ واقعہ اپنی شرح خود کرتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنے اور سپاہی شیخ کے جھنڈے تلے جا جمع ہوتے ہیں۔ لیکن ان پانچ آدمیوں کا اس کی جمعیت میں جا ملنا تو متحقق ہے ان میں سے تین غیر کمیشن یافتہ افسر تھے۔ اور دو سپاہی اور سپاہیوں میں سے ایک میرا اردلی تھا جس کی نسبت میں شہادت دے سکتا ہوں کہ اس سے زیادہ بہادر اور بہمہ صفت موصوف سپاہی ملنا محال ہے۔ (باقی آئندہ)

غریب فنڈ کے لئے ایک شرط

درخواستیں کثرت سے آتی ہیں۔ اگرچہ اللہ کے بندے دیتے بھی ہیں تاہم دینے والوں سے لینے والے زیادہ ہیں اس لئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ آئندہ کو سائل بھی اس میں کچھ داخل کیا کریں۔ غریب فنڈ کی قیمت ۲؎ کا پانچواں حصہ یعنے ۸؎ سائل اپنی گرہ سے دیویں یا کم از کم ایک خریدار مستقل سال بھر کے لئے بنا کر سال بھر کی قیمت بھیجدیا کریں تو اخبار جاری ہوجایا کریگا دفتر سے سائل کو اطلاع دیجایا کریگی کہ ان دو صورتوں میں سے جو منظور ہو کریں۔

اس ہفتہ ایک روپیہ شیخ مہر الدین صاحب امرتسر اور ایک روپیہ شیخ فضل الدین صاحب امرتسر اور عبد الرحیم صاحب سب انسپکٹر کوڑہ ضلع امراوتی ایک روپیہ سید احمد حسین صاحب فتحپور ہسوہ ۴؎ فنڈ سابقہ ۱۲؎ کل ۱۸؎ ایک اخبار بنام مدرسہ نصرت الاسلام سرینگر اور ۸؎ برائے مدد انعام اللہ خاں دہلی باقی ۱۰؎

درخواست نمبر ۷۔ عبد اللہ طالبعلم ساکن رعیہ متصل تحصیل درمسجد ضلع سیالکوٹ

درخواست نمبر ۱۔ حافظ عبد اللہ مدرسہ ناصریہ مسجد قافلہ ٹونک

درخواست نمبر ۲۔ حافظ عبد الکریم امام مسجد حافظ احمد جی صاحب مرحوم شادیوال (گجرات)

معلم کی ضرورت ہماری غریب مدرسہ میں ایک مدرس عربی کی ضرورت ہے جو قرآن وحدیث اور فارسی سکندر نامہ تک پڑھا سکیں دیندار ہونا شرط ہے۔ مشاہرہ ۱۵؎ روپیہ مع کھانا اور مکان کے ہوگا۔ درخواست اس پتہ پر ہو

ابو الخیر لعل محمد موضع اودیت نگر ڈاکخانہ بکھوڑ ضلع مرشد آباد

انتخاب الاخبار

جناب مولوی محمد مظفر صاحب لودیانوی کی جوان دختر نیک اختر کا انتقال ہوگیا ناظرین سے دعاء خیر اور جنازہ غائب کی درخواست ہے خدا مرحومہ کو بخشے۔

امرتسر میں ایک چٹھی رسان پر جس کا مقدمہ چل رہا ہے جس نے دفتر ڈاک سے کچھ پچاس وی پی منی آرڈر خود دستخط کر کے ہضم کر لئے تھے (باقی آئندہ)

مسافر پٹھانوں سے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کابل نے حکم دیا ہے کہ ہر گھر میں دو تین بندوقیں ضرور رکھیں۔

آسٹریلیا میں بقول نامہ نگار سٹیٹسمین ایک بڑی تعداد فاقہ کشی سے مر گئی۔ نامہ نگار جس نے اس علاقہ کا سفر کیا ہے لکھتا ہے کہ ان لوگوں کی موت کا باعث پولیس نے ہیضہ اور پیچش بیان کی ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے بلکہ یہ لوگ بہت دنوں تک درختوں کی جڑوں، پتوں اور چھالوں کے کھانے سے مرے ہیں۔

گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کو لاہور کی شاہی مسجد میں بعد نماز جمعہ ٹامس نامی ایک ۲۳ سالہ نوجوان انگریز نے جو کچھ عرصہ سے نواب فیض اللہ خاں صاحب جاگیردار کرنال کے پاس بطور پرائیویٹ سکرٹری ملازم ہے بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام سعد الدین حیدر رکھا گیا۔ اس کے علاوہ نواب صاحب موصوف کی جاگیر کا ایک ہندو منتظم اور چھ سات بیکانیری ہندو بھی اسی روز مشرف باسلام ہوئے۔

بمبئی میں آجکل حاجیوں کی نہایت کثرت ہے۔ سرائیں اور مسافر خانے ان سے بھرے پڑے ہیں اور جہاز انہیں لاد کر جدہ کو روانہ ہو رہے ہیں۔

پایۂ تخت روس کا پیام تار مظہر ہے کہ بالٹک کے احاطہ جہاز سازی میں آگ لگ گئی۔ دو زیر تعمیر جہاز بالکل تباہ ہو گئے اور دو کو سخت نقصان پہنچا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کی ہڑتال وسعت اختیار کرتی جاتی ہے اسنسول میں عام ہڑتال کا اعلان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے یورپین ڈرائیوروں نے ہڑتال کی تھی پھر ہوتے ہوتے لوکو اور ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کے ملازم بھی اس میں شریک ہو گئے۔

امیر صاحب کابل نے افغانستان میں بہت سے نئے نئے شفاخانہ جاری کئے ہیں۔ لاہور کے ایک مشہور مسلمان اسسٹنٹ سرجن اور کئی ایک اسسٹنٹ اپنے ملازم رکھے ہیں جو جلد روانہ کابل ہونگے۔

صیغہ شمار و اعداد کے افسر نے مشتہر کیا ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں فرانس میں ۸۰۶۸۴۷ بچے پیدا ہوئے حالانکہ گذشتہ دس سال کا اوسط فی سال ۸۳۹۸۳۳ ہے۔ پیدائشوں کی تعداد اموات سے صرف ۲۶۶۵۱ ہے۔ جرمنی کی آبادی آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔

طاعونی واردات۔ ہفتہ مختتمہ ۹ نومبر کے اندر پنجاب کے اضلاع میں حسب ذیل اموات طاعون سے ہوئیں۔ حصار ۳۵۔ رہتک ۱۵۔ گوڑگانوہ ۷۲۔ دہلی ۱۴۔ کرنال ۲۲۔ انبالہ ۸۴۔ ہوشیارپور ۱۱۔ لودیانہ ۱۔ منٹگمری ۳۔ شاہ پور ۵۔ جہلم ۸۔ راولپنڈی ۳۴۔ اٹک ۹۰۔ ریاست پٹیالہ ۱۴۔ کل ۱۸۷۔ بمقابلہ گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں ۳۰۶۹ ہوئی تھیں۔ (خشک سالی کا نتیجہ کمی طاعون کی ہے)

پیدائش و اموات۔ ماہ ستمبر میں تمام صوبہ میں ۵۹۸۲۴ بچے پیدا ہوئے۔ ۳۱۸۳۱ لڑکے اور ۲۷۶۹۳ لڑکیاں۔ بحساب کل ۲۲۶۵۳ آدمی مر گئے مگر اگست میں ۲۲۸۱۷۔ اور گذشتہ سال کے ستمبر میں ۵۱۵۹۴۔ ۱۲۶ ہیضہ سے۔ گذشتہ سال کے اسی مہینہ میں ۱۲۲۵ آدمی مرے تھے۔ چیچک سے ۲۰۸۔ بخار سے ۲۳۸۴۳۔ پیچش اور اسہال سے ۱۲۲۶۔ پلیگ سے ۴۳۴۶۔ خودکشی سے ۲۸ آدمی مرے تھے۔ زخموں سے ۴۹ حوادث سے ۴۶۱۔ سانپ کاٹنے سے ۲۵۷ دیگر اسباب سے ۱۱۶۱۲ آدمی مرے حالانکہ گذشتہ سال میں ۱۲۹۰۸ ہلاک ہوئے تھے۔

امسال ناگپور میں نیشنل کانگریس کا اجلاس نہیں ہو سکا غالباً سورت میں اس کا اجلاس منعقد ہوگا۔ (گورنمنٹ سے بگاڑ کا نتیجہ ہے)

لاہور میں انجمن تہذیب نسواں کے نام سے عورتوں کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کی میر مجلس بیگم صاحبہ آنریبل شاہدین اور سکرٹری بیگم صاحبہ مولوی سید ممتاز علی مالک مطبع رفاہ عام لاہور ہیں۔ (غرض و غایت یہ ہوگی کہ یورپین طریقہ اختیار کرو اور کیا؟)

اخبار وقت لکھتا ہے کہ ایران کے بڑے بڑے نامور سردار عین الدولہ اور شاہ کجکلاہ کے عزیز دل نے چالیس لاکھ روبل کی رقم آپس کے چندہ سے اس غرض سے جمع کی ہے کہ اس سے قومی فوج کے لئے ہتھیار خرید کئے جائیں۔ نیز لاکھ روبل کا چندہ اور جمع کیا جائیگا (روبل روس کا چاندی کا سکہ ہے جس کی قیمت دو روپیہ چار آنہ کے قریب ہے)

جزائر فلپائن میں جو اضلاع متحدہ امریکہ کی ماتحتی میں ہے حال میں پارلیمنٹ قائم ہوگئی ہے۔

فتاوے

س نمبر ۱۷۔ کسی ملک کے فقط ایک شہر والے نے رمضان کا چاند دیکھا۔ اور روزہ رکھا اور اس ملک کے غیر شہروں میں چاند نہیں دیکھا گیا۔ اور نہ چاند دیکھنے کی اول روز خبر پہنچی اور نہ وہاں کے لوگ روزہ رکھے۔ تو آیا ان شہر والوں کو اس دن کا روزہ بعد عید الفطر کے پورا کرنا ہوگا یا نہیں۔ ایسا ہی ایک ملک کے لوگوں کے چاند دیکھنے سے دوسرے ملکوں کے لوگوں پر اس دن کا روزہ فرض ہو جاتا ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۸۔ ایک شخص اپنے گھوڑے کو فی سبیل اللہ رکھا ہے اور اس گھوڑے کو خصی کرنا بہتر سمجھتا ہے اور خصی نہ کرنے کو اس گھوڑے کا نقصان سمجھتا ہے تو آیا خصی کرنا اس کا درست ہوگا نہیں۔

س نمبر ۱۹۔ ایک شخص اپنی زوجہ کی زندگی میں اس زوجہ کی حقیقی بہن سے شادی کی لیکن پہلی زوجہ سے کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ اور دوسری سے چند اولاد پیدا ہوئی تو آیا ان اولادوں کو اس شخص کے مرنے سے ترکہ اس کا ملیگا یا نہیں اس میں فقہا و محدثین کا کیا فتوے ہے۔

س نمبر ۲۰۔ دو تین کوس کے اندر جتنی بستیاں ہیں۔ ان بستیوں کے سب لوگ ملکر ایک اسلامی مدرسہ قائم کئے اور سب لوگ ہفتہ واری موٹھی کے چاول اور چندہ نقدی اس مدرسہ کے خرچ کیلئے دیتے رہے۔ بعد ازاں بعض بعض بستیوں کے لوگوں نے دیکھا کہ اس مدرسہ سے ہم لوگوں کو چنداں فائدہ نہیں ہے بہ سبب بہت بعد ہونے کے جاری اولاد اس مدرسہ سے تعلیم نہیں حاصل کر سکتی ہے۔ اس سبب سے اور ایک جدید مدرسہ قائم کیا گیا ہے بمشورہ متولی مدرسہ قدیم کے۔ اور متولی مدرسہ جدید اپنے قرب و جوار کے بستیوں سے مٹھی چاول اور نقدی چندہ وصول کرنے لگے۔ اتنے میں متولی مدرسہ قدیم والے اس بات مانع ہوئے تو آیا اس چاول و چندہ کا حقدار دونوں ہوں گے یا فقط متولی مدرسہ قدیم والے ہونگے۔ (حاجی ظہیر الدین جال گنج بنگال)

ج نمبر ۱۷۔ حضرت ابن عباس سے کسی نے کہا تھا کہ شام کے ملک میں ہم نے فلاں روز چاند دیکھکر روزہ رکھا جو ابن عباس کے روزے سے ایک دن پہلے کا تھا تو ابن عباس نے کہا کہ ہم تو اپنی رویت کا اعتبار کرینگے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا ہی حکم دیا ہے۔ پس ایک ملک والے اگر چاند دیکھیں تو دوسرے ملک والوں کے لئے سند نہیں۔ ہاں ایک ملک کے قریب قریب کے شہروں میں ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ کے لئے سند ہوگی ہے پس ایک ملک کے ایک شہر والوں کے دیکھنے سے دوسرے شہر والے بعد عید کے ایک روزہ قضا کریں۔ دوسری ملک والے اپنی رویت کے مطابق عمل کریں

ج نمبر ۱۸۔ حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپاؤں کی خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (منتقی و شرحہ)

ج نمبر ۱۹۔ زوجہ کی زندگی میں سالی سے نکاح درست نہیں لہذا اس سے جو اولاد ہو وہ ناجائز ہے پس وہ وارث نہ ہوگی۔

ج نمبر ۲۰۔ چندہ جس غرض اور نیت سے ہوا ہے اسی غرض اور اسی نیت پر صرف ہونا چاہیئے۔ متولی قدیم ہو یا جدید (ارد صول داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۱۔ مرزائی۔ نیچری۔ چکڑالوی یعنی اہل القرآن۔ شیعہ وغیرہ وغیرہ جن کے اعتقادات سے جناب خوب واقف ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کی نماز باجماعت ہو رہی ہو۔ اور امام ان فرقہ کا ہو تو اہلحدیث ان کے پیچھے نماز پڑھے یا نہ؟ (راقم حکیم خدا بخش سندھی از ملتان)

ج نمبر ۲۱۔ صحیح بخاری میں ایک باب ہے امامۃ المفتون والمبتدع۔ اس میں امام بخاری ایک حدیث مرفوع اور ایک حضرت عثمان کا اثر موقوف لائے ہیں حضرت عثمان جب محصور ہوئے تھے۔ تو ایک دوست نے جاکر کہا کہ آپ امام برحق ہیں اور باغی لوگ ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جامع اصول فرمایا۔ الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم واذا اساؤا فاجتنب اساءتہم یعنی نماز ایک اچھا کام ہے جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ ملکر کرو اور جب وہ برا کریں تو تم ان کی برائی سے بچ جاؤ۔ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے صل وعلیہ بدعتہ یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اوسکی بدعت اس کی گردن پر ہے۔ حافظ ابن حزم جو پانچویں صدی ہجری میں بہت بڑی پایہ کے محدث گذرے ہیں اپنی مشہور کتاب ملل و النحل میں لکھتے ہیں۔

ذہبت طائفۃ الصحابۃ کلہم دون خلاف من احد منہم وجمیع فقہاء التابعین کلہم دون خلاف من احد منہم واکثر من بعدہم وجمہور اصحاب الحدیث وہو قول احمد والشافعی وابی حنیفۃ وداؤد وغیرہم الی جواز الصلوٰۃ خلف الفاسق الجمعۃ وغیرہا وبہذا نقول وخلاف ہذا القول بدعۃ محدثۃ فما تاخر قط احد من الصحابۃ الذین ادرکوا المختار بن عبید والحجاج وعبید اللہ بن زیاد وحبیش بن دلجۃ وغیرہم عن الصلوٰۃ خلفہم وہؤلاء افسق الناس واما المختار فکان متہما فی دینہ مظنونا بہ الکفر (ج ۴ ص۱۷۶)

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ صحابہ تابعین وغیرہ سب متفق تھے کہ فاسق فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے۔

مختار بن عبید کے پیچھے بھی پڑھتے تھے حالانکہ اسکو اسلام میں بھی شبہ تھا اس بیان سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بھی جماعت کرا رہا ہو اسکے پیچھے نماز جائز ہے ایک حدیث مرفوع بھی آئی ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ مرزائی نیچری اور چکڑالوی ان باغیوں سے بڑھ کر نہ ہونگے جنہوں نے حضرت عثمان ذوالنورین کو گھیر کر شہید کر دیا جو لوگ فرما دینے سے انکار سے پہلے ایسے اللہ اکا

حکم دیتے ہیں ان کی نسبت کچھ اور ہوگی۔ لکل امرئ ما نوی مجھ کو اس ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ملی۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان فرقوں کی برائی میں کوئی کمی آتی ہے کیا حضرت عثمان کے فتنے سے ان باغیوں کی برائی میں کوئی کمی آگئی تھی۔ البتہ ان فرقوں میں سے چکڑالوی میں ایک مزیت ہے جس کو ان کی اقتدا میں بہ نسبت دوسرے فرقوں کے زیادہ شک آتا ہے وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ رکوع و سجود سب میں قرآن شریف پڑھتے ہیں حالانکہ حدیث میں ان مواقع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ چونکہ یہ اد ارکان میں خرابی آتا ہے اسلئے چکڑالوی کے اقتدا میں مجھے تردد ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ امام بنانا ہمیشہ نیک آدمی کو چاہئے لیکن جماعت قائم ہو تو بیجا اور بات ہے ارکعوا مع الراکعین۔ ممکن ہے میری تحقیق ناقص ہو کوئی صاحب مکمل تحقیق لکھینگے تو درج کیا جاویگا۔

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"مومیائی مین نے خود استعمال کی ہے جسم اور دل کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" اخبار اہلحدیث و ابوالوفا ثناء اللہ

جناب عبدالصمد صاحب عبداللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم۔ مین نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا الحمدللہ کہ آپ کی مومیائی بےنظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفائے وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدین

× × × × × × × × × × × × × ×

ایک صاحب مئو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں

ایک ڈیڑھ مومیائی اور بھیجدین میں آپ کا پرانا خریدار ہوں۔

مومیائی کے مختصر فوائد

۱۔ مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ اور جگر۔ نسیان منی۔ ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے۔ بچے۔ عورت ہر ایک کے لئے یکسان مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ سے محصول

برقی سٹ

اس میں تین شیشیان ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی شکست رگون کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراک دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں صاف خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت سے محصول

ہاضمے کی گولیاں قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک

علاوہ ازیں مفصل کیفیت کیلئے مفت فہرست منگائیں

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ آہلووالیہ امرتسر

مکتبہ ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالفین کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے

- جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت عا
- جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت عا
- جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف قیمت عا
- جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارے قیمت عا
- جلد پنجم تا سورہ فرقان قیمت عہ

الہامی کتاب

وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱۰

تغلیب الاسلام کمل

مباحثہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول جواب قیمت عہ

[illegible]

[illegible] معقول جواب قیمت ۲

اسلام اور برٹش لاء

آئین محمدیہ و قوانین انگریزی کا مقابلہ کرکے دکھایا ہے کہ آئین اسلامیہ کو رائج کرنے کی ضرورت ہے قیمت

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہی

REGISTERED. L. NO 352

اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ...... عہ

والیان ریاست سے ...... سے

رؤسا و جاگیرداراں سے ...... للعہ

عام خریداراں سے ...... عا

" " ششماہی ۸

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۷ء عیسوی

اسلام اور عیسائیت

گزشتہ ہفتہ کے اہلحدیث میں ہم نے رسالہ تجلی لاہور کے ایک حصہ کا جواب دیا تھا اور باقی کے لئے وعدہ کیا تھا۔ اہلحدیث کے پرچہ ۲ اگست وغیرہ میں ہم نے دعوے کیا تھا کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت کو جس زور اور تاکید سے بیان فرمایا ہے اسکو کوئی اور کتاب نہیں پہونچ سکتی۔ اس کو ہم نے علم معانی کے اصول سے بتلایا تھا۔ کہ آیت قرآنی میں جو زور ہے دوسرے کسی کلام میں نہیں ہے۔ نامہ نگار تجلی نے اسکی جواب کی طرف بھی توجہ کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"آپ کے اس سخن سے ہماری ہمت بہت ہی پست ہوگئی کہ خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید میں جو ذکر ہے اس سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی کتاب میں نہیں اور اس قول کے اثبات میں جو آپ نے ایک آیت پیش کی "لوگوں میں ایسے بھی جو اللہ کے سوا دوسروں کو شریک بناتے ہیں ان سے محبت رکھتے ہیں اللہ کی محبت کی طرح اور جو ایماندار ہیں وہ اللہ کی محبت میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں" (بقر ۱۹۲) اس کے متعلق بحث بنانے کے لئے آپ کو ایک لطیف تقریر کرنا پڑی جو وہ ماہر کے مذاق کے موافق ہے جس کو غالباً لڑکپن سے واقف آدمی سمجھ سکے۔ ہاں صیغہ امر اور جملہ اسمیہ کے درمیان اس جگہ مبالغہ کے اعتبار سے جو فرق ہے اگر کرنگار عالم کو عین وقت پر معلوم ہو جاتا تو امید قوی ہے کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا اور کلمہ آفرینش بجائے امر کے جملہ اسمیہ کی صورت اختیار کرتا۔ اگر مولوی صاحب کا وہم قرین حق ہے تو ضرور اللہ تعالے کے اس فرمودہ میں کسر رہ گئی جو جا بجا قرآن شریف میں آیا امنوا باللہ و رسولہ والا انکا ایمان اللہ کی محبت سے مقدم ہے"

جواب ہماری اس تقریر سے آپ کی ہمت تو پست ہوگئی مگر آپ کی اس تحریر سے ہماری ہمت بہت ہی بلند ہوگئی کیونکہ ہم نے سمجھا کہ اسلام کا مقابلہ نرم نوالہ نہیں۔ سنئے پہلے میں آپ کو علم معانی کا وہ قاعدہ بتلاؤں جس کے سمجھنے پر آیت کا سمجھنا موقوف ہے۔ علم معانی میں موصول پر حکم لگانے یعنی موصول کو مبتدا بنانے کی وجوہات میں یہ بھی لکھا ہے الایماء الی وجہ بناء الخبر نحو ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین (مختصر معانی) یعنی موصول مع صلہ کو محکوم علیہ کے بنانے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ خبر کی علت بتلانے کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے آیت مرقومہ میں ہے کہ جو لوگ اللہ کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں داخل ہونگے یعنی انکا تکبر کرنا ان کے داخلہ جہنم کے لئے علت اور سبب ہے اسی طرح اس آیت کا حکم ہے

ضروری اطلاع۔ اگر کسی صاحب کو پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت تیسرے ہفتہ قیمت اربعہ آنہ ... اخبار گم شدہ کا نمبر اور نمبر خریداری ... [illegible]

الذین آمنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کا ایمان مقتضی ہے
اس بات کو کہ وہ اللہ کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ محبت رکھیں اگر ان میں خدا کی
محبت نہیں تو سمجھو کہ ان میں ایمان بھی نہیں گویا خدا کی محبت کے عدم سے ایمان کا سلب
لازم آتا ہے۔ یہ خوبی اور زور کہاں سے آیا۔ موصول کا صلہ ایمان بنا کر محکوم علیہ
بنانے سے یہ زور جو اس موصول سے حاصل ہوا ہے معمولی امر سے حاصل نہیں
ہو سکتا کیونکہ معمولی امر میں گو کوئی کام فرض واجب بھی کیا گیا ہو تاہم اس کا مفہوم
یہ نہیں ہوتا کہ اس کا عدم، عدم ایمان کو مستلزم ہے۔ اسی لئے تو ہم مسلمانوں کا
اس میں اختلاف ہے کہ بے نماز کافر ہے یا نہیں۔ حالانکہ نماز کے متعلق جتنی دفعہ
حکم آیا ہے اور کسی کام کے لئے نہیں آیا۔ جو لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہیں وہ بھی
اس بنا پر نہیں کہتے کہ قرآن شریف میں اس کے متعلق حکم آیا ہے بلکہ اس بنا پر کہتے
ہیں کہ احادیث میں اس کے ترک پر کفر کا اطلاق آیا ہے۔ ہاں آپ کے اس عذر
سے واقعی ہم بہت ٹھنڈے پڑ گئے کہ اگر کردگار کو عین وقت پر معلوم ہو جاتا تو امید
قوی تھی کہ کائنات میں کچھ اضافہ ہو جاتا۔ اے جناب آپ نے کبھی اس پر بھی غور
کیا ہے کہ صیغہ امر دو قسم پر ہوتا ہے ایک امر تشریعی دوسرا امر تکوینی۔ امر تشریعی سے مراد
وہ صیغہ ہے جس میں بندوں کو احکام بتلائے جاتے ہیں کہ ایسا کرو ویسا نہ کرو
وغیرہ۔ امر تکوینی سے مراد وہ صیغہ ہے جو مخلوق کی پیدائش سے متعلق ہے جیسے
ارشاد ہے کہ خدا جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کہتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی
ہے۔ آپ نے امر تکوینی کو امر تشریعی پر قیاس کر کے ثابت کیا کہ آپ میدان مناظرہ
اسلام کے سپاہی نہیں۔ اے جناب ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ جملہ اسمیہ جس میں کسی
حکم کے لئے کسی موصوف کو مبتدا بنایا گیا ہو بہ نسبت صیغہ امر کے زیادہ زوردار
ہوتا ہے مثلاً معلم کا اپنے شاگردوں کو یہ کہنا کہ تم سبق یاد کرو اس میں اتنا زور
نہیں جتنا کہ اس میں ہے کہ طالب علم تو وہی ہے جو سبق یاد کرے۔ کیونکہ اس کلام نے
اپنے مفہوم سے ثابت کیا کہ جس میں سبق یاد کرنے کا وصف نہیں وہ طالب علم ہی نہیں۔
اسی طرح آیت قرآنی نے اشارہ کیا ہے کہ جس کے دل میں خدائی محبت نہیں اس میں
ایمان بھی نہیں۔ آپ نے ناحق امنوا باللہ ورسولہ پیش کیا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ قرآن شریف
میں امر کے صیغے نہیں آئے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ امر کے صیغے سے جملہ اسمیہ میں زیادہ زور ہے
چونکہ محبت خدائی کا مضمون سب سے زیادہ زوردار تھا۔ اس لئے قرآن شریف نے
اس کو جملہ اسمیہ سے بیان کیا۔ پس [illegible] فرمائیے کہ الٰہی محبت قرآنی اوامر میں داخل
ہونے سے [illegible] نظر سے دیکھا گیا ہے جب کہ

بقاعدہ علم معانی ثابت کر آیا ہوں کہ جو طریق قرآن شریف نے برتا ہے وہ صیغہ امر کی
نسبت بہت زیادہ تاکید بلیغ ہے تو پھر یہ عذر کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ آئیے میں آپ کو
بتلاؤں کہ قرآن مجید کی اصطلاح کیا ہے قرآن مجید اسمیہ جملوں سے کس طرح مضامین
ادا کرتا ہے غور سے سنئے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُہُمْ
وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْہِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (پ ۹ ع ۱۵)
یعنی ایماندار وہی لوگ ہیں جو اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب اللہ
کے احکام ان کو سنائے جاتے ہیں تو ان کا ایمان تازہ ہوتا ہے اور وہ خدا ہی پر بھروسہ
کرتے ہیں اور سنو۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ہَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَہُمُ
الْجٰہِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ یعنی اللہ رحمٰن کے خاص بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر نرم
چال چلتے ہیں یعنی ان کا برتاؤ نرم ہوتا ہے اور جب بے سمجھ لوگ ان کا سامنا کرتے
ہیں تو وہ سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔

یہ سب مضمون اسمیہ جملوں سے بیان ہوا ہے تو کیا یہ فرائض قرآنی میں نہیں رہا؟
وہی کہیگا جو عربی لٹریچر خصوصاً محاورات قرآنی سے بے خبر ہوگا۔

غنیمت ہے آپ نے اس بلیغ حکم قرآنی کے مقابلہ میں بائبلی احکام متعلقہ محبت
الٰہی لکھے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں!۔

"اگر آپ اسی مذاق کے آدمی ہیں تو بھی ہم آپ کی تسلی کر سکتے ہیں کیونکہ ہماری کتاب میں
خدا کی محبت تمام قسم کے جملوں میں بیان ہوئی انجیل شریف کھول کر پڑھ لیجئے۔
"روح القدس کے وسیلے جو ہمیں ملی خدا کی محبت ہمارے دلوں میں جاری ہوئی" (رومیوں ۵:۵)
"جو اسکے کلام پر عمل کرتا ہے یقیناً اس میں خدا کی محبت کامل ہے" (اوّل یوحنا ۲:۵)
انجیل شریف میں خدا کی محبت تو اسطرح جاری و ساری ہے جسطرح روح بدن میں پس کسی
آیت کو پیش کرنا بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے اگر فرصت ملے تو مولوی صاحب دو تین اور
آیتیں بھی پڑھ لیں۔ "جس میں محبت نہیں سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے"۔
"کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے
اور اسکی محبت ہم میں کامل ہے" "خدا محبت ہے وہ جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا
ہے اور خدا اس میں" "ہم اس سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ پہلے اس نے ہم سے محبت رکھی
اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا
ہے کیونکہ اگر اپنے بھائی سے جس کو اس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے
جسکو اس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے" یہ آیتیں ہم نے بغیر کسی شرح یا
تفسیر کے بلا تکلف صرف ایک ہی باب کے اندر سے اخذ کی ہیں (اول یوحنا ۴ ـ ۸ ـ ۱۲ ـ ۱۶ ـ ۲۰)

جواب ۱:- آپ نے جس قدر محنت کی ہے عیسائی تو آپ کے شکرگزار ہونگے میں بھی آپ کی اس بے انتہا تکلیف کا مشکور ہوں مگر ابھی آپ کو اور بھی بہت سی تکلیف کرنی ہوگی۔ افسوس ہے کہ آپ نے میرے مضمون کی تقریر کو غور سے نہیں پڑھا شاید اس وجہ سے کہ علم معانی بیان سے آپ واقف نہیں (اگر میں نیک گمان کروں تو کہہ سکتا ہوں کہ آپ اسکو فضول سمجھتے ہیں) اے جناب آپنے جتنے حوالجات نقل کئے ہیں ایک بھی آیت قرآنی کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ان حوالجات میں کئی ایک تو ہماری آپس کی محبت کے متعلق ہیں جس سے ایک دہریہ کو (جو خدا سے منکر ہی) بھی انکار نہوگا۔ اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نمبر ا میں تو صرف خدا کی محبت کے وجود کا ذکر ہے کہ ہم میں ہے۔ بہت اچھا لیکن اس سے تو یہ نہیں بتلایا کہ خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت سے زیادہ ہے۔ دوئم یہ بھی نہیں کہا کہ جس میں نہو وہ کون ہے۔ ہاں نمبر ۲ میں اتنا کہا ہے کہ جو اس کے کلام پر عمل کرتا ہے اس میں محبت ہے۔ اس میں بھی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ تمام چیزوں پر تفضیل نہیں بتلائی۔ دوئم محبت الٰہی نہونے پر صرف اتنا اشارہ ہے کہ وہ بھی عمل سے محبوب نہیں ہے۔ لیکن قرآن مجید کی آیت میں یہ خوب ہے کہ محبوبوں پر خدا کی محبت کو تفضیل سے بتلاتی ہے اور نہونے پر اوس شخص کے عدم ایمان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک جو آپ نے حوالے لکھے ہیں آپ کی اور نیز ناظرین کی خاطر وہ مقام سارا نقل کردیتا ہوں۔ بس غور سے سنئے۔

اے پیارو آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت خدا سے ہے اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہے سو خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو پہچانتا ہے جس میں محبت نہیں سو خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے۔ خدا کی محبت جو ہم سے ہے اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اس کے سبب سے زندگی پاویں۔ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اس نے ہم سے محبت رکھی۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے اے پیارو جبکہ خدا نے ہم سے ایسی محبت رکھی تو لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کسی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اس کی محبت ہم میں کامل ہوتی۔ ہم اسی سے جانتے ہیں کہ ہم اس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں۔ کہ اس نے اپنی روح میں سے ہمیں دیا۔ اور ہم نے دیکھا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا کہ دنیا کا بچانیوالا ہووے جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ خدا اس میں اور وہ خدا میں رہتا ہے اور ہمنے خدا کی محبت کو جو ہمسے ہے جانا اور اسپر اعتقاد کیا خدا محبت ہے اور وہ جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اس میں۔ اس سے محبت ہم میں کامل ہوتی ہے کہ ہم عدالت کے دن نڈر ہیں کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی ہم اس دنیا میں۔ محبت میں دہشت نہیں بلکہ کامل محبت دہشت کو نکالدیتی ہے کیونکہ دہشت میں عذاب ہے۔ وہ ڈرتا ہے محبت میں کامل نہیں ہوا۔ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اسلئے کہ پہلے اسنے ہمسے محبت رکھی۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو اسنے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اسنے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھ سکتا ہے اور ہم نے اس سے یہ حکم پایا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے سو اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے۔ (اول یوحنا ۴ باب ۷ آیت سے آخر تک)

انصاف سے کہئے اس ساری عبارت میں وہ زور ہے جو آیت قرآنی میں ہے اول تو یہ سارا بیان بندوں کی آپس میں محبت کرنے کا ہے۔ دوئم اس میں محبت الٰہی کو لازمہ ایمان قرار نہیں دیا سوئم خدائی محبت کو تفضیل کے مرتبہ پر نہیں رکھا جسپر قرآن شریف نے اس کو رکھا ہے۔ غور سے سنئے۔ خدا کے ساتھ برابر کی محبت کرنیوالوں کو مشرک قرار دیکر کیسے زور سے فرمایا ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں وہ سب چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت میں سرگرم ہیں یعنی اون کے ایمان کا لازمہ ہے کہ خدا کی محبت اُن کو سب چیزوں سے زیادہ ہو جس کے عدم سے ایمان کا عدم لازم آئیگا۔

اب آپ کا ایک مقام رہگیا جو آپ نے لکھا ہے کہ

"اور جس شخص کو خداوند مسیح کا یہ فرمودہ یاد ہے "خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے پیار کر یہ پہلا اور بڑا حکم یہی ہے اور دوسرا جو اس کی مانند ہے یہ ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ انہیں دو حکموں پر ساری شریعت اور نبی شامل ہیں (متی ۲۲ باب ۳۴ - ۴۰) اور پڑوسی کی تعریف سنائی جو نیک سامری کی تمثیل میں ہے (لوقا - باب ۱۰)

جواب ۱:- ہوسکتا ہے کہ ایک شخص اپنے دو بیٹوں کو نہایت درجہ کی محبت کرے ایسی کہ ان کی محبت میں کسی طرح کی کمی نہو تو کیا یہ محال ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کی محبوب کئی ایک چیزیں ہوتی ہیں اور وہ سب کو جان و دل سے چاہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انجیل کے فقرے میں جو درجہ محبت خداوند تعالےٰ کے لئے تجویز ہوا ہے اس میں محبوبیت کے لئے تعدد ہوسکتا ہے مگر قرآن شریف میں جو تجویز ہے اوس میں تعدد نہیں کیونکہ قرآن میں صیغہ تفضیل کا ہے جس کے معنی ہیں سب سے زیادہ محبت

خدا کی رکھو یعنی مرتبہ محبوبیت میں خدا کو واحد لاشریک جانو۔ علاوہ اس کے جملہ اسمیہ سے یہ کمال لطیف اشارہ ہے کہ محبت نہ ہونے سے ایمان کی نفی لازم آئیگی۔

یہ ہے آئت قرانی کی تفسیر جو نامہ نگار تجلی نے نہ پڑھی ہوگی نہ سنی۔ اس لئے آپ حیرانی سے لکھتے ہیں کہ۔

"ہم کو یہ سنکر کہ جناب مولوی صاحب کے گمان میں خدا کی محبت کا ذکر قران سے بڑھکر تو کیا برابر بھی کسی کتاب میں نہیں۔ ہنسی آتی ہے اور اس پر یہ راز کھل جاتا ہے کہ جناب مولانا کو صیغہ امر کی مذمت میں اس قدر ارشاد فرمانے کی کیا مصیبت ہوئی تھی وہ یہ ہے کہ خدا کی محبت کا اشارہ بجز اس ایک آئت کے جو بڑی کاوش سے مولانا ممدوح نے نکالی قران میں کسی جگہہ نہیں"

جواب:۔ آپ کو تو ہماری تقریر پر ہنسی آتی ہے مگر ہمیں دیسی عیسائیوں کے حال پر رونا آتا ہے خصوصاً ان عیسائیوں کے حال پر جوش سے معاش کا تعلق بھی نہیں رکھتے مگر پھر بھی قران شریف کی پاکیزہ تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ صیغہ امر کی مذمت نہ کسی نے کی نہ کوئی کریگا۔ البتہ لٹریچر کے قاعدہ سے جو اس صیغہ کا درجہ ہے وہ بتلایا ہے۔

خاص توجہ طلب گذارش ابھی باقی ہے کہ ہم نے تو اصل الفاظ قران مجید کے دکھا دئے۔ اور عربی قاعدہ سے بتلا دیا کہ یہ صیغہ اسم تفضیل ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے مگر نامہ نگار صاحب نے ہمارے سامنے بائبل کا صرف اردو ترجمہ کیا ہے جو مترجم کی رائے کا آئینہ ہے نہ کہ اصل الہام۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مترجم اصل عبارت کو کچھہ کا کچھہ کر دیتا ہے خصوصاً عیسائی مترجم جنکے ترجموں کے اختلافات دنیا کو معلوم ہیں پس ہم ان اصل الفاظ کے مقابلہ پر ترجموں کے الفاظ کو کیونکر باور کر سکتے ہیں۔

شکریہ نامہ نگار صاحب کا شکریہ ہے کہ آپ نے اتنا تو تسلیم کیا کہ قران شریف میں محبت الٰہی کی آئت ہے۔ افسوس ہے رسالہ "عدم ضرورت" کے مصنف کو یہ واضح آئت چمکتی ہوئی نظر نہ آئی۔ آتی بھی کیسے سے

گل است سعدی در چشم دشمنان خار است

(باز زندہ صحبت باقی)

تقابل ثلاثہ:۔ توریت۔ انجیل اور قران شریف کا مقابلہ۔ قران شریف کی فضیلت۔ قیمت ۳ محصول ۱ – مینجر

ایک اہل قران کا سوال

شحنہ ہند میں ایک منکر حدیث اہل قران نے سوال کیا ہے جو درج ذیل کرکے جواب دیا جاتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"سوال تمام اسلامی مذاہب کے علماء دین سے | اگر کوئی شخص بجائے انسانی کلام سبحانک اللہم۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔ اور التحیات اور درود وغیرہ کے نماز میں صرف آیات قرانی پڑھے جنکی خدا تعالیٰ نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ خود رسول سلام علیہ کو حسب فحوائے آیہ الرحمن علم القران اور ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر ادا نمازین تعلیم دی ہے تو کیا یہ ادنیٰ بلکہ عمل بحکم الٰہی نہیں اور کیا نماز میں صرف آیات قرانی پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی کیا وہ گنہگار ہوگا۔ اور کیا رسول سلام علیہ قران کے خلاف نماز میں کچھہ اور اپنی طرف سے پڑھ سکتے تھے۔ اور کیا آپ کو قران کے خلاف کچھہ کرنے کی اجازت تھی یا آپ امت کو ایسی اجازت دے سکتے تھے۔ اس کا جواب صرف قران مجید سے دیں۔ مداہنت نکریں۔ نہ تقلید کو راہ دیں۔ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ بھی اپنے اخبار اہلحدیث میں مدلل جواب شائع فرمائیں کیونکہ یہ دین میں نہایت امر اہم ہے۔ سکوت اختیار نفرمائیں جو مذموم اور معصیت ہے۔ السائل م۔ ن از گجرات (شحنہ ہند ۸ نومبر)"

جواب دینے سے پہلے ایک قاعدہ کا بیان کر دینا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ الہامی کتاب ہو یا اخلاقی تعزیری ہو یا سیاسی مکلف اور ماموریا تحت کے لئے صیغہ حکم کا ہونا ان میں ضروری ہے مگر صیغہ تعمیل ضروری نہیں صیغہ امر کی تعمیل جسطرح اس زبان کے قاعدے سے ہوتی ہوگی کیجاویگی۔ مثلاً قران مجید میں صیغہ امر کے موجود ہیں۔ سبحو اسم ربک الاعلیٰ۔ فسبح باسم ربک ا[illegible] کبروا تکبیرا – وغیرہ یہ تو ہیں صیغہ ارشاد جن کا مفہوم ہے کہ امت کو ا[illegible] سو رکیا گیا ہے [illegible] ہونا تو ضروری تھا لیکن ان کی تعمیل کے الفاظ کا ہو[illegible] نہیں ان کی تعمیل ہم عربی زبان کے قاعدہ سے کرینگے چونکہ خدا نے خود [illegible] فرمایا ہے انما یسرناہ بلسانک لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوما لدا [illegible] یعنی اے نبی ہم نے اس قران کو تمہارے محاورے پر آسان کیا ہے تاکہ تم [illegible] کو خوشخبری سناؤ۔ اور مخالفوں کو ڈراؤ۔ اس آئت اور اس جیسی کئی ایک آیات [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ قران مجید کی تفسیر اور تعمیل کا عربی زبان کے محاورے [illegible] ہونا پروردگار عالم کو منظور و مقبول ہے پس اس قاعدے کے سوا [illegible] کرتے ہیں تو قران مجید کی آیات کی نہایت احسن تفسیر ان احادیث [illegible] مذکور ہے کہ حضور مفسر قران صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجعلوہا [illegible] رکوع ا د

پشمینہ کا[illegible]

یہ چادر پشمینہ سف[illegible] بالکل سفید ہے یہ شعول[illegible] میں اسکو پہنتے ہیں ا[illegible] ہے اور سردی کو پاس[illegible] دیتی بیشک شاہانہ لبا[illegible] کے لئے زینت ہے۔

چادر نمبر ۱ – تانا و با[illegible] طول ۳ گز عرض ۱ گز
چادر نمبر ۲ – بانا کشمیر[illegible] عرض ۱ گز قیمت[illegible]
چادر نمبر ۳ – بانا [illegible] عرض ۱ گز قیمت[illegible]
چادر نمبر ۴ – بانا [illegible] عرض ۱ گز قیمت[illegible]
چادر نمبر ۵ – تانا [illegible] ۲ گز عرض ۱ گز
چادر نمبر ۶ – تانا [illegible] ۲ گز عرض ۱ گز قیمت[illegible]

ہمارا مال چونکہ[illegible] اس لئے مشین ک[illegible] اور پائدار ہوتا ہے[illegible] پر یا بذریعہ وی[illegible] خریدار اپنا پتہ خ[illegible] وغیرہ بذمہ خری[illegible]

المشـ[illegible]

علم الدین[illegible]

کٹرہ قلعہ ۱۰[illegible]

اجعلوھا فی السجود یعنی سبحِ اسم ربک العظیم کو حضور نے رکوع میں رکھوایا اور سبحِ اسم ربک الاعلی کو سجدے میں اور قاعدہ عربیہ کے مطابق صیغہ امر کی تعمیل کرنے کو فرمایا سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ

افسوس ہے یہ لوگ تدبر سے کام نہیں لیتے۔ نہ ان علوم سے کام لیتے ہیں جو قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے موضوع اور خادم ہیں۔ صیغہ امر کا مقتضیٰ احداث مصدر کا ہوتا ہے مثلاً اضرب کے معنی ہیں احدث الضرب یعنی ضرب پیدا کر یعنی مار۔ اسی طرح سبح کے معنی ہیں تسبیح کر۔ سبحان اسم مصدر ہے تسبیح کا۔ اسی لئے منصوب ہے کیونکہ حقیقت میں مفعول بہ ہے صیغہ امر میں ک خطاب کا صیغہ تعمیل میں اُس کو ی متکلم سے بدلا ہے جو بالکل ٹھیک ہے۔ الاعلیٰ اور العظیم میں چونکہ تبدیلی کی ضرورت نہیں تھی اسلئے اُن کو بحال خود رکھا۔ اسی طرح صیغہ کبر کی تعمیل اللہ اکبر سے کرائی گئی ہے۔ کس نے کرائی؟ اُس ذات ستودہ صفات نے کرائی جس کو منزل قرآن نے ایسا کرنے کا منصب دیا تھا فرمایا اَنزَلنَا اِلَیکَ الذِّکرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیھِم اے نبی ہم نے تیری طرف یہ نصیحت کی بات (کتاب) اس لئے اُتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو بیان کرکے بتلا دے جو اُن کی طرف اُترا ہے۔

واللہ ہم حیران ہوتے ہیں اور اس حیرانی میں ڈوب جاتے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کی جگہ ان کو بتلایا کہ یہ آئت پڑھا کرو وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ العَلِیُّ الکَبِیرُ جو نہ تو سیاق قرآن سے موافق ہے نہ قاعدہ عربیہ سے نہ صیغہ تعمیل سے موافق ہے مگر ان اہل قرآنوں نے بلا سوچے سمجھے اس حکم کو حکم ربانی سمجھکر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑے دنوں تک جب مولوی صاحب کو اس حرکت پر کسی قدر ندامت ہوئی کہیں؟ یہ کیا ماجری ہے کہ اَنَّ مفتوحہ ہے واو عطف کا سر ہے نہ جملہ تامہ ہے نہ صیغہ تعمیل ہے تو اُنہوں نے مفصل رسالہ نماز میں اُس کی یوں ترمیم کی کہ آئت مرقومہ سے پہلے کے کچھ الفاظ ملا دئے یعنی مَا یَدعُونَ مِن دُونِہِ البَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ العَلِیُّ الکَبِیرُ یہ ترمیم پہلے سے زیادہ ناقابل عفو ہے۔ اس میں ما کے سر سے اَنَّ کو اُڑایا گیا اور کلام کو اپنے سیاق سے نکالکر بالکل الگ کر دیا گیا اناللہ۔ جب یہ ترمیم شائع ہوئی تو ان اہل قرآنوں نے نہ یہ پوچھا کہ جناب پہلے حکم میں کیا نقص تھا نہ یہ پوچھا کہ پہلا حکم کس نے دیا تھا۔ نہ یہ پوچھا کہ اس کو منسوخ کس نے کیا۔ خیر یہ تو وہ جانیں ہم تو اس میں حیران ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی عبداللہ کو قرآن آیات کے نکالنے بے ٹھکانے رکھنے یا بنانے کا اختیار ہو جس کو خدا نے نہ مفسر بنایا نہ مبین مگر خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس تفسیر کا بھی اختیار نہ ہو جبکہ از روئے علوم عربیہ بھی صحیح ہے۔ اے اللہ المشتکی ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہماری اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جو کچھ بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا وہ قرآن شریف کی کامل تعمیل ہے اب ذرا تفصیل سے سنئے۔

نماز مجموعہ افعال واذکار ہے۔ اسمیں قیام۔ سجدہ۔ رکوع۔ قرئت۔ درود۔ دعا۔ وغیرہ بھی ہے۔ ان سب ارکان کا ثبوت قرآن شریف سے ہوتا ہے (جن کا ذکر ہم نے رسالہ دلیل الفرقان میں کیا ہے)۔ مگر بالتفصیل والتوضیح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کی ترتیب کسطرح سے ہونی چاہئے لیکن جب اُسی مفسر اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف رجوع کریں تو وہ ہم کو ان ارکان کی ترتیب بتلاتا ہے کہ تم بحکم فَاقرَءُوا مَا تَیَسَّرَ مِنَ القُراٰنِ قیام میں قرآن پڑھا کرو اور بحکم صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا التحیات اور درود پڑھا کرو۔ اور بحکم اِذَا فَرَغتَ فَانصَب وَاِلٰی رَبِّکَ فَارغَب بعد درود کے دعا بھی مانگ لیا کرو۔ چونکہ رکوع اور سجود کو قرآن مجید کے دو حکموں کے لئے مخصوص کر دیا تھا اس لئے الفاظ قرآنی اُن میں پڑھنے سے منع کر دیا کیونکہ اُن میں احکام قرآنی کی تعمیل اُسی طریق سے انسب ہے جو بتلائی گئی۔ پس اس ترتیب میں مفسر اعظم علیہ السلام نے کوئی بات اپنی طرف سے نہیں نکالی بلکہ اپنے اوس خداداد منصب سے قرآن شریف کی تفسیر کر دی ہے ہمارے سلف میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جن کا فہم و ذکا یہاں تک پہونچا ہے کہ اُنہوں نے عام حکم لگا دیا ہے کہ کل حدیثیں قرآن سے ماخوذ ہیں۔ امام شافعی کا قول امام سیوطی نے اتقان میں نقل کیا ہے۔ قال الشافعی کل ما حکم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فھو مما فھمہ من القرآن (اتقان نوع ۷۸) یعنی جس جس امر میں آنحضرت نے حکم فرمایا ہے وہ قرآن ہی سے سمجھکر فرمایا ہے۔ پس جس جگہ مفسر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں قرآن پڑھنے سے منع فرما دیا ہے وہاں نہ پڑھنا چاہئے اور جس جگہ پڑھنے کو فرمایا ہے وہاں پڑھا جاویگا۔ قطع نظر اس سے کہ اس ترتیب دینے کا مفسر اعظم کو خداداد منصب تھا۔ ایک دوسری آیت بھی ہمکو اس کا پابند بناتی ہے جسمیں ارشاد ہے کہ لَقَد کَانَ لَکُم فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِمَن کَانَ یَرجُوا اللّٰہَ وَالیَومَ الاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیرًا یعنی جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے ہیں۔ اُن کے لئے خدا کا رسول نہائت عمدہ نمونہ ہے کہ اُس کے مطابق کام کریں اور اجر پاویں ؛

پس ہمکو اس اُسوۂ حسنہ کی طرف سپرد کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو اُسوہ

حسنہ نے نجویٰ (مجلس میں کانا پھوسی) کرنے سے منع فرمایا تھا اور انہوں نے اسپر عمل نہ کیا تو قرآن مجید میں انکو بڑی حقارت سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔
اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنکو کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر وہ پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے اُن کو روکا گیا تھا۔
یہ آیت نجویٰ کرنے والوں کا بڑی حقارت سے ذکر کرتی ہے اور اُن کو بے فرمان قرار دیتی ہے حالانکہ اس سُورت سے پہلے کسی آیت قرآنی میں نجویٰ کرنے سے منع نہیں ہے تو پھر وہ نہی جو نُهُوْا کے صیغے میں دو دفعہ آئی ہے کہاں سے آئی تھی اور کس نے کی تھی؟ وہی مفسر اعظم اور اُسوہ حسنہ فداہ ابی و امی نے (صلوات اللہ علیہ وسلامہ)
میں امید کرتا ہوں کہ جناب آپکے سوال کا جواب آگیا ہوگا اگر کوئی بات رہ گئی ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔
شحنہ ہند کے بزرگ اڈیٹر سے توقع ہے کہ اس جواب کو اپنے پرچہ میں نقل فرماوینگے

واقعی مدینہ میں مرنے سے نجات ہے

آریہ مسافر جلد ۹ نمبر ۱۲ بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکے مطالعہ سے اڈیٹر اخبار کے مبلغ علم کا اندازہ اور اُس کے اعتراضات دیکھنے سے اُس کی قابلیت کا صاف پتہ چلتا ہے۔ درحقیقت فی زمانہ لوگوں کو اپنی و نیز اپنے مضامین کی شہرت ہوجانا ہی پبلک میں دکھانی ہے بلا سے چاہے وہ باعث بدنامی کا ہو یا سبب نیکنامی بقول؎
ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام ✦ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔
چنانچہ وہ مضمون اعتراضات ذیل پر مبنی ہے جنکی جوابات بھی حسب ذیل ہونگے۔
(۱) جیسا کہ ہم ہندو کاشی کو مانتے ہیں۔ قریب قریب ویسا ہی ہمارے محمدی بھائی مدینہ کو مانتے ہیں۔ ہندو کاشی کو شیوپوری کہکر پکارتے ہیں محمدی مدینہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔
(۲) ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہوجاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔
جواب اعتراض نمبر اوّل۔ اولاً تو ہم جمہور محمدی مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کے نام سے یاد نہیں کرتے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا میں ارض اللہ سے تعمیم مقصود ہے۔ اور اطلاق جس سے سارا عالم مراد ہے۔ مدینہ منورہ کی اس میں کوئی تخصیص نہیں کسی عام اور مطلق شئی کو مخصوص اور مقید کردینا اس طرح سے جائز نہیں المطلق یجری علی الاطلاق اصولیوں کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ مطلق مطلق ہی پر بولا جاتا ہے نہ مقید پر۔
بعض محمدیوں کی رائے وقیاس سے جوبات ظاہر ہوتی ہو اگرچہ وہ سرسری ہی کیوں نہ ہو) ہم لوگ (محمدی) اُس کی جوابدہی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اور مدینہ طیبہ کو ارض اللہ کہنے میں بھی کیا قباحت ہے وجہ تسمیہ کے لئے ادنےٰ مناسبت کافی ہے جس سرزمین میں اوّل اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی ہو جس خطہ پاک کو نزول قرآن و ہبوط جبرئیل و قیام و تعیش سید المرسلین و قبولیت اسلام اور توحید مالک العلام کا سب سے پہلے کما حقہ اعزاز حاصل ہو اور جسکو اللہ تعالیٰ نے اس طرح منتخب فرمالیا ہو اُسکو ارض اللہ کہنے میں کیا مضائقہ ہے نیز ارض اللہ مدینہ طیبہ کا کوئی حقیقی و عرفی نام نہیں عرف عام میں کسی عام شئی کو بول کر خاص مراد لیا کرتے ہیں۔ اگر مثلاً زید عمرو بکر وغیرہ کو ہم یہ کہدیں کہ یہی انسان کامل فرد آدمی کی ہے تو کیا اوروں کی انسانیت سلب ہو جائیگی۔ کیا لکھنؤ کو ہندوستان اور طہران کو فارس اور کابل کو افغانستان نہیں کہہ سکتے؟ ضرور کہہ سکتے ہیں۔
جواب اعتراض نمبر ۲۔ آریہ مسافر نے جو کہ مضمون تمام اسرار سچ مندرجہ اخبار الہ ادی سمرونتہ پر اعتراض کیا ہے کہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کاشی میں مرنے سے مکتی ہو جاتی ہے بجنسہ یہی عقیدہ محمدیوں کا ہے۔ اسکو پڑھکر مجھ سخت افسوس ہوا الہ ادی کیا کسی اسلامی کتاب عقائد سے نہیں ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ میں مرنا ہی نجات ہو عام اس سے کہ وہ با ایمان مرا ہو یا بے ایمان۔ محب رسول و موحد رہا ہو یا دشمن رسول اور مشرک منافق و فاسق رہا ہو خواہ متقی و مخلص حاشا وکلا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں البتہ اگر کوئی شخص مدینہ طیبہ میں با ایمان مرے تو اُس کی ضرور نجات ہوگی۔ مدینہ طیبہ پر کچھ منحصر نہیں۔ اسلام کا عام مسئلہ ہے کہ توحید و اقرار رسالت پر مرنا ہی باعث مکتی و نجات جس مقام پر اور جہاں کہیں موت آجاوے حدیث شریف میں آیا ہے من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور دوسری روایت میں ہے ان اولی الناس بی المتقون من کانوا حیث کانوا یعنی ذات پات اور موت کی جگہ کی کوئی خصوصیت نہیں ہو کوئی ہو جس مقام پر ہو یقینی نجات پانیوالا وہی شخص ہوگا جو کہ پرہیزگار رہوگا اور دنیا سے با ایمان اٹھا ہوگا۔ نہیں معلوم الہ ادی کے کن لفظوں سے آریہ مسافر نے مدینہ میں مرنے سے نجات کی سرخی گھڑلی ہے چہ خوش ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست۔
کیا آلہادی (چشم بددور) جو کہ ایک معزز ماہواری اسلامی اخبار ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے فی نفسہ کافی نہیں ہو جو خواہ مخواہ اُس کے اقتباسات اور اخبارات کے ذریعہ سے

انتخاب الاخبار

گورنمنٹ صوبجات متحدہ کے سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ اُن سرکاری ملازموں کو جن کی تنخواہ دس روپیہ ماہوار یا اُس سے کم ہے یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء سے ایک روپیہ ماہوار بطور الاؤنس دیا جائیگا۔

جمعہ گذشتہ کو شملہ کے آلات زلزلہ شناسی سے معلوم ہوا کہ رات کے ڈیڑھ بجے تین ہزار میل کے فاصلہ پر کہیں زلزلہ آیا ہے۔

چند روز ہوئے وزیرآباد لائلپور ریلوے لائن پر تصادم کا ایک حادثہ ہوا [illegible] سخت تکلیف اُٹھانی پڑی۔

احمدآباد میں ۲۶ نومبر سے ایک زراعتی کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔

[illegible] ہوتے کی [illegible] گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس کلکتہ [illegible] پر انہوں نے اب پھر یاددہانی کی ہے اور مناسب سمجھکر ہندوستان کے دیگر بڑے بڑے مقامات کے سگنلروں سے بھی متفق ہوکر کام کرنے کی نسبت مشورہ کرلیا ہے۔ انہیں اُمید ہے کہ صاحب ڈائرکٹر جنرل محکمہ تار ہماری شکایات کے مناسب رفعداد کی کوشش سے دریغ نہ فرمائیں گے ورنہ اندیشہ ہے کہ نتائج ڈرائیوروں اور گارڈوں کی ہڑتال سے بدرجہا زیادہ مضر ثابت ہوں۔

ایک مستند روسی نامہ نگار کی زبانی یہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بخارا کے مقام قراتاغ میں گذشتہ اکتوبر میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اُس سے دس ہزار آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

ریاست حیدرآباد امسال چارسو پچاس آدمیوں کو اپنے خرچ سے حسب دستور حج کے لیئے بھیجنے والی ہے۔

جنرل ڈروڈ کا پیام تار مظہر ہے کہ جنرل البغدادی سپہ سالار افواج سلطانی اور مولائے رشید نفتمتہ مولائے حفیظ کے مابین رباط کے متصل خوب لڑائی ہوئی جس میں البغدادی کی دو توپیں چھن گئیں اور وہ پسپا ہوا۔ فریقین کا عظیم نقصان ہوا۔ سلطان نے مقام مغادور سے جو فوج اندرون ملک کی طرف روانہ کی ہے اسے بھی سخت مزاحمت پیش آرہی ہے۔

انجمن اسلامیہ مظفرنگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ نومبر اور یکم دسمبر کو بڑی رونق سے ہوا۔ امسال یہ زیادتی ہوئی کہ انجمن جعفریہ (شیعہ) کے معزز ارکان نے بھی شرکت سے پورا حصہ لیا۔ بلکہ سید مظفر علیخاں صاحب رئیس (شیعہ) نے علماء کی خاص دعوت بھی کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مفسد درمیان میں نہ آیا تو فریقین کا ملاپ ہوجانا ممکن ہے۔ ان سب خوشیوں کے ساتھ یہ رنج بھی ہوا کہ جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواری اور مولوی اسرارالحق ہر دو شریک نہوئے۔ شاہ صاحب تو علالت طبع کی وجہ سے نہ آسکے مگر مولوی اسرارالحق باوجود وعدہ شرکت بدعہدی کرکے سہارنپور سے ہردوئی کے جلسہ میں چلے گئے جسکا اہل جلسہ کو سخت صدمہ ہوا جیسا تھا دیکھنا تھا کہ واعظ جب خود صادق القول نہیں تو دوسروں کو صدق مقالی کیا سکھائینگے۔

قسطنطنیہ [illegible] اینٹن ہی ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہوگیا ہے اور [illegible] پہلے درج ہوچکی ہے کہ جلالتماب سلطان المعظم نے اس بارے میں تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ ہجری تک حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک مکمل ہوجائے۔

سوموار گذشتہ کو بیشمار آفریدیوں نے بازار کوہاٹ کے حلوائیوں کی دوکانیں لوٹ لیں۔

ایک آریہ اخبار نے اعتراف کیا ہے کہ گذشتہ مفویانہ کارروائیاں جن کی بدولت لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کو گھر سے بے گھر ہونا پڑا وہ سب ان کی قوم کے اختلال دماغی کا نتیجہ تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ "ہمارے دماغ مختل ہوگئے تھے۔ اور ہم جوش جنوں میں جو کچھ چاہتے تھے کہتے تھے"۔ (ذوالقرنین)

میسور میں ایک کارخانہ دیاسلائی کا کھلنے والا ہے مسٹر ہناٹک گنیش جوشی باشندہ پونہ نے گورنمنٹ میسور سے زمین اور لکڑی مفت حاصل کرلی ہے۔ اور چالیس ہزار سرمایہ کافی سمجھا جاتا ہے۔

دربار لندن کے روسی سفیر کونٹ بنکنڈارف نے روسی قیدیوں کی پرورش کا حساب جاپان کو ادا کردیا ہے۔ اُنہوں نے ۴۸ لاکھ ۱/۲ ہزار پونڈ کا چک جاپانی بیرن کاسنہ کو حوالہ کردیا۔ ہمارے ملک کے حساب سے سات کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ جاپان نے پایا۔ جو قیدیوں کا معاوضہ ہے۔

دیو سماج لاہور نے مہاشہ دہرم پال (عبد الغفور) پر سرقہ کاغذات کا دعوےٰ کیا ہے

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادت

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۱ کالم)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں۔

تسلیم میں نے ۱۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی۔ تو ہمیشہ آپ ہی سے ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بےنظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ سوا ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں۔

ایک صاحب مونا تھ بھنجن سے لکھتے ہیں۔ دو ڈبہ مومیائی اور بھیجدیں میں آپکا پرانا خریدار ہوں

مومیائی کے مختصر فواید — مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ ودیگر جریان منی ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کیلئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ عہ

برقی سٹال — اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر رفع ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہوجاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس کا اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت سے

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

کتبخانہ ثنائی

تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلایل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلایل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سر دست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

- جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر قیمت عہ
- جلد دوم سورہ آل عمران ونساء عہ
- جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف عہ
- جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ عہ
- جلد پنجم تا سورہ فرقان .. عہ

الہامی کتاب — وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث تمام مباحث کا خاتمہ۔ قرآن شریف کو الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱۰/

تقلیب الاسلام مکمل — مہاشہ دہرم پال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ چاروں جلد قیمت عہ

ترک اسلام — مہاشہ دہرم پال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل ومعقول جواب قیمت ۲/

اسلام اور برٹش لاء — قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کرکے قوانین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کیگئی ہے قیمت ۳/

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ سفید

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. No 352.)

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ... عـــہ

والیان ریاست سے ... ... ــــہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ

عام خریداران سے ... ... ۴ ۱ ر

" " " ششماہی ۸ عـــہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع

اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اخبار اہلحدیث امرتسر

مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط نہیں واپس ہونگے +

[illegible]

ہونگے۔ پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر - یوم جمعہ - مورخہ ۱۴ ذی قعد سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

مسافر آگرہ کی کرکری

اگرچہ آریوں کے اپدیشک اور مناظریوں تو سبکے سب ماشاء اللہ کوتاہ زبان اور شیریں لسان ہیں لیکن مہاشہ مسافر آگرہ جی تو اپنے مسمی پنڈت لیکھرام کے روپ میں سب سے اول نمبر ہیں۔ اہلحدیث میں مہاشہ جی کی روزمرہ کی لن ترانیاں سُن سُنکر ہم نے مباحثہ کا چیلنج دیا تھا گو اُس سے بعد اتفاقیہ وہ قصبہ پائل ریاست پٹیالہ میں قابو آگئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اُنکے تنور کے دن باقی ہیں آپنے اُس چیلنج کو نہایت شیریں کلامی میں منظور کیا ہے چونکہ آپکا کلام ماشاء اللہ نہایت شیریں ہے اس لئے ہم اُسکو حرف بحرف نقل کرتے ہیں ناظرین بغور سُنیں - آپ فرماتے ہیں :-

یہ چیلنج مناظرہ منظور | ہم نے ۲۳ ستمبر کے پرچہ میں متعصبین مسلمین - طالبین خفیہ پولیس کی ناجائز چھان بین کا نوٹس لیتے ہوئے اپنی گورنمنٹ دوربین سے کچھ عرض کی تھی - مگر بقول کسیکہ ع عادت دھوبی وائے جائے علت دھوبی نہ جائے - ہمارے معزز فاضل اڈیٹر اہلحدیث امرتسر اپنی عادت جبلی سے مجبور کیا متعصب ہوسکتے تھے مضامین دینی مسائل میں تو آپنے

کبھی نہ حصہ لیا[1] اور نہ آئندہ امید ہے ہمیشہ مضامین واقعات پر ہی اپنی فضیلت کا خاتمہ کرتے رہے باوجود سخت سعی و کوشش کے ٹیڑھی میڑھی ہی پاؤں دھرتے رہے مگر جائے شکر ہے کہ آخر ہماری سعی بیکس تمرلائی سے کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے۔ معزز بھائی کو پس از بسیار پریشانی و سرگردانی راہ منزل کامرانی نظر آئی - گو عرصہ تک ہم سے کتراتے رہے اپنے محور پر ہی چکر لگاتے رہے سے خوئے بد را بہانہ بسیار - کے مصداق بکرو حیلہ بہانے بناتے رہے - الا آخرکار ہمارا سحر حق - آپ کی گردن پر سوار ہی ہوگیا اور میاں جی کو ہماری جذبہ صدق دل نے اپنی طرف کھینچ لیا سے

وصل کی دولت ملی جذبہ دل بیتاب سے + کیمیا ہم نے بنائی ہے مگر سیماب سے

اب تو معزز بھائی بغرض تحقیق صدق و بطالت آگرہ تک آنے کی تکلیف برضا و رغبت قبول فرماتے ہیں اور ہماری عالی جہد دیتے ہیں اپنے معزز پرچہ اہلحدیث مطبوعہ

[1] جواب کی توقع ہو تو مسائل بھی پیش ہوں کئی ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کو جو مقدمہ میں تکلیف ہوئی جرمانہ ہوا یہ تکلیف آپ ابھی جون کے کسی جرم کی سزا ہے یا کسی پچھلے جرم کی سزا ہے۔ ا ... آپنے اسکا کوئی جواب نہ دیا تو پھر کسی نے بھی پہچانا ہوگا کہ مسائل دینی پر سوال نہیں کرتے (اہلحدیث)

اطلاع :- گم ... سب سے دریافت ہو۔ ... کرنے پر دوبارہ مفت تیسری ہفتہ قیمت ۲ ربعد ازاں ۲ فی پرچہ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ منیجر

۲۵ اکتوبر میں مباحثہ دیوسیا و نگینہ کے مُردوں اکھاڑتے ہوئے اپنی حیلہ سازی ہیجانی نفسانی بیابانوں پر خاک جہالت جھاڑتے ہوئے اس طرح توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ اچھا اب بھی امرتسر آسئے یا آگرہ میں جلسہ کر کے بلاتے پھر دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے)

نظر بر آں ہم اپنے محصور بھائی کو صعوبت مسافت آگرہ سے سبکدوش کر کے بشرطیکہ آپ مناظرہ کے لئے تیار ہو دیں حسب عادت خود رندانہ شاعری میں پبلک کا وقت عزیز نہ کھودیں بایں شرط کہ اول آپ تین روز تک ویدک مسائل پر معترض ہو کر خوب اپنی نضیلت و علمیت کے جوہر دکھلائیں بعدش بلا چون و چرا تین روز تک ہماری اعتراضات سے زورق بوسیدہ اسلام کو بچائیں تاکہ مناظرہ ہر دو فریق کے لئے مفید ثابت ہو ہم تاریخ معینہ پر امرتسر حاضر ہونے کے لئے بابکار ہیں اور سخت بیقراری کے ساتھ منتظر جواب ہیں۔ باقی دیگر انتظام پبلک مکان وقت کی بابت بذریعہ خط و کتابت تصفیہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ امورات متذکرہ کی بابت ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب و معقول پیرایہ امر طے کر لیویں۔

علاوہ بریں علمائے اسلام صوبہ پنجاب بشرکت بالشرط ... اپنی ہمت کے جوہر دکھلا کے ... علم ... سے کشتی ایمان بچاتے ہیں بہتر ہے کہ جمیع علمائے اسلام صوبہ پنجاب ایڈیٹر صاحب موصوف کی حمایت کے لئے شریک مباحثہ ہو کر حصہ لیویں اور اس معرکہ عظیم کی شمولیت سے اپنی اپنی ایمانداری کا ثبوت دیویں۔ بنا براں ہم جمیع علمائے اسلام پنجاب کو چیلنج دیتے ہیں کہ للہ میاں ثناء اللہ کی اس رزم بزم دینی میں اعانت فرما دیں۔ وقت ضرورت بیکس کا ہاتھ بٹائیں۔ بدقت تمام ایک عرصہ دراز کی سعی سے مسافر بیچارہ راہ راست پر آئے ہیں مبادا کہیں بھول شتر اپنے ... سے پہل نہ جائیں بلکہ اس بے مہار شتر کو بڑی چستی سے میدان ... میں ... پبلک دیکھے کہ یہ اعرابی اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"۔ (مسافر آگرہ ۔ ۱۵ نومبر ۰۸ء)

جواب ۔ ہم تو اس اعلان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے کہ مسافر مباحثہ کے بہت جلد ہمیں درشن ہونگے مگر افسوس ؎

جو آرزو ہے اُسکا نتیجہ ہے انفعال ✦ اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہو۔

مہاشہ جی نے آریہ سماج امرتسر کی وساطت سے گفتگو کرنے کی ٹھیرائی مگر معلوم ہوتا ہے

ہ ایسی شیخی کیوں بگھارتے ہو جبکہ میں اکیلا ہی نہ رہا بلکہ ساری آریہ سماج کا پڑا نا چاہنے والا ہوں تو دوسروں کو کیوں بلاتے ہو؟ ؎

نئے لوگوں کی کیجے آزمائش ۔ ✦ ضرورت کیا ہمارے امتحاں کی؟

(اہلحدیث)

کہ امرتسر کی سماج کو مہاشہ جی پر بھروسہ یا اعتبار نہیں یا وہ جانتے ہیں کہ ؎

جو گرجتے ہیں وہ برستے ہیں کم ۔ اسی لئے مسافر پنڈت کی چٹھی کی اُس نے کوئی پرواہ بھی نہ کی اس بارہ میں کوئی خط لکھا نہ کوئی آدمی بھیجا۔ گویا امرتسر کی سماج نے پنڈت جی کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو صدیوں سے ایک بزرگ کہہ گئے ہیں ؎

جواب آنچناں باشد خموشی ۔

ہمیں اپنے دوست کی اس ذلت کا بہت افسوس ہے اسلئے ہم انکی اس امر میں ہمدردی کرتے ہیں کہ اگر آریہ سماج امرتسر آپکو بلائے نہ دے تو آپ بسم اللہ کر کے دفتر اہلحدیث میں تشریف لا دیں جتنے روز آپکا جی چاہے رہیں۔ نان جوین بھی تناول فرما دیں اور گفتگو بھی کریں ورنہ سمجھا جائیگا ؎

بہانہ کرتا ہے ساقیا ۔ کیا نہیں ہے شیشہ میں مے کا قطرہ؟
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تراسبو بھی نہیں رہیگا

میرے ناکردہ گناہ

قد اصبحت اُمّ السلیم تدّعی
علیّ ذنبا کلّہ لم اصنع

میرے مہربان مدت سے یہ کہتے ہیں اور بڑی شد و مد سے مجھے بدنام کرتے ہیں کہ میں نے امرتسر کے اتفاق میں نفاق ڈالا اہلحدیث اور حنفیوں میں میں ہی نے فساد ڈالا ۔ پھر اہلحدیث میں بھی پھوٹ میں ہی نے ڈالی۔ اہل فقہ تو گویا اس بات کا ٹھیکہ دار ہی چنانچہ بقول اونگھتی کو ٹھیلتی کا بہانہ ۔ ۲۹ شوال کے پرچہ میں اُس نے ایک مراسلہ کسی ابوالحسن امرتسری کا اس مضمون کا شائع کیا ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آج تمام سچے سچے واقعات پبلک کی روشنی میں لاؤں ۔ دانا محض لسانی دعووں کو تو قابل پذیرائی نہیں جانتے بلکہ تحقیق اسکو جانتے ہیں کہ اصلی اور سچے سچے واقعات کو پبلک کے سامنے روشنی میں لایا جائے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ آریوں اور ہندوؤں کی زبانوں پر عام طور سے جاری ہے کہ اورنگ زیب نے جبرًا ہندوؤں کو مسلمان بنایا ۔ اورنگ زیب نے یہ کیا وہ کیا ۔ مگر ایک محقق کی نگاہ جو تاریخی علم کو واقعات صحیحہ کا مجموعہ جانتا ہے نہ کہ کسی شخص یا قوم کے قیاسات کا وہ صرف اتنا سننے سے متاثر اور بدگمان نہیں ہو سکتا بلکہ وہ کہیگا کہ بجائے دعوی کرنے کے واقعات پیش کرو پس میں آج صحیح صحیح واقعات پیش کرتا ہوں ناظرین بغور سنیں ؎

وہ قیمتے اور ہونگے جنکو سنکر نیند آتی ہے ✦ تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سنکر داستاں میری

شعبان ۱۳۱۱ھ ہجری کو کانپور میں میری دستاربندی ہوئی تو میں اپنے وطن امرتسر میں مدرسہ تائید الاسلام (اہلحدیث) میں اوّل مدرس کرکے بُلایا گیا میں نے آتے ہی حالت کا اندازہ کیا تو مدرسہ کے جلسہ میں اہلحدیث کا صرف ایک فریق جو حضرت مولانا غلام علی صاحب مرحوم کے معتقد تھے شریک ہوتے تھے میں نے کوشش کی کہ سب علماء کو شریک کیا جائے چنانچہ یہ کوشش کامیاب ہوئی کہ علماء اہلحدیث جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مولوی عبدالرحیم صاحب غزنوی وغیرہ اور مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب مرحوم حنفی امرتسری۔ مولوی احمد بخش صاحب مرحوم حنفی امرتسری اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب حنفی امرتسری اور مولوی عبدالسبحان صاحب حنفی بلہوری اور مولوی صوفی صاحبزادہ ظہور الحسن صاحب حنفی بٹالوی وغیرہ بھی جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے۔ اس کے بعد میں نے علمائے شہر کی خدمت میں ایک تحریک کی کہ مثل ندوۃ العلماء کے امرتسر کے علما کی ایک انجمن قائم ہو چنانچہ بہت سی کوشش سے ایک مختصر سی انجمن قائم ہوئی جس کے کئی ایک اجلاس ہوئے۔ ایک میاں محمد جان مرحوم کی مسجد میں ایک دفتر اختر ہند پریس میں ایک مکان خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال امرتسر کٹرہ اہلووالیان پر۔

جن سب میں امرتسر کے فرشتہ سیرت مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب حنفی مرحوم برابر شریک ہوتے۔ مگر چونکہ دیگر حضرات نے توجہ نہ کی اس لئے وہ مجلس بھی قائم نہ رہ سکی۔ لیکن مولوی صاحب مرحوم چونکہ میری کوشش کی داد دیتے تھے اس لئے میں نے جب کبھی انکو کسی مشترک کام کی تحریک کی تو انہوں نے اُسے منظور فرمایا۔ ایک دفعہ امرتسر میں کشمیری نقالوں نے وہ اودہم مچائی کہ الامان تمام کشمیری محلوں میں اُن کے تماشے ہونے لگے جنمیں وہ ہر طرح کی فحش فحش اور توہین شریعت کی نقلیں بھی کرتے تھے میں نے مرحوم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم دونوں چونکہ کشمیری ہیں اس لئے ہمارا مقدم فرض ہے کہ اس خرابی کو روکیں اگرچہ اُن کے بعض حاشیہ نشینوں نے محض میرے شریک ہونے کی وجہ سے اُنکو روکا لیکن آخر مرحوم کی اصلی طبعی کیفیت غالب آئی چنانچہ میں اور مرحوم دونوں نے ملکر تمام کشمیری محلوں میں کئی ایک راتوں کو وعظ کہے اور اس آئی بلا کو مسلمانوں خصوصاً کشمیریوں سے ٹلایا۔ مولوی صاحب مرحوم نے فتوے دیا کہ نقالوں کی بعض نقلوں میں توہین شریعت بھی ہوتی تھی اس لئے جس جس نے وہ نقلیں دیکھی ہیں اُن کے نکاح فسخ ہوگئے چنانچہ بعض لوگوں کے نکاح پھر دوبارہ پڑھوائے گئے جنمیں یہ خاکسار بھی شریک تھا۔ آجتک اس واقع کے گواہ بھی زندہ ہیں کٹرہ کرم سنگھ میں حضور دین صاحب سے دریافت ہو۔

پھر میں نے مسلمانوں میں سب سے بُری رسم تعزیہ کی طرف توجہ کی تو سب علماء شہر سے ایک مشترک فتوے لیکر بذریعہ اشتہار شائع کیا اور جناب مولانا ابوعبید احمد اللہ صاحب اہلحدیث وغیرہ کو ساتھ مسجد میاں محمد جان مرحوم میں جناب مولوی رسل بابا صاحب مرحوم کے پاس پہونچا وہاں ملکر تعزیوں کے متعلق علماء کا مشورہ قرار پایا کہ تعزیہ داروں کے گھروں پر جاکر اُن کو سمجھایا جائے اُس موقع کے الفاظ بھی مجھے یاد ہیں کہ جناب مولوی احمد اللہ صاحب نے فرمایا تھا کہ قُلْ لَّهُمْ فِيْ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا اتنے میں شہر کے رؤسا کو خبر ہوئی اُنہوں نے پیغام دیا کہ آپ ذرہ صبر کریں ہم بھی اس میں شریک ہونگے چنانچہ خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب مرحوم نے ایک عام جلسہ کیا اور تعزیہ کی خرابی کو محسوس کرکے اس کی بندش کے اسباب پر غور ہوا لیکن ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ شہر کے علماء اور رؤسا آخر کار سب تھک کر بیٹھ گئے مگر یہ خاکسار حسن تقدیر اس کوشش میں برابر لگا رہا آجتک ہے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ امرتسر کے لوگ شہادت دے سکتے ہیں کہ اُس زمانے کی نسبت آج تعزیوں کا ہنگامہ زیادہ سے زیادہ ہے تو ربع ہے۔

اس کے بعد ندوۃ العلماء کے جلسہ کی آمد آمد ہوئی تو جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اور مولوی سید عبدالحی صاحب معتمد ندوہ جلسہ سے پہلے امرتسر میں تشریف لائے تو میں ہی نے ان حضرات کی دعوت کی اور شہر کے تمام علماء اہلحدیث اور حنفیوں کو بھی ساتھ ہی مدعو کیا۔ مگر افسوس ہے بجز اسی فرشتہ صورت مرحوم کے اور کوئی بھی شریک نہوا۔ جناب مولوی احمد اللہ صاحب بوجہ علالت نہ آسکے۔ مگر میری کوشش اور اتفاق کی اُمنگ کو کوئی چیز نہ گرا سکتی تھی۔ یہانتک کہ ندوۃ العلماء کا جلسہ امرتسر میں ہونے کے دن بہت قریب آگئے تو میں نے بذریعہ تحریرات اور تقریرات ندوہ کی حمایت کی۔ جمعہ کے دن خطبے میں سامعین کو شریک ہونے کی ترغیب دیتا تھا۔ کیوں؟ اس خیال سے کہ ندوہ ملکر کام کرنیکا مدعی ہے۔ اب یہاں پر پہونچکر مجھے خون کے آنسو بہانے ہونگے کہ باوجود میری اس سچی ہمدردیوں کے میرے برادران یوسف نے مجھ سے کیا سلوک کیا۔ یہ کہ پہلے تو ایک اشتہار شائع کیا جسکا عنوان تھا۔ جعلی اہلحدیثوں کی چالبازیاں۔ یہ تو ہوا سب اہلحدیثوں پر حملہ۔ پھر میری ذات خاص پر یوں حملہ کیا کہ سادہ لوح ارکان ندوہ کو الگ کا نٹھ کر خاص میرے برخلاف ایک اشتہار نکلوایا۔ پھر وہ اشتہار ایسے وقت میں تقسیم کرایا جس وقت میں ندوہ کے جلسہ میں تقریر کرنے کو کھڑا ہوا تھا۔ چنانچہ اُس اشتہار نے یہانتک کھل بلی ڈالی کہ ندوہ کے اُن سادہ لوح ممبروں کو جنکے ایما سے اشتہار مذکور شائع ہوا تھا حیران کردیا۔ پنجاب کے معزز پیسہ اخبار نے بھی مجھ کو مظلوم قرار دیکر لکھا کہ مولوی ثناء اللہ

صاحب کی متانت سے امید ہے کہ وہ اس رنج کو رفع دفع کر دینگے - اُسی اشتہار کے اعتبار پر مرزائیوں نے لکھا کہ ندوہ نے مولوی ثناء اللہ کی تکذیب کر دی - ہماری الفقہ پارٹی کے ایک رکن خیر شاہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ ندوہ کے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ کی وہ ذلت ہوئی کہ خدا دشمن کی نکرے - اس واقع کے زندہ گواہ جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی ہیں جو اُس وقت میرے خون کے آنسو اُنگے بہتے بیچ ہی تھے

آہ! ؎

وقوفا بہا صحبی علیّ مطیہم

یقولون لا تہلک اسا وتجلّد

یہ ہے برادران یوسف کے مظالم کی ابتدا لیکن ناظرین یہ سنکر کیسے متعجب ہونگے کہ میں بھی کیسا اپنی دھن کا پختہ ہوں کہ باوجودیکہ میرے برادران یوسف نے ندوہ کے کندھوں پر بندوق رکھکر مجھے ماری مگر میں یہی سمجھتا رہا کہ ؎

گرچہ تیر از کمان ہمے گذرد ⁂ از کماندار داند اہل خرد

چنانچہ اس خیال کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ اسی ندوہ کے معزز ممبر مولانا شبلی اور مولانا شاہ سلیمان اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب جو سال گذشتہ میں دورہ کرتے ہوئے امرتسر تشریف لائے ایک جلسہ اُن کی تقریروں کا تو اسلامیہ سکول میں ہوا دوسرے روز دفتر اہلحدیث کے قریب میں نے جلسہ کرایا جس میں علماء اور رؤسا سب شریک تھے - کیا اس سے بھی زیادہ صلح کل پالسی کا کوئی ثبوت دے سکتا ہے - اس گو گذری وقت میں جسکا نام ہمارے کرم جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی اپنے ایک پرائیویٹ خط میں جہا بہارت کا زمانہ فرماتے ہیں یعنی اخبار اہل فقہ کے جاری ہونے کے بعد بھی میں نے اپنی طرز کام کرنے کی پالسی کا ثبوت کئی ایک دفعہ دیا کہ دسمبر سال گذشتہ میں آریوں کا مسلمانوں سے مباحثہ چھڑا تو مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں ہماری آپس کی پھوٹ سے اسلام کو نقصان نہ پہونچ جائے اس لئے میں نے اڈیٹر صاحب اہل فقہ اور مولوی احمد الدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر کو بلا کر کہا کہ اگر یہودیوں قوموں کی طرح آپس میں کٹ کر مرنا ہے تو انکا اختلافات ہی سلطان صلاح الدین کو فائدہ پہونچا تھا تو تمہارا اختیار ہے ورنہ یہ وقت علیحدہ علیحدہ کارروائیوں کا نہیں اُن دونوں نے متفقہ جواب دیا کہ جس طرح تم کہو ہم حاضر ہیں چنانچہ میں نے ایک مضمون اڈیٹر اہل فقہ کے قلم سے لکھوایا کہ ہم سب جنکے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ پر سب ایک رہینگے اُن مقابلوں میں کبھی اپنی مذہبی اور ذاتی رنجشوں کو دخل نہ دینگے اس کاغذ پر سب کے دستخط ہوئے - اس سے بعد پھر مشورہ کی ضرورت ہوئی تو اڈیٹر اہل فقہ نے کہا کہ میرے دوست دفتر اہلحدیث میں آنے سے رُکتے ہیں تو نکار کرتا ہیں بے وجہ جاتا ہوں مشورہ کہیے فرمائیے تو میں نے کہا میں خود ہی حاضر ہونگا چنانچہ میں مع اپنے احباب کے دفتر اہل فقہ میں

پہونچا - جہاں قرار پایا کہ آج کا مباحثہ صرف مولوی ثناء اللہ کریں اور بعد مباحثہ ایک عام جلسہ کیا جائے - یہاں پہر ناظرین حیران ہونگے کہ مباحثہ کے بعد جب جلسہ کا اشتہار دیا گیا جسپر میرے دوست حکیم محمد الدین اڈیٹر اہل فقہ کے دستخط تھے یہ اشتہار چھاپ کر اڈیٹر صاحب کے پاس پہونچایا گیا کہ آپ حنفی مساجد میں تقسیم کرا دیں - سخت تعجب ہوگا - جو ناظرین یہ سُنینگے کہ وہ اشتہار بھی تقسیم نہ ہوئے اور اڈیٹر صاحب باوجود متعدد آدمی بھیجنے کے بھی شریک جلسہ نہ ہوئے -

اب میں واقعات کا سلسلہ پھر اُوپر لیجاتا ہوں - بارہا یہ بات مخالف قلم سے شائع ہو چکی ہے کہ امرتسر کے علماء اہلحدیث اور حنفی سب کے سب متفق تھے مگر افسوس کہ واقعات پر پانی پھیر کر یہ سب کچھ کہا جاتا ہے ایک زمانہ وہ بھی آ چکا ہے جب اخبار اہلحدیث بھی جاری نہ ہوا تھا کہ امرتسر کے برادران یوسف نے محفل میلاد کو یہاں تک ترقی دی تھی کہ جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کی مسجد کے سامنے کے مکان میں ایک مجلس بڑی زور و شور سے منعقد کی تو باقی شہر میں کیا کچھ نہ ہوا ہوگا - ناظرین خود ہی اندازہ لگا لیں انہی ایام میں امرتسر کے ایک معمر بزرگ میر صلاح الدین صاحب حنفی امام مسجد کٹرہ کرم سنگھ میرے پاس آئے کہ یہ فساد دن بدن ترقی کر رہا ہے تم سے اگر ہو سکے تو کوئی اتفاق کی صورت کر دیں میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے کیا سوچا ہے انہوں نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ میرے خیال میں اگر کوئی صاحب وجاہت انکو سمجھائے تو حنفی لوگ مجلس میلاد میں قیام چھوڑ دیں صرف مناقب وغیرہ بیان کریں ادہر والے اسپر خاموشی کریں - میں نے کہا اچھا میں مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے پاس جاتا ہوں کیونکہ انکو اُن دنوں زیادہ صدمہ تھا کہ اُن کے محلہ میں اُنکی مسجد کے سامنے بھی مولود کی بڑی بھاری مجلس ہوئی تھی چنانچہ میں نے مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں پہونچکر عرض کیا کہ اگر فریق ثانی قیام کرنا چھوڑ دیں تو صلح ہو سکتی ہے یا نہیں مولوی صاحب ممدوح نے صاف لفظوں میں فرمایا ما سالمناہم منذ حاربناہم یہ ایک حدیث ہے جسکا مطلب ہے کہ ؎

دشمنان کہن دوستان نو کردن ⁂ بدست دیو بود عقل را گرو کردن

یہیں مولوی صاحب موصوف کے الفاظ جنکی طرف سے آج کہا جاتا ہے کہ ہم سب متفق تھے مگر ثناء اللہ نے ہم میں نفاق ڈلوایا جن دنوں میں نے رسالہ اہلحدیث کا مذہب شائع کیا جسمیں کسی فریق کے حق میں دل آزار ایک لفظ بھی نہیں محض اپنے خیالات کا با دلائل اظہار ہے اس رسالہ کے شائع ہونے پر ہمارے برادران یوسف نے جس طرح مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے محلہ پر حملہ کیا تھا میرے محلہ پر بھی حملہ ہوا یعنی خاص ایک جماعت ملکر ایک دفعہ میرے مکان کے سامنے بازار میں وعظ کے جلسے کئے - جا سے وعظ کرتے

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کی تمام پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کی گئی ہے - قیمت ۵ /

یقین جانتا کہ میری طفیل سے بندگان خدا کو ہدایت پہونچ رہی ہے۔ مگر افسوس وہ وقت ہی اخبار اہل فقہ کی طرح خاص میرے نام کا ڈیڈیکیشن (نذر) تھا۔ تاہم لیکر مجھ پر حملے ہوتے رہے پس جب یہانتک نوبت پہونچی تو باجازت شریعت وقانون بسم اللہ کہکر میں نے بھی ہاتھ اٹھایا جسکی نوبت یہانتک پہونچی کہ مباحثہ علم غیب پر مقرر ہوا اور جناب مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی منصف ہوکر تشریف لائے اور امرتسر سے جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب اہلحدیث منصف ہوئے اور فیصلہ بحق اہلحدیث ہوا۔ فالحمد للہ جس کے ثبوت میں دونوں منصفوں کی تحریر کے علاوہ بڑا بھاری ثبوت یہ ہے کہ فریق ثانی نے جناب مولوی عبد الحق صاحب سے بمنت وخوش آمد ایک تحریر الگ حاصل کی جسپر دوسرے منصف کے دستخط نہ تھے اس میں [illegible] [illegible] وہ کہ فریق مخالف نے الگ ہوکر بمنت وخوش آمد آنسو پونچھنے کو لکھایا ہو۔ تاہم برادران یوسف نے غنیمت جانکر اسکو شائع کیا جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ دونوں منصفوں کا [illegible]

[illegible] بعد کے حالات۔ اخبار اہلحدیث کی چار سالہ زندگی میں جڑ سے جو اگر داغ کرکوئی رکھا جاتا ہے تو دانا پوری سوالات ہیں جو ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں شائع ہوئے تھے چنانچہ انجمن حنفیہ کے جلسہ میں میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنی رپورٹ میں اسی واقع کی طرف اشارہ کیا تھا لیکن کوئی محقق اگر ٹھنڈے دل سے اسپر غور کرے تو یہ واقع بھی کسی کبیرہ گناہ کی حد تک نہیں پہونچتا۔ بلکہ وہ اتنا بھی نہیں کہ اہل فقہ اپنی فقہ کی حمایت میں مولانا اسمٰعیل شہید اور اُن کی متبرک کتاب مجموعہ قرآن وحدیث تقویۃ الایمان کی توہین کرکے اعلانیہ روشن کر رہا ہے۔ امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین تو اس کے علاوہ ہے اس گناہ کو گناہ کی حد تک پہونچانے والے بھی ہمارے برادران یوسف ہیں۔ ورنہ اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ دانا پور سے ایک شخص نے چند ایک سوالات کتب فقہ کے بعض مسائل پر لکھکر بھیجے جو مدت تک تو معرض التوا ہی میں رہے آخر یہ سوچکر کہ سائل سوال کرتا ہے کوئی ایسی بڑی بات نہیں مذہبی اخبار میں ہر قسم کے موافق ومخالف سوالات کا شائع ہونا کسی طرح عیب نہیں اُن سوالات کو شائع کیا گیا اور اسکے اخیر میں یہ بھی لکھدیا کہ اگر کوئی صاحبان کے جوابات دفتر ہذا میں بھیجینگے تو درج کئے جائینگے چنانچہ بہا [illegible] سے جوابات آئے وہ بھی درج کیا گیا۔ بس اصل بات تو صرف اتنی ہے۔ مگر برادران یوسف نے چونکہ موقع کی تاک میں تھے انہوں نے خواہ مخواہ کا شہر میں شور مچانا شروع کیا۔ بڑی بڑی دھمکیاں دیں۔ رؤسا شہر کے پاس محضر نامے بھیجے۔ نالش کی

دھمکیاں ہوئیں رؤسا شہر نے کئی روز تک خفیہ مشورے کئے آخر قانون پیشہ صاحبان نے کہا کہ مقدمہ چلانے سے پہلے اُن کتابوں کو دیکھ لیجئے جنکے حوالے ان سوالات میں دئے گئے ہیں چنانچہ وہ کتابیں دیکھی گئیں اور حوالے صحیح پائے گئے ایک خط مولانا شبلی کو لکھا گیا انہوں نے بھی تصدیق کی کہ یہ مسائل کتب فقہ میں ہیں مگر ان کے جوابات بھی شائع ہوچکے ہیں اب غور کرنے کا مقام ہے کہ جس صورت میں جواب بھی شائع ہوچکے تھے تو فریق ثانی کو کیا تکلیف تھی وہی جوابات نقل کرکے اہلحدیث میں بھیجدیتے اور وہ چھپ جاتے۔ مگر ایسا کرنے سے تو ان حضرات برادران یوسف کا کام نہیں چل سکتا تھا۔ وہ کیوں ایسا کرتے پس انہوں نے شہر کے گلی کوچوں میں اپنے مواعظ حسنہ سے میرے برخلاف ایجیٹیشن (جوش) بڑھانا شروع کردیا جس سے اشتہار بازی کا بازار گرم ہوگیا۔ میں مانتا ہوں کہ میرے دوستوں کی طرف سے بھی جو اشتہارات نکلے وہ بھی کسی قدر حد اعتدال سے متجاوز تھے مگر دیکھنا یہ ہے کہ ایک شخص جو ہاتھ اور زبان دونوں طرح سے کچلا جائے اسکا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ بذریعہ قلم ہی اپنے درد کا اظہار کرے۔ کیا سچ ہے ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ‘ٔ + باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

[illegible] اور رؤسا شہر نے بھی تحقیق کرلی کہ کتب فقہ میں یہ مسائل ہیں تو امرتسر کے معزز رئیس خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اپنے طور پر مجھ سے فرمایا کہ آپ اب ایسا کریں کہ اخبار میں یہ مضمون شائع کردیں کہ ۱۰ اپریل کے اہلحدیث میں جو سوالات شائع ہوئے ہیں اور انسے ہمارے حنفی برادران کی دل شکنی ہوئی ہے مجھے اسکا افسوس ہے چنانچہ میں نے حسب مشورہ یہ اعلان بھی شائع کردیا۔ مگر یہ بھی کہدیا کہ آپ بطور صلح جو کچھ فرمادینگے میں کردونگا۔ کیونکہ میری نیت میں فساد نہیں لیکن اگر کوئی چاہے کہ مجھے قانونی دھمکی دے تو میں بڑی خوشی سے اسکو اجازت دیتا ہوں کہ بیشک مقدمہ کرے۔ شیخ صاحب نے نہایت معقول جواب دیا کہ مقدمات میں گو انجام کار کوئی تکلیف نہو لیکن ضمنی تکالیف جو ہوتی ہیں وہ بھی تو قابل حذر ہیں یہ بھی فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مقدمہ ایک نہوگا بلکہ کئی ایک اسکی شاخیں نکلینگی جس سے مسلمانوں کی سخت بدنامی ہوگی۔ خیر میری نیت چونکہ فساد پر نہ تھی لہذا جو کچھ شیخ صاحب نے مشورہ دیا میں نے چھپادیا۔ شیخ صاحب کی نیت بھی چونکہ بخیر تھی انہوں نے میرے اسی افسوس کو لیکر ایک اشتہار دیدیا۔ کہ اہلحدیث میں جو سوالات چھپے تھے جس پر شہر میں بہت بڑا شور اٹھا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اسپر افسوس ہے لہذا یہ معاملہ رفع دفع کردیا جائے۔ مگر برادران یوسف کو کہاں آرام۔ باوجود اس اشتہار کے انہوں نے دوسرے روز ہی ایک اشتہار خیر شاہ کے نام کا شائع کیا۔

جنہیں خوب ہی کھول کھول کر گالیاں دیں۔ آخر کار یہانتک نوبت پہونچی کہ اخبار اہل فقہ کا جاری کرنا ذاسب سمجھا گیا۔ پھر اس کے بعد جو کچھ اہل فقہ نے اپنا رویہ رکھا وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ بزرگان دین خصوصاً امام بخاری۔ مولانا اسمٰعیل شہید۔ مولانا رشید احمد گنگوہی علماء دیوبند وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کی توہین اور سب وشتم اور اہل سنت سے خارج ہونیکا فتوےٰ دینا انکی زندگی کا لب لباب ہے سچ ہے سے

دشنام مذہب کہ عادت باشد * مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

اہل فقہ نے تو مجھے بدنام کرنیکا گویا ٹھیکہ لے رکھا ہے گذشتہ سال کسی رافضی نے ایک نظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی ہتک میں لکھی تو اڈیٹر اہل فقہ نے اوجوانت کی سمجھ میں آیا کہ یہ کام بھی ثناء اللہ نے کرایا ہے لیکن جب اس راقم کی طرف سے بزبان خود واقعات بتلائے گئے... [illegible]

[illegible] یوسف سے علاتی بھائیوں کا حال۔ اب میں دو ایک اپنے اعیانی برادران اہلحدیث کا حال بھی مختصر سا سناؤں تاکہ ناظرین کو میری صلح جو پالیسی کا علم پیدا ہو سکے۔

اسوقت اور اس سے پہلے بھی میرے اعیانی برادران (اہلحدیث) میں سے دو صاحب مجھے رنجیدہ یا کشیدہ ہیں۔ ایک مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی دوئم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مناسب ہے کہ میں ان حضرات کے متعلق بھی صحیح صحیح واقعات پیش کر کے ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقع دوں۔

میری ابتدا سے یہ عادت رہی کہ میں جو کام مذہبی یا قومی کرتا تھا مولوی عبدالجبار صاحب کے مشورہ سے کیا کرتا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق جب کبھی کوئی تحریر ہوتی تو پہلے مولوی صاحب کو دکھائی جاتی۔ جب کبھی جلسہ کیا جاتا تو مولوی صاحب کو اس میں شریک ہونے کی تکلیف دی جاتی۔ یوں بھی ہفتہ میں دو ایک دفعہ انکی ملاقات کو جاتا۔ اور اچھی خاصی محبت ملاقات کرتا۔ ان واقعات سے مولوی صاحب موصوف کو بھی انکار نہ ہوگا۔ اور گواہ بھی کثرت موجود ہیں مگر جونہی میری عربی تفسیر نکلی تو ان برادران نے شور اٹھایا۔ الامان ہر جمعہ کے روز مضامین اور وعظوں میں میرا ہی ذکر شروع ہو گیا۔ یہانتک کہ میں نے کئی ایک خطوط رجسٹری کرا کر بھیجے۔ اشتہارات شائع کئے کہ آپ حضرات کو میری عربی تفسیر کے جن جن مقامات پر اعتراض ہیں وہ مجھے بتلا دیں میں بھی غور کرونگا۔ آخر ہر بذریعہ اشتہارات یہی جواب ملتا رہا کہ تجھے نہیں دکھائینگے علماء کرام کے پاس ہم نے بھیجے ہیں جو فتوے علماء کرام دینگے وہ سب پر ظاہر کیا جاویگا۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہی وہ برادرانہ سلوک ہے جسکی تائید حدیث شریف میں ہے انما المؤمنون اخوۃ اور المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ (یعنی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسے ذلیل کرے نہ اسکی ملامتی میں خلل انداز ہو)۔ کیا یہی وہ برادرانہ سلوک ہے جسکی تائید حدیث شریف میں ہے کہ المسلمون کالبنیان یشد بعضہ بعضاً یعنی مسلمان سب ملکر ایک دیوار کی طرح ہیں جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملکر مضبوط رہتی ہے۔ میرے التماس ناموں کو دیکھیو اور مولانا کے عتاب ناموں پر غور کیجیو۔ آہ سے

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا اُلٹا * رحم کی جا انہیں آجاتا ہے غصہ اُلٹا

مجھ سے تو اخفا تھا ہی مفتیوں کو بھی سخت تاکید تھی کہ خبردار کہیں ثناء اللہ یا اس کے ملنے والوں کو خبر تک نہوجائے۔ کیا یہی برادرانہ سلوک ہے کیا یہی سلف کا طریق تہا کہ ایک بھائی کی غلطی پر اسکو تو مطلع نہ کیا جائے مگر تمام ملک میں اسکو بدنام کرنے کے لئے اسکی عبارات کو اُنکے مطالب کو بگاڑ کر فتوے حاصل کر کے دل کا غبار نکالا جائے خیر خدا خدا کر کے وہ فتوے شائع ہوا اور ادہر سے اسکا جواب بھی نکلا۔ خدا کے فضل سے جواب پڑہنی علماء کے دستخط ہوئے جنکو دہوکہ دے کر میرے برخلاف کیا گیا تہا۔ ناظرین [illegible] مولوی جناب مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی جن کی تحریر اُس فتوے پر سب سے زیادہ تیز اور زہریلی تھی تصریح کر دیا کہ تم غزنویوں کے اعتراضات سے بیشک چھوٹ گئے تاہم میں نے اس بریت کو کامل کرنے کے لئے بمقام آرہ منصف تجویز کرائے حضرات منصفین نے بھی حضرات غزنویہ کے خفیہ فتوے کو غلط قرار دیا۔ ان واقعات کو ایک محقق مؤرخانہ نگاہ سے دیکھے تو اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ فساد میری طرف سے نہیں ہوا۔ بلکہ اُن لوگوں کیطرف سے ہوا ہے جنہوں نے اخوت اسلامی کا خلاف کر کے مجھے بدنام کرنے کی نا روائی کی۔ اس لئے کہ اپنی اپنی تحقیق کے قائم کرنیکا ہر ایک کو اختیار ہے میں نے تفسیر جو لکھی تھی کسی کی ذات خاص پر حملہ نہیں تہا۔ بلکہ جو کچھ میرے ناقص علم میں صحیح صحیح بات تھی میں نے لکھ دی تھی جس کے لکھنے کے وقت مجھے یہ بھی خیال نہ تہا کہ کون میرے کس کس مخالف ہونگے اور کون کون صاحب کن کن معنے پر الجھینگے بلکہ جو کچھ لکھا تہا اپنی تحقیق میں صحیح جانکر لکھا تھا اس کے مقابلہ میں فریق مخالف کا اوّل فرض یہ ہوتا کہ اُن اغلاط پر برادرانہ مجھے اطلاع دیتے اور نہایت نرمی سے مجھے دبا دیتے کہ تم ان مقامات پر نظر ثانی کرو اگر میں چار روز کی مہلت مانگتا تو ہفتہ کی دیتے جبتک کہ میں اُن کو صاف انکار یا جواب نہ دیتا میرے سمجھانے کے درپے رہتے۔ اگر اس طرح بھی کامیاب نہوتے تو ایک رسالہ عربی زبان میں ایسا لکھتے جسمیں مقامات متنازعہ کی صحیح تفسیر لکھکر میری تفسیر کی احسن طریق سے تردید کرتے۔ اگر وہ اس قسم کا رسالہ چھاپتے تو نہ فساد ہوتا نہ میں اُسکا جواب دیتا بلکہ اگر وہ کہتے تو وہ رسالہ بھی اپنی تفسیر کے ساتھ خریداروں کے پاس بھیجتا جس سے انکا معا

بھی پورا ہو جاتا اور دینی خدمت بھی ہو جاتی - مگر ایسا تو وہ کرتا جسے یہ غرض ہوتی کہ لوگوں کے غلط خیالات کی اصلاح ہو - لیکن جن کی غرض یہ ہو کہ ہم مصنف کو معتزلی نیچری وغیرہ کہکر بدنام کریں وہ ایسی سیدھی راہ پر کیوں آنے لگے تھے -

مگر میری صلح جو پالسی دیکھئے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب نے میرے برخلاف سب سے زیادہ تیز تحریر فتویٰ میں لکھی تاہم میں نے اُن سے کبھی علیحدگی نہیں کی - بلکہ یگانگت کا عملی ثبوت دیتا رہا اُنکی فرمائشات کی تعمیل کرتا رہا - اُن کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا رہا - مثال کے لئے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں - چند ہی روز ہوئے مولانا صاحب کو کاپیاں تصحیح کرانے کے لئے کاتب کی ضرورت تھی تو آپ نے مرزا صاحب قادیانی کے کاتب منشی غلام محمد امرتسری کو قادیان خط لکھا کہ بٹالہ آ کر میری کاپیاں صحیح کر دو - اور مناسب سمجھو تو میرا یہ خط مرزا صاحب کی خدمت میں پیش کر کے اجازت لے آؤ - یہ بھی لکھا کہ کاپیوں میں مرزا صاحب کے برخلاف مضمون نہیں بلکہ ثنا ء اللہ اور اُس کے امرتسری اور دو ردی حامیوں کی خبر لیگئی ہے[+] اس لئے مرزا صاحب بھی اجازت دیدینگے - یہ بھی لکھا کہ اگر تم نہ آسکو تو میں ہی قادیان میں آجاؤنگا تم نے میرے لئے مکان الگ تجویز کر دینا - یہ خط جب مرزا صاحب کے ملاحظہ میں پیش ہوا تو انہوں نے اس موقع کو ایسا غنیمت سمجھا جھٹ سے اڈیٹر الحکم سے بھی خط لکھوایا اور خود بھی لکھا کہ مولوی صاحب آپ ہمارے لئے ایسے اور ویسے - یہ آپکا گھر ہے آپ فوراً تشریف لاویں یہاں آپکا سب کام کروا دیا جائیگا - کاپیاں کی تصحیح کیا چھاپ بھی دی جائیگی - آپ کا ہمارا اختلاف خدانخواستہ کوئی عناد سے نہیں - آپ کے والد صاحب بھی ہمارے دوست تھے دیکھئے ہمیں یہ الہام ہوئے وہ ہوئے -

مرزا صاحب نے اتنا تملق دو وجہ سے کیا - ایک تو حضرت نے پیش گوئی کری ہوئی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آخر عمر میں میری طرف رجوع کر آئینگے اس الہام کی تمہید جمانے کی غرض تھی - دویم مرزا صاحب اپنی سچائی کے دلائل میں یہ بھی لکھا کرتے ہیں کہ دیکھو میں ایک زمانہ میں تن تنہا تھا کوئی میرا قوت بازو نہ تھا - جب سے میں نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا خدا کی تائید سے مجھے یہ ترقی ہوئی کہ آج قادیان میں ہر طرح کے علمی سامان موجود ہیں اُردو کے علاوہ انگریزی رسالہ بھی نکلتا ہے نیز وہ بھی - اس کے مقابلہ پر مخالفین کے حق میں یہ الہام ہے انی مهین من اراد اهانتك یعنی جو کوئی میری اہانت کریگا خدا اُس کی اہانت کریگا - میں نے جو سُنا کہ مولوی صاحب سے مرزا صاحب کی یہ خط و کتابت ہو رہی تو میں خدا داد فراست سے قادیانی اسرار نہانی پر فوراً مطلع ہوا - میں نے آتی دفعہ مولوی صاحب کو اطلاع دی کہ قادیان میں آپکا جانا ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے آپ کچھ فکر نہ کریں میں اپنا کام چھوڑ کر آپکا کام کرا دونگا چنانچہ مولوی صاحب کا پیام لیکر امرتسر تشریف لائے تو میں نے اپنا کاتب اُن کے پاس بمکان جناب مولوی احمد اللہ صاحب بھیجدیا جس نے اُنکا سب کام درست کر دیا - اس کے بعد مولوی صاحب نے اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کا سرورق لکھوانا تھا - امرتسر میں کسی کاتب نے ذمہ نہ لیا تو مجھے فرمایا کہ تم لکھوا دو میں نے قبول کیا مگر اس مضمون کو دیکھا تو بعض فقرات اُس میں بھی ایسے پائے کہ مرزا صاحب کی تائید اور مولوی صاحب کی تذلیل کے معلوم ہوئے - مولوی صاحب نے اپنے پرچہ کے خریداروں کو ترغیب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ میرا رسالہ اس لئے دیر میں نکلتا ہے کہ تمام کام (مضمون نگاری - نیچری - محرری - یہانتک کہ ڈسپیچری بھی) میں خود ہی کرتا ہوں - ڈسپیچری کے معنے ہیں فرستہ تہ کرنے - یہ کام عموماً دو تین روپیہ ماہوار پر پریسوں میں چھوٹے چھوٹے بچے کیا کرتے ہیں - یہ لفظ دیکھکر میری غیرتمندانہ طبیعت نے چاہا کہ یہ مضمون اس عبارت سے شائع ہو چنانچہ میں نے شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ سے (جو مولوی صاحب کے مخلص دوستوں میں امرتسر میں ہیں) بھی ذکر کیا کہ یہ مضمون مولوی صاحب کا بہت گرا ہوا ہے - آپ بھی انکو لکھئے کہ اس کو ترمیم کریں ورنہ دشمن رکیک حملہ کرینگے شیخ صاحب نے بھی میری رائے سے اتفاق کیا اور کہا کہ میں ضرور لکھونگا - آپ انکو سردست ملتوی رکھیں -

ان واقعات کو (جو بالکل صحیح ہیں جنکی صحت کا فریق ثانی کو بھی اقرار ہے اور گواہ بھی بکثرت موجود ہیں) ناظرین بغور سوچیں کہ کیا کوئی فتنہ انگیز یا بدنیت مخالف بھی ایسے کام کیا کرتا ہے شاید اب سوال یہ ہو کہ انکو ظاہر کیوں کیا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے انکے اظہار پر مجھے مجبور کیا - کیونکہ کاپی مذکور کے دیر لگنے پر (جو محض نیک نیتی اور اصلاح کی غرض سے تھی) مولوی صاحب نے میری دیانت اور اخلاق پر حملہ کر کے ایک مضمون اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے سرورق پر لکھ مارا اُس میں بڑی وجہ یہ بھی لکھی کہ ہماری کاپی کو بلا وجہ دیر کر دی پھر لطف یہ ہے کہ نیچے حاشیہ پر کاپی کی رسید بھی لکھی ہے تاہم مجھے بد دیانت لکھا ہے اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ کاپی مذکور کی اجرت میں تو کاتب کو اُسی روز دیچکا لیکن مولانا صاحب نے آجتک نہیں دی نہ دینے کا نام لیا صرف اتنا لکھ دیا کہ کاپی واپس کر دی حالانکہ واپس بھی ہمارے پاس نہیں آئی اگرچہ کاپی واپس شدہ کی قیمت ایک کوڑی بھی نہیں - مزید لطف یہ ہے کہ میری ذات خاص پر حملہ کرتے کرتے محض میری وجہ سے اہلحدیث کانفرنس پر حملہ آور ہوئے حالانکہ اہلحدیث کانفرنس کوئی میرا ذاتی کام نہیں کرتی تھی بلکہ اشاعت توحید و سنت اُس کا کام ہے اگر اُس میں کوئی نقص ہے تو یہی کہ یہ ہیچکارہ اُس کا محرک اور بزرگان دین کے انتخاب سے سکرٹری ہے - تو کیا کوئی کہسکتا ہے کہ مولانا ممدوح نے حکم قرآنی لا یجرمنکم

+ یہاں تو میری ہی لعنت ملامت جتلا کر مرزا صاحب سے کام لینا چاہتے ہیں مگر اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲۴ و صفحہ ۲۵۵ پر مجھکو مرزائی لکھا ہے (اڈیٹر)

گرم مال
ایرین | انکا رنگ بالکل سفید
...م سرما میں انکو پہنتے ...م رہیں اور سردی کے پاس ...ے - بیشک یہ ہلکے نہایت ...ے زینت ہیں - سفید پوش ...کا باعث ہیں -
...بانا و بانا اعلی - طول ۶ گز
قیمت ۳۱ روپے
...- بانا کشمیری - طول ۶ گز
...مت ۲۵ روپے
...- طول ۶ گز
...مت ۱۷ روپے
...- بانا اعلی - طول ۶ گز
قیمت ۱۶ روپے
...- تانا و بانا رفلی - طول ۶ گز
قیمت ۱۴ روپے
...- تانا و بانا رفلی - طول ۶ گز
قیمت ۱۳ روپے
...چونکہ ہاتھ سے بنا جاتا ہے ...کے مال سے بدرجہا عمدہ اور ...ہے - مال بذریعہ وی پی یا ...آنے پر بھیجا جاتا ہے - اپنا ...خط لکھیں محصول بذمہ خریدار
مشتہر
...منیجر انڈین شال ایجنسی
...امرتسر (پنجاب)

شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا پر عمل کیا ہے - افسوس سے

شد مرا برگ سبز و من نہ درخت سایہ دارم * ہمہ حیرتم کہ دہقاں بچہ کار کشت مارا

ناظرین! خدارا ان واقعات کو غور سے دیکھیے کہ کسی مفسد یا فتنہ انگیز کے ایسے ہی کام ہوا کرتے ہیں کہ اپنے مخالفوں اور سخت سے سخت بدنام کرنیوالوں کے کاموں پر بھی ہاتھ بٹانے کو طیار ہو سے

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر * بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

معذرت چونکہ مجھ کو بار بار بدنام کیا گیا ہے کہ میں تفرقہ انداز ہوں میں نے مسلمانوں کو شیرازہ کو منتشر کر دیا ہے - اس لئے میں مدت سے سنتا سنتا تنگ آ کر تمام واقعات کو مجمل لفظوں میں ظاہر کر دیا ہے - تاہم تم نہ سمجھیں کہ اب میں اپنے علاقی یا اخیافی برادران سے بالکل کشیدہ خاطر ہوں اور ان سے ملنے ملانے کا روادار نہیں - ہرگز نہیں بلکہ دعا کرتا ہوں کہ سے

بشنو از من بیت ساکن کے او واد ہر شعر * خون خود بیچ میں نہ تنہا خون کا دعوی کیا

میں جانتا ہوں کہ میری اس مضمون کی تردید میں کوئی تحریر نکلیگی مگر یاد رہے کہ آریوں کی طرح معترض بانی اور تمہارے زیب کو بدنام کیا جاویگا - میری طرح واقعات کا سلسلہ نہیں لا سکیں گے پس وہ یاد رکھیں سے

اولئك اٰبائی فجئنی بمثلہم * اذا جمعتنا یا جریر المجامع

کیا علماء مر گئے؟
از نامہ نگار

پیسہ اخبار ۱۹ ر نومبر کے حوالہ سے ایک خط اسی اخبار میں چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷ مسلمان جو پہلے زمانہ میں راجپوت تھے آریہ سماجی ہوگئے اور اُن کے لئے شدھی کی رسم آگرہ کے مشہور مقام میں بمقابلہ ۲۰۰ ہندو اصحاب کے ادا کی گئی اس واقعہ پر آریہ سماج والے جسقدر مسرت ظاہر کریں وہ بجا ہے - لیکن افسوس مسلمانوں پر اور بالخصوص اُس فرقہ پر جو نائب رسول ہونیکا مدعی ہے - دو تین برس سے کبھی کبھی اخباروں میں ایک خوش آیند خبر چھپا ہوتی رہتی ہے - اور اکثر موقعوں پر یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جاپان مسلمان ہوگیا یا عنقریب ہونے والا ہے یہ بھی سُنا جاتا ہے کہ جاپان میں کچھ پُرجوش مسلمان تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ہیں سچ ہے چراغ تلے اندھیرا - مسلمانوں کو اپنے گھر کی تو خبر نہیں ہاں منصوبہ بازی بہت آتی ہے - خیالی پلاؤ میں گھی کی کسر نہیں رکھتے - عرصہ سے آریہ سماج والے جس استقلال سے کوشش کر رہے ہیں اُس سے کون ناواقف ہے - یہ فرقہ یقینی اسلام کی بیخکنی پر آمادہ ہے - اپنے زعم میں ہم جو کچھ چاہیں کہیں لیکن اگر یہ خبر سچ ہے جو پیسہ اخبار میں شائع ہوئی ہے تو مسلمانوں کے لئے ڈوب مرنے کی بات ہے اور یہی نہیں کہ جو باتیں آگرہ میں ظہور پذیر ہوئی ہیں وہ آئندہ کے لئے رُک جائینگی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ باتیں ایک عظیم الشان واقعہ کی ابتدا ہیں - دو برس ہوتے ہیں کہ ایک مسلمان گریجوایٹ آریہ سماج ہوگیا - یہ بحث کہ وہ واقعی مسلمان تھا یا نہیں یا یہ کہ دراصل وہ آریہ سماج کا معتقد ہے یا نہیں بالکل فضول ہے - اتنی بات کہ وہ نام کا مسلمان ہے آریہ سماج والوں کے فخر کے لئے کافی ہے - اور اس بات کی یقینی دلیل ہے کہ ہمارے علماء اپنے فرائض سے بالکل غافل ہیں - خدا بھلا کرے مولانا ثناء اللہ صاحب کا جنہوں نے اپنی بیش بہا کوششوں سے ملک میں اس طوفان بے تمیزی کو روکا - کیا اور صاحبان بھی ہیں جنکے دلوں میں یہ جوش پیدا ہو کہ وہ آگرہ میں جائیں اور وہاں جا کر اس امر کی جستجو کریں کہ وہاں کے مسلمان آریہ کیوں ہوگئے اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے کہ جو لوگ آریہ سماج میں داخل ہوگئے ہیں وہ اپنے عقاید سے بالکل نابلد ہیں اور اُنپر کوئی اثر پڑھے لکھے مسلمانوں کا نہیں ہوا - یہ ضرور ہے کہ آریہ سماج والے بہت سے چٹخارے بھی دیا کرتے ہیں جن کے لالچ سے اُن کے دام تزویر میں آجانا کچھ مشکل امر نہیں - مگر اسکا اثر اسوقت ہو سکتا ہے جبکہ کوئی شخص اپنے عقاید سے ناواقف ہو - غالبًا اب بھی اسکا موقع باقی ہوگا کہ وہ لوگ جو آریہ سماجی ہوگئے ہیں پھر دائرہ اسلام میں آجائیں اگر کوئی صاحب اس کار خیر کو اپنے ہاتھ میں لیں تو اُس سے کہیں زیادہ مفید ہوگا کہ جاپان جانے کی کوشش کیجائے اور وہاں اسلام پھیلایا جائے - آگرہ خاندان مغلیہ کے شہنشاہی کے بہترین زمانہ میں مسلمانوں کا دارالخلافہ رہ چکا ہے - وہاں کے مسلمان اب بھی بکثرت تجارت پیشہ ہیں اور وہاں کے آس پاس بہت سے مشاہیر صوفیہ کے مزار بھی ہیں ایسے مقاموں کے مسلمان اگر اس بات کو روا رکھیں کہ جو لوگ اُن کے آباؤ اجداد کے پاکیزہ اثروں ہندو سے مسلمان ہوگئے ہوں وہ پھر گمراہی اور ضلالت میں پڑ جائیں تو اُن کے لئے باعث ننگ ہے - مسلمانو! برائے خدا اب بھی آنکھیں کھولو اور اس بات پر کمربستہ ہو جاؤ کہ جو بیچارے تمہاری غفلت کی وجہ سے فریب میں آگئے ہیں وہ پھر راہ راست پر آجائیں - یہ کام خاص علماء کا ہے اُنہیں کو اسکی طرف زیادہ توجہ کرنا چاہئے ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ علماء مر گئے +

عبد الکریم . نارس چھاونی

اڈیٹر - مسٹر شیخ عبد الحق صاحب (بشنداس) نے اطلاع دی ہے کہ میں اُدھر کو جاتا ہوں امید ہے اور صاحب بھی توجہ کرینگے +

نصیحتِ حقانی

شیخ عبدالحق صاحب عرف پنڈت بشن داس نومسلم کی نصیحت اپنے نومسلموں کو جو انہوں نے

عرصہ تین سال سے رشی کیش اور اور سفروں میں نومرید کئے تھے۔ جب سخت مرض نے شیخ صاحب کے سفروں کو بند کیا اور نہایت ہی کمزوری نے گھیر لیا تو نومسلموں کو آزادگی دیکر روانہ کیا عجیب قسم کی نصیحت فرمائی سُننے والوں کے دل چھدے جاتے تھے۔ اوّل آپ نے فرمایا اے بھائیو! تم میری تین سال کی کمائی ہوئی دولت ہو۔ تمہاری جدائی میں ہرگز نہیں چاہتا۔ چونکہ مرض اور کمزوری نے مجھکو گرا دیا۔ تمہاری جدائی کیونکر گوارا ہو۔ تم لوگوں میں بعض وہ بھائی ہو کہ جنہوں نے عمر بھر کام اور محنت نہیں کی اور آنند کے ساتھ سادھو ہونے میں بھوجن پا پاکئے۔ اب میرے ساتھ کھرپا اور درانتی چلا کر خوب خوشی کے ساتھ گذران کرتے ہو۔ اور ہر تنگی میں لوگوں کے طعن اور اُن مسلمانوں کے جو پیٹو پیروں کی امت میں اپنا لقب وہابی رکھوانے میں دریغ نہ کیا۔ اور تھوڑی عرصہ میں دینی تعلیم حاصل کر لی۔ یہ تمہاری سچی چاہت ربّانی کا ثبوت ہے اور عبدالقدیر جو میرا پہلا [illegible] کا پہلا ہے جسکا نام پہلے رام جین تھا۔ عبدالقدیر کو خوب صبر اپنا [illegible] ایک جگہ کٹے نہیں رہ سکتی۔ عبدالقدیر کو معلوم ہے کہ خرجہ کا ڈکوٹ برہمن کا لڑکا جب آکے مسلمان ہوا ہم لوگوں کے ساتھ دوچار روز تکلیف نہ اُٹھا سکا جب ہم ٹھاکر بھرت سنگھ ضلع مظفر نگر کے گاؤں سے سکندر آباد کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ اللہ صاحب نے ہمکو بلایا۔ سکندر آباد میں آکر برہمن کا لڑکا مذکور آریہ لوگوں کی آدھ سیر کچوری کھاکر پھر سکندر آباد کے گروکل میں شامل ہوگیا۔ اچھا ہوا کیونکہ دین اور پیٹ دونوں کو رکھنا محال ہے۔ پھر ہم لوگ غازی آباد ستو کھاکر پہونچے اللہ صاحب نے کیسی بڑی مہربانی سے ہمکو اور تمکو رزق پہونچایا۔ بابو دولت رائے پوسٹ ماسٹر صاحب آریہ نے کتنی بڑی مدد ہم لوگوں کی کی جو بیان سے باہر ہے ایک ماہ تک ہماری اور تمہاری بابو صاحب موصوف نے مدد کی یہ سب اللہ ہی کی جانب سے تھا۔ یہ میں عبدالقدیر کو یاد دلاتا ہوں کہ اللہ صاحب جس کے ہم اب بندے بنے ہیں وہی ہمکو پالتا ہے۔ اے بھائیو کوئی کسی آدمی پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ جب میں نے کسی انسان پر بھروسہ کرکے کام کیا اُسی کام میں ناکامیاب رہا جب ایک دفعہ ہمکو قاعدوں اور سیپاروں کی ضرورت تھی تو سہارنپور اس غرض سے گیا کہ فلاں فلاں شخص اسلام کے مددگار ہیں۔ قاعدوں اور سیپاروں کی مدد ملجائیگی ایک بچہ طالب علم نومرید کم عمر میں اپنے ساتھ لیگیا۔ ایک صاحب کی کوٹھی پر السلام علیکم وعلیکم السلام کے بڑے زور شور ہوئے۔ بعد اُس کے لڑکے کو کچھ پڑھنے کیلئے کہا گیا۔ اوّل تو لڑکے کی مادری زبان ہندی۔ دوسرے بچہ۔ تیسرے دیہاتی۔ چوتھے غریب حال۔ پڑھنے میں عین اور الف وغیرہ کی تمیز نہیں کر سکا۔ جیسے شہریوں کا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا قاعدہ ہوتا ہی بیچارے نومسلم بچہ کو ٹھٹھوں میں اڑانا شروع کیا۔ یہ اُسی بات کا نتیجہ تھا کہ میں محض انسان کے بھروسہ پر چلا تھا۔ خبردار رہنا بھائیو! نمک کی کنکر اور پینے کا ڈورا یہ ادنیٰ چیز ہے اللہ ہی سے مانگئے اور مشقت و محنت کرکے اپنا پالن کیجیو اور خبردار خبردار موجودہ مسلمانوں کا لباس ہرگز اختیار نہ کرنا پرانے مسلمان ہو گذرے انکا حال سنو پڑھو اور قرآن اور نبی جی مہاراج کی سنت پر چلو اور پیٹو پیروں کے جھگڑوں میں ہرگز نہ پھنسو دیکھتے ہو پیروں اور فقیروں نے گذرے محرّم میں ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ تھانہ تک نوبت پہونچی ان سے ہرگز کوئی امید نہ رکھنا دیکھو تمکو میرے ساتھ رہکر خوب تجربہ ہوگیا ہے۔ ہاں مقدسوں کی رفاقت ضرور بالضرور اختیار کرنا۔ بُروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ دیکھو عبدالصمد ثانی کا حال نوجوان تعلیم یافتہ لڑکا محمد مبارک شاہ کے حوالہ کر دیا تھا وہ بھی اُس کے ساتھ بگڑ گیا۔ اسلام سے وہی پیٹھ پھیریگا جسکو اسلام سے تجربہ نہیں جبتک آدمی توحید کے اور قرآن کے حکموں اور نبی صاحب کے بتائے ہوئے طریقہ کو کسوٹی نہیں کریگا۔ تب تک اسلامی تجربہ حاصل نہ ہوگا۔ بہت سے لوگ دعوے نبوت کا کرکے اپنی جماعت میں بلاتے ہیں جیسے مرزا قادیانی۔ ایسے لوگوں سے بچو۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ہاں ایک لنگرخانہ اور دس آدمی ہاں ہاں کرنیوالے چاہئیں اسی جنگل میں ایک بڑی بھیڑ چیلے چانٹوں کی ہوجاویگی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کے خلاف کبھی نہ چلنا۔ مجھے کہنا تو بہت تھا۔ قیامت کو میں تمکو پیش خدا کھڑا کرونگا اور کہونگا کہ یہ میری دولت ہے پرانے مسلمانوں کے لئے نمونہ بنجاؤ تاکہ وہ تمکو دیکھکر اسلام کی طرف پھریں اور پیٹو پیروں کی دوکانداری سے نجات پاویں۔ فقط

راقم محمد صابر ساکن اصغر پور ضلع سہارنپور

اہلحدیث:۔ ناظرین! یہ وہی صالح مرد شیخ عبدالحق (سابق پنڈت بشنداس) ہیں جو مباحثہ دیوریہ کے اثر سے اسلام لائے تھے۔ اب خدا نے اِن کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں کو قبول اسلام کی توفیق دی۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ شیخ صاحب کو بیماری سے عافیت دے اور صحت کلی عطا فرماوے اور انکو اُن کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ کیونکہ شیخ صاحب کی ظاہری باطنی اور دلی آرزو یہی ہے جس کے متعلق وہ شب و روز کوشاں ہیں کہ ؎

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے لے شاہ * کہ نہ آئے کوئی آواز بجز اللہ اللہ

فتاویٰ

س نمبر ۳۳ - دریائی جانور مثلاً گر مچھ - کچھوا - دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام؟ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں اور دو قرآن حدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرماویں -

(حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگران ضلع منٹگمری)

ج نمبر ۳۳ - قرآن مجید میں ارشاد ہے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے لئے حلال ہے تمہاری گزارے کی صورت ہے - یہ آیت جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جب تک کوئی مخصص اسکا نہ آئے مگر مخصص کوئی نہیں -

س نمبر ۳۴ - ہمارے شہر کے قریب ایک موضع ہے وہاں پر ایک شخص مسلمان بکرا بکری خود ذبح کر کے گوشت فروخت کرتا ہے - اس سے نفع اٹھاتا ہے اسپر چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ پیشہ ور کا ذبیحہ درست نہیں ہے بلکہ اس گوشت کا کھانا حرام ہے لہٰذا از راہ کرم جواب دیں کہ کیا کوئی آیت یا حدیث اس پیشہ ور کے ذبیحہ کی ممانعت کی آئی ہے - اور اگر اس سے خرید کر گوشت کھایا جاوے یا کھایا گیا تو کیا وہ حرام تھا یا جواب قرآن و حدیث سے دیا جاوے (ایضاً)

ج نمبر ۳۴ - ذبیحہ کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ پیشہ ور کا کیا ہوا نہ ہو - یہ عامیانہ خیالات ہیں - انکی طرف خیال نہیں کرنا چاہئے - ار کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ

س نمبر ۳۵ - عید الفطر عید اضحیٰ کے صدقہ سے معلموں کو تنخواہ دینا جائز ہے - یا نہیں - اگر ان صدقات سے تنخواہ نہ دیا جاوے تو دینی علم تحصیل کرنا موقوف ہوتا ہے

(عبد المنان ڈاکخانہ چلاہی ضلع رنگپور مدرسہ ہدایت الاسلام)

ج نمبر ۳۵ - عید الفطر و عید اضحیٰ کے صدقات اور چمڑوں کی آمدنی سے معلموں کی تنخواہ نہ دینی چاہیئے - طالب علموں کے دوسرے اخراجات نان نفقہ لباس وغیرہ میں خرچ کیا جائے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ صدقات وغیرہ سب فقرا کے لئے ہیں -

س نمبر ۳۶ - جماعت کے سامنے شب کو روشنی کے لئے چراغ رکھکر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں - بعضے لوگ اسکو شرک کی طرف منسوب کرتے ہیں (ایضاً)

ج نمبر ۳۶ - حدیث شریف میں آیا ہے انما الاعمال بالنیات یعنی اعمال کی بنا نیت پر ہے پس یہ عام قاعدہ ہے چراغ اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ اسکو سجدہ کیا جائے تو شرک ہے اگر اس نیت سے رکھا جائے کہ روشنی حاصل ہو تو جائز ہے -

س نمبر ۳۷ - بعد نماز عشا کے تراویح کی نماز آٹھ رکعات باجماعت ادا کرنا جائز ہے یا نہیں اسکی کوئی حدیث آئی ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۷ - تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں بیس بھی مستحب ہیں مگر آرام اور ترتیل سے پڑھی جائیں - حدیث شریف میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعت ہی آئی ہیں -

س نمبر ۳۸ - اہل علم کے نزدیک جمعہ کی دو اذان یعنی حضرت عمر نے جو اذان قائم کیا وہ جائز ہے یا نہیں - اور اسکو عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۸ - جمعہ کے روز بیشک دو اذانیں ہونی چاہئیں - حدیث شریف میں ہے کہ میری سنت کو مضبوط پکڑو اور میرے خلفا کی سنت پر بھی عمل کرو پس جو طریقہ سلوک خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے مخالف نہو اسپر عمل کرنا چاہیئے -

س نمبر ۳۹ - جامع مسجد میں ہمیشہ جمعہ کی نماز ادا ہوتی ہے سوائے اسکے کبھی گھر میں بلا عذر جمعہ ادا کرنا کبھی مسجد میں جانا اور سوائے مسجد کے ہر جگہ جمعہ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۹ - بلا عذر جمعہ گھر میں پڑھنا منع ہے - قرآن مجید میں حکم ہے إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ یعنی جمعہ کی اذان سنکر نماز کو بہت جلد آیا کرو -

س نمبر ۴۰ - بلو خور کے گھر میں دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۰ - بلو خور اگر اور کوئی کام نہیں کرتا تو اس کے گھر کا کھانا منع ہے اور اگر اور کام بھی کرتا ہے جس سے اسکو آمدنی حلال ہے اور یہ معلوم ہے کہ اس نے اسی آمدنی سے خرچ کیا ہے - تو جائز ہے اور اگر معلوم نہیں تو مشتبہ ہے ترک اچھا ہے -

س نمبر ۴۱ - آل اولاد کو حالت تنگی میں چھوڑنا یعنے انکو کھانا کپڑا نہ دینا اور خود روپیہ جمع کرنا ایسے لوگوں کی شان میں اللہ و رسول کا کیا حکم ہے یہ ظلم ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۱ - اولاد اور متعلقین کو تنگ رکھنا سخت گناہ ہے - قرآن مجید میں حکم ہے اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ اپنے متعلقین کے حقوق ادا کیا کرو -

س نمبر ۴۲ - زید نے عمر کے پاس ایکسو روپیہ لیکر چار بگہ زمین تین برس کے وعدہ میں گیر بی رکھا کہ عمر اس زمین کے خزانہ زمیندار کو دیکر اس کے منافع اٹھاتا جاوے زید تین برس کی مدت میں ایکسو روپیہ عمر کو دیکر زمین واپس کر دیگا - اب اس زمین کا منافع عمر کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴۲ - یہ سوال صاف نہیں سمجھا گیا - خزانہ سے مراد پیداوار ہے یا کیا؟ پس صورت مذکورہ میں عمر اگر زمین کی پیداوار کا کچھ حصہ زید کو دیتا رہا ہے تو اسی قدر مالکانہ سمجھا جائیگا اور باقی منافع عمر کو اپنی کاشت کاری میں لینے جائز ہونگے - ۳ر کے ٹکٹ وصول - داخل غریب فنڈ

حدوث دنیا قیمت ۲ر حدوث وید قیمت ۱ر سوامی دیانند کا علم و عقل قیمت ۱ر

انتخاب الاخبار

اہلحدیث کانفرنس نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری کا چھپوایا ہے جس میں توحید و رسالت کا بیان ہے - اسکی اشاعت ہندؤوں میں ہونی ضروری ہے جو صاحب اس خدمت کو کرسکتے ہوں وہ اطلاع دیں کہ انکو بھیج جائیں +

جسٹس چیٹی رسان نے دفتر اہلحدیث کے پچاس منی آرڈر دی پی غبن کئے تھے اور اہلحدیث کے منی آرڈروں کے علاوہ تین اور منی آرڈروں کے غبن کا جرم کیا تھا اُن تینوں کے غبن کے الزام میں نو ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کا سزایاب ہوا اور ابھی اہلحدیث کے منی آرڈروں کا مقدمہ باقی ہے +

رُوسی اور مصری مسلمان اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی ایک عالمگیر کانفرنس ہوا کرے - سلطان المعظم اگر اجازت دیں تو مکہ شریف اس کے لئے بہت موزون ہے +

۱۶ دسمبر کو امرتسر میں دفتر اہلحدیث کے قریب ہی ایک گاڑی گھوڑا کے بےخود ہوکر بھاگنے سے دو تین بچے زخمی ہوئے ایک مرگیا -

جناب مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی ایام جلسہ آرہ میں بہت بیمار ہوگئے تھے - ایک تار سے معلوم ہوا کہ اب آرام ہے +

امسال جلسہ آرہ میں بہت سے علما بوجہ اپنی ضروریات یا علالت کے شامل نہیں ہوسکے جس سے جلسہ پُرلطف نہ ہوسکا +

پھپھامو - رائے بریلی - کانپور ریلوی کی پیمائش سرعت سے ہورہی ہے - تاکہ قحط زدگان کی امداد کے لئے ریلوی لائن کی تعمیر کا کام جاری کردیا جائے +

۱۵ دسمبر کو دکیل کمپنی امرتسر کا اجلاس ہوکر فیصلہ ہوا کہ کمپنی ہذا رجسٹری کرائی جائے اور ڈائرکٹروں کا انتخاب بھی ہوگیا +

گریووی کے متصل دو گاڑیوں کا گذشتہ ہفتہ کے روز تصادم ہوگیا - ایک جمعدار اور پائنٹ مین مرگیا اور ۴۰ مسافر زخمی ہوئے +

تار برقی کے ذریعہ سے خبر تو جاتی ہے - اب فوٹوگراف بھی لیا جانے لگا اسکی موجد پروفیسر فورم ہیں - اب کیا ہے ہزاروں کوس کے فاصلہ سے لوگ اپنے عزیزوں اور دوستوں کا خواہش فوٹو لیا کریں گے حادثوں اور جرم کے گنہگاروں کے نام کی تحقیقات میں فضول وقت ضائع کرنے کے بجائے ان کی تصویریں بذریعہ تار برقی فوراً شائع کرکے انکا پتہ لگالیا جاویگا +

وہ زمانہ بھی دُور نہیں ہے جبکہ ہزاروں کوس سے ہم جس چیز یا جس شخص کو دیکھنا چاہینگے ٹھیک اسی طرح دیکھ لینگے جس طرح کہ اپنی کانوں سے ہم کوئی بات سنتے ہیں +

دولت عثمانیہ عنقریب جہازرانی کی ایک کمپنی قائم کرنیوالی ہے جو بصرہ اور عمان اور بحر ابیض اور بحر احمر کے درمیان اپنا کام جاری کریگی - اسکا سرمایہ دو لاکھ پونڈ ہوگا اور پچاس پچاس پونڈ کے حصوں میں تقسیم کیا جائیگا - سالانہ منافع کم سے کم پانچ فیصدی خیال کیا گیا ہے +

ملازمان ایسٹ انڈین ریلوی کی سٹرائک سے ریلوے مذکور کا پندرہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا +

کلکتہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک ریلوی سٹیشن چنگیپا ٹس نامی پر ۲ دسمبر کو ۱۰ بجے شب کے ڈاکو آپڑے اور سٹیشن ماسٹر اور دو قلیوں کو مجروح کرکے بارہ ہزار روپیہ آہنی صندوقوں سے اڑا لے گئے - پولیس مصروف تحقیقات ہے +

پریزیڈنٹ روزولٹ چین کو ہمدردی انسانی سے جنگ باکسران کے تاوان سے نجات دینا چاہتے ہیں کہ امریکہ کو زر تاوان کی معافی کے علاوہ اہل چین کی اعانت اور چینی طلبا کی امریکہ میں حوصلہ افزائی کرنی چاہئے - مسٹر موصوف نے جاپان سے امریکن تعلقات عمدہ بیان کئے اور ۱۹۱۲ء کی نمائش کا ذکر کیا جو جاپان منعقد کرنیوالا ہے اس میں اہل امریکہ کو شرکت کی طرف توجہ دلائی +

فصلوں سے متعلق حضور ویسرائے نے ۲ دسمبر کو بذریعہ تار سکرٹری آف سٹیٹ ہند کو جو رپورٹ بھیجی ہے وہ یہ ہے کہ مدراس میں اچھی بارش ہوگئی - برہما میں خفیف سا مینہ برسا - لیکن موسم بہار کی فصلوں کے لئے ہر جگہ مزید باران رحمت کی ضرورت ہے - ممالک متحدہ کے چار ضلاع میں چار ہزار آٹھ سو اشخاص قحط کے امتحانی کاموں پر لگے ہوئے ہیں - اب تک تکالیف قحط کی صرف چند علامات نمودار ہوئی ہیں لیکن نرخ غلہ بدستور گراں ہے +

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ سلطان نے مکہ سے عرفات تک ریلوی طیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے اور آئندہ موسم حج سے پیشتر ہی مکہ مدینہ ریلوی لائن مکمل کردیجائیگی +

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۷ دسمبر کو طاعون سے ۲۷۹ - اموات حسب ذیل ضلاع میں واقع ہوئیں - رہتک ۲۲ - گوڑگانوا ۲ - دہلی ۲ - کرنال ۵۳ - انبالہ ۹ - ہوشیارپور ۱۷ - لدہانہ ۹ - فیروزپور ۳ - منٹگمری ۴ - لاہور ۱۱ - گوجرانوالہ ۱ - سیالکوٹ ۱۳ - جہلم ۳۲ - راولپنڈی جھنگ - سلائلپور ۹ - ریاست پٹیالہ ۱۰ - جیند ۲ - پچھلے سال اسی ہفتہ میں ۱۹۲ واقعہ ہوئی تھیں +

شیخ عبدالحق نومسلم (پنڈت لشنداس) کے ہاتھ پر ۹ دسمبر کے روز ڈیرہ دون میں چار گھرانے معہ اپنے بال بچوں کے مشرف باسلام ہوئے - خدا استقامت بخشے +

داغ دل - بیاہ شادی کے نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان اس کتاب میں درج ہے - قیمت معہ محصولڈاک ۸/ پتہ علم الدین منیجر انڈین شال ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دہلوی فاضل ،

امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کی وقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۳۴ء صفحہ ۵ کالم ۱)

جناب عبدالصمد صاحب جالندھر سے تحریر فرماتے ہیں

[illegible]

منگوایا کرونگا۔ الحمدللہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ بارہ روپے آٹھ آنے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں

ایک صاحب مئوناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں ہر دو ڈبیہ مومیائی آدھ بھیجدیں میں آپکا پکا خریدار ہوں گا

مومیائی کے مختصر فوائد مقوی باہ - مولد خون - مقوی دماغ - درد کمر - جریان منی - ابتدائی سل و دق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے - نوجوان - بوڑھے - بچے اور عورت سب کے لئے یکساں مفید ہے - قیمت فی چھٹانک للعہ آدہ پاؤ للعہ

برق ست اس میں تین شیشیاں ہیں - ایک برقی روغن ہے جسکی استعمال بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے دوسری ٹکیہ طلاکی جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر رشہ کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور تیسری شیشی خوراکیہ دوائی ہے

المشتہر منیجر ذی میڈیکل ایجنسی امرتسر

کتبخانہ ثنائی امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے متن ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تفسیر کی گئی ہے کچھ حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں - ایسے کہ بایدو شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط [illegible]

[illegible]

جلد دوم سورہ آل عمران ونسا " ۶/
جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف " ۶/
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۶/
جلد پنجم تا سورہ فرقان " ۶/

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - تمام مباحث کا خاتمہ قرآن شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت - قیمت ۱۲/

تعلیم الاسلام مکمل مہاشہ دھرمپال تو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب - قیمت ۱۲/

ترک اسلام مہاشہ دھرمپال کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب - قیمت ۶/

مشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر - کٹڑہ سفید

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352)

اہلحدیث

امرتسر

جلد پنجم نمبر ۹

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ

والیان ریاست سے ... للعہ

روسا وجاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... عہ

" " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

امرتسر - مورخہ ۲۱ ذی قعد ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء - یوم الجمعۃ

منکرین حدیث کے حملے اور جواب

لاہور کی اہلقرآن پارٹی نے آجکل احادیث پر بے طرح زہر اگلنا شروع کیا ہوا ہے۔ کئی ایک پرچوں میں متواتر مضامین اسی قسم کے نقل رہے ہیں آنکو ہم بھی آج سے سلسلہ وار اُن کے جواب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ بڑا پُرزور مضمون اُنکا ہم پہلے لکھتے ہیں اُس سے بعد علی الترتیب لکھینگے۔ انشاءاللہ - کیونکہ اہلحدیث کا پہلا فرض بے حدیثوں سے مقابلہ کرنا ہے۔ حسب دستور آنکی ساری عبارت نقل ہے آپ لکھتے ہیں :-

بے زمانہ رسول اللہ میں کتب احادیث بلکہ بھی غیر قرآن کے لکھنے کی ممانعت

قائلین احادیث اس بات کو تسلیم کرینگے اور کیوں نہ کریں جب انکی معتمد علیہ حدیثی کتابوں میں لکھا ہوا موجود ہے کہ پیغمبر خدا نے حکم دیدیا تھا لا تکتبوا عنی سوی القرآن کہ مجھ سے قرآن مجید کے سوا کچھ نہ لکھو - اس ممانعت کی وجہ جو اہلحدیث بیان کرتے ہیں وہ کسی وجہ سے بھی سماعت کے قابل نہیں کہتے ہیں کہ اُسوقت یہ خوف تھا کہ قرآن کے ساتھ حدیث رل نہ جائے - بھلا آجتک دوسری جسقدر کتابیں ہیں اُن کے حاشئے تشریحیں تفسیریں کبھی متنوں کے ساتھ ملگئی ہیں اور اس خوف سے کبھی کوئی شخص کسی کتاب کی تفسیر وتشریح کرنے سے رکا ہے - پھر اگر یہی وجہ ہوتی تو جہاں آپنے نہیں کی تھی وہاں یہ امر بھی ضرور کرتے کہ میرے بعد جب اتنا زمانہ گذر جائے تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپنے ایسا نہیں فرمایا تو از روئے انصاف وایمان کہا جاوے کہ حدیث کے جمع وتالیف کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کیا یا اطاعت؟ خواہ انکی نیت کیسی ہی اطاعت وہمدردی کی کیوں نہ ہو پس یہ وجہ تو سراسر غلط ہے - البتہ ایسا کہیں تو قرین قیاس ہے کہ پیغمبر صاحب سلام علیہ کو چونکہ محض قرآن مجید کے پہونچانے کا خداتعالیٰ کی طرف سے حکم تھا جسکے بغیر اُن پر کوئی وحی بھی نہیں ہوتی تھی اور اپنی پاس سے کوئی مسئلہ گھڑ کر بنانے کے تو آپ مطلق مجاز تھے ہی نہیں - اس لئے آپنے خیال کیا ہوگا کہ اگر لوگ مجھ سے قرآنی مضامین کو غیر قرآنی الفاظ میں لکھ لیجا یا کرینگے تو

اطلاع :- گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت - مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارجوا زان ۲ ار فی پرچہ - اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا چاہئے - منیجر

کسی وقت یہ الزام لگایا جائیگا کہ پیغمبر خدا بعض باتیں قرآن مجید کے بغیر بھی بتا کرتے تھے جس سے میری بلاکم وکاست پیغام رسانی میں نقص وارد ہوگا۔ پس پیغمبر خدا کے زمانہ میں تو کتب احادیث کا وجود ہی نہ موجود نہ ہوا کہ حدیث کی تالیف کرنیوالی کو اسوقت جھٹ منکر رسول اور منافق قرار دیا جاتا۔ اور اسکا اصل سبب یہی تھا کہ قرآن مجید جو دین میں ہر طرح کافی ووافی ہے۔ لوگوں کے پاس لکھا ہوا موجود تھا۔

زمانہ پیغمبر کے بعد صحابہ کے زمانہ میں بھی حکم پیغمبر کے مطابق تالیف کتب احادیث کی ممانعت رہی جیسا کہ کتب احادیث میں موجود ہے دخل زید بن ثابت علی معاویۃ فسألہ عن حدیث فامر انسانا یکتبہ فقال لہ زید ان رسول اللہ صلعم امرنا ان لا نکتب من حدیثہ شیئا فمحاہ۔ (سنن ابوداؤد کتاب العلم) یعنی زید بن ثابت معاویہ کے پاس آئے اور اُن سے ایک حدیث پوچھی اُنہوں نے کسی کو حکم دیا کہ وہ اسکو لکھ لے۔ اس پر زید نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم آپکی حدیثوں سے کچھ نہ لکھیں اور جو لکھا تھا اسکو مٹا دیا۔ محب طبری نے ریاض النضرۃ میں اور ملا علی متقی نے کنز العمال میں اور حافظ عماد الدین نے مسند صدیق میں بروایت حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری کے عائشہ کی روایت سے یہ لکھا ہے کہ میرے والد یعنی ابوبکر صدیق نے پانچسو حدیثیں پیغمبر خدا صلعم کی جمع کی تھیں پس ایکرات وہ نہایت بے چین ہوئے اور حد سے زیادہ مغموم میں نے پوچھا کہ پریشانی کا سبب کیا ہے تو آپ نے کہا کہ وہ حدیثیں جو میں نے جمع کی تھیں لے آ۔ جب میں لے گئی تو آگ منگا کر انہیں جلا دیا۔ جب میں نے اسکا سبب پوچھا تو کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید میں مر جاؤں اور یہ حدیثیں میرے پاس رہجائیں اور شاید میں نے اعتبار اُن آدمیوں کا روایت میں کیا ہو جو درحقیقت لائق اعتبار نہوں اور وثوق ان باتوں کا کر لیا ہو جو در اصل صحیح نہوں۔ (تہذیب الاخلاق صفحہ ۳۵-۳۸)

ابوبکر صدیق کا ایسا خیال کرنا کہ مجھکو نہ راویوں کی ثقاہت پر اعتبار ہے نہ انکی روایتوں کی صحت کا یقین ہے۔ آیات ذیل کے عین موافق ہے۔

(۱) وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ (پ ۱۱ - ع ۱۴)

(۲) وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ (پ ۲۸ ع ۱۳)

ان آیات سے یہ بات بڑی صراحت سے ثابت ہے کہ اپنے زمانہ پر اپنے شہر کے رہنے والے لوگوں میں جو لوگ منافق تھے انکی پیغمبر خدا سلام علیہ کو خبر نہ تھی کہ یہ منافق ہیں پس جب آپکا یہ حال تھا تو ابوبکر صدیق کیوں اپنے عجز کا اعتراف نہ کرتے کہ مجھکو راویوں کی ثقاہت اور انکی روایت کی صحت کا علم نہیں ہے اسوجہ کے علاوہ دوسری وجہ وہ ہوسکتی ہے جو زید بن ثابت نے معاویہ کو بتائی تھی کہ حدیث کو لکھنے کی پیغمبر خدا سے ممانعت ہوچکی ہے (لا تکتبوا عنی سوی القرآن)۔

اِن روایات سے اہلحدیث کے سامنے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ پیغمبر خدا سلام علیہ اور آپکے مخلص اور مومن صحابہ اس بات کے سخت مخالف تھے۔ کہ حدیثیں (یعنی بعض وہ الفاظ جو شاذونادر کسی موقع پر پیغمبر خدا سے قرآنی مضامین بغیر قرآنی الفاظ میں صادر ہوئے) لکھی اور جمع کیجائیں۔ سو موجودہ زمانہ میں جو شخص کتب احادیث کو دیکھنا مکروہ خیال کرتا یا انکو جلا دینے کے قابل سمجھتا ہے وہ بلاشبہ پیغمبر خدا کے ارشاد کی تعمیل کرتا اور ابوبکر کی پیروی کرتا ہے پس جو لوگ ایسے شخص کو بُرا کہتے ہیں وہ خود بُرے ہیں۔ جو پیغمبر خدا اور صحابہ کا خلاف کرتے اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں"

(اشاعۃ القرآن بابت یکم نومبر ویکم دسمبر)

جواب۔ اہل قرآن سے تو ایسے مضامین کا شائع ہونا تعجب نہیں۔ تعجب بلکہ حیرانی تو یہ ہے کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر اخبار اہل فقہ میں بھی کئی ایک مضامین اس عنوان سے نکل چکے ہیں گو ایسے مضامین لکھنے اُن کے مذہب کے خلاف تھے تاہم اُنہوں نے محض اہلحدیث کے مقابلہ کے لئے اپنے مذہب کی بھی پرواہ نہ کی۔ (اڈ)

اس ساری مضمون کا لب لباب دو ہی باتیں ہیں ایک تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حدیث لکھنے سے منع فرمانا۔ دویم حضرت ابوبکر صدیق کا احادیث کو جلا دینا۔ امر اوّل کا جواب تو خود صحیح بخاری سے ملتا ہے امام بخاری نے ایک باب لکھا ہے۔ کتابۃ العلم اس میں کئی ایک حدیثیں اس مضمون کی لائی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ ایک حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لائے ہیں کہ ان کے پاس چند احکام حدیثیہ لکھی ہوئی تھے ایک حدیث مرفوع لائے ہیں جس میں مذکور ہے کہ آنحضرت نے فتح مکہ کے دنوں میں ایک خطبہ پڑھا جس میں بہت سے مسائل حدیثیہ بیان فرمائے اسپر ایک شخص یعنی ابوشاہ نے عرض کیا کہ اکتب لی یارسول اللہ ای حضرت مجھ کو یہ خطبہ لکھوا دیجئے حضور نے فرمایا اکتبوا لابی فلان اسکو لکھدو۔ ایک حدیث یہ بھی لائے ہیں کہ حضرت

قیمت ۲ / پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

ابوہریرہ کہتے تھے کہ صحابہ میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں نہیں جانتا سوائے عبداللہ بن عمر کے کیونکہ وہ حدیثوں کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھا کرتا تھا۔ ان روایات صحیحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ صحابہ میں احادیث کے لکھنے کا دستور بھی تھا یاد کرنیکا عام تھا۔ پس معترض کا یہ کہنا صحیح نہ ہوا کہ:۔

"آپ (حضرت) یہ بھی فرماتے کہ میرے بعد جب اتنا زمانہ گذر جائے۔ تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپ نے ایسا نہیں فرمایا تو کہا جائیگا کہ احادیث کے جمع کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کا کیا"

کیا یہ ناواقفی پر مبنی ہے یا واقفی پر۔ زمانہ کی قید کیا ہوتی جبکہ خود حکم دیکر حدیثوں کو لکھوایا تو اس سے زیادہ کیا چاہئے تھا؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی روایت اگرچہ ان کتابوں میں ہے۔ لیکن اصول محدثین کے ساتھ غلط ہے کیونکہ حضرت صدیق نے جن روایتوں کو جلایا وہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ آنحضرت کے زمانہ میں راویان کلام سے سنی ہونگی۔ یا بعد انتقال آنحضرت کے۔ اگر آنحضرت کے زمانہ میں سنی تھیں تو حضور کی زندگی میں حضور سے استفسار کیوں نہ فرمایا حالانکہ صدیق کی شان یہ تھی کہ ہمیشہ آپکے ساتھ رہتے تھے۔ ہر بات کو بچشم خود ملاحظہ کرتے۔ ہر بات کو بگوش خود سنتے تھے۔ پھر انکو کیا مشکل تھا کہ خود حضور سے تصدیق فرما لیتے۔ علاوہ اس کے دونوں صورتوں میں (خواہ آنحضرت کی زندگی میں خواہ بعد انتقال سنی تھیں) ضرور ہے کہ ان روایات کے راوی اصحاب رسول اللہ ہونگے کیونکہ صدیق اکبر بعد آنحضرت کے کل اڑھائی سال زندہ رہے تھے وہ زمانہ تو صحابہ کا تھا حالانکہ محدثین کا یہ ایک مسلمہ اصول بمنزلہ اصول موضوعہ کے ہے کہ الاصحاب کلھم عدول یعنی صحابی سب ثقہ (معتبر) ہیں یہی وجہ ہے کہ مرسل حدیث کو جمہور محدثین سند نہیں مانتے مگر صحابی کی مرسل کو سب مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ صحابی نے جس سے سنا ہوگا وہ بھی تو صحابی ہوگا اور صحابہ تو سب عدول اور ثقہ ہیں پھر اس کے قبول کرنے میں کیا تردد ہے۔ پس حضرت صدیق اکبر نے ایسی روایات کو جو صحابہ سے انکو پہنچی تھیں نا معتبر کیوں سمجھا تھا۔ جو آیات آپنے پیش کی ہیں وہ منافقوں کے حق میں ہیں جنکا علم بعد میں آنحضرت کو حاصل ہوگیا تھا۔ قرآن مجید میں اسکا مجمل اشارہ ہے چنانچہ ارشاد ہے فَاحْذَرْهُمْ (منافقوں سے بچتے رہو) بچنے کا حکم بھی اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب انکا علم ہو۔ حدیثوں میں بالتصریح آتا ہے کہ حضور پیغمبر خدا نے منافقوں کے نام بھی بتلا دیئے تھے اور وہ

عام طور پر ممتاز تھے۔ پس ایسوں سے اگر صدیق نے روایت سنی ہوتی تو بحکم قرآنی اِذَا جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا (بے دینوں کی روایت سنکر تحقیق کر لیا کرو) ضرور تحقیق کرتے بے تحقیق کئے کیونکر لے سکتے تھے؟ ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں اگرچہ کتب حدیث میں ہے۔

واضح ہو کہ کتب حدیث دو قسم پر ہیں ایک ملتزم الصحت ہیں دوسری غیر ملتزم الصحت۔ ملتزم الصحت انکو کہتے ہیں جنکے جامعین اپنے ذمہ یہ بات لیں کہ اس کتاب میں کوئی روایت ایسی نہ درج کرینگے جو ہماری تحقیق سے صحیح نہو۔ اسکی مثال میں صرف صحیح بخاری اور مسلم ہی کو پیش کیا سکتا ہے۔ غیر ملتزم الصحت بھی دو قسم پر ہیں ایک وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی روایات ہوں مگر ان کی تمیز کردی گئی ہو کہ یہ صحیح ہے یہ ضعیف ہے۔ جیسے ترمذی ابوداؤد وغیرہ۔ دوسری قسم وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی حدیثوں کو سند سے تو بیان کیا جاتا ہے مگر صاحب کتاب اپنی تحقیق کا اظہار نہیں کرتا بلکہ سند پیش کر کے اہل علم پبلک کی رائے پر چھوڑ دیتا ہے جیسے ابن ماجہ وشلہ۔ یہ تینوں قسم اعتبار اور عدم اعتبار میں بھی مختلف مراتب رکھتے ہیں۔ یعنی قسم اول۔ دوئم سے اقدم ہیں اور دوئم سوم سے۔ ہاں قسم سوم میں کسی حدیث کا ہونا مستلزم اس بات کا نہیں ہے کہ وہ حدیث ضرور صحیح ہی ہے۔ کیونکہ وہ احادیث صحیحہ ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ انمیں ہر قسم کی روایات ہیں۔ صحیح۔ ضعیف۔ بلکہ موضوع بھی۔

یہ اقسام ثلاثہ بھی ان کتب احادیث کی ہیں جنمیں احادیث کو بالسند بیان کیا ہو لیکن جن کتابوں میں احادیث کو بے سند بیان کیا گیا ہو جیسے مشکوٰۃ یا کنز العمال وغیرہ ان کی شان تو اور بھی بہت ادنے ہے جبتک کسی معتبر مخرج (یا سند بیان کرنیوالے) مصنف کا نام نہ لیں۔ کسی حدیث کا محض ان کتب میں درج ہونا ہی کافی نہیں علامہ ولی اللہ خطیب مقدمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:۔

ولما سلك رضي الله عنه طريق الاختصار وحذف الاسانيد تكلم فيه بعض النقاد وان كان نقله وانه من الثقات كالاسناد لكن ليس فيه اعلام كالاغفال۔

علامہ بغوی مصنف مصابیح نے جو احادیث کو بے سند بیان کیا تو علامہ خطیب ممدوح لکھتے ہیں کہ مصنف مصابیح نے چونکہ احادیث کی اسناد کو حذف کر دیا تھا سلو بعض محدثین نے ان احادیث پر اعتراضات کئے۔ پھر علامہ خطیب لکھتے ہیں اگرچہ مصنف کی علو شان کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا کہ چونکہ مصنف بڑی پائے کے ہیں کسی حدیث کو انکا نقل کرنا ہی بمنزلہ سند کے ہے۔ تاہم خطیب ممدوح بڑی صفائی سے تسلیم کرتے

ہیں کہ) بے سند کلام باسند کے برابر نہیں ہے۔

نتیجہ ضمنی - افسوس ہے کہ آجکل کے بعض اہلحدیث بھی باوجود اہلحدیث بلکہ محدث کہلانے کے بے سند کتب احادیث تو کیا کتب تفاسیر کی روایات پر بھی ایسے جم جاتے ہیں کہ انہی روایات پر مذہب کی تفریق قائم کر لیتے ہیں جو ان روایات کا خلاف کرے یا ان کو تسلیم نہ کرے یا انکی صحت کا قائل نہ ہو کر پرواہ نہ کرے ان کی نسبت وہ وہی فتوے دیتے ہیں جو منکرین حدیث کے لئے ان کے ہاں تیار ہوتا ہے۔ حالانکہ روایات تفسیریہ کی نسبت محققین کی رائے وہی ہے جو علامہ ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں ظاہر کی ہے کہ:-

ان التفاسیر مملوة بالغث والثمین

اور ایسی مخلوط روایات کو بلا تنقید کبھی کسی محدث نے مدار فتویٰ نہیں بنایا۔ ہاں بنایا ہے تو آجکل کے مفتیوں نے جنکی فتووں کا بہت بڑا حصہ دخل خارج ہی کے متعلق ہے۔ آہ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟ ٭ یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

خیر یہ تو ایک ضمنی نتیجہ تھا جو بیان ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ محدثین چونکہ ایک آزاد گروہ ہے جنکی تعریف میں قومی شاعر (حالی) نے بھی صاف اقرار کیا ہے کہ ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا　　لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا　　کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو　　اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو　　لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

پھر آپ اسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزا اسکا چکھکر

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا　　مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا　　ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

ایسا آزاد گروہ جنکی شان یہ ہو کہ واقعات صحیحہ پبلک کی روشنی میں لاؤ تاکہ پبلک کو خود صحیح رائے قائم کرنیکا موقع حاصل ہو سکے کیونکر یہ باور کر سکتا ہے کہ ایک بات بلا سند کسی کتاب میں لکھی ہو خصوصاً ایسی روایت جو اصول مسلمہ کے بھی برخلاف ہو اسپر تمام مذاہب کی بنیاد رکھی جائے۔ غور سے سنئے ثبت العرش ثم انقش (پہلے بنیاد رکھو پھر عمارت بناؤ)۔

میں امید کرتا ہوں کہ معترض کا جواب کافی ادا ہو گیا ہوگا۔ اگر کوئی کمی ہوگی تو یار زندہ صحبت باقی ٭

مرزا صاحب قادیانی اور آریہ سماج لاہور

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲ دسمبر میں لاہور کی مذہبی کانفرنس کی نسبت لکھا تھا کہ آریوں نے عام اشتہار دیکر مسلمانوں سے کسی عالم کو وقت نہیں دیا۔ بلکہ صرف مرزا صاحب کو منتخب کیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ آریوں نے مرزا صاحب کے انتخاب میں اپنا فائدہ یہ سمجھا ہے کہ چونکہ مرزا عموماً ہر ایک جگہ اسلامی ثبوت اور قرآنی الہام بتلانے کے موقع پر بھی اپنی ذات خاص کو بطور نمونہ اسلام کے پیش کیا کرتے ہیں اور آپ کی ذات خاص کا تمام سب لوگوں کو معلوم ہے اور جمہور انام اسپر متفق ہیں کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت ٭ جہالت ہے جہالت ہے جہالت

اس لئے جو لوگ اس سنہرے اصول سے واقف ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ انکو اس نمونہ (مرزا) سے اسلام کی حقیقت بھی ایسی ہی معلوم ہوگی اور وہ کہہ اٹھینگے کہ ؎

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ ٭ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یہ تھا راز پنہانی جسکی وجہ سے آریہ سماج لاہور نے سخت بد دیانتی اور بد عہدی کی اور مسلمانوں کی حق تلفی کی بھی پرواہ نہ کی۔ الحمد للہ کہ ایک حد تک ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا۔ الحکم قادیانی ۱۰ دسمبر میں مرزا جی کے مضمون کا خلاصہ دیتے ہوئے اڈیٹر الحکم بڑے فخر سے لکھتا ہے کہ:-

"کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ امتیازی نشان جو الہامی کتاب میں ہونا چاہئے وہ صرف قرآن مجید میں ہے اور اس کے ثبوت میں ظاہر فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ طاقت ہے کہ اسکا سچا پیرو خدائی طاقت کے نمونہ معجزات کے رنگ میں دکھاتا ہے اور اس کے لئے اپنے باوجود وجود کو پیش کیا اور ان کثیر التعداد نشانات اور معجزات میں سے بعض کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالے نے

آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرماتے ہیں" (الحکم مذکور صٓ کالم ۲)

اس اقتباس سے ہمارا خیال بالکل صحیح ثابت ہوا اگر آج سے پہلے ہم نے بھی کوئی الہامی تُر ماری ہوتی تو کون تھا کہ ہمارے اس الہام کی تصدیق نہ کرتا۔

مرزائیو! ایسا صاف اور واقعات کا سچا کوئی الہام مرزا جی کا بھی دکھا سکتے ہو؟

بقیہ راکھ اس لیکچر پر لیکچر پہونچنے پر ظاہر کیا جائیگی اور ان معجزات کی بھی پوری پڑتال کرینگے جو قادیانی کرشن اور پنجابی مہدی کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہیں کلی کھولکر آریہ سماج کی بدنیتی کا اظہار ایک دفعہ اور بھی کیا جاویگا۔

کیا کسی کو اب بھی آریہ سماج کی بددیانتی اور بدعہدی میں شبہ ہو سکتا ہے کہ باوجودیکہ ۱۲ گھنٹوں میں صرف ۱۰ گھنٹے ٹکٹ کے تھے اور ۲ گھنٹے خالی تھی پھر بھی کسی مسلمان عالم کو موقع نہ دیا گیا۔ حالانکہ اشتہار میں عام دعوت دیکر سب کو بلایا تھا۔ ہاں دیا تو صرف مرزا صاحب کو دیا۔ ہم کو مرزا صاحب پر رشک نہیں کہ کیوں انکو دیا۔ البتہ رنج ہے تو آریہ سماج کی بدعہدی اور اسلام اور اہل اسلام کی حق تلفی کا ہے اور مرزا صاحب پر رنج ہے تو یہی کہ انہوں نے اسلام کی وکالت کرتے ہوئے اپنے آپکو کیوں نمونہ میں پیش کیا۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ عام رائے میری نسبت اچھی نہیں۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ میری بدظنی سے مخالفوں کو اسلام سے بھی بدظنی ہو جائیگی۔ پھر انکا کیا حرج تھا اگر وہ اسلام کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور واقعی اسلام کی خدمت کے لئے انہوں نے مضمون لکھا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے دوکانداری کا اشتہار بند رکھتے۔ کاش کہ وہ اتنا ہی جانتے کہ میں اگر خالص اسلام کی خدمت کرونگا۔ تو میرے اشتہار دینے سے زیادہ مجھے فائدہ ہو سکیگا۔ مگر یہ کام وہ کرتا ہے جسکے دل میں اسلام کی سچائی جاگزین ہو۔

اس موقع پر حکیم نورالدین خلیفہ کرشن جی کے دعوئے علم و فضل پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپکی نسبت الحکم میں لکھا ہے:-

"اخیر میں اس مضمون کے لکھنے کیوقت جو الہامات حضرت کو ہوئے تھے وہ تھے ان کے ترجمہ کے متعلق عام لوگوں نے خواہش ظاہر کی جسپر حضرت حکیم الامت نے کھڑے ہوکر بیان فرمایا کہ جب ملہم نے ترجمہ نہیں دیا تو مجھکو کوئی حق نہیں کہ میں انکا ترجمہ کروں لیکن حاضرین کی پُرزور خواہش اور آرزو کی بھی میں قدر کرتا ہوں اس لئے میں اپنے فہم اور سمجھ کے موافق انکا ترجمہ سُنا دیتا ہوں مگر یاد رہے کہ ملہم جسپر یہ وحی ہوئی ہے میرے اس ترجمہ کا پابند نہیں اور نہ اُسپر یہ ترجمہ حجت ہو سکتا ہے اصل وہی ہوگا جو وہ خود پیش کریگا جب چاہیگا یا یہ کہ جب خدا تعالیٰ اسپر کھولیگا۔ بہرحال ترجمہ حاصل بالمطلب کے طور پر یہ ہے:-

کہ تیرے مخالفوں اور منکروں نے تیرے خلاف جو منصوبہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ تیری عظمت اور تیرے اقبال اور ان سچائیوں کو جو تو پیش کرتا ہے۔ پامال کریں یاد رکھ وہ باریک در باریک تجویز اور منصوبے تیرے خلاف کرتے ہیں اور کرینگے مگر وہ یقیناً یقیناً ان میں بامراد نہیں ہونگے خواہ وہ کسی رنگ میں حملہ کریں جس طرز سے حملہ کرینگے اسی رنگ میں نامراد رہینگے تو میرے حضور میری روح کی طرح ہے تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے گویا تیرے کلام اور بیان میں وہ اثر اور روشنی ہے کہ شیطانی باتیں اس کے سامنے [illegible] سکتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ حق آگیا اور باطل اپنی نحوستوں [illegible]" (۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

کس قدر باریکی جتلائی ہے حالانکہ وہ الہام معمولی [illegible] لیتے ہیں کہ تو دیا مشین میں ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ بنتے جاتے ہیں [illegible] میں حکیم صاحب کے تکلف اور نازک مزاجی کی داد حاصل کرنے کے [illegible] ان کو اصل عربی میں بھی نقل کرتے ہیں۔ یہی الحکم ۱۰ دسمبر میں درج ہیں:-

"انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔ انھم ما [illegible] ولا یفلح الساحر حیث اتی۔ انت منی بمنزلۃ [illegible] انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔ جاء الحق وزھق الباطل" (صفحہ)

دیکھئے کیسی معمولی عربی ہے مگر ہاں حکیم صاحب بھی چونکہ مرزا صاحب کی ذات والا صفات سے تجربہ رکھتے ہیں کہ ایک ہی الہام ہوتا ہے کہ اُس کے ایک موقع پر کچھ معنے لئے جاتے ہیں۔ پھر دوسرے موقع پر اُسی سے کچھ اور کام بھی لینا کر [illegible] عطار کی طرح ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال دیا کرتے ہیں اسی لئے حکیم نے سوچا ہوگا کہ مبادا میں کوئی ایسی تفسیر کر دوں جو ایک ہی معنی میں ان کو ان الہاموں کو بند کر دے تو حضرت صاحب مجھپر خفا ہو جائیں ؎

یار کا پاسِ نزاکت [illegible] نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی آواز رہے

ہمارے ناظرین ہمارے [illegible] اس لئے ہم اس دعوے کی ایک [illegible] بھی سناتے ہیں۔

مرزا صاحب [illegible] اور نہایت ہی گول الہام ہے شاتان تذبحان یعنی [illegible] ذبح کی جائینگی۔ اس الہام کی تفسیر آپ نے ضمیمہ انجام کے صفحہ پر لکھی [illegible] بکری سے مراد مرزا احمد بیگ (والد منکوحہ آسمانی)

دوسری بکری سے مراد اُسکا داماد (خاوند منکوحہ آسمانی) ہے۔

باوجود اس تصریح کے جب مرزا صاحب کے دو مرید (بقول اُن کے) کابل میں مارے گئے اور آپکو ایسے واقعہ ہائلہ کی بابت کسی پیشگوئی کی تلاش ہوئی تو عیار عطار کی طرح اسی بوتل سے جس سے شربت بنفشہ نکالا تھا سکنجبین بھی نکال کر آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مریدوں کے گلاس میں نہیں بلکہ حلق میں اُتار دی چنانچہ آپنے اپنے کامل مریدوں کے متعلق جو ایک کتاب تذکرۃ الشہادتین لکھی تو اُس کے صفحہ ۷۰ پر اسی الہام کو دو کامل مریدوں پر لگا دیا اور بڑی ہوشیاری سے لکھا کہ ہمنے براہین احمدیہ (الہامی تھیلہ) میں پہلے سے لکھ دیا تھا کہ دو بکریاں ذبح کیجاویگی پس وہ یہی ہمارے دو مرید ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ حاشیہ نشین ہیں کہ آنکھیں بند کرکے سر ہلاکے کہتے ہیں اٰمنّا وصدّقنا فاکتبنا مع الشاھدین *

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھلا آدمی سمجھدار نہیں)

تمہاری حالت زار پر افسوس!

اخیر میں ہم حکیم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جب یہ اصول آپ کے نزدیک بھی صحیح ہے کہ جو معنے ملہم کرے وہی صحیح ہونگے۔ تو آپکا یا مرزا صاحب کا کیا حق ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہامات کے معنے اپنی طرف سے حسب مراد خود کرتے ہیں۔ غور سے سنئے! حضور فرماتے ہیں۔ فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (ترمذی) اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب میں سفید منارہ کے قریب اُترینگے۔ بتلائیے کس نے آپکو اجازت دی ہے کہ ملہم ربانی کے سچے الہام کو بگاڑ کر دمشق سے مراد قادیان اور مسیح سے مراد مرزا غلام احمد سمجھیں! حالانکہ آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ:۔

"ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کیواسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے" (خط ملحقہ بازالہ اوہام صفحہ)

حکیم صاحب! انصاف سے کہنا۔ آپ کے اور آپ کے پیر مرشد کے تراشے ہوئے معنی کے لئے بھی کوئی قرینہ قویہ اور موجبات حقہ ہیں؟ ایمان سے کہتے ہوئے شرم آئیگا۔ شرم مانع ہو تو آئینہ سامنے رکھکر اپنی سفید داڑھی کو ملاحظہ فرما کر غور کیجئے کہ کتنی باقی ہے *

ہزیہ کا اشتہار ۔۔ اب کی دفعہ بڑی سائز پر شائع ہوگا۔ اسلئے قیمت فی ہزار ... خوالی ہے۔ جن صاحبان نے جسقدر اشتہار منگوانے ہوں ابھی سے درخواستیں بھیجیں بعد میں شکایت بیجا ہے

اہل فقہ کا قول و فعل

اگرچہ ہمیں کسی کے ذاتی کاموں سے تعلق نہیں خصوصاً کسی ایسے شخص سے جو کسی قانون یا قاعدہ کا پابند ہو جیسے اڈیٹر اہل فقہ۔ تاہم حسب ضرورت اس لئے کہنا پڑتا ہے تاکہ عوام کو انکی نسبت صحیح رائے قائم کرنیکا موقع مل سکے۔

اہل فقہ کے صفحہ پر ہمیشہ یہ اطلاع چھپی ہوتی ہے کہ "جس مراسلت پر فرستندہ کا نام لکھا ہوا نہ ہوگا خواہ وہ کس قدر ضروری ہو ہرگز درج اخبار نہ ہوگی" باوجود اس ضروری اطلاع اور وعدہ کے ناظرین حیرت سے سُنیں گے کہ یہی حضرت ۱۳ دسمبر کے پرچہ میں ایک مراسلت کی بابت لکھتے ہیں:۔

"یہ مضمون چند ہفتے ہوئے دفتر میں موصول ہوا۔ افسوس ہے کہ اس پر راقم مضمون کا نام نہیں۔ مگر مہر عدن کی تھی اور لفافہ کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے کہ یہ مضمون مکہ معظمہ سے آیا ہے چونکہ یہ ایک عجیب مضمون ہے لہذا ہم بڑی خوشی سے اسکو درج کرتے ہیں" (اڈیٹر)

کیا کوئی صاحب عقل سلیم کہہ سکتا ہے کہ اس مراسلت کے درج کرنے سے اڈیٹر اہل فقہ اپنی بات کا پکا اور قول کا سچا ہے؟ اس سے بڑھکر حیرت افزا بات یہ سُنیں گے کہ میری ذات خاص کے برخلاف ایک مراسلت ۲۹ شوال کے اہل فقہ میں درج ہوئی جسکا جواب میں نے لکھکر بغرض درج کرانے کے بھیجا مگر اڈیٹر صاحب نے کمال ایمانداری سے اسکو درج نہ کیا اور ایک بیہودہ سے عذر تراش لئے کہ اس مراسلت کا راقم اہلحدیث میں جواب مانگتا ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط۔ بلکہ جھوٹ۔ علاوہ اس کے اگر وہ اہلحدیث میں جواب مانگتا بھی تو آپ کہاں کے صاحب انصاف ہیں کہ آپ بہتان تو اپنے اخبار میں چھپوا کر اپنے ناظرین کے دل و دماغ میں غلط خیال جمائیں لیکن جب اسکا جواب دیا جائے تو اسکو اہلحدیث کی طرف سونپ دیں حالانکہ بحیثیت اڈیٹر بھی ایسا کرنا جائز نہیں۔ مگر یہ سب باتیں تو اُس کے لئے ہیں جو کسی قاعدہ مذہبی یا اخلاق کا پابند ہو لیکن جن لوگوں کا یہ اصول ہو کہ ما تقتل الطبع حرام وہ جو چاہیں کریں *

اہل فقہ کا فتوے

اڈیٹر اہل فقہ نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ علماء دیوبند۔ گنگوہ اور مولوی عبدالشکور صاحب اڈیٹر انجم وغیرہ حنفی نہیں ہیں۔ اس پر اہل فقہ سے سوال کیا گیا تھا جسکی تائید سہارنپور سے شیخ احمد اللہ صاحب نے بھی کی تھی کہ مہربانی کرکے حنفی کی تعریف بیان کریں مگر یہ تعریف کسی سابق معتبر کتاب میں بھی دکھانی ہوگی۔ مگر

پشمینہ کا ...
سفید الوان ...
انکا رنگ بالکل سفید ...
سرما میں انکو پہنتے ہیں ...
ہیں اور سردی کو پا ...
دیتی۔ بیشک شا ...
کی زینت اور سفید ...
باعث ہیں۔ بہت ...
الوان نمبر ۱۔ تانا ...
عرض ۱ گز۔ قیمت ...
الوان نمبر ۲۔ ...
عرض ۱ گز قیمت ...
الوان نمبر ۳۔ ...
عرض ۱ گز۔ قیمت ...
الوان نمبر ۴۔ ...
عرض ۱ گز۔ قیمت ...
چادر نمبر ۵۔ تانا ...
عرض ۱ گز۔ قیمت ...
چادر نمبر ۶۔ تانا ...
عرض ۱ گز۔ قیمت ...
ہمارا مال چونکہ ...
مشین کی نال سے ...
ہوتا ہے۔ اور نہایت ...
پیشگی قیمت آنے پر ...
جاتا ہے محصول ...
المشتہر
علم الدین تاجر
شہر امرتسر

افسوس صد افسوس کہ اہل فقہ پارٹی اس سہل اور آسان تر سوال کا جواب ابھی آجتک نہ دے سکی - اہلفقہ کے حامیو! کیا یہی تمہاری مذہب کی حمایت کریگا جسکو اپنے مذہب کی تعریف بھی معلوم نہیں - کیا یہی اخبار اور یہی اڈیٹر تمہاری ڈیفنس (مدافعت) کریگا؟ واللہ اگر اسکو بھروسے پر رہوگے تو ؎

شبے ماند شب دیگرے ماند

تقریظات (ریویو)

ریویو اس کتاب میں ہمارے مکرم دوست قاضی غلام احمد صاحب رئیس بدایوں نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی سوانح عمری پر ریویو کیا ہے - مگر کمال یہ کیا ہے کہ دکھایا تو ہے سوامی کی سوانح عمری کا سیاہ پہلو مگر خود آریوں ہی کی شائع کردہ کتابوں سے سچ ہے ؎ لکنّ عین السخط تبدی المساویا

کتاب قابل دید ہے - قیمت ۸/ پتہ قاضی صاحب موصوف -

تعلیم الفرائض علم وراثت کی ضرورت جیسی کہ مسلمانوں کو ہے مخفی نہیں - آجتک اُردو زبان میں اس کے متعلق مفصل کوئی کتاب نہ تھی شکر ہے کہ اس ضرورت کو مولانا سید محی الدین خانصاحب جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے پورا کیا - ۴/ پر مطبع صدیقی لاہور سے ملسکتی ہے +

اوراد جمعہ مترجم اس رسالہ میں جمعہ کے روز کے اوراد با ترجمہ لکھے ہیں کیا اچھا ہوتا اگر صرف وہی اوراد ہوتے جو احادیث میں آئے ہیں ادھر ادھر اوراد سے کیا فائدہ تھا - قیمت ۲/ پتہ حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب اولڈ پریوزٹ لشکر بنگلور +

فتاویٰ سعیدیہ مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی کے فتاویٰ اہلحدیثوں کے نہایت کار آمد ہیں حصہ اول و حصہ دوم - قیمت ہر دو حصے ۸/

پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

التنقید فی رد التقلید مضمون نام سے ظاہر ہے - قیمت مع محصول ۴/ پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

اعمالنامہ اہل بدعت رسوم قبیحہ و عادات ناپسندیدہ جو مسلمانوں میں مروج ہیں انکا بیان اور تردید ہے - قیمت ۳/

پتہ حاجی محمد محی الدین سوداگر موچی بازار بنگلور

مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ

تبصرے کے عنوان سے مرزا قادیانی صاحب نے جو لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے وہ خاکسار کی نظر سے گذرا - اس میں مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں پر اس بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے (کہ جن سے مرزا صاحب نے بزعم خود مباہلہ کیا تھا) مرزا صاحب کے فرزند دلبند مبارک احمد نامی کے فوت ہوجانے پر بذریعہ اپنی تحریروں کے اخباری دنیا میں جو اپنی فتحیابی پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے اور مرزا صاحب کے مقابلہ و مباہلہ میں خود کو نصرت یاب ثابت کیا ہے - اس اشتہار کی طرز عبارت اور مرزا جی کے مندرجہ الہامات و دلائل سے (جیسا کہ بیان کیا جاویگا) معلوم ہوتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب کی موجودہ زندگانی کے دنوں کو مبارک احمد کی موت و فوت نے سخت تلخ کردیا ہے اور مبارک احمد کی موت نے آپپر نہایت مصیبت [illegible] اور مخالفین سے انہیں جگ ہنسائی [illegible] کو خود بدولت تحریر کرتے ہوئے [illegible] کا اثر نہیں ہوا - حالانکہ مرزا صاحب کو اپنے الہاموں میں اپنے خدا کی طرف سے بابا تاکید ہو رہی ہیں کہ یہ شکست و رنج تو ہے تو ہماری مگر خدائی امتحان کو قبول کر "

اس اشتہار کو مرزا صاحب نے عجیب و غریب نقیض اور غلط و غلط الہاموں سے لبریز کر رکھا ہے لہذا نیازمند نے محض ناظرین کی دلچسپی کی خاطر اس کے خاکہ کو کھینچکر حدیث شریف میں پیش کیا ہے - امید ہے کہ ناظرین بے لاگ و بے رو رعایت کے اسکو ملاحظہ فرماکر مرزا صاحب کے الہام اور آپپر میری جرح کا انصاف فرمادینگے -

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک ذراسی زد میں آجانے سے دکھ جو کسی طرح سے اب ٹل نہیں سکتی، مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اس سے صحیح و سلامت بچانے کی بے طرح کوشش کرتے ہوئے ایک ذراسی معمولی بات کا بتنگڑ بنا کر اپنی اور جگ ہنسائی کرالی ہے -

مرزا صاحب فرماتے ہیں " واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے " " بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو کہ جس کا گناہ ہے " حضور ذرا ہوش میں آئیے سوائے آپ کے وجود پر عذاب ثابت کرنے کے کون کہتا ہے کہ مبارک احمد پر مباہلہ کا اثر جا پڑا! مخالف دلگفر تو یہ کہتا ہے کہ مبارک احمد کے جوانا مرگ جانے سے حضور اقدس نامراد ہوگئے اور اس کی بے وقت موت سے جو زبردست صدمہ کی چوٹ حضور فیضگنجور کے دل و دماغ پر خصوصاً اور آپکی جماعت پر عموماً خاص خداوند کریم کی عنایت و مہربانی سے مباہلہ

کا انصاف فرمانے سے حقیقی و قدرتی سزا کے طور پر ملی ہو اس سے آپکی زندگانی تلخ ہو چکی اور عاقبت برباد ہو چلی ہے - جلدی اپنی بے ایمانی افترا پردازی سے باز آکر توبہ کرو اور آئندہ خدا سے معافی مانگو - اور ہم بھی آپکو دوستانہ طور پر کہتے ہیں اور تبصرہ بتلا رہے ہیں کہ مبارک احمد مردود نہیں مرا بلکہ اس کی موت سے خداوند کریم نے آپکو مردود و خاسر ثابت کر دیا ہے - اب آپکی وہی بات ہے کہ جیسے کسی ہتانی کو کسی نے اس زور سے لاٹھی ماری کہ جس سے لاٹھی بھی ٹوٹ گئی - مگر وہ ڈھیٹھ اور بے شرم حضور کی طرح یہی کہنے لگا کہ مجھ کو تو کچھ صدمہ نہیں ہوا بلکہ صدمہ تو لاٹھی کو پہونچا ہے - اسی طرح سے خداوند تعالیٰ نے تو بجائے دنیاوی سزاؤں کے (جو دنیاوی مجرموں کو اس کے مقررہ بندوں کے عدالتی ہاتھوں سے دیجاتی ہیں) خود اپنے دست مبارک سے (جیسا کہ مباہلہ کی ذریعہ درخواست بھی اسی کی عدالت میں کیگئی تھی) مبارک احمد کو آپ کے سر پر ایسا دے مارا کہ آپ کا دل و دماغ چور کر جانے کے ساتھ ہی وہ بھی مر گیا - اب آپ از راہ مہربانی مبارک احمد کو تو چھوڑو کیونکہ وہ تو پیشگوئی باباجان کی مر کے جھوٹی کر گیا - آپ ذرا اپنے دل کی کیفیت بتلائیے کہ آپکو اس کی موت سے کیا کچھ تبصرہ حاصل ہوا؟ آپ کو اگر اپنے فرزند دلبند معصوم و خوبصورت سخت جگر کے کٹ جانے سے کچھ بھی خوشی ہوئی ہے تو [illegible] خدا کی قسم ذرا ایک دفعہ اسی طرح پھر ہاتھ اٹھا کر اور [illegible] گڑگڑا کر فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو خدا سے اپنے ساری گھر والوں کیلئے مر جانے کی دعا مانگو تاکہ تمہیں کمال خوشی حاصل ہو اور ہمارے گلے سے بھی روز روز کا جھگڑا دور ہو - حضرت جی آپکی لیاقت اور مذہبی ناواقفیت کا تو یہ حال ہے کہ جو کچھ زبان پر آیا کہدیا اور جو لفظ قلم سے خود بخود نکل گیا سو وہی دھر گھسیٹا جیسا کہ آپ ذرا آگے چلکر فرماتے ہیں کہ ”ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو تب وہ عذاب میں شریک ہوگی ورنہ بموجب حکم آیت لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى - خدا ایک کے گناہ سے [illegible] دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا“ واہ حضرت جی واہ آپکے کیا کہنے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ مباہلہ کا عذاب اور قہر الٰہی حضور کی جان پر پڑا ہے - آپکے جگر کے [illegible] - اور آپکے الہام کے ذریعہ آپ ہی کو یہ خوش خبری آپکے دل و دماغ کو تازہ [illegible] دی گئی تھی کہ یہ وہ بالغ نہیں ہوگا جب وہ فوت ہوگا تو دشمن [illegible] ہوگا اور تمہارے وہ دن تلخ زندگانی کے دن ہونگے“ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مبارک [illegible] امید نہ تھی اس لئے وہ تو دنیا سے نامراد نہیں گیا - بلکہ حضور کے بگوڑی پھوٹ [illegible] کی طرف ہزاروں امیدوں سے لبریز دیکھ رہے تھی جن سب پر اس کے مرنے [illegible] اور آپ اپنی ان کل مرادوں سے نامراد ہو گئے - مرزا جی ذرا اتنا تو فرمائیے کہ اگر آپ کے پیش کردہ الہام واقعی سچے ہیں اور آپ کو مباہلہ کے وقت سے پیشتر ہو چکے ہوئے تھے (جیسا کہ لڑکے کی عمر سے ظاہر ہے) تو مباہلہ کے وقت یا اپنے خصم کو اپنے ہاتھ کا لکھا تحریر کر دینے کے وقت ہی کیوں نہ آپ یا آپ کے خدا نے مبارک احمد کی ملت فوت کو عذاب مباہلہ سے مستثنے کر دیا تھا؟ تاکہ آپ کی روسیاہی نہوتی - کاش آپکو یا آپکے ایسے فضول الہام کرنے والے کو اب اس تبصرہ لکھنے سے پیشتر ہی کچھ عقل ہوتی تو تم ان الہاموں کو ابھی مٹتے بعد از جنگ سمجھکر ہم سے اپنا سر نہ توڑ والتے - ذرا ہوشیار ہو کر آرڈ سنئے - اور بیشک کھلے دل سے سنئے کہ آپ کا یہ فرمانا بھی بالکل ٹھیک نہیں کہ مبارک احمد مباہلہ میں شامل نہیں تھا کیونکہ جو مباہلہ آپنے فاضل امرتسری سے کیا ہے وہ روبرو یا روبرو میدان میں آکر (مطابق کلام الٰہی کے) نہیں کیا تھا بلکہ اسی منحوس گھر بیت الفکرات میں اپنے بال بچوں میں بیٹھے ہی فقط قلم سے دھر گھسیٹا تھا - لہذا فقط اکیلا مبارک احمد ہی نہیں گھسیٹا بلکہ آں خانہ ہمہ گھسیٹا شد اسی لئے اُس کے بقایا لوگوں کی نسبت بھی خواہ وہ آپکے عزیز ہیں یا بہت قریبی رشتہ دار ایکدم سب کی موت کی ایک زبردست خوش خبری آپکو مل چکی ہے جیسا کہ حضور نے اپنی آئندہ روسیاہی مٹانے کی خاطر ابھی سے اپنے خصم کو اس تبصرے میں لکھکر خوش خبری سنا دی ہے کہ ”ہماری گھر کے عزیزوں میں سے یا ہماری بہت قریبی متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے“ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا -

مرزا جی ! بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے کہ سان فرانسسکو (ملک امریکہ) کے لوگ کہ جنکو آپ جیسے کی کبھی (بد) ہوا بھی نہیں لگی انکو تو آپ یہ فرمادیں کہ وہ آپکے منکرین ہونے کے سبب زلزلوں سے تباہ کئے گئے اور جب اپنے مبارک احمد کی باری آئی تو وہ مباہلہ کرنیوالے کی گود میں بیٹھا ہوا بھی مباہلہ کے اثر سے الگ بتلانے لگ گئے؟ شاید حضور کا وظیفہ نہ شد ہے انی مع اللہ فی کل حال یعنی ”میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں“ لکھتے ہوئے اور برخلاف اسلام کے آریوں کے اصول کو قبول کرتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ یا آپ نے اس غلط خواب و خیال کی بات کو حالت سکر میں لکھا ہے؟ کیا روح - مادہ اور خدا تینوں ابدی ہیں اور روح مادہ کے آپ جیسے پتلے کا خدا کے ساتھ ہر حال یا ہمیشہ ہونا یہ دونوں باتیں ایک ہی ہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ خود تو آپ آریہ کہلانا پسند نہیں کرتے جبکہ انکی اصولوں کے مطابق آپکے ڈھکوسلے - دلی خیال یا الہام ہوتے ہیں - تف - پھر اس سے آگے چلکر

یہ آپ کے الہام کیسے نقیض۔ غلط اور لغو ہیں کہ یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کرکے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ بیٹے تو (شکست) ہماری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بھی اُن کی نسبت الہام تھا کہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اس الہام میں بھی اس مصیبت کی طرف اشارہ تھا۔ آپ کے اس پہلے الہام سے تو ظاہر ہے کہ آپ کے خاندان کو (کہ جس میں خود بدولت سب سے پہلے شامل ہیں) اس مبارک احمد کی موت والی مصیبت و امتحان الٰہی کو منظور و قبول کرنی تاکید ہے مگر دوسرے الہام سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کا مبارک احمد حضور کے خاندان کی محض ایک گندگی تھا کیونکہ الہامی آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے۔ بالتحقیق اللہ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست کو الگ نکال دیوے گھر والو۔ سو جو کنبے میں سے نکال دیا گیا وہی سارے گھر کی نجاست ہوا۔ لہٰذا اس میں تو آپ کے گھر والوں کو مبارک احمد کے مرنے سے گھر کی گندگی نکل جانے کی جو بجست ہوئی ہے اس کے شکریہ کی آن کو تاکید ہے جیسا کہ اُن کا گھر مبارک احمد کے مار دینے سے خدا نے خس کم جہاں پاک کر دیا پس کہاں اس پہلے الہام کے الٰہی امتحان کی مصیبت و رحمت اور کہاں دوسرے الہام میں گھر کے گندے ہوتے جانے کی بجست۔ ہمیں تفاوت رہ از کجا تا بکجا۔ مگر حضور ہیں کہ اپنی پراگندہ دماغی سے لپنے من گھڑت غلط الہاموں کو اپنے حاشیہ دار ترجموں سے موم کی ناک کیطرح اپنی اور اپنی جماعت کی جھوٹی و کھوٹی تسلی و دلجمعی کی خاطر جدھر چاہیں مروڑ لئے جا رہے ہیں۔ اس سے ذرا اور آگے بڑھکر مرزا صاحب نے اپنے اس تبصرہ میں ایک اور الہام دنیا میں اپنی روسیاہی کرنیوالا۔ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق لکھا ہے کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالے نے الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزلۃ المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ مرزا صاحب نے اپنے اس خوشخبری دینے والے الہام کو اپنی طرف سے تو ایسے لفظوں کو ترکیب دیکر لکھا ہے کہ تا ایک سادہ لوح۔ جاہل مرید کو یہ معلوم ہو کہ گویا مرزا صاحب کو اب مبارک احمد کے غم سے بالکل بیفکری ہوگئی ہے اور اس الہام سے آپ بڑے ہشاش بشاش ہوگئے ہیں۔ مگر ایک میرے جیسا مرزا جی کی چالبازیوں۔ ابلہ فریبیوں۔ افترا پردازیوں سے اونے سے ادنے درجہ کا واقفکار بھی مرزا صاحب کے اس ڈھکوسلے کو بخوبی سمجھ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو مرزا صاحب اگرچہ بالفرض ایسا ہی ہو مگر مبارک احمد کا جو صدمہ آپ کے دل و دماغ پر پہونچ چکا ہے سو ہر صورت میں پہونچ ہی چکا ہے۔ اب اگر بمنزلہ مبارک احمد کے دس ہزار عبدالحلیم کیوں نہ پیدا ہو جاویں اور شیخ چلی سے بڑھکر خواہ آپ ساری دنیا کے باوا آدم کیوں نہ بنجاویں تو وہ وقت ہی ہاتھ آسکتا ہے اور نہ وہ آپ کو دنیا میں روسیاہی دلانیوالا اور نامرادوں میں شامل کرنیوالا مبارک احمد ہی پھر مل سکتا ہے ہاں سہ صد سال میتوان بتمنا گریستن + جس طرح سے آن

اپنے ہاتھوں کی مباہلہ نا مطبوعہ لکیروں کو آپ چاٹ کر بھی واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح سے جو زبردست لعنتی صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا آپ کے روح۔ دل۔ دماغ بلکہ جناب کی کل اُمت پر پڑا ہے وہ ہرگز ہرگز آپ کے سر سے تا قیامت نہیں ٹل سکتا۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے میرے انصاف کو کہ میں آپ کا مخالف ہوکر بھی مانتا ہوں کہ اس تبصرے میں جناب نے یہ بات بالکل بجا اور درست فرمائی ہے کہ "خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں" مگر افسوس ہے کہ خدا کے عذاب مباہلہ نے آپکی عقل و ہوش کو کچھ ایسے بھنی چکر میں ڈالا ہے کہ آپ خود ہی اپنے اس سچے اور سنہرے قانون کو لکھ کر۔ چھاپ کر۔ مشتہر کرکے ناحق اور فضول بچنے کی خاطر جھٹلا رہے ہیں۔ حالانکہ جو صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا بذریعہ مبارک احمد کی موت کے آپ کی جان و ایمان و مریداں پر خدا نے ڈالدیا ہے وہ ہرگز ہرگز اب ٹل نہیں سکتا کیونکہ "خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں"

میں آپ کے اس اشتہاری تبصرے کے لفظ لفظ پر جرح کرکے عامہ اہل اسلام کو روبرو آپ کی جھوٹی نبوت کو طشت از بام کرتا مگر چونکہ کافہ اہل اسلام آپ جیسے جھوٹے لغو اور فضول آدمی کے ڈھکوسلوں سے آگاہ ہیں اور آپ کے اشتہاروں اور کاغذی رسالوں کی ایک کوڑی کے برابر بھی قدر و قیمت نہیں جانتے۔ علاوہ اس کے آپکی بیہائی۔ لغوگوئی۔ دریدہ دہنی۔ دروغگوئی۔ افترا پردازی۔ غلط نویسی۔ بیہودہ ... ہٹ دھرمی سے میں خود اچھی طرح سے آگاہ ہوں اسلئے خواہ مخواہ اپنے عزیز و بزرگ ناظرین کی زیادہ سمع خراشی پسند نہیں رکھتا۔ (مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

غریب فنڈ

میں مندرجہ ذیل رقوم اس ہفتہ وصول ہوئیں۔
مستری غلام نبی از امرتسر عہ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب از پٹنہ ۲ ۔
فنڈ غریب عہ بقایا سابقہ سب کل عہ۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری کیا گیا (۱) مدرسہ باقیات الصالحات مسلمات کرنول (۲) محمد عبدالغفور موضع بھوجا گاؤں ڈاکخانہ اسلام ضلع پورنیہ (۳) محمد عبدالواحد قاضی پرگنہ تالیکوٹ ضلع بیجاپور۔
بابو عبدالحی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر پولیس پشاور ایک ایسے صاحب کے نام اخبار ایک سال تک مفت جاری کرانا چاہتے ہیں جو خود تو اخبار اہلحدیث کی قیمت بوجہ تنگدستی ادا نہ کر سکتے ہوں مگر شائق ہوں اور آپ خریدار اخبار اہلحدیث کا بنالیں اس کی قیمت دفتر اہلحدیث میں بھیج دینگے۔
درخواست نمبر ۳ ۔ محمد عبدالعزیز موضع بہینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور نمبر ۴ ۔ غلام قادر موضع کچی کوٹھی ڈاکخانہ نولکھا ضلع لاہور نمبر ۵ ۔ سیکرٹری انجمن معین الطلبا گماٹہ ضلع سیالکوٹ نمبر ۶ ۔ سید عبدالرحیم امام مسجد محلہ محی الدین پور پوسٹ صاحبپور ضلع کٹک

... ار
... زہ اخبار جس کو
... ی کے ہر وہ علم کو دوبارہ
... کیا ہے جس میں علم کیمیا
... تعلق محققانہ بحث ہونے
... نا کے مستند و مسلم حکما
... مراسلات بھی درج
... کا کام بابوس مرغبوں
... ہر قسم کے طبی نسخے
... نسخے کے علاوہ کیمیا کے
... کا اظہار کرتا ہے کہ جنکا
... جاننے والے پرشاق
... ایڈیٹر حکیم دوست
... مالیرکوٹلہ سے شائع
... علما و حکمائے اس کو ایک
... نیا رہا ہے بمونہ مفت
... ۲ آنہ قیمت سالانہ
... کتاب اسرار الکیمیا جسکی
... یہ ملتی مفت نذر کیجاتی
... مشتہر
... کیمیا مالیرکوٹلہ

فتاوے

تصحیح :- اہلحدیث مورخہ ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۵۱ سمبت کے فتوے نمبر ۳۴ میں غلطی ہوگئی جو وراثت کا مسئلہ ہے وہ اصل یوں ہے میت ۴۰

لڑکیاں - بیٹے - پوتیاں
۱۸ - ۲ - ۵

س نمبر ۴۳ - ٹوپی پیچے لیس کی جس کا لیس دو انگل یا تین انگل یا چار انگل چوڑی ہو۔ اس کا پہننا کیسا ہے جائز یا ناجائز۔

س نمبر ۴۴ - انگوٹھی چاندی کی مردوں کو پہننا کیسا ہے۔ جائز یا ناجائز۔ اور اگر جائز ہو تو کتنا وزن بھر جائز ہے۔

س نمبر ۴۵ - نماز میں رکوع میں امام کے ساتھ ملنے سے وہ رکعت ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۴۶ - عورتوں کو جانور ذبح کرنا چاہیئے یا نہیں۔

س نمبر ۴۷ - نماز جنازہ بعد نماز عصر کے پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ کیونکہ حدیث لا صلوۃ بعد العصر ہے اور نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا چاہیئے یا نہیں۔

ج نمبر ۴۳ - لیس ... ہے منع کی کوئی وجہ نہیں بشرطیکہ ریشمی نہو۔

ج نمبر ۴۴ - چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لیے جائز ہے وزن ایک مثقال تک حدیث میں آیا ہے۔ **ج نمبر ۴۵** - اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اصح یہ ہے کہ نہیں ہوتی

ج نمبر ۴۶ - عورتوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

ج نمبر ۴۷ - نماز جنازہ صرف دعا ہے یہ وہ نماز نہیں جس میں رکوع اور سجود وغیرہ ہوتے ہیں اس لیے اس کی ممانعت کسی وقت نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے لا نقبر فیھن موتانا یعنی جن اوقات ثلاثہ (طلوع - غروب - اور زوال) میں نماز منع ہے ان اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قبروں میں داخل کرنے سے منع فرمایا ہے اس حدیث سے نماز جنازہ کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ قبر میں مردہ کو داخل کرنے کی ممانعت ہے۔ شرکت و صول داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۴۸ - ایک شخص ایک عورت کو نکاح کیا ایک لڑکا تولد ہوتے ہی وہ عورت مرگئی۔ بچہ ننھیال کے یہاں پرورش پاتا۔ وہ شخص دوسرا نکاح کر لیا اس سے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ وہ شخص بھی مرگیا۔ اب اس کا لڑکا جو پرورش پاتا تھا جوان ہو کر اپنا نکاح بھی آپ کر لیا اور اپنی جائداد اپنی عورت کو ہبہ کر دیا۔ اس سے بھی دو لڑکیاں ہیں وہ شخص بھی مرگیا۔ اب جو اس کے دوسرے بھائیاں ہیں جو زندگی میں اس سے کچھ تعلق نہیں رکھتے تھے اب اس کی موت سے حقدار ہونے کا دعوی کرتے ہیں اس کا جواب عنایت فرماویں اجر اوس کا اللہ تعالی عطا فرماویگا۔ (محمد شریف مسکر بنگلور)

ج نمبر ۴۸ - لڑکا جو الگ پرورش پاکر جوان ہوا اور نکاح کیا اس کی متروکہ جائداد میں اس کے بھائیوں کا حصہ ہے۔ دو لڑکیاں دو ثلث مال لینگی اور بیوی آٹھواں حصہ۔ باقی بھائی بہن۔ غرض ایک روپیہ میں سے ۲ بیوی کے ۱۰ لڑکیوں کے باقی برادران کا۔

س نمبر ۴۹ - گائے کہانے کا حکم اور اس کی حلت قرآن مجید سے کس طرح ثبوت ہے اور ویسا ہی حدیث شریف سے اس بارہ میں رسول اللہ کا قولاً یا فعلاً کس طرح کیا ثبوت ہے ذرا تفصیلاً جواب فرماویں۔

س نمبر ۵۰ - بغیر اذن باپ موجودہ کے نکاح جو صحیح نہیں۔ نکاح خوان ملا اور اہل مجلس سب گناہگار اور نکاح مذکور نادرست تو اس کی صورت درستی کیا کچھ ہے۔ یا نہ اور وہ سب گناہگار کس سزا یا کفارہ سے پاک ہو سکتا ہے اور وہ دونو زن و مرد گناہگار کی پاکی کیسے ہوگی۔

س نمبر ۵۱ - تعویذ بلا شرکیہ بھی کوئی منع کہتے ہیں کہ اس میں توکل علی اللہ چھوٹ جاکر تعویذ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اور تعویذ باندھنے کے ثبوت ہی قرآن حدیث سے نہیں ہے اگر ہے تو کوئی دکھلا دیویں اور حال یہ کہ بیدین و بدعتی وغیرہ سب تو بلاؤں میں شرک وغیرہ منتر انت کتنا کچھ کرتے ہیں مگر دینداروں میں خصوصاً یہ دو فعل کہ دعا بلا شرکیہ اور صدقہ کا عمل بکثرت ہے یہ از قدیم علماء و بزرگواراں چلا آتا ہے اس کے جواب بھی قدرے تفصیلوار فرمائے پورہ شبہ چھوٹ سکتا ہے عند اللہ ضرور ماجور ہونگے (ابو السعید عبد الحمید از ہرپکا)

ج نمبر ۴۹ - قرآن مجید میں انعام کا لفظ ہے اور انعام گائے کو بھی شامل ہے۔

ج نمبر ۵۰ - بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا لیکن جنہوں نے پڑھایا ہے جب تک ان کی نیت کا حال انہی کے بیان سے ظاہر نہ ہو ان پر فتوی نہیں لگایا جا سکتا۔ البتہ کام ناجائز ہے۔ اگر انہوں نے ان علماء کی تحقیق کے لحاظ سے کر دیا ہے جو ولی کی ضرورت کو تسلیم نہیں کرتے تو گناہ بھی ان کو نہیں اور ان کے مذہب کے مطابق نکاح بھی صحیح ہے لیکن حدیث میں آیا ہے کہ لا نکاح الا بولی۔ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۵۱ - حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض آیات قرآنی لکھوا کر بچوں کے گلے میں ڈلوا دیتے تھے۔ شرکیہ تو ہرگز جائز نہیں۔ توکل اور چیز ہے جواز اور چیز ہے۔ دوا کرنا کرانا۔ دم کرنا کرانا وغیرہ جائز ہیں مگر توکل اس کے اعلیٰ ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ کام اس نیت سے کرے کہ خدا نے ان میں تاثیر رکھی ہے پس یہی

انتخاب الاخبار

مرزائیوں اور آریوں کے اخباروں میں آریہ کانفرنس کے متعلق خوب نوک جھونک ہو رہی ہے مرزا صاحب نے جو اپنی نبوت کو پیش کیا تو آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ آجکل جو سب سے زیادہ ڈھیٹھ ہوتا ہے وہ نبوت کا دعوی کرتا ہے از ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر۔ سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپ کی)

گورنر بمبئی نے بذات خود حاجیوں کا کیمپ ملاحظہ فرمایا ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ حاجیوں کی تکالیف میں کمی ہوجائیگی۔

صوفی انبا پرشاد عدم ثبوت جرم پر بری ہوگیا۔

مکہ شریف سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک حبشی قوم کی عورت وبائے ہیضہ سے ہلاک ہوگئی (خدا خیر کرے۔)

آگرہ میں اسسٹنٹ افسر حفظان صحت نے ایک یکہ والے کو اس کی مرضی کے خلاف طاعون کا ٹیکا لگانا چاہا تھا جس سے دونوں میں لڑائی ہوئی یکہ والے نے افسر کے زور سے ضرب رسید کی جس کے اثر سے افسر مرگیا۔

امیر صاحب سرحدی چوکیوں میں پہلے سے زیادہ سپاہ بڑھانا چاہتے ہیں کہ برٹش سرحد کے لٹیرے افغانی سرحد کے اندر نہ جانے پائے۔

نواب وقار الملک علیگڈھ کالج کے سکرٹری مقرر ہوگئے۔ (مبارک باد)

مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے مابین بھی ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہوگیا ہے امید ہے کہ ایک سال یا کم وبیش مدت میں یہ حصہ بھی تکمیل کو پہونچ جائیگا

نواب محسن الملک مرحوم کی یادگار میں جس بورڈنگ ہوس کا تعمیر ہونا قرار پایا ہے اس میں پانچ کمرے اولڈ بائز کی طرف سے تعمیر کرائے جائینگے جن کی لاگت چھ ہزار روپیہ ہوگی۔

مہاراجہ بڑودہ نے بیس ہزار روپیہ بڑودہ کی جامع مسجد کی مرمت کیواسطے منظور فرمایا ہے۔ (دیانندیو! کہاں ہو؟ جلد پہنچو۔)

کلکتہ میں بھی کانگرس کے ہر دو فریق میں کانگرس کے معاملات پر نزاع بڑھ رہی ہے۔ انتہائی خیالات کے بنگالی اخبارات بابو سرندر ناتھ بنرجی کو سخت سست کہہ رہے ہیں

حال کی بارش سے بنگال کی فصل ربیع کو بہت فائدہ پہنچا۔ نیز پچھلے دنوں جو وہاں گرمی کی لہر محسوس ہو رہی تھی وہ رفع ہوکر اچھا خاصہ جاڑا شروع ہوگیا ہے۔

حضور سلطان روم نے تاکیدی حکم نافذ کیا کہ حجاز ریلوے جلدی تعمیر کیجائے تاخیر نہونے پائے۔

سری نگر کشمیر میں جمعرات کی شام کو سخت آتشزدگی سے کارخانہ ریشم کا دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

خبر ہے کہ صوبہ بہار میں قسمت پٹنہ کو توڑ دینگے۔ اس کی بجائے ایک کے دو قسمتیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

تازہ رپورٹ فصلات پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱ دسمبر سے معلوم ہوا کہ حالت بدستور سابق چلی آتی ہے۔ اور بارش تمام پنجاب میں کہیں بھی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں بعض ضلعوں میں نرخ اجناس اور بھی گراں ہوتے جاتے ہیں۔

جاپانی گورنمنٹ ملک کوریہ میں اپنی فوج اضافہ کرنی چاہتی ہے۔ اس کی ضرورت پائی گئی۔

ایک مصری رئیس مصطفی خالد نے ایک سو پونڈ کا چندہ حجاز ریلوے فنڈ میں دیا **دو نئی** تارپیڈو کشتیاں جن کا نام پیک شوکت اور برق سطوت ہے حال میں یورپ سے تیار ہوکر قسطنطنیہ کو آرہی ہیں۔

سلطان المعظم نے مکہ سے عرفات ریلوے تیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ امید ہے کہ سنہ ۱۳۲۶ھ کی حج سے پیشتر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے مکمل ہوجائیگی۔

مقدونیہ میں آجکل مفسد ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ سرغنوں کی گرفتاری کی فکر میں ہے۔

قسطنطنیہ سے روٹر کا جو برقی پیغام آیا ہے اس سے نہایت تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ آجکل ترکی فوجوں کے حلقوں میں نہایت چستی اور سرگرمی پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایرانی ترکی سرحد پر ایرانیوں کی کثیر التعداد فوج چڑھ آئی ہے۔ ممالک محروسہ عثمانیہ کی سرحدی چھاونیوں کو سپاہ بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہتھیاروں کے بکس روانہ ہو رہے ہیں۔ ہ توپ شا بغداد کو روانہ ہوگئے ہیں۔

خشکسالی کی وجہ سے امسال بنگال کی فصل چاول کو بہت نقصان پہونچا۔

مراکو کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ حلات حفیظ سلطان عبد العزیز سے شکست کھاکر بھاگ گیا۔ اور اب اس کی طاقت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ مشہور جنگجو قبائل سلطان عبد العزیز کو بادشاہ تسلیم کرکے اس کی جمیعت سے مل گئے ہیں۔

سردار نصر اللہ خاں کی امسال حج کرنیکی خبر تھی مگر تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنا ارادہ منسوخ کردیا ہے

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے منصب صاحب مصنف کے [illegible] ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ کالم ۱)

[illegible] کی ایک زرین تحریر

میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا - الحمد للہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا - آپ ازراہ آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × ×

جناب احمد الدین صاحب از مقام لام ڈونگ ملک آسام لکھتے ہیں

مہربانی کر کے آدھ پاؤ مومیائی اور بھیجدیں تھوڑا عرصہ ہوا میں نے آدھ پاؤ بذریعہ وی پی آپ سے منگوائی تھی - (۱۴ دسمبر ۱۹۰۸ء)

مومیائی کے مختصر فوائد مقوی باہ - مولد خون - مقوی دماغ - درد کمر جریان منی اور ابتدائی سل دق کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے - نوجوان بچے - بوڑھے اور عورت سب کیلئے یکساں مفید ہے - قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ۱۲

برقی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں ایک برقی روغن کی جس کے استعمال سے بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے - دوسری روغن طلا کی جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور ان کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے - تیسری شیشی خوردنی دوائی کی جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا [illegible]

منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں - ایسے کہ باید و شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے -

جلد اول - سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم - آل عمران و نسا ۱۲

جلد سوم - مائدہ سے تا اعراف ۱۲

جلد چہارم - انفال تا [illegible] ۱۲

جلد پنجم - فرقان تک

ترک اسلام مباحثہ دہرمپال سے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب - قیمت ۱

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد مکمل مباحثہ دہرمپال نو آریہ کی تغلیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب - یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے اور خوب ہی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے -

مناظرہ نگینہ یہی مباحثہ جسمیں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آج تک مباحثہ کی جرأت نہیں ہوئی - قیمت ۱

منیجر اہل حدیث - کٹرہ سفید امرتسر

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا